هر حدیث پر عنوان کا اضافہ

مستند اور با محاورہ ترجمہ

مشکوٰۃ شریف

اردو ترجمہ

مشکوٰۃ المصابیح

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری

ترجمہ

مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صاحب مظاہر حق جدید)

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون 2631861

مستند اور با محاورہ ترجمہ

جلد اوّل

مشکوٰۃ شریف

اردو ترجمہ

مشکوٰۃ المصابیح

امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری

ترجمہ

مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری (صاحب مظاہر حق جدید)

دارالاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 2631861

عرضِ ناشر

محدث کبیر امام ولی الدین محمد عبداللہ الخطیب کا مرتب کردہ مجموعہ احادیث "مشکوٰۃ المصابیح" کا مترجم نسخہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ تمام کتب احادیث میں اسے ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ اپنی تالیف کے وقت سے آج تک نہایت مقبول اور علم حدیث کے ہر مدرسہ دیونورسٹی میں ہمیشہ داخل درس رہا ہے۔ ہر زمانے کے علماء نے اس کی متعدد مختصر اور مبسوط شروحات مختلف زبانوں میں تحریر فرمائی ہیں۔ جیسے ملا علی قاری کی "مرقاۃ المفاتیح" شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی عربی شرح "لمعات" اور فارسی شرح "اشعۃ اللمعات" کے علاوہ مولانا ادریس کاندھلویؒ کی "تعلیق الصبیح" وغیرہ۔

اردو میں بھی متعدد شرحیں دستیاب ہیں لیکن "مظاہر حق جدید" کو جو شہرت اور قبول عام نصیب ہوا وہ کسی دوسری شرح کو حاصل نہیں۔ یہ شرح بھی طبع کرنے کا شرف بحمد اللہ دارالاشاعت کو حاصل ہوا۔ لیکن یہ شرح ۵ ضخیم جلدوں میں ہے اور بہت سے حضرات اتنی تفصیل میں نہ جاسکتے ہیں اور نہ قیمتی کتاب لے سکتے ہیں اس لئے ضرورت تھی کہ کوئی مستند ترجمہ شائع ہو جو بامحاورہ اور سہل ہو۔ یہ زیر نظر کتاب "مشکوٰۃ شریف مترجم" اسی ضرورت کے پیش نظر شائع کی گئی ہے۔ علماء کرام سے دریافت کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ حدیث شریف کے ترجمے کے مطالعہ سے عام قاری کے لئے کسی بھی فقہی مسئلہ میں از خود کوئی رائے قائم کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ اس لئے ایسے قارئین سے گزارش ہے کہ صرف ترجمہ کے مطالعہ سے کسی فقہی مسئلہ میں کوئی رائے قائم نہ فرمائیں اور علماء سے رجوع فرمائیں۔

دارالاشاعت کراچی بحمد اللہ علمی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس ادارے کو "مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ" نے دیوبند میں قائم فرمایا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد احقر کے والد ماجد جناب الحاج محمد رضی عثمانی صاحبؒ نے 1949ء میں کراچی میں اپنے والد ماجد حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں دوبارہ قائم کیا اور افتتاح بھی حضرت مفتی صاحبؒ اور سید سلیمان ندویؒ نے فرمایا۔ اس وقت سے تادم تحریر اردو اور انگریزی میں ہر دینی موضوع پر متعدد کتب اس ادارے سے شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی ہیں اور مسلسل یہ کام الحمد للہ مختلف مستند علماء کرام کی مشاورت سے جاری ہے۔

<u>مشکوٰۃ شریف کے اس ترجمہ کی خصوصیات درج ذیل ہیں:</u>

۱...... مشہور و مستند عالم دین کا آسان اور بامحاورہ ترجمہ
۲...... ہر حدیث پر موضوع کی مناسبت سے عنوان مظاہر حق جدید سے لے کر شامل کئے ہیں (جو کسی بھی دوسرے ترجمہ میں نہیں)
۳...... خوبصورت کتابت و طباعت
۴...... عمدہ کاغذ اور حسین ۳ جلد میں مناسب قیمت
۵...... تصحیح کا خاص اہتمام

ہمارے ادارے سے بحمد للہ جو دیگر کتب احادیث اردو میں طبع ہو چکی ہیں وہ درج ذیل ہیں :

۱) تفہیم البخاری ترجمہ وشرح بخاری شریف ۳ جلد
۲) تفہیم المسلم ترجمہ وشرح مسلم شریف مکمل ۳ جلد
۳) جامع ترمذی مترجم مع مختصر حواشی ۲ جلد
۴) تحفۃ المسعود ترجمہ وشرح سنن ابو داؤد شریف ۳ جلد
۵) سنن نسائی شریف ترجمہ وحواشی ۳ جلد
۶) الادب المفرد مترجم مع شرح (امام بخاریؒ) ایک جلد
۷) مظاہر حق جدید شرح مشکوۃ شریف ۵ جلد
۸) ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد
۹) معارف الحدیث ۷ حصص کامل
۱۰) تجرید بخاری شریف ایک جلد
۱۱) تقریر بخاری شریف (حضرت شیخؒ)
۱۲) تنظیم الاشتات شرح مشکوۃ ایک جلد

امید ہے کہ علماء، طلباء اور عام مسلمان بھائی اس سے خوب خوب استفادہ حاصل کریں گے اور اپنے حلقہ اثر میں اسے روشناس کرائیں گے۔ آخر میں احقر کے لئے، والدین اور اہل خانہ کے لئے دنیاو آخرت کی سرخروئی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام

ناشر : خلیل اشرف عثمانی

ولد : الحاج محمد رضی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

فہرست مضامین مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول

ترجمہ مقدمہ بر مشکوٰۃ المصابیح

از شیخ عبدالحق محدث دہلوی

جمہور محدثین کی اصطلاح میں حدیث کا اطلاق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر پر ہوتا ہے۔ تقریر کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کچھ کیا یا کہا اور آپؐ نے نہ تو اس کا انکار کیا اور نہ منع کیا بلکہ خاموش رہے اور قائم رکھا۔ اسی طرح صحابی اور تابعی کے قول و فعل اور تقریر پر بھی حدیث کا اطلاق ہوتا ہے۔ جو حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچے اُسے مَرْفُوْع کہتے ہیں اور جو صحابی تک پہنچے اس کو موقوف کہتے ہیں۔ جیسے یوں کہا جائے کہ قَالَ یا فَعَلَ یا قرر ابن عباسؓ یا عن ابن عباس موقوفًا" یا "موقوف علی ابن عباس "

اور جو حدیث تابعی تک پہنچے اُسے مقطوع کہا جاتا ہے۔ بعضوں نے صرف مرفوع اور موقوف کو حدیث کہا ہے اس لئے کہ مقطوع کو اَثَر کہا جاتا ہے اور کبھی اثر کا اطلاق مَرفوع پر بھی ہوتا ہے چنانچہ اُن دعاؤں کو جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں "ادعیہ ماثورہ" کہا جاتا ہے اور امام طحاوی رحؒ نے اپنی کتاب کا نام جو احادیث نبوی اور آثار صحابہ پر مشتمل ہے "شرح معانی الآثار" رکھا ہے اور امام سخاویؒ نے کہا کہ طبرانیؒ کی ایک کتاب کا نام "تہذیب الآثار" ہے باوجودیکہ اس کتاب کو مرفوع حدیثوں ہی کے لئے مخصوص کر دیا ہے اور موقوف حدیثیں ضمناً ہی لائے ہیں۔ خبر اور حدیث دونوں کے دونوں ایک ہی معنی میں مشہور ہیں لیکن بعضوں نے حدیث صرف اس کو کہا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ و تابعینؒ سے منقول ہو اور خبر اس کو جس میں بادشاہوں اور گزشتہ زمانوں کی خبریں ہوں اسی وجہ سے جو لوگ سُنت میں مشغول ہوئے ان کو محدث اور جو لوگ خبر میں مشغول ہوئے ان کو اخباری کہا جاتا ہے۔ رَفَع (یعنی حدیث کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچانا) کبھی تو صریحًا اور کبھی حکمًا ہوتا ہے۔ قولی میں صریحًا کی مثال، جیسے کسی صحابی کا فرمانا کہ ——— میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سُنا۔ یا صحابی یا غیر صحابی کا فرمانا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے اس طرح فرمایا۔ اور فعلی میں صریحًا کی مثال جیسے صحابی کا یہ فرمانا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا یا اِس طرح کیا۔ یا کسی صحابی سے مرفوعًا روایت ہے یا اس کو مرفوع کیا ہے کہ، آپؐ نے اِس طرح کیا اور تقریری میں صریحًا کی مثال جیسے صحابی یا غیر صحابی کا فرمانا کہ فلاں شخص نے یا ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس طرح کیا اور آپؐ کے انکار کا تذکرہ نہ کیا۔

اور حُکمًا کی مثال جیسے صحابی کا گزرے ہوئے حالات کے متعلق خبر دینا جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو اور وہ صحابی اگلی کتابوں کے متعلق بھی خبر نہ رکھتے ہوں، مثلاً انبیاءؑ کی خبریں، پیشین گوئیاں، احوالِ قیامت اور فتنوں کے متعلق یا کسی فعل پر خاص جزا و سزا کے مترتب ہونے کی خبر دینا کہ ان میں بجز اس کے کوئی صورت نہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہوگا۔ یا صحابی کوئی ایسا فعل کریں جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہو۔ یا صحابی خبر دیتے ہوں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اِس طرح کرتے تھے۔ اِس لئے کہ ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوگی اِس حال میں کہ وحی کے نازل ہونے کا سلسلہ قائم تھا یا صحابی فرماتے ہوں کہ سنت اس طرح پر ہے اور ظاہر ہے کہ سنت سے مراد سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعضوں نے کہا کہ سنتِ صحابہؓ اور سنتِ خلفائے راشدین کا بھی احتمال رکھتا ہے۔ اسی لئے سنت کا اطلاق اس پر ہوتا ہے۔

فصل: سند طریق حدیث ہے یعنی وہ لوگ جنہوں نے اُسے روایت کیا۔ اسناد بھی اسی معنی میں ہے لیکن کبھی کبھی طریق متن کے بیان اور سند کے ذکر کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور متن وہ ہے جس پر سلسلۂ اسناد ختم ہو اگر درمیان سے کوئی راوی ساقط نہ ہوا ہو تو حدیث متصل ہے اور عدم سقوط کا نام اتصال ہے اور اگر ایک یا زیادہ راوی درمیان سے ساقط ہوں تو حدیث منقطع ہے اور اس سقوط کا نام انقطاع ہے اگر یہ سقوط ابتدائے سند سے ہو تو اُسے معلق کہتے ہیں اور اس اسقاط کو تعلیق کہتے ہیں اور ساقط ہونے والا کبھی ایک یا ایک سے زیادہ ہوتا ہے اور کبھی پوری سند حذف کر دیتے ہیں جیسا کہ مصنفین کی عادت ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تراجم صحیح بخاری میں تعلیقات بہت زیادہ ہیں لیکن یہ تعلیقات اتصال کے حکم میں ہیں اس لئے کہ انھوں نے صحیح حدیثوں کے ہی لانے کا التزام کیا ہے لیکن ان تعلیقات کے سوا جن کی سند اپنی کتاب میں دوسری جگہ بیان کر دی ہے یہ تعلیقات ان کے مسانید کے درجہ کی نہیں ہیں اور بعضوں نے اس میں فرق کیا ہے کہ جس کو جزم اور یقین کے صیغہ کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ دلالت کرتا ہو اس بات پر کہ اس کی سند امام بخاریؒ کے نزدیک ثابت ہے تو وہ قطعاً صحیح ہے جیسے امام بخاریؒ کا فرمانا کہ فلاں نے کہا یا فلاں نے ذکر کیا اور اگر صیغہ مجہول کے ساتھ بیان کیا ہو مثلاً کہا گیا ہے یا کہا جاتا ہے یا ذکر کیا گیا۔ تو اس کی صحت میں ان کے نزدیک کلام ہے۔ لیکن جب اسے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے تو اس کی اصل ان کے نزدیک ثابت ہے۔ اسی وجہ سے محدثین نے فرمایا کہ بخاریؒ کی تعلیقات متصل اور صحیح ہیں۔

اگر سقوط آخر سند سے ہو اور تابعی کے بعد ہو تو وہ حدیث **مُرسل** ہے اور اس فعل کا نام **اِرسال** ہے۔ جیسے کسی تابعی کا یہ کہنا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" محدثین کے نزدیک مرسل اور منقطع کبھی ایک ہی معنی میں مستعمل ہوتا ہے لیکن پہلی اصطلاح زیادہ مشہور ہے۔ جمہور علما کے نزدیک مرسل کا حکم توقف ہے اس لئے کہ معلوم نہیں کہ ساقط ہونے والے ثقہ ہیں یا نہیں۔ چونکہ تابعی کبھی تابعی سے روایت کرتے ہیں اور تابعین میں ثقہ اور غیر ثقہ دونوں ہیں امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مرسل مطلقاً مقبول ہے اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ ارسال کرنے والے کمال وثوق اور اعتماد کی بنا پر ارسال کیا ہوگا اور اعتراض جو کچھ ہو سکتا ہے وہ ثقاہت کی بنا پر ہو سکتا ہے اگر ان کے نزدیک صحیح اور ثقہ ہوتا تو ارسال نہ کرتے اور یہ نہ کہتے کہ "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"

امام شافعیؒ کے نزدیک اگر اس کی تائید کسی دوسرے ذریعہ سے ہو جائے تو وہ مرسل ہو یا سند ضعیف درجہ کی بھی ہو تو مقبول ہے۔ اور امام احمدؒ سے اس کے متعلق دو قول منقول ہیں۔

یہ تمام اختلافات اس صورت میں ہیں جب یہ معلوم ہو کہ تابعی کی عادت ہے کہ وہ ثقات ہی کو ساقط کرتے ہیں اور اگر ثقات غیر ثقات دونوں کو کرتے ہیں تو اس کا حکم سب کے نزدیک توقف ہے۔ اس میں بہت تفصیلات ہیں جن کو سخاویؒ نے "شرح الفیہ" میں بیان کیا ہے۔

اگر سقوط درمیانِ سند سے ہو اور پے درپے دو آدمی درمیان سے ساقط ہوں تو وہ حدیث معضل ہے (بفتح الضاد) اگر صرف ایک راوی ساقط ہو یا ایک سے زیادہ راوی ساقط ہوں لیکن مختلف جگہوں سے ہوں تو اسے منقطع کہتے ہیں اس بنا پر حدیث منقطع، غیر متصل کی ایک قسم ہو جائے گی اور کبھی منقطع مطلقاً غیر متصل کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے جو تمام اقسام کو شامل ہے اس لحاظ سے یہ مقسم قرار پا جائے گا۔

انقطاع اور سقوط، راوی کا علم راوی اور مروی عنہ کے درمیان عدم ملاقات سے ہوتا ہے اور عدم ملاقات یا تو عدم معاصرت اور عدم اجتماع کے سبب سے ہوگی یا اس سبب سے کہ روایتِ حدیث کی اجازت نہ ملی ہو اور یہ چیزیں راویوں کی تاریخ پیدائش، تاریخِ وفات، طلبِ علم اور سفر کے اوقات کی تعیین کے ذریعہ معلوم ہو سکتی ہیں جن کے معلوم کرنے کا ذریعہ علمِ تاریخ ہے اسی وجہ سے علمِ تاریخ محدثین کے نزدیک عمدہ اور اشرف علم ہے۔

منقطع کی ایک قسم **مُدَلَّس** (بضم میم و فتح لام مشددہ) ہے اس فعل کو تدلیس کہا جاتا ہے اور اس کے کرنے والے کو **مُدَلِّس** (بکسر لام) کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کا جس سے اس نے حدیث سنی ہے، نام نہ لے بلکہ اس کے اوپر کے راوی سے ان الفاظ میں روایت کرے جس سے وہم پیدا ہوتا ہو کہ اس نے اوپر والے راوی سے سنا ہے جیسے عن فلان یا قال فلان کہے۔ تدلیس کے لغوی معنی ہیں خرید و فروخت کے عیب کو چھپانا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دلس سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں تاریکی کا اختلاط اور اس کا شدت اختیار کر لینا۔ حدیث کو مدلس اس لئے کہا گیا کہ خفا میں مشترک ہے شیخ نے فرمایا کہ جس سے تدلیس ثابت ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے حدیث قبول نہ کی جائے گی بجز اس صورت کے کہ تحدیث کے ذریعہ صراحت کر دے۔

شمنیؒ نے فرمایا کہ تمام ائمہ کے نزدیک تدلیس حرام ہے اور وکیع سے مروی ہے کہ جب کپڑوں میں تدلیس جائز نہیں تو حدیث میں کس طرح جائز ہو سکتی ہے اور اس کی

نسبت زیادہ مذمت کی ہے۔ مدلس کی روایت قبول کرنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ محدثین اور فقہاء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ تدلیس عیب ہے اور جس شخص کے متعلق معلوم ہو جائے کہ تدلیس کرتا ہے اس کی حدیث مطلقاً مقبول نہیں اور بعضوں نے کہا مقبول ہے۔ جمہور کے نزدیک اس شخص کی تدلیس مقبول ہے جس کے متعلق معلوم ہو کہ وہ ثقات کی ہی تدلیس کرتا ہے۔ مثلاً ابن عیینہ اور اس کی تدلیس مردود ہے جو ضعیف اور غیر ضعیف سب کی تدلیس کرتا ہے یہاں تک کہ "سمعت" یا "حدثنا" اور "اخبرنا" کے لفظ کے ذریعہ سماع کی صراحت نہ کرے۔ اور تدلیس پر بعض لوگوں کو غرض فاسد آمادہ کرتی ہے مثلاً شیخ کی کم عمری کے باعث اس سے اپنے سماع کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے یا اس سبب سے کہ شیخ لوگوں کی نظروں میں شہرت اور مرتبہ کا مالک نہیں ہے اور بعض اکابر نے جو تدلیس کی ہے تو صرف اس وجہ سے کہ انہیں حدیث کی صحت پر کامل اعتماد تھا اور شہرت وغیرہ سے مستغنی تھے۔ شمنی نے کہا کہ اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ ثقات کی ایک جماعت سے حدیث سنی ہو اور اس شخص سے بھی اس لئے اس کے ذکر نے دیگر لوگوں کے ذکر سے بے نیاز کر دیا جیسا کہ مرسل میں ہوا کرتا ہے۔

اگر اسناد یا متن میں راویوں کا اختلاف، تقدیم و تاخیر، زیادتی و کمی کے ذریعے ہو یا ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی یا ایک متن کی جگہ دوسرا متن ہو، سند کے ناموں میں تصحیف ہو، اختصار ہو یا حذف ہو یا اسی طرح کی دوسری چیزیں ہوں، تو حدیث مضطرب ہے اگر ان کے درمیان توفیق ممکن ہو تو مقبول ہے ورنہ اس کا حکم توقف ہے۔

اگر راوی نے اپنا کلام یا اپنے علاوہ مثلاً کسی صحابی تابعی کا کلام لغت بیان کرنے یا کسی معنی کی تفسیر بیان کرنے یا مطلق کی تقیید کی غرض سے درج کر دیا ہو، تو وہ حدیث مدرج ہے۔

فصل۔ تنبیہ : اس بحث سے ایک دوسری بحث حدیثوں کے روایت بالمعنی کی پیدا ہوتی ہے۔ محدثین کے نزدیک اس میں سخت اختلاف ہے اکثر اس کے جواز کے قائل ہیں بشرطیکہ راوی زبانِ عربی کا جاننے والا اور اسلوبِ کلام میں ماہر، ترکیبوں کے خواص اور مفہوماتِ خطاب سے واقفیت رکھتا ہو تاکہ زیادتی اور کمی کے ذریعہ غلطی نہ کر سکے۔ بعضوں نے کہا مفرد الفاظ میں جائز ہے مرکبات میں جائز نہیں اور بعضوں نے کہا اس کے لئے جائز ہے جس کو حدیث کے الفاظ زبانی یاد ہوں تاکہ اس میں تصرف کر سکے۔ بعضوں کے نزدیک تحصیلِ احکام کی ضرورت کی بنا پر اس شخص کے لئے جائز ہے جسے حدیث کے معانی تو یاد ہوں لیکن الفاظ بھول گیا ہو اور جسے الفاظِ حدیث یاد ہوں اس کے لئے روایت بالمعنی جائز نہیں اس لئے کہ یہ بلا ضرورت ہے اور یہ اختلاف جواز اور عدم جواز میں ہے لیکن سب کے نزدیک اولیٰ یہ ہے کہ الفاظ بلا کسی تصرف کے روایت کئے جائیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے جس نے میری باتیں سنیں انہیں یاد رکھا اور اس کو دوسروں تک اسی طرح پہنچایا جس طرح مجھ سے سنا۔ روایت بالمعنی کتب ستہ اور اس کے علاوہ دیگر کتب میں بھی بہ کثرت موجود ہے۔

عنعنہ عن فلاں : عن فلاں کے الفاظ کے ساتھ حدیث بیان کرنے کو کہتے ہیں اور معنعن وہ حدیث ہے جو عنعنہ کے طور پر بیان کی جائے۔ عنعنہ میں امام مسلم رح کے نزدیک معاصرت شرط ہے بخاری رح کے نزدیک ملاقات شرط ہے اور دوسرے لوگوں کے نزدیک اخذ شرط ہے امام مسلم رح نے بہت زوردار طریقے پر ان دونوں فریقوں کا رد کیا ہے مدلس کا عنعنہ مقبول نہیں ہے۔

حدیث مرفوع جس کی سند متصل ہو وہ مسند ہے یہی تعریف مشہور اور معتمد علیہ ہے۔ بعضوں کے نزدیک ہر متصل مسند ہے اگرچہ موقوف یا مقطوع ہو۔ اور بعض نے مرفوع کو مسند کہا ہے اگرچہ وہ مرسل یا معضل یا منقطع ہو۔

فصل۔ اقسامِ حدیث میں شاذ، منکر اور معلل بھی ہیں۔ شاذ لغت میں اس شخص کو کہتے ہیں جو جماعت سے علیحدہ ہو گیا ہو اور اصطلاح میں اس حدیث کو جو ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہو۔ اگر اس کے راوی ثقہ نہیں تو وہ مردود ہے اور اگر ثقہ ہیں تو اس میں حفظ ضبط اور کثرتِ تعداد کے اعتبار سے ترجیح دینے کی کوشش کی جائیگی۔ راجح کا نام محفوظ اور مرجوح کا نام شاذ ہے اور منکر وہ حدیث جس کو ضعیف راوی نے روایت کیا ہو اور مخالف ہو اس روایت کے جس کا راوی ضعیف ہے منکر کا مقابل معروف ہے منکر اور معروف ان دونوں میں ہر ایک کے راوی ضعیف ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے زیادہ ضعیف ہوتا ہے اور شاذ و محفوظ میں راوی قوی ہوتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے زیادہ قوی ہوتا ہے شاذ اور منکر مرجوح ہوتے ہیں اور محفوظ معروف راجح ہوتے ہیں۔ بعض نے شاذ اور منکر میں کسی راوی کی مخالفت کی خواہ وہ قوی ہو یا ضعیف قید نہیں لگائی اور کہا کہ شاذ وہ حدیث ہے کہ جسے

ثقہ نے روایت کیا ہو اور اکیلے روایت کیا ہو اس کی موافقت اور حمایت میں کوئی اصل نہ ہو اور یہ صحیح و ثقہ پر بھی صادق آتا ہے بعض نے ثقہ اور مخالفت کا اعتبار نہیں کیا اور اسی طرح منکر میں صورۃ مذکورہ کا بھی لحاظ نہیں رکھا ہے اور اس حدیث کا جو فسق اور فرطِ غفلت یا کثرتِ اغلاط کے ساتھ مطعون ہو منکر نام رکھا۔ یہ اصطلاحات ہیں اس لئے اس میں مضائقہ نہیں۔

معَلّل (بفتح لام) وہ اسناد ہے جس میں صحت کو مجروح کرنے والے خفی اسباب پائے جاتے ہوں جس سے علم حدیث کے ماہرین ہی واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسے موصول کا مرسل کر دینا اور موضوع کا موقوف کر دینا۔ معلِّل (بکسر لام) کی عبارت کبھی اپنے دعوٰی پر دلیل پیش کرنے سے قاصر رہتی ہے جیسے دینار اور درہم کے پرکھنے میں صراف اپنے دعوے پر دلیل نہیں پیش کر سکتا۔

ایک راوی اگر کوئی حدیث بیان کرے اور دوسرا راوی دوسری حدیث بیان کرے جو اس کے موافق ہو تو اس حدیث کو متابع (بصیغۂ اسم فاعل) کہیں گے۔ محدثین کے قول تابعہ فلان اور امام بخاری جو اپنی "صحیح" میں اکثر فرماتے ہیں اور اکثر محدثین بھی کہتے ہیں کہ " ولہٗ متابعات" تو اس کے معنی یہی ہیں متابعت تقویت اور تائید کو واجب کرتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ متابع مرتبہ میں اصل کے برابر ہو۔ اگر مرتبہ میں کم ہو تو بھی متابعت کی صلاحیت رکھتا ہے متابعت کبھی نفسِ راوی میں ہوتی ہے اور کبھی راوی کے شیخ میں ہوتی ہے پہلا دوسرے سے اکمل اور اتم ہے اس لئے کہ کمزوری اوّل اسناد میں اکثر ہوتی ہے متابع اگر لفظاً اور معنی دونوں اعتبار سے اصل کے موافق ہو تو مثلہ کہتے ہیں اور اگر صرف معنی میں موافق ہو لفظ میں نہ ہو تو نحوہ کہتے ہیں۔ متابعت کے لئے شرط یہ ہے کہ دونوں روایتیں ایک ہی صحابی سے ہوں اگر دو صحابیوں سے ہوں تو اسے شاہد کہیں گے مثلاً کہا جائے کہ "لہ شاھد من حدیث ابی ھریرۃ رضی" یا کہا جائے "لہ شواھد" یا "یشھد بہ حدیث فلان" کہا جائے۔ بعض نے متابعت کو لفظی موافقت اور شاہد کو معنوی موافقت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے خواہ وہ ایک صحابی سے منقول ہوں اور کبھی شاہد و متابع ایک ہی معنی میں مستعمل ہوتا ہے جس کی وجہ ظاہر ہے۔ متابع اور شاہد کے جاننے کی غرض سے طرقِ حدیث اور اس کے اسناد کا تتبع اور تلاش اعتبار کہا جاتا ہے۔

فصل۔ در اصل حدیث کی تین قسمیں ہیں: صحیح، حسن اور ضعیف۔ مرتبہ کے لحاظ سے صحیح اعلیٰ ہے۔ ضعیف ادنیٰ ہے اور حسن متوسط درجہ ہے۔ اور جتنی قسمیں اوپر بیان کی گئیں وہ ان ہی تینوں قسموں میں داخل ہیں۔ صحیح وہ حدیث ہے جس کا ناقل عادل تام الضبط ہو جو نہ معلّل ہو اور نہ شاذ۔ اگر یہ صفات علی وجہ الکمال پائے جاتے ہوں تو وہ صحیح لذاتہٖ ہے اور اگر اس میں کسی قسم کا نقص ہو اور کثرتِ طرق سے اس نقصان کی تلافی ہو جائے تو وہ صحیح لغیرہٖ ہے اور اگر اس نقص کی تلافی کرنے والی کوئی چیز نہ موجود ہو تو وہ حسن لذاتہٖ ہے اور صحیح میں جو شرائط معتبر ہیں اس میں کے کُل یا بعض اگر کسی حدیث میں مفقود ہوں تو وہ حدیث ضعیف ہے اگر ضعیف حدیث متعدد طرق سے منقول ہو اور اس کے ضعف کی تلافی ہو جاتی ہو تو وہ حسن لغیرہٖ ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام صفات جو صحیح میں بیان کئے گئے وہ حسن میں ناقص ہوتے ہیں لیکن تحقیق یہ ہے کہ حسن میں جس نقصان کا اعتبار کیا گیا ہے وہ صرف خفّتِ ضبط ہے ورنہ باقی صفات اپنی جگہ پر رہتے ہیں۔

عدالت اس ملکہ کا نام ہے جو انسان کو تقوٰی کے التزام پر آمادہ کرتا ہے اور تقوٰی سے مُراد بُرے اعمال مثلاً شرک، فسق اور بدعت سے بچنا ہے گناہِ صغیرہ سے بچنے کے متعلق اختلاف ہے۔ مذہب مختار ہے کہ یہ شرط نہیں اس لئے کہ اس سے بچنا انسانی طاقت سے باہر ہے بجز اصرار کی صورت میں کہ یہ کبیرہ ہو جاتا ہے اور مروت سے مُراد ہے بعض خسیس اور چھوٹی باتوں سے بچنا جو ہمت اور مروّت کے خلاف ہیں جیسے بازار میں کھانا اور راستہ میں پیشاب کرنا وغیرہ۔

ایک بات اور یاد رکھنے کی ہے کہ روایت کی عدالت شہادت کی عدالت سے عام ہے اس لئے کہ عدل شہادت آزاد کے ساتھ مخصوص ہے اور عدلِ روایت آزاد اور غلام دونوں کو شامل ہے اور ضبط سے مُراد ہے سُنی ہوئی چیز کو خلل اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھنا اس طور پر کہ اس کا حاضر کرنا ممکن ہو۔ ضبط کی دو قسمیں ہیں: ضبطِ صدر اور ضبطِ کتاب۔ ضبطِ صدر تو قلب میں محفوظ رکھنے کا نام ہے اور ضبطِ کتاب، اَدا (یعنی دوسروں تک پہنچانے) کے وقت تک اس کے محفوظ رکھنے کا نام ہے۔

فصل۔ عدالت کے لئے وجوہِ طعن پانچ ہیں: کذب [1]۔ اتہام بالکذب [2]۔ فسق [3]۔ جہالت [4]۔ بدعت [5]۔ کذبِ راوی سے مُراد یہ ہے کہ حدیث نبوی صلعم میں اس کا جھوٹ بولنا ثابت ہو گیا ہو۔ یا تو وضع کرنے والے کے اقرار کے ذریعہ یا اس کے علاوہ دوسرے قرائن کے ذریعہ سے ثابت ہو گیا ہو اور اس کی

حدیث جو کذب کے ساتھ مطعون ہو موضوع ہے اور جس کے متعلق ثابت ہو کہ اس نے حدیث میں قصداً کذب سے کام لیا تو اس کی حدیث کبھی مقبول نہ ہوگی اگرچہ اس نے عمر میں ایک ہی بار ایسا کیا ہو اور توبہ بھی کر لی ہو۔ بخلاف جھوٹے گواہ کے جب وہ توبہ کر لے تو محدثین کی اصطلاح میں حدیث موضوع سے مراد یہی ہے نہ کہ اس راوی کی حدیث جس سے کذب ثابت ہوا ہو اور وہ خاص اسی حدیث میں یہ مسئلہ ظنی ہے۔ وضع اور افتراء کا حکم ظن غالب کی بناء پر ہوتا ہے اس میں قطع اور یقین کی گنجائش نہیں اس لئے کہ جھوٹا شخص کبھی سچ بولتا ہے۔ اس سے اس قول کا بھی رد ہو جاتا ہے کہ وضع حدیث کا علم واضع کے اقرار کی بناء پر ہو اس لئے کہ ممکن ہے وہ اس اقرار میں بھی کاذب ہو اس کا سچا ہونا ظن غالب کی بناء پر سمجھا جائے گا اگر ایسا نہ ہوتا تو قتل کا اقرار کرنے والے کا قتل اور زنا کا اعتراف کرنے والے کا رجم جائز نہ ہوتا۔

راوی کے کذب کے ساتھ متہم ہونے کی صورت یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ گفتگو میں جھوٹا مشہور ہو مگر اس کا کاذب ہونا حدیث نبوی میں ثابت نہ ہو اور اسی حکم میں اس شخص کی روایت بھی داخل ہے جو شریعت کے قواعد معلومہ کے خلاف ہو۔ اسی قسم کے راوی کا نام متروک ہے، جیسے یہ کہا جائے کہ اس کی حدیث متروک ہے یا فلاں شخص متروک الحدیث ہے۔ اگر اس شخص نے توبہ کر لی ہو اور اس کی توبہ صحیح ہو سچائی کی علامات اس سے ظاہر ہوں تو حدیث کا سننا اس سے جائز ہے اور اگر اس شخص سے حدیث نبوی کے علاوہ گفتگو میں کبھی کبھی کذب واقع ہو تو یہ حدیث کو موضوع یا متروک کہنے میں اثر انداز نہیں ہوگا اگرچہ یہ معصیت ہے۔

فسق سے مراد عمل میں فسق ہے اعتقاد میں نہیں اس لئے کہ یہ بدعت میں داخل ہے اور اکثر بدعت کا استعمال اعتقاد میں ہوتا ہے اور کذب اگرچہ فسق میں داخل ہے لیکن اس کو علیحدہ ایک اصل شمار کیا ہے اس لئے کہ یہ شدید طعن ہے۔

راوی کی جہالت بھی حدیث میں طعن کا سبب ہے اس لئے کہ جب راوی کا نام اور اس کی ذات معلوم نہ ہو تو اس کے حالات بھی معلوم نہ ہوں گے کہ وہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ حدثنی رجل یا اخبرنی شیخ تو اس کا نام مبہم ہے اور حدیث مبہم غیر مقبول ہے مگر اس صورت میں کہ راوی صحابی ہوں اس لئے کہ صحابی سب کے سب عدول ہیں اگر لفظ تعدیل کے ساتھ بیان کیا جائے تو اس میں اختلاف ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ مقبول نہیں اس لئے کہ ممکن ہے کہ راوی کے خیال میں تو عادل ہو لیکن حقیقتاً عادل نہ ہو اور اگر کسی امام حاذق نے بیان کیا تو مقبول ہے۔

بدعت سے مراد یہ ہے کہ دین کی مشہور باتوں کے خلاف اور اس کے خلاف جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے منقول ہیں کسی امر محدثہ کا اعتقاد شبہ اور تاویل کے ذریعہ کرنا بطریق انکار نہیں اس لئے کہ یہ کفر ہے اور مبتدع کی حدیث جمہور کے نزدیک مردود ہے اور بعض کے نزدیک مقبول ہے بشرطیکہ صدق لہجہ اور زبان کی حفاظت کے ساتھ متصف ہو بعض نے کہا کہ اگر وہ کسی ایسے امر کا انکار کرتا ہے جو شریعت میں تواتر سے ثابت ہے اور بداہتہً یہ معلوم ہو کہ وہ امر دین میں سے ہے تو وہ مردود ہے اور اگر اس طرح پر نہ ہو تو مقبول ہے۔

مذہب مختار یہ ہے کہ اگر وہ بدعت کی دعوت دیتا ہو اور اس کو رائج کرتا ہو تو مردود ہے ورنہ مقبول ہے بشرطیکہ وہ ایسی چیز روایت نہ کرتا ہو جو اس کو بدعت کے لئے تقویت کا ذریعہ ہو کیونکہ یہ قطعاً مردود ہے۔

مختصر یہ کہ ائمہ حدیث کا اہل بدعت اور باطل مذاہب والوں سے حدیث اخذ کرنے میں اختلاف ہے۔ صاحب جامع الاصول نے کہا کہ محدثین کی ایک جماعت نے خوارج، قدریہ، شیعہ اور تمام اصحاب بدعت سے حدیثیں اخذ کی ہیں اور ایک جماعت ان سے حدیثیں اخذ کرنے میں محتاط رہی ہے ان میں سے ہر ایک کی اپنی اپنی نیت ہے اس میں شبہ نہیں کہ حدیثوں کا ان سے اخذ کرنا بہت زیادہ غور و فکر کے بعد ہوتا ہے لیکن بایں ہمہ احتیاط اسی میں ہے کہ ان سے حدیث اخذ نہ کی جائے اس لئے کہ یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ جماعتیں اپنے مذہب کی ترویج کے لئے حدیثیں وضع کرتی تھیں اور توبہ و رجوع کے بعد اس کا اقرار کر لیتی تھیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فصل۔ وجوہ طعن جو ضبط سے متعلق ہیں یہ بھی پانچ ہیں: فرط غفلت[۱]، کثرت غلط[۲]، ثقات کی مخالفت[۳]، وہم[۴]، حافظہ کی خرابی[۵]۔ فرط غفلت اور کثرت غلط قریب المعنی ہیں۔ غفلت سماع اور اخذ حدیث سے اور غلط بیان کرنے اور پہنچانے سے متعلق ہے۔ اسناد یا متن میں ثقات کی مخالفت چند

طریقوں پر ہوتی ہے جو شذوذ کا سبب ہوتی ہے اور اسے ضبط سے متعلق وجوہ طعن اس لئے قرار دیا ہے کہ ثقات کی مخالفت کا سبب عدم ضبط و حفظ اور تغیّر و تبدّل سے محفوظ ہوتا ہے اور طعن وہم اور نسیان ہی کے سبب ہوتا ہے کہ ان دونوں کے سبب سے غلطی کی اور وہم کے طور پر روایت کر دیا کہ اگر اس کی اطلاع ایسے قرائن سے ہو جائے جو اس کی غفلت و قدح کے اسباب پر دال ہو تو یہ حدیث معلّل ہے اور یہ علم حدیث میں سب سے زیادہ دقیق اور اہم مسئلہ ہے اس کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنھیں اللہ نے فہم اور وسیع حافظہ عطا کیا ہو اور اسناد والوں کے احوال اور راویوں کے مراتب سے پوری طرح واقفیت رکھتے ہیں متقدمین میں تو ایسے بہت سے گزرے ہیں مگر متاخرین میں امام دارقطنی رح کے بعد اس طرح کا کوئی آدمی نہیں پیدا ہوا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

"سوءِ حفظ" سے محدثین کے نزدیک مُراد یہ ہے کہ اصابت خطا پر غالب نہ ہو اور حفظ و اتقان، سہو و نسیان سے زیادہ نہ ہو یعنی اگر خطا و نسیان صواب و اتقان کے مساوی ہو یا غالب ہو تو یہ سوءِ حفظ میں داخل ہوگا اس لئے کہ معتمد علیہ صواب و اتقان اور ان کی کثرت ہے سوءِ حفظ اگر موقت اور عمر بھر راوی کے شاملِ حال رہی ہو تو اس کی حدیث معتبر نہ ہوگی اور بعض محدثین کے نزدیک یہ بھی شاذ میں داخل ہے اگر حافظہ کی خرابی کسی عارض کے سبب طاری ہو جائے مثلاً کبر سنی، بینائی کے جاتے رہنے یا کتابوں کے ضائع ہو جانے کے سبب سے، حافظہ میں خلل پیدا ہو جائے تو اس کا نام مختلط ہے پس اختلاط اور اختلال سے پہلے جو حدیث روایت کی ہو وہ حدیث مقبول ہوگی بشرطیکہ اس حالت کے طاری ہونے کے بعد کی روایتوں سے ممتاز ہو اگر ممتاز نہ ہو تو توقف کیا جائے گا اور اگر مشتبہ ہو تو اس کا حکم بھی یہی ہے اور اگر اس کے لئے متابعات اور شواہد ہوں تو پھر مردود ہونے کے بجائے قبولیت اور رجحان کا درجہ پائے گی۔ مستور، مدلّس اور مرسل حدیثوں کا بھی یہی حکم ہے۔

فصل۔ صحیح حدیث جس کا راوی ایک ہو تو وہ حدیث **غریب** ہے اور اگر دو راوی ہوں تو وہ حدیث **عزیز** ہے اور دو سے زیادہ ہوں تو وہ حدیث **مشہور یا مستفیض** ہے اگر کسی حدیث کے راویوں کی کثرت اس حد کو پہنچ جائے کہ ان کا کذب پر متفق ہونا محال ہو تو اس کو حدیث **متواتر** کہتے ہیں۔ اور غریب کا نام فرد بھی ہے اور مُراد اس سے راوی کا کسی جگہ ایک ہونا ہے اگر اسناد میں کسی ایک جگہ میں ہو، تو **فرد نسبی** کہتے ہیں اور اگر ہر جگہ میں ہو تو فرد مطلق ہے اور دو ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہر جگہ ایسا ہی ہو لیکن اگر صرف ایک جگہ میں ہو تو وہ عزیز نہیں بلکہ غریب ہے اور اسی طرح پر حدیث مشہور میں کثرت کے معنی یہ ہیں کہ ہر جگہ دو سے زیادہ راوی ہوں "اقل اکثر پر حاکم ہے" محدثین کے اس قول کے یہی معنی ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ غرابتِ صحت کے منافی نہیں ہے اور جائز ہے کہ حدیث صحیح غریب بھی ہو اس طور پر کہ رجال حدیث میں ہر ایک ثقہ ہوں اور غریب کبھی شاذ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے یعنی وہ شذوذ جو حدیث میں طعن کے اقسام میں سے ہے صاحب المصابیح کے قول "ھٰذا حدیث غریب" کا جب وہ بطریق طعن بیان کریں تو یہی مطلب ہے اور بعض نے ثقات کی مخالفت کا لحاظ کئے بغیر جیسا کہ اوپر گزرا شاذ کی تفسیر مفرد راوی کے ساتھ کی ہے اور کہتے ہیں کہ صحیح شاذ ہے اور صحیح غیر شاذ ہے تو شذوذ اس معنی کے لحاظ سے بھی غرابت کی طرح صحت کے منافی نہیں ہے اور جب مقام طعن میں ذکر کیا جاتا ہے تو وہاں ثقات کی مخالفت معتبر ہے (اس لئے وہ صحت کے منافی ہے)۔

فصل۔ حدیث ضعیف وہ حدیث ہے جس میں وہ شرائط کُل کے کُل یا بعض مفقود ہوں جن کا اعتبار صحیح اور حسن حدیثوں میں کیا گیا ہے اور اس کا راوی شذوذ و نکارت یا کسی علت کے ساتھ متہم ہو اس اعتبار سے ضعیف کے متعدد اقسام ہو جائیں گے اور صحیح لذاتہ و صحیح لغیرہ و حسن لذاتہ و حسن لغیرہ کے بھی مختلف مراتب ہوں گے اور باوجود اصل صحت اور حسن کے اشتراک کے ان صفاتِ کمال کے درجات میں جن کا ان دونوں کے مفہوم میں اعتبار کیا گیا ہے فرق ہوگا قوم نے مراتبِ صحت کو منضبط کیا ہے اور اس کی تعیین کی ہے اور اسناد میں اس کی مثالیں دی ہیں اور کہا ہے کہ عدالت اور ضبط تمام رجالِ حدیث کو شامل ہے لیکن ان میں بعض بعض پر فوقیت رکھتے ہیں مطلقاً کسی خاص سند کو اصح الاسانید کہنے میں اختلاف ہے بعض نے کہا "عن زین العابدین عن ابیہ عن جدہٖ"، بعض نے کہا "عن مالک عن نافع عن ابن عمرؓ" بعض کے نزدیک "عن زہری عن سالم عن ابن عمرؓ" اصح الاسانید ہے لیکن حق یہ ہے کہ کسی مخصوص سند پر اصح ہونے کا مطلقاً حکم لگا دینا درست نہیں اس لئے کہ صحت میں بہت سے درجات ہیں اور بہت سے اسناد اس میں داخل ہوتے ہیں اور اگر اس کو اس طرح مقید کر دیا جائے اور کہا جائے

کہ یہ فلاں شہر میں اصح الاسانید ہے یا فلاں باب یا فلاں مسئلہ میں اصح الاسانید ہے تو صحیح ہوگا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

فصل۔ امام ترمذیؒ کی عادت ہے کہ وہ جامع ترمذی میں کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث غریب حسن ہے، حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ حسن اور صحیح کے اجتماع کے جواز میں بایں طور کہ حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ ہو شبہ نہیں اور اسی طرح غرابت اور صحت کے اجتماع میں بھی شبہ نہیں لیکن غرابت اور حسن کے اجتماع میں اشکال پیدا ہوتا ہے اس لئے کہ ترمذی نے حسن میں تعدد طرق کا اعتبار کیا ہے تو غریب کیونکر ہوسکتا ہے جس کا جواب محدثین اس طور پر دیتے ہیں کہ حسن میں تعدد طرق کا اعتبار علی الاطلاق نہیں ہے بلکہ اس کی ایک قسم میں ہے اور جب حسن اور غرابت کے اجتماع کا حکم لگایا جائے تو مراد دوسری قسم ہے بعض نے کہا کہ اس کے ذریعہ اختلافِ طرق کی طرف اشارہ کیا ہے اس طور پر کہ بعض طریقوں میں غریب ہے اور بعض طریقوں میں حسن ہے۔ بعض کے نزدیک واو، او کے معنی میں ہے اس طور پر کہ انھیں یقینی طور پر معلوم نہ ہونے کے سبب شک ہے کہ حدیث غریب ہے یا حسن ہے بعض نے کہا کہ یہاں حسن کے معنی اصطلاحی مراد نہیں بلکہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی جس کی طرف طبیعت مائل ہو۔ لیکن یہ قول بہت ہی بعید ہے۔

فصل۔ حدیثِ صحیح کا احکام میں حجت ہونا متفق علیہ ہے اور اسی طرح اکثر علماء کے نزدیک حسن لذاتہ بھی ہے کہ اس بارے میں اس کا حکم بھی مثل صحیح کے ہے اگرچہ اس سے مرتبہ میں کم ہے اور حدیث ضعیف جو تعدد طرق کے ذریعہ حسن لغیرہ کے درجہ کو پہنچ جائے اس کا قابلِ حجت ہونا بھی متفق علیہ ہے اور یہ مقولہ کہ حدیث ضعیف فضائلِ اعمال ہی میں معتبر ہے اس سے مراد اس کے مفردات ہیں اس لئے کہ وہ حسن میں داخل ہے ضعیف میں نہیں اس کی ائمہ نے تصریح کی ہے اور بعضوں نے کہا اگر ضعیف حافظہ کی خرابی یا اختلاط وتدلیس کے باعث ہو تو تعددِ طرق کے ذریعہ اس کی تلافی ہو جائے گی اور اگر اتہام کذب یا شذوذ اور خطائے فاحش کے باعث ضعیف ہو تو تعددِ طرق کے ذریعے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی اور یہ مقولہ کہ ضعیف کا ضعیف کے ساتھ ملنا قوت کے لئے مفید نہیں اس کو ان حدیثوں میں جن کے لئے ضعف کا حکم لگایا گیا ہے اور فضائلِ اعمال میں اس پر عملدرآمد بھی ہوتا ہے اسی تفصیل پر محمول کیا جائے گا ورنہ یہ قول بالکل لغو ہو جائے گا۔

فصل۔ جب صحیح کے مراتب میں فرق ہے کہ بعض بعض سے اصح ہے تو جاننا چاہیے کہ جمہور محدثین کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ صحیح بخاری تمام تصنیف شدہ کتابوں پر مقدم ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے کہا کہ کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب صحیح بخاری ہے اور مغرب والوں نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی اور جمہور کہتے ہیں کہ یہ باتیں حُسنِ بیان، وضع وترتیب کی خوبی، دقیق اشارات اور اسناد میں نکات کی خوبیوں سے متعلق ہیں اور یہ خارج از بحث ہے، گفتگو صحت وقوت اور اس سے تعلق رکھنے والی چیزوں میں ہے صحت وقوت میں کوئی کتاب صحیح بخاری کے برابر نہیں ان شرائط کی بنا پر جن کا امام بخاریؒ نے صحت کے متعلق رجالِ حدیث میں خیال رکھا ہے۔ بعض نے ان دونوں میں سے ایک دوسرے پر ترجیح دینے میں توقف کیا۔ لیکن پہلا مسلک حق ہے اور وہ حدیث جس کی تخریج میں بخاری ومسلم متفق ہوں اس کو متفق علیہ کہتے ہیں۔ شیخ ابن حجرؒ نے کہا بشرطیکہ وہ ایک ہی صحابی سے ہوں۔ محدثین کہتے ہیں کہ متفق علیہ دو ہزار تین سو چھبیس (۲۳۲۶) حدیثیں ہیں۔ مختصر یہ کہ جس پر شیخینؒ متفق ہوں وہ دوسری حدیثوں سے افضل ہیں اس کے بعد جسے صرف بخاریؒ نے روایت کیا پھر وہ جسے مسلمؒ نے روایت کیا۔ اس کے بعد وہ جو بخاری اور مسلم کی شرطوں کے مطابق ہیں پھر اس کے بعد ان کے علاوہ اُن ائمہ کی روایت کردہ حدیثیں ہیں جنھوں نے صحت کا التزام کیا ہے اور اس کی تصحیح کی ہے کل سات قسمیں ہوں گی۔ شرط سے مراد یہ ہے کہ رجال حدیث ان صفات کے ساتھ متصف ہوں جن کے ساتھ بخاری ومسلم کے رجال ضبط وعدالت اور عدم شذوذ ونکارت اور غفلت میں متصف ہیں اور بعضوں نے کہا کہ شرط بخاری ومسلم سے مراد یہ ہے کہ اس کے رجالِ حدیث وہی لوگ ہوں جو بخاری ومسلم کے ہیں اس میں طویل کلام ہے جس کو ہم نے مقدمہ شرح سفر السعادۃ میں بیان کیا ہے۔

فصل۔ صحیح حدیثیں صرف بخاریؒ اور مسلمؒ میں محصور نہیں ہیں اور نہ ان دونوں نے تمام صحیح حدیثوں کو بیان کیا بلکہ یہ دونوں کتابیں صحیح حدیثوں ہی میں منحصر ہیں اور بہت سی ایسی حدیثیں جو ان دونوں کے نزدیک صحیح تھیں اور ان کی شرطوں کے مطابق تھیں لیکن وہ اپنی کتابوں میں نہیں لائے پھر جائیکہ ایسی حدیثیں لاتے جو ان کے علاوہ دوسروں کے نزدیک صحیح تھیں یا ان کی شرطوں کے مطابق تھیں۔ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ اس اپنی کتاب میں، میں صرف صحیح حدیثوں

کو ہی لایا ہوں اور بہت سی صحیح حدیثیں چھوڑ دی ہیں۔ امام مسلمؒ نے فرمایا: میں نے اس کتاب میں صحیح حدیثوں کو داخل کیا ہے لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ جن حدیثوں کو میں نے چھوڑ دیا ہے وہ ضعیف ہیں البتہ اس چھوڑنے اور حدیثوں کے لانے میں صحت یا کسی دوسری وجہ کو ضرور پیش نظر رکھا گیا ہے۔ حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوریؒ نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام "مستدرک" رکھا ہے اور جن حدیثوں کو بخاریؒ و مسلمؒ نے چھوڑ دیا ہے ان کو اس کتاب میں بیان کیا ہے اس کی تلافی کی ہے اور ان کے علاوہ بعض وہ حدیثیں بیان کی ہیں جو شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط پر ہیں یا ان کے علاوہ دوسروں کی شرط کے مطابق ہیں اور کہا کہ بخاری و مسلم نے یہ حکم نہیں لگایا کہ ان دونوں نے اپنی کتابوں میں جو حدیثیں بیان کی ہیں ان کے علاوہ جو حدیثیں ہیں وہ صحیح نہیں ہیں اور کہا کہ ہمارے زمانہ میں بدعتیوں کی ایک جماعت نے ائمۂ دین پر طعن و تشنیع کے ساتھ زبان درازی کی ہے کہ ان حدیثوں کا مجموعہ جو تمہارے نزدیک صحیح ہیں ان کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہیں بڑھتی اور بخاری سے منقول ہے انھوں نے فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ حدیثیں اور دولاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد تھیں اس سے ان کی مراد بظاہر یہ ہے کہ وہ صحیح جو ان کی شرط کے مطابق ہو اور اس کتاب میں تکرار کے ساتھ بیان کی ہوئی حدیثوں کی تعداد سات ہزار دو سو پچھتر اور حذف تکرار کے بعد چار ہزار ہیں اور دوسرے ائمہ نے بھی صحاح تصنیف کی ہیں مثلاً صحیح ابن خزیمہ جنھیں امام الائمہ کہا جاتا ہے یہ ابن حبانؒ کے استاد ہیں ابن حبانؒ نے ان کی تعریف میں کہا کہ میں نے روئے زمین پر کسی کو نہیں دیکھا جو علم حدیث میں ان سے بڑھ کر ہو اور حدیث کے صحیح الفاظ کا ان سے بڑھ کر کوئی حافظ ہو گویا تمام حدیثیں ان کی نظروں کے سامنے تھیں۔ اور مثلاً ابن حبان جو ابن خزیمہ کے شاگرد ہیں، ثقہ، ثابت، فاضل اور بہت زیادہ فہم رکھنے والے امام ہیں اور حاکم نے کہا کہ ابن حبان علم لغت و حدیث اور وعظ کے خزینہ تھے اور اپنے زمانہ کے عقلمندوں میں ان کا شمار تھا۔ اور مثلاً صحیح حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری نے جس کا نام مستدرک رکھا ہے اور اس کتاب میں کچھ تساہل بھی ہیں جن کی گرفت لوگوں نے کی ہے اور لوگوں نے کہا کہ ابن خزیمہ اور ابن حبان حاکم سے زیادہ قوی اور استادوں میں زیادہ پاکیزہ ہیں اور مثلاً مختارہ حافظ ضیاء مقدسی کہ انھوں نے بھی وہ صحیح حدیثیں بیان کی ہیں جو صحیحین میں نہیں ہیں اور محدثین نے فرمایا کہ ان کی کتاب مستدرک سے بہتر ہے اور مثلاً صحیح ابن عوانہ اور ابن سکن اور منتقی ابن جارود کی اور یہ ساری کتابیں صحیح حدیثوں کے ساتھ مختص ہیں لیکن ایک جماعت نے ان کتابوں پر تنقید کی ہے اور ہر صاحب علم پر فوقیت رکھنے والا ایک صاحب علم ہے۔

فصل۔ وہ چھ کتابیں جو اسلام میں مقرر اور مشہور ہیں اور ان کو صحاح ستہ کہا جاتا ہے وہ یہ ہیں: صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ۔ بعض کے نزدیک ابن ماجہ کی جگہ موطا ہے۔ صاحب جامع الاصول نے موطا ہی کو اختیار کیا ہے اور ان چار کتابوں میں صحیح، حسن اور ضعیف ہر قسم کی حدیثیں بیان کی ہیں لیکن صحاح ستہ نام رکھنا تغلیب کے طور پر ہے صاحب المصابیح نے شیخین کے علاوہ کی حدیثوں کا حسن نام رکھا ہے جو جدید اصطلاح اور لغوی معنی کے قریب ہے بعض کا خیال ہے کہ کتاب دارمی کو چھٹی کتاب شمار کیا جانا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ اس کے رجال ضعف میں کم ہیں اور منکر و شاذ حدیثوں کا وجود اس میں کم ہے اور اس کی سندیں عالی ہیں اس کی ثلاثیات بخاری کی ثلاثیات سے زیادہ ہیں اور یہ کتابیں جو ذکر ہوئیں وہ مشہور کتابیں ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سی کتابیں ہیں جو مشہور ہیں۔

سیوطیؒ نے اپنی کتاب "جمع الجوامع" میں بہت سی کتابوں سے حدیثیں لی ہیں جو پچاس کی تعداد سے بھی متجاوز ہیں اور صحیح و حسن اور ضعیف حدیثوں پر مشتمل ہیں اور کہا کہ میں نے اس میں کوئی ایسی حدیث نہیں بیان کی ہے جو موضوع مشہور ہو اور اس کے رد اور ترک پر محدثین کا اتفاق ہو، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

صاحب مشکوٰۃ نے اپنی کتاب کے دیباچہ میں بڑے بڑے ائمہ کا تذکرہ کیا ہے جن کے نام یہ ہیں: بخاری۔ مسلم۔ امام مالک۔ امام شافعی امام احمد بن حنبل۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارقطنی۔ بیہقی اور رزین رحمہم اللہ اور ان کے علاوہ دوسروں کا ذکر اجمال کے ساتھ کیا ہے اور ہم نے ان کے حالات "اکمال بذکر اسماء الرجال" میں لکھے ہیں اللہ ہی کی طرف سے توفیق ملتی ہے اور ابتدا و انتہا میں اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خُطبۂ کتاب

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله
من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله
فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله
الا الله شهادة تكون للنجاة وسيلة ولرفع الدرجات كفيلة و
اشهد ان محمداً عبده ورسوله الذي بعثه وطرق الايمان
قد عفت آثارها وخبت انوارها ووهنت اركانها وجهل
مكانها فشيد صلوات الله عليه وسلامه من معالمها ما عفا
وشفى من العليل في تائيد كلمة التوحيد من كان على شفا
وضح سبيل الهداية لمن اراد ان يسلكها واظهر كنوز
السعادة لمن قصد ان يملكها **اما بعد** فان التمسك
بهديه لا يستتب الا بالاقتفاء لما صدر من مشكوته
والاعتصام بحبل الله لا يتم الا ببيان كشفه وكان كتاب
المصابيح الذي صنفه الامام محي السنة قامع البدعة
ابو محمد الحسين بن مسعود الفراء البغوي رفع الله درجته
اجمع كتاب صنف في بابه واضبط لشوارد الاحاديث
واوابدها ولما سلك رضي الله عنه طريق الاختصار
وحذف الاسانيد تكلم فيه بعض النقاد وان كان
نقله وانه من الثقات كالاسناد لكن ليس ما فيه
اعلام كالاغفال فاستخرت الله واستوفقت
منه فاعلمت ما اغفله فاودعت كل حديث
منه في مقره كما رواه الائمة المتقنون
والثقات الراسخون مثل ابي عبد الله محمد
بن اسمعيل البخاري وابي الحسين مسلم
بن الحجاج القشيري وابي عبد الله مالك
ابن انس الاصبحي وابي عبد الله محمد بن ادريس
الشافعي وابي عبد الله احمد بن محمد بن حنبل

ساری تعریفیں اللہ کے لئے ثابت ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اُسی سے مغفرت
چاہتے ہیں اپنی بد اعمالیوں اور نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے
اللہ ہدایت دے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کردے تو اس کا کوئی
ہادی نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی ذات عبادت کے لائق
نہیں۔ ایسی گواہی جو نجات کا وسیلہ اور بلندیٔ مرتبہ کی ضامن ہو۔ اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جن کو
اللہ نے اس حال میں بھیجا کہ ایمان کی راہوں کے نشانات مٹ چکے تھے اور
اس کی روشنی بجھ چکی تھی۔ اس کے ستون کمزور پڑ گئے تھے۔ اس کے موقف سے
لوگ ناواقف ہوگئے تھے۔ پس آپ نے (اللہ کی رحمت کاملہ اور سلامتی آپ پر نازل
ہو) ان مٹے ہوئے نشانات کو بلند اور مضبوط کر دیا اور کلمۂ توحید کی تائید
کرکے ان بیماروں کو شفا دی جو ہلاکت کے غار کے دہانے پر کھڑے تھے اور
اُن کے لئے جو اس راہ پر چلنا چاہیں راہ ہدایت کھول کر رکھ دی اور ان کے
واسطے سعادت اور نیکبختی کے خزانے ظاہر کردیئے جو اس کے مالک بننا چاہیں۔

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ ان کی سیرت کی پیروی اس وقت
تک کامل نہیں ہوسکتی جب تک کہ ان باتوں کا پورا اتباع نہ کیا جائے جو آپ کے
قلب اور سینہ مبارک سے ظاہر ہوئیں۔ اور اللہ کی رسی یعنی قرآن کا پورے
طور پر مضبوطی سے پکڑنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ سیرتِ نبویہ اس
کی وضاحت نہ کرے۔

کتاب مصابیح جو قامع بدعت امام محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود فرا البغویؒ
(اللہ ان کے درجہ کو بلند کرے) کی تصنیف تھی ایک جامع کتاب تھی جو اس باب
میں تصنیف کی گئی اور اس میں مختلف حدیثوں کو جمع کیا تھا مگر اسناد کو حذف
کردیا تھا اس لئے بعض تنقید کرنیوالوں نے اس پر اعتراض کیا اگرچہ ان کی ثقاہت کے
باعث انکا حذف کردینا ذکر کے قائم مقام ہے لیکن پھر بھی جس میں قرائن آثار
موجود نہ ہوں اس کی برابری نہیں کرسکتے جس میں آثار و قرائن پائے جاتے
ہوں اس لئے درگاہِ ایزدی میں میں نے استخارہ کیا اور اسی سے توفیق چاہی
تو اس چیز کو میں نے ظاہر کیا جسے انھوں نے نظرانداز کردیا تھا اور ہر حدیث

الشَّيْبَانِيِّ وَاَبِي عِيْسٰى مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى التِّرْمِذِيِّ وَاَبِي دَاوٗدَ
سليمان بن الاشعث السجستاني وابي عبد الرحمٰن احمد بن
شعيب النسائي وابي عبد الله محمد بن يزيد بن ماجة
القزويني وابي محمد عبد الله بن عبد الرحمٰن الدارمي وابي
الحسن علي بن عمر الدارقطني وابي بكر احمد بن حسين
البيهقي وابي الحسن رزين بن معاوية العبدري وغيرهم
وقليل ماهو واني اذا نسبت الحديث اليهم كاني اسندت
الى النبي صلى الله عليه وسلم لانهم قد فرغوا منه واغنونا
عنه وسردت الكتب والابواب كما سردها واقتفيت اثره
فيها وقسمت كل باب غالبا على فصول ثلثة اولها ما اخرجه
الشيخان او احدهما واكتفيت بهما وان اشترك فيه
الغير لعلو درجتهما في الرواية وثانيها ما اورده غيرهما
من الائمة المذكورين وثالثها ما اشتمل على معنى
الباب من ملحقات مناسبة مع محافظة على الشريطة وان
كان ماثورا عن السلف والخلف ثم انك ان فقدت حديثا
في باب فذلك عن تكرير اسقطه وان وجدت آخر
بعضه متروكا على اختصاره او مضموما اليه تمامه فعن
داعي اهتمام اتركه والحقه وان عثرت على اختلاف
في الفصلين من ذكر غير الشيخين في الاول وذكرهما
في الثاني فاعلم اني بعد تتبعي كتابي الجمع بين
الصحيحين للحميدي وجامع الاصول اعتمدت
على صحيحي الشيخين ومتنيهما وان رايت اختلافا
في نفس الحديث فذلك من تشعب طرق الاحاديث
ولعلي ما اطلعت على تلك الرواية التي سلكها الشيخ
رضي الله عنه وقليلا ما تجد اقول ما وجدت هذه
الرواية في كتب الاصول او وجدت خلافها فيها فاذا
وقفت عليه فانسب القصور الى لقلة الدراية لا الى
جناب الشيخ رفع الله قدره في الدارين حاشا لله
من ذلك رحم الله من اذا وقف على ذلك نبهنا

کو بلا تقدیم و تاخیر کے میں نے اسی جگہ میں رکھا جس طرح ائمہ متقدمین نے روایت
کیا۔ اور ثقات راوی یوں مثلاً ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری اور ابوالحسین مسلم
بن الحجاج قشیری، ابوعبداللہ مالک بن انس اصبحی، ابوعبداللہ محمد بن ادریس
الشافعی ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابوداؤد
سلیمان بن اشعث سجستانی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، ابوعبداللہ محمد بن یزید بن
ماجہ قزوینی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی، ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی، ابوبکر احمد
بن حسین بیہقی، اور ابوالحسین رزین بن معاویۃ العبدری اور ان کے علاوہ بہت
کم تعداد ایسے لوگوں کی ہے کہ جب ان کی طرف حدیثوں کا میں نے انتساب کر دیا تو گویا میں
نے اس کا سلسلہ سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا اس لئے کہ یہ لوگ اس سے فارغ
ہو چکے ہیں اور ہمیں اس سے بے نیاز کر دیا ہے۔ میں نے کتب اور ابواب اسی طرح رکھے
ہیں جس طرح صاحب مصابیح نے رکھے ہیں اور اس بارے میں میں نے ان کے نقشِ قدم
کی پیروی کی ہے اور میں نے ہر باب کو اکثر تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے پہلی فصل تو وہ ہے
جس کو شیخین (امام بخاری ومسلم) یا ان میں سے کسی ایک نے روایت کیا۔ اور اگر چہ ان کے علاوہ
دوسروں نے بھی روایت کیا ہو لیکن ان دونوں کے علو مرتبت کی بناء پر میں نے انھیں پر
اکتفا کیا۔ دوسری فصل میں وہ روایتیں ہیں جن کو ان دونوں ائمہ کے علاوہ
دوسروں نے روایت کیا ہو تیسری فصل میں وہ حدیثیں ہیں جو اس باب سے
مناسبت رکھتی ہوں لیکن شرائط کا پوری طرح لحاظ رکھا گیا ہے اگرچہ متقدمین
یا متاخرین سے منقول ہو اگر تم کوئی حدیث کسی باب میں نہ پاؤ تو سمجھو کہ
میں نے تکرار کے باعث حذف کر دیا ہے اور اگر کسی حدیث کا بعض حصہ
حذف کیا ہوا پاؤ یا کچھ زیادتی اور اضافہ پاؤ تو میں نے کسی خاص ضرورت
کی بنا پر یہ حذف یا اضافہ کیا ہے اگر تمہیں کوئی اختلاف نظر آئے کہ پہلی فصل
میں شیخین کے علاوہ کسی دوسرے کی حدیث بیان کی گئی ہو یا دوسری فصل میں شیخین
کی روایت ہو تو سمجھنا کہ حمیدی کی دونوں کتابیں جمع بین الصحیحین اور جامع
الاصول کی تلاش و جستجو کے بعد میں نے شیخین کی صحیحین پر اور دونوں کے متن
پر اعتماد کیا اور اگر نفسِ حدیث میں کوئی اختلاف نظر آئے تو یہ طرقِ حدیث کے
اختلاف کا نتیجہ ہے یا اس سبب سے کہ وہ روایت مجھے نہ ملی جو شیخ رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا اور بعض جگہوں میں تم میرا یہ قول پاؤ گے مَا وَجَدْتُ هٰذِهِ
الرِّوَايَةَ فِي كُتُبِ الْاُصُوْلِ (یعنی میں نے اس روایت کو کتب اصول میں نہیں
پایا) یا ان کتابوں کے خلاف نظر آئے تو میری کم مائیگی پر محمول کیا جائے نہ کہ معاذ اللہ

عليه وارشدنا طريق الصواب ولم آل جهدا في
التنقيد والتفتيش بقدر الوسع والطاقة ونقلت
ذلك الاختلاف كما وجدت وما اشار اليه
رضي الله عنه من غريب او ضعيف او غيرهما
بينت وجهه غالبا وما لا يشير اليه مما في الاصول
فقد قفيته في تركه الا في مواضع لغرض وربما تجد
مواضع مهملة وذلك حيث لم اطلع على راويه
فتركت البياض فان عثرت عليه فالحقه به احسن الله
جزاءك وسميت الكتاب بمشكوة المصابيح واسأل
الله التوفيق والاعانة والهداية والصيانة
وتيسير ما اقصده وان ينفعني في الحيوة وبعد
الممات وجميع المسلمين والمسلمات حسبي الله
ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العزيز
الحكيم۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ
هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ
يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب شیخ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف اس کو منسوب کیا جائے (اللہ ان کے مرتبہ
کو دونوں عالم میں بلند کرے) اللہ اس شخص پر اپنی رحمتیں نازل کرے جسے
ہماری کوتاہیاں نظر آئیں اور ہمیں خبردار کرکے راہِ صواب بتلائے۔ ہم نے
اپنی وسعت اور طاقت کے اعتبار سے تحقیق و تفتیش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہیں کیا ہے اور اس اختلاف کو بھی میں نے نقل کر دیا ہے جس طرح میں نے
پایا ہے۔ امام بغوی نے جس حدیث کے غریب و ضعیف وغیرہ ہونے کی
طرف اشارہ کیا ہے۔ میں نے اکثر اس کے اسباب بھی بیان کر دیئے ہیں اور
جن حدیثوں میں اصول کے موافق کوئی اشارہ نہیں ہے تو میں نے بھی ان
کی پیروی میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے مگر بعض جگہوں میں کسی خاص غرض
کے ماتحت میں نے بیان کر دیا ہے اور بعض جگہوں میں میں نے حدیث کا
ماخذ نہیں بیان کیا۔ اس لئے کہ اس کے راوی مجھے نہیں معلوم ہو سکے تو میں
نے حدیث کے آخر میں جگہ کو خالی چھوڑ دیا اگر تمہیں اس کا ماخذ معلوم ہو
تو اس میں اضافہ کر دو۔ اللہ تمہیں جزائے خیر دے۔ اور میں نے اس کتاب
کا نام "مشکوٰۃ المصابیح" رکھا۔

اللہ تعالےٰ سے توفیق اور اعانت چاہتا ہوں سہو سے بچائے اور
ہدایت کی درخواست کرتا ہوں اپنے منزلِ مقصود پر پہنچنے کی آسانیاں
چاہتا ہوں اور اس کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ حالتِ حیات میں اور بعد مرگ
بھی مجھ کو اور تمام مومنین کو فائدہ پہنچائے اللہ ہی میرے واسطے کافی ہے اور وہی
بہتر کارساز ہے گناہ سے بچنے اور عبادت کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی اعانت سے
حاصل ہوتی ہے جو زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے انسان کو وہی چیز حاصل ہوگی جس کی نیت کرے
جس نے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کی نیت کی تو اس کی ہجرت خدا و رسول ہی
کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا پانے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے
کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اسی طرف ہوگی جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہو۔
(بخاری و مسلم)

كِتَابُ الْإِيْمَانِ — ایمان کا بیان

فصل اوّل

حدیث جبرئیل

۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى .... رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَرَوَاهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْأَرْضِ فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ ثُمَّ قَرَأَ

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص حاضر ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے بال نہایت سیاہ اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زانو سے زانو ملا کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا۔ محمدؐ! اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس امر کا اعتراف کرے اور شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور (دیکھ) تو نماز کو ادا کرے زکوٰۃ دے رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے اگر تجھ کو زادِ راہ میسر ہو۔ اس شخص نے (سنکر) عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ شخص دریافت بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے پھر اس نے پوچھا ایمان کی حقیقت بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور رسولوں پر قیامت کے دن پر اور تقدیر کی بھلائی برائی پر ایمان رکھ۔ یہ سنکر اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر پوچھا احسان کے متعلق کچھ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت اس طرح یعنی یہ سمجھ کر کرے گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے (یعنی اس کے حضور میں حاضر ہے) اور ایسا نہ ہو (یعنی اتنا حضور قلب نہ ہو) تو اتنا ضروری ہے کہ گویا خدا تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے پوچھا قیامت سے آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا قیامت کے متعلق میرا علم تم سے زیادہ نہیں پھر دریافت کیا قیامت کی (کچھ) نشانیاں ہی بتلا دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک تو یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک یا آقا کو جنے گی (یعنی کثرت سے بچے پیدا ہوں گے جو اپنی ماؤں کے مالک و آقا بنیں گے) اور دوسری نشانی یہ کہ برہنہ پا برہنہ جسم مفلس و فقیر اور بکریاں چرانے والے لوگوں کو تو (عالی شان) مکانات و عمارات میں فخر و غرور کی زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھے گا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا اور میں تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا پھر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "عمر! تم اس سائل کو جانتے ہو؟" میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ شخص جبرئیلؑ تھے جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ (مسلم) اور حضرت ابوہریرہؓ سے جو حدیث منقول ہے اس میں چند الفاظ کا اختلاف ہے یعنی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تو برہنہ پا برہنہ جسم بہرے

اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اور لوگوں کو زمین کا بادشاہ دیکھے (اور یہ الفاظ بھی ہیں کہ) پانچ باتوں کا علم صرف خدا ہی کو ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ الخ یعنی قیامت کا حال خدا ہی کو معلوم ہے کہ کب ہوگی اور یہ بھی خدا ہی جانتا ہے کہ بارش کب ہوگی؟

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

۲/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اِس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

ایمان کی شاخیں

۳/۳ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُہَا قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاہَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں ان سب میں سب سے بہتر اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور سب سے کم درجہ کا ایمان کسی تکلیف و اذیت دینے والی چیز کا راستہ سے دور کرنا ہے اور (شرم و حیا) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (بخاری و مسلم)

مومن اور مسلم کا مفہوم

۴/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُہَاجِرُ مَنْ ہَجَرَ مَا نَہَی اللّٰہُ عَنْہُ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پورا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان محفوظ و مامون ہوں اور مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا ہو جن سے خدا نے منع فرمایا (یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے یہ الفاظ ہیں کہ) ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مسلمانوں میں سب سے اچھا کون شخص ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری و مسلم)

درجاتِ محبت

۵/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میں (یعنی حضورؐ) باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری و مسلم)

ایمان کی لذت

۶/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِہِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاہُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں اس کو ایمان کا مزا اور لطف حاصل ہوگا: (۱) وہ شخص جو خدا اور رسولؐ کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب رکھتا ہو۔ (۲) وہ شخص جو بندہ سے صرف خدا کی خوشنودی و رضامندی کے لئے محبت کرے۔ (۳) وہ شخص جس کو خدا نے کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی نورانیت عطا فرمائی ہو۔ اور وہ پھر کفر کی طرف واپس جانا ایسا ہی برا جانتا ہو، کہ اس امر کو برا سمجھتا ہے کہ اس کو آگ کے اندر

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ڈال دیا جائے۔ (بخاری ومسلم)

ایمان کا لطف

۷/۷ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عباسؓ بن عبد المطلب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے خدا کو اپنا ربّ، اسلام کو اپنا دین اور محمدؐ کو اپنا رسول مان لیا، اس نے ایمان کا مزا چکھ لیا۔ (مسلم)

اسلام ہی مدارِ نجات ہے

۸/۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ اس امت میں سے جو شخص بھی خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی میری (رسالت کی) خبر کو سنے اور خدا کا جو پیام میں لایا ہوں اس پر ایمان نہ لائے اور مر جائے، وہ یقیناً دوزخی ہے۔ (مسلم)

دوہرا اجر پانے والے

۹/۹ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَأُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخصوں کو دوہرا اجر یا دوگنا ثواب ملے گا۔ اہل کتاب کو جو (پہلے) اپنے نبی پر ایمان لایا (اور پھر) محمدؐ پر۔ اُس غلام کو جو کسی کی ملکیت میں ہو اور خدا کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کے حق کو بھی ادا کرتا ہو۔ اُس شخص کو جس کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اس سے مباشرت بھی کرتا ہو اور اس کو ادب بھی سکھاتا ہو پھر وہ اس کو اچھی طرح ادب سکھا کر اور اچھی تعلیم دے کر (یعنی علم دین سکھا کر) آزاد کرے اور اس سے نکاح کرلے اس کو بھی دو اجر ملیں گے۔ (بخاری ومسلم)

کفار سے جنگ کا حکم

۱۰/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ

حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک کہ وہ اس امر کا زبان سے اقرار نہ کرلیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور پھر وہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ پھر جب وہ ایسا کرنے لگیں تو وہ مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو بچالیں گے اور صرف اسلام کا حق اُن پر رہے گا اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم میں اس حدیث کے اندر الفاظ "إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ" یعنی ان پر اسلام کا حق رہے گا۔ کا ذکر نہیں ہے۔

مسلمان کون ہے؟

۱۱/۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہماری جیسی نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے اور ہمارے ذبح کیے ہوئے (جانور) کو کھائے وہ مسلمان ہے اور وہ خدا اور خدا کے رسول کے عہد وامان میں ہے

رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پس خدا نے جس کو اپنی امان میں لیا ہے تم اس کے عہد کو نہ توڑو (یعنی اس شخص کو نہ ستاؤ کہ اس سے خدا کا عہد ٹوٹ جائے گا۔ (بخاری)

جنت لے جانے والے اعمال

۱۲/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل (کام) بتلائیے کہ میں اس کو کروں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی عبادت کر، کسی کو اس کا شریک نہ بنا، فرض نماز کو ادا کر، فرض زکوٰۃ کو ادا کر اور ماہِ رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی نے یہ سنکر کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نہ تو اس پر کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس میں کچھ کم۔ جب یہ اعرابی چلا گیا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی جنتی آدمی کو دیکھنے کی (عزت و) مسرت حاصل کرنا چاہے وہ اس شخص (اعرابی) کو دیکھ لے۔ (بخاری ومسلم)

ایمانِ کامل

۱۳/۱۳ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سفیانؓ بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اسلام کے متعلق مجھ کو کوئی ایسی بات تبلا دیجئے کہ پھر آپ کے بعد میں اس کے متعلق کسی سے کچھ دریافت نہ کروں۔ اور ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ پھر آپ کے بعد کسی سے دریافت نہ کروں۔ آپؐ نے فرمایا زبان (اور دل) سے اس امر کا اقرار کر کہ میں خدا پر ایمان لایا اور پھر اس اعتراف پر قائم رہ۔ (مسلم)

فرائض اسلام

۱۴/۱۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ نجد کا ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے سر کے بال پریشان تھے اس کی آواز تو ہمارے کانوں میں آتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔ (جب) وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گیا تو ہم نے سنا کہ وہ (فرائض) اسلام کو دریافت کر رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات اور دن میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔ اس نے عرض کیا۔ ان کے سوا بھی مجھ پر کیا اور نمازیں فرض ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر نفل (نمازیں) پڑھنے کا تجھ کو اختیار ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ماہِ رمضان کے روزے (فرض) ہیں (اس نے کہا کچھ اور روزے بھی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر نفلی روزوں کا تجھ کو اختیار ہے طلحہؓ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہؐ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ اس نے پوچھا کیا

لَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(اس زکوٰۃ کے سوا بھی مجھ پر کچھ اور فرض ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر صدقہ نفل کا تجھ کو اختیار ہے طلحہ رضی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ (نجدی) یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ خدا کی قسم میں نہ تو اس پر کچھ زیادہ کرونگا اور نہ اس سے کچھ کم کروں گا۔ یہ سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس شخص نے یہ سچ کہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

اسلام میں مبلّغ کا مقام

۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

حضرت ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ قبیلۂ عبد القیس کی ایک جماعت آن حضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا یہ جماعت یا وفد کونسے قبیلہ کا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا ہم قبیلۂ ربیعہ سے ہیں آپ نے فرمایا تمہاری جماعت یا وفد کو مرحبا، نہ تو تم (کبھی) رسوا ہوا اور نہ پشیمان۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم ہمارے اور آپ کے درمیان چونکہ قبیلۂ مضر کے کفار حائل ہیں اس لئے ہم جلد جلد حاضر نہ ہو سکے۔ صرف اشہر حرام (ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب) میں حاضر ہونے کا موقع ملتا ہے اس لئے آپ ہم کو (حق و باطل میں) فیصلہ کن احکام و ہدایات سے متمتع فرمائیے۔ تاکہ ان لوگوں کو ہم ان سے آگاہ کر دیں جن کو ہم گھروں پر چھوڑ آئے ہیں اور ان پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ اس کے بعد ان لوگوں نے پینے کے برتنوں کے متعلق بھی ہدایات طلب کیں۔ آپ نے اس جماعت کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ان کو ایک خدا پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ تم جانتے ہو ایک خدا پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (خدا پر ایمان لانے کے معنی) اس امر کی شہادت دینا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم خدا کے رسول ہیں اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا اور مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصّہ دینا۔ پھر آپ نے ان کو چار قسم کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا (یعنی) لاکھ کئے ہوئے، مرتبان یا ٹھلیوں سے کدو کے تونبوں سے درختوں کی جڑوں کو کھوکھلا کرکے بنائے ہوئے برتنوں سے اور رال کئے ہوئے برتنوں سے اس کے بعد آپ نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور ان لوگوں کو آگاہ کر دو جو کہ تم پیچھے چھوڑ آئے ہو (یعنی گھروں پر) (بخاری و مسلم)

(اس حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں)

احکاماتِ اسلام

۱۶ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جماعتِ صحابہ رضی کو جو آپ کے گرد جمع تھی (مخاطب کرکے) فرمایا اس امر پر مجھ سے بیعت کرو یعنی میرے سامنے اس بات کا عہد کرو کہ، تم خدا کے

شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ساتھ کسی کو شریک نہ کروگے چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے اپنی اولاد کو قتل نہ کروگے کسی پر خود ساختہ بہتان نہ باندھوگے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کروگے پس جس شخص نے تم میں سے (اپنے) اس عہد کو پورا کیا، اس کا اجر خدا کے ذمہ ہے اور جس نے اس کے کچھ خلاف کیا اور دنیا میں اس کو اس کی سزا مل گئی تو یہ سزا اس کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کچھ باتوں کے خلاف عمل کیا اور خدا نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے وہ خواہ اس کو معاف کردے خواہ اس کو سزا دے عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ ہم سب لوگوں نے اس پر بیعت کی (بخاری ومسلم)

عورتوں کے لئے آپ کا فرمان

۱۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضہ کہتے ہیں کہ عید قربان یا عید فطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو تشریف لے چلے اور عورتوں کے ایک گروہ کے قریب سے گزرتے ہوئے آپ نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ اور خیرات کرو کیوں کہ مجھ کو یہ دکھایا گیا ہے کہ تم میں سے اکثر دوزخی ہیں۔ عورتوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس کا سبب؟ آپ نے فرمایا، تم لعن (طعن) بہت کرتی ہو خاوند کی ناشکری کرتی ہو اور تم میں سے کوئی بھی ایسی نہیں ہے جو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے ہوشیار مرد کو بیوقوف نہ بنا دیتی ہو اور اس کی عقل ضائع نہ کردیتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے دین اور عقل میں کیا نقصان (اور کمی) ہے؟ آپ نے فرمایا کیا ایک عورت کی گواہی مرد کے مقابلہ میں آدھی نہیں ہے[1]۔ عورتوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ تو ٹھیک ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تو تمہاری عقل کا نقصان ہے اور جب تم حیض کی حالت میں ہو، تو نہ نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ روزہ رکھ سکتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا یہ بھی درست ہے آپ نے فرمایا یہ تمہارے دین کا نقصان ہے۔ (بخاری ومسلم)

انسان کو سرکشی زیب نہیں دیتی

۱۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِيْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوند بزرگ و برتر نے فرمایا ہے کہ آدمؑ کا بیٹا مجھ کو جھٹلاتا ہے اور یہ اس کے شایان نہیں۔ اور مجھ کو برا کہتا ہے اور یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور وہ مجھ کو جھٹلاتا اور کہتا ہے کہ جس طرح خدا نے مجھ کو پیدا کیا ہے وہ مرنے کے بعد اسی طرح مجھ کو دوبارہ ہرگز زندہ نہ کرے گا حالانکہ اس کا پہلی

[1] شریعت میں دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر سمجھی جاتی ہے یعنی ہر معاملہ میں عورت کی گواہی آدھی گواہی ہوتی ہے۔ (مترجم)

مِنْ اِعَادَتِہٖ وَ اَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا وَّ اَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لِیْ وَلَدٌ وَّ سُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَۃً اَوْ وَلَدًا۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

بار پیدا کرنا مجھ کو دوبارہ پیدا کرنے کی نسبت زیادہ آسان ہے اور اس کا بُرا کہنا یہ ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ خدا نے اپنا بیٹا بنا یا ہے (جیسا کہ عیسائی حضرت عیسیٰ ؑ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں) حالانکہ میں یکتا (تنہا) اور بے پروا ہوں مجھ کو کسی نے جنا اور نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ کوئی میرا کفو (یعنی ہمسر مساوی اور برابری کے لائق) ہے۔ اور حضرت ابن عباس رض سے جو روایت منقول ہے اُس میں یہ الفاظ ہیں کہ انسان کا مجھ کو بُرا کہنا یہ ہے کہ وہ میری نسبت یہ کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہے حالانکہ میں بیوی یا بیٹا بنانے سے پاک ہوں۔ (بخاری)

زمانہ کو برا مت کہو

۱۹/۱۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِی ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ وَ اَنَا الدَّھْرُ بِیَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَ النَّھَارَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ آدم کا بیٹا (یعنی انسان) زمانہ کو بُرا کہہ کر مجھ کو تکلیف دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ میں ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالےٰ کا صبر و تحمل

۲۰/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَّسْمَعُہٗ مِنَ اللّٰہِ یَدْعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْھِمْ وَ یَرْزُقُھُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اذیت رساں باتوں کو سُن کر بہت صبر کرنے والا خدا کے سوا کوئی نہیں کہ لوگ خدا کے لئے بیٹا قرار دیتے ہیں (وہ سُنتا ہے، صبر کرتا ہے اور) پھر وہ ان کو عافیت سے رکھتا اور رزق دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

توحید کی اہمیت

۲۱/۲۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ اِلَّا مُؤْخِرَۃُ الرَّحْلِ فَقَالَ یَا مُعَاذُ ھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ - - - - - اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِہِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْھُمْ فَیَتَّکِلُوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت معاذ رض کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں گدھے کے اوپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا اور آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان صرف زین کی لکڑی تھی (اس حالت میں) آپ نے فرمایا معاذ رض تو جانتا ہے بندوں پر خدا کا اور خدا پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اس سے خوب واقف ہے۔ آپ نے فرمایا بندوں پر خدا کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص اس کی ذات میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے وہ اس کو عذاب نہ دے۔ حضرت معاذ رض کہتے ہیں یہ سنکر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس کی اطلاع کر دوں (کہ وہ سنکر خوش ہو جائیں) آپ نے فرمایا (نہیں) ایسا کرنے سے لوگ سُست ہو جائیں گے اسی پر بھروسہ کر لیں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے (حضرت معاذ رض نے گنہگار ہونے کے خیال سے مرنے کے وقت اِس حدیث کو بیان کر دیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

دوزخ سے رہائی

۲۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُہٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ یَامُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَامُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَامُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِہِ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا یَّتَّکِلُوْا فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاَثُّمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار تھے اور معاذ رضؓ آپ کے پیچھے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا "معاذ!" معاذ رضؓ نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسُول اللہؐ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا "معاذ!" معاذ رضؓ نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسُول اللہؐ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں (تین مرتبہ) آپ نے فرمایا جو شخص سچے دل سے اِس امر کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ اُس پر خداوند تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ معاذ رضؓ کہتے ہیں (یہ سنکر میں نے عرض کیا) یا رسُول اللہؐ! کیا میں اس سے لوگوں کو خبردار کر دوں؟ کہ وہ اِس بشارت کو سُنکر خوش ہوجائیں۔ آپ نے فرمایا (نہیں) یہ سُنکر وہ اسی پر بھروسہ کرلیں گے۔ مرنے کے وقت گنہگار ہونے کے خیال سے معاذؓ نے اِس حدیث کو بیان کر دیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

خاتمہ بالایمان جنت کی ضمانت ہے

۲۳ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ وَکَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ میں ایک (روز) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ (اُس وقت) سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے میں واپس چلا گیا۔ دوبارہ حاضر ہوا تو آپ جاگ رہے تھے آپ نے (مجھ کو دیکھکر) فرمایا جس شخص نے (سچے دل سے) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا (یعنی زندگی کے آخری لمحہ تک اس عقیدہ میں تبدیلی نہ ہوئی) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے یہ سُنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ خواہ وہ شخص زنا اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا خواہ وہ زنا کرے اور چوری کرے۔ میں نے پھر عرض کیا یا رسُول اللہؐ! اگرچہ وہ شخص زانی ہو اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ وہ زانی ہو اور چوری کرے۔ میں نے پھر (تیسری مرتبہ) عرض کیا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو۔ ابوذر رضؓ جب اِس حدیث کو بیان کرتے تھے تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جملہ بھی کہ "ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو" بیان کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)۔

نجات کا دار و مدار کس بات پر ہے۔

۲۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَ

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اِس امر کی گواہی دے (یعنی خلوص دل کے ساتھ زبان سے اقرار کرے) کہ خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسٰیؑ خدا کے بندے، خدا کے رسول

ابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خدا کی لونڈی کے بیٹے اور خدا کا کلمہ ہیں جن کو خدا نے مریمؑ کی جانب ڈالا اور خدا کی بھیجی ہوئی رُوح ہیں اور یہ کہ بہشت اور دوزخ حق ہیں۔ خدا اس شخص کو جنت میں داخل کریگا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔ (بخاری و مسلم)

قبول اسلام سے سابقہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۲۵/۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ سَنَذْكُرُهُمَا فِيْ بَابِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا (یا رسُول اللہؐ) آپ اپنا ہاتھ پھیلائیے کہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کر لوں (یعنی اسلام لے آؤں) رسُول اللہؐ نے اپنا سیدھا ہاتھ بڑھا دیا۔ عمروؓ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا عمرو کیا ہوا (یعنی اپنا ہاتھ کیوں کھینچ لیا) میں نے عرض کیا۔ میں کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہو کیا شرط کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرے (ان) گناہوں کو (جو اسلام سے پہلے میں نے کئے ہیں) بخش دیا جائے۔ آپ نے فرمایا عمرو! کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اسلام ان تمام باتوں (گناہوں) کو مٹا دیتا ہے جو اسلام لانے سے پہلے کی ہوں اور ہجرت ان تمام چیزوں کو دُور کر دیتی ہے جو اس سے پہلے کی ہوں۔ اور حج ان تمام معاصی کو مٹا دیتا ہے جو حج سے پہلے کے ہوں۔ (مسلم)

مصابیح میں اس موقعہ پر دو حدیثیں حضرت ابو ہریرہؓ کی اور درج ہیں ہم ان کو ریاء اور غرور کے باب میں آگے چل کر ذکر کریں گے۔

فصل دوم

ارکان دین

۲۶/۲۶ عَنْ مُعَاذٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذُرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهٗ۔

حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل (کام) بتلا دیں جو مجھ کو جنت میں لیجائے اور (دوزخ) کی آگ سے دُور رکھے۔ آپ نے فرمایا (معاذ) تو نے ایک بڑی بات پوچھی ہے لیکن یہ (امر اہم) اس شخص پر آسان ہے جس کو خدا اس کی توفیق دے اور اس پر اس کو آسان کر دے۔ تو صرف خدا کی عبادت کر کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے۔ رمضان کے روزے رکھ اور خانہ کعبہ کا حج کر۔ حضرت معاذ کہتے ہیں اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھ کو نیکی کے دروازے (طریقے) بھی بتلا دوں (سُن) روزہ ڈھال ہے (جو دوزخ کی آگ کے حملوں سے بچاتی ہے) اور صدقہ (خیرات) گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے (اور اسی طرح) رات میں انسان کا نماز پڑھنا (یعنی تہجد ادا کرنا گناہوں کو بجھا دیتا ہے) معاذؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارک

الصَّلٰوةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ
اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا
فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ
بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ
وَهَلْ يُكِبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَعْمَلُوْنَ تک پڑھی (جس میں تہجد پڑھنے والوں کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں) اور اس کے بعد فرمایا معاذ کیا میں تجھ کو (اس) امر کا سر، ستون اور کوہان کی بلندی بھی بتا دوں؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا (اس) امر (اہم) کا سر (یعنی اصل وبنیاد) اسلام ہے اور ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا (معاذ) کیا میں تجھ کو ان باتوں کی جڑ (اصل وبنیاد) نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا، تو اس کو قابو میں رکھ۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! کیا ہم (ان الفاظ) کے بھی جواب دہ ہوں گے جو اپنی زبان سے بولتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ معاذ! تجھ کو تیری ماں گم کرے لوگوں کو دوزخ کے اندر منہ یا ناک کے بل نہیں ڈالا جائے گا مگر ان کی بد زبانی کی وجہ سے۔
(مسند احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

ایمان کامل کیا ہے؟

۲۷/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ
اَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)
وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ
وَتَاْخِيْرٍ وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ ۔

حضرت ابی امامہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے محبت کی خدا کے واسطے اور بغض رکھا خدا ہی کے واسطے اور کسی کو (کچھ) دیا خدا کے واسطے اور منع کیا خدا کے واسطے (یعنی جو کام بھی کیا خدا کے لئے کیا) اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا (ابوداؤد) اور ترمذی میں (یہی حدیث) جو معاذ بن انس سے مروی ہے اس کے الفاظ میں کچھ تقدیم و تاخیر ہے اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ پس یقیناً اس نے کامل کیا اپنے ایمان کو۔

سب سے افضل عمل کیا ہے

۲۸/۲۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَ
الْبُغْضُ فِي اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوذر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کے لئے محبت کرنا اور خدا کی راہ میں بغض رکھنا بہترین اعمال میں سے ہے۔ (ابوداؤد)

سچا مومن کون ہے

۲۹/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ
مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ
عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
النَّسَائِيُّ) وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ بِرِوَايَةِ
فُضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ (و مامون) رہیں۔ اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کو مامون سمجھیں (ترمذی و نسائی) اور بیہقی نے اپنی کتاب "شعب الایمان" میں فضالہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں۔ اور مجاہد وہ ہے جس نے خدا کی عبادت میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مہاجر وہ ہے جس نے چھوٹے اور بڑے

اللّٰہِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ ۔ گناہوں کو ترک کر دیا۔

امانت اور ایفاء عہد کی اہمیت

۳۰/۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے کوئی خطبہ پڑھا ہو (کوئی تقریر کی ہو) اور اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ جو شخص امین و دیانت دار نہو اس کا ایمان کامل نہیں ہے اور جو شخص عہد کا پابند نہ ہو اس کا دین کامل نہیں ہے۔ (بیہقی)

فصل سوم

ابدی نجات کی ضمانت

۳۱/۳۱ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَيْهِ النَّارَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (زبان اور دل سے) اس امر کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے (یعنی اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے)۔ (مسلم)

توحید کی اہمیت

۳۲/۳۲ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرے اور وہ اس امر کا یقین رکھتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

جنت اور دوزخ کو واجب کرنے والی باتیں

۳۳/۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو باتیں ہیں جو جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں۔ ایک شخص نے پوچھا کونسی چیزیں جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جو شخص شرک کی حالت میں مرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

عقیدۂ توحید پر قائم رہنے والوں کے لئے جنت کی بشارت

۳۴/۳۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ہماری جماعت میں حضرات ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان میں سے اٹھے اور باہر تشریف لے گئے اور جب واپس آنے میں دیر کی تو ہم ڈرے کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو کوئی ایذا نہ پہنچائے (یہ خیال آتے

خَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهِ هَلْ
أَجِدُ لَهُ بَابًا فَلَمْ أَجِدْ فَإِذَا رَبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ
حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيعُ الْجَدْوَلُ
قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ
اللهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا
فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا فَخَشِينَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُونَنَا
فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَأَتَيْتُ هٰذَا
الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاءِ
النَّاسُ وَرَائِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي
نَعْلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ
لَقِيَكَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ
أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرَ فَقَالَ مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ .....
فَقُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ
عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاسْتِي فَقَالَ ارْجِعْ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِي
عُمَرُ وَإِذَا هُوَ عَلَى أَثَرِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ
لَقِيتُ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهِ
فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِي
فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا
رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ
بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ

ہی ہم گھبرا گئے اور سب سے پہلا شخص میں تھا جو گھبرا کر اٹھا) پھر ہم سب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ میں آپ کو ڈھونڈتا ہوا قبیلہ بنی نجار
انصار کے باغ کے پاس پہنچا۔ میں باغ کے چاروں طرف دروازہ کی تلاش
میں پھرا لیکن کوئی دروازہ نہ ملا اچانک میری نظر ایک نالی پر پڑی جو باہر
کے کنویں سے باغ کے اندر گئی تھی۔ میں سمٹا اور نالی کے ذریعہ باغ کے اندر
داخل ہو گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف رکھتے تھے آپ نے مجھ کو
(دیکھ کر) فرمایا۔ ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ۔ آپ نے فرمایا تیرا
کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے پھر آپ
اُٹھے اور چلے گئے اور واپس آنے میں دیر فرمائی۔ ہم کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں
ہماری عدم موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے (یہ خیال کر کے
ہم گھبرا گئے اور سب سے پہلا شخص میں تھا جو گھبرا کر اٹھا اور اس باغ میں آیا'
میں لومڑی کی طرح سمٹا اور باغ میں داخل ہو گیا اور وہ لوگ میرے پیچھے
آرہے ہیں۔ آپ نے (یہ سنکر) مجھ کو اپنی دونوں جوتیاں عنایت فرمائیں
اور پھر فرمایا۔ میری ان جوتیوں کو لے جاؤ اور جو شخص اس باغ
کے باہر ملے اور وہ اس امر کی (زبان و دل سے) شہادت دے کہ
خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو
اس کو جنت کی بشارت دے دو (واپسی میں باغ کے باہر) سب سے
پہلے مجھ کو حضرت عمرؓ ملے اور مجھ سے پوچھا اے ابوہریرہؓ یہ جوتیاں کیسی ہیں
میں نے کہا یہ جوتیاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور ان کو میرے
حوالے کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ کو ملے
اور وہ اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل
سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو تو میں اس کو جنت کی بشارت دیدوں (یہ سنکر)
عمرؓ نے میری چھاتی پر (ہاتھ) مار کر میں سرینوں کے بل گر پڑا اور پھر
کہا۔ ابوہریرہ واپس چلے جاؤ۔ میں واپس چلا آیا اور رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر زار و قطار رونے لگا۔ حضرت عمرؓ بھی میرے
پیچھے ہی تھے (مجھ کو روتا دیکھ کر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
ابوہریرہؓ (کیا ہوا) تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا (راستہ میں) مجھ کو
حضرت عمرؓ ملے میں نے (ان کو) اس خبر سے آگاہ کیا جس پر آپ نے
مجھ کو مامور فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے (میرے الفاظ سن کر) میرے سینے
پر (ہاتھ) مار کر میں پشت کے بل گرا اور پھر مجھ سے کہا کہ واپس چلے جاؤ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا۔ عمرؓ تم نے ایسا کیوں کیا

فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلِّهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپ نے ابوہریرہؓ کو جوتیاں دے کر یہ پیام بھیجا تھا کہ جو شخص راستہ میں ملے، اور اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو، تو اس کو جنت کی بشارت دیدے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا (یا رسول اللہؐ) ایسا نہ کیجئے مجھ کو اندیشہ ہے کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے (اور سست ہو جائیں گے) آپ ان کو عمل کرنے دیجئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا ان کو عمل کرنے کے لئے چھوڑ دو۔ (مسلم)

جنت کی کنجی

۳۵/۳۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا کہ اس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بہشت کی کنجی ہے۔ (احمد)

کلمۂ توحید نجات کا ذریعہ

۳۶/۳۶ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثُمَّ أَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰى أَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ أَمْرٌ فَقُلْتُ أَجَلْ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَّسْأَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ سَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر آپ کے اصحابؓ میں سے کچھ لوگ نہایت غمگین تھے اور بعض کے دلوں میں (طرح طرح کے) وسوسے پیدا ہو رہے تھے اور میں بھی ان ہی لوگوں میں تھا (اسی حال میں) بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمرؓ میرے پاس سے گزرے اور سلام کیا لیکن (محویت میں) مجھ کو خبر نہ ہوئی حضرت عمرؓ نے (میری اس بے رخی کی) حضرت ابوبکرؓ سے شکایت کی اور پھر دونوں میرے پاس آئے اور دونوں نے مجھ کو سلام کیا اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے کہا عثمان کیا بات ہے تم نے اپنے بھائی عمرؓ کے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے کہا میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ عمرؓ نے کہا ہاں خدا کی قسم تم نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا خدا کی قسم نہ تو مجھ کو تمہارا ادھر سے جانا یاد ہے اور نہ تمہارے سلام کرنے کا خیال ہے ابوبکرؓ نے فرمایا (عمرؓ) عثمانؓ نے سچ کہا۔ (عثمانؓ) تم کو کسی شغل نے جواب سلام سے باز رکھا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ابوبکرؓ نے پوچھا تم کس خیال میں تھے؟ میں نے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو وفات دی اس سے پہلے کہ ہم آپ سے اس امر سے (یعنی خطرات و وساوس سے) نجات کا کوئی راستہ دریافت کرتے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیا ہے (یہ سنکر) میں کھڑا ہو گیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ اس امر کو پوچھنے کے ہر طرح مستحق تھے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اس امر سے نجات کا کیا ذریعہ ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے اس کلمہ کو قبول کرلے جس کو میں نے اپنے چچا (ابوطالب) کے سامنے پیش کیا تھا اور انھوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا تو وہی کلمہ اس کے لئے نجات کا ذریعہ ہے۔ (احمد)

پوری دنیا میں کلمۂ توحید پہنچنے کی پیشگوئی

۳۷/۳۷ وَعَنِ الْمِقْدَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت مقداد رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ زمین[1] پر کوئی کچّا گھر یا خیموں کا گھر ایسا باقی نہ رہے گا جس میں اسلام کا کلمہ داخل نہ ہو۔ اللہ اس کلمہ کو (ہر گھر میں) عزیز کو عزت دے کر اور ذلیل کو ذلت دے کر داخل کرے گا یعنی اللہ تعالیٰ جن کو عزیز قرار دے گا وہ اس کلمہ کے اہل ہو جائیں گے اور جن کو ذلت دیگا وہ اس کلمہ کے ماتحت رہیں گے۔ میں نے (یہ سُنکر) کہا پھر تو سارا دین خدا ہی کے واسطے ہوگا۔ (احمد)

جنت کی کنجی

۳۸/۳۸ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيْلَ لَهٗ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)

حضرت وہب بن منبہؓ سے کہا گیا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ جنت کی کنجی نہیں ہے (یعنی جنت میں جانے کے لئے کیا صرف یہی اعتراف کافی نہیں ہے) انھوں نے کہا ہاں، لیکن کوئی کنجی ایسی نہیں ہوتی جس میں دندانے نہ ہوں۔ پس اگر تم دندانے دار کنجی لے کر آؤ گے تو جنت کا دروازہ تمہارے لئے کھولا جائیگا اور دندانے دار کنجی نہ لائے تو دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔ (بخاری)

نیکی کا اجر

۳۹/۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے اسلام لانے کو اچھا بنائیگا (یعنی اسلام کے کاموں کو صدق اور خلوص سے ادا کریگا) اس کی ہر ایک نیکی کا اجر دس گنا لکھا جائیگا۔ یہاں تک کہ اُس کی ایک نیکی سات سو نیکیوں کے برابر ہوگی اور ہر ایک بدی کا اسی مثل لکھی جائیگی یعنی ایک ہی بدی سمجھی جائے گی۔ یہانتک کہ وہ خدا کے پاس چلا جائے (بخاری ومسلم)

ایمان کی علامت

۴۰/۴۰ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابی امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تیری نیکی تجھ کو بھلی معلوم ہو اور تیری بدی تجھ کو بُری محسوس ہو، تب تو مومن ہے (پھر اس نے) پوچھا یا رسول اللہ گناہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا جب کوئی چیز تیرے دل میں تردّد پیدا کرے اور مشتبہ معلوم ہو تو اس کو چھوڑ دے۔ (احمد)

ایمان واسلام کی باتیں

۴۱/۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَّعَبْدٌ قُلْتُ

حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ کے ساتھ (آغازِ اسلام میں) اس امر (دین) میں کون تھا؟ آپ نے فرمایا۔ ایک آزاد[2] اور ایک غلام[3]۔ پھر میں نے

---

[1] زمین سے مراد جزیرۃ العرب اور اس کے گرد و نواح کا علاقہ ہے۔ ۱۲ [2] حضرت ابوبکر صدیق رضؓ [3] حضرت زید بن حارثہ رضؓ۔ ۱۲

مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِیْبُ الْکَلَامِ وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَ السَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا کَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَاَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَ اُهْرِیْقَ دَمُهٗ قَالَ قُلْتُ اَیُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

پوچھا اسلام (کی نشانی) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا پاکیزہ کلام اور (لوگوں کو) کھانا کھلانا۔ اس کے بعد میں نے پوچھا ایمان کی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا صبر اور سخاوت۔ پھر میں نے پوچھا سب سے بہتر اسلام کس کا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس شخص کا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ پھر میں نے پوچھا نماز میں سب سے بہتر کونسی چیز ہے؟ فرمایا دیر تک قیام کرنا۔ پھر میں نے پوچھا سب سے بہتر ہجرت کونسی ہے؟ فرمایا ان کاموں کو چھوڑ دینا جن سے تیرا رب ناخوش ہو یا جو تیرے رب کو پسند نہ ہوں۔ اس کے بعد میں نے پوچھا جہاد کرنے والوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جس کا گھوڑا لڑائی میں مارا جائے اور خود بھی شہادت پائے۔ پھر میں نے پوچھا ساعتوں میں کونسی ساعت بہتر ہے (یعنی دن اور رات میں سب سے بہتر کونسا وقت ہے؟) فرمایا آدھی رات کا آخری حصہ۔

ایمان اور اسلام پر مرنے والا جنتی ہے

۴۲/۴۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَّقِیَ اللّٰهَ لَا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا وَّ یُصَلِّی الْخَمْسَ وَیَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ یَعْمَلُوْا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص (دنیا سے رخصت ہو کر) خدا سے جا ملا اور اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک (اس نے) خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، پانچوں وقت کی نماز پڑھی ہو اور رمضان کے روزے رکھے ہوں اس کو بخش دیا جائیگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میں یہ خوش خبری لوگوں تک پہنچا دوں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں، ان کو عمل کرنے دو۔ (احمد)

۴۳/۴۳ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَکْرَهَ لَهُمْ مَا تَکْرَهُ لِنَفْسِكَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی بہترین خصلتوں کا سوال کیا آپؐ نے (جواب میں) فرمایا تو (صرف) خدا کے واسطے محبت کر اور خدا ہی کے لئے تو دشمنی اور بغض رکھ اور خدا ہی کی یاد میں زبان کو گویا رکھ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اور کیا؟ آپؐ نے فرمایا اور یہ کر تو جس چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھتا ہے دوسروں کے لئے بھی اس کو بہتر سمجھ اور جس کو اپنے لئے برا خیال کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی برا خیال کر۔ (احمد)

بَابُ الْکَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ　بڑے گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان

فصل اوّل

سب سے بڑا گناہ

۴۴/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہؐ کونسا گناہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا ہے آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ جس خدا نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے پھر (اس شخص نے پوچھا) اس کے بعد کونسا بڑا

خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ (الْاٰيَةَ) (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس خیال سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی (یعنی تجھ کو اسے کھلانا پڑے گا) پھر اس نے پوچھا اور اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے (اس کے بعد آپ نے فرمایا) اور اللہ تعالیٰ نے (اس مسئلہ کے متعلق یہ) ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ خدا کے سوا کسی دوسرے کو معبود قرار نہیں دیتے اور اس جاندار کو مار جسے خدا نے حرام ٹھہرایا ہے قتل نہیں کرتے مگر کسی حق کی بنا پر (مثلاً قصاص یا کسی شرعی حد کی بنا پر) اور زنا نہیں کرتے (تا آخر آیت)۔ (بخاری و مسلم)

والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم

۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں: کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی۔ کسی کو (بلا وجہ شرعی) مار ڈالنا۔ اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری) اور حضرت انس رضی کی روایت میں جھوٹی قسم کے بجائے جھوٹی گواہی دینا پایا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو

۴۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو! لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کونسی باتیں ہیں؟ فرمایا کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا۔ جادو کرنا۔ اس جان کو جس کو مار ڈالنا خدا نے حرام قرار دیا ہے، مار ڈالنا مگر شرعی حق کے طور پر مار ڈالنا جائز ہے۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ لڑائی کے روز پشت دکھانا (یعنی میدانِ جنگ یا جہاد سے بھاگ جانا) پاک دامن مومنہ اور بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ (بخاری و مسلم)

وہ بدترین گناہ جن کے ارتکاب کے وقت ایمان باقی نہیں رہتا

۴۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا... اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زانی زنا کے وقت پورا مومن نہیں رہتا اور چوری کرنے والا چوری کے وقت پورا مومن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پینے کے وقت مومن کامل نہیں رہتا اور رہزن یا لوٹ مار کرنے والا جب کہ اس کو لوٹتے ہوئے لوگ دیکھ رہے ہوں پورا مومن نہیں رہتا اور تم میں سے جو شخص خیانت کرتا ہے وہ خیانت کے وقت مومنِ کامل نہیں رہتا۔ پس تم لوگ ان تمام باتوں سے بچو۔ (بخاری و مسلم)

اور ابن عباس رضی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں اور قاتل جس وقت کہ کسی کو قتل کرتا ہے مومن نہیں رہتا۔ عکرمہ رضی راوی کا بیان ہے کہ یہ روایت

لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا قَالَ فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَّلَا يَكُوْنُ لَهُ نُوْرُ الْإِيْمَانِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ

سنکرین نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ ایمان کس طرح (لوگوں کے دلوں سے) نکال لیا جاتا ہے۔ ابن عباسؓ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر اور کھینچ کر بتایا اور فرمایا اس طرح ایمان کھینچ لیا جاتا ہے اس کے بعد ابن عباسؓ نے فرمایا اور جب آدمی ان تمام گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اسی طرح ایمان دلوں میں واپس چلا جاتا ہے اور ابو عبداللہ (یعنی امام بخاریؒ) کہتے ہیں کہ قاتل (اور اسی طرح دوسرے گناہوں کا مرتکب) پورا مومن نہیں ہوتا اور نور ایمان اس میں نہیں رہتا۔ (یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔)

منافق کی علامتیں

۴۸/۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَّإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں اور مسلم کی روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ لفظ ہیں کہ اگرچہ وہ شخص روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو (اور اس میں ان علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جائے تب بھی وہ منافق ہی ہے) اس کے بعد بخاری اور مسلم دونوں کے متفقہ الفاظ یہ ہیں: بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلافِ وعدہ کرے، کوئی امانت اس کے پاس رکھی جائے، تو اس میں خیانت کرے۔

منافق بنانے والی چار باتیں

۴۹/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں چار باتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی۔ جب تک کہ وہ ان باتوں کو یا ان میں سے جو بات اس میں پائی جائے اس کو ترک نہ کرے (اور وہ چار باتیں یہ ہیں) امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ عہد کرے تو اس کو توڑ دے اور کسی سے لڑے تو گالیاں بکے (بخاری ومسلم)

منافق کی مثال

۵۰/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ إِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّإِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی مانند ہے جو نر کی خواہش مند ہو اور اس خواہش کو پوری کرنے کے لئے کبھی اس ریوڑ کی طرف دوڑتی ہو اور کبھی اس ریوڑ کی جانب۔ (مسلم)

فصل دوم

۵۱/۸ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِّصَاحِبِهٖ اذْهَبْ بِنَا إِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے یہودی دوست سے کہا آؤ اس نبی کے پاس چلیں۔ اس دوست نے کہا اس کو نبی نہ کہو، وہ اگر تمہارے ان الفاظ کو سن لے گا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی وہ بہت خوش ہوگا) پس وہ دونوں یہودی آپ کی

وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودَ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ. قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالَا إِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے (وہ) نو کھلی ہوئی نشانیاں پوچھیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے) آپ نے فرمایا: کسی کو خدا کا شریک قرار نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ ناحق کسی کو قتل نہ کرو۔ کسی بے گناہ کو کسی الزام میں ماخوذ کرکے حاکم کے پاس نہ لیجاؤ کہ وہ اس کو قتل کی سزا دیدے۔ جادو نہ کرو۔ سود نہ کھاؤ کسی پاک دامن پر تہمت نہ لگاؤ۔ اور کفار سے جہاد کے دن نہ بھاگو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: "اور اے یہود! تمہارے لئے یہ خاص حکم ہے کہ تم ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو (یعنی ہفتہ کے روز شکار وغیرہ نہ کھیلو)۔" راوی کا بیان ہے کہ آنحضرت کے مذکورہ بالا الفاظ سنکر دونوں یہودیوں نے آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چوم لیا اور عرض کیا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی (برحق) ہیں آپ نے فرمایا۔ تم میری اطاعت کیوں نہیں قبول کر لیتے؟ انھوں نے عرض کیا (ہمارے نبی) داؤد علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے رہے اس لئے ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم ان کی اطاعت قبول کرلیں گے تو یہود ہم کو مار ڈالیں گے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

وہ تین باتیں جو ایمان کی جڑ ہیں

۵۲/۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ایمان کی بنیاد ہیں: جس شخص نے اپنی زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے تو اس کو تو کسی گناہ کے سبب کافر قرار نہ دے اور نہ اسلام سے خارج ٹھہرا خداوند تعالیٰ نے جب سے مجھ کو مامور کرکے بھیجا ہے (اس وقت سے) جہاد ہمیشہ جاری رہنے والا ہے یہانتک کہ اس امت کا آخری (شخص یا گروہ) دجال کو قتل کردے نہ تو کوئی ظلم کرنیوالا ظالم اس کو ترک کرے اور نہ انصاف کرنیوالا منصف۔ اور تقدیروں پر کامل ایمان رکھنا۔ (ابوداؤد)

ارتکاب زنا کے وقت ایمان باہر آجاتا ہے

۵۳/۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان (اس کے جسم سے) نکل کر سر پر سایہ کی طرح قائم رہتا ہے اور جب وہ اس عمل بد سے فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان واپس چلا آتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت معاذ کو دس باتوں کی وصیت

۵۴/۱۱ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ

حضرت معاذ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دس باتوں کی وصیت فرمائی ہے۔ آپ نے ارشاد کیا کہ: کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تجھ کو مار ڈالا جائے اور جلا دیا جائے۔ ماں باپ کی نافرمانی

اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَّاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَّاَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

نہ کر اگرچہ وہ تجھ کو یہ حکم دیں کہ تو اپنے اہل (بیوی) کو اور مال و دولت کو چھوڑ دے۔ قصداً فرض نماز کو ترک نہ کر کیونکہ جس شخص نے فرض نماز کو جان کر ترک کر دیا خدا اس سے بری الذمہ ہے۔ شراب نہ پی کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ گناہوں سے خود کو بچا کیونکہ گناہ کے ساتھ (ہی) خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ جہاد میں خود کو بھاگنے سے بچا اگرچہ لوگ لڑائی میں مر رہے ہوں۔ اور جب لوگوں میں بیماری پھیلے اور تو ان لوگوں میں موجود ہو تو موت کے خوف سے نہ بھاگ اور وہیں ٹھہرا رہ۔ اور اپنے کنبے پر مقدور بھر خرچ کر۔ اور اپنے اہل و عیال کو ادب سکھا اگرچہ اس کے لئے مارنے کی بھی ضرورت پڑے۔ اور خوف دلا ان کو خدا سے یعنی بری باتوں سے ان کو بچا۔ (احمد)

اب کفر ہے یا ایمان

۵۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ اَوِ الْاِيْمَانُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ نفاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک تھا اور اب تو کفر ہے اور یا ایمان۔ (بخاری)

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ وسوسہ کا بیان

فصل اوّل

وسوسوں کی معافی

۵۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے دل میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان کو معاف فرما دیا ہے جب تک کہ (انسان) ان وسوسوں کے مطابق عمل نہ کرے یا زبان سے کچھ نہ کہے۔ (بخاری و مسلم)

وسوسہ کو برا سمجھنا ایمان کی علامت ہے

۵۷ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْهُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ (یا رسول اللہ) ہمارے دلوں میں (بعض وقت) ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان کو زبان پر لانے کا روادار نہیں؟ آپ نے فرمایا کیا واقعی تم زبان سے ان کو ادا کرنے کو برا جانتے ہو؟ عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ عین ایمان ہے (یعنی یہ ایمان کی علامت ہے)۔ (مسلم)

شیطان وسوسے پیدا کرے تو اللہ کی پناہ مانگو

۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الشَّيْطٰنُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ

حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے (کسی) کے پاس شیطان آکر یہ کہتا ہے کہ (مثلاً یہ آسمان) کس نے

كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پیدا کیا اور یہ (زمین) کس نے پیدا کی؟ یہاں تک کہ وہ یہ کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب (تیرے دل میں) اس قسم کے وسوسے پیدا ہوں تو خدا سے پناہ مانگ اور اس خیال کو دل سے دور کر دے۔ (بخاری و مسلم)

۵۹/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ سوالات کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ (جب آپس میں) یہ کہا جائیگا کہ (ساری) مخلوقات کو خدا نے پیدا کیا ہے تو (کہیں گے کہ) خدا کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جس شخص کے دل میں اس قسم کا وسوسہ پیدا ہو تو وہ فوراً یہ کہے کہ خدا تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا (اور ان وسوسوں سے توبہ کی) (بخاری و مسلم)

ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان اور ایک فرشتہ مقرر کیا گیا ہے

۶۰/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی ہمنشین یا مصاحب جنّ اور ملائکہ میں سے مقرر نہ کیا گیا ہو۔ صحابہؓ نے یہ سُنکر پوچھا اور یا رسول اللہ آپکے لئے؟ فرمایا ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ نے اس پر مجھ کو (اپنی مدد سے) غلبہ بخشا ہے میں اس سے محفوظ رہتا ہوں اور وہ مجھ کو (ہمیشہ) بھلائی کی ہدایت کرتا ہے۔ (مسلم)

شیطان انسان کی رگوں میں دوڑتا پھرتا ہے

۶۱/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح جاری و ساری ہے جس طرح خون جاری و ساری ہے۔ (بخاری و مسلم)

ولادت کے وقت بچہ کا رونا شیطانی عمل کا نتیجہ ہوتا ہے

۶۲/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطٰنُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطٰنِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم کا کوئی بیٹا (ایسا) پیدا نہیں کیا گیا جس کو پیدا کئے جانے کے وقت شیطان نے نہ چھوا ہو۔ پس جس وقت شیطان اس کو چھوتا ہے وہ (تکلیف سے) چیختا ہے مگر مریمؑ اور ان کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔ (بخاری و مسلم)

۶۳/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدائش کے وقت بچہ کا چیخنا اور چلانا شیطان کے کچوکے دینے سے (یعنی اس کی کوکھ میں انگلی مارنے) کے سبب سے ہے۔ (بخاری و مسلم)

میاں بیوی کے درمیان شیطان کا پسندیدہ کام

۶۴/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَأَتِهٖ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اَرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اپنا تخت پانی (یعنی سمندر) پر رکھتا ہے (اور اس پر بیٹھ کر) اپنی فوجوں کو حکم دیتا ہے کہ آدمیوں میں جا کر ان کو گمراہ کریں اور فتنہ میں ڈالیں شیطان کی اس جماعت میں اَدنیٰ سا شیطان وہ ہے جو انتہا درجہ کا فتنہ پرداز ہو، ان میں سے ایک شیطان اپنے سردار کے پاس آکر کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا کیا، سردار کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ایک شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے انسان کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفرقہ نہ ڈال دیا“ آں حضرتؐ نے اس کے بعد فرمایا کہ (شیطان اعظم) یہ سنکر اس کو اپنے قریب جگہ دیتا ہے اور کہتا ہے تو نے بہت اچھا کام کیا۔ اعمشؒ راوی کہتے ہیں کہ میرا یہ خیال ہے کہ حضرت جابرؓ نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ یہ (سن کر) شیطان اس کو گلے سے لگا لیتا ہے۔ (مسلم)

جزیرۃ العرب میں توحید کی مضبوط بنیاد سے شیطان مایوسی کا شکار

۶۵/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان اس امر سے مایوس ہو گیا ہے کہ مصلّی (مومن) جزیرۂ عرب میں اس کی عبادت کریں (یعنی بت پرستی میں مبتلا رہیں) اور اسی وجہ سے وہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا کرتا رہتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

شیطانی وسوسہ سے محفوظ رہنے پر اللہ کا شکر ادا کرو

۶۶/۱۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے دل میں ایسی باتیں (وسوسے) پیدا ہوتی ہیں کہ میں ان کو زبان سے ادا کرنے کے بجائے یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ (جل کر) کوئلہ ہو جاؤں آپ نے فرمایا۔ اس بزرگ و برتر خدا کا شکر ہے جس نے اس کی بات کو وسوسہ کی طرف منتقل کر دیا۔ (ابوداؤد)

اپنے اندر نیکی کی تحریک پر اللہ کا شکر ادا کرو اور شیطان کی وسوسہ اندازی کے وقت اللہ کی پناہ چاہو

۶۷/۱۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطٰنِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطٰنِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ قَرَأَ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ابن آدم پر تصرف رکھتا ہے اور فرشتہ بھی انسان پر تصرف رکھتا ہے۔ شیطان کا تصرف تو یہ ہے کہ وہ انسان کو برائی کا وعدہ دیتا اور حق کے جھٹلانے پر آمادہ کرتا ہے اور فرشتہ کا تصرف یہ ہے کہ وہ بھلائی کا وعدہ دیتا اور حق کی تصدیق کرتا ہے پس جس کے دل میں بھلائی کا خیال پیدا ہو اس کو خدا کی جانب سے سمجھنا چاہئے اور اس پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے اور جس کے دل میں برائی کا وسوسہ پیدا ہو تو اس کو شیطان رجیم کی طرف سے سمجھ کر خدا کی پناہ طلب کرنی چاہئے۔ اس کے بعد رسول اللہ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) ۔ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ شیطان تم کو افلاس و فقر کا وعدہ دیتا ہے اور بری باتوں کا حکم دیتا ہے (ترمذی) ترمذی نے اس حدیث کو غریب لکھا ہے۔

وسوسے پیدا ہوں تو شیطان کو دھتکار دو اور اللہ تعالٰے کی پناہ چاہو

۶۸/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا اَللهُ اَحَدٌ اَللهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (ایک روز یہ) کہا جائیگا۔ یہ تمام مخلوق خدا نے پیدا کی ہے۔ پس خدا کو کس نے پیدا کیا ہے۔ پس جب لوگ ایسا کہیں تو یہ کہو کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ کسی نے اس کو جنا اور نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے پھر یہ کہ کر تین بار بائیں جانب کو دھتکار دے اور شیطانِ رجیم کے فریب سے خدا کی پناہ طلب کرے۔ (ابوداؤد)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

ہم عمرو بن الاحوص کی حدیث انشاء اللہ تعالٰے باب خطبۃ یوم النحر میں ذکر کریں گے۔

فصل سوم — شیطانی وسوسوں سے چوکنا رہو

۶۹/۱۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے پوچھا پاچھی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالٰے نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے پس بزرگی اور عزت والے خدا کو کس نے پیدا کیا ہے۔ (بخاری)

وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

اور مسلم میں یہ ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی نے کہ خداوند تعالٰے ارشاد فرماتا ہے کہ تیری امت ہمیشہ یہ کہتی رہے گی کہ یہ کیا ہے، یہاں تک کہ (ایک روز) لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالٰے نے اس تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے، پس اللہ عزّ وجل کو کس نے پیدا کیا ہے؟

نماز کے دوران شیطان کی دخل اندازی

۷۰/۱۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلٰوتِيْ وَبَيْنَ قِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُّقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللهُ عَنِّيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضی بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور جب میں قرأت کرتا ہوں تو مجھ کو شبہ میں ڈال دیتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شیطان ہے جس کو "خنزب" کہا جاتا ہے پس جب تو اپنے دل میں اس کے وسوسہ سے کوئی چیز محسوس کرے تو خدا سے پناہ طلب کر اور تین بار بائیں جانب تھتکار دے۔ عثمان رضی کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے اس قسم کے وسوسہ کو دور کر دیا۔ (مسلم)

وہم اور وسوسہ کو نظر انداز کرکے اپنی نماز جاری رکھو

۷۱/۱۲ وَعَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَهِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ فَیَکْثُرُ ذٰلِکَ عَلَیَّ فَقَالَ لَهٗ اِمْضِ فِیْ صَلٰوتِکَ فَاِنَّهٗ لَنْ یَّذْهَبَ ذٰلِکَ عَنْکَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ۔ (رَوَاهُ مَالِکٌ)

قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ مجھ کو اپنی نماز میں وہم پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بات مجھ پر گراں ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا تو اپنی نماز برابر پڑھے جا اور یہ وہم تجھ سے کبھی دور نہیں ہو گا جبتک تو یہ کہتا ہوا نماز سے فارغ نہ ہو جائے کہ میں نے اپنی نماز پوری نہیں کی۔ (مالک)

بَابُ الْاِیْمَانِ الْقَدَرِ　تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان

فصل اول

۷۲/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَکَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے مخلوقات کی تقدیروں کو لکھا ہے۔ جب کہ اس کا عرش (تخت) پانی پر تھا۔ (مسلم)

۷۳/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز تقدیر پر موقوف ہے یہاں تک کہ نادانی اور دانائی (بھی)۔ (مسلم)

۷۴/۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَکَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَکَ مَلٰٓئِکَتَهٗ وَاَسْکَنَکَ فِیْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِیْئَتِکَ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِی اصْطَفٰکَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِکَلَامِهٖ وَاَعْطَاکَ الْاَلْوَاحَ فِیْهَا تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ وَقَرَّبَکَ نَجِیًّا فَبِکَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ کَتَبَ التَّوْرٰةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰی بِاَرْبَعِیْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِیْهَا وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰٓی اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمؑ اور موسیٰ نے (عالم ارواح میں) اپنے رب کے سامنے جھگڑا چھیڑا اور آدمؑ نے موسیٰؑ پر غلبہ حاصل کر لیا۔ موسیٰؑ نے کہا تم وہی آدم ہو جن کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا اپنی روح تمہارے اندر پھونکی تھی ملائکہ سے تم کو سجدہ کرایا تھا اور جنت میں تم کو رکھا پھر تم نے اپنے گناہوں کی بدولت لوگوں کو زمین پر اتار دیا۔ آدمؑ نے کہا اور تم وہی موسیٰ ہو جن کو خدا نے اپنی رسالت کا منصب دیکر برگزیدہ کیا تھا اپنے کلام سے نوازا تھا اور تم کو وہ تختیاں دیں، جن میں ہر چیز کا بیان تھا۔ پھر تم کو خدا نے سرگوشی کی عزت بخشی تھی۔ پس تم نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہوا پایا تھا موسیٰؑ نے کہا تورات تمہارے پیدا ہونے سے چالیس سال پہلے لکھی گئی تھی۔ آدمؑ نے پوچھا کیا تم نے تورات میں یہ الفاظ بھی دیکھے تھے وعصیٰ آدم الخ (یعنی آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بہک گیا) موسیٰؑ نے کہا ہاں (یہ الفاظ تورات میں موجود تھے) آدمؑ نے کہا پھر تم مجھ کو ایسی بات پر کیوں ملامت کرتے ہو جس کے کرنے پر میں خدا کے لکھنے سے مجبور تھا اور خدا نے میرے پیدا کرنے سے چالیس برس پہلے اس کو لکھ دیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح آدمؑ نے موسیٰؑ پر غلبہ حاصل کر لیا۔ (مسلم)

٤ - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو سچے ہیں اور سچے کئے گئے ہیں ہم سے یہ بیان کیا کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کی صورت یہ ہے کہ چالیس دن نطفے کو پیٹ کے اندر رکھا جاتا ہے (پھر یہ نطفہ) جمے ہوئے خون کی شکل میں تبدیل ہو کر چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر چالیس دن گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے اس کے بعد خداوند تعالےٰ اس مضغہ کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو (اس کی لوحِ تقدیر پر) اس کے اعمال، موت کا وقت، ذریعۂ رزق اور اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا لکھتا ہے۔ پھر اس مضغہ میں رُوح پھونکی جاتی ہے پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تم میں سے ایک شخص جنتیوں کے سے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتۂ تقدیر اس پر غالب آتا ہے اور وہ دوزخیوں کے سے کام کرنے لگتا ہے حتّٰی کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتۂ تقدیر اس پر غلبہ حاصل کرتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

٥ - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ (درحقیقت) جنتی ہوتا ہے اور (اسی طرح) وہ جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور (درحقیقت) وہ دوزخی ہوتا ہے۔ پس اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

٦ - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْٓءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ اَوَغَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ پر بلایا گیا۔ میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! خوشخبری ہے اس بچہ کے لئے یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے جس نے نہ تو کوئی بُرا کام کیا اور نہ بُرائی (کی حد تک وہ پہنچا) یہ سُن کر) آپ نے فرمایا۔ عائشہ کیا تمہارا خیال یہی ہے (یعنی تمہارا یہ خیال درست نہیں ہے) اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے جنت اور دوزخ کے لئے لوگوں کی ایک جماعت پیدا کی ہے جب کہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔ (مسلم)

٧ - وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ

حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا ٹھکانا لکھا نہ گیا ہو۔ یعنی یا تو اس کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا یا جنت میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر ہم اپنے نوشتۂ تقدیر ہی پر بھروسہ نہ کرلیں اور اعمال کو چھوڑ دیں؟ آپ نے فرمایا عمل کرو اس لئے کہ جو

مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى - الْاٰيَة (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شخص جس چیز کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ چیز اس کے لئے آسان کی گئی ہے یعنی جو شخص نیک بخت ہے اس کے لئے نیک بختی کے کام آسان کر دیئے جاتے ہیں اور جو بدبخت ہے اس کے لئے بدبختی کے کام سہل کر دیئے جاتے ہیں، اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى الخ یعنی جس شخص نے بخشش کی، پرہیزگاری اختیار کی اور عمل خیر کو اچھا سمجھا، الخ (بخاری و مسلم)

۷۹/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کی تقدیر میں زنا کا جتنا حصہ لکھ دیا ہے وہ ضرور اس سے عمل میں آئے گا۔ پس آنکھ کا زنا تو یہ ہے کہ کسی نامحرم کی طرف دیکھے اور زبان کا زنا نامحرم عورتوں سے باتیں کرنا ہے (یعنی شہوت انگیز باتیں کرنا) اور نفس (یعنی جان) آرزو اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ (اس آرزو اور خواہش کو) سچا کرتی ہے یا جھوٹا بناتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ.

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان پر اس کے زنا کا حصہ (تقدیر میں) لکھا گیا ہے جس کو وہ ضرور عمل میں لائیگا۔ دونوں آنکھوں کا زنا (نامحرم) عورت کو (بُری نظر سے) دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا (نامحرم عورت کی شہوت انگیز باتوں کا) سننا ہے اور زبان کا زنا اس سے (شہوت انگیز) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (عورت کو بُرے ارادے سے) چھونا (اور مساس کرنا) ہے اور پاؤں کا زنا (بدکاری کے لئے) اس کا جانا ہے اور دل خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

۸۰/۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) مزینہ کے دو آدمیوں نے (آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر) عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم کو اس امر سے آگاہ فرمائیے کہ جو کچھ لوگ آجکل کر رہے ہیں اور (اس کے حصول میں) محنت برداشت کرتے ہیں کیا یہ وہ چیز ہے جو ان کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے اور ان کی تقدیر میں سے گزر چکی ہے (یعنی جو کچھ لوگ کرتے ہیں یا کر چکے ہیں وہ سب مقدر میں پہلے لکھا ہوا ہے) یا یہ وہ چیز ہے جو آئندہ ہونے والی ہے اور جس کو ان کا نبی لایا ہے (یعنی یا یہ وہ چیز ہے جو ازل میں مقدر نہیں ہوئی۔ بلکہ اب نبی لایا ہے) اور دلیل سے ان پر یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں (یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے) بلکہ وہی چیز ہے جو مقدر ہو چکی ہے اور ان پر گزر چکی ہے اور اس کی تصدیق کتاب اللہ کی اس آیت سے ہوتی ہے "وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا" یعنی قسم ہے نفس (جان) اور اس ذات کی جس نے نفس کو برابر اور یکساں پیدا کیا۔ پھر اس کے دل میں برائی اور بھلائی ڈالی۔ (مسلم)

۸۱/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِيْ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں جوان آدمی ہوں اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ

الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَاَنَّهٗ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْاِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہیں میں زنا میں مبتلا نہ ہو جاؤں اور نہ میرے پاس کچھ مال ہو کہ جس سے کسی عورت کو نکاح میں لے آؤں۔ گویا ابوہریرہؓ نے اپنا عذر بیان کرکے اس امر کی اجازت طلب کی تھی کہ اپنے خصیوں کو نکلوا کر نامرد بن جائیں۔ ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ میرے اس عذر کو سنکر خاموش ہو رہے اور کوئی جواب نہیں دیا میں نے دوبارہ پھر یہی عرض کیا اب کی مرتبہ بھی آپ خاموش رہے۔ تیسری بار پھر میں نے یہی عرض کیا لیکن آپ خاموش ہی رہے جب چوتھی دفعہ میں نے اپنے الفاظ کو دہرایا تو آپ نے فرمایا جو کچھ تجھ کو پیش آنیوالا ہے قلم (اس کو لکھ کر) خشک ہو چکا اب خواہ تو نامرد بن یا نہ بن۔ (بخاری)

۸۲/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام انسانوں کے دل خدا وند تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ اپنی انگلیوں سے جس طرح چاہتا ہے قلوب کو گردش میں لاتا ہے اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: "اے دلوں کو پھیرنے والے خدا! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت و بندگی کی طرف پھیر دے (یعنی ہم کو اطاعت و بندگی کی طرف توفیق مرحمت فرما) (مسلم)

۸۳/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے (یعنی اس میں دین حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے پس اس کے ماں باپ یا تو اس کو یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی اور مجوسی جس طرح ایک چارپایہ جانور کامل چارپایہ بچہ دیتا ہے کیا تم اس میں کوئی نقصان پاتے ہو اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی "خدا کی فطرت یہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں یا مخلوقات میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور یہی دین درست اور حق ہے۔ (بخاری و مسلم)

۸۴/۱۳ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ ہمارے درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور پانچ باتوں کا ذکر کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اللہ سوتا نہیں اور اس کا سونا مناسب (بھی) نہیں (وہ) ترازو (رزق) کو جھکاتا (بھی) ہے اور بلند (بھی کرتا ہے) اس کے پاس لے جاتے جاتے ہیں رات کے عمل دن کے کام (شروع ہونے) سے پہلے اور دن کے عمل رات کے کام (شروع ہونے) سے پہلے اسکا حجاب (پردہ) نور ہے اگر وہ اپنے حجاب کو اٹھادے تو اس کی ذات کا نور جہاں تک اس کی مخلوقات کی نگاہ پہنچے سب کو جلادے (مسلم)

۸۵/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا يَغِيْضُهَا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا ہاتھ (لانہایت خزانہ سے) بھرا ہوا ہے خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں ہوتی،

نفقة سحّاء الليل والنهار أرأيتم ما أنفق منذ خلق السماء والأرض فإنه لم يغض ما في يده وكان عرشه على الماء وبيده الميزان يخفض ويرفع۔ (متفق عليه)

وفي رواية لمسلم يمين الله ملأى قال ابن نمير ملآن سحّاء لا يغيضها شيء الليل والنهار۔

رات اور دن وہ برابر خرچ کرتا اور دیتا رہتا ہے تم نے دیکھا جب سے اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اس نے کس قدر خرچ کیا ہے لیکن اس کے خزانہ میں کمی نہیں ہوئی اور اس کا تخت پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں (رزق کی) ترازو ہے وہی اس کو اونچا اور نیچا (کم و بیش) کرتا ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خدا کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے اور ابن نمیر راوی نے جو مسلم کے استاد ہیں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ خدا کا ہاتھ (خزانہ) بھرا ہوا ہے وہ ہمیشہ دینے اور خرچ کرنے والا ہے۔ اس میں رات دن خرچ کرنے سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔

۸۶/۱۵ وعنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذراري المشركين قال الله أعلم بما كانوا عاملين۔ (متفق عليه)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو ان کے ساتھ ہونے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۸۷/۱۶ عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أول ما خلق الله القلم فقال له اكتب قال ما أكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن إلى الأبد۔ (رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب إسنادا)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ قلم ہے (اس کو پیدا کر کے خدا نے) اس کو کہا لکھو۔ قلم نے عرض کیا کیا لکھوں (خدا نے) فرمایا تقدیر کو لکھ۔ چنانچہ قلم نے لکھا جو کچھ (آنحضرتؐ کے عہد تک) ہو چکا تھا اور جو آیندہ ہونے والا ہے۔ (ترمذی)

۸۸/۱۷ وعن مسلم بن يسار قال سئل عمر بن الخطاب عن هذه الآية وإذ أخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم الآية قال عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنها فقال إن الله خلق آدم ثم مسح ظهره بيمينه ... فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل أهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره بيده فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل أهل النار يعملون فقال رجل ففيم العمل يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله إذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل أهل الجنة حتى يموت على عمل من أعمال أهل الجنة فيدخله به الجنة وإذا خلق العبد للنار استعمله بعمل أهل النار حتى يموت على عمل من أهل النار

مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب (لوگوں کو) پوچھتے ہوئے سنا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ خداوند تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا پھر ان کی پشت پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا پھر اس میں سے (یعنی پشت آدمؑ سے) اولاد نکالی اور فرمایا کہ میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا یہ جنتیوں کے کام کریں گے پھر (دوبارہ) آدمؑ کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس سے اور اولاد نکالی۔ پھر فرمایا پیدا کیا میں نے ان کو دوزخ کے لئے (یہ لوگ) دوزخیوں کے کام کریں گے۔ آپ کا یہ ارشاد سُنکر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ پھر عمل کرنے سے کیا فائدہ؟ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ جب جنت کے لئے اپنے کسی بندہ کو پیدا کرتا ہے تو اس سے جنتیوں ہی کے کام کراتا ہے یہاں تک کہ وہ مرنے کے وقت تک جنتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور خدا اس کے ان اعمال کے سبب اس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے (اسی طرح) جب کسی بندہ کو دوزخ کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے دوزخیوں کے کام کراتا ہے، یہاں تک کہ مرنے کے وقت تک وہ دوزخیوں کے کام

فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

کرتا رہتا ہے اور خدا اس کے کاموں کے سبب اس کو دوزخ میں داخل کر دیتا ہے۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

٨٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ کے ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ دونوں کتابیں کیسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسُول اللہ ہم کو معلوم نہیں، آپ فرمائیں تو معلوم ہو۔ آپ نے سیدھے ہاتھ کی کتاب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ کتاب پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے اس میں جنتیوں کے نام ان کے باپوں کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں اور ان کے آخر میں ان کی جمع بندی (یعنی میزان) کی گئی ہے اب اس میں کچھ بڑھایا جا سکتا ہے اور نہ گھٹایا جا سکتا ہے اس کے بعد اپنے اُلٹے ہاتھ کی کتاب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ کتاب (بھی) پروردگار عالم کی طرف سے ہے اس میں دوزخیوں کے نام ان کے باپوں اور قوموں کے نام درج ہیں اور آخر میں جمع بندی کی گئی ہے۔ اب اس میں کچھ زیادہ کیا جا سکتا ہے اور نہ کم۔ صحابہ رضؓ نے یہ سُن کر عرض کیا، یا رسُول اللہ! جب سب کچھ لکھ دیا گیا ہے تو عمل سے کیا فائدہ؟ آپ نے فرمایا کہ اعمال کو درست کرو اور راہِ حق کو مضبوط پکڑ لو اور خدا کی قربت کو تلاش کرو اس لئے جنتی کے آخری (حصۂ عمر) عہد کے کام جنتیوں کے سے ہوں گے اگرچہ وہ (ساری عمر) کیسے ہی (اچھے بُرے) کام کرتا رہا ہو۔ اس کے بعد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو حرکت دی اور کتابوں کو رکھ دیا اور فرمایا تمہارا رب بندوں کے کام سے فارغ ہو چکا (یعنی حکم لگا چکا کہ) ایک جماعت جنت میں جائے گی اور ایک گروہ دوزخ میں۔ (ترمذی)

٩٠ وَعَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهِ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابوخزامہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، حضورؐ یہ تو بتلایئے کہ جو منتر ہم پڑھوا تے ہیں اور جو دوا دارُو کرتے ہیں اور اپنے بچاؤ کی جو تدبیریں (مثلاً جنگ میں ڈھال زرہ وغیرہ کا استعمال) ہم کرتے ہیں کیا یہ (چیزیں) خدا کی تقدیر کو بدل دیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ چیزیں بھی تقدیر ہی میں شامل ہیں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

٩١ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ تقدیر کے مسئلہ پر بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے (اور ہماری گفتگو کو سُن کر) غصہ سے آپ کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ اتنا سُرخ گویا انار کے دانوں

حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ۔

کا پانی آپ کے رخساروں میں نچوڑ دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم کو یہی حکم دیا گیا ہے کیا میں تمہارے درمیان اسی لئے بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے جو قومیں گزری ہیں جب انھوں نے اس مسئلہ پر مناقشہ کیا تو ان کو ہلاک کر دیا گیا میں تم کو قسم دیتا ہوں اور مکرر قسم دیتا ہوں کہ تم (آئندہ) اس مسئلہ میں جھگڑا نہ کرنا (اور کوئی بحث و گفتگو نہ کرنا)۔ (ترمذی)

اور ابن ماجہ نے اس قسم کی حدیث عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے جس کو انھوں نے اپنے باپ اور دادا سے نقل کیا ہے۔

۹۲/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی (خاک) سے پیدا کیا، جس کو تمام زمین میں سے لیا گیا تھا پس پیدا ہوئی اولاد آدمؑ کی موافق زمین کے (یعنی جس قسم کی مٹی تھی اسی قسم کی) بعض ان میں سُرخ بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض (ان رنگوں کے) درمیان اور بعض ان میں سے نرم مزاج اور بعض سخت مزاج اور بعض ان میں سے ناپاک اور بعض پاک۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

۹۳/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اس پر اپنا نور ڈالا۔ پس جس پر اس نور کی روشنی پڑی اس کو راہ ہدایت نصیب ہوئی اور جس کو وہ روشنی نہ پہنچی وہ گمراہ ہوا۔ اسی بنا پر میں یہ کہتا ہوں کہ (سب کچھ لکھنے کے بعد) قلم خدا کے علم پر خشک ہو گیا۔ (احمد۔ ترمذی)

۹۴/۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے دلوں کو پھیرنے والے خدا میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا۔ اے خدا کے نبیؐ! ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ (احکام) آپؐ لے کر آئے ان پر بھی ہمارا ایمان ہے کیا ایسی حالت میں بھی آپ ہمارے معاملہ میں خوف زدہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں (بندوں کے) قلوب خدا کی دو انگلیوں کی گرفت میں ہیں وہ جس طرح اس کا جی چاہتا ہے ان کو حرکت میں لاتا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۹۵/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِّبَطْنٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دل پَر کی مانند ہے جو کھلے میدان میں پڑا ہو اور جس کو ہوائیں الٹ پلٹ کر رہی ہوں۔ (احمد)

۹۶/۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت علی رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان چار باتوں کا یقین نہ رکھے: اس امر کی شہادت دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں خدا کا رسول ہوں مجھ کو خدا نے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ موت کو حق جاننے۔ مرنے کے بعد جی اٹھنے (دوبارہ زندہ ہونے) کو سچ ماننے۔ اور تقدیر پر ایمان رکھے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۹۷/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت میں دو ایسے فرقے ہیں جن کو اسلام میں سے کچھ نصیب نہ ہوگا (ایک تو) مرجئہ (اور دوسرا) قدریہ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

۹۸/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ فِي الْقَدَرِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میری امت میں خسف (زمین میں دھنسنا) اور مسخ (صورت بدل جانا) دونوں عمل ہوں گے اور اس میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے (ابوداؤد) اور ترمذی نے بھی اسی قسم کی روایت بیان کی ہے۔

۹۹/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں پس اگر وہ بیمار ہوں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور مر جائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۱۰۰/۲۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عمر رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے (کسی معاملے میں) محاکمہ چاہو۔
(ابوداؤد)

۱۰۱/۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ قسم کے آدمی ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں اور خدا نے بھی ان پر لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے (ایک تو) وہ شخص جو خدا کی کتاب میں زیادتی کرے (دوسرا) خدا کی تقدیر کو جھٹلانے والا اور (تیسرا) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا جو اس شخص کو ذلیل کرے جس کو خدا نے عزت دی ہے اور اس شخص کو عزت دے جس کو خدا نے ذلیل کیا ہے اور (چوتھا) خدا کے حرم کو حلال بنانے والا اور (پانچواں) میری اولاد میں اس چیز کو جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے حلال جاننے والا۔ اور (چھٹا) جس نے میری سنت کو ترک کر دیا ہو (بیہقی۔ رزین)

۱۰۲/۳۱ وَعَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مطر بن عکامس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند تعالیٰ کسی شخص کی موت کو کسی زمین میں مقدر کر دیتا ہے تو اس زمین کی طرف اس کی حاجت کو بھی پیدا کر دیتا ہے (تاکہ وہ وہاں جانے پر مجبور ہو اور وہاں جا کر موت کا شکار ہو)۔ (احمد۔ ترمذی)

۱۰۳/۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے

ذَرَارِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِھِمْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ قُلْتُ فَذَرَارِیُّ الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِھِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ مومنوں کی اولاد کا کیا حکم ہے فرمایا وہ اپنے باپوں کے تابع ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عمل کے بغیر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو بچے کرنے والے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا مشرکوں کے بچے؟ آپ نے فرمایا وہ (بھی) اپنے باپوں کے تابع ہیں میں نے عرض کیا کسی عمل کے بغیر؟ آپ نے فرمایا خدا خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۰۴/۳۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَائِدَۃُ وَالْمَوْءٗدَۃُ فِی النَّارِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعود رضہ سے روایت ہے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ بچے کو گاڑنے والی عورت اور وہ جس کو گاڑا گیا دونوں دوزخ میں ہیں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۱۰۵/۳۴ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِہٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ اَجَلِہٖ وَعَمَلِہٖ وَمَضْجَعِہٖ وَاَثَرِہٖ وَرِزْقِہٖ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوالدرداء رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالے نے اپنے ہر ایک بندہ کے متعلق پانچ باتوں سے فراغت (حاصل) کرلی ہے (یعنی ان پانچ باتوں کو اس کی تقدیر میں لکھ چکا ہے) اس کی موت[1] (یعنی عمر)۔ اس کا (نیک و بد) عمل[2]۔ اس کے رہنے کی جگہ[3]۔ اس کی واپسی کی جگہ[4]۔ اور اُس کا رزق۔ (احمد)

۱۰۶/۳۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَکَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ فِیْہِ لَمْ یُسْئَلْ عَنْہُ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص مسئلہ تقدیر پر کچھ بحث و گفتگو کرے گا اس سے قیامت کے دن اس کی بازپرس ہوگی اور جو شخص (اس معاملہ میں) خاموش رہیگا اس سے کچھ دریافت نہیں کیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

۱۰۷/۳۶ وَعَنِ ابْنِ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ اَتَیْتُ اُبَیَّ ابْنَ کَعْبٍ فَقُلْتُ لَہٗ قَدْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ شَیْءٌ مِّنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِیْ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّذْھِبَہٗ مِنْ قَلْبِیْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ اَھْلَ سَمٰوٰتِہٖ وَاَھْلَ اَرْضِہٖ عَذَّبَھُمْ وَھُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَّھُمْ وَلَوْ رَحِمَھُمْ کَانَتْ رَحْمَتُہٗ خَیْرًا لَّھُمْ مِّنْ اَعْمَالِھِمْ فَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا قَبِلَہُ اللّٰہُ مِنْکَ حَتّٰی تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِّیُخْطِئَکَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَکَ لَمْ یَکُنْ لِّیُصِیْبَکَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ ھٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُ حُذَیْفَۃَ بْنَ الْیَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ

ابن دیلمی رضہ کہتے ہیں کہ میں حضرت اُبَی بن کعب رضہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ تقدیر کے متعلق میرے دل میں کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں تم کوئی حدیث بیان کرو، شاید میرے شبہات دور ہو جائیں۔ انھوں نے کہا کہ اگر خداوند تعالےٰ آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب میں مبتلا کرے تو وہ ان پر (کسی طرح کا) ظلم کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ ان پر رحم کرے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر و برتر ہوگی۔ اگر تو اُحد کے برابر بھی خدا کی راہ میں سونا خرچ کرے تو تیرا یہ عملِ خیر اس وقت تک خدا کے ہاں قبول نہ ہوگا جب تک کہ تو تقدیر پر کامل اعتقاد و ایمان نہ رکھے اور تو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ جو کچھ تجھ کو پہنچا ہے وہ چُوکنے اور خطا کرنے والا نہ تھا (یعنی تجھ کو ضرور اس سے دوچار ہونا تھا) اور جو چیز کہ تجھ کو نہ پہنچنے والی تھی وہ ہرگز ہرگز تجھ کو نہ پہنچتی (یعنی جو کچھ تجھ کو حاصل ہوا وہ تیری سعی کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ مقدر میں اسی طرح تھا اور جو چیز تجھ کو نہیں

ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ملی وہ تیری سعی سے کبھی نہ ملتی) اگر تو اس اعتقاد کے خلاف اعتقاد رکھے گا تو تو دوزخ میں جائے گا۔ ابن دیلمی کہتے ہیں کہ حضرت اُبی بن کعبؓ کا یہ بیان سُن کر میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس پہنچا۔ انھوں نے بھی یہی بیان کیا۔ پھر حذیفہ بن الیمانؓ کے پاس گیا انھوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ پھر میں زید بن ثابتؓ کے پاس گیا تو انھوں نے اِسی قسم کی حدیث کو رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۰۸/۳۷ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُقْرِءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِءْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ کے پاس آکر کہا کہ فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ اس شخص نے دین میں (کوئی) نئی بات نکالی ہے اگر واقعی اُس نے ایسا کیا ہے تو میری طرف سے تو اس کے سلام کا جواب نہ پہنچا۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میری امت میں سے یا یہ فرمایا کہ اس امت میں سے .... خسف و مسخ یا قذف ان لوگوں کو ہوگا جو تقدیر کے منکر ہوں گے (خَسْف: زمین میں دھنس جانا۔ مَسْخ: صورت بدل جانا اور قَذْف: سنگ باری)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد ابن ماجہ) اور ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے)

۱۰۹/۳۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلَتْ خَدِيْجَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَاَى الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهَا قَالَ لَوْ رَاَيْتِ مَكَانَهُمَا لَاَبْغَضْتِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَلَدِيْ مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہؓ (زوجۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم) نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں پوچھا جو ایام جاہلیت میں مر گئے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دونوں دوزخ میں ہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ نے دیکھا کہ یہ سُن کر جناب اُمّ المومنین خدیجہؓ کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہو گیا ہے اور وہ رنجیدہ سی ہیں تو آپؐ نے فرمایا اگر تم ان کے ٹھکانے اور ان کے حال دیکھو تو تم کو ان سے نفرت ہو جائے۔ یہ سُنکر حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا یا رسُول اللہؐ اور میری وہ اولاد جو آپؐ سے ہوئی ہے (یعنی قاسمؓ اور عبد اللہؓ) آپؐ نے فرمایا وہ جنت میں ہیں۔ اس کے بعد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین اور ان کی اولاد جنت میں ہے اور مشرکین اور ان کی اولاد دوزخ میں ہے اس کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ان کی اطاعت کی ہم ان کو انھیں کے ساتھ رکھیں گے۔ (احمد)

۱۱۰/۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيْصًا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے جب حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا بس ان کی پشت سے وہ تمام جانیں نکل پڑیں جن کو آدمؑ کی اولاد میں خداوند بزرگ و برتر قیامت تک پیدا کرنے والا تھا۔ پھر خدا نے ان میں سے ہر ایک جان کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی

مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَىْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاۤءِ قَالَ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ اَىْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ دَاؤُدُ فَقَالَ اَىْ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِىْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضٰى عُمُرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ جَاۤءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِىْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاؤُدَ فَجَحَدَ ذُرِّيَّتُهٗ، وَنَسِىَ اٰدَمُ فَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ اٰدَمُ وَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

چمک رکھی اور پھر ان سب کو آدمؑ کے سامنے لا کھڑا کیا۔ آدمؑ نے پوچھا اے ربِ بزرگ و برتر یہ کون ہیں؟ خدا تعالیٰ نے فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے آدمؑ ان لوگوں میں سے ایک کی آنکھوں کے درمیان غیر معمولی نور پاکر حیران رہ گئے اور خدا سے پوچھا اے رب! یہ کون ہے؟ خدا نے کہا یہ داؤدؑ ہے۔ آدمؑ نے پوچھا اے خدا تو نے اس کی کتنی عمر مقرر کی ہے؟ خدا نے فرمایا ساٹھ برس۔ آدمؑ نے کہا اے میرے رب! اس کی عمر میں میری عمر سے چالیس سال زیادہ کر دے راوی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جب آدمؑ کی عمر میں چالیس سال باقی رہ گئے تو موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا آدمؑ نے اس سے کہا کیا ابھی میری عمر میں چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ موت کے فرشتہ نے کہا کیا تم نے اپنی عمر کے چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیدیئے تھے۔ پس آدمؑ نے اس سے انکار کیا اور ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے اور بھول گئے آدمؑ (اپنے عہد کو) اور کھالیا انھوں نے (ممنوعہ) درخت کے پھل کو اور بھولتی ہے ان کی اولاد بھی اور خطا کی تھی آدمؑ نے اور خطا کرتی ہے ان کی اولاد بھی۔ (ترمذی)

١١١/٤١ وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاۤءِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِيْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاۤءَ كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاۤءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِىْ فِىْ يَمِيْنِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِىْ وَقَالَ لِلَّذِىْ فِىْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِىْ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت خداوند تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو ان کے داہنے مونڈھے پر ہاتھ مارا اور اُس سے سفید اولاد نکالی گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں پھر بائیں مونڈھے پر ضرب لگائی اور اس سے سیاہ اولاد نکالی گویا کہ وہ کوئلہ ہیں اور اس کے بعد خدا نے فرمایا کہ دائیں طرف کی اولاد جنت میں جائے گی اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے اور بائیں طرف کی اولاد دوزخ میں جائے گی۔ اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے۔ (احمد)

١١٢/٤١ وَعَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَ يَبْكِىْ فَقَالُوْا لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ اَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقَانِىْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَّاُخْرٰى بِالْيَدِ الْاُخْرٰى وَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَلَا اُبَالِىْ وَلَا اَدْرِىْ فِىْ اَىِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ابو نضرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس جن کا نام ابو عبداللہؓ تھا، ان کے دوست عیادت کی غرض سے گئے تو وہ رو رہے تھے ان کے دوستوں نے کہا تم کیوں روتے ہو کیا تم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تو اپنی لبوں کو کترا یا مونڈا اور اس پر قائم رہ یہانتک کہ تو مجھ سے (جنت میں) ملاقات کرے؟ ابو عبداللہ نے کہا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے داہنے ہاتھ کی مٹھی بھری اور دوسری مٹھی بائیں ہاتھ کی اور فرمایا یہ (یعنی داہنی مٹھی) اس کے یعنی جنت کے لئے ہے اور یہ (یعنی بائیں مٹھی) اس کے (یعنی دوزخ کے) لئے ہے اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے۔ اس کے بعد ابو عبداللہ نے کہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں ان دونوں مٹھیوں میں سے کس کے اندر ہوں؟ (احمد)

١١٣/٤٢ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

حضرت ابن عباس رضؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا

سَلَّمَ قَالَ اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِيْ عَرَفَةَ فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قِبَلًا قَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

آپ نے میدان عرفہ کے قریب مقام نعمان میں خداوند تعالیٰ نے آدم کی اس اولاد سے جو ان کی پشت سے نکلی تھی عہد لیا چنانچہ آدمؑ کی پشت سے ان کی ساری اولاد کو نکالا اور اس کو آدمؑ کے سامنے چیونٹیوں کی طرح پھیلا دیا پھر اس سے خدا نے یہ گفتگو کی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ آدم کی اولاد نے کہا بے شک تو ہمارا رب ہے۔ پھر خدا نے فرمایا یہ شہادت میں نے تم سے اس لئے لی ہے کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم اس سے غافل یا ناواقف تھے یا تم کہنے لگو کہ ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے شرک کیا تھا اور ہم ان کی اولاد تھے ہم نے ان کی اطاعت کی تھی تو کیا تو باطل پرستوں کے اعمال کے سبب ہم کو ہلاک کرتا ہے۔ (احمد)

۱۱۴/۴۲ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْٓ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ قَالُوْا شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَآ اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَرَاَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ وَرَاَى الْاَنْبِيَاءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ اَنَّهٗ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت اُبی بن کعبؓ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ ۔ کہ خدا نے (اولادِ آدم کو جمع کیا اور ان کو طرح طرح کا قرار دیا (یعنی کسی کو مال دار اور کسی کو غریب) پھر ان کو شکل و صورت عطا کی اور پھر گویائی بخشی اور انھوں نے باتیں کیں پھر ان سے عہد و پیمان لیا اور پھر ان کو اپنے آپ پر گواہ قرار دے کر پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں (تو ہمارا رب ہے) خداوند تعالیٰ نے پھر ان سے فرمایا کہ میں ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو تمہارے سامنے گواہ بناتا ہوں اور تمہارے باپ آدمؑ کو بھی شاہد قرار دیتا ہوں اس لئے کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہنے لگو کہ ہم اس سے ناواقف تھے تم (اس وقت) اچھی طرح سمجھ لو اور جان لو کہ میرے سوا نہ تو کوئی معبود ہے اور نہ میرے سوا کوئی رب ہے تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ میں تمہارے پاس عنقریب اپنے رسول بھیجوں گا جو تم کو میرا عہد و پیمان یاد دلائیں گے اور تم پر اپنی کتابیں بھی نازل کروں گا یہ سن کر آدمؑ کی ساری اولاد نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا رب ہے اور ہمارا خدا ہے۔ تیرے سوا نہ تو ہمارا کوئی رب ہے اور نہ کوئی خدا۔ ساری اولادِ آدم نے اس کا اقرار کیا آدمؑ اپنی نگاہ کو بلند کئے اس منظر کو دیکھ رہے تھے آدمؑ نے دیکھا کہ ان کی اولاد میں مالدار بھی ہیں غریب بھی ہیں خوبصورت بھی ہیں اور بدصورت بھی۔ یہ دیکھ کر آدمؑ نے خدا سے عرض کیا۔ اے میرے رب تو نے اپنے سارے بندوں کو یکساں کیوں نہیں بنایا؟ خداوند تعالیٰ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میرے بندے میرا شکر ادا کرتے رہیں۔ پھر آدمؑ نے انبیاءؑ کو (اس گروہ میں) دیکھا جو چراغوں کی مانند روشن و منور تھے اور نور ان کے اوپر جلوہ گر تھا ان سے خصوصیت کے ساتھ رسالت و نبوت کے عہد و پیمان لئے گئے (تھے) جیسا

خداوند تعالیٰ کے اِس قول میں ذکر ہے وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ ... مِیْثَاقَهُمْ (الیٰ قوله عیسیٰ ابن مریم) اِس گروہِ انبیاء میں عیسیٰ بن مریم تھے خدا نے ان کی رُوح کو مریم علیہا السلام کے پاس بھیج دیا۔ اُبی بیان کرتے ہیں کہ یہ رُوح مریم کے منہ کی طرف سے ان کے جسم میں داخل ہوگئی۔

۱۱۵/۴۴ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاکَرُ مَا یَکُوْنُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَکَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَیَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ یَصِیْرُ اِلٰی مَا جُبِلَ عَلَیْهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے آیندہ وقوع میں آنے والی باتوں پر گفتگو کر رہے تھے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ہماری باتوں کو سُنکر) فرمایا کہ جب تم سنو کہ کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گیا تو اس کو سچ مان لو لیکن جب تم سنو کہ کسی شخص کی خِلقت بدل گئی ہے تو اس کا کبھی یقین نہ کرو۔ اِس لئے کہ انسان اسی چیز کی طرف جاتا ہے جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے۔ (احمد)

۱۱۶/۴۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا یَزَالُ یُصِیْبُكَ فِیْ کُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِیْ اَکَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِیْ شَیْءٌ مِنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَکْتُوْبٌ عَلَیَّ وَاٰدَمُ فِیْ طِیْنَتِهٖ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اُمِّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یارسُول اللہ! آپنے جو زہر آلود بکری کھائی تھی ہر سال اس کی تکلیف آپ کو ہوتی ہے۔ آپنے فرمایا کہ جو چیز یعنی اذیت و تکلیف یا بیماری) مجھ کو پہنچتی ہے وہ میرے لئے اس وقت لکھی گئی تھی جب کہ آدمؑ مٹی کے اندر تھے۔ (ابنِ ماجہ)

بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ — عذابِ قبر کا ثبوت

فصل اوّل

۱۱۷/۱ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ یُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت قبر کے اندر مسلمان سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور یہی مطلب ہے خدا کے اِس ارشاد کا یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ۔ یعنی ثابت و قائم رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط و محکم طریقہ پر ثابت رکھنا دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں" اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روایت میں منقول ہے کہ فرمایا آپنے کہ آیت یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عذابِ قبر کے بیان میں نازل ہوئی ہے (جب قبر کے اندر مُردے سے) کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد صلعم ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۱۸/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندہ کو اس کی قبر کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ واپس ہوتے ہیں تو مردہ جانے والوں کی جوتیوں کی آواز کو سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص (یعنی) محمدؐ کی نسبت کیا کہتا تھا۔ پس مومن بندہ جواب میں کہتا ہے کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ

أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ كُنْتُ أَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

وہ (محمدؐ) خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ دیکھ تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں جس کو خدا نے بدل دیا ہے اور اس کے بدلے تجھ کو جنت میں جگہ بھی دی گئی ہے پس مردہ دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے۔ اور جو مردہ منافق یا کافر ہوتا ہے اس سے بھی یہی پوچھا جاتا ہے کہ تو اس شخص کی نسبت کیا خیال رکھتا تھا وہ اس کے جواب میں کہتا ہے میں کچھ نہیں جانتا جو اور لوگ کہتے تھے وہی میں کہہ دیتا تھا پھر اس سے کہا جاتا ہے تو نے عقل سے نہیں پہچانا اور نہ قرآن پڑھا۔ یہ کہہ کر اس کو لوہے کی گرزوں سے مارا جاتا ہے کہ اس کے چیخنے چلانے کی آواز سوائے جنوں اور آدمیوں کے قریب کی تمام چیزیں سنتی ہیں۔
(بخاری و مسلم) الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۱۹/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو (قبر کے اندر) صبح و شام اس کا ٹھکانا اس کو دکھایا جاتا ہے یعنی جنتی کو جنت اور دوزخی کو دوزخ دکھائی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تو اس وقت تک اس کا انتظار کر کہ خدا تجھ کو قیامت میں اٹھا کر وہاں بھیجے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۰/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً إِلَّا تَعَوَّذَ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور پھر کہا (عائشہ) خدا تم کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ عائشہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کا حال پوچھا آپ نے فرمایا "ہاں قبر کا عذاب حق ہے" حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۱/۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِّبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ إِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ يَّعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْأَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتُوْا قَالَ فِي الشِّرْكِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ (ایک بار) جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک آپ کی خچر بگڑی اور قریب تھا کہ آپ کو گرا دے ناگہاں پانچ چھ قبریں معلوم ہوئیں۔ آپ نے فرمایا ان قبروں کے اندر جو لوگ ہیں کوئی ان کو جانتا ہے ایک آدمی نے کہا میں جانتا ہوں۔ آپ نے پوچھا یہ کس حال میں مرے تھے اس شخص نے عرض کیا شرک کی حالت میں۔ آپ نے فرمایا یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبروں میں اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں ضرور اللہ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تم کو بھی قبر کے عذاب کو سنا دے جس طرح میں سنتا ہوں۔ اس کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ سے دعا مانگو کہ وہ آگ کے عذاب سے بچائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ طلب کرتے ہیں آپ نے فرمایا قبر کے عذاب سے تم خدا سے پناہ

مَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

طلب کرو۔ صحابہ نے کہا ہم اللہ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم پناہ مانگو اللہ سے ظاہری اور باطنی فتنوں سے صحابہؓ نے کہا ہم خدا سے پناہ طلب کرتے ہیں ظاہری اور باطنی فتنوں سے۔ پھر آپ نے فرمایا تم پناہ مانگو دجال کے فتنہ سے۔ صحابہؓ نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں خدا سے دجال کے فتنہ سے (مسلم)

فصل دوم

۱۳۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَتَاهُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْکَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّکِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا فَیَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فَیَقُوْلَانِ نَمْ کَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَیْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِکَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ کو رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے کالی کیری آنکھوں والے آتے ہیں جن میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نکیر۔ وہ دونوں اس مردے سے پوچھتے ہیں تو اس شخص کی نسبت کیا کہتا تھا (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت) پس وہ مردہ جواب میں کہے گا کہ وہ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں (یہ سنکر) وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دیگا۔ اسکے بعد اس کی قبر کو ستر ستر گز طول وعرض میں کشادہ کر دیا جاتا ہے، قبر میں روشنی کی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے "سو رہ" یہ مردہ ان سے کہتا ہے میں اپنے اہل وعیال میں واپس جانے کا خیال رکھتا ہوں تاکہ ان کو اپنے اس حال سے آگاہ کردوں فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو سو رہ، جس طرح وہ دلہن سوتی ہے جس کو جگانیوالا صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے یہاں تک کہ خدا تجھ کو یہاں سے اٹھائے (یہ کیفیت تو مومن مردہ کی ہے) اور جو مردہ (دعوٰی ایمان میں صادق نہ ہو) منافق ہو وہ ان کے جواب میں کہتا ہے کہ میں نے جو کچھ لوگوں کو کہتے سنا تھا، وہی میں کہتا تھا لیکن میں اس کی حقیقت سے ناواقف تھا۔ دونوں فرشتے اس کے جواب کو سنکر کہتے ہیں ہم جانتے تھے تو ایسا کہے گا۔ پس زمین کو حکم دیا جائیگا کہ اس کو دبا۔ زمین اس کو دبائے گی کہ اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر نکل جائیں گی اور وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ خدا اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔ (ترمذی)

۱۳۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِیْنُکَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا یُدْرِیْکَ فَیَقُوْلُ قَرَاْتُ کِتٰبَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰیَۃَ

حضرت براء بن عازبؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پس بٹھاتے ہیں اس کو اور پوچھتے ہیں اس سے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ جو شخص (خدا کی طرف سے) تمہارے پاس بھیجا گیا تھا وہ کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کا رسول ہے۔ پھر فرشتے پوچھتے ہیں کس چیز نے تجھ کو یہ باتیں بتلائیں؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قَالَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ .... فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ مَعَهٗ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَّصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَّسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

نے فرمایا ہے کہ یہی معنی ہیں خدا کے اس قول کے يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر ایک شخص آسمان سے پکار کر کہے گا کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ پس اس کے لئے جنت کا فرش بچھاؤ اور اس کو جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ پس جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے ہوائیں اور خوشبوئیں آئیں گی اور حدِ نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا۔ اب رہا کافر تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی موت کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد کہا کہ پھر اس کی روح اس کے جسم میں ڈالی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں وہ شخص کون ہے جس کو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہے گا یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ آگ کا لباس اس کو پہناؤ اور اس کے واسطے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ آپ نے کہا کہ دوزخ سے اس کے پاس گرم ہوائیں اور لوئیں آتی ہیں اور اس کی قبر اس کے لئے تنگ کی جاتی ہے یہاں تک کہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی پسلیاں ادھر نکل آتی ہیں پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے کہ اگر اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے اور اس گرز سے اس کو مارتا ہے جس کی آواز مشرق سے مغرب تک تمام مخلوقات سنتی ہے مگر انسان اور جن نہیں سنتے اور اس ضرب سے وہ مٹی ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر اس کے اندر روح ڈالی جاتی ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۱۲۴/۸ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ جب وہ کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو (بے اختیار ہو کر) روتے یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی (آنسوؤں سے) تر ہو جاتی۔ آپ سے کہا گیا کہ تم جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہو اور اس کے ذکر سے نہیں روتے اور اس جگہ روتے ہو۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے پس جس نے اس منزل سے نجات پائی اس کو اس کے بعد آسانی ہے اور جس نے اس منزل سے نجات حاصل نہیں اس کے بعد سخت دشواری ہے۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے کبھی کوئی منظر قبر سے زیادہ سخت نہیں دیکھا (ترمذی و ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۵/۹ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر (لوگوں سے) فرماتے اپنے بھائی کے

لِاَخِیْکُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ یُسْاَلُ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

لئے استغفار کرو اور اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۲۶/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیُسَلَّطُ عَلَی الْکَافِرِ فِیْ قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تِنِّیْنًا تَنْهَسُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰی

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کافر کے اوپر اس کی قبر میں ننانوے اژدہے مقرر کئے جاتے ہیں جو اس کو کاٹتے اور ڈستے ہیں قیامت تک اور وہ اژدہے ایسے ہیں کہ اگر ان میں

[illegible] عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ فَلَمَّا صَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَسُوِّیَ عَلَیْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِیْلًا ثُمَّ کَبَّرَ فَکَبَّرْنَا فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ کَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَایَقَ عَلٰی هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰی فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

[illegible] حضرت جابرؓ [illegible] ... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے جنازے پر گئے پس جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھ لی اور ان کو قبر میں اتار کر قبر کی مٹی برابر کردی گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تسبیح (یعنی سبحان اللہ) پڑھی ہم نے بھی دیر تک سبحان اللہ پڑھا۔ پھر آپ نے تکبیر کہی۔ پھر آپ سے پوچھا گیا آپ نے تکبیر کیوں کہی۔ آپ نے فرمایا۔ اس بندۂ صالح کی قبر اس پر تنگ ہوگئی تھی پھر خدا نے ہماری تسبیح و تکبیر سے اس کو کشادہ کردیا۔ (احمد)

۱۲۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِیْ تَحَرَّکَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ (یعنی حضرت سعدؓ) وہ شخص ہے جس کے لئے عرش نے حرکت کی (اور روح آسمان پر پہنچنے کے وقت) اور کھولے گئے اس کے لئے آسمان کے دروازے اور حاضر ہوئے اس کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے اور تنگ کی گئی قبر ان کو پھر یہ تنگی دور کی گئی اور ان کی قبر کشادہ ہوگئی۔ (نسائی)

۱۲۹/۱۳ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا فَذَکَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یُفْتَتَنُ فِیْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَکَرَ ذٰلِکَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) هٰکَذَا وَزَادَ النَّسَائِیُّ حَالَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَنْ اَفْهَمَ کَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَکَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِیْبٍ مِّنِّیْ اَیْ بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ قَالَ قَالَ قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔ اس میں قبر کے فتنہ کا ذکر کیا جس میں انسان کو آزمایا جاتا ہے۔ پس اس ذکر سے مسلمان (معصیت کے احساس سے) دیر تک (روتے اور) چلاتے رہے۔ یہ روایت بخاری کی ہے اور نسائی نے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ آدمیوں کے رونے اور چلانے کے سبب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نہ سن سکی۔ جب یہ شور کم ہوا تو میں نے اس شخص سے جو میرے قریب بیٹھا تھا پوچھا۔ تم کو خدا برکت دے آخر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ اس نے بتایا کہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں کے اندر فتنہ میں ڈالے جاؤ گے۔ یعنی تم کو آزمایا جائیگا

قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

۱۳۰/۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أُصَلِّي۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۱/۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهٖ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْغُوبٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ فِيمَا كُنْتَ فَيَقُولُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ اللّٰهَ فَيَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَّرَى اللّٰهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوءُ فِي قَبْرِهٖ فَزِعًا مَشْغُوبًا فَيُقَالُ لَهُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

یہ امتحان فتنۂ دجال کے قریب ہوگا۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب میت کو قبر کے اندر دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے سامنے آفتاب کے غروب ہونے کا وقت پیش کیا جاتا ہے (اگر وہ مومن ہے) تو وہ ہاتھوں سے آنکھوں کو ملتا ہوا اُٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھ کو چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب مردہ قبر کے اندر پہنچتا ہے تو (نیک بندہ) قبر کے اندر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے نہ تو وہ خوفزدہ ہوتا ہے اور نہ گھبرایا ہوا پس اس سے پوچھا جاتا ہے یہ شخص (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کون ہے؟ وہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں جو خدا کے پاس سے ہمارے لئے ظاہر دلیلیں لائے اور ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے خدا کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے خدا کو تو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے بعد ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھول دی جاتی ہے وہ ادھر دیکھتا ہے اور آگ کے شعلوں کو اس طرح بھڑکتا ہوا پاتا ہے کہ ایک کی لپٹ دوسرے کو کھا رہی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اس چیز کو جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بچایا ہے پھر ایک کھڑکی جنت کی طرف کھولی جاتی ہے اور وہ جنت کی تروتازگی اور اس کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے اس سبب سے کہ تیرا اعتقاد مضبوط اور اس پر تجھ کو کامل یقین تھا۔ تو اسی (یقین کی) حالت میں مرا اور اسی حالت میں تجھ کو قبر سے اٹھایا جائیگا اگر اللہ نے چاہا۔ اور برا بندہ جب قبر کے اندر اُٹھ کر بیٹھتا ہے تو خوف زدہ اور گھبرایا ہوتا ہے۔ پس اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین میں تھا؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے یہ کون شخص تھا؟ وہ کہتا ہے، میں لوگوں کو جو کچھ کہتے سنتا تھا وہی میں کہتا تھا۔ پھر جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے اور وہ جنت کی تروتازگی اور چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اس چیز کی طرف جس کو خدا نے تجھ سے پھیر لیا ہے پھر دوزخ کی طرف کھڑکی کھولی جاتی ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ آگ کے تیز شعلے ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے اس شک کے سبب جس میں تو مبتلا تھا اور جس پر تیری وفات ہوئی اور اسی پر انشاء اللہ تجھ کو قبر سے اٹھایا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتابُ اللہ اور سُنّتِ رسول اللہ ﷺ کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

فصل اوّل

۱۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہمارے دین میں ایسی کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہیں ہے پس وہ مردود ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (غالباً ایک خطبہ میں) کہا کہ، خدا کی حمد کے بعد معلوم ہونا چاہئے کہ سب سے بہتر حدیث (بات) کتاب اللہ ہے اور بہترین راہ (طریقہ) محمد ﷺ کی راہ ہے اور بدترین چیزیں وہ چیز ہے جس کو (دین میں) نیا نکالا گیا ہو اور ہر بدعت (نئی نکالی ہوئی چیز) گمراہی ہے۔ (مسلم)

۱۳۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مغضوب (وہ لوگ جن سے خدا سخت ناخوش ہے) تین آدمی ہیں (ایک تو) حرم محترم میں الحاد (کجروی) کرنے والا اور (دوسرا) اسلام میں ایام جاہلیت کے طریقہ کو طلب کرنے والا اور (تیسرا) کسی مسلمان کے خونِ ناحق کا خواستگار ہو تاکہ اس کے خون کو بہائے۔ (بخاری)

۱۳۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا مگر وہ شخص نہیں جس نے میرا انکار کیا۔ پوچھا گیا وہ کون شخص ہے جس نے سرکشی کی اور انکار کیا۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے میری پیروی کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے میرا انکار کیا۔ (بخاری)

۱۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلٰٓئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ

حضرت جابر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ آپ سو رہے تھے اور آپس میں باتیں کرنے لگی۔ چنانچہ (ان میں سے) بعض نے کہا کہ تمہارے اس دوست کے متعلق ایک مثال ہے، اس کو اس کے سامنے بیان کرو۔ دوسرے فرشتوں نے کہا وہ تو سوتا ہے (بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) ان میں سے بعض نے کہا بیشک آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل جاگتا ہے۔ پھر اس نے کہا اس شخص کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گھر بنایا اور (لوگوں کو کھلانے کے لئے) دسترخوان چنا اور پھر لوگوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ پس جس شخص نے اس بلانے والے کی بات کو مان

مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

لیا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور دسترخوان سے کھانا کھا لیا اور جس نے نہ مانا وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھانا کھایا۔ فرشتوں نے یہ مثال سُنکر کہا اس کی تاویل بیان کرو تاکہ یہ شخص اس کو سمجھ لے (یہ سُنکر) بعض فرشتوں نے کہا وہ تو سوتا ہے (بیان کرنے سے کیا فائدہ) دوسروں نے کہا بیشک آنکھیں سوتی ہیں اور قلب جاگتا ہے پھر انھوں نے اس کی تاویل بیان کی اور کہا گھر سے مُراد تو جنت ہے اور بُلانے والے سے مُراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں پس جس شخص نے محمدؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمدؐ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں یعنی ان ہی کا فر کون ہے اور مومن کون اور یہ فرق آپ کی اطاعت و نافرمانی سے ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

۱۳۷/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَّلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشٰكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقٰكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ تین آدمی رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے کہ ان سے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال دریافت کریں۔ جب ان لوگوں کو آپ کی عبادت کا حال بتلایا گیا تو اُنھوں نے آپ کی عبادت کو کم خیال کرکے آپس میں کہا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ہم کیا چیز ہیں خدا نے تو ان کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں (یہ سنکر ان میں سے) ایک نے کہا میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھو گا۔ دوسرے نے کہا اور میں دن کو ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا (یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ) رسُول اللہ صلے اللہ وسلم تشریف لے آئے اور ان سے فرمایا کیا تم نے ایسا اور ایسا کہا ہے؟ تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہوں بایں ہمہ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے) پس جو شخص میرے طریقہ سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی جس نے میرے طریقہ کو پسند نہیں کیا وہ میری جماعت سے خارج ہے)۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۸/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهٗ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (روزہ کی حالت میں) ایک کام کیا اور اس کی اجازت دیدی۔ لیکن چند شخصوں نے اس سے پرہیز کیا جب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا حال معلوم ہوا تو آپ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد کے بعد فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اس چیز کو پسند نہیں کرتے یا اس سے پرہیز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں۔ پس قسم ہے خدا کی، میں خدا کی مرضی کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۹/۸ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ

حضرت رافع رضؓ بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهٗ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں تشریف لائے اس وقت مدینہ کے لوگ کھجوروں کے درختوں میں تابیر[ل] کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو تابیر کرتے دیکھ کر) پوچھا تم یہ کیا کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا ہم ایسا کرتے رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔ آپ کا یہ ارشاد سنکر لوگوں نے اس عمل کو ترک کر دیا اور اس سال پھل کم آیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں بھی ایک آدمی ہوں۔ پس جب میں تم کو کوئی دینی حکم دوں تو تم اس کو قبول کر لو اور جب اپنی عقل سے تم کو کوئی بات بتا دوں تو تم سمجھ لو کہ میں بھی ایک آدمی ہوں۔ (مسلم)

١٤٠ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسٰی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور اس چیز کی مثال جس کو عطا فرما کر خدا نے مجھ کو بھیجا ہے اس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس آیا ہو اور اس سے کہا کہ اے قوم میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر کو دیکھا ہے اور میں ایک ننگا (بے غرض) ڈرانیوالا ہوں۔ پس تم کو چاہیئے کہ تم (اپنی) نجات ڈھونڈو، نجات تلاش کرو۔ پس اس کی قوم کے ایک گروہ نے تو اس کی اطاعت کر لی اور راتوں رات آہستہ سے نکل گئے اور نجات پالی اور ایک جماعت نے اس کی بات نہ مانی اور وہ اپنے گھروں ہی میں رہی صبح کو لشکر نے آ کر اس کو پکڑ لیا اور مار ڈالا اور جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق بات میں لے کر آیا ہوں اس کو نہ مانا۔ (بخاری و مسلم)

١٤١ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا هٰذِهٖ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهَا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی۔ پس جب آگ نے چاروں طرف روشنی پھیلا دی تو پروانے اور دوسرے وہ جانور جو آگ میں گرتے ہیں آنے لگے اور آگ میں گرنے لگے۔ آگ روشن کرنے والے شخص نے ان کو روکنا شروع کیا لیکن وہ نہیں رکتے اور اس کی کوشش پر غالب رہتے ہیں اور آگ میں گر پڑتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی تم کو آگ میں پڑنے سے روکتا ہوں اور تم آگ میں گر پڑنے کی کوشش کرتے ہو۔ یہ روایت بخاری کی ہے اور مسلم میں بھی ایسی ہی روایت ہے۔ البتہ مسلم کی روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل ایسی ہی میری اور تمہاری مثال ہے میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں تاکہ تم کو آگ سے بچاؤں اور کہتا ہوں کہ دوزخ سے بچو اور میرے پاس چلے آؤ لیکن تم مجھ پر غالب آتے ہو اور آگ میں جا پڑتے ہو۔ (بخاری و مسلم)

ل کھجوروں کے درختوں میں نر و مادہ دونوں قسم کے درخت ہوتے ہیں مدینہ والے نر کھجور کا پھول مادہ کھجور میں لگاتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اس عمل سے کھجوریں زیادہ پھلیں گی۔ تابیر اسی کو کہتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

١٤٢ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَتْ مِنْھَا طَائِفَۃٌ طَیِّبَۃٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْھَا طَائِفَۃً اُخْرٰی اِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِکُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ کَلَاً فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْسًا وَّلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس چیز کی مثال جس چیز کو عطا فرما کر مجھ کو خدا نے بھیجا ہے یعنی علم اور ہدایت، مثل کثیر بارش کے ہے جو زمین پر ہوئی ہو۔ پس زمین کے ایک اچھے ٹکڑے نے پانی کو قبول کر لیا (یعنی جذب کر لیا) اور خشک گھاس اس سے ہری ہوگئی اور بہت سی نئی گھاس کو اس نے پیدا کیا اور زمین کا ایک ٹکڑا ایسا سخت تھا کہ پانی اس کے اوپر جمع ہوگیا اور اللہ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا لوگوں نے اس کو پیا اور پلایا اور اس سے کھیتی کو سیراب کیا اور بارش کا یہ پانی ایک اور ایسے زمین کے ٹکڑے کو پہنچا جو چٹیل میدان تھا نہ تو اس نے پانی کو روکا اور نہ گھاس کو اُگایا۔ پس یہ سب مثال ہے اس شخص کی جس نے علم دین کو سمجھا اور جو چیز خدا نے میری وساطت سے بھیجی تھی اس سے اس نے نفع اٹھایا پس اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور مثال ہے اس شخص کی جس نے (علم دین کے لئے) سر کو نہیں اُٹھایا اور خدا کی جو ہدایت میرے ذریعہ سے بھیجی تھی اس کو قبول نہیں کیا۔ (بخاری ومسلم)

١٤٣ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ وَقَرَاَ اِلٰی وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَیْتِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمّٰھُمُ اللّٰہُ فَاحْذَرُوْھُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ وَقَرَاَ اِلٰی وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ (یعنی خدا وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اُتاری اس میں آیتیں ہیں محکم الخ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ (یہ آیت پڑھ کر) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دیکھے (اور مسلم کی روایت میں ہے جب تم دیکھو) کہ لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہیں (متشابہ آیات وہ ہیں جن کے معنی صرف خدا کو معلوم ہیں) پس سمجھ لو کہ یہ) وہ لوگ ہیں جن کا نام خدا نے (گمراہ یا کجرو) رکھا ہے پس ان لوگوں سے بچتے رہو۔ (بخاری ومسلم)

١٤٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ ھَجَّرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَیْنِ اخْتَلَفَا فِیْ اٰیَۃٍ فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ فِیْ وَجْھِہِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِاخْتِلَافِھِمْ فِی الْکِتٰبِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس آپ نے دو آدمیوں کی آوازیں سُنیں جو ایک (متشابہ) آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف لائے اُس وقت آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ کتاب (الٰہی) میں اختلاف کرنے کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ (مسلم)

١٤٥ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ لَّمْ یُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جس نے کسی چیز کا سوال کیا ہو جو لوگوں پر حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کرنے سے وہ حرام ہوگئی۔ (بخاری ومسلم)

۱۴۶/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسُولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخری زمانے میں فریب دینے والے اور جھوٹے لوگ ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جن کو نہ تو تم نے کبھی سُنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے۔ پس بچو ایسے لوگوں سے اور نہ اپنے قریب آنے دو تم ان کو تاکہ وہ نہ تو تم کو گمراہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ (مسلم)

۱۴۷/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ کَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَقْرَؤُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِیَّةِ وَیُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِیَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْکِتَابِ وَلَا تُکَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا الْاٰیَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے سامنے اس کا ترجمہ و تفسیر عربی میں کرتے تھے۔ پس رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (کو جب معلوم ہوا تو آپ) نے فرمایا تم نہ تو اہلِ کتاب کو سچا جانو اور نہ ان کو جُھٹلاؤ اور صرف یہ کہو کہ ’’ہم اللہ تعالےٰ پر اور اس چیز پر جو ہم پر نازل کی گئی ہے ایمان لائے۔‘‘ (بخاری)

۱۴۸/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! انسان کے جھوٹ بولنے کے لئے یہی بہت ہے کہ جس بات کو سُنے اُسے نقل کردے (یعنی تحقیق نہ کرے)۔ (مسلم)

۱۴۹/۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّتِهٖ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَهٗ فِیْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی قوم میں کوئی نبی خدا نے ایسا نہیں بھیجا جس کے مددگار اور دوست اسی قوم میں سے نہ ہوں (ایسے مددگار اور دوست) جو اس کے طریق کے پیرو ہوتے ہیں اور اس کے احکام کی پوری اطاعت کرتے ہیں پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں جن کو ناخلف کہا جاتا ہے یہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں جس کو نہیں کرتے اور وہ کام کرتے ہیں جن کا ان کو حکم نہیں ملا تھا پس جو شخص ان لوگوں سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اُن کے ساتھ اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے بعد (یعنی جو شخص ان کے خلاف اتنا بھی نہ کر سکے اس میں) رائی کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ (مسلم)

۱۵۰/۱۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَیْئًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہدایت کی دعوت دے (یعنی کسی کو دین کے راستہ پر بلائے) اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اس کو جو اس کی پیروی اختیار کرے اور (اس اطاعت گزار) کے اجر میں کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی طرف بلائے اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا کہ اس کو کہ جو اس کی اطاعت کریں اور ان کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ (مسلم)

۱۵۱/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شروع

وَسَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہوا اسلام غریب اور آخر میں بھی ایسا ہی ہو جائے گا۔ پس غرباء کے لئے خوشخبری ہے (غربت سے مراد مسافرت ہے)۔ (مسلم)

۱۵۲/۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ ایمان اس طرح مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا کہ جس طرح کہ سمٹتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف۔ (بخاری و مسلم) اور ابوہریرہ رض کی حدیث ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ الخ کو ہم کتاب مناسک میں درج کریں گے اور دو حدیثیں معاویہ اور جابر رض کی جن کی ابتدا ولا یزال من امتی ولا یزال طائفۃ من امتی سے ہے باب ثواب ہذہ الامۃ میں درج کریں گے اگر خدا نے چاہا۔

فصل دوم

۱۵۳/۲۲ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ أُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِي قَالَ فَقِيلَ لِي سَيِّدٌ بَنَى دَارًا فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللّٰهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِي وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ربیعہ الجرشی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں فرشتے دکھائے گئے۔ پس ان فرشتوں نے آپ سے کہا، چاہیے کہ تمہاری آنکھیں سوئیں، تمہارے کان سنیں اور تمہارا دل سمجھے۔ آپ نے فرمایا پس سوئیں میری آنکھیں، سنا میرے کانوں نے اور سمجھا میرے دل نے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مثال کے طور پر فرشتوں نے میرے سامنے بیان کیا کہ ایک سردار نے گھر بنایا اور کھانا تیار کیا اور ایک بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس شخص نے اس بلانے والے کی دعوت کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان پر کھانا کھایا اور سردار اس سے خوش ہوا اور جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا نہ دسترخوان سے کھانا کھایا اور سردار اس پر ناراض ہوا آپ نے فرمایا اس مثال میں سردار سے مراد خدا ہے اور بلانے والے سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں گھر سے مراد اسلام ہے اور دسترخوان سے مراد جنت ہے۔ (دارمی)

۱۵۴/۲۳ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت ابو رافع رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے چھپر کھٹ میں تکیہ لگائے ہوئے ہو اور میرے ان احکام میں سے جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جس سے منع کیا ہے کوئی حکم اس کے پاس پہنچے اور وہ (اس کو سن کر) یہ کہہ دے کہ میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ ہم کو خدا کی کتاب میں ملا ہم نے اس کی اطاعت کی۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

۱۵۵/۲۴ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ

حضرت مقدام بن معدی کرب رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ دیا گیا ہے مجھ کو قرآن اور اس کے مثل اس کے ساتھ، خبردار ہو کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے چھپر کھٹ پر پڑا ہوا کہے گا کہ بس اس قرآن کو لازم جانو۔ پس جو چیز تم قرآن میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو اور جس کو حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو اور واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ حرام کیا رسول اللہ

حَرَامٌ فَحَرَّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَّزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

نے وہ اسی کی مانند ہے جس کو حرام کیا خدا نے۔ خبردار ہو کہ تمہارے لئے پالتو گدھا حرام ہے اور اسی طرح کچلی رکھنے والا ہر درندہ اور حرام ہے تمہارے لئے معاہد کی گری پڑی چیز۔ مگر وہ گری پڑی چیز حلال ہے جس کی پروا اُس کے مالک کو نہ ہو اور جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے اس قوم پر لازم ہے کہ اسکی مہمانی کرے اگر وہ مہمانی نہ کرے تو اس شخص کو جائز ہے کہ وہ مہمانی کے موافق ان سے حاصل کرے۔ (ابوداؤد) دارمی نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے اس روایت کو "جس طرح اللہ نے حرام کیا" تک بیان کیا ہے۔

١٥٦/٢٥ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ)

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے چھپر کھٹ میں تکیہ لگائے ہوئے یہ خیال رکھتا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جو چیز حرام کی ہے وہ اس قرآن میں موجود ہے۔ خبردار ہو کہ قسم خدا کی میں نے حکم دیا نصیحت کی اور منع کیا چند چیزوں سے اور وہ مثل قرآن کے ہیں بلکہ زیادہ اور اللہ نے تم کو یہ حلال نہیں کیا کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں اجازت لئے بغیر چلے جاؤ اور نہ تمہارے لئے ان عورتوں کو مارنا جائز ہے اور نہ ان کے پھلوں کا کھانا جائز ہے جب کہ وہ اپنا مطالبہ ادا کر دیں جو اُن کے ذمہ تھا۔ (ابوداؤد)

١٥٧/٢٦ وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ)

حضرت عرباضؓ بن ساریہ کہتے ہیں ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی پھر آپ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اور ہم کو نہایت مؤثر الفاظ میں نصیحت کی کہ ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دلوں میں خوف پیدا ہو گیا۔ پس ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (شاید) یہ آخری وصیت ہے پس آپ ہم کو کچھ اور نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو اور نصیحت کرتا ہوں تم کو سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ تم کو حبشی غلام کی اطاعت کرنی پڑے۔ پس تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے وہ اختلاف کثیر کو دیکھے گا ایسی حالت میں تم پر لازم ہے کہ میرے اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدینؓ کے طریقہ کو مضبوط پکڑ لو اسی پر بھروسہ رکھو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے رہو اور تم (دین میں) نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو، اس لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے اس روایت میں نماز پڑھنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

١٥٨/٢٧ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ ہمارے سمجھانے کو) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک (سیدھا) خط کھینچا پھر فرمایا یہ تو اللہ کا راستہ ہے پھر آپ نے اس خط کے دائیں بائیں اور چند خط کھینچے اور فرمایا یہ بھی راستے

سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْهَا شَیْطَانٌ یَّدْعُوْا اِلَیْهِ وَقَرَأَ وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰیَةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

ہیں جن میں سے ہر ایک راستے پر شیطان بیٹھا ہے جو اپنے راستے کی طرف بلاتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ یعنی یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو (احمد نسائی دارمی)

١٥٩/٢٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِیُّ فِیْ اَرْبَعِیْنِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَّرَوَیْنَاهُ فِیْ كِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک پورا مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسکی خواہشات اس چیز کے تابع نہیں ہوتیں جس کو میں (خدا کی طرف سے) لایا ہوں (یعنی دین اور شریعت)۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے اور نووی نے اربعین میں لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے جس کو ہم نے کتاب حجہ میں سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٦٠/٢٩ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْئًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) (وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ)۔

حضرت بلال بن حارث مزنی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری کسی ایسی سنّت کو زندہ کیا (یعنی رائج کیا) جو میرے بعد چھوڑ دی گئی تھی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ ان لوگوں کو ملے گا جنھوں نے اس پر عمل کیا اور ان عمل کرنے والوں کے اجر میں سے بھی کچھ کم نہ ہوگا اور جس شخص نے کہ گمراہی کی اور کوئی ایسی بات نکالی جس سے اللہ اور اس کا رسول خوش نہیں ہوتا اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا گناہ ان کو ہوگا، جنھوں نے اس بدعت پر عمل کیا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ (ترمذی)

(اور اس روایت کو ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور عمرو نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے)

١٦١/٣٠ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّةِ مِنْ رَّاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَّسَیَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین حجاز کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بِل کی جانب سمٹ آتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح جگہ پکڑے گا جس طرح بکری پہاڑ کی چوٹی پر جگہ پکڑ لیتی ہے اور دین ابتدا میں غریب پیدا ہوا تھا اور آخر میں ایسا ہی ہو جائیگا جیسا کہ ابتدا میں تھا۔ پس خوش خبری ہے غریبوں کو وہی درست کر دیں گے اس چیز کو جس کو میرے بعد لوگوں نے خراب کر دیا ہوگا یعنی میری سنّت کو (ترمذی)

١٦٢/٣١ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ كَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَّنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَةً لَكَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل درست اور ٹھیک جیسی کہ دونوں جوتیاں برابر اور ٹھیک ہوتی ہیں یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدفعلی کی ہوگی تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو ایسا کریں گے اور بنی اسرائیل کی قوم بہتر فرقوں

ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ۔

میں منقسم ہوگئی تھی میری امّت تہتر فرقوں میں منقسم ہوگی جن میں سے ایک فرقہ جنتی ہوگا اور باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ! جنتی فرقہ کونسا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا وہ فرقہ جس میں میں ہوں اور میرے اصحاب (ترمذی) اور احمد وابوداؤد نے حضرت معاویہؓ سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ بہتر گروہ دوزخ میں جائیں گے اور ایک گروہ جنت میں اور جنتی گروہ جماعت ہے اور البتہ نکلیں گی میری امّت میں کئی قومیں جن میں خواہشات اس طرح رائج ہوجائیں گی جس طرح ہڑک ہڑک والے میں جاری ہوجاتی ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس سے باقی نہیں بچتا۔

۱۶۳/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ میری امت کو، یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ امّتِ محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کریگا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو دوزخ میں تنہا ڈالا جائے گا۔ (ترمذی)

۱۶۴/۳۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ)۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جماعتِ کثیر کا اتباع کرو پس جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو دوزخ میں تنہا ڈالا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

۱۶۵/۳۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِّاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تجھ سے یہ ممکن ہو کہ تو صبح سے لے کر شام تک اس حال میں بسر کرے کہ تیرے دل میں کسی سے کینہ اور کھوٹ نہ ہو تو ایسا ہی کر پھر آپؐ نے فرمایا اے میرے بیٹے یہی میرا طریقہ اور سنت ہے پس جس شخص نے میرے طریقہ کو پسند کیا اس نے مجھ کو دوست رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (ترمذی)

۱۶۶/۳۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے میری امت کے بگڑنے کے وقت میری سنت کو اپنا رہنما بنایا اس کو سو شہید کا ثواب ملے گا۔

بیہقی نے یہ روایت اپنی کتاب زہد میں حضرت ابن عباسؓ سے نقل کی ہے۔

۱۶۷/۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدَ تُعْجِبُنَا اَفَتَرٰى اَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت جابرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم یہود کی حدیثیں سنتے ہیں اور وہ ہم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ ہم ان (حدیثوں) میں سے بعض کو لکھ لیں؟ آپؐ نے فرمایا کیا تم بھی ایسے ہی حیران ہو (اپنے دین میں کہ اس کو ناقص خیال کرتے ہو) جس طرح یہود و نصاریٰ حیران ہیں؟ میں تمہارے پاس صاف روشن شریعت لایا ہوں اگر حضرت موسیٰؑ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری اطاعت پر مجبور ہوتے۔ (احمد و بیہقی)

۱۶۸/۳۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ لَکَثِیْرٌ فِی النَّاسِ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے پاک و حلال کھایا طریق سنّت پر عمل کیا اور اس کی زیادتی سے لوگ امن میں رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ ایسے لوگ تو آجکل بہت ہیں آپؐ نے فرمایا اور میرے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے۔ (ترمذی)

۱۶۹/۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَّنْ تَرَکَ مِنْکُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ھَلَکَ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْھُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِہٖ نَجَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسے زمانہ میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی شخص خدا کے احکام کا دسواں حصّہ بھی چھوڑ دے گا تو ہلاک ہوگا لیکن ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اگر کوئی شخص احکام کا دسواں حصّہ بھی عمل میں لے آئیگا تو نجات پاجائیگا۔ (ترمذی)

۱۷۰/۳۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ ھُدًی کَانُوْا عَلَیْہِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہدایت پانے اور ہدایت پر قائم رہنے کے بعد کوئی قوم گمراہ نہیں ہوئی مگر اس وقت جبکہ اس میں جھگڑا پیدا ہوا اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑھی مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ یعنی وہ نہیں بیان کرتے تیرے لئے مثال بلکہ جھگڑنے کے لئے بلکہ وہ جھگڑالو قوم ہی ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۱۷۱/۴۰ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ فَیُشَدِّدُ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ فَشَدَّدَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ فَتِلْکَ بَقَایَاھُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّیَارِ رَھْبَانِیَّۃَ نِ ابْتَدَعُوْھَا مَا کَتَبْنٰھَا عَلَیْھِمْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنی جانوں پر سختی نہ کرو (یعنی سخت ریاضت اور مجاہدہ نہ کرو) ورنہ پھر اللہ تم پر بھی سختی کرے گا۔ تحقیق ایک قوم یعنی بنی اسرائیل نے اپنی جانوں پر سختی کی تھی پس اللہ نے بھی ان پر سختی کی۔ پس آج جو لوگ صومعوں اور دیار (یعنی نصاریٰ اور یہود کے عبادت خانوں) میں پائے جاتے ہیں یہ انھیں لوگوں کی یادگار اور بقایا ہیں۔ رُہبانیت (ترکِ دنیا) کو انھیں لوگوں نے اختراع کیا تھا ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی۔ (ابو داؤد)

۱۷۲/۴۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی خَمْسَۃِ اَوْجُہٍ حَلَالٌ وَّحَرَامٌ وَّمُحْکَمٌ وَّمُتَشَابِہٌ وَّاَمْثَالٌ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْکَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِہِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَلَفْظُہٗ فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْکَمَ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید پانچ صورتوں پر (یعنی پانچ قسم کے حکموں پر) نازل ہوا ہے: حلال، حرام، محکم، متشابہ، امثال۔ پس تم حلال کو حلال جانو حرام کو حرام سمجھو محکم پر عمل کرو۔ متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال (قصّوں) سے عبرت حاصل کرو (حدیث کے) یہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں جو روایت لکھی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ پس عمل کرو حلال پر بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی۔

۱۷۳/۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَمْرُ ثَلٰثَۃٌ اَمْرٌ بَیِّنٌ رُشْدُہٗ فَاتَّبِعْہُ وَاَمْرٌ بَیِّنٌ غَیُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِیْہِ فَکِلْہُ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر تین طرح کے ہیں۔ ایک امر ظاہر ہے ہدایت اس کی، پس اُس کی پیروی کر۔ دوسرا امر وہ ہے جس کی گمراہی ظاہر ہے اس سے بچ۔ تیسرا امر مختلف فیہ ہے اس کو خدا کے

إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ) حوالے کر۔ (احمد)

فصل سوم

۱۷۴/۴۳ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسا بکری کا بھیڑیا ہوتا ہے جو اس بکری کو اٹھالے جاتا ہے جو ریوڑ سے بھاگ نکلی ہو یا ریوڑ سے دُور چلی گئی ہو یا ریوڑ کے کنارے پر ہو اور بچو تم پہاڑ کی گھاٹیوں (یعنی گمراہی) سے اور جماعت اور مجمع کے ساتھ رہو۔ (احمد)

۱۷۵/۴۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر (یعنی ایک ساعت کے لئے) جدا ہوا اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۱۷۶/۴۵ وَعَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

مالک بن انس رض بطریق مُرسل بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے (اور وہ) کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ہیں۔ (مؤطا)

۱۷۷/۴۶ وَعَنْ غُضَيْفِ ابْنِ حَارِثِ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ إِحْدَاثِ۔ (احمد)

حضرت غضیف بن ثمالی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم نے (دین میں) کوئی بات نکالی اس کے مثل ایک سنت اٹھالی گئی سنت کو مضبوط پکڑنا نئی بات نکالنے سے بہتر ہے۔ (احمد)

۱۷۸/۴۷ وَعَنْ حَسَّانٍ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَ اللهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت حسان رض کہتے ہیں کہ نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی بات اپنے دین میں مگر یہ کہ نکال لیتا ہے اللہ اس کی سنت میں سے اس کے مانند (یعنی جب کوئی نئی بات نکلتی ہے تو اس کے مثل سنت دنیا سے اٹھالی جاتی ہے) (اور پھر) وہ سنت قیامت تک اس کی طرف واپس نہیں کی جاتی۔ (دارمی)

۱۷۹/۴۸ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا)

ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بدعتی کی تعظیم کی، اس نے دینِ اسلام کو ڈھا دینے میں مدد دی۔ (بیہقی)

۱۸۰/۴۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيهِ هَدَاهُ اللهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ، وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدَى بِكِتَابِ اللهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقَى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ جس شخص نے کتاب اللہ کا علم حاصل کیا، اور پھر جو کچھ کتاب اللہ کے اندر ہے اس کی پیروی کی، اللہ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچاکر راہ ہدایت پر رکھے گا اور قیامت کے دن اس کو بُرے حساب سے بچائے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے کتاب اللہ کی پیروی کی، وہ دنیا میں گمراہ نہ ہو گا۔ اور آخرت میں بدنصیب نہ ہو گا۔ اس کے بعد ابن عباس رض نے یہ آیت پڑھی فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى (یعنی جس نے میری ہدایت کی پیروی کی، وہ نہ تو گمراہ ہو گا اور نہ بدنصیب)۔ (رزین)

۱۸۱/۵۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ وَّعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُّرْخَاةٌ وَّعِنْدَ رَاْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْا كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَّفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهٗ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهٖ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَّرَوَاهُ اَحْمَدُ) وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ۔

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے ایک مثال بیان کی ہے، یعنی ایک سیدھا راستہ ہے اور اس کے دونوں طرف دیواریں ہیں اور دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور راستے کے سرے پر ایک داعی کھڑا ہوا ہے، جو پکار کر کہتا ہے سیدھے راستہ پر چلے جاؤ، ادھر ادھر نہ ہو اور اس داعی کے اوپر ایک اور داعی ہے (یعنی سرے والے داعی سے آگے کھڑا ہوا ہے) جب کوئی بندہ ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے تو وہ دوسرا) داعی پکار کر کہتا ہے افسوس ہے تجھ پر اس کو نہ کھول۔ اگر تو اس کو کھولے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا (اور وہاں سخت تکلیف اٹھائے گا) یہ مثال بیان کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر اس طرح فرمائی کہ سیدھا راستہ تو اسلام ہے، اور (دیواروں میں) جو دروازے کھلے ہوئے ہیں، ان سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو پردے (ان دروازوں پر) پڑے ہوئے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ اور وہ داعی جو سیدھے راستے کے سرے پر کھڑا ہوا ہے قرآن ہے اور وہ داعی جو اس سے آگے کھڑا ہے اور وہ اللہ کا واعظ (نصیحت کرنے والا) ہے۔ جو ہر مومن کے دل میں موجود ہے۔ (رزین اور احمد) اور بیہقی نے اس روایت کو نواس بن سمعان سے نقل کیا ہے۔ اور ترمذی نے بھی انھیں سے روایت کی ہے مگر ترمذی نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۸۲/۵۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَّاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَّاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى اٰثَرِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی طریقہ کی پیروی کرے پس اس کو چاہئے کہ وہ ان لوگوں کے طریقہ کی پیروی کرے جو مر گئے ہیں۔ اس لئے کہ زندہ آدمی فتنہ سے محفوظ نہیں ہوتا۔ اور وہ (مرے ہوئے لوگ جن کی پیروی کرنی چاہئے) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضؓ ہیں جو اس امت کے بہترین لوگ تھے دلوں کے اعتبار سے انتہا درجہ کے نیک، علم کے اعتبار سے کامل اور بہت کم تکلف کرنے والے پسند کیا تھا۔ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت کے لئے اور اپنے دین کو قائم کرنے کے لئے۔ پس تم ان کی بزرگی کو سمجھو، اور ان کے نقش قدم پر چلو اور جہاں تک ممکن ہو، ان کے عادات و اخلاق کو اختیار کرو۔ وہی لوگ صراط مستقیم (ہدایت کے سیدھے راستہ) پر تھے (رزین)

۱۸۳/۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنْ

حضرت جابر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات کا

التَّوْرٰتِہٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ نُسْخَۃٌ مِّنَ التَّوْرٰتِہٖ فَسَکَتَ فَجَعَلَ یَقْرَأُ وَوَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ ثَکِلَتْکَ الثَّوَاکِلُ مَا تَرٰی بِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَّاَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

نسخہ لائے اور عرض کیا یا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ تورات کا نسخہ ہے۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر حضرت عمر رضؓ نے تورات کو پڑھنا شروع کیا اور رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہونے لگا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر کہا: "عمر رضؓ! تم کو گم کریں گم کرنے والیاں، کیا تم رسُولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم کے چہرے (کے تغیر) کو نہیں دیکھتے" حضرت عمر رضؓ نے رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر نظر ڈالی اور کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے غصّہ سے۔ راضی ہیں ہم اللہ کے رَبّ ہونے پر، اور دینِ اسلام پر، اور محمدؐ کی نبوت پر۔ پس فرمایا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے، اگر موجود ہوتے تم میں موسیٰؑ تو تم ان کی اطاعت قبول کر لیتے اور مجھ کو چھوڑ دیتے (اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ) تم سیدھے راستے سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتے۔ اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوّت کو اور زمانے کو پاتے تو (یقیناً) میرا اتباع کرتے۔ (دارمی)

$\frac{184}{53}$ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَامِیْ لَا یَنْسَخُ کَلَامَ اللّٰہِ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ کَلَامِیْ وَکَلَامُ اللّٰہِ یَنْسَخُ بَعْضُہٗ بَعْضًا

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا کلام، کلام اللہ کو منسُوخ نہیں کرتا۔ اور کلام اللہ میرے کلام کو منسُوخ کر دیتا ہے اور کلام اللہ کا بعض حصّہ بعض کو منسُوخ کرتا ہے۔

$\frac{185}{54}$ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَدِیْثَنَا یَنْسَخُ بَعْضُہَا بَعْضًا کَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں، رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری بعض حدیثیں بعض کو منسُوخ کرتی ہیں جیساکہ قرآن منسُوخ کرتا ہے۔ (قرآن کے بعض حصّہ کو)

$\frac{186}{55}$ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَآءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا۔

(رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ الدَّارُقُطْنِیُّ)

حضرت ابوثعلبۃ الخشنی رضؓ کہتے ہیں، رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے چند باتیں فرض کی ہیں پس تم ان کو ضائع نہ کرو (یعنی ان کو ترک نہ کرو) اور چند چیزیں (خدا تعالےٰ نے) حرام کی ہیں، پس ان کے قریب (بھی) نہ جاؤ۔ اور چند حدود مقرر کی ہیں، پس ان سے تجاوز نہ کرو اور چند چیزوں (کے بیان کرنے) میں سکوت اختیار کیا (بھول کر نہیں بلکہ دانستہ) پس تم ان چیزوں پر بحث نہ کرو۔

(مذکورہ بالا تینوں حدیثیں دارقطنی میں ہیں)۔

کِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

فصل اوّل

۱۸۷/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک ہی آیت (یعنی میری نہایت مفید حدیثیں لوگوں تک پہنچاؤ اگرچہ وہ تھوڑی ہی ہوں) اور بنو اسرائیل سے جو قصے سنو، ان کو لوگوں کے سامنے بیان کر دو۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جو شخص جان کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تلاش کرلے۔ (بخاری)

۱۸۸/۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہؓ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری کوئی (ایسی) حدیث بیان کرے جس کی نسبت اس کا یہ خیال ہو کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ جھوٹے آدمیوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ (مسلم)

۱۸۹/۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کے ساتھ خداوند تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، عطا فرمانے والا تو خدا ہی ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۹۰/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہیں جیسے سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ جو لوگ ایام جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں اگر وہ سمجھیں۔ (مسلم)

۱۹۱/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخصوں پر (یعنی دو خصلتوں پر) حسد کرنا ٹھیک ہے۔ ایک تو اس شخص پر جس کو خدا نے مال دیا اور پھر اس کو راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ اور دوسرا وہ شخص جس کو خدا نے علم دیا پس وہ اس علم کے موافق حکم کرتا اور اس کو سکھاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۹۱/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ إِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل (کے ثواب) کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے مگر تین کا ثواب برابر جاری رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ (جیسے اوقاف یا کنویں وغیرہ) یا علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (جیسے کسی کو علم پڑھایا یا کوئی کتاب لکھی) اور صالح اولاد جو مرنے کے بعد اس کے لئے دُعا کرے۔ (مسلم)

۱۹۳/۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو دنیا کی سختیوں اور تنگیوں سے بچائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن قیامت کی سختیوں سے بچائے گا اور جس نے کسی تنگ دست کی مشکل کو آسان کیا اللہ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کے عیب کو چھپایا اور پردہ پوشی کی تو اللہ تعالےٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالےٰ اس وقت تک برابر بندہ کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص علم کی تلاش میں چلتا ہے اللہ اس پر بہشت کے راستہ کو آسان کردیتا ہے' اور جب جمع ہوجاتی ہے کوئی قوم خدا کے گھر (مسجد یا مدرسہ) میں اور کتاب اللہ کو پڑھتی اور پڑھاتی ہے تو اس پر خدا کی تسکین نازل ہوتی ہے اور خدا کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے اور فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اس قوم کا ذکر ان فرشتوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں اور جس شخص نے عمل میں قصور کیا اس کا نسب کام نہ آئے گا۔ (مسلم)

۱۹۴/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اِسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلا شخص جس پر قیامت کے دن (خلوصِ نیت کے ترک کا) حکم لگایا جائے گا وہ شخص ہوگا جو شہید کیا گیا ہوگا۔ پس اس کو میدانِ قیامت میں لایا جائے گا اور اللہ تعالےٰ اس کو اپنی (عطا کی ہوئی) نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ سب اس کو یاد آجائیں گی۔ پھر خداوند تعالیٰ فرمائے گا تونے اِن نعمتوں کے شکر میں کیا کام کیا۔ وہ کہے گا میں تیری راہ میں لڑا یہاں تک کہ شہید کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو تو اس لئے لڑا تھا کہ لوگ تجھ کو بہادر کہیں چنانچہ تجھ کو بہادر کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اس کو مُنہ کے بل کھینچا جائے اور آگ میں ڈال دیا جائے۔ پھر وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا اور سکھایا اور قرآن کو پڑھا پس اس کو خدا کے حضور میں لایا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیگا وہ ان کو یاد کرلیگا پس خدا اس سے پوچھے گا تونے اِن نعمتوں کا شکر کیونکر ادا کیا یعنی کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم کو سیکھا دوسروں کو سکھایا اور تیرے ہی لئے قرآن پڑھا۔ خداوند تعالیٰ فرمائیگا تو جھوٹا ہے تو نے تو علم اس لئے سیکھا تھا

أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہ لوگ تجھ کو عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا کہ لوگ تجھ کو قاری کہیں چنانچہ تجھ کو عالم اور قاری کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائیگا اور اس کو مُنہ کے بل کھینچا جائیگا۔ پھر وہ آگ میں ڈالدیا جائیگا۔ اسکے بعد وہ شخص ہوگا جس کو خدا نے وسعت دی اور اسکی روزی کو زیادہ کیا اور طرح طرح کا مال عطا کیا اس کو خدا کے حضور میں حاضر کیا جائیگا اور خدا تو اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیگا اور وہ ان نعمتوں کو یاد کریگا پھر خداوند تعالیٰ اس سے پوچھے گا ان نعمتوں کے شکر میں تو نے کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں نے کوئی ایسا راستہ جس میں خرچ کرنا تجھ کو پسند ہے نہیں چھوڑا اور تیری خوشنودی کے لئے اس میں خرچ کیا۔ خداوند تعالیٰ فرمائیگا تو جھوٹا ہے تو نے تو اس لئے خرچ کیا کہ تجھ کو سخی کہا جائے چنانچہ تجھ کو سخی کہا گیا بس حکم دیا جائیگا اس کو مُنہ کے بل کھینچا جائیگا اور پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

۱۹۵/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانہ میں) اس طرح نہیں اُٹھائیگا کہ لوگوں کے دل و دماغ سے اس کو نکال لے بلکہ علم کو اس طرح اُٹھائیگا کہ علماء (حق) کو اُٹھالیگا حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے دین کی باتیں پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دینگے۔ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (بخاری ومسلم)

۱۹۶/۱۰ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ أَنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ وَإِنِّيْ أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے (ایک روز) ایک شخص نے ان سے کہا۔ اے ابو عبد الرحمٰن میں چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ ہم کو وعظ و نصیحت فرمایا کریں۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا میں ایسا اس لئے نہیں کرتا کہ تم اکتا جاؤ گے میں نصیحت کے معاملہ میں اسی طرح تمہاری خبرگیری کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری خبرگیری کرتے تھے اور ہمارے اُکتا جانے کا خیال رکھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۱۹۷/۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کہتے تو تین مرتبہ اس کا اعادہ فرماتے۔ یہاں تک کہ لوگ اس کو اچھی طرح سمجھ لیتے اور جب آپ کسی جماعت کے قریب سے گزرتے اور اسکو سلام کرنے کا ارادہ فرماتے، تو تین مرتبہ اس کو سلام کرتے۔ (بخاری)

۱۹۸/۱۲ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ

حضرت ابو مسعود انصاری رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میری سواری چلنے سے عاجز ہو گئی ہے آپ مجھ کو سواری عطا فرمائیے۔ آں حضرتؐ نے فرمایا۔ میرے پاس (کوئی) سواری نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ایسا شخص اس کو بتلادوں جو سواری دیدے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کسی بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اس نیکی کرنے والے کو۔ (مسلم)

۱۹۹/۱۳ وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ (اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ) اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) دن کے ابتدائی حصہ میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک قوم حاضر ہوئی جو ننگی تھی اور اپنے جسم پر کمبل یا عبا ڈالے ہوئے تھے اور گلے میں تلواریں لٹکی ہوئی تھیں ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب قبیلہ مضر کے لوگ تھے ان کو فاقہ زدہ دیکھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ گھر میں تشریف لے گئے اور پھر واپس آکر بلالؓ کو اذان کا حکم دیا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو تکبیر کہی اور (جمعہ یا ظہر کی) نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اور یہ آیت پڑھی یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ الخ لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا ہے۔ (آخر آیت تک جس کا آخری حصہ یہ ہے) البتہ اللہ تعالےٰ تمہارا نگہبان ہے۔ پھر وہ آیت پڑھی جو سورۂ حشر میں ہے۔ یعنی اللہ سے ڈرو اور آدمی کو چاہئے کہ وہ اس چیز پر نظر رکھے جو اس نے کل (قیامت) کے لئے پہلے سے بھیجی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا خیرات کرے آدمی اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے گیہوں میں سے اپنے کپڑے میں سے اور اپنی کھجوروں کے پیمانہ میں سے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا۔ خیرات کرے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی ہو۔ راوی (جریر) کا بیان ہے کہ (یہ سنکر) ایک انصاری شخص ایک تھیلی لایا جس کے وزن سے قریب تھا کہ اس کا ہاتھ تھک جاتے بلکہ اس کا ہاتھ تھک چکا تھا۔ پھر لوگوں نے چیزیں لانی شروع کیں یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ جمع ہو گئے غلہ اور کپڑے کے دو تودے۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کندن کی طرح دمک رہا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں کسی نیک طریقہ کو رواج دے تو اس کو اس کا ثواب بھی ملے گا اور اس کا ثواب بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے لیکن عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس شخص نے کسی بُرے طریقہ کو اسلام میں رائج کیا اس کو اس کا گناہ بھی ہوگا اور اس شخص کا گناہ بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے گا لیکن عمل کرنے والے کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

۲۰۰/۱۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں قتل کیا جاتا کسی کو ظلم کے طریقہ پر مگر ہوتا ہے آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس کے خون کا ایک حصہ اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ نکالا تھا۔ (بخاری و مسلم)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ لَايَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اور حضرت معاذ رضی کی وہ حدیث جس کا شروع یہ ہے لَایَزَالُ مِنْ أُمَّتِیْ کو ہم بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ میں بیان کریں گے، إِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالٰے۔

فصل دوم

٢٠١/١٥ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهٗ أَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ بْنَ كَثِيْرٍ)

کثیر بن قیس رض کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابودرداء رض کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا۔ اے ابودرداء رض میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے یہ سنکر آیا ہوں کہ تمہارے پاس ایک حدیث ہے جس کو تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو اور کوئی غرض بجز اس کے میرے یہاں آنے کی نہیں ہے۔ ابودرداء رض نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے سفر اختیار کرے اللہ اس کو بہشت کے راستہ پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم (دین) کی رضامندی کے لئے اپنے پروں کا اس پر سایہ ڈالتے ہیں اور عالم کے لئے ہر وہ چیز جو آسمانوں کے اندر ہے (جیسے فرشتے) اور جو زمین پر ہے (مثلاً انسان جن اور حیوانات وغیرہ) تمام مخلوقات استغفار کرتی ہے اور (یہاں تک کہ) مچھلیاں بھی پانی کے اندر مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی کہ چودھویں رات کا پورا چاند ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے اور عالم پیغمبروں کے وارث اور جانشین ہیں اور انبیاء کا ورثہ دینار اور درہم نہیں ہیں بلکہ ان کا ورثہ علم ہے جس کا وارث (انھوں نے) عالم کو بنایا ہے۔ پس جس شخص نے علم کو حاصل کیا اس نے کامل حصہ پایا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی، اور ترمذی نے راوی کا نام قیس بن کثیر لکھا ہے)

٢٠٢/١٦ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ مُّرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ

حضرت ابو امامہ باہلی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ (یعنی یہ پوچھا گیا کہ ان میں سے کون افضل ہے) پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم، عابد پر ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ میں تم میں سے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین کی ساری مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں اس کے لئے دُعائے خیر کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے (ترمذی) اور دارمی نے مرسل طریقہ پر اس روایت کو مکحول سے نقل کیا ہے جس میں دو آدمیوں (عالم و عابد) کا ذکر نہیں ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم، عابد پر

الْاٰیَۃَ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا وَ سَرَدَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اٰخِرِہٖ)

اتنی فضیلت رکھتا ہے جتنی کہ میں تمہارے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا یعنی خدا کے بندوں میں علماء خدا سے ڈرتے ہیں۔ پھر آخر تک حدیث بیان کی۔

۲۰۳/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ تَبَعٌ وَ اِنَّ رِجَالًا یَاْتُوْنَکُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ یَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ فَاِذَا اَتَوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَیْرًا (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور البتہ بہت سے آدمی تمہارے پاس اطرافِ زمین سے علم دین سیکھنے آئیں گے۔ تم ان کو بھلائی کی وصیت کرنا۔ (ترمذی)

۲۰۴/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَلِمَةُ الْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْحَکِیْمِ فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ۔

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فائدہ دینے والی بات عقلمند آدمی کا مطلوب ہے پس جہاں وہ اس کو پائے اس کا وہ مستحق ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس حدیث کے راوی ابراہیم بن فضل کو ضعیف خیال کیا جاتا ہے (یعنی روایتِ حدیث میں)۔

۲۰۵/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ (عالمِ دین) زیادہ سخت ہے شیطان پر ہزار عابدوں سے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۰۶/۲۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ وَّ وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَهْلِهٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوَاهِرَ وَ اللُّؤْلُؤَ وَ الذَّهَبَ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ) وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اِلٰی قَوْلِهٖ مُسْلِمٍ وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مَتْنُهٗ مَشْهُوْرٌ وَّ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ اَوْجُهٍ کُلُّهَا ضَعِیْفٌ۔

حضرت انس رض بیان کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور نااہل کو علم کا سکھانا اس شخص کے مانند ہے جس نے سور کے گلے میں جواہرات موتیوں اور سونے کا پٹہ ڈال دیا ہو (ابن ماجہ) اور اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں "مسلمان مرد" تک لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے اور اسناد ضعیف ہیں اور یہ حدیث مختلف طریقوں سے بیان کی گئی ہے اور یہ سب طرق ضعیف ہیں۔

۲۰۷/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّ لَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو عادتیں ایسی ہیں جو منافق میں یکجا نہیں پائی جاتیں۔ ایک تو خلق نیک اور دوسری دینی سمجھ۔ (ترمذی)

۲۰۸/۲۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ الدَّارِمِیُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص علم کو حاصل کرنے کے لئے (گھر سے) نکلے وہ اس وقت تک جب تک کہ (گھر) واپس نہ آجائے خدا کی راہ میں ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)

۲۰۹/۲۳ وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَةً لِّمَا

حضرت سخبرہ ازدی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم کو طلب کرے (تو اس کی یہ طلب) کفارہ ہوتا ہے ان گناہوں کا

مَضٰی (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ ضَعِیْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ دَاؤُدَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ۔

جو اس سے پہلے اس نے کئے ہوں (ترمذی۔ دارمی) ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں اور اس کا راوی ابو داؤد ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۰/۲۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا پیٹ بھلائی (یعنی علم) سے نہیں بھرتا وہ سنتا ہے اس کو یہاں تک کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی)

۲۱۱/۲۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ کَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَنَسٍ)

حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص سے علم کی کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کو وہ جانتا ہے اور وہ اس کو چھپالے تو قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی لگام دیجائیگی (احمد ابوداؤد ترمذی۔ اور ابن ماجہ نے اس روایت کو حضرت انس رض سے بیان کیا ہے)۔

۲۱۲/۲۶ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ یَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ)

حضرت کعب بن مالک رض بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے علم کو اس غرض سے حاصل کیا کہ وہ اس سے علما پر فخر کرے یا جاہلوں سے جھگڑے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ اس کو آگ میں داخل کریگا۔ (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر رض سے روایت کیا ہے۔

۲۱۳/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ رِیْحَهَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اس علم کو سیکھا جس سے خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے لیکن اس غرض سے سیکھا کہ وہ اس سے دنیا کی متاع حاصل کرے تو قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو (بھی) میسر نہ ہوگی۔ (احمد۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

۲۱۴/۲۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرِ فَقِیْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰی مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلٰثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِیْحَةُ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ (رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ۔ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ وَاَبَا دَاؤُدَ لَمْ یَذْکُرَا ثَلٰثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْهِنَّ۔ اِلٰی اٰخِرِهٖ

حضرت ابن مسعود رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس بندہ کو (یعنی باعزت اور خوش رکھے) جس نے میری کوئی بات سنی پس اس کو یاد رکھا اور ہمیشہ یاد رکھا اور اس کو (لوگوں تک) پہنچایا پس بعض حامل فقہ (یعنی علم دین کے حامل یا دینی بات کے محافظ) سمجھدار نہیں ہوتے اور بعض حامل فقہ ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو اُن سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک تو عمل کا خالص طور پر خدا کے لئے کرنا۔ دوسرے مسلمانوں کو بھلائی کی نصیحت کرنا اور تیسرے مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا اس لئے کہ جماعت کی دعا اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔ (شافعی۔ بیہقی در مدخل۔ اور احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی نے اس حدیث کو زید بن ثابت رض سے روایت کیا ہے لیکن ترمذی اور ابوداؤد نے تین باتوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔)

۲۱۵/۲۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَهٗ

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے ہم سے کسی بات کو سنا اور

كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى لَهُ مِنْ سَامِعٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ)

جس طرح سنا تھا اسی طرح اس کو پہنچا دیا۔ پس اکثر وہ لوگ جن کو پہنچایا جاتا ہے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) اور دارمی نے اس روایت کو حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت کیا ہے)۔

۲۱۶/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ)۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری جانب سے حدیث بیان کرنے سے بچو (اور صرف اس حدیث کو بیان کرو) جس کو تم (سچ) جانتے ہو۔ پس جس شخص نے جان کر مجھ پر جھوٹ بولا اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرلے (ترمذی اور اس کو روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود رضؓ اور حضرت جابرؓ سے جس میں اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم کے الفاظ نہیں بیان کئے۔)

۲۱۷/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن مجید کے اندر اپنی رائے سے کچھ کہا اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرلے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے بغیر علم کے قرآن (کے بارے) میں کچھ کہا اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرلے۔ (ترمذی)

۲۱۸/۳۲ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت جندبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اس کی رائے حقیقت کے مطابق ہوگئی، تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ترمذی و ابوداؤد)

۲۱۹/۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۲۲۰/۳۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَءُونَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ وَإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُولُوا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوهُ إِلٰى عَالِمِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

عمرو بن شعیبؓ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کی نسبت یہ سنا کہ وہ قرآن میں اختلاف کرتے، ایک دوسرے کے خلاف دفع کرتے اور جھگڑا کرتے ہیں پس آپؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے یعنی مارا انھوں نے کتاب اللہ کے بعض حصہ کو بعض پر (یعنی آیات میں تناقض و اختلاف ثابت کیا) حالانکہ کتاب اللہ کا بعض حصہ بعض کی تصدیق کرتا ہے پس نہ جھٹلاؤ تم قرآن کے بعض حصہ کو بعض سے اور قرآن میں جتنا تم جانتے ہو اس کو بیان کردو اور جو نہیں جانتے اس کو جاننے والوں کے حوالے کردو۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

۲۲۱/۳۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ لِكُلِّ

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نازل کیا گیا ہے قرآن سات طرح پر (یعنی عرب کے ساتوں لغت پر)

اٰیَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَّلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

اس میں سے ہر آیت کے ایک ظاہری معنی ہیں اور ایک باطنی اور ہر حد کیواسطے ایک جگہ خبردار ہونے کی ہے۔ (شرح السنۃ)

۲۲۲/۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَّمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رض بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم تین ہیں (یعنی دین کے علم) ایک تو آیتِ محکم (یعنی مضبوط اور غیرمنسوخ) دوسرے سنتِ قائمہ (یعنی مستند حدیثیں) اور تیسرے فریضۂ عادلہ (یعنی اجماع امت اور قیاس) اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ زائد ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۲۳/۳۷ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ اَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ اَوْ مُخْتَالٍ۔

حضرت عوف بن مالک الاشجعی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصہ بیان نہ کرے (یعنی وعظ و نصیحت نہ کرے) مگر حاکم، یا محکوم اور مغرور و متکبر (ان میں سے دو کو تو وعظ و نصیحت جائز اور مغرور و متکبر کو ناجائز و ممنوع)۔ (ابوداؤد) اور اس کو دارمی نے عمرو بن شعیب سے روایت کیا اور انھوں نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے (روایت کیا) اور ایک روایت میں اس کے بدلہ میں اومراء بیان کیا۔

۲۲۴/۳۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فتویٰ بغیر علم کے دیا ہوا ہوگا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔ اور جس نے اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا اس نے خیانت کی۔ (ابوداؤد)

۲۲۵/۳۹ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت معاویہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۲۶/۴۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّيْ مَقْبُوْضٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم فرائض اور قرآن کو سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ اس لئے کہ میں اٹھا لیا جاؤں گا (مراد فرائض سے یا تو فرض چیزیں ہیں یا علمِ فرائض)۔ (ترمذی)

۲۲۷/۴۱ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابودرداء رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر فرمایا یہ وقت کہ جاتا رہے گا علم آدمیوں میں سے یہاں تک کہ وہ علم کے ذریعہ کسی چیز پر قدرت نہ رکھیں گے (علم سے مراد وحی ہے اور اشارہ ہے اپنی وفات کی طرف ہے)۔ (ترمذی)

۲۲۸/۴۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُّوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِنَّهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّمِثْلُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے جب علم حاصل کرنے کے لئے لوگ اونٹوں کے جگر کو پھاڑ ڈالیں گے (یعنی دور دراز کا سفر کریں گے) لیکن کسی جگہ کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ نہ پائیں گے۔ (ترمذی) اور جامع ترمذی میں ابن عیینہ رح سے منقول ہے کہ مدینہ کے وہ عالم مالک بن انس ہیں اور عبدالرزاق نے بھی یہی لکھا ہے اور اسحٰق بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابن عیینہ رح کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مدینہ کا

وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

وہ عالم عمری ہے یعنی حضرت عمرؓ کے خاندان سے اور اس کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

۲۲۹/۴۳ وَعَنْهُ قَالَ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مجھ کو معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا خدائے عزّ وجل اس امت کے لئے ہر ہر صدی پر ایک شخص کو بھیجتا ہے جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۳۰/۴۴ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَدْخَلِ مِنْ حَدِيْثِ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مَعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)

ابراہیم بن عبدالرحمٰن العُذری کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حاصل کریں گے اس علم (کتاب و سنت) کو ہر آیندہ آنیوالی جماعت میں سے اس کے نیک لوگ جو دُور کریں گے اس سے حد سے گزر جانیوالے لوگوں کی تحریف کو اور اہلِ باطل کی افترا پردازی اور جاہلوں کی تاویلات کو۔ (بیہقی)

اور حضرت جابرؓ کی اس حدیث کو جس کا شروع یہ ہے فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ ہم باب تیمم میں بیان کریں گے۔ اِنْ شاء اللہ تعالیٰ

فصل سوم

۲۳۱/۴۵ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حسن بصری رح سے مُرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اس غرض سے علم حاصل کررہا ہو کہ اس سے اسلام کو تازہ زندگی بخشے گا تو اس کے اور انبیاء ؑ کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (دارمی)

۲۳۲/۴۶ وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْاٰخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حسن بصری رح سے مُرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کا حال پوچھا گیا جن میں سے ایک تو عالم تھا جو فرض نماز پڑھتا تھا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور ساری رات عبادت کرتا تھا۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ ان میں سے کون بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس عالم کو جو فرض نماز پڑھتا اور لوگوں کو علم سکھاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا تھا، ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر۔ (دارمی)

۲۳۳/۴۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهٗ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ہے وہ شخص جو دین کی سمجھ رکھتا ہو۔ اگر اس کی طرف کوئی حاجت لائی گئی تو اس نے نفع پہنچایا اور اس سے بے پرواہی کی گئی تو بے پروا رکھا اس نے اپنے آپ کو۔ (رزین)

۲۳۴/۴۸ وَعَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَاْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِيْ حَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عکرمہؒ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے (ایک روز) عکرمہؒ سے کہا کہ تم ہر جمعہ کو لوگوں کے سامنے حدیث بیان کرو۔ یعنی ہفتہ میں ایک بار وعظ و نصیحت کو کم سمجھیں تو پھر ہفتہ میں دوبار اور اس سے زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں تین بار اور رنجیدہ اور تنگ نہ کر تو لوگوں کو اس سے زیادہ اس قرآن سے۔ اس کے بعد ابن عباسؓ نے کہا۔ اور میں تجھ کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ تو کسی قوم یا جماعت کے پاس جائے اور وہ اپنی باتوں میں مشغول ہوں اور تو ان کی باتوں کو منقطع کر کے ان کو وعظ و نصیحت شروع کر دے اور ان کو تکلیف پہنچائے۔ ایسی حالت میں تجھ کو چاہیے کہ خاموش رہ البتہ اگر وہ تجھ سے وعظ و نصیحت کی خواہش کریں تو ان کے سامنے حدیث بیان کر جبکہ وہ اس کے خواہشمند ہوں اور دعا میں مقفیٰ عبارت استعمال نہ کریں میں نے معلوم کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کہ وہ ایسا نہ کرتے تھے (یعنی دعا میں مقفیٰ الفاظ استعمال نہ کرتے تھے)۔ (بخاری)

۲۳۵/۴۹ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت واثلہؓ بن الاسقع کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے علم کو طلب کیا اور اس کو حاصل کر لیا اس کو دوہرا اجر ملے گا اور اگر علم حاصل نہ ہوا تو اکہرا ثواب ملے گا۔ (دارمی)

۲۳۶/۵۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو اس کے جن عمل یا نیکیوں سے مرنے کے بعد ثواب پہنچتا ہے ان میں ایک تو علم ہے جس کو اس نے سیکھا اور رواج دیا تھا اور دوسرے نیک اولاد ہے جس کو اپنے بعد چھوڑا ہے اور تیسرے قرآن ہے جو وارثوں کے لئے چھوڑا ہو، چوتھے مسجد ہے جس کو اپنی زندگی میں بنایا ہو پانچویں سرائے یا مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو چھٹے نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہو ساتویں وہ خیرات ہے جس کو اس نے اپنی صحت و زندگی میں اپنے مال سے نکالا ہو ان تمام چیزوں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد اس کو پہنچتا ہے۔ (ابن ماجہ بیہقی)

۲۳۷/۵۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی (خفی) بھیجی ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرے تو میں اس پر جنت کے راستہ کو آسان کر دوں گا اور جس شخص کی میں نے دونوں آنکھیں چھین لی ہوں تو میں ان کا بدلہ اس کو جنت دوں گا اور علم کے اندر زیادتی عبادت میں زیادتی سے بہتر ہے۔ اور پرہیزگاری دین کی بنیاد ہے۔ (بیہقی)

۲۳۸/۵۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رات کو تھوڑی دیر درس دینا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (دارمی)

۲۳۹/۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَّاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو مجلسوں میں سے گزرے جو مسجد میں منعقد ہوئی تھیں آپ نے فرمایا دونوں مجلسیں بھلائی پر ہیں لیکن ان میں ایک بہتر ہے دوسرے سے۔ ان دونوں مجلسوں یا جماعتوں میں سے ایک عبادت میں مصروف ہے اور خدا سے دعا کر رہی ہے اور اس سے اپنی خواہش و رغبت کا اظہار کر رہی ہے خواہ اس کو دے یا نہ دے اور دوسری جماعت فقہ یا علم کو حاصل کر رہی ہے اور جاہلوں کو علم سکھا رہی ہے پس یہ لوگ بہتر ہیں اور میں بھی معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں (یہ کہکر) پھر آپ بھی ان میں بیٹھ گئے۔ (دارمی)

۲۴۰/۵۴ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَّكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا

حضرت ابودرداء رضی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مقدار علم کی کیا ہے کہ جب انسان اتنا علم حاصل کرے تو فقیہ بن جائے (اور دنیا و آخرت میں اس کا شمار عالموں میں ہو) پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لئے چالیس حدیثیں امر دین کی یاد کرلے تو اللہ تعالےٰ اس کو قیامت میں فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہونگا (بیہقی)

۲۴۱/۵۵ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرًا وَّحْدَهٗ اَوْ قَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت انس بن مالک رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ سخاوت کرنے والوں میں کون سب سے بڑا سخی ہے؟ صحابہ رضی نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ سخاوت کرنے والوں میں سب سے زیادہ سخی ہے۔ پھر اولادِ آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ شخص ہوگا جس نے علم کو سیکھا اور اس کو پھیلایا۔ یہ شخص قیامت کے دن ایک امیر یا ایک جماعت کی شان و شکوہ کی طرح آئے گا۔ (بیہقی)

۲۴۲/۵۶ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا۔ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُوْرٌ فِيْمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ

حضرت انس بن مالک رضی کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ایسے حریص ہیں جن کا پیٹ (کبھی) نہیں بھرتا۔ ایک تو علم کا حریص کہ علم سے اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا اور دوسرا دنیا کا حریص کہ دنیا سے اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ (مذکورہ تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔ بیہقی کہتے ہیں امام احمد نے ابوداؤد کی حدیث کے لئے فرمایا کہ یہ لوگوں میں بہت مشہور ہے لیکن اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔

۲۴۳/۵۷ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًى لِلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَاَ

عون رح کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی نے بیان کیا کہ دو حریص ہیں جو (کبھی) سیر نہیں ہوتے اہل علم اور دنیا دار اور (درجہ میں) دونوں برابر نہیں اہل علم تو زیادہ کرتا ہے خدا کی رضامندی و خوشنودی کو اور دنیا دار زیادتی کرتا ہے سرکشی میں۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی نے یہ آیت پڑھی: كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى

عَبْدُ اللّٰہِ کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی قَالَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی۔ یعنی انسان البتہ سرکشی کرتا ہے اس لئے اپنے آپ کو بے پرواہ جانتا ہے۔ عون راوی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے عالم کے حق میں یہ آیت پڑھی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ یعنی خدا کے بندوں میں عالم خدا سے ڈرتے ہیں۔ (دارمی)

۲۴۴/۵۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ سَیَتَفَقَّھُوْنَ فِی الدِّیْنِ یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ یَقُوْلُوْنَ نَاْتِی الْاُمَرَآءَ فَنُصِیْبُ مِنْ دُنْیَاھُمْ وَنَعْتَزِلُھُمْ بِدِیْنِنَا وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ کَمَا لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْکُ کَذٰلِکَ لَا یُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِھِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ کَاَنَّہٗ یَعْنِی الْخَطَایَا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے بہت سے لوگ دین کا علم حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم اُمرا کے پاس جاکر ان کی دنیا (دولت) میں سے اپنا حصّہ حاصل کریں گے اور اپنے دین کو ان سے علیحدہ رکھیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا جس طرح خار دار درخت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا مگر کانٹا۔ اسی طرح اُمراء کی صحبت سے حاصل نہیں ہوتا مگر گناہ۔ (ابن ماجہ)

۲۴۵/۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْہُ عِنْدَ اَھْلِہٖ لَسَادُوْا بِہٖ اَھْلَ زَمَانِھِمْ وَلٰکِنَّھُمْ بَذَلُوْہُ لِاَھْلِ الدُّنْیَا لِیَنَالُوْا بِہٖ مِنْ دُنْیَاھُمْ فَھَانُوْا عَلَیْھِمْ سَمِعْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْھُمُوْمَ ھَمًّا وَّاحِدًا ھَمَّ اٰخِرَتِہٖ کَفَاہُ اللّٰہُ ھَمَّ دُنْیَاہُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِہِ الْھُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ فِیْ اَیِّ اَوْدِیَتِھَا ھَلَکَ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِہٖ مَنْ جَعَلَ الْھُمُوْمَ اِلٰی اٰخِرِہٖ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ نے فرمایا ہے کہ اہلِ علم علم کی حفاظت کریں اور اُس کے اہل ہی کو سکھائیں۔ تو وہ اپنے زمانہ کے سردار بن جائیں اپنے علم کے سبب۔ لیکن (اہلِ علم نے ایسا نہیں کیا بلکہ) انھوں نے علم کو دنیاداروں پر خرچ کیا تاکہ اس کے ذریعہ سے ان کی دنیا (دولت) کو حاصل کریں پس وہ دنیاداروں کی نگاہ میں ذلیل ہوئے۔ میں نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جس شخص نے اپنے مقاصد میں سے صرف ایک مقصد یعنی آخرت کے مقصد کو اختیار کرلیا تو اللہ اس کے دُنیاوی مقصد کو خود پورا کر دیتا ہے اور جس شخص کے مقاصد پراگندہ اور متفرق ہوں جیسا کہ دنیا کے حالات ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ وہ خواہ کسی جنگل (یعنی دنیا کے کسی حصّہ) اور کسی حالت میں ہلاک ہو۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)۔ بیہقی نے شعب الایمان میں اس حدیث کو ابن عمرؓ سے بیان کیا ہے۔

۲۴۶/۶۰ وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰفَۃُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ وَاِضَاعَتُہٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِہٖ غَیْرَ اَھْلِہٖ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا)

اَعمش رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علم کی آفت بھولنا ہے اور علم کا ضائع کرنا یہ ہے کہ تو اس کو نا اہل کے سامنے بیان کرے۔ (دارمی مُرسلاً)

۲۴۷/۶۱ وَعَنْ سُفْیَانَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِکَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَآءِ قَالَ الطَّمَعُ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

سفیان رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے حضرت کعبؓ سے دریافت کیا۔ تمہارے نزدیک اہلِ علم کون ہے؟ کعبؓ نے جواب دیا، وہ لوگ جو اپنے علم کے موافق عمل کریں۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ عالموں کے دلوں سے کونسی چیز علم کو نکال لیتی ہے؟ کعبؓ نے جواب دیا لالچ۔ (دارمی)

۲۴۸/۶۲ وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ یَقُوْلُھَا

احوص بن حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بُرائی کی بابت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بُرائی کی بابت مجھ سے (کچھ) نہ پوچھو بلکہ بھلائی کے متعلق پوچھو۔ آپ نے تین بار ان جملوں کو

ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَ اِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ادا فرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ خبردار ہو کہ شریروں میں بدترین بُرے علماء ہیں اور بھلے لوگوں میں سب سے بہتر بھلے علماء ہیں۔ (دارمی)

۲۴۹/۶۳ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهٖ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو درداء رضہ کہتے ہیں کہ خدا کے نزدیک قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے سب سے بدتر شخص وہ عالم ہے جس کے علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے۔ (دارمی)

۲۵۰/۶۴ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتٰبِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

زیاد بن حدیر رضہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضہ نے پوچھا تم جانتے ہو اسلام کو تباہ و برباد کرنے والی کونسی چیز ہے؟ میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں حضرت عمر رضہ نے فرمایا اسلام کو تباہ کرتا ہے پھسلنا عالم کا (یعنی اس کی غلطی یا گناہ) اور جھگڑنا منافق کا کتاب اللہ کے اندر اور تباہ کرتا ہے گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا۔ (دارمی)

۲۵۱/۶۵ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حسن بصری رحہ سے روایت ہے کہ علم دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو دل میں ہے پس یہ علم نفع دیتا ہے اور دوسرا وہ جو زبان پر ہے پس یہ آدمی پر خدائے عزوجل کی دلیل و حجت ہے۔ (دارمی)

۲۵۲/۶۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں (یعنی دو قسم کے علم) یاد رکھی ہیں جن میں سے ایک کو (یعنی علم ظاہر کو) تو میں نے تمہارے درمیان پھیلا دیا ہے اور دوسرا (علم باطنی) اگر میں اس کو بیان کروں، تو میرا یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔ (بخاری)

۲۵۳/۶۷ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللهُ اَعْلَمُ قَالَ اللهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ انھوں نے (لوگوں کو مخاطب کرکے) کہا۔ لوگو! تم میں سے جو شخص کسی بات کو جانتا ہو وہ اس کو بیان کردے اور جو نہ جانتا ہو، اس کی نسبت وہ کہہ دے کہ اللہ ہی جانتا ہے اس لئے کہ جس چیز کا اس کو علم نہیں ہے اس کی نسبت اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہنا بھی علم کی ایک قسم ہے چنانچہ خداوند تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے فرمایا ہے: قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔ یعنی میں اس قرآن پر تم سے کوئی اجرت یا بدلہ نہیں مانگتا اور میں تکلف کرنے والے لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۴/۶۸ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے کہ یہ علم (یعنی کتاب و سنّت کا علم) دین ہے۔ پس جب تم اس کو حاصل کرو تو یہ دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔ (مسلم)

۲۵۵/۶۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا وَاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رضہ نے (قاریوں کو مخاطب کرکے کہا) اے قاریوں کے گروہ سیدھے رہو پس تحقیق تم سبقت لے گئے ہو دور کی سبقت، اگر تم راہ مستقیم سے ہٹ کر ادھر ہوگئے تو البتہ تم بڑی گمراہی میں پڑ جاؤگے (بخاری)

۲۵۶/۷۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ

وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ -)

سے پناہ مانگو غم کے کنوئیں سے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ غم کا کنواں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ ایک وادی (نالہ) ہے دوزخ میں جس سے دوزخ دن میں چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس میں کون داخل ہوگا؟ فرمایا وہ قرآن پڑھنے والے جو اپنے اعمال کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ خدا کے نزدیک مبغوض ترین وہ قاری (قرآن پڑھنے والے) ہیں جو امراء سے ملاقات کرتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی محاربی نے کہا ہے کہ اُمراء سے مراد ظالم امراء ہیں

۲۵۷/۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلد ہی لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا اور نہیں باقی رہے گا قرآن میں مگر اس کے نقوش۔ ان کی مسجدیں (ظاہر میں) آباد ہوں گی لیکن فی الحقیقت وہ خراب ہوں گی ہدایت سے ان کے علماء آسمان کے نیچے (بسنے والی) مخلوق میں سب سے بدتر ہوں گے اُن ہی سے دین میں فتنہ برپا ہوگا اور ان ہی میں لوٹ آئے گا۔ (بیہقی در شعب الایمان)

۲۵۸/۴۲ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذِهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهٗ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِّمَّا فِيْهِمَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهٗ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ)۔

حضرت زیاد بن لبیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا ذکر فرمایا (یعنی ابتلا اور فتنہ کا) اور پھر فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جبکہ علم جاتا رہے گا۔ میں نے یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہ! علم کیوں کر جاتا رہیگا حالانکہ ہم قرآن کو پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں گے، وہ اپنے بچوں کو پڑھائیں گے اسی طرح یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا زیاد تیری ماں تم کو گم کرے میں تو مدینہ میں تجھ کو سمجھ دار انسان خیال کرتا تھا۔ کیا یہ یہود و نصاریٰ توراۃ اور انجیل کو نہیں پڑھتے ہیں لیکن جو کچھ ان کتابوں کے اندر ہے اس میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے۔ (احمد۔ ابن ماجہ اور ترمذی اور دارمی نے اس کو ابو امامہؓ سے روایت کیا۔)

۲۵۹/۴۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّيْ امْرُءٌ مَّقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْتَقَصُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَّفْصِلُ بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ علم کو سیکھو اور سکھاؤ اور علم فرائض (فرض احکام کا علم) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ سیکھو قرآن کو اور سکھاؤ لوگوں کو۔ بس میں ایک شخص ہوں، جو اُٹھایا جاؤں گا اور علم کو بھی عنقریب اُٹھا لیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہانتک کہ اختلاف کریں گے دو شخص ایک فرض چیز میں، اور ایسا کوئی شخص نہ پائیں گے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے (یعنی علم اس قدر کم ہو جائے گا یا فتنے اس قدر بڑھ جائیں گے۔ (دارمی۔ دارقطنی)

۲۶۰/۴۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا یُنْتَفَعُ بِهٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لَا یُنْفَقُ مِنْهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس علم کی مثال جس سے نفع نہ اُٹھایا جائے اس خزانہ کے مانند ہے جس میں سے خدا کی راہ میں کچھ خرچ نہ کیا جائے۔ (احمد۔ دارمی)

کِتَابُ الطَّهَارَةِ — پاکیزگی کا بیان

فصل اوّل

۲۶۱ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَیْكَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ تَمْلَاٰنِ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَایَةَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلَا فِی الْجَامِعِ وَلٰکِنْ ذَکَرَهَا الدَّارِمِیُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

حضرت ابومالک اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک رہنا آدھا ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا بھر دیتا ہے (اعمال کی) ترازو کو اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بھر دیتے ہیں آسمانوں اور زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے یا تیرے اوپر دلیل ہے ہر شخص (جب صبح کرتا ہے۔ یعنی صبح سوکر اٹھتا ہے تو اپنی جان کو اپنے کاموں میں بیچتا (لگاتا) ہے۔ پس آزاد کرتا ہے (اپنے کام میں کامیاب ہوکر) اپنی جان کو، یا ہلاک کرتا ہے (ناکام ہوکر)۔ (مسلم)

۲۶۲/۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ وَکَثْرَةُ الْخُطٰی اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ وَفِیْ حَدِیْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ مَرَّتَیْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ ثَلٰثًا۔)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤں میں تم کو وہ چیز جو تمہارے گناہوں کو دور کردے اور (جنت میں) تمہارے درجات کو بڑھائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا پورا کرنا وضو کا بیماری یا تکلیف کی حالت میں۔ کثرت سے قدموں کا رکھنا (جانا) طرف مسجد کے اور ایک نماز کے بعد انتظار کرنا دوسری نماز کا۔ ”پس یہی رباط“ مالک بن انس رضؓ کی حدیث میں ”یہ ہے رباط“ کا لفظ دو مرتبہ آیا ہے اور ترمذی میں تین تین مرتبہ۔ (مسلم۔ ترمذی)

۲۶۳/۳ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عثمانؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے اس کے (تمام) گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۴/۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ کُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ یَدَیْهِ کُلُّ خَطِیْئَةٍ کَانَ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کا ارادہ کرتا ہے اور اپنے منہ کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ جن کو آنکھوں نے کیا تھا دھل جاتے اور خارج ہو جاتے ہیں یا اس پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں پھر جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے وہ تمام گناہ جن کو ہاتھوں نے کیا تھا۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ خارج ہو جاتے ہیں پھر جب وہ دونوں پاؤں

خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کو دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے وہ تمام گناہ جن کی طرف وہ چلے تھے پانی یا اس کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہانتک کہ وہ پاک ہو جاتا ہے گناہوں سے۔ (مسلم)

۲۶۵/۵ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَّكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَّذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان شخص کہ جب نماز کا وقت آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے اور خشوع اور رکوع کرے گر یہ کہ اس کا یہ عمل اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ گناہ کبیرہ نہ کرے اور ایسا ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔ (مسلم)

۲۶۶/۶ وَعَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے وضو کیا پس تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر کلّی کی اور ناک جھاڑی پھر تین مرتبہ منہ دھویا پھر تین مرتبہ سیدھا ہاتھ کہنی تک دھویا پھر الٹا ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا پھر تین مرتبہ سیدھے پاؤں کو دھویا۔ پھر تین مرتبہ الٹے پاؤں کو دھویا اور پھر کہا حضرت عثمانؓ نے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح اب میں نے وضو کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور نماز کے اندر اپنے دل سے باتیں نہ کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۷/۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے دل اور منہ سے متوجہ ہو کر (یعنی ظاہر و باطن کو یکسو کرکے) تو اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے جنت۔ (مسلم)

۲۶۸/۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ يَّتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ هٰكَذَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰى اٰخِرِهٖ

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے تم میں سے کوئی ایسا شخص جو وضو کرے اور اس کی خوبیاں انتہا پر پہنچا دے (آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ) اور پورا وضو کرے اور پھر کہے گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ خدائے واحد کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ خدائے واحد کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ محمدؐ خدا کے بندے اور رسول ہیں مگر یہ کہ کھول دیئے جاتے ہیں اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے جس دروازے میں سے اس کا جی چاہے جنت میں داخل ہو۔ (مسلم۔ حمیدی جامع الاصول۔ نووی۔ ترمذی اور ترمذی نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ الخ یعنی اے اللہ مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے بنا، اور

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ بِعَيْنِهِ إِلَّا كَلِمَةَ أَشْهَدُ قَبْلَ أَنَّ مُحَمَّدًا) | پاکیزگی کرنے والوں میں شامل کر۔)

۲۶۹/۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کو قیامت کے دن "غر المحجلین" یعنی روشن پیشانی اور سفید اعضا والے کی صفت سے پکارا جائے گا۔ اور یہ روشنی و سفیدی وضو کی وجہ سے ہوگی۔ پس تم میں سے جس شخص کے لئے یہ ممکن ہو کہ اپنی پیشانی کی روشنی کو بڑھائے، پس چاہیئے کہ وہ ایسا ہی کرے۔ (بخاری و مسلم)

۲۷۰/۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنچے گی (جنت میں) مومن کو زینت یا زیور جہاں تک پہنچے گا وضو کا پانی۔ (مسلم)

فصل دوم

۲۷۱/۱۱ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ثوبان رض کا بیان ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدھے رہو اور ہرگز طاقت نہ رکھ سکو گے سیدھے رہنے کی اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں بہترین چیز نماز ہے اور نہیں حفاظت کرتا وضو کی مگر مومن۔ (مالک، احمد، ابن ماجہ، دارمی)

۲۷۲/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے وضو پر لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں۔ (ترمذی)

فصل سوم

۲۷۳/۱۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطَّهُوْرُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو۔ (احمد)

۲۷۴/۱۴ وَعَنْ شَبِيْبِ بْنِ أَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطَّهُوْرَ وَإِنَّمَا يُلَبِّسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ أُولٰٓئِكَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت شبیب بن ابی روح رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رض میں سے کسی صحابی رض سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) صبح کی نماز پڑھی اور اس میں سورۂ روم کی تلاوت کی۔ پس آپ کو تشابہ ہوا۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح وضو نہیں کرتے اور اس وجہ سے ہم پر اشتباہ ڈالتے ہیں قرآن میں۔ (نسائی)

۲۷۵/۱۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِيْ أَوْ فِي يَدِهٖ قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْإِيْمَانِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

قبیلۂ بنو سلیم کے ایک شخص نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شمار کیا میرا ہاتھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا میرے ہاتھ پر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) آدھی ترازو کو بھرتا ہے اور الحمد للہ پوری ترازو کو بھرتا ہے اور تکبیر (اللہ اکبر کہنا) بھر دیتی ہے اس چیز کو جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور روزہ آدھا صبر ہے اور پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔ (ترمذی)

۲۷۶/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ صنابحی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ وَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهُ نَافِلَةً لَهُ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ)

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندۂ مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے، پس وہ کلی کرتا ہے تو خارج ہو جاتے ہیں گناہ اس کے مُنہ کے اور جب ناک جھاڑتا ہے تو نکل جاتے ہیں گناہ ناک کے اور جب منہ دھوتا ہے تو نکل جاتے ہیں گناہ چہرے اور آنکھوں کے۔ یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے کے گناہ بھی خارج ہو جاتے اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو دونوں ہاتھوں کے گناہ دُھل جاتے ہیں یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ خارج ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں کے گناہ بھی اور جب پاؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ پاؤں کے ناخنوں کے گناہ بھی۔ پھر وہ چلتا ہے مسجد کی طرف اور اس کی نماز اس کے (اعمال میں) زیادتی ہے۔

(مالک۔ نسائی)

۲۷۷/۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا قَالُوا أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقبرہ (جنت البقیع) میں تشریف لے گئے پس فرمایا آپ نے سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین! اور ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں اور تمنا رکھتا ہوں میں اس کی کہ دیکھیں ہم اپنے بھائیوں کو (یہ سُن کر) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تم میرے دوست ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ قیامت میں ان لوگوں کو کیوں کر پہچانیں گے جو ابھی تک آپ کی امت میں نہیں آئے؟ آپ نے فرمایا مجھ کو بتلاؤ کہ اگر ایک شخص کے پاس سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے گھوڑے ہوں اور وہ نہایت سیاہ گھوڑوں کے اندر ملے ہوئے ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو شناخت نہ کرلے گا؟ صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا وہ (امت قیامت میں) وضو کے اثر سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ان سے پہلے موجود ہوں گا۔ (مسلم)

۲۷۸/۱۸ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْظُرُ إِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيَّ فَأَعْرِفُ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ يَمِينِي مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِي مِثْلُ ذٰلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلٰى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کو سجدہ کی اجازت دی جائے گی اور پھر پہلا شخص میں ہوں گا ان لوگوں میں جن کو سجدہ سے سر اٹھانے کا حکم دیا جائے گا۔ پس دیکھوں گا میں اپنے آگے انبوہ خلق کا اور اُن میں میں اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ پھر اسی قسم کا انبوہ اپنے پیچھے دیکھوں گا اور پہچان لوں گا دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو۔ پھر اپنی دائیں جانب اور بائیں طرف دیکھوں گا اس کے مانند اور اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! ان امتوں کے درمیان آپ کیوں کر اپنی امت کو پہچانیں گے (خاص کر) حضرت نوحؑ کی امت سے اپنی امت تک کے انبوہ

كُتُبُهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ہیں۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لوگ وضو کے اثر سے روشن پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کے ہوں گے اور سوائے اس کے اور کوئی امت ایسی نہ ہوگی اور ان کو اس طرح پہچان لوں گا کہ ان کا نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھوں میں ہوگا اور اس طرح شناخت کروں گا کہ ان کی خورد سال اولاد ان کے آگے دوڑتی ہوگی۔ (احمد)

بَابُ مَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ وضو کو واجب کرنے والی چیزوں کا بیان

فصل اوّل

۲۷۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے وضو شخص کی نماز قبول نہیں کی جاتی جب تک کہ وضو نہ کرے۔ (بخاری ومسلم)

۲۸۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغیر پاکیزگی یا وضو کے نماز قبول نہیں کی جاتی اور نہ حرام مال کی خیرات قبول ہوتی ہے۔ (مسلم)

۲۸۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھ کو مذی زیادہ آتی تھی اور میں اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی میرے نکاح میں تھیں آپ سے اس کا حکم دریافت کرتے ہوئے شرماتا تھا۔ پس میں نے حضرت مقدادؓ سے دریافت کرنے کو کہا۔ حضرت مقدادؓ نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا (مذی کے خارج ہونے پر) صرف پیشابگاہ کو دھو ڈالے اور وضو کرلے۔ (بخاری ومسلم)

۲۸۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو آگ نے پکایا ہو اس چیز کو کھانے کے بعد وضو کرو۔ (مسلم)

قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

امام محی السنۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی اس حدیث سے منسوخ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز پڑھی، اور وضو نہیں کیا۔ (بخاری ومسلم)

۲۸۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ تَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا۔

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو وضو کر اور جی نہ چاہے تو نہ کر۔ پھر اس نے پوچھا کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کر۔ پھر اس نے سوال کیا۔ کیا میں بکریوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا کیا اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا

۲۸۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِهٖ شَیْئًا فَاَشْکَلَ عَلَیْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنے پیٹ کے اندر کچھ پائے (یعنی قراقر) پس مشتبہ ہوئی اس پر یہ بات کہ خارج ہوئی کوئی چیز یا نہیں۔ پس اس کو چاہئے جب تک وضو کے لئے مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک آواز کو نہ سنے یا بُو نہ پائے۔ (مسلم)

۲۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دُودھ پیا اور کلی کی اور فرمایا دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۸۶ وَعَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الصَّلَوَاتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ تَکُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ یَا عُمَرُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں (پانچ نمازیں) اور موزوں پر مسح کیا۔ پس حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آج آپ نے وہ چیز کی ہے جس کو کبھی آپ نے نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا عمر! میں نے قصداً ایسا کیا ہے (تاکہ لوگوں کو اس کا جواز معلوم ہوجائے)۔ (مسلم)

۲۸۷ وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت سوید بن نعمانؓ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح خیبر کے سال میں سفر پر گئے جب مقام صہبا میں پہنچے جو خیبر کے پاس واقع ہے تو عصر کی نماز پڑھی اور پھر توشہ منگوایا ستو لایا گیا اور آپ کے حکم سے گھولا گیا پھر آپ نے اور ہم نے اس کو کھایا اور پھر مغرب کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔ (بخاری)

فصل دوم

۲۸۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِیْحٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو واجب نہیں ہوتا مگر آواز یا بُو سے۔ (احمد۔ ترمذی)

۲۸۹ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے مذی کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو لازم آتا ہے اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔ (ترمذی)

۲۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ)۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی کنجی وضو ہے اور نماز کی تحریم تکبیر ہے (یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دینے سے تمام چیزیں حرام ہوجاتی ہیں) اور نماز کی تحلیل سلام کہنا ہے (یعنی سلام کے بعد نماز ختم ہو جاتی ہے اور تحریم بھی)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۲۹۱ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّاْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِیْ اَعْجَازِهِنَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت علی بن طلقؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی ہوا بغیر آواز خارج ہو تو اس کو وضو کرنا چاہئے اور نہ جماع کرو تم عورتوں سے ان کی مقعد (پاخانہ کی جگہ) میں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۹۲/۱۴ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت معاویہ بن سفیان رضؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آنکھیں سرین کا بند ہیں۔ پس جب آنکھ سوجاتی ہے تو یہ بند کھل جاتا ہے۔ (دارمی)

۲۹۳/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِي غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّؤُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ يَنَامُونَ بَدَلَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ۔

حضرت علی رضؓ کا بیان ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرین کا بند آنکھیں ہیں پس جو شخص سوجائے اس کو چاہئے کہ وضو کرے۔ (ابوداؤد) امام محی السنہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو بیٹھا نہ ہو لیٹ کر سویا ہو چنانچہ حضرت انس رضؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عشاء کی نماز کا بیٹھے ہوئے انتظار کیا کرتے تھے یہانتک کہ نیند کے سبب ان کے سر جھک جھک جاتے تھے اسی حالت میں وہ اُٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو نہ کرتے تھے۔ (ترمذی)

۲۹۴/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے اس لئے کہ جس وقت آدمی لیٹتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۹۵/۱۷ وَعَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت بُسرہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے عضو خاص کو چھوئے اس کو چاہئے کہ وضو کرے۔
(مالک۔ احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔)

۲۹۶/۱۸ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ) وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوخٌ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْلَمَ بَعْدَ قُدُومِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضٰى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلٰى ذَكَرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ۔

حضرت طلق بن علی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وضو کرنے کے بعد اگر کوئی شخص اپنے عضو خاص کو چھوئے، (تو کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا وہ بھی تو آدمی ہی کا ایک حصّہ یا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) امام محی السنہ کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہے اس لئے کہ ابوہریرہ رضؓ طلق رضؓ کے آنے کے بعد اسلام لائے ہیں اور ابوہریرہ رضؓ سے یہ روایت منقول ہے کہ، جب تم میں سے کسی کا ہاتھ عضو مخصوص پر پہنچ جائے اور ہاتھ اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو وضو کرنا چاہئے۔
(شافعی۔ دارقطنی۔ نسائی)

۲۹۷/۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا بِحَالٍ إِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَأَيْضًا إِسْنَادُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَإِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کا بوسہ لیتے اور بغیر وضو کئے (یعنی سابقہ وضو سے) نماز پڑھ لیتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے کہا کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک عروہؓ یا ابراہیم التیمی کا حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرنا کسی حال میں صحیح نہیں اور ابوداؤد نے کہا کہ یہ مرسل ہے اور عروہؓ نے عائشہ سے نہیں سنا)۔

۲۹۸/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانہ کا گوشت کھایا پھر پونچھ لیا اپنا ہاتھ ٹاٹ سے جو آپ کے نیچے بچھا ہوا تھا اور پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لی۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

۲۹۹/۲۱ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنی ہوئی پسلی لے گئی۔ پس آپ نے اس میں سے کھایا پھر نماز کو کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔ (احمد)

فصل سوم

۳۰۰/۲۲ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابورافع رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کے پیٹ کی چیزیں (دل اور کلیجی وغیرہ) بھونتا تھا آپ (اسمیں سے کھاتے) پھر نماز کو کھڑے ہو جاتے اور وضو نہ کرتے۔ (مسلم)

۳۰۱/۲۳ وَعَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ لَهٗ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ فَقَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا اَبَا رَافِعٍ! فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ)

حضرت ابورافع رضؓ کہتے ہیں کہ میرے پاس تحفہ کے طور پر بکری کا گوشت بھیجا گیا تھا۔ میں نے (اس کو پکانے کے لئے) ہانڈی میں ڈال دیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ابورافع یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ بکری کا گوشت ہے جو میرے پاس ہدیہ کے طور پر آیا تھا پس میں نے اس کو ہانڈی میں پکا لیا۔ آپ نے فرمایا ابورافع ایک دست مجھ کو بھی دو۔ پس میں نے ایک دست دیدیا۔ پھر آپ نے فرمایا ایک دست اور دو۔ میں نے دوسرا دست بھی دیدیا۔ پھر آپ نے فرمایا ایک دست اور دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ بکری کے تو دو ہی دست ہوتے ہیں۔ پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابورافعؓ سے۔ ابورافع! اگر تو خاموش رہتا تو مجھ کو دست پر دست دیتا چلا جاتا جب تک کہ چپ رہتا۔ پھر آپ نے پانی منگوایا، اپنا منہ دھویا اور کلی کی اور پھر انگلیوں کے پورے دھوئے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور پھر ابورافع کے پاس گئے اور ان کے نزدیک ٹھنڈا گوشت دیکھا پھر آپ نے اس میں سے کھایا پھر مسجد میں گئے اور نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ (احمد۔ اور دارمی نے اس کو ابوعبید

۳۰۲/۲۴ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُبَيٌّ وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْنَا فَقَالَا اَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ میں اور ابی بن کعبؓ اور ابوطلحہؓ ہم سب بیٹھے ہوئے تھے پس ہم نے گوشت روٹی کھائی اور پھر وضو کے لئے پانی منگوایا۔ ابیؓ اور طلحہ نے کہا وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جو ابھی ہم نے کھایا ہے۔ انھوں نے کہا کیا پاک چیزوں کے کھانے سے وضو کرتے ہو ان چیزوں کو کھا کر وضو نہیں کیا اس شخص نے جو تم سے بہتر ہیں۔ (احمد)

۳۰۳/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَجَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ اَوْ

حضرت ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ مرد کا اپنی عورت کا بوسہ لینا اور اس کو ہاتھ سے چھونا یہ بھی ملامسہ ہے (جس کا ذکر آیت اَوْ لٰمَسْتُمُ الخ میں ہے) اور جس شخص نے اپنی

جَسَّهَا بِيَدِهٖ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ۔ (رواہ مالک والشافعی)

عورت کا بوسہ لیا اور اس کو ہاتھ سے چھوا۔ پس اس پر وضو لازم ہے (مالک۔ شافعی)

۳۰۴/۲۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوْءُ۔ (رواہ مالک)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے تھے کہ مرد کا اپنی عورت کا بوسہ لینے سے وضو لازم آتا ہے۔ (مالک)

۳۰۵/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّئُوْا مِنْهَا۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا ہے کہ بوسہ میں لمس داخل ہے پس بوسہ لینے کے بعد وضو کیا کرو۔ (دارقطنی)

۳۰۶/۲۸ وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَلَا رَاٰهُ يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ۔

عمر بن عبدالعزیزؒ تمیم داریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو لازم آتا ہے ہر بہنے والے خون سے۔ (اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حضرت تمیم داریؓ سے نہیں سنا اور نہ انھیں دیکھا۔ یزید بن خالد اور یزید بن محمد مجہول راوی ہیں)۔

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ — پائخانہ کے آداب کا بیان

فصل اوّل

۳۰۷/۱ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا (متفق علیہ) وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي الصَّحْرَاءِ اَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ (متفق علیہ)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم پاخانہ میں جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ تو منہ کرو اور نہ پشت بلکہ مغرب یا مشرق کی طرف منہ اور پشت رکھو۔ (بخاری و مسلم)

امام محی السنہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم جنگل کا ہے اور آبادیوں میں اس کا کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں کسی ضرورت سے حضرت حفصہؓ کے مکان کی چھت پر چڑھا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قضائے حاجت کرتے دیکھا آپ قبلہ کی طرف پشت کئے ہوئے تھے اور شام کی جانب منہ۔ (بخاری و مسلم)

۳۰۸/۲ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ نَهَانَا يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔ (رواہ مسلم)

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس سے منع کیا ہے کہ ہم پاخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی جانب منہ کریں اور یا ہم سیدھے ہاتھ سے استنجا کریں اور اس سے (بھی منع کیا ہے) کہ ہم تین ڈھیلوں سے کم سے استنجا کریں اور اس سے کہ ہم استنجا کریں گوبر اور ہڈی (وغیرہ) سے۔ (مسلم)

۳۰۹/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (متفق علیہ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ میں داخل ہوتے (یعنی داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں (نر و مادہ) سے)۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۰/۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ پس آپ نے فرمایا ان دونوں قبر والوں

أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر عذاب کیا جا رہا ہے اور کسی بڑی چیز پر عذاب نہیں کیا جا رہا، ان میں سے ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر آپ نے (کھجور کی) ایک تر شاخ لی، درمیان سے چیر کر اس کے دو حصے کئے اور ایک ایک حصہ دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔ صحابہ رض نے پوچھا یا رسول اللہ یہ آپ نے کیوں کیا ہے؟ فرمایا شاید اس عمل سے ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے جب تک یہ شاخیں سبز رہیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۱/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم ان دو چیزوں سے جو لعنت کا سبب ہیں۔ صحابہ رض نے پوچھا، یا رسول اللہ وہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا ایک تو یہ کہ کوئی شخص لوگوں کے راستہ میں پاخانہ پھرے اور دوسرے یہ کہ لوگوں کے سایہ کی جگہ میں کوئی شخص پاخانہ پھرے (یعنی کسی سایہ دار درخت وغیرہ کے نیچے)۔ (مسلم)

۳۱۲/۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو (پانی پینے کے) برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانہ میں جائے تو اپنے سیدھے ہاتھ سے عضو کو نہ چھوئے (بخاری و مسلم)

۳۱۳/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے ناک کو بھی جھاڑے اور جو شخص پاخانہ کے بعد ڈھیلے سے استنجا کرے۔ اس کو چاہئے کہ طاق ڈھیلے لے (یعنی تین، پانچ، سات)۔ (بخاری و مسلم)

۳۱۴/۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کی چھاگل اور ایک برچھی کو لیتا، آپ پانی سے استنجا کرتے اور برچھی سے ڈھیلوں کو توڑتے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۳۱۵/۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَفِي رِوَايَتِهِ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ)۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ (کو جانے) کا ارادہ فرماتے تو اپنی انگوٹھی کو اتار لیتے (اس لئے کہ اس پر محمد رسول اللہ نقش تھا۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے۔ اور ایک روایت میں "نزع" کی بجائے "وضع" منقول ہے۔

۳۱۶/۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر رض کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو جانے کا ارادہ فرماتے تو ایسی جگہ تشریف لیجاتے کہ آپ کو کوئی نہ دیکھتا۔ (ابوداؤد)

۳۱۷/۱۱ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

حضرت ابوموسٰی رض کہتے ہیں کہ ایک روز میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُوْلَ فَأَتٰى دَمِثًا فِيْ أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

تھا کہ آپ نے پیشاب کا ارادہ فرمایا۔ نرم زمین پر آپ پہنچے اور دیوار کے نیچے بیٹھ کر پیشاب کیا پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کا ارادہ کرے تو پیشاب کے لئے نرم زمین کو تلاش کرے تاکہ چھینٹیں نہ اُڑیں۔ (ابوداؤد)

۳۱۸/۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب پاخانہ کا ارادہ فرماتے تو جب تک جھک کر زمین کے قریب نہ پہنچ جاتے کپڑا نہ اُٹھاتے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۳۱۹/۱۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ أُعَلِّمُكُمْ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَأَمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰى أَنْ يَسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض نے بیان کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں، جیسا باپ بیٹے کے لئے ہوتا ہے۔ میں تم کو بتاتا ہوں کہ جب تم پاخانہ کو جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ تو منہ کرو اور نہ پشت اور حکم دیا آپ نے پاخانہ کے بعد تین ڈھیلوں سے پاک کرنے کا اور منع فرمایا استنجا کرنے کو لید اور ہڈی سے اور منع فرمایا سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنے کو۔ (ابن ماجہ۔ دارمی)

۳۲۰/۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سیدھے ہاتھ کو وضو کرنے اور کھانا کھانے میں استعمال فرماتے تھے اور اُلٹے ہاتھ کو استنجا کرنے اور ہر مکروہ کام کو انجام دینے میں اور یہ کسی تکلیف کی وجہ سے نہ تھا۔ (ابوداؤد)

۳۲۱/۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جائے تو اپنے ساتھ تین پتھر (یا ڈھیلے) لے جائے کہ ان سے استنجا کرے پس یہ کافی ہوں گے (یعنی پانی کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔) (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

۳۲۲/۱۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ)

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرو اس لئے کہ یہ چیزیں تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

۳۲۳/۱۷ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت رویفع بن ثابت رض کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے رویفع شاید تیری زندگی میرے بعد دراز ہو پس خبر دیجیو تو لوگوں کو جس شخص نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ لگائی یا گلے میں تانت ڈالی یا جانور کی نجاست (گوبر ولید وغیرہ) سے استنجا کیا یا ہڈی سے استنجا کیا اس سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) بیزار ہیں۔ (ابوداؤد)

۳۲۴/۱۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سُرمہ لگائے تو طاق سلائیاں لگائے جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا اور

مَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

نہیں کیا تو کچھ گناہ نہیں اور جو شخص کچھ کھائے پھر خلال کرے تو جو چیز خلال میں نکلے اسے پھینک دے اور جو چیز زبان سے نکالے اس کو نگل لے۔ جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو شخص پاخانے کو جائے اس کو چاہیے کہ پردہ کرے۔ اگر کوئی چیز پردہ کی نہ ہو تو ریت کا تودہ اپنے پیچھے کرلے اس لئے کہ شیطان انسان کے پاخانے کے مقام سے کھیلتا ہے۔ جس نے اس پر عمل کیا اچھا کیا اور نہیں کیا تو کچھ گناہ نہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۳۲۵/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے (اس لئے کہ پیشاب کرنے کے بعد) اس میں نہانا یا وضو کرنا اکثر وسواس پیدا کرتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی) مگر ترمذی اور نسائی نے ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ نہیں بیان کیا۔

۳۲۶/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن سرجس رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے سوراخ کے اندر پیشاب نہ کرے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۲۷/۲۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معاذ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تین چیزوں سے بچو جو لعنت کا سبب ہیں: پیشاب اور پاخانہ کرنا (۱) دریا کے گھاٹ پر، (۲) راستے کے درمیان، اور (۳) سائے (دار جگہ) میں پیشاب یا پاخانہ پھرنا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۲۸/۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجِ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص ایک ساتھ پاخانہ پھرنے نہ جائیں کہ اپنی شرم گاہوں کو کھولیں اور باتیں کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے غضبناک ہوتا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۲۹/۲۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت زید بن ارقم رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاخانے شیاطین اور جنوں کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص پاخانہ کو جائے وہ یہ دعا پڑھے أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے)۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۳۰/۲۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت علی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم میں کوئی شخص پاخانہ میں داخل ہو تو جنوں اور انسانوں کی شرم گاہوں کے درمیان کا پردہ یہ ہے کہ کہے بسم اللہ۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَوِيٍّ۔)

یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہیں۔

۳۳۱/۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے غُفْرَانَكَ یعنی اے اللہ! میں تیری بخشش کا خواستگار ہوں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۳۳۲/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْخَلَاءَ اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِيْ تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجٰى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِاِنَاءٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّاَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ میں جاتے تو میں آپ کے لئے پیالہ یا (چمڑے کی) چھاگل میں پانی لاتا آپ اس سے استنجا کرتے پھر ہاتھ کو زمین پر رگڑتے۔ پھر میں دوسرا پانی لاتا اور آپ وضو فرماتے۔ (ابوداؤد۔ دارمی اور نسائی نے اس کے معنے بیان کئے ہیں)۔

۳۳۳/۲۷ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ تَوَضَّاَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو وضو فرماتے اور اپنی شرم گاہ پر چھینٹا دیتے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۳۴/۲۸ وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا۔ رات کو آپ اس میں پیشاب کر لیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۳۳۵/۲۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) قِيْلَ كَانَ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا پیشاب کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ لیا۔ پس فرمایا عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو۔ اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

امام محی السنہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر گئے اور وہاں کھڑے ہو کر آپ نے پیشاب کیا۔ (بخاری و مسلم) کہا جاتا ہے کہ آپ کا یہ فعل کسی عذر پر مبنی تھا۔

فصل سوم

۳۳۶/۳۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اس کو سچا نہ مانو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی)

۳۳۷/۳۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَاهُ فِيْ اَوَّلِ مَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ فَرْجَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جبرئیل سب سے پہلی وحی میں آپ کے پاس آئے پس آپ کو وضو کرنا سکھایا اور نماز پڑھنی پس جب آپ وضو سے فارغ ہوتے تو ایک چلو پانی لیا اور اس کو اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیا۔ (احمد۔ دارقطنی)

۳۳۸/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تم وضو کرو تو تھوڑا سا پانی شرمگاہ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ نِ الْھَاشِمِیُّ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ

پر چھڑک لو۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور میں نے بخاری سے کہتے ہوئے سُنا کہ حسن بن علی ہاشمی راوی منکر الحدیث ہے۔

۳۳۹/۳۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَہٗ بِکُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِہٖ قَالَ مَا اُمِرْتُ کُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَکَانَ سُنَّۃً۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پس کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پانی کا لوٹا لیکر آپ کے پیچھے۔ پس آپ نے پوچھا عمرؓ یہ کیا ہے؟ عمرؓ نے کہا پانی ہے آپ کے وضو کے لئے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کرتا تو میرا یہ فعل سنّت ہوجاتا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۴۰/۳۴ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَجَابِرٍ وَّاَنَسٍ اَنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ لَمَّا نَزَلَتْ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَثْنٰی عَلَیْکُمْ فِی الطُّھُوْرِ فَمَا طُھُوْرُکُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَنَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ قَالَ فَھُوَ ذَاکَ فَعَلَیْکُمُوْہُ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

ابو ایوبؓ، جابرؓ اور انسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ (یعنی مسجد قبا میں ایسے مرد (انصاری) ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے خوب پاکیزگی کرنے والوں کو) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت انصار تحقیق خداوند تعالےٰ نے پاکی کے معاملہ میں تمہاری تعریف کی ہے۔ پس کیا ہے تمہاری پاکی۔ انھوں نے عرض کیا وضو کرتے ہیں ہم نماز کے لئے اور غسل کرتے ہیں جنابت (ناپاکی) سے اور استنجا کرتے ہیں پانی سے۔ آپ نے فرمایا ہاں وہ یہی ہے۔ پس لازم پکڑو اس کو۔ (ابن ماجہ)

۳۴۱/۳۵ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِکِیْنَ وَھُوَ یَسْتَھْزِئُ اِنِّیْ لَاَرٰی صَاحِبَکُمْ یُعَلِّمُکُمْ حَتَّی الْخِرَاءَۃَ قُلْتُ اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃَ وَلَا نَسْتَنْجِیْ بِاَیْمَانِنَا وَلَا نَکْتَفِیْ بِدُوْنِ ثَلٰثَۃِ اَحْجَارٍ لَیْسَ فِیْھَا رَجِیْعٌ وَّلَا عَظْمٌ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ مشرکوں میں سے ایک شخص نے استہزاء کے طور پر کہا کہ میں تمہارے صاحب (یعنی نبی صلعم) کو دیکھتا ہوں کہ سکھاتے ہیں تم کو ہر چیز یہاں تک کہ پاخانہ میں بیٹھنے کی صورت بھی۔ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ پاخانہ میں ہم قبلہ رخ نہ بیٹھیں، سیدھے ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین پتھروں سے کم میں استنجا نہ کریں اور ان پتھروں میں گوبر لید اور ہڈی وغیرہ نہ ہو۔ (مسلم، احمد اور یہ لفظ احمد کے ہیں)۔

۳۴۲/۳۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِہِ الدَّرَقَۃُ فَوَضَعَھَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَیْھَا فَقَالَ بَعْضُھُمْ اُنْظُرُوْا اِلَیْہِ یَبُوْلُ کَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَۃُ ... فَسَمِعَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْحَکَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانُوْا اِذَا اَصَابَھُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْہُ بِالْمَقَارِیْضِ فَنَھَاھُمْ فَعُذِّبَ فِیْ قَبْرِہٖ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْہُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی۔

حضرت عبد الرحمٰن بن حسنہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں (اس وقت) ڈھال تھی آپ نے ڈھال کو زمین پر رکھ دیا پھر بیٹھ کر اس کے سامنے پیشاب کیا بعض مشرکین نے کہا ان کی طرف دیکھو اس طرح پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے۔ یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سُن لی اور فرمایا افسوس ہے تجھ پر کیا تو اس چیز کو نہیں جانتا جو بنی اسرائیل کے دوست کو پہنچی (یعنی عذاب) بنو اسرائیل جب پیشاب کرتے اور ان کے جسم یا کپڑے کو پیشاب لگ جاتا تو اس کو قینچی سے کاٹ ڈالتے تھے۔ بنو اسرائیل کے ایک شخص نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ پس اس کو قبر کے عذاب میں مبتلا کیا گیا۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی)

۳۴۳/۳۷ وَعَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلْ اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)۔

حضرت مروان اصفر رض سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نے ابن عمر رض کو دیکھا کہ انھوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا۔ پھر قبلہ کی جانب بیٹھے اور پیشاب کیا طرف اونٹ کے۔ میں نے کہا ابن عمر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے تم کو منع نہیں کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہاں اس سے منع کیا گیا ہے جنگل میں لیکن جب کہ تیرے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو پھر کچھ حرج نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

۳۴۴/۳۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پاخانے سے باہر آتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اذہب عنی الاذی و عافانی۔ یعنی ہر قسم کی تعریف اس خدا کو سزاوار ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھ کو عافیت بخشی۔ (ابن ماجہ)

۳۴۵/۳۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ جب جنوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی امت کو منع فرمائیے کہ وہ گوبر ہڈی اور کوئلے سے استنجا نہ کریں۔ اس لئے کہ خداوند تعالےٰ نے ان چیزوں میں ہمارا رزق رکھا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ان چیزوں کے استعمال سے منع فرمادیا۔ (ابوداؤد)۔

بَابُ السِّوَاكِ — مسواک کرنے کا بیان

فصل اوّل

۳۴۶/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر اس بات کو مشکل نہ جانتا تو اس کو یہ حکم دیتا کہ وہ عشا کی نماز دیر سے پڑھیں اور ہر نماز کے لئے مسواک کریں۔ (بخاری ومسلم)

۳۴۷/۲ وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شریح بن ہانی رض کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا کہ رسول اللہ جب باہر سے گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام کیا کرتے؟ انھوں نے کہا کہ سب سے پہلے آپ مسواک کرتے۔ (بخاری ومسلم)

۳۴۸/۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حذیفہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے ملتے اور دھوتے۔ (بخاری ومسلم)

۳۴۹/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس باتیں فطرت میں سے ہیں (یعنی دس دین کی باتیں ہیں)۔ لبوں کے بال کٹوانا۔ ڈاڑھی کا بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی دینا۔ ناخن کٹوانا۔ دھونا انگلیوں کے جوڑوں کا۔ بغل کے بال اکھاڑنا۔ زیر ناف بالوں کا مونڈنا

وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِيُّ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ۔ (رواہ مسلم) وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْخِتَانُ بَدَلَ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

اور استنجا میں تھوڑا پانی خرچ کرنا۔ راوی کا بیان ہے کہ دسویں بات کو میں بھول گیا، ممکن ہے وہ کلی کرنا ہو (مسلم) اور ایک روایت میں ڈاڑھی بڑھانے کی بجائے ختنہ کرنا کے الفاظ ہیں۔ میں نے یہ روایت صحیحین میں پائی نہ حمیدی کی کتاب میں لیکن اس کو صاحب جامع اور خطابی نے معالم السنن میں اسی طرح ابو داؤد سے عمار بن یاسر کے واسطہ سے روایت کیا۔

فصل دوم

۳۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مُطَهِّرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ (رواہ الشافعی واحمد والدارمی والنسائی وروی البخاری فی صحیحہ بلا اسناد)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کی پاکی کا سبب ہے اور پروردگار کی خوشنودی کا باعث۔ (شافعی۔ احمد۔ دارمی۔ نسائی۔ بخاری)

۳۵۱ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَيُرْوٰى اَلْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابو ایوب رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں رسولوں کے طریقہ میں سے ہیں۔ حیا کرنا۔ حیا کی جگہ دوسری روایت میں ختنہ کرنے کے الفاظ ہیں۔ خوشبو لگانا۔ مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ (ترمذی)

۳۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ۔ (رواہ ابوداؤد واحمد)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات اور دن میں جب سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے۔ (ابوداؤد۔ احمد)

۳۵۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ فَاَبْدَاُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ اِلَيْهِ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور پھر مجھ کو دیدیتے تاکہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ پس میں پہلے اس سے خود مسواک کرتی۔ پھر دھوتی اور رسول اللہ صلعم کو دیدیتی۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۳۵۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں پس میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک اُن میں دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دینے کا ارادہ کیا پس مجھ سے کہا گیا بڑے کو دو لہٰذا میں نے ان میں سے بڑے کو مسواک دی۔ (بخاری و مسلم)

۳۵۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِيْ بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِيَ مُقَدَّمَ فِيَّ۔ (رواہ احمد)

حضرت ابو امامہ رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے مجھ کو مسواک کرنے کا حکم دیا، اور مجھ کو ڈر ہوا کہ کہیں (مسواک کی زیادتی سے) میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو نہ چھیل ڈالوں۔ (احمد)

۳۵۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے

لَهٗ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تم سے مسواک کے متعلق بہت کچھ بیان کیا ہے۔ (بخاری)

۳۵۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهٗ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَاُوْحِيَ اِلَيْهِ فِيْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ اَعْطِ السِّوَاكَ اَكْبَرَهُمَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپکے پاس دو آدمی تھے ان میں ایک بڑا تھا دوسرے سے پس وحی کی گئی آپ کی طرف مسواک کی فضیلت میں یہ کہ بڑے کو مسواک دو۔ (ابوداؤد)

۳۵۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز جس کے لئے مسواک کی گئی ہے اس نماز پر جس کے لئے مسواک نہیں کی گئی ستر درجہ فضیلت رکھتی ہے۔ (بیہقی در شعب الایمان)

۳۵۹ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰى مَوْضِعِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابی سلمہ رضہ بن خالد الجہنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں مشکل نہ جانتا اپنی امت پر تو ان کو حکم دیتا ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا اور تاخیر کرتا عشاء کی نماز میں تہائی رات تک۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد (دیکھا گیا کہ) زید بن خالد رضہ نماز کو آتے اور مسواک ان کے کان پر رکھی ہوتی جس طرح قلم رکھی ہوتی ہے۔ وہ جب نماز کو کھڑے ہوتے فوراً مسواک کر لیتے اور پھر کان پر رکھ لیتے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور ابوداؤد نے بھی روایت کیا مگر یہ کہ انھوں نے وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ کا تذکرہ نہیں کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ وضو کی سنتوں کا بیان

فصل اول

۳۶۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے تو اپنے ہاتھ کو پانی کے برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اس کو تین مرتبہ نہ دھولے اس لئے کہ اس کو نہیں معلوم رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا۔ (بخاری و مسلم)

۳۶۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے اور وضو کا ارادہ کرے تو تین بار ناک میں پانی دیکر ناک جھاڑے اس لئے کہ شیطان رات گزارتا ہے اس کے ناک کے بانسے پر۔ (بخاری و مسلم)

۳۶۲ وَقِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے پس یہ سنکر عبداللہ نے وضو کا پانی منگوایا اور دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو دو دو مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں

ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِىُّ وَلِاَبِىْ دَاؤُدَ نَحْوُهٗ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ) وَفِى الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّاْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَاَكْفَاَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ رِوَايَةٍ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ وَفِىْ اُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِىِّ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِىْ اُخْرٰى لَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ.

پانی دے کر ناک کو جھاڑا تین تین بار پھر تین مرتبہ منہ کو دھویا پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا دو دو مرتبہ۔ پھر دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا (اس طرح کہ) دونوں ہاتھوں کو پیشانی سے گدی کی طرف لے گئے اور پھر گدی کی طرف سے پیشانی کی طرف لائے پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔ (مالک۔ نسائی۔ ابوداؤد)
اور بخاری و مسلم میں یہ روایت اس طرح ہے کہ کہا گیا عبداللہ بن زید بن عاصم سے کہ وضو کرو تم ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا وضو۔ پس منگایا انھوں نے پانی کا برتن اور ڈالا اس برتن سے پانی اپنے دونوں ہاتھوں پر پس دھویا ان کو تین مرتبہ پھر برتن سے کلی کے لئے پانی لیا اور اسی ایک پانی سے کلی کی اور ناک میں پانی دیکر اس کو جھاڑا تین مرتبہ اس طرح کیا۔ پھر برتن سے پانی لے کر تین مرتبہ منہ کو دھویا۔ پھر پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا پھر پانی لے کر سر کا مسح اس طرح کیا کہ دونوں ہاتھوں کو پیشانی کے اوپر سے لیکر پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے آئے پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا اور اس کے بعد کہا کہ اس طرح تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ مسح کے لئے دونوں ہاتھوں کو پیشانی کے اوپر سے پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کو لائے یعنی سر کے آگے حصے سے مسح شروع کیا اور گدی کی طرف لے گئے پھر گدی کی طرف سے وہیں لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس کلی کی ناک میں پانی دیا اور جھاڑا یعنی تین مرتبہ تین چلوؤں سے اور ایک میں یہ الفاظ ہیں کہ، پس کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ ایک ہی چلو سے اور تین مرتبہ اس طرح کیا۔ اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس مسح کیا سر کا پس دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے آئے صرف ایک مرتبہ۔ پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پس کلی کی اور ناک میں پانی تین مرتبہ دیا صرف ایک چلو سے۔

۳۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا. (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ یعنی تمام اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا اور نہیں زیادہ کیا اس پر۔ (بخاری)

۳۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو مرتبہ۔ (بخاری)

۳۶۵ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے مقام مقاعد میں وضو کیا۔ پھر لوگوں سے کہا کیا نہ دکھلاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ

فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلے اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا انھوں نے تین تین مرتبہ۔ (مسلم)

۳۶۶ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِمَآءٍ بِالطَّرِیْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّؤُا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَیْنَا اِلَیْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ یَمَسَّهَا الْمَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ سے روایت ہے کہ ہم رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو واپس لوٹے یہاں تک کہ جب ہم پہنچے پانی پر جو راستہ میں تھا۔ لوگوں نے نمازِ عصر کے لئے وضو میں جلدی کی۔ پس جب ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے تو دیکھا ان کی ایڑیاں خشک ہیں کہ پانی ان کو نہیں پہنچا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویل ہو ایڑیوں کے لئے آگ سے وضو کو پورا کرو اور "ویل" دوزخ کے ایک نالہ کا نام ہے۔ (مسلم)

۳۶۷ وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِیَتِهٖ وَعَلَی الْعِمَامَۃِ وَعَلَی الْخُفَّیْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضؓ نے کہا کہ وضو کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس مسح کیا اپنی پیشانی کا اور مسح کیا عمامہ پر اور موزوں پر۔ (مسلم)

۳۶۸ وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ التَّیَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ شَاْنِهٖ کُلِّهٖ فِیْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب تک ممکن ہوتا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کاموں کو سیدھے ہاتھ سے شروع کرتے۔ یعنی طہارت میں کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

۳۶۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِاَیَامِنِکُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لباس پہنو یا وضو کرو تو اپنے سیدھے ہاتھ سے شروع کرو۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۳۷۰ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَزَادُوْا فِیْ اَوَّلِهٖ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ

حضرت سعید بن زید نے کہا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کا وضو نہیں ہوتا جس نے اللہ کا نام نہیں لیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد۔ ابوداؤد۔ اور دارمی نے ابوسعید خدری رضؓ سے جو روایت نقل کی ہے اس کے شروع میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے وضو نہیں کیا)

۳۷۱ وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَآئِمًا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ بَیْنَ الْاَصَابِعِ)۔

حضرت لقیط بن صبرہ نے کہا کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھ کو وضو کی خبر دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا پورا کر تو وضو کو اور انگلیوں میں خلال کر اور اچھی طرح ناک میں پانی پہنچا مگر جب کہ تو روزہ دار ہو۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۳۷۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ یَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۳/۱۴ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب آپ وضو کرتے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں کو چھنگلیا کی انگلی سے ملتے یعنی اس سے خلال فرماتے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

۳۷۴/۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت انس رض نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو ایک چلو پانی لیتے اور ٹھوڑی کے نیچے پہنچاتے۔ پس خلال کرتے اس سے اپنی ڈاڑھی میں اور پھر فرماتے اِس طرح سے حکم کیا ہے مجھ کو میرے رب نے۔ (ابو داؤد)

۳۷۵/۱۶ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عثمان نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ڈاڑھی میں خلال کیا کرتے تھے۔ (ترمذی۔ دارمی)

۳۷۶/۱۷ وَعَنْ أَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابی حیہ رض سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رض کو وضو کرتے دیکھا پس دھویا انھوں نے اپنے ہاتھوں کو یہاں تک کہ پاک کیا۔ پھر تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا اور تین مرتبہ مُنہ کو دھویا اور تین مرتبہ کہنیوں کو دھویا اور ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر کھڑے ہوئے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا اور پھر کہا پسند کیا میں نے اِس بات کو کہ دکھاؤں میں تم کو کہ کس طرح تھا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (ترمذی۔ نسائی)

۳۷۷/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ إِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

عبد خیر رض کا بیان ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے علی رض کی طرف دیکھ رہے تھے جبکہ وہ وضو کر رہے تھے۔ پس آپ نے سیدھے ہاتھ سے برتن میں سے پانی لیا اور منہ میں بھر کر کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور اُلٹے ہاتھ سے ناک کو جھاڑا۔ تین مرتبہ اسی طرح کیا پھر کہا جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے پس دیکھے کہ اس طرح تھا وضو آپ کا۔ (دارمی)

۳۷۸/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن زید رض کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کلی کی آپ نے اور ناک میں پانی دیا ایک ہی چلو سے اور تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

۳۷۹/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا اور کانوں کے اندر کا اپنی شہادت کی انگلیوں سے اور اوپر کا انگوٹھوں سے۔ (نسائی)

۳۸۰/۲۱ وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ۔

حضرت رُبیع بن معوذ رض سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا۔ پس مسح کیا آپ نے اپنے سر کا اگلے حصہ پر اور پچھلے حصہ پر اور کنپٹیوں پر ایک مرتبہ اور ایک روایت میں ہے کہ وضو کیا آپ نے پس داخل کیا اپنی انگلیوں کو کانوں کے سوراخوں میں۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُوْلَى وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ)

(ابوداؤد - ترمذی - احمد - ابن ماجہ)

۳۸۱/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ)

حضرت عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا۔ پس مسح کیا آپؐ نے اپنے سر کا اس پانی سے جو ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا یعنی نیا پانی لے کر۔ (ترمذی اور مسلم نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کیا ہے)۔

۳۸۲/۲۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت ابو امامہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کیا کہا کہ آپ آنکھ کے کویوں کو بھی ملا کرتے تھے۔ اور کہا کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں۔ (ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ اور حماد نے کہا ہے کہ مجھ کو اس کا علم نہیں کہ "دونوں کان سر میں داخل ہیں" یہ ابو امامہ کا قول ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول؟

۳۸۳/۲۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوْءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُوْدَاؤُدَ مَعْنَاهُ۔)

عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضو کی کیفیت پوچھی۔ پس آپؐ نے (وضو کے) ہر عضو کو تین تین بار دھو کر دکھایا اور فرمایا اس طرح سے ہے وضو۔ پس جس نے اس پر زیادہ کیا بُرا کیا، تعدّی کی اور ظلم کیا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

۳۸۴/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ قَالَ أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو یہ دعا کرتے سنا کہ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ۔ یعنی اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے سفید محل جنّت کے داہنی جانب۔ پس کہا اے بیٹے خدا سے جنت کو مانگ اور دوزخ سے پناہ چاہ۔ پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سُنا ہو کہ عنقریب اس امّت میں ایسے لوگ ہوں گے جو طہارت میں زیادتی کریں گے اور دُعا میں بھی۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۸۵/۲۶ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا۔

حضرت ابی بن کعبؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا وضو کا ایک شیطان ہے جس کو ولہان کہا جاتا ہے پس پانی کے وسوسے سے بچو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی سند محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے اس لئے کہ ہم نہیں جانتے کہ خارجہ کے سوا کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو اور وہ اصحاب حدیث کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

۳۸۶/۲۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو اپنے کپڑے کے کنارے سے اپنا منہ پونچھتے۔ (ترمذی)

۳۸۷/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَأَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

وضو کے بعد آپ اپنے اعضا کو پونچھا کرتے تھے۔ (ترمذی اور انھوں نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور ابو معاذ راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے)۔

فصل سوم

۳۸۸/۲۹ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ثابت بن ابی صفیہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر سے جن کا نام محمد بن باقر ہے کہا۔ کیا تم سے حضرت جابرؓ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ، دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ؟ انھوں نے کہا ہاں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۳۸۹/۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ۔

حضرت عبد اللہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو کیا اور فرمایا کہ یہ نور کے اوپر نور ہے۔ یعنی ایک دفعہ کے بعد دوسری مرتبہ دھونا (رزین)

۳۹۰/۳۱ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ إِبْرَاهِيْمَ۔ (رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ)

حضرت عثمان رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور فرمایا۔ یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاءؑ کا وضو ہے۔ (اور حضرت ابراہیمؑ کا وضو ہے)۔ (رزین)

۳۹۱/۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے اور ہم کو ایک وضو اس وقت تک کافی ہوتا تھا جب تک کہ وضو نہ ٹوٹتا۔ (دارمی)

۳۹۲/۳۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَرَأَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ أَخَذَهُ فَقَالَ حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلِ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى أَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهُ حَتّٰى مَاتَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

محمد بن یحیٰی بن حبانؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا۔ مجھ کو بتائیے کہ کیا عبد اللہ بن عمرؓ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے باوضو ہوں یا بے وضو اور یہ عمل انھوں نے کس سے حاصل کیا تھا۔ کہا عبید اللہؓ نے کہ حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمرؓ سے اسماء بنت زید بن خطابؓ نے یہ کہ عبد اللہ بن حنظلہ بن عامر غسیل نے حدیث بیان کی اسماء سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا تھا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ آپ باوضو ہوں یا بے وضو یہ عمل جب آپ پر شاق ہوا تو حکم دیا گیا مسواک کا ہر نماز کے وقت اور موقوف کیا گیا وضو مگر جب کہ وضو ٹوٹ جائے۔ عبید اللہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمرؓ کا یہ خیال تھا کہ مجھ میں ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنے کی قوت ہے پس عبد اللہؓ نے اس پر موت کے وقت تک عمل کیا۔ (احمد)

۳۹۳/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ أَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سعد پر گزرے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے پس فرمایا آپ نے اسے سعد یہ کیا اسراف ہے؟ سعدؓ نے عرض کیا کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا ہاں اگرچہ جاری نہر پر بھی تو وضو کرے۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

۳۹۴/۳۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ

حضرت ابو ہریرہؓ ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ إِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اللہ کا نام لیا اس نے اپنا تمام بدن (پاک) کیا اور جس نے وضو میں اللہ کا نام نہیں لیا اس نے صرف وضو کے اعضاء کو پاک کیا۔ (دارقطنی)

۳۹۵/۳۶ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الصَّلٰوةَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِي إِصْبَعِهِ (رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْأَخِيْرَ)

حضرت ابی رافع رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے وضو فرماتے تو اپنی انگلی کی انگوٹھی کو بھی حرکت دیتے۔ (دارقطنی۔ ابن ماجہ)

بَابُ الْغُسْلِ نہانے کا بیان

فصل اوّل

۳۹۶/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں بیٹھے کوئی (عورت کی) چاروں شاخوں کے درمیان (یعنی ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان) پھر کوشش کرے (یعنی جماع کرے) پس واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلے۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۷/۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْاِحْتِلَامِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ)

حضرت ابوسعید رضی خدری کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پانی پانی سے ہے (یعنی منی نکلنے سے غسل واجب ہوجاتا ہے۔) (مسلم) امام محی السنہ کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہے اور ابن عباس رضی نے کہا ہے کہ پانی پانی سے ہے، کا حکم احتلام کے لئے ہے۔ (ترمذی) (بخاری و مسلم میں یہ حدیث مجھ کو نہیں ملی۔)

۳۹۸/۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ أَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ أَصْفَرُ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ۔

حضرت ام سلمہ رضی کا بیان ہے کہ ام سلیم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ خدا حق بات کو بیان کرنے میں حیا نہیں کرتا، پس کیا عورت پر غسل واجب ہے؟ جبکہ اس کو احتلام ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں جب وہ پانی (منی) کو دیکھے۔ یہ سنکر حضرت ام سلمہ رضی نے شرم سے منہ ڈھانک لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ خاک آلود ہو تیرا داہنا ہاتھ، پس کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے بچہ اس کا اس کی صورت کے۔ (بخاری و مسلم)
اور اس حدیث میں جو ام سلیم سے مروی ہے مسلم نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زرد پتلی پس ان میں جو منی غالب ہو یا پہلے خارج ہو (انزال ہو) بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

۳۹۹/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعْرِهِ ثُمَّ

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ناپاکی کے غسل کا ارادہ فرماتے تو اس طرح شروع فرماتے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی انگلیاں پانی میں تر کرتے اور بالوں میں خلال کرتے۔ یعنی بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کے

يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ۔

چلوؤں میں پانی لے کر سر پر ڈالتے اور اس طرح تین مرتبہ کرتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپؐ غسل شروع کرتے تو برتن میں ڈالنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور اس کے بعد وضو کرتے۔

۴۰۰/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ وَأَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا۔ حضرت میمونہؓ (زوجۂ نبی صلعم) نے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غسل کرنے کے لئے پانی رکھا اور کپڑا ڈال کر پردہ کیا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو پھر دوبارہ دھویا۔ اسی طرح دونوں ہاتھ دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر شرمگاہ کو دھویا پھر بایاں ہاتھ (جس سے شرمگاہ کو دھویا تھا) زمین پر رگڑا پھر اس کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا چہرہ کو دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر سر پر اور اس کے بعد تمام بدن پر پانی ڈالا۔ پھر جہاں غسل کیا تھا اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ اس کے بعد میں نے آپ کو کپڑا دیا (بدن خشک کرنے کے لئے) لیکن آپؐ نے کپڑا نہیں لیا اور پھر آپ ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہاں سے چلے۔ (بخاری و مسلم) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۴۰۱/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسلِ حیض کی بابت پوچھا۔ پس آپؐ نے غسل کی کیفیت بیان کی اور غسل کا حکم دیا۔ پھر فرمایا مشک میں بھگوئے ہوئے کپڑے کا ایک ٹکڑا لیکر اس سے پاکی حاصل کر۔ انصاری عورت نے کہا اس سے کیونکر پاکی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا کپڑے سے پاکی حاصل کر۔ انصاریہ نے پوچھا کیونکر پاکی حاصل کروں؟ فرمایا پاک ہے اللہ تو اس سے پاکی حاصل کر۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو مکرر سنکر) میں نے انصاری عورت کو اپنی جانب کھینچ لیا اور پھر اس سے میں نے کہا تو اس کپڑے کو خون کی جگہ رکھدے (بخاری و مسلم)

۴۰۲/۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ أَفَأَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو گوندھتی ہوں اپنے سر کے بالوں کو مضبوط۔ پس کیا ناپاکی کے غسل میں ان کو بھی کھولوں؟ آپ نے فرمایا، نہیں تجھ کو یہ کافی ہے کہ تو اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لے اور پھر اپنے جسم پر پانی بہالے تو تو پاک ہوجائے گی۔ (مسلم)

۴۰۳/۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلٰى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مُد (۵۶ تولہ) پانی سے وضو کرلیتے اور ایک صاع (۴ مُد) پانی سے اور زیادہ سے زیادہ پانچ مُد پانی سے غسل فرمالیتے۔ (بخاری و مسلم)

۴۰۴ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَيُبَادِرُنِي حَتّٰى أَقُولَ دَعْ لِي دَعْ لِي قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

معاذہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو ہم دونوں کے درمیان رکھا ہوتا تھا۔ پس آپ پانی لینے میں عجلت سے کام لیتے یہاں تک کہ میں یہ کہتی کہ میرے لئے پانی چھوڑ دو میرے لئے پانی چھوڑ دو معاذہ کہتی ہیں کہ یہ غسل دونوں کا ناپاکی کا غسل ہوتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۴۰۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ پوچھا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حال اس شخص کا جو (کپڑے میں) تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو۔ آپ نے فرمایا اس کو غسل کرنا چاہیئے۔ پھر اسی طرح یہ پوچھا گیا کہ اگر احتلام یاد ہو اور تری نہ پائی جائے؟ آپ نے فرمایا اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ امّ سلیم رضؓ نے یہ سن کر پوچھا کہ اگر عورت بھی تری کو پائے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں عورتیں بھی مردوں کی مانند ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۴۰۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد کے ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ میں غائب ہو جائے (یعنی داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ پس کیا میں نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل، پس غسل کیا ہم دونوں نے (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۴۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ الرَّاوِي هُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے پس دھوؤ بالوں کو اور پاک کرو بدن کو (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۰۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي)

حضرت علی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بال برابر بھی جگہ غسل جنابت میں چھوڑ دی اور اس کو نہ دھویا تو اس کی وجہ سے اس کو دوزخ میں ایسا عذاب کیا جائے گا (الامان) علی رضؓ کہتے ہیں کہ (یہ حکم سن کر) اسی وقت سے دشمنی کی میں نے اپنے سر کے ساتھ۔ تین بار آپ نے یہ جملے ادا کئے۔ (یعنی اس وعید کے بعد میں نے اپنے سر کے بال منڈا دیئے)۔ (ابوداؤد۔ احمد دارمی) مگر احمد و دارمی نے علی رضؓ کے الفاظ کو مکرر نہیں بیان کیا ہے۔)

۴۰۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔

وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۴۱۰/۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ناپاکی کی حالت میں صرف خطمی سے سر کو دھولیتے اور اسی پر کفایت کرتے اور دوبارہ سر پر پانی نہ ڈالتے۔ (ابوداؤد)

۴۱۱/۱۶ وَعَنْ يَعْلٰى قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالتَّسَتُّرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت یعلیٰ رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں (ننگا) نہاتے دیکھا۔ پس آپ منبر پر چڑھے خدا کی حمد وثنا کی اور پھر فرمایا بحقیق خداوند تعالےٰ حیادار ہے پردہ پوش ہے اور حیا اور پردہ پوشی کو محبوب رکھتا ہے پس تم میں سے جو کوئی غسل کرے تو چاہیے کہ پردہ کرے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

فصل سوم

۴۱۲/۱۷ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت اُبی بن کعب رض کہتے ہیں کہ منی کے نکلنے سے غسل واجب ہونے کی اجازت ابتداء اسلام میں تھی پھر اس سے منع کر دیا گیا یعنی ابتدائے اسلام میں صرف منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا تھا۔ اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی تو غسل واجب نہ تھا۔ اب یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور صرف جماع سے بھی غسل واجب ہوا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۴۱۳/۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ فَرَاَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاكَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رض نے کہا کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ناپاکی کو دور کرنے کے لئے غسل کیا اور پھر صبح کی نماز پڑھی اس کے بعد معلوم ہوا کہ ناخن برابر جگہ غسل میں خشک رہ گئی ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اس پر مسح کر لیتا اپنے ہاتھ سے تو کافی ہوتا۔ (ابن ماجہ)

۴۱۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّةً (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ (ابتداء میں) پچاس نمازیں فرض تھیں اور ناپاکی سے سات مرتبہ نہانا ضروری تھا اور پیشاب کپڑے پر لگ جاتا تو اس کو بھی سات بار دھویا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خداتعالےٰ سے کمی کی درخواست کرتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں (فرض) رہیں اور ناپاکی سے ایک مرتبہ نہانا اور پیشاب بھرے کپڑے کو ایک بار دھونا۔ (ابوداؤد)

بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهٗ

ناپاک آدمی سے میل جول اور اس امر کا بیان کہ کونسی باتیں اس کے لئے جائز ہیں

فصل اوّل

۴۱۵/۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ حَتّٰی قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هِرٍّ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ملاقات کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور میں ناپاک تھا۔ پس پکڑا آپ نے میرا ہاتھ اور چلا میں آپکے ساتھ یہاں تک کہ آپ بیٹھ گئے۔ پس چپکے سے اٹھ کر میں باہر آیا اور اپنے مکان پر پہنچ کر نہایا پھر واپس آیا تو دیکھا کہ آپ تشریف رکھتے ہیں۔ آپ نے (مجھ کو دیکھ کر فرمایا۔ ابوہریرہ رضہ تم کہاں تھے۔ میں نے سارا حال عرض کیا تو آپ نے فرمایا پاک ہے اللہ تحقیق مسلمان ناپاک نہیں۔

هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ لَقِيْتَنِیْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰی اَغْتَسِلَ وَكَذَا الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰی

یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں یہ الفاظ یوں ہیں کہ ملاقات کی آپنے مجھ سے اور میں ناپاک تھا۔ پس برا معلوم ہوا مجھ کو کہ جب تک میں غسل نہ کرلوں آپ کے پاس بیٹھوں۔ (بخاری و مسلم)

۴۱۶/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ رات کو ناپاک ہو جاتے ہیں آپنے ان سے فرمایا وضو کر، عضو خاص کو دھو اور پھر سو رہ۔ (بخاری و مسلم)

۴۱۷/۳ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ناپاک ہوتے اور کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کرلیتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۱۸/۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی اپنی عورت کے پاس جائے اور فارغ ہو کر پھر دوبارہ جانے کا ارادہ کرے تو دونوں کے درمیان وضو کرلے۔ (مسلم)

۴۱۹/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ عَلٰی نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (ایک رات میں اپنی کئی بیویوں کے پاس جاتے (یعنی ان سے جماع فرماتے) اور صرف ایک مرتبہ غسل کرتے۔ (مسلم)

۴۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهُ فِي كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی کرتے تھے (یعنی ناپاکی کی حالت میں بھی) اور ابن عباس رضؓ کی حدیث اِنْ شَاءَ اللہ "کتاب الاطعمہ" میں بیان کریں گے۔

فصل دوم

۴۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے لگن میں غسل کیا (یعنی لگن میں سے پانی لے کر نہائیں) پس ارادہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لگن کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا۔ پس ایک بیوی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں ناپاک تھی (اور اس پانی میں سے میں نے غسل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے (ناپاک کے نہانے اور اس میں ہاتھ ڈالنے سے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۴۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِي قَبْلَ أَنْ أَغْتَسِلَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ۔

حضرت عائشہ رضؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ناپاکی سے غسل فرماتے پھر میرے پاس آکر گرمی حاصل کرتے اس سے پہلے کہ میں نہاؤں۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی)

۴۲۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ أَوْ يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ)۔

حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانے سے باہر تشریف لاتے پس پڑھاتے ہم کو قرآن اور کھاتے ہمارے ساتھ گوشت اور نہیں روکتی تھی ان باتوں سے آپ کو کوئی چیز اور نہ قرآن پڑھنے کو مگر ناپاکی (یعنی صرف ناپاکی کی حالت میں آپ ایسا کوئی کام نہ کرتے تھے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ اور ابن ماجہ نے اس طرح روایت کی)۔

۴۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ عورت اور جنبی (ناپاک) قرآن میں سے کوئی چیز نہ پڑھے۔ (ترمذی)

۴۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِّهُوا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھیر لو تم دروازے اپنے گھروں کے مسجد کی طرف سے (یعنی مسجد کے اندر اپنا راستہ نہ رکھو) کیونکہ حائضہ عورتوں اور ناپاکوں کا مسجد میں آنا میں جائز نہیں رکھتا۔ (ابوداؤد)

۴۲۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)۔

حضرت علی رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں تصویر ہو اور جس میں کتا اور ناپاک آدمی ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۴۲۷ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ جِيفَةُ الْكَافِرِ

حضرت عمار بن یاسر رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہیں کہ ان کے پاس فرشتے نہیں آتے۔ کافر کے بدن کے پاس (خواہ زندہ ہو یا مردہ) خلوق کی خوشبو

وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ يَّتَوَضَّأَ (رواه ابوداؤد)

لگانیوالے کے پاس اور ناپاک آدمی کے پاس جبتک وہ وضو نہ کرلے۔ (ابوداؤد)

۴۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ (رواه مالك والدارقطنى)

حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے کہا۔ جو خط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ الفاظ بھی تھے کہ قرآن کو ہاتھ نہ لگائے مگر پاک آدمی۔ (مالک۔ دارقطنی)

۴۲۹ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ حَاجَةٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهٗ وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهٖ يَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِيْ سِكَّةٍ مِّنَ السِّكَكِ فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ حَتّٰى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ۔ (رواه ابوداؤد)

نافع رض سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ابن عمر رض کے ساتھ میں قضائے حاجت کے لئے گیا۔ پس ابن عمر رض نے فراغت حاصل کی اور اس روز انھوں نے جو حدیث بیان کی وہ یہ تھی کہ ایک شخص کسی کوچہ سے گزر رہا تھا کہ اس کی ملاقات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور آپ پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہوکر آرہے تھے پس سلام کیا اس شخص نے آپ کو لیکن آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا پس جب وہ شخص اس گلی میں نظروں سے اوجھل ہونے کے قریب ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فوراً دیوار پر دونوں ہاتھ مارے اور پھر ان کو چہرہ پر ملا پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور دونوں ہاتھوں پر پھیرے (یعنی تیمم کیا) پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا چونکہ پاک نہ تھا اس لئے میں تمہارے سلام کا جواب نہ دے سکتا تھا۔ (ابوداؤد)

۴۳۰ وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ۔ (رواه ابوداؤد وروى النسائى اِلٰى قَوْلِهٖ حَتّٰى تَوَضَّأَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ)

حضرت مہاجر بن قنفذ رض سے روایت ہے کہا انھوں نے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت پیشاب کر رہے تھے پس میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اس وقت سلام کا جواب نہیں دیا جب تک کہ وضو نہ کرلیا پھر آپ نے عذر کیا اور فرمایا مجھ کو یہ برا معلوم ہوا کہ ناپاکی کی حالت میں خدا کا نام لوں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۴۳۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ۔ (رواه احمد)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنابت (ناپاکی) کی حالت میں ہوتے اور سو رہتے پھر جاگتے اور پھر سو رہتے۔ (احمد)

۴۳۲ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ فَسَاَلَنِيْ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ۔ (رواه ابوداؤد)

شعبہ رض سے روایت ہے کہ ابن عباس رض جب ناپاکی سے غسل کرتے (تو پہلے) سیدھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ پر پانی ڈالتے سات مرتبہ پھر سات مرتبہ شرمگاہ کو دھوتے پس بھول گئے (ابن عباس رض) ایک مرتبہ کہ کتنی بار پانی ڈالا مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں۔ انھوں نے کہا تیری ماں نہ ہو، کس چیز نے تجھ کو معلوم کرنے سے باز رکھا۔ پھر ابن عباس وضو کرتے نماز کا سا وضو پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے۔ پھر کہتے اسی طرح سے تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا طہارت حاصل کرنے کا طریقہ۔ (ابوداؤد)

۴۳۳ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهٖ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ ۲ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَجْعَلُهٗ غُسْلًا

حضرت ابورافع رض نے بیان کیا کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے (سب سے جماع کیا) غسل کیا اس بیوی کے پاس (ہر جماع کے بعد غسل کیا) پس میں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ آپ نے سب کا آخر

وَاحِدًا اٰخِرَ قَالَ هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

میں ایک ہی غسل کیوں نہ کر لیا؟ آپؐ نے فرمایا یہ (ہر جماع کے بعد غسل کرنا) خوب پاک کرتا ہے، فرحت بخشنے اور طہارت دینے والا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۴۳۴/۲۰ وَعَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ وَقَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت حکم بن عمرو رضؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع فرمایا ہے کہ مرد وضو کرے، عورت کے وضو یا غسل کے بچے ہوئے پانی سے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی) ترمذی نے یہ زیادہ کہا کہ آپؐ نے فرمایا "عورت کے جھوٹے پانی سے" اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۵/۲۱ وَعَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ اَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَّلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَحْمَدُ فِيْ اَوَّلِهٖ نَهٰى اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ)۔

حُمَیدُ الحِمیری نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی جس نے ابوہریرہؓ کی طرح چار برس تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ غسل کرے عورت مرد کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے اور غسل کرے مرد عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے اور اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ اور چاہیے کہ مرد عورت دونوں ایک برتن میں سے چلّو لے کر نہالیں۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ اور احمد نے اِس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں اور منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کنگھی کرے ہم میں سے کوئی شخص روزانہ یا پیشاب کرے غسل خانے کے اندر اور ابن ماجہ نے اس کو عبداللہ بن سرجس سے روایت کیا۔)

بَابُ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ — پانی کے احکامات

فصل اوّل

۴۳۶/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهٗ تَنَاوُلًا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے، اور نہ اس میں غسل کرے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم میں یہ الفاظ ہیں، کہ تم میں سے کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی کے اندر غسل نہ کرے لوگوں نے ابوہریرہؓ راوی سے پوچھا کہ پھر کیا کرے؟ ابوہریرہؓ نے کہا اس میں پانی لے کر یعنی چلّو سے یا کسی برتن سے غسل کرے۔

۴۳۷/۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ نے کہا کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے۔ (مسلم)

۴۳۸/۳ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ

حضرت سائب بن یزید نے کہا کہ میری خالہ مجھ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں اور انھوں نے کہا یا رسول اللہ میرا یہ (بھانجا) بیمار ہے۔ پس آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر آپؐ نے وضو کیا اور آپ کے بچے ہوئے پانی کو میں نے پیا۔ پھر میں آپ کی

فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پشت کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پس دیکھا میں نے مہر نبوت کو جو آپ کے مونڈھوں کے درمیان تھی اور چھپرکھٹ کی گھنڈی کی مانند چمک رہی تھی۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۴۳۹/۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي أُخْرٰى لِأَبِي دَاوُدَ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ)۔

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کا حکم پوچھا جو جنگل کے اندر زمین پر جمع ہو اور چارپائے اور درندے اس پر آتے ہوں اور اس میں سے پانی پیتے ہوں اور وہاں پیشاب بھی کرتے ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر وہ پانی دو بڑے مٹکوں کے بقدر ہو تو وہ ناپاکی کو قبول نہیں کرتا (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی نسائی دارمی۔ ابن ماجہ۔)

۴۴۰/۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)۔

حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا ہم بضاعہ کے کنویں کے پانی سے وضو کر لیا کریں۔ یہ ایک کنواں تھا مدینہ میں جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی تھی۔ آپ نے فرمایا تحقیق پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۴۴۱/۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ پس کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ہم دریا میں سوار ہوتے ہیں یعنی کشتی میں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی (پینے کو) لیجاتے ہیں۔ پس اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں۔ پس کیا وضو کر لیں ہم دریا کے پانی سے؟ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دریا کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے (یعنی مردہ مچھلی)۔ (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۴۴۲/۷ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي إِدَاوَتِكَ قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابی زیدؓ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے جن کی رات میں (یعنی اس رات میں کہ جس میں حضورؐ کی خدمت میں جن حاضر ہوئے تھے) تیری چھاگل میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نبیذ ہے۔ آپ نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے (ابوداؤد۔ احمد۔ ترمذی نے یہ الفاظ بھی لکھے ہیں کہ وضو کیا آپ نے نبیذ کھجور کے شربت سے۔ ترمذی نے کہا ابوزید مجہول ہے اور علقمہ سے ثابت ہے کہ نقل کیا عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے، انھوں نے فرمایا میں جن کی رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا۔ (مسلم)

۴۴۳/۸ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ

کبشہ بنت کعب بن مالک (جو ابن ابی قتادہ کی بیوی تھیں) نے کہا

ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَبَا قَتَادَۃَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَسَکَبَتْ لَهٗ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّۃٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰی لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰی شَرِبَتْ قَالَتْ کَبْشَۃُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَۃَ اَخِیْ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ وَالطَّوَّافَاتِ (رَوَاهُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

کہ ابو قتادہ ان کے پاس آئے (یعنی ان کے خسر) پس میں نے ان کے لئے (برتن میں) وضو کے واسطے پانی بھرا۔ بلی آئی اور پینے لگی اس برتن میں سے پانی اور ٹیڑھا کر دیا ابو قتادہ نے اس برتن کو تا کہ بلی اچھی طرح پانی پی لے) کبشہ کہتی ہیں کہ ابو قتادہ نے مجھ کو دیکھا کہ کیا میں ان کی جانب دیکھ رہی ہوں۔ پس ابو قتادہ نے کہا میری بھتیجی ! کیا تو اس پر تعجب کرتی ہے ؟ میں نے کہا ہاں۔ تو انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے وہ تمہارے درمیان پھرنے والی ہے۔ (مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۴۲۴ وَعَنْ دَاوٗدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِیْسَۃٍ اِلٰی عَائِشَۃَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّیْ فَاَشَارَتْ اِلَیَّ اَنْ ضَعِیْهَا فَجَاءَتْ هِرَّۃٌ فَاَکَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَۃُ مِنْ صَلٰوتِهَا اَکَلَتْ مِنْ حَیْثُ اَکَلَتِ الْهِرَّۃُ فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّاُ بِفَضْلِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

داؤد بن صالح بن دینار اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ماں نے کہا کہ ان کی آزاد کرنے والی مالک نے ان کے ہاتھ حضرت عائشہ کے پاس ہریسہ بھیجا۔ اور انھوں حضرت عائشہ رضی کو نماز پڑھتے ہوئے پایا پس اشارہ کیا عائشہ رضی نے میری طرف اس کا کہ تو اس کو رکھ دے (چنانچہ رکھ دیا گیا) پس بلی آئی اور ہریسہ میں سے کھایا۔ جب حضرت عائشہ رضی نماز سے فارغ ہو گئیں تو آپ نے اس ہریسہ میں سے اسی جگہ سے کھانا شروع کیا جہاں سے بلی نے کھایا تھا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی کا کھایا ہوا نجس نہیں ہے بلی تمہارے درمیان پھرنے والی ہے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرتے دیکھا۔ (ابوداؤد)

۴۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّاُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ کُلُّهَا۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا ہم اس پانی سے وضو کرلیں جس کو گدھوں نے جھوٹا کر دیا ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں اور اس پانی سے بھی جس کو تمام درندوں نے جھوٹا کر دیا ہو۔ (شرح السنۃ)

۴۲۶ وَعَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَیْمُوْنَۃُ فِیْ قَصْعَۃٍ فِیْهَا اَثَرُ الْعَجِیْنِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ام ہانی رضی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ نے ایک قصعہ (بادیہ۔ بڑا پیالہ) میں غسل کیا جس میں گندھے ہوئے آٹے کا نشان تھا (یعنی دونوں نے ایک برتن کے پانی سے غسل کیا۔) (نسائی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۴۲۷ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِیْ رَکْبٍ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰی وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَکَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَی السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَیْنَا۔ رَوَاهُ مَالِکٌ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ فِیْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

یحیٰی بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ عمر رضی ایک قافلہ میں روانہ ہوئے جس میں عمرو بن عاص رضی بھی تھے۔ یہاں تک کہ ایک حوض پر پہنچے۔ عمرو بن عاص رضی نے حوض والے سے پوچھا کیا تیرے حوض پر درندے بھی آتے ہیں؟ یہ سنکر حضرت عمر رضی نے فرمایا۔ اے حوض والے یہ بتلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ ہم آتے ہیں درندوں پر (یعنی کبھی ہم آتے ہیں پانی پر) اور درندے آتے ہیں ہم پر (یعنی کبھی درندے آتے ہیں پانی پر)۔

مالک اور رزین نے کہا ہے کہ بعض راویوں نے اس حدیث میں حضرت عمر رضی

سَلَّمَ يَقُولُ لَهَا مَا أَخَذَتْ فِي بُطُونِهَا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ۔

کے قول میں یہ اضافہ کیا ہے کہ "میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ درندے جو کچھ اپنے پیٹ میں بھر لیں وہ ان کا ہے اور جو باقی رہ جائے وہ ہمارا ہے، پاک کرنے والا ہے اور پینے کے قابل ہے۔"

۴۴۸/۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُورٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو سعید خدری رض کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے پانی سے پاکی حاصل کرنے کا حکم پوچھا گیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہیں اور جن پر درندے، کتے اور گدھے سب آتے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا جو چیز درندوں نے اپنے پیٹ میں بھر لی وہ ان کی ہے اور ہمارے لئے وہ چیز ہے جو انھوں نے چھوڑ دی اور وہ پاک کرنے والی ہے۔ (ابن ماجہ)

۴۴۹/۱۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت عمر بن الخطاب رض نے کہا ہے کہ دھوپ میں گرم کئے ہوئے پانی سے غسل نہ کرو۔ اس لئے کہ وہ برص کو پیدا کرتا ہے۔ (دار قطنی)

بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ — نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان

فصل اول

۴۵۰/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

حضرت ابوہریرہ رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پانی پی لے تو وہ اس کو سات مرتبہ دھو ڈالے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تمہارے جس برتن سے کتا پانی پی جائے اس کو پاک کرنے کی صورت یہ ہے کہ وہ اس کو سات مرتبہ دھو ڈالے اور پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

۴۵۱/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پس لوگوں نے اس کو پکڑ لیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے اس کو چھوڑ دو اور ایک ڈول پانی پیشاب پر بہا دو کہ تم لوگ آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو مشکل کرنے والے بنا کر نہیں۔ (بخاری)

۴۵۲/۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ

حضرت انس رض نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس سے کہا ٹھہر ٹھہر۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پیشاب کرنے سے نہ روکو اس کے حال پر اس کو چھوڑ دو تاکہ وہ پیشاب کر لے۔ چنانچہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر اس کو رسول اللہ صلے اللہ

فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم نے بلایا اور اس سے کہا یہ مسجدیں پیشاب اور گندگی کے لئے نہیں ہیں بلکہ ذکر الٰہی نماز اور قرآن پڑھنے کے لئے ہیں۔ انس رض نے کہا اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت میں سے ایک شخص کو پانی لانے کا حکم دیا۔ پس وہ ایک ڈول پانی لایا اور اس کو پیشاب پر بہا دیا۔ (بخاری ومسلم)

۴۵۳ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رض سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ جب ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے (تو خشک ہو جانے پر) پہلے اس کو چٹکیوں سے مل دے اور پھر پانی سے دھو ڈالے پھر نماز پڑھ لے (خواہ کپڑا تر ہو یا خشک ہو جائے) (بخاری ومسلم)

۴۵۴ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سلیمان رض بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رض سے پوچھا کہ اگر کپڑے کو منی لگ جائے (تو کیا کرے؟) حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ (حضور کے کسی کپڑے پر منی لگ جاتی تو) میں اس کو دھوتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اور وہ کپڑا ابھی بھیگا ہوا ہوتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کو تشریف لیجاتے۔ (بخاری ومسلم)

۴۵۵ وَعَنِ الْاَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ۔

اسود اور ہمام روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رض نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے خشک منی کو رگڑ دیتی تھی۔ (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ اس کپڑے سے نماز پڑھ لیتے۔

۴۵۶ وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام قیس رض بنت محصن کا بیان ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو جو کھانا نہ کھاتا تھا (صرف دودھ پیتا تھا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی۔ رسول اللہ صلے اللہ نے اس کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگایا اور کپڑوں پر بہا دیا اور دھویا نہیں۔ (بخاری ومسلم)

۴۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رض نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب کپڑے کو دباغت دے لیا جائے (یعنی پکا لیا جائے یا دھوپ میں خشک کر لیا جائے) تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

۴۵۸ وَعَنْهُ قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رض کی ایک آزاد کردہ لونڈی کو ایک بکری صدقہ میں دی گئی، وہ مر گئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے آپ نے فرمایا کیوں نہ نکال لیا تم نے اس کا

بِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پس دباغت دے لی ہوتی اس کو اور نفع اٹھا لیا ہوتا اس سے لوگوں نے عرض کیا یہ تو مُردار ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا کھانا حرام ہے۔ (بخاری و مسلم)

۴۵۹/۱۰ وَعَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ حضرت سودہؓ کہتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی۔ پس ہم نے اس کے چمڑے کو دباغت دی پھر ہمیشہ اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔ (بخاری)

فصل دوم

۴۶۰/۱۱ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَاَعْطِنِيْ اِزَارَكَ حَتّٰى اَغْسِلَهٗ قَالَ اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

حضرت لبابہؓ بنت حارث سے روایت ہے کہ کہا انھوں نے حسین بن علی رضؓ رسول اللہ ؐ کی گود میں تھے کہ انھوں نے پیشاب کیا آپکے کپڑے پر۔ میں نے عرض کیا آپ دوسرا کپڑا پہن لیجئے اور تہبند مجھ کو دیجئے تاکہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ آپ نے فرمایا لڑکی کے پیشاب سے کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کا چھینٹا دیا جاتا ہے (احمد۔ ابوداؤد ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد و نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب سے کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور چھینٹا دیا جاتا ہے لڑکے کے پیشاب سے۔

۴۶۱/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰى فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب چلے کوئی تم میں سے اپنی جوتیوں کے ساتھ گندگی پر اور پھر مٹی پر یعنی زمین پر تو مٹی اس گندگی کو پاک کر دینے والی ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۴۶۲/۱۳ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَاَةٌ اِنِّيْ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْاَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ۔

حضرت ام سلمہ رضؓ کا بیان ہے کہ ان سے ایک عورت نے کہا کہ میرا دامن لمبا ہے اور میں ناپاک جگہ سے گزرتی ہوں۔ ام سلمہؓ نے کہا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پاک کرتی ہے اس کو وہ چیز جو اس کے بعد ہے (یعنی زمین) (احمد۔ مالک۔ ترمذی، ابوداؤد اور دارمی) اور ان دونوں نے کہا کہ وہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی امّ ولد تھی

۴۶۳/۱۴ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت مقدامؓ بن معدی کرب نے کہا کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے کو پہننے سے اور ان پر سوار ہونے سے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۴۶۴/۱۵ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ۔)

وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اَنْ تُفْتَرَشَ

ابوالملیح بن اُسامہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی) دارمی اور ترمذی نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ نے درندوں کے چمڑے کا فرش بچھانے سے بھی منع کیا ہے۔

۴۶۵/۱۶ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّهٗ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابو الملیحؓ کا بیان ہے کہ وہ درندوں کے چمڑے کی قیمت کو بُرا خیال کرتے ہیں۔ (ترمذی)

۴۶۶/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خط آیا (جس میں لکھا تھا کہ) تم مردار کے چمڑے سے نفع نہ اٹھاؤ اور نہ اس کے پٹھے سے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۴۶۷/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُردار کے چمڑے سے نفع اٹھایا جائے اس کو دباغت دینے کے بعد۔ (مالک۔ ابوداؤد)

۴۶۸/۱۹ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَّجُرُّوْنَ شَاةً لَّهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت میمونہ رض کہتی ہیں کہ قریش کی ایک جماعت اپنی ایک (مُردہ بکری) کو اس طرح کھینچ کرلے جا رہی تھی جس طرح گدھے کو لے جاتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا۔ کاش نکال لیا ہوتا تم نے چمڑہ اس کا۔ لوگوں نے کہا یہ تو مُردار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پاک کر دیتا ہے اس کو پانی اور کیکر کے پتے (یعنی دباغت سے مُردار کا چمڑہ پاک ہو جاتا ہے)۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۴۶۹/۲۰ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَاِذَا قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فَسَاَلَ الْمَاءَ فَقَالُوْا لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سلمہ بن المحبق رض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں ایک شخص کے گھر تشریف لے گئے۔ ناگہاں آپ نے ایک مشک کو لٹکے ہوئے دیکھا۔ آپ نے پانی مانگا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو مردار کا چمڑہ ہے آپ نے فرمایا دباغت نے اس کو پاک کر دیا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

فصل سوم

۴۷۰/۲۱ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا اِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ اَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

بنو عبد الاشہل کی ایک عورت نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مسجد کی طرف جو ہمارا راستہ ہے وہ غلیظ ہے پس کیا کریں ہم جب ہم پر بارش ہو۔ آپ نے فرمایا کیا اس کے بعد کوئی پاک راستہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا بس یہ پاک راستہ اس ناپاک کے بدلے میں ہے۔ (ابوداؤد)

۴۷۱/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّاُ مِنَ الْمَوْطِئِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور ننگے پاؤں زمین پر چلنے سے وضو نہ کرتے تھے۔ (ترمذی)

۴۷۲/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رض نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کتے مسجد کے اندر آتے جاتے تھے اور ان کی آمد و رفت کے سبب صحابہ رض مسجد کو دھوتے نہ تھے۔ (بخاری)

۴۷۳/۲۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ جَابِرٍ

حضرت براء رض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کا گوشت کھایا جائے اس کے پیشاب سے کچھ حرج نہیں ہے اور حضرت جابر رض کی روایت کے یہ

قَالَ مَا اُكِلَ لَحْمُهٗ فَلَا بَاْسَ بِبَوْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارُقُطْنِىُّ)

الفاظ ہیں کہ وہ جانور جس کا گوشت کھایا جائے اس کے پیشاب سے کچھ حرج نہیں ہے۔ (احمد۔ دارقطنی)

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ موزوں پر مسح کرنے کا بیان

فصل اوّل

۴۷۴ (۱) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شریح ابن ہانی نے کہا میں نے علیؓ بن ابی طالب سے موزوں پر مسح کا مسئلہ پوچھا۔ پس کہا حضرت علیؓ نے کہ مدت مقرر کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (موزوں پر مسح کی) مسافر کے لئے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات۔ (مسلم)

۴۷۵ (۲) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهٗ اِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ اَخَذْتُ اُهَرِيْقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَاَلْقَى الْجُبَّةَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ بِهِمْ .... عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهٗ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهٗ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے کہا کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شرکت کی۔ پس ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ کے لئے گئے فجر سے پہلے، میں آپ کے لئے پانی کی چھاگل لے گیا۔ جب آپ واپس آئے میں نے آپ کے ہاتھوں پر چھاگل۔ پانی ڈالنا شروع کیا آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا اور منہ کو۔ آپ اس وقت صوف کا جبہ پہنے ہوئے تھے آپ نے جبہ کی آستینوں کو چڑھاکر ہاتھوں کو نکالنا چاہا پس تنگ ہوئی آستینیں (اور ہاتھوں کے اوپر نہ چڑھ سکیں) لہٰذا آپ نے جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال لئے اور جبہ کو مونڈھوں پر ڈال لیا اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر آپ نے پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا۔ پھر میں نے آپ کے پاؤں سے موزے نکالنے کا ارادہ کیا تاکہ آپ پاؤں کو دھوئیں۔ آپ نے فرمایا موزوں کو چھوڑ دو کیونکہ میں نے ان کو پاکی پر پہنا ہے۔ پھر آپ نے دونوں موزوں پر مسح کیا۔ اس کے بعد آپ سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا اور ہم قوم میں پہنچے (یعنی مجاہدین اسلام میں) وہ لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضؓ ان کو نماز پڑھا رہے تھے وہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب ان کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کا احساس ہوا تو انھوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو (اپنی جگہ قائم رہنے کا) اشارہ فرمایا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے دو رکعت نماز میں سے ایک رکعت پڑھی۔ پھر جب انھوں نے سلام پھیرا تو کھڑے ہوگئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوگیا اور جو رکعت رہ گئی تھی ہم نے اس کو پورا کیا۔ (مسلم)

فصل دوم

۴۷۶ (۳) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ

ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ اجازت دی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا۔ (رَوَاهُ الْاَثْرَمُ فِيْ سُنَنِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى)

مسافر کو تین دن اور تین رات کی اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی جب موزے پہنے ہوں، وضو کرکے دونوں موزوں پر مسح کرنے کی (اثرم۔ ابن خزیمہ۔ دار قطنی) خطابی نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور منتقی میں اسی طرح پر ہے۔

۴۷۷/۴ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)۔

حضرت صفوانؓ بن عسال کہتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم دیتے کہ تین دن اور تین رات تک اپنے موزوں کو (پاؤں سے) باہر نہ نکالو۔ مگر جب ناپاک ہو جاؤ اور غسل واجب ہو جائے لیکن پاخانہ پیشاب اور سونے کے بعد موزے اتارنے کی ضرورت نہیں (ترمذی۔ نسائی)

۴۷۸/۵ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّاْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهٗ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيْحٍ وَكَذَا ضَعَّفَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا پس آپ نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کیا (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث معلول ہے اور میں نے ابو زرعہ اور محمد یعنی بخاریؒ سے اس حدیث کے بارہ میں معلوم کیا تو انھوں نے کہا صحیح نہیں ہے اور اسی طرح ابوداؤدؒ نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے)

۴۷۹/۶ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں پر مسح کرتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۸۰/۷ وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا جرابوں اور نعلین پر۔
(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۴۸۱/۸ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ بھول گئے آپ نے فرمایا بلکہ تو بھول گیا۔ میرے رب بزرگ و برتر نے مجھ کو اسی کا حکم دیا ہے۔
(احمد۔ ابوداؤد)

۴۸۲/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّاْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ مَعْنَاهُ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں اگر دین رائے پر ہوتا تو موزوں کے نیچے مسح کرنا بہتر ہوتا اوپر مسح کرنے سے اور بلاشبہ میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ موزے کے اوپر مسح کرتے تھے۔
(ابوداؤد۔ دارمی)

بَابُ التَّيَمُّمِ تیمم کا بیان

فصل اوّل

۴۸۳ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلٰئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّ جُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کو فضیلت دی گئی ہے دوسری امتوں کے لوگوں پر تین چیزوں میں۔ ایک تو بنائی گئی ہماری صفیں (نماز میں) مثل ملائکہ کی صفوں کے۔ دوسرے بنائی گئی ساری زمین ہمارے لئے مسجد، تیسرے بنائی گئی ساری زمین ہمارے لئے پاک کرنے والی جب کہ ہم کو پانی نہ ملے۔ (مسلم)

۴۸۴ وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَّمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَّلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر میں تھے کہ آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا جو الگ بیٹھا ہوا تھا اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آں حضرتؐ نے اس سے فرمایا اے فلاں کس چیز نے روکا تجھ کو کہ تو لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑھے؟ اس نے عرض کیا میں ناپاک تھا اور غسل کے لئے پانی نہ تھا آپؐ نے فرمایا تو پھر تیرے لئے مٹی ہے (یعنی تیمم) کہ وہ کافی ہے (بخاری و مسلم)

۴۸۵ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّي اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِيْهِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ۔

حضرت عمار رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں ناپاک ہو گیا ہوں اور پانی مجھ کو نہیں ملا ہے (میں کیا کروں) عمار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کیا آپ کو واقعہ یاد ہے کہ جب ہم سفر میں تھے یعنی ہم اور تم دونوں جنبی (ناپاک) ہوئے۔ تم نے تو نماز نہیں پڑھی اور میں نے خاک پر لوٹ کر نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا تیرے لئے یہ کافی تھا ارشاد فرما کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا، پھر ہاتھوں پر پھونک ماری پھر چہرہ پر دونوں کو پھیرا اور ہاتھوں پر بھی (بخاری) اور مسلم کی روایت میں آخری الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے یہ کافی تھا کہ تو اپنے دونوں کو زمین پر مارتا پھر پھونکتا ان کو اور

۴۸۶ وَعَنْ اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جِدَارٍ فَحَتَّهٗ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهٗ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهٗ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوالجہیمؓ بن الحارث ابن الصمہؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا جب کہ آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے سلام کیا اور آپؐ نے جواب نہیں دیا مجھ کو، یہاں تک کہ آپ کھڑے ہوئے اور لاٹھی سے جو آپ کے پاس تھی دیوار کو کھرچا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دیوار پر رکھا اور چہرہ اور ہاتھوں پر دونوں ہاتھوں کو پھیرا پھر میرے سلام کا جواب دیا۔ اس روایت کو میں نے بخاری و مسلم میں نہیں پایا اور نہ کتاب حمیدی میں البتہ اس کو شرح السنۃ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے یہ

(باقی ص ۱۲۶)

فصل دوم

۴۸۷ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْیَمَسَّہٗ بَشَرَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَآئِیُّ نَحْوَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ عَشْرَ سِنِیْنَ)

حضرت ابوذرؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی پاک کرنے والی ہے مسلمان کو اگرچہ وہ پانی کو دس برس تک نہ پائے۔ پس جب پانی کو پائے تو اس سے بدن کو دھوئے یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔)

۴۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّہٗ فِیْ رَاْسِہٖ فَاحْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ ھَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَۃً فِی التَّیَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَکَ رُخْصَۃً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَی الْمَآءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِکَ قَالَ قَتَلُوْہُ قَتَلَھُمُ اللّٰہُ اَلَا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْہِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ وَیَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِہٖ خِرْقَۃً ثُمَّ یَمْسَحَ عَلَیْھَا وَیَغْسِلَ سَآئِرَ جَسَدِہٖ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ)۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم سفر پر نکلے پس ہم میں سے ایک آدمی کو پتھر لگا اُس سے اس کے سر میں زخم آگیا۔ پھر اس کو احتلام ہوا اور اس نے اپنے دوستوں سے پوچھا کیا ایسی حالت میں تیمم جائز ہے؟ انھوں نے کہا ایسی حالت میں جب کہ تو پانی استعمال کرنے پر قادر ہے ہم تیرے لئے تیمم کی کوئی وجہ نہیں پاتے۔ پس اس نے غسل کیا اور مرگیا۔ پھر جب ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اس واقعہ کی اطلاع دی تو آپؐ نے فرمایا لوگوں نے اس کو مار ڈالا اللہ ان کو مارے جو بات معلوم نہ تھی ان کو انھوں نے کیوں دریافت نہیں کی۔ نادانی کی بیماری کا علاج سوال ہے بلاشبہ اس کو تیمم کرنا کافی تھا اور وہ اپنے زخم کے کپڑے کی پٹی پر مسح کرتا اور تمام بدن کو دھوتا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۴۸۹ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَھُمَا مَآءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَآءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُھُمَا الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَا ذٰلِکَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّۃَ وَاَجْزَاَتْکَ صَلٰوتُکَ وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَکَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ نَحْوَہٗ وَقَدْ رَوٰی ھُوَ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَیْضًا عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ مُّرْسَلًا)۔

حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ دو شخص سفر پر روانہ ہوئے نماز کا وقت ہوگیا اور ان کے پاس پانی نہ تھا پس دونوں نے پاک مٹی پر تیمم کیا اور نماز پڑھ لی پھر (اسی نماز کے) وقت ہی کے اندر پانی مل گیا، تو ان میں سے ایک شخص نے تو وضو کرکے نماز لوٹا لی اور دوسرے نے نہیں لوٹائی۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا۔ پس جس نے نماز نہیں پھیری تھی اس سے آپؐ نے فرمایا تو نے سنت پر عمل کیا اور تیری نماز کافی ہوگئی اور جس نے وضو کرکے نماز پڑھ لی تھی اس سے فرمایا تجھ کو دوگنا ثواب ملے گا۔ (ابوداؤد۔ دارمی۔ نسائی) نسائی اور ابوداؤد نے بھی اس کو عطاء بن یسارؓ سے مرسلاً روایت کیا۔

فصل سوم

۴۹۰ عَنْ اَبِیْ جُھَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّۃِ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِیَہٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْھِہٖ وَیَدَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوالجہیمؓ بن الحارث بن الصمہ کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیر جمل (کنویں) کی طرف تشریف لائے پس آپؐ کے ایک شخص ملا اور آپ کو سلام کیا لیکن آپؐ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے اور اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ یعنی تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا۔ (بخاری ومسلم)

۴۹۱ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّهُمْ تَمَسَّحُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيْدِ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ مَرَّةً اُخْرٰى فَمَسَحُوْا بِاَيْدِيْهِمْ كُلِّهَا اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَيْدِيْهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عمار بن یاسر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رضؓ نے تیمم کیا، پاک مٹی سے نمازِ فجر کے لئے جب کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس انھوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر مارا اور مسح کیا اپنے چہروں کا۔ ایک بار پھر دوبارہ ہاتھ مارے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ یعنی سارے ہاتھوں کا مونڈھوں تک اور بغل کے اندر اپنے ہاتھ ڈال کر۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ — غسلِ مسنون کا بیان

فصل اوّل

۴۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ نے بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کو آئے تو چاہئے کہ پہلے غسل کرے (بخاری ومسلم)

۴۹۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے دن غسل ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔ (بخاری ومسلم)

۴۹۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهُ وَجَسَدَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائق ہے ہر بالغ (اور عاقل) مسلمان پر یہ کہ وہ ہر ساتویں دن غسل کرے جس میں سر اور بدن کو دھوئے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

۴۹۵ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت سمرہ رضؓ بن جندب نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے وضو کیا جمعہ کے دن اس نے فرض ادا کیا اور یہ بہت اچھا فرض ہے۔ اور جس نے غسل کیا پس غسل افضل ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)

۴۹۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میت کو غسل دے اس کو چاہئے کہ وہ بھی غسل کرے۔ (ابن ماجہ) اور احمدؒ ترمذی اور ابوداؤد نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں اور جو میت کو اٹھائے وہ وضو کرے

۴۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چار باتوں سے غسل فرمایا کرتے تھے (یعنی آپ نے چار باتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا ہے) جنابت سے۔ جمعہ کے دن سینگی کھچوانے سے اور میت کو نہلانے سے۔ (ابوداؤد)

۴۹۸ وَعَنْ قَيْسِ ابْنِ عَاصِمٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ

حضرت قیس بن عاصم نے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہوئے تو نبی صلے اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ وہ بیری کے پتوں اور پانی سے نہائیں۔ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

فصل سوم

۴۹۹/۸ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلٰى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ الصُّوفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عکرمہؓ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ عراق کی ایک جماعت آئی اور ابن عباسؓ سے کہا کہ آپ کے نزدیک کیا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا نہیں لیکن بہت پاک کرنے والا ہے اور جو شخص غسل کرے اس کے لئے بہتر ہے اور جو نہ نہائے اس پر واجب نہیں اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ جمعہ کے دن غسل کی ابتدا کیوں کر ہوئی بعض (صحابہؓ) فقیر لوگ (اس زمانہ میں) صوف پہنتے تھے اور پیٹھ پر (بوجھ اٹھانے کا) کام کرتے تھے۔ ان کی مسجد میں تنگ تھیں مسجدوں کی چھتیں نیچی تھیں اور چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی۔ ایک روز جمعہ کے جب کہ سخت گرمی تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ پسینہ میں اس صوف کے اندر تر ہو گئے۔ پس بو پھیلی اس سے اور تکلیف پہنچی اس سے لوگوں کو بعض کو بعض سے۔ جب یہ بو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ لوگو! جب جمعہ کا دن ہو تم غسل کرو اور چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک (غسلِ جمعہ کے بعد) عمدہ قسم کے تیل اور خوشبو کا استعمال کرے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مال دیا اور لوگوں نے صوف کے بجائے اچھے کپڑے پہنے۔ محنت و مشقت کے کام چھوٹ گئے۔ مسجدیں وسیع ہو گئیں اور پسینہ سے جو تکلیف لوگوں کو پہنچتی تھی اس سے بہت کچھ امن مل گیا۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْحَيْضِ — حیض کا بیان

فصل اوّل

۵۰۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ یہود میں جب کوئی عورت حائضہ ہوتی تو وہ لوگ نہ تو اس کے ساتھ کھاتے پیتے تھے اور نہ اس کو اپنے گھروں میں جمع رکھتے تھے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے آپ سے حائضہ کا حکم پوچھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الخ یعنی اے رسولؐ! تجھ سے لوگ حیض کا حکم پوچھتے ہیں۔ پس (اس آیت کے نازل ہونے پر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ عورت کے ساتھ تم سب کچھ کرو لیکن اس سے جماع نہ کرو۔ یہود کو جب اس کا علم ہوا تو انھوں نے کہا یہ شخص ہمارے

وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْيَهُوْدَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِيْ آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنَّهٗ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جس دینی امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس میں ہماری مخالفت ضرور کرتا ہے پس اُسَید بن حُضَیر اور عبّاد بن بشیر آئے اور عرض کیا یا رسُول اللہ صلعم یہود ایسا اور ایسا کہتے ہیں، کیا اب ہم ان عورتوں کے پاس نہ بیٹھیں (ان سے ہر قسم کے تعلقات ترک کر دیں؟) یہ (سُن کر) رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں نے خیال کر لیا کہ آپ ان دونوں شخصوں سے خفا ہو گئے۔ چنانچہ وہ دونوں آدمی باہر نکل گئے۔ پس ان دونوں نے دیکھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا تحفہ لایا گیا ہے (ایک برتن میں)۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی کو بھیجا (ان کو بلانے کے لئے۔ اور جب وہ آ گئے تو) دونوں کو دودھ پلایا۔ پس ان لوگوں نے سمجھ لیا کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان پر ناراض نہیں ہوئے تھے۔ (مسلم)

۵۰۱/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِيْ فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهٗ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهٗ وَأَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ میں اور رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (پانی کے) ایک برتن سے غسل کرتے اور ہم دونوں ناپاک ہوتے اور آپ مجھ کو حکم دیتے پس میں تہبند باندھتی۔ اور آپ اپنے جسم کو میرے جسم سے لگاتے (تہبند کے اوپر) اور میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ اور آپ اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مسجد سے باہر نکال دیتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کا سَر دھوتی۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۲/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (اسی برتن میں بچا ہوا پانی یا نیا پانی) دیتی اور آپ اسی جگہ منہ لگا کر پیتے جس جگہ میں نے پیا تھا اور حالتِ حیض میں میں گوشت کی ہڈی چوستی پھر وہ ہڈی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی اور آپ بھی اسی جگہ سے اس ہڈی کو چوستے جہاں سے میں نے چوسا تھا۔ (مسلم)

۵۰۳/۴ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جب میں حیض سے ہوتی، رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگاتے اور پھر قرآن پڑھتے۔ (بخاری و مسلم)

۵۰۴/۵ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سے مجھ کو یہ حکم دیا کہ چھوٹا بوریا اُٹھا کر مجھ کو دیدو۔ میں نے عرض کیا کہ میں حیض سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ (مسلم)

۵۰۵/۶ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ بَعْضُهٗ عَلَيَّ وَبَعْضُهٗ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت میمونہ رض کہتی ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ چادر میں نماز پڑھتے جس کا کچھ حصّہ مجھ پر اور کچھ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوتا اور میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۵۰۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ کَاهِنًا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ـ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَکِیْمِ نِ الْاَثْرَمِ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ)۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے پاخانہ کی جگہ صحبت کرے یا کاہن کے پاس جائے پس اس نے کفر کیا اس چیز کا جو نازل ہوئی محمد پر۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔) اور ابن ماجہ و دارمی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ جو کاہن جو کچھ کہے وہ اس کی تصدیق کرے یعنی سچا جانے۔ پس وہ کافر ہوا۔ ترمذی نے کہا کہ ہم اس حدیث کو حکیم اثرم کے واسطے سے جانتے ہیں۔ وہ ابوتمیمہ سے اور وہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۰۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یَحِلُّ لِیْ مِنْ اِمْرَاَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ ـ (رَوَاهُ رَزِیْنٌ) وَقَالَ مُحْیِی السُّنَّةِ اِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِقَوِیٍّ

حضرت معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے کیا چیز حلال ہے اپنی عورت سے جب کہ وہ حائضہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا حلال ہے تیرے لئے وہ چیز جو اوپر ہو تہبند کے اور بچنا اس سے بہتر ہے (رزین) محی السنہ نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

۵۰۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِاَهْلِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ فَلْیَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ ـ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی حائضہ عورت سے جماع کرے اس کو چاہیے کہ نصف دینار خیرات کرے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۵۰۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِیْنَارٌ وَاِذَا کَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِیْنَارٍ ـ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (حالت حیض جماع کرنے سے جو صدقہ دیا جائے گا اس کی صورت یہ ہوگی کہ) اگر حیض کا خون سرخ ہو تو ایک دینار اور خون زرد ہو تو نصف دینار۔ (ترمذی)

فصل سوم

۵۱۰ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا یَحِلُّ لِیْ مِنِ امْرَاَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَیْهَا اِزَارَهَا ثُمَّ شَاْنَكَ بِاَعْلَاهَا ـ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا)

حضرت زید بن اسلم نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا چیز حلال ہے میرے لئے میری بیوی سے جب کہ وہ حائضہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ خوب مضبوط باندھ تو تہبند اس کا اس کے جسم پر پھر تہبند کے اوپر تیرا کام ہے (یعنی ناف سے اوپر تجھ کو اختلاط مباح ہے۔ (مالک)

۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَی الْحَصِیْرِ فَلَمْ یَقْرُبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰی نَطْهُرَ ـ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ جب میں حائضہ ہوتی تو بستر سے بوریے پر آ جاتی اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے قریب آتے اور نہ وہ قریب جاتیں ان کے، جب تک کہ پاک نہ ہوتیں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ مستحاضہ کا بیان

فصل اوّل

۵۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَأَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی نے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں ایک ایسی عورت ہوں جس کو خون آتا رہتا ہے، پاک نہیں ہوتی کیا میں ایسی حالت میں نماز چھوڑ دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، یہ خون تو ایک رگ کا خون ہے حیض کا خون نہیں ہے۔ جس وقت تجھ کو حیض آئے نماز چھوڑ دے اور جب جاتا رہے تو اپنے خون کو دھو ڈال (یعنی غسل کر) اور پھر نماز پڑھ۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۵۱۳ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهٗ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عروہ بن زبیرؓ، فاطمہ بنت ابی حبیش رضی سے روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ نے بتایا کہ وہ مستحاضہ ہو جاتی تھیں۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو، اور وہ سیاہ خون ہے جو شناخت کیا جاتا ہے۔ اگر یہ ہو (یعنی خون حیض) تو نماز سے باز رہ۔ اور جو دوسرا ہو (یعنی سیاہی مائل اس کا رنگ نہ ہو تو) وضو کر اور نماز پڑھ۔ کیوں کہ وہ رگ کا خون ہے (ابوداؤد و نسائی)

۵۱۴ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ)

حضرت ام سلمہ رضی نے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خون ڈالتی تھی ہمیشہ یعنی اس کو استحاضہ کا خون آتا تھا۔ پس ام سلمہ رضی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے واسطے فتویٰ پوچھا۔ آپ نے فرمایا اس کو چاہیئے کہ شمار کرے ان دنوں اور راتوں کو جن میں اس کو ہر مہینے کا خون آتا تھا اس بیماری سے پہلے۔ پس چھوڑ دے ان دنوں کے موافق نماز کو ہر مہینے اور جب گزر جائیں وہ دن تو چاہیئے اس کو کہ غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور پھر نماز پڑھے۔ (مالک: ابوداؤد۔ دارمی اور نسائی نے بھی اسی مضمون کی روایت کی ہے)۔

۵۱۵ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جَدُّ عَدِيٍّ اِسْمُهٗ دِيْنَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

عدی بن ثابت اپنے باپ سے اور وہ عدی کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن معین نے کہا۔ عدی کے دادا کا نام دینار ہے، دینار نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق میں یہ کہا ہے کہ وہ حیض کے ان دنوں میں جن کی اسے عادت تھی نماز کو چھوڑ دے۔ پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرے اور روزے بھی رکھے نماز بھی پڑھے۔ (ترمذی ابوداؤد)

لہ مستحاضہ۔ اس عورت کو کہتے ہیں جس کے رحم سے خون جاری ہوتا ہے اور یہ خون حیض و نفاس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ ۱۲ مترجم

۵۱۲/۵ وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ قَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ فَقَالَ لَهَا إِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلٰثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِينَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِينَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت حمنہ رضؓ بنت جحش کہتی ہیں کہ میں استحاضہ میں مبتلا ہوئی، بہت سخت اور بہت زیادہ۔ پس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ کو اس کی خبر دوں اور اس کا حکم پوچھوں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بہن زینبؓ بنت جحش کے مکان میں پایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سخت قسم کے استحاضہ میں مبتلا ہو جاتی ہوں، اس کے متعلق آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اس نے مجھ کو روزہ اور نماز سے باز رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا بیان کرتا ہوں میں تیرے واسطے رُوئی کو، کیونکہ وہ خون کو لے جاتی ہے (یعنی خون نکلنے کے مقام پر روئی رکھ لے تاکہ اس کو جذب کرلے) میں نے عرض کیا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا لگام کی طرح کپڑا باندھ۔ اس نے کہا اس سے بھی زیادہ ہے (یعنی لنگوٹ سے بھی نہیں رکتا۔) پھر آپ نے فرمایا کپڑا رکھ لے لنگوٹ کے اندر۔ اس نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی ڈالتی ہوں میں خون کو بہت زیادہ مانند مینہ کے۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ کو دو باتوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے جس پر عمل کرے تو کافی ہے تجھ کو اور اگر قوت رکھتی ہو تو دونوں پر عمل کر، اپنے حال سے تجھ کو زیادہ آگاہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ یہ استحاضہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا۔ پس اس خون میں سے چھ یا سات دن کو تو حیض قرار دے خدا کے علم میں اور پھر غسل کر یہاں تک کہ جب دیکھے کہ پاک و صاف ہو گئی تو تیئیس یا چوبیس دن رات تک نماز پڑھ اور روزے رکھ۔ پس البتہ یہ کفایت کرتا ہے تجھ کو اور اسی طرح ہر مہینے جیسا کہ عورتیں حائضہ ہوتی ہیں اور پھر حیض سے پاک ہوتی ہیں یعنی حیض کی معین مدت اور پاکی کے ایام۔ اور اگر تجھ سے (یہ دوسری صورت) ممکن ہو کہ ظہر کی نماز میں تاخیر کرلے اور عصر میں جلدی تو غسل کر اور ظہر و عصر دونوں نمازوں کو جمع کرلے (ایک ساتھ پڑھ لے) اسی طرح مغرب میں تاخیر کر اور عشاء کو جلدی پڑھ اور غسل کر کے دونوں نمازوں کو جمع کرلے، تو پھر تو ایسا ہی کر اور صبح کی نماز کے لئے بھی غسل کر، پس اسی طرح تو ہمیشہ کر اور روزے رکھ اگر تجھ میں اس کی قوت ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یہ حکم (یعنی آخر کا) دونوں حکموں میں زیادہ پسند ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

۵۱۷/۶ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اُسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت اسماء بنت عمیس رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابی حبیش ابتداءً مستحاضہ ہوئی ہے اتنی اتنی مدت سے پس اس نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا پاک ہے اللہ! بے شک یہ استحاضہ شیطان کی جانب سے

وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطٰنِ لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَقَالَ رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ۔

ہے اس کو چاہیئے کہ وہ لگن میں بیٹھے۔ پس جب دیکھے لگن کے پانی میں زردی یعنی پانی کے اوپر تو غسل کرے ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل۔ اور غسل کرے مغرب عشاء کے لئے ایک غسل۔ اور غسل کرے فجر کے واسطے ایک غسل اور ان کے درمیان وضو کرے۔ (ابوداؤد) اور مجاہدؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ جب اس پر نہانا مشکل ہوا (یعنی ہر نماز کے لئے) تو اس کو دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنے کا حکم فرمایا۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ نماز کا بیان

فصل اوّل

۵۱۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَ الْكَبَائِرُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک مٹا دیتے ہیں ان گناہوں کو جو ان کے درمیان ہوتے ہیں جب کہ گناہِ کبیرہ نہ کئے گئے ہوں۔ (مسلم)

۵۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ كَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی یہ بتائے کہ اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا اس کے بدن پر ایسی حالت میں میل باقی نہ رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے ان کے سبب گناہوں کو۔ (صغیرہ گناہوں کو)۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعودؓ نے کہا کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا اور پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا۔ (آپ واقعہ سُن کر خاموش رہے اور وحی کا انتظار کیا) پس اللہ تعالےٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ الخ یعنی قائم رکھ تو نماز کو دن کے دونوں طرفوں میں (صبح و شام) اور چند ساعتیں رات میں، البتہ نیکیاں مٹاتی ہیں بُرائیوں کو۔ پس اس شخص نے کہا یا رسول اللہؐ! کیا یہ حکم میرے ہی لئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا میری ساری امت کے لئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جو شخص میری امت میں اس پر عمل کرے اس کے لئے یہ حکم ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک ایسا کام کیا جس پر حد واجب ہے لہٰذا مجھ پر آپ حد جاری فرمایئے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے حد و جرم مستوجبِ سزا کے متعلق کچھ دریافت نہیں فرمایا اور نماز

الصَّلٰوۃَ فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ قَدْ صَلَّیْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَکَ ذَنْبَکَ اَوْ حَدَّکَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

وقت آگیا تو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو اس شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں نے جرم قابلِ حد کا ارتکاب کیا ہے آپ کلام الٰہی کے مطابق مجھ پر حکم لگائیے۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا ہاں (پڑھی) آپ نے فرمایا تحقیق اللہ نے بخش دیا تیرے گناہوں کو اور تیری حد کو۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِھِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُہٗ لَزَادَنِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خدا کے نزدیک کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا۔ پھر میں نے پوچھا اور اس کے بعد کونسا کام اچھا ہے؟ فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابن مسعودؓ راوی کہتے ہیں کہ یہ باتیں مجھ سے رسول اللہ نے فرمائیں اور اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور بھی بتاتے۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ (مسلمان) اور کفر کے درمیان صرف نماز کی دیوار حائل ہے اور ترکِ نماز اس فرق کو دور کر دیتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

۵۲۴ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَھُنَّ وَصَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَخُشُوْعَھُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَرَوٰی مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ)

حضرت عبادہؓ بن صامت نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے۔ پس جس شخص نے ان نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کیا، ان کے وقت پر ان کو پڑھا۔ اور رکوع کو خوبی کے ساتھ ادا کیا اور حضورِ قلب سے نماز کو ادا کیا۔ اس کے لئے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ بخش دے گا اس کو اور جو ایسا نہ کرے اس کے لئے خدا کا کوئی وعدہ نہیں وہ چاہے اس کو بخشے اور چاہے عذاب دے۔ (مالک، نسائی، ابوداؤد)۔

۵۲۵ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَھْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا اِذَا اَمَرَکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوامامہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو اپنی پانچ نمازیں اور روزے رکھو اپنے (رمضان) کے مہینے میں اور ادا کرو اپنے مال کی زکوٰۃ اور اطاعت کرو اپنے حاکم کی اور داخل ہو جاؤ تم اپنے رب کی جنت میں۔ (احمد۔ ترمذی)

۵۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں تو) ان کو مار مار کر نماز پڑھاؤ اور علیحدہ کر دو ان کے

وَكَذَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ)

سونے کی جگہ (یعنی ان کو تنہا سلاؤ)۔ (ابوداؤد۔ اور اسی طرح شرح السنہ میں ہے اور مصابیح میں یہ حدیث سبرہ بن معبد سے روایت ہوئی ہے)۔

۵۲۷/۱۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا كَفَرَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت بُریدہ رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے۔ پس جس نے نماز کو چھوڑ دیا وہ کافر ہوا۔
(احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

فصل سوم

۵۲۸/۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا وَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں نے مدینہ کے کنارے پر ایک عورت سے ملاعبت کی۔ یعنی گلے لگایا اور صحبت کی حد تک میں نہیں پہنچا۔ پس حاضر ہوں جو حدّ (شرعی سزا) آپ مجھ پر جاری کرنا چاہیں جاری کریں۔ پس کہا عمرؓ نے پردہ پوشی کی تھی خدا نے تیری (بہتر ہوتا کہ) تو بھی اپنے عیب کو چھپاتا۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پس کھڑا ہوا وہ شخص اور چلا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلانے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا وہ اس کو بلا لایا۔ اور آپؐ نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی: وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ۔ یعنی قائم رکھ تو نماز کو صبح و شام اور رات کے حصہ میں تحقیق نیکیاں مٹا دیتی ہیں بُرائیوں کو، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ پس عرض کیا قوم کے ایک شخص نے کہ اے اللہ کے نبی! یہ حکم خاص اس شخص کے لئے ہی یا سب کے لئے؟ آپؐ نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کے لئے۔ (مسلم)

۵۲۹/۱۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضؓ نے کہا کہ (ایک روز) جاڑوں کے موسم میں جبکہ درختوں کے پتے گر رہے تھے (یعنی پت جھڑ کا موسم تھا) آپ باہر تشریف لے گئے۔ پس آپؐ نے درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں اور ان شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا ابوذر! ابوذرؓ نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا جب بندۂ مسلمان خالص اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو گرتے ہیں اس کے گناہ اس طرح جس طرح کہ یہ پتے درخت سے جھڑتے۔ (احمد)

۵۳۰/۱۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا

حضرت زید بن خالد الجہنی نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں سہو نہ کیا۔ حضورِ قلب سے

غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ان کو پڑھا تو خدا اس کے تمام پچھلے گناہوں کو بخش دے گا۔ (احمد)

۵۳۱/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا۔ پس فرمایا کہ جو شخص محافظت کرتا ہے نماز پر تو یہ نماز اس کے لئے نور کا سبب ہوگی کمالِ ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کی بخشش کا ذریعہ۔ اور جو نماز کی محافظت نہ کرے اس کے لئے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمالِ ایمان کا اور نہ ذریعہ بخشش اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (یعنی اس کا ان لوگوں کے ساتھ حشر ہوگا) (احمد۔ دارمی۔ بیہقی در شعب الایمان)۔

۵۳۲/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی اعمال میں سے کسی عمل کے ترک کو کفر خیال نہ کرتے تھے مگر نماز کو (کہ اس کا ترک ان کے نزدیک موجبِ کفر تھا)۔ (ترمذی)

۵۳۳/۱۶ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو درداءؓ نے کہا۔ مجھ کو میرے دوست نے یہ نصیحت کی ہے (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے) کہ تو کسی کو خدا کا شریک قرار نہ دے، اگرچہ تیرے جسم کے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تجھ کو آگ میں جلا دیا جائے اور یہ کہ فرض نماز کو جان کر نہ چھوڑ۔ اس لئے کہ جس نے فرض نماز کو دانستہ ترک کیا اُس سے اسلام بری الذمہ ہے اور یہ کہ تو شراب نہ پی اس لئے کہ وہ تمام برائیوں کی کنجی ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ — اوقاتِ نماز کا بیان

فصل اوّل

۵۳۴/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر کا وقت (وہ ہے) جب کہ دوپہر ڈھل جائے اور آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے اور عصر کا وقت وہ ہے جو اس کے بعد ہو اس وقت تک) جب تک کہ سورج زرد نہ ہو جائے اور مغرب کا وقت (اس وقت تک رہتا ہے) جب تک کہ شفق غائب نہ ہو اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کی نماز کا وقت صبح کے ظاہر ہونے سے آفتاب کے نکلنے تک ہے۔ پس جب سورج نکل آئے تو نماز سے باز رہ۔ اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔ (مسلم)

۵۳۵/۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَهٗ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ

حضرت بُریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات دریافت کئے۔ آپ نے فرمایا نماز پڑھ تو ہمارے ساتھ ان دو دنوں میں۔ پس جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے بلال رضؓ کو حکم دیا انھوں نے اذان

أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرِدْ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہی۔ پھر حکم دیا ان کو تو انھوں نے تکبیر کہی۔ پھر حکم دیا آپ نے عصر کی تکبیر کا جب کہ آفتاب بلند تھا اور صاف و سفید۔ پھر مغرب کا حکم دیا۔ جب کہ غائب ہوگیا سورج۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب کہ غائب ہوگئی شفق پھر حکم دیا نمازِ فجر کا جب کہ ہوگئی صبح۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو بلال رضؓ کو حکم دیا وقت ٹھنڈا کرنے کا۔ پس خوب ٹھنڈا کیا بلال رضؓ نے وقت کو اور نماز پڑھی عصر کی جب کہ آفتاب آخری بلندی پر تھا (یعنی آخر وقت میں نماز ادا کی) اور مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے تک پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے پر ادا کی اور فجر کی نماز خوب روشنی ہونے پر پڑھی۔ پھر فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت وہ ہے جو ان دونوں دنوں کے اوقات کے درمیان ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

٥٣٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِي جِبْرَئِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مرتبہ جبرئیل ؑ نے خانۂ کعبہ کے قریب میری امامت کی (یعنی مجھ کو نماز پڑھائی دو دن) پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جب کہ آفتاب ڈھل گیا تھا اور سایہ اصلی مانند تسمہ کے ہوگیا اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ (اصلی سایہ کو چھوڑ کر) اس کے برابر ہوگیا اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھ کو عشاء کی جبکہ غائب ہوگئی شفق اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی جب کہ حرام ہوجاتا ہے کھانا پینا روزہ دار پر۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا اور نماز پڑھائی عصر کی جب کہ سایہ دوگنا ہوگیا اور نماز پڑھائی مغرب کی جس وقت افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی عشاء کی تہائی رات تک اور نماز پڑھائی فجر کی پس خوب روشن کیا صبح کو پھر جبرئیل ؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے محمدؐ! یہ وقت تجھ سے پہلے انبیاء ؑ کا ہے اور تمہاری نماز کا وقت ان وقتوں کے درمیان ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

٥٣٧ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرَئِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى أَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن شہاب نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحؒ نے عصر کی نماز کو ذرا دیر کر کے پڑھا تو عروہؒ نے ان سے کہا کہ تحقیق حضرت جبرئیل ؑ آئے اور انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی۔ عمر بن عبد العزیز رحؒ نے کہا۔ عروہ جو کچھ تو کہتا

أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهٗ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهٗ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهٗ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهٗ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهٗ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ أَمَرَهٗ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُّبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہی۔ پھر حکم دیا ان کو تو انھوں نے تکبیر کہی۔ پھر حکم دیا آپ نے عصر کی تکبیر کا جب آفتاب بلند تھا اور صاف و سفید۔ پھر مغرب کا حکم دیا۔ جب کہ غائب ہو گیا سورج۔ پھر حکم دیا عشاء کا جب کہ غائب ہو گئی شفق پھر حکم دیا نماز فجر کا جب کہ ہو گئی صبح۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو بلال رضؓ کو حکم دیا وقت ٹھنڈا کرنے کا۔ پس خوب ٹھنڈا کیا بلال رضؓ نے وقت کو اور نماز پڑھی عصر کی جب کہ آفتاب آخری بلندی پر تھا (یعنی آخر وقت میں نماز ادا کی) اور مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے تک پڑھی اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے پر ادا کی اور فجر کی نماز خوب روشنی ہونے پر پڑھی۔ پھر فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت وہ ہے جو ان دونوں دنوں کے اوقات کے درمیان ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

۵۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَيْهِ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مرتبہ جبرئیلؑ نے خانہ کعبہ کے قریب میری امامت کی (یعنی مجھ کو نماز پڑھائی دو دن) پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جب کہ آفتاب ڈھل گیا تھا اور سایہ اصلی مانند تسمہ کے ہو گیا اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ، (اصلی سایہ کو چھوڑ کر) اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھ کو عشاء کی جبکہ غائب ہو گئی شفق اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی جب کہ حرام ہو جاتا ہے کھانا پینا روزہ دار پر۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور نماز پڑھائی عصر کی جب کہ سایہ دوگنا ہو گیا اور نماز پڑھائی مغرب کی جس وقت افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی عشاء کی تہائی رات تک اور نماز پڑھائی فجر کی پس خوب روشن کیا صبح کو پھر جبرئیلؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے محمدؐ! یہ وقت تجھ سے پہلے انبیاءؑ کا ہے اور تمہاری نماز کا وقت ان وقتوں کے درمیان ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

۵۳۷ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى أَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن شہابؒ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحؒ نے عصر کی نماز کو ذرا دیر کر کے پڑھا تو عروہؒ نے ان سے کہا کہ تحقیق حضرت جبرئیلؑ آئے اور انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھائی۔ عمر بن عبد العزیز رحؒ نے کہا۔ عروہ جو کچھ تو کہتا

مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے متعلق ابو ہریرہ رضؓ نے جو کچھ بتایا تھا اس کو میں بھول گیا۔ اور ابو برزہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے جس کو تم عتمہ کہتے ہو اور عشار سے پہلے سونے کو بُرا جانتے تھے اور نماز کے بعد بات کرنے کو بُرا سمجھتے تھے اور نماز پڑھتے فجر کی آپ اس وقت جبکہ شناخت کر لیتا آدمی اپنے ہم جلیس کو اور پڑھتے آپ نماز فجر میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ عشار کی نماز تہائی رات تک پڑھنے میں کوئی تامل نہ فرماتے تھے اور نماز عشار سے پہلے سونے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اسی طرح عشار کے بعد باتیں کرنا آپ کو پسند نہ تھیں۔ (بخاری ومسلم)

۵۴۱/۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمد بن عمرو بن الحسن بن علی رضؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم نے جابر بن عبداللہ رضؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کیا تھی کہا انھوں نے کہ نماز پڑھتے تھے آپ ظہر کی دن ڈھلے اور عصر کی اس وقت جب کہ آفتاب روشن ہوتا اور مغرب کی جب کہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشار کی جب کہ لوگ بہت سے جمع ہو جاتے، جلدی پڑھ لیتے اور جب کہ تھوڑے ہوتے تو دیر سے پڑھتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے۔ (بخاری ومسلم)

۵۴۲/۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔ (بخاری ومسلم) لفظ بخاری کے ہیں۔

۵۴۳/۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ أَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُومِهَا وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيرِهَا.

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو۔ اور بخاری کی ایک روایت میں جو ابو سعید سے منقول ہے' یہ الفاظ ہیں کہ ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھو۔ اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ ہے اور آپؐ نے یہ فرمایا کہ دوزخ نے شکایت کی اپنے ربّ سے اور عرض کیا کہ میرا بعض حصّہ بعض حصّے کو کھائے جاتا ہے۔ پس خدا نے اس کو دو سانس لینے کی اجازت دیدی۔ ایک سانس جاڑوں میں اور ایک سانس گرمیوں میں۔ پس جب پاؤ گے تو گرمی اور سردی کی شدت تو یہ وہی دو سانسیں ہیں۔ (بخاری ومسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ' پس شدت اس چیز کی جو تم گرمی میں پاتے ہو وہ اس کے گرم سانس کی وجہ سے ہے۔ اور شدت اس چیز کی جس کو تم سردی میں پاتے ہو' وہ اس کے سرد سانس کے سبب سے ہے۔

۵۴۴/۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز

يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس وقت پڑھتے تھے جب کہ سورج بلند اور روشن ہوتا۔ پس جانے والا عوالی چلا جاتا (عوالی بیرونِ شہر آبادی) اور سورج روشن ہوتا اور عوالی کے بعض حصے مدینے سے چار میل کے قریب تھے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۵/۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نمازِ عصر میں تاخیر) منافق کی نماز (میں ہوتی) ہے جو بیٹھا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دونوں سینگوں میں چلا جاتا ہے (تو نماز کے لئے) کھڑا ہوتا ہے اور چار ٹکریں مار لیتا ہے نہیں ذکر کرتا اس میں اللہ کا مگر بہت تھوڑا۔ (مسلم)

۵۴۶/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی نمازِ عصر فوت ہو جائے اس کی حالت ایسی ہے کہ گویا اس کے اہل وعیال اور مال لُوٹ لئے گئے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۷/۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت بُریدہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جس شخص نے چھوڑا نمازِ عصر کو اس نے ضائع کر دیا اپنے عمل کو۔ (بخاری)

۵۴۸/۹ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پس واپس ہوتا ہم سے کوئی اور دیکھ سکتا تھا وہ اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۹/۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نماز پڑھتے تھے (آں حضرتؐ اور صحابہؓ) عشا کی شفق کے غائب ہونے کے بعد سے تہائی رات تک۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۰/۱۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے صبح کی اور (نماز پڑھ کر) عورتیں واپس ہوتیں اور اندھیرے کی وجہ سے کوئی ان کو شناخت نہ کر سکتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۱/۱۲ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت قتادہؓ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابتؓ دونوں نے (روزہ رکھنے کے لئے) سحری کھائی اور سحری سے فارغ ہونے کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھ لی۔ ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ سحری کے کھانے اور نمازِ صبح کے درمیان کتنا فرق تھا۔ انھوں نے کہا صرف اتنا وقت کہ ایک آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔ (بخاری)

۵۵۲/۱۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ أَوْ يُؤَخِّرُونَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي

حضرت ابوذرؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے کہ تیرا کیا حال ہوگا اس وقت جب تجھ پر ایسے حاکم یا سردار مسلط ہوں گے جو نماز کو دیر کر کے پڑھیں گے۔ ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا پھر آپ اس

قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وقت کے لئے کیا حکم دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا نماز پڑھ تو وقت پر۔ پس اگر تو اس نماز کو ان کے ساتھ پائے تو پھر پڑھ لے یہ تیرے لئے نفل ہوگی (مسلم)

۵۵۳/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پائی اس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جس نے آفتاب غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی اس نے عصر کو پالیا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۴/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے عصر کی ایک رکعت پائے غروب آفتاب سے پہلے پس اس کو چاہئے کہ وہ اپنی نماز پوری کرلے اور جو شخص آفتاب نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پائے، اس کو چاہئے کہ وہ اپنی نماز کو پورا کرے۔ (بخاری)

۵۵۵/۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِیْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو بھول جائے یا سو جائے نماز سے غافل ہوکر۔ تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ جس وقت یاد آجائے فوراً پڑھ لے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کا بدلہ کوئی نہیں، صرف یہ ہے کہ جس وقت یاد آئے پڑھ لے۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۶/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِی الْيَقْظَةِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (سونے کی وجہ سے نماز میں تاخیر ہوجانے پر) کوئی قصور لازم نہیں آتا۔ البتہ جاگنے کی حالت میں (تاخیر) موجب قصور ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی نماز کو بھول جائے یا سو جائے نماز سے غافل ہوکر تو جس وقت یاد آئے فوراً پڑھ لے جیسا کہ فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ۔ یعنی نماز قائم کر میرے یاد کرنے کے وقت۔ (مسلم)

فصل دوم

۵۵۷/۱۸ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت علیؓ نے کہا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یا علی تین کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے دوسرے جنازہ میں جب وہ تیار ہو جائے اور تیسرے غیر منکوحہ عورت کے نکاح میں جب اس کا کفو (عورت کے مطابق مرد) پایا جائے۔ (ترمذی)

۵۵۸/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کا اول وقت ادا کرنا خدا کی خوشنودی کا موجب ہے اور آخر وقت میں ادا کرنا خدا کی معافی کا سبب ہے۔ (ترمذی)

۵۵۹/۲۰ وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ام فروہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو اول وقت ادا کرنا۔ (احمد، ترمذی، ابو داؤد)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

اور حضرت امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صرف حضرت عبداللہ ابن عمر عمری سے روایت کی جاتی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

۵۶۰/۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز آخر وقت میں دوبارہ نہیں پڑھی، آخر عمر تک۔ (ترمذی)

۵۶۱/۲۲ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلٰى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ)

حضرت ابو ایوب رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ بھلائی کی حالت میں رہے گی یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ میری امت ہمیشہ دین فطرت پر رہے گی جب تک وہ مغرب کی نماز میں دیر نہ کریں گے (یعنی اتنی دیر کہ ستارے نکل آئیں۔) (ابوداؤد) دارمی نے اس کو حضرت عباسؓ سے روایت کیا۔

۵۶۲/۲۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ، اگر میں اس امر کو اپنی امت پر شاق (مشکل) خیال نہ کرتا تو میں یہ حکم دیتا کہ عشاء کی نماز کو تہائی یا آدھی رات تک پڑھا کرو۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۵۶۳/۲۴ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تاخیر کرو تم اس نماز (عشاء) میں۔ اس لئے کہ تمام سابق امتوں میں تم کو نمازِ عشاء کی فضیلت عطا فرمائی گئی ہے اور کسی امت نے تم سے پہلے اس نماز کو نہیں پڑھا۔ (ابوداؤد)

۵۶۴/۲۵ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ نے بیان کیا۔ میں خوب جانتا ہوں وقت اس نماز کا یعنی نمازِ عشاء کا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اس کو تیسری تاریخ کے چاند ڈوبنے کے وقت۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

۵۶۵/۲۶ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔)

حضرت رافعؓ بن خدیج نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روشنی میں فجر کا پڑھنا بڑا اجر رکھتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد دارمی۔ اور نسائی کے نزدیک فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ کے الفاظ نہیں ہیں)

فصل سوم

۵۶۶/۲۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافعؓ بن خدیج نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر ذبح کیا جاتا اونٹ اور تقسیم کیا جاتا اس کو دس حصوں میں پھر پکایا جاتا گوشت اور پھر کھاتے ہم پکا ہوا گوشت آفتاب غروب ہونے سے پہلے۔ (بخاری ومسلم)

۵۶۷/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک رات میں عشاء کی

نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نماز کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے پس جب تہائی رات گزر چکی تھی تو آپ تشریف لائے بلکہ اس کے بھی بعد ہم کو معلوم نہیں کہ گھر میں کسی شغل نے آپ کو مشغول رکھا تھا یا اس کے سوا کوئی اور سبب تھا۔ آپ نے ہمارے پاس پہنچکر فرمایا۔ بلاشبہ تم نماز کا انتظار کرتے تھے اور کوئی دیندار تمہارے سوا اس نماز کا انتظار نہیں کرتا اگر میری امت پر یہ امر گراں نہ گزرتا تو نماز پڑھتا میں ان کے ساتھ اسی وقت۔ پھر حکم دیا موذن کو پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی۔ (مسلم)

۵۶۸/۲۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوٰتِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخِفُّ الصَّلٰوةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے تمہاری نمازوں کے قریب قریب البتہ عشاء کی نماز میں وہ تمہاری نماز سے کچھ دیر کرتے تھے اور نمازوں کو سبک پڑھتے تھے (یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں نماز میں پڑھتے تھے۔) (مسلم)

۵۶۹/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور (اس شب) آپ گھر سے باہر تشریف نہ لائے مگر جبکہ گزر گئی آدھی رات کے قریب۔ پس آپ نے فرمایا اپنی (اپنی) جگہ بیٹھے رہو چنانچہ ہم اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہے پھر آپ نے فرمایا کہ تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے اور اپنے اپنے بستروں پر چلے گئے لیکن تم نماز کا انتظار کر رہے ہو پس تم کو معلوم ہو کہ جب تک تم نماز کے انتظار میں رہو گے۔ تمہارا یہ سارا وقت نماز ہی میں شمار کیا جائے گا اور اگر مجھ کو کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز میں آدھی رات تک تاخیر کرتا۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

۵۷۰/۳۱ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِّلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِّلْعَصْرِ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں بہت جلدی کرتے تھے تم لوگوں سے' اور تم جلدی کرتے ہو عصر کی نماز میں آں حضرت کی نماز عصر سے۔ (احمد۔ ترمذی)

۵۷۱/۳۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت انس رض نے کہا کہ جب سخت گرمی کا موسم ہوتا تو آپ نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی ادا کرتے۔ (نسائی)

۵۷۲/۳۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبادہ بن صامت نے کہا۔ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے سردار ایسے ہوں گے جن کے مشاغل ان کو وقت پر نماز ادا کرنے سے روکیں گے یہاں تک کہ نماز کا (مستحب) وقت جاتا رہے گا۔ پس اس زمانہ میں تم اپنی نماز وقت پر پڑھنا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ (ابو داؤد)

۵۴۳/۳۴ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوُا الْقِبْلَةَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت قبیصہؓ بن وقاص نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے سردار ایسے لوگ ہوں گے جو نماز میں دیر کریں گے پس وہ نماز تمہارے لئے فائدہ ہے اور ان کے لئے وبال۔ پس پڑھو تم ان کے ساتھ نماز جب تک وہ قبلہ کی طرف پڑھیں۔ (ابوداؤد)

۵۴۴/۳۵ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّيْ لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عبیداللہ بن عدی بن الخیار نے بیان کیا کہ میں عثمانؓ کے پاس گیا جب وہ محاصرہ میں تھے۔ میں نے عرض کیا آپ تمام لوگوں کے امام ہو اور آپ پر وہ مصیبت نازل ہوئی جس میں آپ مبتلا ہو اور نماز پڑھاتا ہے ہم کو امام فتنہ کا اور ہم اس کو گناہ سمجھتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ نماز انسان کے تمام اعمال میں افضل ہے پس جب بھلائی کریں لوگ تو بھی ان کے ساتھ بھلائی کر اور جب برائی کریں تو بچا اپنے آپ کو ان کی برائی سے۔ (بخاری)

بَابُ فِيْ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ — نماز کے فضائل کا بیان

فصل اول

۵۴۵/۱ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمارہؓ بن رویبہ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہرگز داخل نہ ہوگا آگ میں وہ شخص جو نماز پڑھے آفتاب طلوع ہونے سے اور غروب ہونے سے پہلے یعنی فجر اور عصر کی نماز۔ (مسلم)

۵۴۶/۲ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دو نمازیں ٹھنڈے وقت کی پڑھیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (فجر و عشاء) (بخاری و مسلم)

۵۴۷/۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتے رہتے ہیں تم میں فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے اور جمع ہوتے ہیں یہ فرشتے فجر اور عصر کی نماز میں۔ پھر جب واپس جاتے ہیں وہ فرشتے جو تم میں رہے تھے۔ پس ان کا رب ان سے پوچھتا ہے اور وہ (رب) ان سے زیادہ جاننے والا ہے کہ کس حال میں چھوڑا تم نے میرے بندوں کو؟ پس وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو نماز پڑھتے چھوڑا ہے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے وہ اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۸/۴ وَعَنْ جُنْدُبٍ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَإِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ

حضرت جندب قسریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ خدا کے عہد و ذمہ میں ہے پس تم کو چاہئے کہ اپنے آپ ــــ کو اس حال میں رکھو کہ خدا تم سے اپنے عہد و ذمہ کی باز پرس نہ کرے یعنی تم سے اپنے ذمہ کا مواخذہ نہ کرے کیونکہ خدا جب اپنے عہد کو

نَارِ جَهَنَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ الْقُشَيْرِيُّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ)۔

کسی سے طلب کرے گا تو اس کو پالے گا اور مُنہ کے بل اس کو آگ میں ڈال دے گا۔ (مسلم)

۵۷۹/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان دینے میں کتنا ثواب ہے اور جماعت کی پہلی صف میں کھڑے ہونے کا کیا اجر ہے تو اس کو نہ پانے کی صورت میں وہ قرعہ ڈال کر اس کو حاصل کریں اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ ظہر کی نماز کو سویرے جانے کا کتنا ثواب ہے تو وہ دوڑ کر جائیں اور اگر عشاء اور نماز صبح کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ ان نمازوں کے لئے قوت نہ ہونے کی حالت میں بھی آئیں سُرین کے بل بیٹھ کر۔ (بخاری و مسلم)

۵۸۰/۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں اگر ان کو ان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو سُرینوں کے بل چل کر آئیں۔ (بخاری و مسلم)

۵۸۱/۷ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز عشاء جماعت سے پڑھی اس نے گویا آدھی رات عبادت کی۔ اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی، اس نے گویا ساری رات عبادت کی۔ (مسلم)

۵۸۲/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ فَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیہاتی لوگ تمہاری نماز مغرب کے نام پر کہیں غلبہ حاصل نہ کرلیں۔ راوی کا بیان ہے کہ دیہاتی لوگ مغرب کی نماز کو عشاء کہتے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیہاتی کہیں تمہاری نماز عشاء کی نام پر غلبہ حاصل نہ کرلیں، اس نماز کا نام خدا کی کتاب میں عشاء ہے۔ پس تحقیق یہ گنوار اونٹوں کا دودھ دوہنے کے سبب تاخیر کرتے تھے اس میں۔ (مسلم)

۵۸۳/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا کہ۔ باز رکھا (کافروں نے) ہم کو درمیانی نماز، نماز عصر سے، بھر دے خدا وند تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں میں آگ۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۵۸۴/۱۰ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضؓ اور حضرت سمرہ بن جندب رضؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔ (ترمذی)

۵۸۵/۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ

وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا قَالَ تَشْھَدُہٗ مَلٰئِکَۃُ اللَّیْلِ وَمَلٰئِکَۃُ النَّھَارِ (رواہ الترمذی)

کَانَ مَشْھُوْدًا کی تفسیر یوں بیان کی کہ نماز فجر میں حاضر ہوتے ہیں (یعنی جمع ہوتے ہیں) فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے۔ (ترمذی)

فصل سوم

۵۸۶/۱۲ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَۃَ قَالَا الصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الظُّھْرِ۔ (رواہ مالک عن زید والترمذی عنھما تعلیقًا۔)

حضرت زید بن ثابت رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ نے کہا کہ درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے (مالکؒ نے زیدؓ سے روایت کیا اور ترمذیؒ نے دونوں سے تعلیقًا روایت کیا۔)

۵۸۷/۱۳ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّھْرَ بِالْھَاجِرَۃِ وَلَمْ یَکُنْ یُصَلِّیْ صَلٰوۃً اَشَدَّ عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقَالَ اِنَّ قَبْلَھَا صَلٰوتَیْنِ وَبَعْدَھَا صَلٰوتَیْنِ۔ (رواہ احمد وابو داؤد)

حضرت زید بن ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز سویرے پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر ان تمام نمازوں میں جو وہ پڑھتے تھے ظہر کی نماز سے زیادہ سخت کوئی نماز نہ تھی پس یہ آیت نازل ہوئی حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی یعنی محافظت کرو نمازوں کی خصوصًا درمیانی نماز کی۔ زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ درمیانی نماز سے دو نمازیں پہلے ہیں اور دو بعد میں۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۵۸۸/۱۴ وَعَنْ مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ کَانَا یَقُوْلَانِ الصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الصُّبْحِ۔ (رواہ فی الموطا) ورواہ الترمذی عن ابن عباس وابن عمر تعلیقًا۔

حضرت مالکؒ کہتے ہیں کہ ان سے علیؓ بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباسؓ نے یہ بیان کیا ہے کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے۔ (موطا) اور ترمذی نے ابن عباس رضؓ و ابن عمر رضؓ سے تعلیقًا روایت کیا۔

۵۸۹/۱۵ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَایَۃِ الْاِیْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَی السُّوْقِ غَدَا بِرَایَۃِ اِبْلِیْسَ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کو جائے وہ گویا ایمان کے جھنڈے کو لیجاتا ہے اور جو شخص بازار جاتا ہے وہ گویا ابلیس کے جھنڈے کو لیجاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْاَذَانِ اذان کا بیان

فصل اوّل

۵۹۰/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَکَرُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَۃَ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ فَذَکَرْتُہٗ لِاَیُّوْبَ فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَۃَ۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے ذکر کیا نماز کا وقت معلوم کرانے کے سلسلہ میں آگ اور ناقوس کا۔ پس ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کا (کہ یہ لوگ ایسا ہی کرتے تھے) پس حکم دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو کہ دو بار کہے اذان کے کلموں کو اور ایک ایک بار کہے تکبیر کو۔ (بخاری ومسلم)

۵۹۱/۲ وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاْذِیْنَ ھُوَ بِنَفْسِہٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

حضرت ابو محذورہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس مجھ کو اذان سکھائی۔ فرمایا کہو: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ (اللہ بہت بڑا ہے) اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبو

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ. ثُمَّ تَعُودُ فَتَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں) أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ (گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) پھر فرمایا دوبارہ کہو وہی جملے جو پہلے کہے تھے یعنی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ. حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ. (آؤ تم نماز کی طرف) حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (آؤ تم فلاح کی طرف) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

فصل دوم

۵۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز اذان کے دو دو کلمے تھے اور تکبیر کا ایک۔ لیکن تکبیر میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ (نماز کھڑی ہوگئی) دو مرتبہ کہا جاتا تھا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

۵۹۳ وَعَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو محذورہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان کے اُنیس ۱۹ کلمے سکھائے اور تکبیر کے سترہ ۱۷ کلمے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۵۹۴ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي سُنَّةَ الْأَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ قَالَ تَقُولُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ. اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ. تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ. تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. فَإِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو محذورہ رضؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجئے۔ راوی کا بیان ہے کہ (یہ سنکر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو محذورہ رضؓ کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور پھر فرمایا کہو اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ بلند آواز سے، پھر کہہ تو أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اور یہ کلمات پست آواز سے کہہ۔ پھر بلند آواز سے دوبارہ کہہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ. حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. پس اگر صبح کی نماز ہو تو یہ الفاظ بھی کہہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. (ابوداؤد)

۵۹۵ وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ.) وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ الرَّاوِىْ لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِىِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ).

حضرت بلالؓ نے کہا۔ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازِ فجر کے سوا کسی نماز میں تثویب نہ کر یعنی کہ نماز کے وقت سے آگاہ نہ کر (کہ اذان میں کوئی خاص جملہ بڑھا دیا جائے)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا ابو اسرائیل محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

۵۹۶ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جب تکبیر کہے تو جلدی جلدی کہہ اور اذان اور تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ رکھ کہ فارغ ہو جائے کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور قضائے حاجت کو جانے والا اپنی حاجت کو رفع کرنے سے اور اس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہو جب تک تم مجھے دیکھ نہ لو (ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا ہم صرف عبد المنعم کی حدیث جانتے ہیں اور اس کی اسناد مجہول ہے۔)

۵۹۷ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِىِّ قَالَ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت زیاد بن حارث صُدائی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ تو فجر کی اذان کہہ۔ پس میں نے اذان کہی۔ پھر بلالؓ نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بھائی صُدائی نے اذان کہی ہے اور جو شخص اذان کہے وہی تکبیر کہے (ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۵۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ وَلَيْسَ يُنَادِىْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِىْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب مسلمان ہجرت کرکے مدینہ میں آئے تو جمع ہو کر وقت کا اندازہ کرتے اور ایک وقت معین کر دیتے تھے اور ان کا کوئی منادی نہ تھا۔ پس ایک روز اس مسئلہ پر مشورہ کیا۔ بعض نے کہا نصاریٰ کا سا ناقوس لے لو بعض نے کہا قرنا لے لو جیسا کہ یہود کے پاس ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کوئی آدمی کیوں نہ مقرر کر دو جو نماز کا بلاوا دے آیا کرے۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلالؓ کھڑے ہو جاؤ اور نماز کی منادی کر دو۔ (بخاری ومسلم)

۵۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِىْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَّحْمِلُ نَاقُوْسًا فِىْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ نَدْعُوْا بِهٖ

حضرت عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ نے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کا حکم دیا[1] تاکہ اس کو بجا کر لوگوں کو نماز کے لئے جمع کریں تو مجھ کو خواب میں ایک شخص دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں ناقوس تھا پس میں نے خواب ہی میں اس سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے کیا فروخت کرتا ہے

[1] شاید حکم دینے کے معنی یہاں یہ ہیں کہ حضورؐ نے حکم دینے کا ارادہ فرمایا۔

إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ إِلٰى اٰخِرِهٖ وَكَذَا الْإِقَامَةَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَإِنَّهٗ أَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ) وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ۔

تو ناقوس کو اس نے کہا تو ناقوس کو کیا کرے گا۔ میں نے کہا ہم اس سے لوگوں کو نماز کے لئے بلائیں گے۔ اس نے کہا کیا میں تجھ کو ایسی چیز نہ بتلا دوں جو اس سے بہتر ہے میں نے کہا ہاں۔ پس اس نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر الخ اور اسی طرح تکبیر پس جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا یقیناً یہ خواب حق ہے جو خدا چاہے پس کھڑا ہو تو بلالؓ کے ساتھ اور جو خواب دیکھا ہے اس کو بتلا اور وہ اذان کہے اس لئے کہ وہ بلند آواز ہے تجھ سے۔ پس میں بلالؓ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ان کو اذان کے کلمے بتانے لگا اور وہ اذان کہتے رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب عمر بن الخطابؓ نے اپنے گھر میں اذان کی آواز سنی تو چادر کھینچتے ہوئے گھر سے نکلے (آکر) عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے جیسا کہ دکھایا عبداللہ کو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس خدا ہی کے لئے تعریف ہے۔ (ابوداؤد۔ دارمی) ابن ماجہ نے اقامت کا تذکرہ نہیں کیا۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے لیکن ناقوس کا واقعہ بیان نہیں کیا

۶۰۰/۱۱ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ أَوْ حَرَّكَهٗ بِرِجْلِهٖ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز کو نکلا۔ پس جو شخص راستہ میں ملتا آپ اس کو نماز کے لئے بلاتے یا (سوتا ہوتا تو) اپنے پاؤں سے اس کے پاؤں کو حرکت دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

۶۰۱/۱۲ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهٗ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهٗ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَأَمَرَهٗ عُمَرُ أَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

امام مالک کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ مؤذن حضرت عمرؓ کے پاس آتا اور نماز صبح کی خبر دیتا۔ پس ایک روز مؤذن نے حضرت عمرؓ کو سوتا ہوا پایا اور کہا نماز بہتر ہے نیند سے۔ پس حکم دیا حضرت عمرؓ نے کہ اس کلمہ کو صبح کی اذان میں شامل کر لیا جائے۔ (موطا)

۶۰۲/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَّجْعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِنَّهٗ أَرْفَعُ لِصَوْتِكَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

عبدالرحمٰن بن سعد نے کہا ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد سعد نے اپنے باپ عمار سے اور عمار نے سعدؓ سے جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کرے (کیونکہ یہ عمل تیری آواز کو بہت بلند کر دینے والا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَاِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ — اذان اور اذان کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان

فصل اوّل

۶۰۳/۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اذان دینے والے لوگ قیامت کے دن لمبی گردنوں والے ہوں گے۔ (مسلم)

۶۰۴/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت دے کر بھاگتا ہے اور ہوتی ہے اس کے واسطے آواز گوز کی (یعنی گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے) تاکہ اذان کی آواز اس کے کان میں نہ پہنچے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے پھر جب تکبیر کہی جاتی ہے تو (پھر) پشت دے کر بھاگتا ہے اور تکبیر ختم ہونے کے بعد پھر واپس آجاتا ہے تاکہ انسان کے دل میں خطرہ ڈالے اور اس کو وہ چیزیں یاد دلائے جو اس کو یاد نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت نماز پڑھی۔ (بخاری ومسلم)

۶۰۵/۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سنتے جن اور انسان اور نہ کوئی دوسری شے موذن کی انتہائی آواز مگر یہ کہ شہادت دیں گی وہ قیامت کے دن اس کی۔ (بخاری)

۶۰۶/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم موذن کے الفاظ سنو تو وہی الفاظ کہو جو وہ کہتا ہے، پھر درود پڑھو مجھ پر (اذان کے بعد) پس جو شخص مجھ پر درود پڑھے ایک بار، اللہ تعالےٰ اس کے سبب اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ پھر طلب کرو اللہ تعالےٰ سے میرے لئے وسیلہ کہ وہ جنت میں ایک مقام ہے اور نہیں لائق ہے وہ جگہ خدا کے بندوں میں سے مگر ایک بندہ کے لئے اور امید رکھتا ہوں کہ وہ شخص میں ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے وسیلہ کا سوال کرے، اس پر میری شفاعت حلال ہے۔ (مسلم)

۶۰۷/۵ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو جو کوئی کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر۔ پھر جب موذن کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ تو کہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پھر جب کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب کہے، حی علی الصلوٰۃ تو کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے حی علی الفلاح تو کہے لا

بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پھر جب کہے اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ تو کہے اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ پھر جب کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تو کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ صدق دل سے تو جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

۶۰۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اذان سُن کر کہا (یعنی اذان کے بعد یہ دعا پڑھی) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ۔ یعنی اے اللہ! اِس کامل دُعا کے پروردگار (یعنی اذان کے پروردگار) اور پروردگار نماز قائم کے، محمدؐ کو توسیلہ اور بزرگی دے اور پہنچا ان کو مقام محمود پر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔ تو جائز ہوگی اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت (بخاری)

۶۰۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غارت گری کے لئے جاتے جب صبح روشن ہوتی (یعنی جب آپ کفار کو لوٹنے کے لئے جاتے تو سحر کا وقت ہوتا) اور ارادہ کرتے اذان سُننے کا۔ پس اگر سُن لیتے اذان تو باز رہتے ورنہ پھر لوٹ کے لئے چلے جاتے۔ پس (ایک روز جبکہ لوٹ کے لئے جا رہے تھے) آپ نے سُنا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے "اللہ اکبر" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ شخص دین فطرت پر ہے (یعنی اسلام پر) پھر اس نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خارج ہوا تو دوزخ سے۔ پس دیکھا صحابہؓ نے اس شخص کو تو وہ ایک بکریاں چرانے والا تھا۔ (مسلم)۔

۶۱۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص موذن کی اذان سُنے اور کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور یہ کہ محمدؐ خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ راضی ہوں میں اللہ کے رب ہونے پر، محمدؐ کے رسول ہونے پر اور دین اسلام پر) تو بخش دئے جاتے ہیں اس کے سارے (صغیرہ) گناہ۔ (مسلم)

۶۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مغفل نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں (اذان و تکبیر) درمیان نماز ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ یہ جملہ فرمانے کے بعد کہا۔ اس شخص کے لئے جو پڑھنا چاہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۶۱۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن اور موذن امانت دار ہے۔ اے اللہ تو ہدایت دے اماموں کو اور بخش دے اذان دینے والوں کو۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

۶۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صرف ثواب کی غرض سے سات برس اذان کہے اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھی جاتی ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۶۱۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَاْسِ شَظِیَّةٍ لِلْجَبَلِ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَیُصَلِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ هٰذَا یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوةَ یَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راضی ہوتا ہے تیرا رب بکریاں چرانے والے سے جو بکریاں چراتا ہو پہاڑ کی ٹیکری پر کہ اذان دیتا ہے وہ نماز کے لئے اور نماز پڑھتا ہے۔ پس فرماتا ہے اللہ تعالےٰ (ملائکہ اور ارواح مقربین سے) دیکھو میرے اس بندے کی طرف اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے۔ پس بخش دیا میں نے اپنے بندے کو اور داخل کروں گا میں اس کو جنت میں۔ (ابوداؤد و نسائی)

۶۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْكِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰی وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ یُّنَادِیْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین اشخاص مشک کے ٹیلے پر ہوں گے ایک تو وہ غلام جس نے خدا کا حق ادا کیا اور پھر اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے قوم کی امامت کی اور قوم اس سے راضی رہی تیسرا وہ شخص جو اذان دیتا ہے پانچوں نمازوں کی دن اور رات میں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)۔

۶۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهٗ مَدٰی صَوْتِهٖ وَیَشْهَدُ لَهٗ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّشَاهِدُ الصَّلٰوةِ یُکْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَّیُکَفَّرُ عَنْهُ مَا بَیْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَقَالَ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی۔

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان دینے والے کی بخشش کی جاتی ہے اس کی آواز کی انتہا کے مطابق اور گواہی دیتے ہیں اس کے لئے ہر تر اور خشک۔ اور نماز میں حاضر ہونے والے کے لئے لکھا جاتا ہے ثواب پچیس نمازوں کا اور دور کئے جاتے ہیں اس کے وہ گناہ جو دو نمازوں کے درمیان کئے گئے۔ (احمد ابوداؤد۔ ابن ماجہ) اور نسائی نے صرف کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ تک بیان کیا اور کہا اس کے لئے نماز پڑھنے والے کے برابر اجر ہوتا ہے۔

۶۱۷ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو میری قوم کا امام مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو تیری قوم کا امام مقرر کیا تو اقتدا کر رعایت کر ضعیف کی (یعنی کمزور نمازیوں کا خیال رکھنا) اور مقرر کر تو ایسا موذن

جو اذان دینے کی اجرت نہ لے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

٦١٨/١٦ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سکھلایا کہ میں مغرب کی اذان کے وقت (یعنی اذان کے بعد) یہ دعا مانگوں اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ یعنی اے اللہ! یہ وقت ہے تیری رات کے آنے کا اور تیرے دن کے واپس جانے کا اور تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کا۔ پس بخش دے تو مجھ کو۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

٦١٩/١٧ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِي الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا۔ وَقَالَ فِيْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِي الْاَذَانِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوامامہؓ یا بعض صحابہؓ سے روایت ہے کہ حضرت بلالؓ نے تکبیر کہنی شروع کی جب انھوں نے کہا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا (قائم رکھے اللہ نماز کو اور ہمیشہ رکھے) اور باقی تکبیر میں وہی فرمایا جس کا ذکر عمرؓ کی اذان کی حدیث میں ہو چکا ہے۔ (ابوداؤد)

٦٢٠/١٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

حضرت انسؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور تکبیر کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

٦٢١/١٩ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ)۔

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں۔ ایک تو اذان کے وقت کی دعا اور دوسرے جہاد کے وقت کی دعا جب کہ گھمسان کا رن پڑ رہا ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں یعنی جہاد کی دعا کے بجائے بارش میں دعا کرنا (ابوداؤد دارمی) لیکن دارمی نے تحت المطر کو نہیں بیان کیا۔

٦٢٢/٢٠ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ اذان دینے والے ہم پر فضیلت و بزرگی رکھتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا جس طرح موذن کہتے ہیں تو بھی اسی طرح کہہ اور جب تو فارغ ہو جائے اذان کے جواب سے تو خدا سے مانگ تجھ کو دیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

٦٢٣/٢١ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ مِيْلًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ مقام روحا تک پہنچ جاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ روحا مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔ (مسلم)

٦٢٤/٢٢ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ قَالَ لَا حَوْلَ

حضرت علقمہ بن وقاص کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے موذن نے اذان دی۔ معاویہؓ نے بھی وہی الفاظ کہے جو موذن نے کہے تھے۔ یہاں تک کہ جب موذن نے کہا حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ تو معاویہؓ نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اور جب موذن

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِکَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

نے کہا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تو معاویہ رضہ نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر اس کے بعد معاویہ رضہ نے وہی جملے کہے جو موذن نے کہے تھے۔ پھر معاویہ رضہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا، آپ اسی طرح فرماتے تھے۔ (احمد)

۶۲۵/۲۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ یُّنَادِیْ فَلَمَّا سَکَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ ھٰذَا یَقِیْنًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ حضرت بلال رضہ کھڑے ہوئے اور اذان دینے لگے۔ جب بلال خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسی طرح (اذان کے جواب میں) یقین کے ساتھ کہے وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ (نسائی)

۶۲۶/۲۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَھَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم موذن کے شہادتین سُنتے تو فرماتے اور میں بھی شہادت دیتا ہوں اور میں بھی شہادت دیتا ہوں۔ (ابوداؤد)

۶۲۷/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَکُتِبَ لَہٗ بِتَاْذِیْنِہٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَۃً وَلِکُلِّ اِقَامَۃٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَۃً۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارہ برس تک اذان دے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور (اس کے حساب میں) لکھی جاتی ہے اس کی اذان کے معاوضہ میں روزانہ ساٹھ اور تکبیر کے بدلے میں تیس نیکیاں۔ (ابن ماجہ)

۶۲۸/۲۶ وَعَنْہُ قَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ ہم کو مغرب کی اذان کے وقت دُعا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ (بیہقی)

بَابُ فِیْ بَیَانِ بَعْضِ اَحْکَامِ الْاَذَانِ

اذان کے بعض احکام کا بیان

فصل اوّل

۶۲۹/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا یُّنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ وَکَانَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰی لَا یُنَادِیْ حَتّٰی یُقَالَ لَہٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال اذان دیتا ہے رات میں پس کھاؤ پیو تم (رمضان میں سحر کا کھانا) اُس وقت تک کہ اذان دے ابن ام مکتوم۔ ابن عمر رضہ کا بیان ہے کہ ابن ام مکتوم رضہ اندھے آدمی تھے اور وہ اس وقت اذان دیتے تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔ (بخاری و مسلم)

۶۳۰/۲ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمْنَعَنَّکُمْ مِّنْ سُحُوْرِکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَّلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْلُ وَلٰکِنَّ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْرُ

حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رضہ کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے اور نہ فجر دراز یعنی صبح کاذب البتہ جب افق پر پھیلی ہوئی فجر نمودار ہو جائے (تو سحری کھانا چھوڑ کر

فِي الْأُفُقِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ)

ہو)۔ (مسلم۔ اور لفظ ترمذی کے ہیں)۔

۶۳۱/۳ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مالکؓ بن حویرث نے بیان کیا کہ میں اور میرے چچا کا بیٹا دونوں رسول اللہ صلے اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس آپ نے فرمایا جب تم دونوں سفر پر جاؤ تو اذان اور تکبیر کہو اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔ (بخاری و مسلم)

۶۳۲/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مالکؓ بن حویرث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔ (بخاری و مسلم)

۶۳۳/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ وَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَهُمْ اسْتِيقَاظًا فَفَزِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ خیبر سے واپس ہوئے تو رات کو سفر کیا جب آخری رات میں آپ کو اونگھ آنے لگی تو آپ آرام کے لئے اُترے اور حضرت بلالؓ سے فرمایا تم ہماری حفاظت کرو یعنی جب صبح ہوجائے تو جگا دینا۔ حضرت بلالؓ تہجد کی نماز میں مشغول ہوگئے اور جتنی نماز ممکن تھی پڑھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ سوگئے۔ جب فجر کا وقت قریب آگیا تو بلالؓ نے اپنی سواری (اونٹ) کا سہارا لے لیا یعنی تکیہ لگالیا اور مشرق کی طرف منہ کرلیا تاکہ روشنی نمودار ہوجائے تو حضورؐ کو جگا دیں۔ لیکن حضرت بلالؓ کی آنکھوں میں نیند بھر گئی اور وہ اونٹ سے کمر لگائے سوگئے پس نہ تو بلالؓ کی آنکھ کھلی اور نہ حضورؐ کی اور نہ صحابہؓ میں سے کسی کی یہاں تک کہ پہنچی گرمی دھوپ کی اور سب سے پہلے حضورؐ کی آنکھ کھلی۔ آپ نے گھبرا کر فرمایا اے بلالؓ (تجھ کو کیا ہوگیا؟) بلالؓ نے عرض کیا۔ غالب آگئی وہ جس نے غلبہ پایا آپ پر یعنی نیند۔ آپ نے فرمایا کھینچ لے چلو (اپنے اونٹ) یعنی یہاں سے جلد نکل چلو چنانچہ وہاں سے اونٹوں کو تھوڑی دور آگے لے گئے پھر وضو کیا حضورؐ نے اور بلالؓ کو اذان کا حکم دیا اور پھر حضورؐ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھا چکے تو فرمایا جو شخص نماز کو بھول جائے اس کو چاہیے کہ جس وقت یاد آئے پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے: وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي۔ (مسلم)

۶۳۴/۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم اس وقت تک نماز کے لئے کھڑے نہ ہو جب تک مجھ کو گھر سے نکلتا ہوا نہ دیکھ لو۔ (بخاری و مسلم)

۶۳۵/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم دوڑ کر نہ آؤ بلکہ طمانیت کے ساتھ آؤ اور جس قدر

تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز تم کو مل جائے پڑھ لو اور جو نہ پاؤ اس کو پورا کر لو (بخاری و مسلم) مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ گویا اس وقت سے نماز ہی میں ہوتا ہے۔

فصل دوم

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

فصل سوم

۶۳۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِلُوْا وَاَنْ يَّتَوَضَّؤُا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ وَيُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ اَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رض اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ ایک روز آخری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں قیام فرمایا اور حضرت بلال کو یہ خدمت سپرد کی کہ وہ (صبح کی) نماز کے وقت جگا دیں۔ حضرت بلال رضہ بھی سو گئے اور دوسرے لوگ بھی اس وقت جاگے جب آفتاب طلوع ہو چکا تھا اور صبح کی نماز ادا کرنے کے سبب سب گھبرا گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ فوراً سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ یہاں سے نکل کر ایک وادی میں پہنچے اور فرمایا کہ یہ ایک ایسا جنگل ہے جس پر شیطان مسلط ہے، وہاں سے تیز روانہ ہوئے اور جب اس جنگل سے باہر نکل گئے تو آپ نے فرمایا یہاں اُترو اور وضو کرو اور بلال رضہ کو حکم دیا کہ وہ اذان اور تکبیر کہیں۔ پھر نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اور جب نماز سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو لوگوں کو گھبرایا ہوا پایا آپ نے فرمایا۔ لوگو! خداوند تعالیٰ نے ہماری رُوحیں قبض کر لی تھیں اگر وہ چاہتا تو ہماری روحوں کو دوسرے وقت واپس کر دیتا (یعنی اس وقت سے پہلے اور نماز کے وقت) پس جب تم میں سے کوئی سو جائے اور نماز سے غافل ہو جائے یا نماز کو بھول جائے اور اس غفلت و نسیان سے گھبرا جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس نماز کو اسی طرح پڑھ لے جس طرح اس کے وقت پر اس کو پڑھتا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بلال رضہ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا کہ شیطان اس کے پاس آیا اور اس کو تکیہ لگانے پر آمادہ کر دیا۔ پھر جب وہ سو گیا تو دیر تک اس کو تھپکتا رہا جس طرح تھپکتے ہیں بچوں کو، یہاں تک کہ وہ غافل ہو کر سو گیا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت بلال رضہ کو طلب فرمایا۔ بلال رضہ نے بھی وہی صورت بیان کی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضہ سے بیان فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر رضہ نے بلال رضہ کا بیان سنکر کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ خدا کے سچے رسول ہیں۔ (مالک بطریق مرسل)

۶۳۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ فِي أَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِينَ .... لِلْمُسْلِمِينَ صِيَامُهُمْ وَصَلٰوتُهُمْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

موذنوں کی گردنوں میں مسلمانوں کی دو چیزیں لٹکی ہوئی ہیں (یعنی موذن مسلمانوں کی ان دو چیزوں کے ذمہ دار ہیں) ان کے روزے اور ان کی نماز (یعنی ان کی اذان سے مسلمان کے روزے اور نماز وابستہ ہیں، اس لئے موذنوں کو چاہیے کہ وہ اپنے فرض کو احتیاط سے ادا کریں)۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ مسجدوں اور نماز کے مقامات کا بیان

فصل اوّل

۶۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ الْمُسْلِمُ عَنْهُ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ۔)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ (فتح مکہ کے روز) جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام گوشوں میں آپ نے دعا کی لیکن نماز نہیں پڑھی اور باہر نکل آئے پھر باہر آ کر کعبہ کے سامنے آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔ (بخاری و مسلم)

۶۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلٰثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زیدؓ عثمان بن طلحہ حجبیؓ اور بلال بن رباحؓ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور بلالؓ یا عثمان نے کعبہ کو اندر سے بند کر لیا (تاکہ لوگ ہجوم نہ کریں) اور وہاں (تھوڑی دیر) قیام کیا۔ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب بلال خانہ کعبہ سے باہر آئے تو میں نے پوچھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر کیا کیا؟ انھوں نے کہا آپ نے ایک ستون کو داہنی جانب رکھا اور دو ستونوں کو بائیں جانب اور تین ستونوں کو پیچھے اور اُن ایام میں خانہ کعبہ کے اندر چھ ستون تھے (آج کل تین ہیں) اور پھر آپ نے ان کے درمیان نماز پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

۶۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز بہتر ہے دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے سوائے مسجد حرام کے۔ (بخاری و مسلم)

۶۴۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَمَسْجِدِي هٰذَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کجاووں کو نہ باندھو (یعنی ہرگز ہرگز سفر نہ کرو) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام کی جانب دوسرے مسجد اقصیٰ کی طرف اور تیسرے میری اس مسجد نبوی کی طرف۔ (بخاری و مسلم)

۶۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

٦٤٣ (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہفتہ کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل اور سواری پر تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے (بخاری ومسلم)

٦٤٤ (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین مساجد ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ (مسلم)

٦٤٥ (۸) وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے لئے مسجد کو بنائے خداوند تعالےٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

٦٤٦ (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دن کے اوّل حصہ میں یا آخری حصہ میں مسجد کی طرف جائے اللہ تعالےٰ جنت میں اس کی مہمانی کا سامان کرتا ہے خواہ صبح کو جائے یا شام کو۔ (بخاری ومسلم)

٦٤٧ (۱۰) وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے جس کا گھر سب سے دور ہو باعتبار مسافت۔ اور جو شخص کہ انتظار کرے نماز کا اور امام کے ساتھ نماز پڑھ کر جائے اس کا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جو (تنہا) نماز پڑھ کر سو رہے۔ (بخاری ومسلم)

٦٤٨ (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ مسجد کے قریب کچھ مکانات خالی ہوئے تو قبیلہ بنو سلمہ کے لوگوں نے ان میں اٹھ آنے کا ارادہ کر لیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حال معلوم ہوا تو آپؐ نے ان لوگوں سے پوچھا۔ مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنے کا ارادہ رکھتے ہو، انھوں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہؐ! ہم نے یہی ارادہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو (مسجد کی طرف آنے میں) تمہارے نقش قدم (حساب میں) لکھے جائیں گے۔ (مسلم)

٦٤٩ (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُودَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جن کو خداوند تعالےٰ اس روز اپنے سایہ میں رکھے گا جس روز کہ خدا تعالےٰ کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک امام عادل۔ دوسرا وہ جوان جو اپنی جوانی کو خدا کی عبادت میں صرف کردے۔ تیسرا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے جب وہ مسجد سے باہر نکلتا ہے تو جب تک مسجد میں واپس نہ آجائے بے چین رہتا ہے۔ چوتھے وہ دو شخص جو خالص خدا کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں یکجا ہوتے ہیں تو خدا کی محبت میں اور جدا ہوتے ہیں تو خدا ہی کی محبت میں (یعنی حاضر و غائب خالص محبت رکھتے ہیں) پانچواں وہ شخص جو

تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یاد کرتا ہے خدا کو تنہا اور اس کی آنکھیں ذکرِ الٰہی سے جاری رہتی ہیں۔ چھٹا وہ شخص جس کو ایک شریف النسب اور حسین عورت نے بُرے ارادے سے طلب کیا ہو اور اس نے اس کی خواہش کے جواب میں یہ کہہ دیا ہو کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ ساتواں وہ شخص جس نے اس طرح مخفی طور پر خیرات کی ہو کہ اس کے بائیں ہاتھ کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۰/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَزَادَ فِيْ دُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز، جماعت کے ساتھ پچیس[۲۵] درجہ زیادہ ثواب رکھتی ہے اس نماز سے جو گھر یا بازار میں پڑھے اور یہ اس وجہ سے کہ جب وضو کیا اور اچھی طرح (آداب شرائط کو ملحوظ رکھ کر) وضو کیا۔ پھر مسجد کی طرف چلا نماز کی خالص نیت سے تو جو قدم وہ مسجد کی طرف اُٹھاتا ہے۔ اس قدم کی بدولت ثواب میں اس کا درجہ بلند کیا جاتا ہے اور اس کے سبب سے اس کا گناہ کم۔ پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو جب تک وہ نماز میں مشغول رہتا ہے فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے ہیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ (یعنی اے اللہ! بخشش کر اس کی یا اللہ رحم کر اس پر) اور جب تک تم میں سے کوئی نماز کے انتظار میں رہتا ہے، اس کا وہ وقت نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس وقت داخل ہوتا ہے مسجد میں اس حالت میں کہ ہوتی ہے اس کو نماز روکنے والی اور فرشتوں کی دعا میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ۔ یعنی اے اللہ! بخش دے اس کو اے اللہ توبہ قبول کر اس کی جب تک کہ وہ ایذا نہ دے کسی کو مسجد میں اور جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔ (بخاری، مسلم)

۶۵۱/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو اُسید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو، پس چاہئے اس کو کہ یہ دعا کرے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (یعنی اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ کہے، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (یعنی، اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل چاہتا ہوں۔) (مسلم)

۶۵۲/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۳/۱۶ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (کی عادت تھی) جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو عموماً چاشت کے وقت آتے، اور سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر مسجد میں (تھوڑی دیر) بیٹھتے۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۴/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شخص یہ سنے کہ کوئی آدمی اپنی گم شدہ چیز کو مسجد میں ڈھونڈھ رہا ہے تو اس کو چاہئے کہ یہ کہے خدا اس کی چیز کو واپس نہ دے اس لئے کہ مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنائی گئی ہیں۔ (مسلم)

۶۵۵/۱۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کہ اس بدبودار درخت میں سے کچھ کھائے (یعنی لہسن اور پیاز کھائے) تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اس لئے کہ فرشتے بھی ایذا پاتے ہیں اس چیز سے جس سے اذیت پاتے ہیں انسان۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۶/۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۷/۲۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے نیک و بد اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ میں نے اس کے نیک اعمال میں تو راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو دور کر دینا پایا اور اعمال بد میں مسجد کے اندر تھوکنا جس کو دفن نہ کیا گیا ہو۔ (مسلم)

۶۵۸/۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَادَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کو کھڑا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے اس لئے کہ جب تک وہ نماز کی حالت میں ہے خدا سے مخاطب ہے، اور دائیں جانب نہ تھوکے اس لئے کہ ادھر فرشتے ہوتے ہیں بلکہ بائیں جانب تھوکے یا قدموں کے نیچے اور پھر اس کو دبا دے۔ اور ابوسعید رضہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "بلکہ بائیں قدم کے نیچے تھوکے"۔ (بخاری و مسلم)

۶۵۹/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض موت میں فرمایا خدا کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۶۰/۲۳ وَعَنْ جُنْدَبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندب رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے خبردار ہو کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے انھوں نے اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا تھا۔ خبردار تم قبروں کو مسجد نہ بنانا۔ میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔ (مسلم)

۶۶۱/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے گھروں میں بھی اپنی نمازوں میں سے کچھ پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۶۶۲/۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

مغرب کے درمیان قبلہ ہے (یعنی مدینہ والوں کا اور ان لوگوں کا جو مدینہ کے مانند ہیں)۔ (ترمذی)

۶۶۳/۲۶ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءَ يَنْشِفُ فَقَالَ مُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِيبًا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

طلق بن علی رض کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت کی صورت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپکے ہاتھ پر ہم نے بیعت کی اور آپکے ساتھ نماز پڑھی اور پھر ہم نے نصاریٰ کے عبادت خانے کے متعلق آپ سے پوچھا (کہ کیا کریں ہم۔ آیا اس کو منہدم کردیں یا باقی رکھیں؟) پھر ہم نے آپ سے آپکے وضوء سے بچا ہوا پانی مانگا۔ آپ نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر بچے ہوئے پانی سے کلی کی اور اس کلی کو پانی میں ڈال دیا اور اس پانی کو ہماری چھاگل میں بھر دیا۔ پھر ہم کو حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ اب تم جاؤ اور جس وقت اپنے شہر میں پہنچو تو نصاریٰ کے عبادت خانہ کو توڑ ڈالو اور اس جگہ پر اس پانی کو چھڑکو اور وہاں پر مسجد بنالو۔ ہم نے عرض کیا ہمارا شہر بہت دور ہے اور گرمی سخت ہے (راستہ میں) پانی خشک ہوجائے گا۔ آپ نے فرمایا اس میں اور پانی ملاکر اس کو بڑھالو۔ اس سے اُس کی پاکیزگی اور برکت میں اضافہ ہوجائے گا۔ (نسائی)

۶۶۴/۲۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ يُنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ام المومنین حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنے محلّوں میں مسجدیں بنائیں، پاک صاف رکھیں اور خوشبو لگائیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۶۶۵/۲۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو حکم نہیں دیا گیا ہے مسجدوں کے بلند کرنے کا اور ان کو آراستہ کرنے کا ابن عباسؓ نے کہا ہے البتہ زینت کروگے تم مساجد کی جس طرح کہ زینت کرتے ہیں یہود ونصاریٰ اپنے عبادت خانوں کی۔ (ابوداؤد)

۶۶۶/۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مسجدوں میں لوگ فخر کیا کریں گے۔ (ابوداؤد۔ دارمی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۶۶۷/۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ثواب میرے روبرو پیش کئے گئے یہاں تک کہ مسجد سے کوڑا اور خاک نکالنے اور صفائی کرنے کا ثواب بھی، اور پیش کئے گئے میرے سامنے میری امت کے گناہ ان گناہوں میں مجھ کو اس سے بڑا کوئی گناہ نظر نہیں آیا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو، پھر اس نے اس کو بھلادیا ہو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۶۶۸/۳۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ

حضرت بُریدہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو خوش خبری پہنچا دو جو اندھیرے میں مسجدوں کی طرف

التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَنَسٍ)

جاتے ہیں کہ قیامت کے دن اس کے سبب سے ان کو کامل روشنی نصیب ہوگی (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ نے سہل بن سعد و انس سے روایت کیا)۔

669/32 وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم کسی شخص کو مسجد کا خبرگیر دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (یعنی، مسجدوں کو آباد نہیں کرتا اگر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا۔) (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

670/33 وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِي الصِّيَامُ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ائْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عثمان رض بن مظعون کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو خصی ہونے کی اجازت دے دیجئے (اس لئے کہ مجھ کو زنا میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے) آپ نے فرمایا وہ شخص ہماری جماعت میں سے نہیں ہے جو کسی کو خصی (نامرد) کرے یا وہ خصی ہو جائے میری امت کے لئے نامرد ہونا روزہ رکھنا ہے (روزہ سے شہوت افسردہ ہوتی ہے) پھر عثمان بن مظعون نے عرض کیا مجھ کو سیر و سیاحت کی اجازت دے دیجئے۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لئے سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ پھر عثمان بن مظعون نے عرض کیا مجھ کو ترک دنیا کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا میری امت کے لئے ترک دنیا صرف یہ ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے۔ (شرح السنۃ)

671/34 وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا) وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

حضرت عبدالرحمن رض بن عائش کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار کو (خواب میں) بہترین صورت میں دیکھا خداتعالیٰ نے مجھ سے پوچھا۔ ملائکہ مقربین کس معاملہ میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ! تو ہی خوب جانتا ہے۔ (یہ سنکر) خداوند تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں کے درمیان رکھا جس کی سردی میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی اور مجھ کو آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا علم حاصل ہو گیا۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔ (یعنی اس طرح دکھایا ہم نے ابراہیمؑ کو تصرف آسمانوں اور زمین کا تاکہ وہ یقین کرنے والے لوگوں میں شامل ہو جائے)۔ (دارمی) اور ترمذی نے بھی یہ حدیث عبدالرحمن بن عائش رض، ابن عباس رض اور معاذ بن جبل رض سے روایت کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے پوچھا اے محمدؐ! تو جانتا ہے ملائکہ مقربین کس چیز میں بحث کرتے ہیں۔ آپ نے آسمان و زمین کی درمیانی چیزوں کا علم حاصل کرنے کے بعد فرمایا۔ ہاں میں جانتا ہوں وہ (گناہوں کے)

إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ أَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

کفاروں پر گفتگو کرتے ہیں اور وہ کفارے کیا ہیں؟ نمازوں کے بعد مسجدوں میں بیٹھ کر دوسرے وقت کی نمازوں کا انتظار کرنا اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا اور ناگواری کی حالت میں پانی سے وضو کرنا جس نے ایسا کیا یعنی یہ اعمال کئے وہ بھلائی پر زندہ رہے گا اور بھلائی پر مرے گا اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا گویا اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔ پھر خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ اے محمدؐ! جب تو نماز سے فارغ ہو چکے تو یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَإِذَا أَرَدْتَ لِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے نیک اعمال کی توفیق چاہتا ہوں اور بُرے کاموں کے چھوڑنے کی، اور مسکینوں کو دوست رکھنے کی اور اے اللہ جس وقت ارادہ کرے تو اپنے بندوں کو فتنہ میں ڈالنے کا تو میری روح کو فتنہ میں ڈالنے سے پہلے ہی قبض کر لینا۔ اس کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کی تعلیم کے لئے فرمایا (خداوند تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی) ہدایت کے لئے فرمایا اور درجات کو بلند کرنے والی یہ چیزیں ہیں۔ سلام (کے رواج) کو پھیلانا۔ کھانا کھلانا اور رات میں، جب لوگ سو رہے ہوں، نماز کا پڑھنا۔

۶۴۲/۳۵ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو امامہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی ذمہ داری خدا نے اپنے ذمہ لی ہے (یعنی دنیا و آخرت میں ان کی بھلائی کی ذمہ داری) ایک تو غازی جو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے گھر سے نکلا ہے وہ خدا کی ذمہ داری میں ہے اگر وہ شہید ہو جائے تو جنت میں اس کو داخل کیا جائے اور زندہ رہے تو ثواب اور مال غنیمت لے کر واپس آئے۔ دوسرا وہ شخص جو مسجد کی طرف گیا وہ بھی خدا کی نگہبانی میں ہے اور تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کرتا ہوا داخل ہو، وہ بھی خدا کی ذمہ داری میں ہے۔ (ابوداؤد)

۶۴۳/۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلٰى صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ إِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى أَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو امامہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے نکلے اور فرض نماز ادا کرنے کے لئے مسجد کی طرف جائے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ احرام باندھنے والے حج کرنے والے کو ملتا ہے اور جو شخص کہ چاشت کی نماز کے لئے گھر سے نکلا اور خالص نماز چاشت کی نیت سے مسجد میں گیا اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ہے اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کر کے نماز پڑھنا اور اس درمیانی وقت میں بیہودہ کلام نہ کرنا ایسا عمل ہے جو لکھا جاتا ہے علیین میں۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۶۴۴/۳۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بہشت کے باغوں میں جاؤ تو وہاں میوہ کھاؤ۔ آپ سے پوچھا گیا، یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔ پوچھا گیا اور یا رسول اللہ کا میوہ کیا ہے۔ فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (ترمذی)

۷۰۵/۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد میں جس غرض سے آئے گا یعنی دینی یا دنیوی کسی غرض سے وہی اس کا نصیب ہے۔ (ابوداؤد)

۷۰۶/۳۹ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى۔

فاطمہ بنت حسینؓ اپنی دادی فاطمہ رضؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود بھیجتے محمدؐ پر اور سلام یعنی یہ الفاظ فرماتے صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ اور پھر دعا کرتے رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ (یعنی اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) (ترمذی۔ احمد۔ ابن ماجہ) اور احمد و ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر آتے تو یہ الفاظ کہتے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ یعنی صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ کی جگہ یہ الفاظ کہتے۔ ترمذی نے کہا اس کی اسناد متصل نہیں ہے۔ فاطمہ بنت حسینؓ کی ملاقات فاطمہ کبریٰ سے نہیں ہوئی۔

۷۰۷/۴۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور خرید و فروخت سے بھی اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۷۰۸/۴۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مسجد میں کسی کو خرید و فروخت کرتا ہوا دیکھو تو اس سے یہ کہو کہ خدا تیری تجارت میں تجھ کو نفع نہ دے اور جب کسی کو کوئی گمشدہ چیز ڈھونڈتے دیکھو تو کہو خدا کرے تیری چیز نہ ملے۔ (ترمذی۔ دارمی)

۷۰۹/۴۲ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ الْاَشْعَارُ وَاَنْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَكِيْمٍ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرٍ)

حضرت حکیم بن حزام رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)۔

۷۱۰/۴۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَابُدَّ اٰكِلِيْهِمَا فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دو درختوں یعنی لہسن اور پیاز سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص اس کو کھائے وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اور فرمایا کہ اگر ان کا کھانا ضروری ہو تو پکا کر کھایا کرو۔ (ابوداؤد)

۷۱۱/۴۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوسعید رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساری زمین مسجد ہے مگر مقبرہ اور حمام کہ ان میں نماز درست نہیں۔ (ترمذی۔ دارمی)

۶۸۲/۴۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ کوڑی پر کہ جہاں ناپاک چیزیں ڈالی جائیں جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ، مقبرہ میں، راستہ کے درمیان، حمام میں، اونٹوں کے بندھنے کی جگہ اور خانہ کعبہ کی چھت پر۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۶۸۳/۴۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھو اور اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نہ پڑھو۔ (ترمذی)

۶۸۴/۴۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو مسجد بنا لینے والوں پر اور چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

۶۸۵/۴۸ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ حَبْرًا مِّنَ الْيَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ اَسْكُتُ حَتّٰى يَجِيْءَ جِبْرِيْلُ فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا رَوَى ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ یہود کی ایک جماعت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسی جگہ بہتر ہے آپ خاموش رہے اور دل میں ارادہ کرلیا کہ جب تک جبرئیلؑ نہ آئیں گے خاموش رہوں گا چنانچہ جبرئیلؑ تشریف لائے اور آپنے ان سے یہ سوال کیا جبرئیلؑ نے کہا اس معاملہ میں میں آپ سے زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن میں اپنے رب بزرگ و برتر سے دریافت کروں گا اس کے بعد جبرئیلؑ نے کہا کہ محمدؐ! میں آج خدا کے اس قدر قریب پہنچ گیا کہ اس سے پہلے اتنا قریب کبھی نہ ہوا تھا۔ آپنے پوچھا جبرئیلؑ کس طرح اور کس قدر؟ جبرئیلؑ نے کہا اس قدر قریب کہ میرے اور خدا کے درمیان صرف ستر ہزار پردے نور کے باقی رہ گئے تھے۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ بدترین مقامات بازار ہیں اور بہترین مقامات مساجد ہیں۔ (ابن حبان)

فصل سوم

۶۸۶/۴۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَاْتِهٖ اِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهٗ اَوْ يُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی میری اس مسجد میں اس غرض سے آئے کہ نیکی کرے گا اور نیکی کو سیکھے گا یا سکھائے گا تو اس کا مرتبہ اتنا ہو گا جتنا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کا ہوتا ہے اور جو اس غرض سے نہ آئے یعنی کسی بری غرض سے آئے تو وہ اس شخص کی مانند ہو گا جو دوسرے کے مال کو (حسرت سے) تکتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

۶۸۷/۵۰ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ

حسنؓ سے بطریق مرسل روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ دنیا کی باتیں مسجدوں کے اندر کریں گے۔ پس اس وقت تم ان لوگوں میں نہ بیٹھنا۔ خدا تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی ضرورت

يَعْرِفُهُمْ حَاجَةٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

نہیں ہے۔ (بیہقی)

۶۸۸/۵۱ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ ایک شخص نے میرے ایک کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ عمر بن الخطابؓ تھے انھوں نے مجھ سے کہا کہ ان دونوں آدمیوں کو بلا لاؤ (جو مسجد میں) بلند آواز سے باتیں کر رہے تھے میں نے ان کو بلالیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تم کون ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انھوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ عمرؓ نے کہا اگر تم مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا۔ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں زور زور سے باتیں کرتے ہو؟ (بخاری)

۶۸۹/۵۲ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَلْغَطَ أَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا أَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْيَخْرُجْ إِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ)

مالک کہتے ہیں کہ عمرؓ نے مسجد کے ایک گوشہ میں چبوترہ بنوا دیا تھا جس کا نام بُطیحا تھا اور لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ جس شخص کو باتیں کرنے کی ضرورت ہو یا شعر پڑھنا چاہتا ہو یا بلند آواز سے باتیں کرنا مقصود ہو تو وہ مسجد سے نکل آئے اور اس چبوترے پر بیٹھ جائے۔ (موطا)

۶۹۰/۵۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَإِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب رینٹھ کو پڑا ہوا دیکھا تو آپؐ کو بہت ناگوار ہوا یہاں تک کہ چہرے پر ناگواری کا اثر نظر آیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا اور پھر فرمایا کہ جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتے ہو اور اس وقت تمہارا پروردگار تمہارے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے ایسی حالت میں کوئی قبلہ کی طرف نہ تھوکے، بلکہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک دے اس کے بعد آپؐ نے اپنی چادر کے کونے میں تھوکا اور اس کو مل ڈالا اور فرمایا اس طرح کرے۔ (بخاری)

۶۹۱/۵۴ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَأَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّكَ قَدْ آذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت سائب بن خلادؓ نے جو ایک صحابی ہیں کہا۔ کہ ایک شخص ایک جماعت کا امام ہوا اور اس نے نماز کی حالت میں قبلہ کی جانب تھوکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ لیا اور جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپؐ نے لوگوں سے کہا آئندہ یہ شخص تم کو نماز نہ پڑھائے۔ اس کے بعد اس شخص نے ان کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انھوں نے اس کو نماز پڑھانے سے منع کر دیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے آگاہ کیا۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپؐ نے اس کی تصدیق فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ آپؐ نے شاید یہ الفاظ بھی فرمائے۔ تو نے خدا اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی۔ (ابوداؤد)

۶۹۲/۵۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ ایک روز صبح کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشریف لانے میں تاخیر فرمائی اور قریب تھا کہ آفتاب مشرق سے نمودار ہو کہ آپ تیزی سے تشریف لائے تکبیر کہی گئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰی مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتَّی اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰی لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَقَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَّاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰی حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا.

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.)

نے نماز پڑھی اور تخفیف کی قرأت اور ارکانِ نماز میں اور سلام پھیر کر بلند آواز میں فرمایا۔ جہاں بیٹھے ہو اسی جگہ بیٹھے رہو۔ اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں رات کو (تہجد کے لئے) اٹھا وضو کیا اور جس قدر نماز مقدر میں تھی پڑھی نماز ہی میں مجھ کو اونگھ آگئی یہاں تک کہ نیند مجھ پر غالب ہو گئی۔ ناگہاں میں نے اپنے بزرگ و برتر خدا کو دیکھا بہترین شکل و صورت میں خداوند تعالے نے مجھ سے فرمایا اے محمدؐ! میں نے عرض کیا لبیک اے رب۔ فرمایا ملائکہ مقربین کس چیز پر بحث و گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا خداوندا مجھ کو معلوم نہیں تین بار خدا تعالے نے یہی بات پوچھی اور میں نے یہی جواب دیا۔ پھر میں نے دیکھا، خدائے تعالے نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھوں کے درمیان رکھا جس کی انگلیوں کی سردی کو میں نے محسوس کیا اپنے سینہ میں اور روشن ہو گئی میرے لئے ہر چیز اور واقف ہو گیا میں تمام اشیا سے۔ پھر خداوند تعالے نے فرمایا اے محمدؐ! میں نے عرض کیا لبیک اے میرے رب! ارشادِ باری ہوا کہ ملائکہ مقربین کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا گناہوں کے کفارہ کے مسئلہ میں۔ خدا تعالے نے پوچھا۔ گناہوں کا کفارہ کیا چیزیں ہیں؟ میں نے عرض کیا جماعتوں کی طرف پیادہ پا جانا۔ نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھ کر دوسری نمازوں کا انتظار کرنا۔ ناگوار حالتوں میں پانی سے وضو کرنا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے پوچھا فرشتے اور کس بات میں گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ درجات میں (یعنی درجاتِ جنت)۔ خدا تعالیٰ نے پوچھا وہ درجات کیا ہیں میں نے عرض کیا کھانا کھلانا۔ اخلاق اور نرمی سے گفتگو کرنا۔ رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھنا۔ پھر خدا نے کہا جو دعا اپنے لئے بہتر خیال کرو مانگو۔ میں نے عرض کیا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَّاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰی حُبِّكَ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اچھے کام کرنے کا برے کاموں کو چھوڑ دینے کا مساکین کو دوست رکھنے کا اور یہ کہ تو مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے، تو فتنہ میں مبتلا ہونے سے پہلے مجھ کو وفات دیدے اور میں تجھ سے (اے میرے رب!) تیری محبت مانگتا ہوں اور اس شے کی محبت جس کو تو پسند کرتا ہے اور اس کام کی محبت جو مجھ کو تیری محبت کے قریب پہنچاتا ہے) اور اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا: یہ خواب حق ہے یاد رکھو اس کو اور دوسروں تک پہنچاؤ اس کو۔ (احمد۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بخاری نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)۔

۶۹۳/۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ أَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِکَ قَالَ الشَّیْطٰنُ حُفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْیَوْمِ۔ (رَوَاہُ أَبُوْدَاوٗدَ)

علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے: أَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ذریعہ اس بزرگ و برتر ذات کے ذریعہ اور اس کی قدیم سلطنت کے ذریعہ شیطان الرجیم سے۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان ان کلمات کو کہتا ہے مسجد میں داخل ہوتے وقت تو شیطان کہتا ہے محفوظ رہا یہ شخص میرے شر سے سارے دن۔ (ابوداؤد)

۶۹۴/۵۷ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ (رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا)

عطاء بن یسار کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ۔ (اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنا کہ لوگ اس کو پوجنے لگیں) پھر فرمایا اس قوم پر خدا کا غصہ نازل ہوتا ہے جس نے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ (مالک مرسلاً)

۶۹۵/۵۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَحِبُّ الصَّلٰوۃَ فِی الْحِیْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِہِ یَعْنِی الْبَسَاتِیْنَ۔ (رَوَاہُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باغوں کے اندر نماز پڑھنے کو پسند فرماتے تھے۔ (احمد۔ ترمذی)

۶۹۶/۵۹ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِہِ بِصَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجَمَّعُ فِیْہِ بِخَمْسِ مِائَۃِ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہُ فِی الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰی بِخَمْسِیْنَ أَلْفِ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہُ فِیْ مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ أَلْفِ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَۃِ أَلْفِ صَلٰوۃٍ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک ہی نماز کے برابر اور قبیلہ یا محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر اور اس مسجد میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے سو نمازوں کے برابر اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور میری اس مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ)

۶۹۷/۶۰ وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَیٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰی قُلْتُ کَمْ بَیْنَھُمَا قَالَ أَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَکَ مَسْجِدٌ فَحَیْثُمَا أَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ سب سے پہلے زمین پر کونسی مسجد بنائی گئی؟ فرمایا مسجد حرام میں نے عرض کیا اور اس کے بعد فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے پوچھا ان دونوں مسجدوں کی تعمیر کے درمیان کتنا فرق تھا؟ فرمایا چالیس سال۔ اس کے بعد فرمایا اور اب تو ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہاں پڑھ لے۔ (بخاری و مسلم)

بَابُ السَّتْرِ — ستر ڈھانکنے کا بیان

فصل اوّل

۶۹۸/۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِہِ فِیْ بَیْتِ أُمِّ سَلَمَۃَ وَاضِعًا طَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضؓ کہتے ہیں میں نے صرف ایک کپڑے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ آپ حضرت ام سلمہ رضؓ کے گھر میں ایک کپڑے کو اس طرح جسم سے لپیٹے ہوئے تھے کہ ان کے دونوں کنارے آپ کے مونڈھوں پر تھے۔ (بخاری و مسلم)

۳۹۹/۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ یہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اس وقت تک تم میں سے کوئی ایک کپڑے سے نماز نہ پڑھے جب تک اس کپڑے کا ایک حصہ مونڈھوں پر نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

۴۰۰/۳ وَعَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اس کو چاہیئے کہ اس کپڑے کے دونوں اطراف (کونوں) میں مخالفت رکھے۔ (بخاری)

۴۰۱/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ وَّأْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِهَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ تَفْتِنَنِیْ)۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جس کے کنارے دوسرے رنگ کے تھے یا کناروں پر دوسرا کام کیا ہوا تھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے۔ تو فرمایا اس چادر کو ابی جہم (تاجر) کے حوالے کرکے اس سے انبجانیہ کی چادر لے آؤ۔ اس چادر نے مجھ کو نماز سے باز رکھا (یعنی حضور قلب نصیب نہیں ہوا) (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نماز کے اندر اس کے نقش و نگار کو دیکھتا تھا اور اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ نماز کہیں خراب نہ ہو جائے۔

۴۰۲/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَیْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا یَزَالُ تَصَاوِیْرُهٗ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ نے مکان کے ایک گوشے میں پردہ ڈال رکھا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پردہ کو ہمارے سامنے سے ہٹالو۔ اس کی تصویریں نماز میں برابر میرے سامنے رہتی ہیں۔ (بخاری)

۴۰۳/۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِیْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی قبا ہدیہ کے طور پر پیش کی گئی۔ آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اور پھر واپس آکر اتار ڈالا نہایت سختی کے ساتھ گویا آپ اس سے نفرت کرتے ہیں اور فرمایا کہ پرہیزگاروں کے لئے یہ کپڑا زیبا نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۴۰۴/۷ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَصِیْدُ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)۔

حضرت سلمہؓ بن الاکوع کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! میں ایک شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک ہی کرتے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور اس میں گھنڈی یا ٹانکا لگالے اگرچہ کانٹے کا ہی ٹانکا ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۴۰۵/۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یُّصَلِّیْ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی ازار کو لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا جا اور وضو کر۔ وہ چلا گیا اور وضو کیا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ نے اس کو وضو کرنے

رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کا حکم کیوں دیا؟ آپؐ نے فرمایا وہ ازار لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا۔ اور پھر حاضر ہو کر عرض کیا۔ آپ نے کس لئے مجھ کو وضو کرنے کا حکم دیا؟ آپ نے فرمایا جو شخص ازار لٹکا کر نماز پڑھے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد)

۷۰۶/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بالغ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کی جاتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۷۰۷/۱۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ وَقَفُوهُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت صرف کرتے اور اوڑھنی جبکہ وہ ازار بھی پہنے نہ ہو، نماز پڑھ لے۔ فرمایا اگر کرتا اتنا لمبا ہو کہ قدموں کی پشت تک پہنچ جائے تو نماز جائز ہے۔ (ابوداؤد)

۷۰۸/۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے سدل سے اور منہ ڈھانکنے سے نماز کے اندر (سدل کہتے ہیں کپڑا اس طرح اوڑھنے کو کہ اس کے دونوں کنارے شانوں پر لٹکے ہوئے ہوں)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۷۰۹/۱۲ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت شداد بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخالفت کرو یہود کی نماز میں اس لئے کہ وہ جوتوں اور موزوں کو پہنے بغیر نماز پڑھتے ہیں۔ تم جوتوں اور موزوں میں نماز پڑھو۔ (ابوداؤد)

۷۱۰/۱۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ الْقَوْمُ أَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى إِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرَئِيلَ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأٰى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپؐ نے اپنی جوتیاں اتاریں اور بائیں جانب رکھ دیں۔ لوگوں نے جب حضورؐ کے اس فعل کو دیکھا تو اپنی جوتیوں کو بھی اتار ڈالا۔ پھر جب رسول اللہؐ نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ کس چیز نے تم کو اس پر آمادہ کیا کہ تم اپنی جوتیاں اتار دو۔ عرض کیا ہم نے آپ کو جوتیاں اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھ کو آگاہ کیا کہ تمہاری جوتیوں میں نجاست لگی ہوئی ہے۔ اب جب تم میں سے کوئی مسجد کے اندر آئے تو جوتیوں کو دیکھ لے۔ اگر ان میں نجاست لگی ہو تو پونچھ ڈالے اور انھیں پہنے ہوئے نماز پڑھ لے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

۷۱۱/۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو دائیں بائیں نہ رکھے

عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلَا عَنْ یَسَارِہٖ فَتَکُوْنُ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِہٖ اِلَّا اَنْ لَّا یَکُوْنَ عَلٰی یَسَارِہٖ اَحَدٌ وَلْیَضَعْھُمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَوْلِیُصَلِّ فِیْھِمَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ)

اس لئے کہ بائیں جانب رکھنا دوسرے کے دائیں جانب ہوگا۔ بلکہ جوتوں کو پاؤں کے درمیان رکھ لے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جوتوں سمیت نماز پڑھ لے مگر اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۱۲/۱۵ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ یَسْجُدُ عَلَیْہِ قَالَ وَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو چٹائی پر نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ چٹائی پر سجدہ کرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضورؐ کو ایک کپڑے میں جو آپ کے جسم پر لپٹا ہوا تھا، نماز پڑھتے دیکھا۔ (مسلم)

۱۳/۱۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ حَافِیًا وَّمُنْتَعِلًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ننگے پاؤں اور جوتے پہنے دونوں حالتوں میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۴/۱۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ صَلّٰی بِنَا جَابِرٌ فِیْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَہٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاہُ وَثِیَابُہٗ مَوْضُوْعَۃٌ عَلَی الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ تُصَلِّیْ فِیْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِکَ لِیَرَانِیْ اَحْمَقُ مِثْلُکَ وَاَیُّنَا کَانَ لَہٗ ثَوْبَانِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت محمد بن المنکدر رض کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے ہمارے ساتھ ازار (تہبند) میں نماز پڑھی جس کو انھوں نے گدی کی طرف باندھ رکھا تھا اور ان کے کپڑے سر پایہ پر رکھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے ان سے کہا تم صرف تہبند میں نماز پڑھتے ہو۔ جابر رض نے کہا۔ یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ تجھ جیسے احمق کو دکھادوں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی شخص کے پاس دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

۱۵/۱۸ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوۃُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّۃٌ کُنَّا نَفْعَلُہٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یُعَابُ عَلَیْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا کَانَ ذٰلِکَ اِذْ کَانَ فِی الثِّیَابِ قِلَّۃٌ فَاَمَّا اِذْ وَسَّعَ اللّٰہُ فَالصَّلٰوۃُ فِی الثَّوْبَیْنِ اَزْکٰی۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت اُبی بن کعب رض کہتے ہیں کہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے۔ جس کو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے اس پر ہم کو کوئی عیب نہیں لگایا جاتا تھا۔ حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ یہ اس وقت ہوتا تھا کہ جب کپڑے بہت کم ہوتے تھے۔ لیکن جب خداوند تعالے نے وسعت بخشی تو دو کپڑوں میں نماز بہتر مانی گئی۔ (احمد)

بَابُ السُّتْرَۃِ سُترہ کا بیان

فصل اوّل

سترہ کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

۱۶/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْدُوْ اِلَی الْمُصَلّٰی وَالْعَنَزَۃُ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دن کے اول حصہ میں عیدگاہ تشریف لے جاتے۔ آپکے سامنے ایک نیزہ بردار ہوتا اور جب

بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عید گاہ پہنچتے تو نیزہ آپ کے سامنے کھڑا کیا جاتا اور آپ اس کی طرف نماز پڑھتے۔ (بخاری)

اللہ کی تعریف اور سترہ کے سامنے سے گزرنے کا حکم

۱۷/۲ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا آپ مقام بطحٰی میں ایک سرخ خیمہ میں تھے۔ اور بلال کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لائے۔ لوگوں نے اس پانی کو دوڑ دوڑ کر لیا۔ جس کو مل گیا اس نے چہرے پر مل لیا اور جس کو نہ ملا اس نے دوسروں کے ہاتھ کی تری سے اٹھایا۔ پھر میں نے دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ایک نیزہ گاڑا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ لباس میں جس پر دھاریاں تھیں تشریف لائے اور نیزہ کی طرف کھڑے ہو کر لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور نیزے کے اس طرف سے گزر رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

سواری کے جانور اور پالان کی پچھلی لکڑی کو سترہ بنا کر نماز پڑھنا

۱۸/۳ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ۔

نافع بن عمر کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کے اونٹ کو بٹھا لیتے اور اس کی طرف نماز پڑھ لیتے۔ (بخاری و مسلم) نافع کہتے ہیں۔ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ جب اونٹ چرنے چلے جاتے تھے تو آپ کیا کرتے تھے۔ یعنی کس چیز کا سترہ بناتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ کجاوہ کو درست کر کے رکھ لیتے اور اس کی طرف نماز پڑھ لیتے۔ (یہ الفاظ بخاری کے ہیں)۔

۱۹/۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے مانند اونچی لکڑی رکھ لے تو اس کی طرف نماز پڑھ لے اور سامنے سے گزرنے والوں کی پرواہ نہ کرے۔ (مسلم)

نمازی کے آگے سے گزرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

۲۰/۵ وَعَنْ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ

حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس کا کتنا گناہ ہے؟ تو وہ نمازی کے سامنے گزرنے سے چالیس تک ٹھہرا رہتا اور نہ

اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

گزرنا بہتر خیال کرے۔ ابو نصر راوی کا بیان کہ چالیس سے کیا مراد ہے یہ مجھے یاد نہیں رہا۔ چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ (بخاری و مسلم)

سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنے والے کو زبردستی روکنے کا حکم

۲۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلْیَدْفَعْهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ۔

حضرت ابوسعید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سامنے کھڑا کر کے (یعنی سترہ کھڑا کر کے) نماز پڑھے اور اس سے اس کا منشا یہ ہو کہ سترہ اس کے اور گزرنے والے کے درمیان ہے۔ پھر ایسی حالت میں جو شخص کہ سترہ کی پرواہ نہ کرے اور نمازی کے سامنے گزرنا چاہے تو نمازی کو چاہیے کہ وہ اس کو روکے اور وہ نہ رُکے یا نہ مانے تو اس سے لڑے اس لئے کہ وہ ایسی صورت میں شیطان ہے۔ (بخاری و مسلم)

سترہ نماز کی محافظت کرتا ہے۔

۲۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْکَلْبُ وَیَقِیْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ توڑتا ہے (یعنی باطل کرتا ہے) نماز کو گزرنا نمازی کے سامنے سے عورت، گدھے اور کتے کا اور اس کو لکڑی کا کھڑا کرنا روکتا ہے مانند لکڑی کجاوہ کے۔ (مسلم)

نمازی کے آگے عورت کے آجانے سے نماز باطل نہیں ہوتی

۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ کَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی رہتی تھی جس طرح کہ جنازہ رکھا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نمازی کے آگے سے گدھے وغیرہ کا گزرنا نماز کو باطل نہیں کرتا

۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاکِبًا عَلٰی اَتَانٍ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بِمِنًی اِلٰی غَیْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِكَ عَلَیَّ اَحَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ میں ایک روز گدھی پر سوار ہو کر آیا ان ایام میں میں بالغ ہونے کے قریب تھا اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ کے سامنے سترہ نہ تھا میں نمازیوں کی بعض صف کے سامنے سے گزرا اور گدھی سے اُتر کر اس کو چرنے چھوڑ دیا اور پھر صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے کچھ نہ کہا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عصا کو سترہ کے طور پر گاڑنے کی بجائے سامنے رکھ لینے میں علماء کا اختلاف

۲۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَهٗ عَصًا

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے اور کوئی چیز موجود نہ ہو تو اپنی لاٹھی ہی کھڑی کر لے اور لاٹھی بھی موجود نہ ہو تو ایک خط کھینچ لے پھر کسی کا اس

فَلْيَخُطَّ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کے سامنے سے گزرنا کوئی ضرر نہ دے گا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

سترہ کو قریب کھڑا کرنا

۷۲۶/۱۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن ابی حثمہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے سترہ کی طرف نماز پڑھے تو وہ سترہ کو اپنے قریب رکھے تاکہ شیطان اس کی نماز کو نہ توڑے۔ (ابوداؤد)

سترہ پیشانی کے عین سامنے نہ کھڑا کرنا چاہیے

۷۲۷/۱۲ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُوْدٍ وَلَا عَمُوْدٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت مقداد بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر اس طرح کہ یہ چیزیں آپ کے داہنے یا بائیں بھوں کے سامنے ہوتی تھیں اور کبھی درمیان میں رکھنے کا آپ قصد نہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

نمازی کے سامنے سے کتے اور گدھے وغیرہ کا گزرنا نماز کو باطل نہیں کرتا

۷۲۸/۱۳ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى بِذٰلِكَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اس وقت جنگل میں تھے آپ کے ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے جنگل میں نماز پڑھی۔ آپ کے سامنے سترہ نہ تھا اور ہمارا ایک گدھا اور ایک کتیا تھی وہ دونوں آپ کے سامنے کھیل رہے تھے۔ آپ نے اس کی پروا نہ کی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۷۲۹/۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطٰنٌ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی جو نمازی کے سامنے سے گزرے اور دور کرو جب تک ممکن ہو کسی چیز کو گزرنے سے اس لئے کہ گزرنے والا شیطان ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۷۳۰/۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيْحُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح سوتی کہ میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ میرے پاؤں کو دبا دیتے اور میں پاؤں کو سمیٹ لیتی اور جب آپ سجدہ سے کھڑے ہو جاتے تو میں پھر پاؤں پھیلا دیتی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس زمانہ میں گھروں میں چراغ نہ جلتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

نمازی کے آگے سے گزرنا جرم عظیم ہے

۷۳۱/۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے سامنے سے

بَدَیْ اَخِیْہِ مُعْتَرِضًا فِی الصَّلٰوۃِ کَانَ لَاَنْ یُّقِیْمَ مِائَۃَ عَامٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنَ الْخُطْوَۃِ الَّتِیْ خَطَا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

گزرنا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کس قدر گناہ رکھتا ہے تو وہ اپنا سو برس تک کھڑا رہنا نمازی کے سامنے گزرنے سے زیادہ بہتر خیال کرے گا۔ (ابن ماجہ)

۴۳۲/۱۷ وَعَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یُّخْسَفَ بِہٖ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَھْوَنَ عَلَیْہِ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ)

کعب احبار کہتے ہیں کہ نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر یہ معلوم کرلے کہ اس کا گناہ کتنا ہے تو وہ اپنا زمین میں دھنس جانا نمازی کے سامنے گزرنے سے زیادہ پسند کرے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس کو زمین میں دھنسا یا جانا زیادہ آسان معلوم ہو۔ (مالک)

نمازی کے آگے سے کتنی دوری پر گزرنا چاہیئے

۴۳۳/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی غَیْرِ السُّتْرَۃِ فَاِنَّہٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَہُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَھُوْدِیُّ وَالْمَجُوْسِیُّ وَالْمَرْأَۃُ وَیُجْزِیْ عَنْہُ اِذَا مَرُّوْا بَیْنَ یَدَیْہِ عَلٰی قَذْفَۃٍ بِحَجَرٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بغیر سترہ کے نماز پڑھے گا اس کی نماز اس کے سامنے گدھے، خنزیر، یہودی مجوسی اور عورت کے گزرنے سے ٹوٹ جائے گی اور اگر گزرنے والا ایک پتھر پھینکنے کی مسافت کے بقدر دور ہو تو کچھ حرج نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ نماز کے اوصاف اور ارکان وغیرہ کا بیان

فصل اوّل

نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ

۴۳۴/۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوْفِی الَّتِیْ بَعْدَھَا عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور نماز پڑھی پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ حضور نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جا اور پھر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس گیا اور پھر نماز پڑھی اور اس کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیکر فرمایا۔ جا اور پھر نماز پڑھ اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح تین مرتبہ ہوا۔ تیسری مرتبہ یا اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو بتلائیے (میں کس طرح نماز پڑھوں؟) آپ نے فرمایا کہ جب تو نماز کے لئے تیار ہو تو اچھی طرح وضو کر۔ پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ۔ پھر قرآن میں سے جس قدر یاد ہو پڑھ۔ پھر رکوع کر طمانیت کے ساتھ۔ پھر سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا ہو جائے پھر سجدہ کر طمانیت کے ساتھ۔ پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا۔ اور اسی طرح نماز کو پورا کر۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

۴۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلوٰةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ وَيَنْهٰى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلوٰةَ بِالتَّسْلِيْمِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کو شروع کرتے تکبیر سے اور قرأت کو شروع کرتے الحمد سے اور جب رکوع کرتے تو سر کو اونچا رکھتے اور نہ پست بلکہ درمیانی حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر کو اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ میں نہ جاتے جب تک ٹھیک نہ بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعتوں میں التحیات پڑھتے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے اُلٹے پاؤں کو بچھا لیتے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھتے۔ اور منع فرماتے آپ دونوں پاؤں پر بیٹھنے جس کو عقبۂ شیطان کہتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کو سجدہ میں اس طرح زمین پر پھیلانے سے بھی منع فرماتے جس طرح درندے پھیلا لیتے ہیں اور آپ نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔ (مسلم)

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو کہاں تک اٹھایا جائے۔

۴۳۶ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَاسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو حمید ساعدی کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت سے میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق نماز کو خوب جانتا ہوں۔ میں نے حضور کو دیکھا ہے کہ جس وقت آپ تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں زانوں کو مضبوط پکڑتے پھر اپنی پشت کو جھکاتے اور جب (رکوع سے) سر کو اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ کمر کی ہڈیوں کے جوڑ اپنی جگہ پر آ جاتے۔ پھر جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو زمین پر اس طرح رکھتے کہ کہنیوں کو نہ بچھاتے اور نہ پہلو کی جانب سمیٹتے اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھتے۔ پھر جب دو رکعتوں پر بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھتے اور کولھے پر بیٹھتے۔ (بخاری)

رفع یدین

۴۳۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلوٰةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَاسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور رکوع سے سر کو اٹھاتے تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے اور رکوع سے سر کو اٹھاتے ہوئے کہتے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۴۳۸ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلوٰةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ

نافع رضہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضہ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر تکبیر کہتے، اور جب رکوع کرتے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور

إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے، تب بھی ہاتھ اٹھاتے اور جب دونوں رکعتیں پوری کرکے اٹھتے، تب بھی ہاتھ اٹھاتے۔ اس روایت کو حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔ (بخاری)

رفع یدین کے مسئلہ میں حنفیہ کی مستدل احادیث وآثار

۷۳۹/۶ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مالک رضؓ بن حویرث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور اسی طرح ہاتھ اٹھاتے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) کہ ہاتھوں کو کانوں کے اوپر تک بلند کرتے۔ (بخاری ومسلم)

جلسۂ استراحت کا مسئلہ

۷۴۰/۷ وَعَنْهُ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَإِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مالکؓ بن حویرث کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے آپ جس وقت طاق رکعت (پہلی یا تیسری) کے سجدے سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھتے تھے اور پھر اٹھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ کہاں اور کس طرح رکھنے چاہئیں

۷۴۱/۸ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت وائلؓ بن حجرؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر آپ نے اپنے ہاتھ کو کپڑے میں ڈھانک لیا اور سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر رکھا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا تو پھر کپڑے سے ہاتھ نکال کر ان کو اٹھایا اور تکبیر کہی، اور رکوع کیا۔ پھر جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو ہاتھوں کو اٹھایا اور جب سجدہ کیا تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان کیا۔

۷۴۲/۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہلؓ بن سعدؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں مرد دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔ (بخاری)

۷۴۳/۱۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہوکر تکبیر کہتے یعنی اللہ اکبر۔ پھر رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے۔ پھر رکوع سے پشت کو اٹھاتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے۔ پھر جب اچھی طرح کھڑے ہوجاتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے پھر سجدہ میں جاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ پھر سجدہ سے سر کو اٹھاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ پھر دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ پھر سجدے سے سر کو اٹھاتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے۔ اور اسی طرح ساری نماز

وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہیں کرتے یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے۔ اور جب دُو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے۔ (بخاری و مسلم)

افضل نماز کون سی ہے

۴۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔ (مسلم)

فصل دوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

۴۴۵/۱۲ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّيْ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَخُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ يَرْفَعُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ

حضرت ابو حمید ساعدی رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دس صحابیوں کی جماعت سے کہا کہ میں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق تم سے زیادہ واقف ہوں۔ صحابہ رضہ نے کہا اچھا بیان کرو۔ انھوں نے کہا جس وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوتے تو دونو ہاتھوں کو شانوں تک اُٹھاتے پھر رکوع میں جاتے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور کمر کو سیدھی رکھتے، نہ تو سر کو اونچا رکھتے اور نہ جُھکاتے۔ پھر سر کو اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اُٹھاتے اور سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے اور سجدہ کرتے اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے علیحدہ رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو موڑ کر ان کا رُخ قبلہ کی طرف کرتے۔ پھر سجدے سے سَر اٹھاتے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھتے۔ پھر دُو رکعتیں پوری کرکے اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو شانوں تک لے جاتے، یعنی جس طرح نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہہ کر کیا تھا۔ پھر اسی طرح سے باقی نماز میں کرتے، یہاں تک کہ جب وہ سجدہ کرتے جس کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے تو سجدے سے اُٹھ کر بایاں پاؤں باہر نکالتے اور بائیں جانب کے کولھے پر بیٹھ جاتے اور پھر سلام پھیرتے۔ صحابہ رضہ نے یہ سُنکر فرمایا، تم نے ٹھیک بیان کیا، رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

(ابو داؤد۔ دارمی۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو داؤد کی ایک حدیث میں جو ابو حُمَید سے منقول ہے یہ الفاظ

سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ حُمَيْدٍ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ وَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ)

ہیں کہ پھر (آپ نے) رکوع کیا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں زانوؤں پر رکھا۔ گویا آپ ان کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور کمان کے چلّے کی طرح دونوں ہاتھوں کی کہنیوں اور بازوؤں کو پہلوؤں سے دُور رکھا اس کے بعد راوی نے بیان کیا کہ پھر آپ نے سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھا اور دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور اور شانوں کے برابر رکھا اور دونوں زانوؤں کو کشادہ اور پیٹ سے الگ رکھا۔ یہاں تک کہ فارغ ہوئے سجدوں سے پھر بیٹھے اس طرح کہ بچھایا بایاں پاؤں اور داہنے پاؤں کی پشت قبلہ کی طرف کی اور سیدھے ہاتھ کو سیدھے گھٹنے پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اشارہ کیا شہادت کی انگلی سے اور ابوداؤد کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ دو رکعتوں پر بیٹھتے تو بائیں پاؤں کے تلوے پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ اور جب چوتھی رکعت میں بیٹھتے تو بائیں کولھے کو زمین کی طرف نکالتے اور دونوں پاؤں کو ایک طرف نکالتے۔)

تکبیر تحریمہ اور ہاتھ اٹھانے کا طریقہ

۴۲۶/۱۳ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى إِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ)۔

حضرت وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ نماز کو کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں شانوں تک اٹھایا اور ہاتھ کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر رکھا۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔ (ابوداؤد)

اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک اٹھایا۔

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

۴۲۷/۱۴ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت قبیصہؓ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو نماز پڑھاتے تو دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑتے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

تعدیلِ ارکان کی تعلیم

۴۲۸/۱۵ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ صَلٰوتَكَ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ

حضرت رفاعہؓ بن رافع کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور نماز پڑھی۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا تو اپنی نماز کو دوبارہ پڑھ، اس لئے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو بتائیے

أُصَلِّي قَالَ إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَقْرَأَ فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلٰى مَفَاصِلِهَا فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُودِ فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مَعَ تَغْيِيرٍ يَسِيرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللهُ بِهِ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَأَقِمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ۔

کس طرح نماز پڑھوں؟ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو تو اللہ اکبر کہہ۔ پھر سورۂ فاتحہ پڑھ اور جو کچھ اللہ نے چاہا کر تو پڑھے، یعنی سورۂ فاتحہ کے علاوہ قرآن میں سے کچھ اور پڑھ۔ پھر جب تو رکوع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے زانوؤں پر رکھ اور قائم رہ رکوع میں اور پشت کو ہموار رکھ۔ پھر جس وقت تو سر اٹھائے تو اپنی پشت کو سیدھا رکھ اور سر کو اٹھا۔ یعنی سیدھا کھڑا ہو جا کہ کمر کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجائیں پھر جب سجدہ کرے تو اطمینان سے سجدہ کر۔ پھر جب سجدے سے سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ کر پھر اسی طرح ہر ایک رکوع اور سجدہ میں کر یہاں تک کہ ہر ایک رکن کو اطمینان سے ادا کر۔ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور ابو داؤد نے کچھ فرق سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ترمذی ونسائی نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔ اور ترمذی کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ جب تو نماز کو کھڑا ہو تو اس طرح وضو کر جیسا کہ خدا تعالیٰ نے تجھ کو حکم دیا ہے۔ پھر کلمۂ شہادت پڑھ (یعنی وضو کے بعد۔ یا کلمۂ شہادت سے مراد اذان ہے) پھر تکبیر یا نماز کو کھڑا ہو اور قرآن میں سے جو کچھ تجھ کو یاد ہو اس کو پڑھ۔ اور کچھ یاد نہ ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہہ اور پھر رکوع کر۔

نماز کے بعد دعا مانگنی چاہیئے۔

۴۹/۱۶ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرْفَعُهُمَا إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِي رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت میں التحیات ہے اور (نماز میں) خشوع اور عاجزی ہے اور اظہار غریبی ہے۔ پھر اٹھا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہاتھ اٹھانے کا یہ مطلب ہے کہ بلند کر تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف اس طرح کہ دونوں ہتھیلیاں منہ کی جانب ہوں اور یہ کہہ یا رب، یا رب! اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی دعا نہیں کی یا نماز اس طریقہ پر نہیں پڑھی) اس کی نماز ایسی اور ایسی ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ نماز ناقص ہے۔ (ترمذی)

فصل سوم

امام تکبیرات باآواز بلند کہے

۵۰/۱۷ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سعید بن حارث بن المعلّٰی کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے ہم کو نماز پڑھائی اور جس وقت کہ سجدہ سے سر اٹھایا اور جس وقت کہ سجدہ کیا اور جس وقت کہ دو رکعت پڑھ کر اٹھے، آپ نے بلند آواز سے "اللہ اکبر" کہا۔ اور اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

۵۱/۱۸ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ (یعنی ابوہریرہؓ) کے پیچھے نماز پڑھی۔ انھوں نے نماز میں بائیس تکبیریں کہیں۔ میں نے ابن عباسؓ سے کہا یہ شخص احمق ہے جو اتنی تکبیر کہتا ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا تیری ماں تجھ کو گم کرے، یہ طریقہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ (بخاری)

۵۲/۱۹ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

علی بن حسین مرسلاً روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں تکبیر کہتے جب کہ آپ جھکتے اور اُٹھتے اور آپ ہمیشہ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے خداوند تعالیٰ سے ملاقات کی (یعنی وفات پائی۔ (مالک)

رفع یدین صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہے

۵۳/۲۰ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرِ الْإِفْتِتَاحِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

علقمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ نے ہم سے کہا کہ کیا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز نہ پڑھاؤں؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور صرف ایک مرتبہ ہاتھ اُٹھائے تکبیر تحریمہ کے ساتھ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی) ابوداؤد نے کہا یہ حدیث اس معنی میں درست نہیں ہے۔

۵۴/۲۱ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوحمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے تو قبلہ کی جانب متوجہ ہوتے۔ دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (ابن ماجہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے پیچھے کی چیزوں کو معجزہ کے طور پر دیکھنا

۵۵/۲۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ فَأَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ أَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ آخری صف میں ایک شخص تھا جو بُری طرح نماز پڑھتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے اس کو مخاطب کرکے فرمایا۔ اے فلاں! کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا، تو نہیں دیکھتا کہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے۔ شاید تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے مخفی رہتا ہے۔ خدا کی قسم ہے جس طرح آگے سے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (احمد)

بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

تکبیر تحریمہ کے بعد جو چیز پڑھی جائے اس کا بیان

فصل اوّل

تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۷۵۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ اِسْكَاتَةً فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کامل طور پر خاموش رہتے۔ میں نے ایک دن عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان خاموش رہ کر کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں: "اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ"۔

یعنی، اے اللہ! دور رکھ مجھ کو میرے گناہوں سے جس طرح دور رکھا تو نے مشرق کو مغرب سے۔ اے اللہ! مجھ کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح پاک کیا جاتا ہے کپڑے سے میل کو، اے اللہ! دھو ڈال میرے گناہوں کو پانی برف اور اولوں سے۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس کس موقع پر کون کون سی دعا پڑھتے تھے

۷۵۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ نماز کو شروع فرماتے تو اللہ اکبرؐ کہتے اور پھر یہ پڑھتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ

أنت واصرف عني سيئها إلا أنت لبيك و
سعديك والخير كله في يديك والشر ليس
إليك أنا بك وإليك تباركت وتعاليت أستغفرك
وأتوب إليك. وإذا ركع قال اللّٰهم لك
ركعت وبك آمنت ولك أسلمت خشع لك
سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي فإذا
رفع رأسه قال اللّٰهم ربنا لك الحمد ملأ
السمٰوٰت والأرض وما بينهما وملأ ما شئت
من شيء بعد وإذا سجد قال اللّٰهم لك
سجدت وبك آمنت ولك أسلمت سجد وجهي
للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره
تبارك اللّٰه أحسن الخالقين ثم يكون من
آخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللّٰهم
اغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت
وما أعلنت وما أسرفت وما أنت أعلم به
مني أنت المقدم وأنت المؤخر لا إلٰه
إلا أنت۔

(رواه مسلم وفي رواية للشافعي
والشر ليس إليك والمهدي من هديت
أنا بك وإليك لا منجا منك ولا ملجأ
إلا إليك تباركت۔)

في يديك والشر ليس إليك أنا بك وإليك تباركت
وتعاليت أستغفرك وأتوب إليك۔ یعنی متوجہ ہوا میں
اس ذات کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو متوجہ ہونے والا
حق کی طرف اور بیزار ہونے والا باطل سے۔ اور میں ان لوگوں میں
سے نہیں ہوں جو شرک کرتے ہیں۔ میری نماز، میری عبادت، میری
زندگی میری موت سب خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار
ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے، اور
میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے نہیں ہے تیرے
سوا کوئی معبود تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے
نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے لئے
گناہوں کو بخش دے سارے گناہوں کو اس لئے کہ تیرے سوا گناہوں کو
بخشنے والا کوئی نہیں اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر کیونکہ
اس جانب تو ہی میری رہنمائی کر سکتا ہے اور بدترین اخلاق سے
مجھ کو بچا۔ اور تو ہی مجھ کو بدترین اخلاق سے بچا سکتا ہے۔ حاضر
ہوں میں تیری خدمت میں اور آمادہ ہوں تیرا حکم بجا لانے پر۔ تمام نیکیاں
اور بھلائیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں اور کوئی برائی تیری جانب منسوب
نہیں کی جا سکتی۔ میں تجھ ہی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور تیری ہی قوت سے
قائم ہوں تو بابرکت ہے اور بلند و برتر ہے۔ مغفرت چاہتا ہوں تجھ سے،
اور توبہ کرتا ہوں تیری طرف ___ اور جب رکوع میں جاتے تو یہ کہتے: اللّٰهم
لك ركعت وبك آمنت ولك أسلمت خشع لك سمعي وبصري
ومخي وعظمي وعصبي۔ یعنی اے اللہ! تیرے ہی لئے میں نے
رکوع کیا اور تجھ ہی پر میں ایمان لایا اور تیرے ہی لئے میں اسلام لایا اور تیرے ہی لئے میرے کان میری آنکھ میرا مغز میری ہڈی اور میرے
پٹھے تواضع کرتے ہیں۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے: اللّٰهم ربنا لك الحمد ملأ السمٰوٰت والأرض وما بينهما
وملأ ما شئت من شيء بعد۔ یعنی اے اللہ! اے ہمارے رب! صرف تیرے ہی لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین کے مطابق اور جو کچھ ان کے
درمیان ہے اس کے برابر اور اس چیز کے برابر جو بعد کو تو پیدا کرے۔ اور جب سجدہ کرتے تو یہ کہتے: اللّٰهم لك سجدت وبك آمنت
ولك أسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارك اللّٰه أحسن الخالقين۔ یعنی اے اللہ!
میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا، میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیری ہی خوشنودی کے لئے اسلام قبول کیا، سجدہ کیا میرے منہ نے اس ذات
کو جس نے اس کو پیدا کیا اس کو صورت دی اور کھولا آنکھوں اور کانوں کو، بہت بابرکت ہے اللہ اور بہترین خالق ہے۔ اور پھر التحیات اور
سلام کے درمیان یہ کہتے: اللّٰهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت وما أسرفت وما أنت أعلم به مني
أنت المقدم وأنت المؤخر لا إلٰه إلا أنت۔ یعنی اے اللہ! بخش دے میرے ان گناہوں کو جو پہلے کئے ہیں میں نے اور جو پیچھے کئے ہیں
میں نے اور جو پوشیدہ کئے ہیں میں نے اور جو علانیہ کئے ہیں میں نے۔ اور بخش دے اس گناہ کو جو زیادتی کی میں نے اعمال وغیرہ میں اور اس گناہ
کو جس کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اپنے بندوں کو عزت میں اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا ہے عزت و مرتبہ میں اور تیرے سوا کوئی

نہیں ہے۔

اور شافعی کی روایت میں اس دُعا میں جو تکبیر تحریمہ کے بعد آپ نے پڑھی وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ کے بعد یہ الفاظ ہیں وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ تَبَارَكْتَ۔ یعنی، اور بُرائی تیری طرف منسوب نہیں ہے اور ہدایت یافتہ وہی شخص ہے جس کو تو نے ہدایت دی، میں قائم ہوں تیری قوت کے ذریعے اور تیری ہی طرف میں رجوع کرتا ہوں نہیں ہے نجات اور بے پروائی تیری ذات سے اور تجھ سے اور نہیں ہے پناہ مگر تیری طرف، تو ہی بابرکت ہے۔ (مسلم)

۷۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں شامل ہوا۔ اس کا سانس چڑھا ہوا تھا (اسی حال میں اس نے کہا اللهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ۔ (یعنی بہت بڑا ہے، اللہ ہی کے لئے ہے تعریف بہت پاکیزہ برکت دی گئی ہے اس میں) جب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے؟ لوگ خاموش رہے۔ آپ نے پھر فرمایا تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے؟ لوگ خاموش رہے آپ نے پھر فرمایا۔ تم میں کس نے یہ کلمات کہے اس لئے کہ کوئی بُری بات نہیں کہی یہ سُنکر اس شخص نے کہا میں مسجد میں آیا اور میرا سانس چڑھا ہوا تھا اور میں نے یہ کلمات کہے۔ حضورؐ نے فرمایا تحقیق میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو ان کلمات کو لے جانے میں جلدی کر رہے تھے کہ کون اُن میں سے اِن کو پہلے لے جائے خدا تعالےٰ کے سامنے۔ (مسلم)

فصل دوم

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعا

۷۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَارِثَةَ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کہتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔ یعنی پاک ہے تو اے اللہ! اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم تیری، تیری تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے بزرگی تیری اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ نے اس کو حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کیا) ترمذی نے کہا اس حدیث کو حارثہ سے ہم نہیں جانتے ان کے حافظہ میں کلام کیا گیا ہے۔

۷۶۰ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةً قَالَ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ثَلَاثًا۔ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

حضرت جبیر بن مطعم رض کہتے ہیں کہ انھوں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ آپ تکبیر تحریمہ کے بعد اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا۔ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا۔ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا وَسُبْحَانَ

مِنْ نَّفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ)۔

اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ مِنْ نَّفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ۔ یعنی اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔ اور تعریف ہے اللہ کے لئے بہت، اور تعریف ہے اللہ کے لئے بہت، اور تعریف ہے اللہ کے لئے بہت۔ اور پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی صبح و شام، اور پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی صبح و شام، اور پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی صبح و شام اور میں پناہ مانگتا ہوں خدا کے ذریعہ شیطان سے اس کے تکبر سے اس کے شعروں اور وسوسوں سے (اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے مگر ابن ماجہ نے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا کے الفاظ روایت نہیں کئے اور اس کی جگہ شیطان الرجیم کے الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں۔ حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں "نفخہ" سے بڑائی اور "نفثہ" سے شعر اور "ہمزہ" سے وسوسے مراد ہیں۔)

آنحضرتؐ نماز میں دو جگہ خاموشی اختیار کرتے تھے

٦١/٤٦١ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَصَدَّقَهٗ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت سمرہ رضؓ بن جندب کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو سکوت یاد رکھے ہیں۔ ایک سکوت اس وقت کہ تکبیر تحریمہ کہتے اور دوسرا اس وقت جب کہ آپ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہتے۔ ابی بن کعبؓ نے اس کی تصدیق کی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

٦٢/٤٦٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهٖ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھ کر اٹھتے تو شروع کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور خاموش نہ رہتے۔ (مسلم) اسے حمیدی نے افراد میں اور اسی طرح جامع نے صرف مسلم سے روایت کیا ہے۔

فصل سوم

تکبیر تحریمہ کے بعد کی دعا

٦٣/٤٦٣ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتے اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔ یعنی میری نماز میری عبادت میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا خدا ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے اور میں اول ہوں مسلمانوں کا۔ اے اللہ! مجھ کو اچھے اعمال اور اچھے اخلاق کی ہدایت دے کیوں کہ تو ہی بُرے اعمال و اخلاق سے بچانے والا ہے۔ (نسائی)

٦٤/٤٦٤ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت محمد بن مسلمہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز نفل

علیہ وسلم اذا قام یصلی تطوعا قال اللہ اکبر وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین وذکر الحدیث مثل حدیث جابر الا انہ قال انا من المسلمین ثم قال اللھم انت الملک لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک ثم یقرأ (رواہ النسائی)

پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو کہتے: اللہ اکبر وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین اس کے بعد حضرت جابرؓ کی مانند حدیث بیان کی لیکن محمدؓ نے وانا اول المسلمین کی جگہ وانا من المسلمین کہا۔ اس کے بعد کہا: اللھم انت الملک لا الہ الا انت سبحنک وبحمدک یعنی اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے تعریف ہے اس کے بعد آپ قرات پڑھتے۔ (نسائی)

بَابُ الْقِرَأۃِ فِی الصَّلٰوۃِ نماز میں قرارت کا بیان

فصل اوّل

نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کا بیان

۶۶۵ - عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب۔ (متفق علیہ) وفی روایۃ لمسلم لمن لم یقرأ بام القراٰن فصاعدا۔

حضرت عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو الحمد اور الحمد کے بعد کچھ اور (قرآن میں سے) نہ پڑھے۔

سورۃ الفاتحہ نہ پڑھنے سے نماز ناقص ادا ہوتی ہے

۶۶۶ - وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوۃ لم یقرأ فیھا بام القراٰن فھی خداج ثلثا غیر تمام فقیل لابی ھریرۃ انا نکون وراء الامام قال اقرأ بھا فی نفسک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی قسمت الصلوۃ بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل فاذا قال العبد الحمد للہ رب العلمین قال اللہ تعالی حمدنی عبدی واذا قال الرحمن الرحیم قال اللہ تعالی اثنی علی عبدی واذا قال مالک یوم الدین قال مجدنی عبدی واذا قال ایاک نعبد وایاک نستعین قال ھذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل فاذا قال اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ قال ھذا لعبدی ولعبدی

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور اس میں الحمد نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے (تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے) یعنی وہ نماز ناتمام ہے کامل نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے کہا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں (کیا ایسی حالت میں ہم بھی الحمد پڑھیں؟) انھوں نے جواب دیا اپنے دل میں یا آہستہ پڑھ کر تو ہی سن سکے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تقسیم کیا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ۔ اور جو کچھ میرا بندہ مجھ سے مانگے وہ اس کے لئے ہے۔ پس جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین تو خداوند تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب وہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا کی۔ اور جب کہتا ہے مالک یوم الدین تو خداوند تعالےٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی۔ اور جب کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ آیت میرے اور بندے کے درمیان ہے اور جو میرے بندے نے مانگا ہے وہ اس کے لئے ہے۔ اور جب کہتا ہے اھدنا الصراط

مَا سَأَلَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اُلْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لئے ہے اور جو میرا بندہ مانگے وہ اس کے لئے ہے۔ (مسلم)

بسم اللہ بآواز بلند پڑھنی چاہئے یا آہستہ

۷۶۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ نماز کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے شروع کرتے تھے۔ (مسلم)

آمین کہنے کا حکم

۷۶۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ تَامِیْنُہٗ تَامِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُہٗ۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے یہ فرمایا ہے کہ امام جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو اس لئے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری) اور مسلم میں بھی اسی طرح ہے۔

وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیُٔ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَامِیْنُہٗ تَامِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب قرارت پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی اس وقت آمین کہتے ہیں۔ پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے گی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

مقتدی کی نماز کا طریقہ

۷۶۹ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللّٰہُ فَاِذَا کَبَّرَ وَرَکَعَ فَکَبِّرُوْا وَارْکَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَرْکَعُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعُ اللّٰہُ لَکُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو (جماعت سے) تو اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ پھر تم میں سے ایک شخص تمہارا امام ہو اور جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔ اور جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو تمہاری دُعا خدا قبول کرے گا۔ پھر جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو اور امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام کا سر اٹھانا برابر ہے پہلے رکوع کرنے کا اور جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو۔ اللہ تمہاری تعریف سنتا ہے۔ (مسلم)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَتَادَۃَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

نماز میں قراءت کا طریقہ

۴۳۹/۶ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ فِی الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتٰبِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتٰبِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَالَا يُطِيْلُ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِی الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِی الصُّبْحِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے۔ یعنی ہر رکعت میں الحمد اور ایک سورت اور آخری دو رکعتوں میں صرف الحمد پڑھتے اور کبھی کوئی آیت ہمیں بھی ہم کو سناتے اور پہلی دو رکعتوں کو دوسری دو رکعتوں سے زیادہ طویل کرتے اور اسی طرح سے عصر اور صبح کی نماز میں کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں آنحضرت ﷺ کے قیام کی مقدار

۴۴۰/۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَفِیْ رِوَايَةٍ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِی الْاُخْرَيَيْنِ مِنْ قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهٖ فِی الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِی الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے چنانچہ ہم نے اندازہ کیا کہ آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں الٓمّٓ تنزیل السجدۃ پڑھنے کے بقدر قیام کرتے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ہر رکعت میں تیس آیتیں پڑھنے کے بقدر قیام کرتے اور اندازہ کیا ہم نے ظہر کی دو آخری رکعتوں میں اس سے نصف کا۔ اور اندازہ کیا ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں کہ آپ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے بقدر قیام فرماتے اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف قیام فرماتے۔ (مسلم)

ظہر کی نماز کی قراءت

۴۴۱/۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِیْ رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِی الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِی الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تھے اور عصر میں بھی اسی کے مانند اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قراءت کرتے تھے۔ (مسلم)

مغرب کی نماز کی قراءت

۴۴۲/۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ طور پڑھتے سنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فقہاء کرام کی جانب سے نمازوں میں تعیین قراءت کی دلیل

۴۴۳/۱۰ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام الفضل بنت حارث کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا پڑھتے سنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فرض نماز پڑھنے والے کو نفل نماز پڑھنے والے کی اقتدا جائز ہے یا نہیں

۵۵۵/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ وَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ ایک روز انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور پھر اپنی قوم کو جاکر نماز پڑھائی اور سورۂ بقرہ شروع کر دی۔ ایک شخص جماعت میں سے سلام پھیر کر نکلا، تنہا نماز پڑھی اور چلا گیا لوگوں نے اس سے کہا کہ اے فلاں شخص کیا تو منافق ہو گیا؟ اس نے کہا نہیں، قسم خدا کی۔ اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آپ کو واقعہ سے آگاہ کروں گا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹ والے ہیں دن کو کھیتوں میں پانی دینے کا کام کرتے ہیں۔ اور یقیناً معاذ نے حضور کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی پھر اپنی قوم میں آیا اور نماز میں سورۂ بقرہ شروع کر دی (یہ سنکر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معاذ رض کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے معاذ رض! کیا تو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے پڑھ تو عشا کی نماز میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور سورۂ وَالضُّحٰى اور سورۂ وَاللَّيْلِ اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى۔ (بخاری ومسلم)

نماز عشاء کی قراءت

۵۵۶/۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عشا کی نماز میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھتے سنا ہے اور میں نے آپ سے زیادہ خوش آواز نہیں سنا۔ (بخاری ومسلم)

نماز فجر کی قراءت

۵۵۷/۱۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوَهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدُ تَخْفِيْفًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض بن سمرہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اسی کی مثل پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد کی نمازوں میں اس سے کم پڑھتے۔ (مسلم)

۵۵۸/۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن حریث رض کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں سورۂ وَالْفَجْرِ اور وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ پڑھتے سنا ہے۔ (مسلم)

۵۵۹/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ أَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور سورۂ مومنین شروع کی جب موسیٰ اور ہارون کا ذکر آیا یا حضرت عیسیٰ کا ذکر تو آپ کو کھانسی آئی اور آپ رکوع میں چلے گئے۔ (مسلم)

جمعہ کے روز نماز فجر کی قراءت

۴۸۰/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں الٓمٓ تنزیل پڑھتے اور دوسری رکعت میں هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔ (بخاری ومسلم)

نماز جمعہ کی قراءت

۴۸۱/۱۷ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبید اللہ بن ابی رافع کہتے ہیں کہ مروان نے خلیفہ (حاکم) مقرر کیا ابوہریرہ رضؓ کو مدینہ کا۔ پھر مروان مکہ میں آیا اور ابوہریرہ رضؓ نے ہم کو جمعہ کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں اِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ اور پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے جمعہ کے دن انھیں دونوں سورتوں کو پڑھتے سُنا ہے۔ (مسلم)

نماز عیدین وجمعہ کی قراءت

۴۸۲/۱۸ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلَاتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ کہتے ہیں کہ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے اور کہا نعمان نے کہ جب عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جاتے تب بھی آپ انھیں دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ (مسلم)

۴۸۳/۱۹ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبید اللہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ واقد لیثی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید اضحیٰ اور عید فطر میں کیا پڑھتے تھے انھوں نے کہا دونوں عیدوں میں قٓ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

فجر کی نماز سنت کی قراءت

۴۸۴/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔ (مسلم)

۴۸۵/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا اور وہ آیت جو آل عمران میں ہے، یعنی قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

جمعہ کے روز نماز فجر کی قرأت

۴۸۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز میں جمعہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں الٓمٓ تنزیلُ پڑھتے اور دوسری رکعت میں هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔ (بخاری و مسلم)

نماز جمعہ کی قرأت

۴۸۱ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبید اللہ بن ابی رافع کہتے ہیں کہ مروان نے خلیفہ (حاکم) مقرر کیا ابوہریرہ رضہ کو مدینہ کا۔ پھر مروان مکہ میں آیا اور ابوہریرہ رضہ نے ہم کو جمعہ کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ اور پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے جمعہ کے دن انھیں دونوں سورتوں کو پڑھتے سنا ہے۔ (مسلم)

نماز عیدین و جمعہ کی قرأت

۴۸۲ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضہ کہتے ہیں کہ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھا کرتے تھے اور کہا نعمان نے کہ جب عید اور جمعہ دونوں جمع ہو جاتے تب بھی آپ انھیں دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ (مسلم)

۴۸۳ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبید اللہ رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ واقد لیثی سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید اضحیٰ اور عید فطر میں کیا پڑھتے تھے انھوں نے کہا دونوں عیدوں میں قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

فجر کی نماز سنت کی قرأت

۴۸۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی۔ (مسلم)

۴۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِي اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز کی دونوں رکعتوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا اور وہ آیت جو آل عمران میں ہے، یعنی قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

جمعہ کے روز نماز مغرب کی قراءت

۴۹۱/۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت جابر رضہ بن سمرہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن مغرب کی نماز میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھا کرتے تھے۔ (شرح السنۃ)۔ اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضہ سے روایت کیا، مگر لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ کا ذکر نہیں کیا۔

۴۹۲/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضہ کہتے ہیں کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ کتنی بار میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز کے بعد کی سنتوں میں اور نماز فجر سے پہلے کی دو سنتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ کو پڑھتے سنا ہے۔ (ترمذی)

اور ابن ماجہ نے اس کو ابو ہریرہ رضہ سے روایت کیا، مگر "بعد المغرب" نہیں بیان کیا۔

۴۹۳/۲۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ)

سلیمان بن یسار رضہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضہ نے کہا کہ میں نے کسی شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو مگر فلاں شخص کے پیچھے۔ سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے بھی اس شخص کے پیچھے نماز پڑھی۔ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل پڑھتا تھا اور آخری دو رکعتوں کو خفیف اور عصر میں تخفیف کرتا تھا اور مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا تھا۔ اور عشا میں متوسط سورتیں اور صبح کے وقت بڑی سورتیں۔ (نسائی۔ اور ابن ماجہ نے وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ تک بیان کیا)

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان

۴۹۴/۳۰ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ وَأَنَا أَقُوْلُ مَالِي يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ)۔

حضرت عبادہ رضہ بن صامت رضہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ فجر کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے آپ نے قراءت شروع کی تو آپ کو پڑھنا بھاری ہو گیا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم شاید اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھا کرتے ہو، ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا سوائے الحمد کے کچھ نہ پڑھا کرو اس لئے کہ جو شخص الحمد نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ اور ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے صحابہ کا جواب سنکر فرمایا۔ اور میں کہتا تھا (اپنے دل میں) جب کہ قراءت مجھ پر بھاری ہوئی کہ قرآن مجھ پر کیوں بھاری ہو گیا ہے پس جب جہری نماز ہو تو تم سوائے الحمد کے اور کچھ نہ پڑھا کرو۔)

۴۹۵/۳۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ)۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ جس نماز میں قرأت آواز سے پڑھی جاتی ہے اس کو پڑھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی (نماز میں) قرارت کی ہے ؟ ایک شخص نے عرض کیا ہاں، یا رسول اللہ ؐ آپؐ نے فرمایا میں (دل میں) کہتا تھا کیا بات ہے کہ میں قرآن سے جھگڑ رہا ہوں (یعنی قرآن پڑھنے میں مجھ کو دقت پیش آرہی ہے) راوی کا بیان ہے کہ پھر لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں قرآن پڑھنے سے باز رہے۔ ان نمازوں میں جن میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے۔ (مالک۔ احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

۴۹۶/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَيَاضِيِّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيْهِ بِهٖ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عمرؓ اور بیاضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والا خداوند تعالےٰ سے مناجات کرتا ہے پس چاہیئے کہ جو مناجات وہ کرتا ہے اس میں غور کرے اور نہ بلند آواز سے پڑھے ایک دوسرے پر کوئی قرآن کو۔ (احمد)

امام کی متابعت ضروری ہے

۴۹۷/۳۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ تم اس کی پیروی کرو۔ جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو (ابوداؤد نسائی ابن ماجہ)

جو شخص قرأت پر قادر نہ ہو وہ کیا پڑھے

۴۹۸/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا ذَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِلَّا بِاللهِ)۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں طاقت نہیں رکھتا کہ قرآن میں سے کچھ یاد کرلوں۔ اس لئے مجھ کو کوئی ایسی چیز سکھا دیجئے جو میرے لئے کافی ہو۔ آپؐ نے فرمایا تو یہ پڑھ لیا کر سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ (یعنی پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور عبادت پر سوائے خدا کی مدد کے کوئی قوت نہیں ہے۔) اس شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو خدا کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا (اپنے لئے) تو یہ کہہ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (یعنی اے اللہ مجھ پر رحم کر اور مجھ کو عافیت سے رکھ مجھ کو ہدایت کر اور مجھ کو روزی دے) پس اشارہ کیا اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس طرح اور ہاتھوں کو بند کیا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے بھر لیا اپنے ہاتھوں کو بھلائی سے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

احکام الٰہی پر آپؐ کے عمل کی ایک مثال

۷۹۹/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تو یہ کلمات ارشاد فرماتے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ (احمد۔ ابوداؤد)

نماز میں کن آیتوں کی قرأت کے بعد کیا کہنا چاہیئے

۸۰۰/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھے اور اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ پر پہنچے تو کہے: بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ (یعنی ہاں اور میں اس پر شاہد ہوں) اور جو شخص لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ پڑھے اور اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى تک پہنچے تو یہ کہے "بَلٰى" (یعنی ہاں وہ اس پر قادر ہے) اور جو شخص وَالْمُرْسَلٰتِ پڑھے اور فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ تک پہنچے تو کہے: اٰمَنَّا بِاللّٰهِ (یعنی ہم اللہ پر ایمان لائے)

(ابوداؤد۔ ترمذی)

۸۰۱/۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کی جماعت میں تشریف لائے اور ان کے سامنے اوّل سے آخر تک سورۂ رحمٰن پڑھی، اور صحابہؓ خاموشی سے سُنتے رہے۔ پھر جب حضورؐ ختم کر چکے تو فرمایا کہ میں نے یہ سورت جنوں کے سامنے پڑھی تھی اس رات میں جب کہ جن جمع ہوئے تھے (یعنی اسلام قبول کرنے اور قرآن سُننے کے لئے) اور وہ تم سے زیادہ اچھا جواب دینے والے تھے۔ چنانچہ جب میں فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پڑھتا تو وہ کہتے لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ۔ (یعنی اے پروردگار! تیری نعمتوں میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جس کو ہم جھٹلاتے ہیں اور تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ (ترمذی۔ اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

فصل سوم

دونوں رکعتوں میں ایک سورۃ پڑھنا

۸۰۲/۳۸ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

معاذ بن عبداللہ الجہنی کہتے ہیں کہ قبیلۂ جہینہ کے ایک شخص نے مجھ کو خبر دی ہے کہ اس نے صبح کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ دونوں رکعتوں میں پڑھتے سُنا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپؐ نے قصداً ایسا کیا یا آپ بھول گئے۔ (ابوداؤد)

۸۰۳/۳۹ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ اِنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

عروہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضؓ نے صبح کی نماز پڑھی اور دونوں رکعتوں میں سورۂ بقرہ کو پڑھا۔ (مالک)

حضرت عثمانؓ نماز فجر میں سورۃ یوسف کثرت سے پڑھتے تھے

۸۰۴/۴۰ وَعَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

فرافصہ بن عمیر حنفی کہتے ہیں کہ نہیں یاد کی میں نے سورۃ یوسف مگر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نماز صبح میں اکثر اسے پڑھتے تھے۔ (مالک)

۸۰۵/۴۱ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً قِيْلَ لَهٗ اِذًا لَّقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ اَجَلْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر بن الخطابؓ کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے دونوں رکعتوں میں سورۃ یوسف اور سورۃ حج کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔ عامرؓ سے پوچھا گیا کہ حضرت عمر رض فجر کے اوّل وقت نماز کے لئے کھڑے ہوں گے۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہاں۔

۸۰۶/۴۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَّلَا كَبِيْرَةٌ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا مفصل سورتوں میں سے کوئی چھوٹی بڑی سورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز میں نہیں چھوڑی کہ اس کو میں نے آپ سے نہ سنا ہو۔ (مالک)

۸۰۷/۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا)

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں حٰمٓ الدُّخَانِ پڑھی۔ (نسائی مرسلاً)

بَابُ الرُّكُوْعِ — رکوع کا بیان

فصل اوّل

رکوع وسجود ٹھیک طریقہ سے کرنا چاہیئے

۸۰۸/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰكُمْ مِّنْ بَعْدِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدہ کو اچھی طرح ادا کرو۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری ومسلم)

۸۰۹/۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور رکوع سے اٹھنا یہ چاروں چیزیں مقدار میں برابر ہوتی تھیں بجز قیام اور قعود کے۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قومہ وسجدہ

۸۱۰/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے۔ کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم کو یہ خیال ہوتا کہ آپ نے شاید وہ رکعت چھوڑ دی۔ پھر آپ سجدے میں جاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اس قدر بیٹھتے کہ ہم کو پھر یہی خیال ہوتا۔ (مسلم)

۸۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي۔ (یعنی اے اللہ! تو پاک ہے اے ہمارے رب! تیری پاکی بیان کرتے ہیں اے اللہ! تو مجھ کو بخش دے) اور آپ اس عمل کو قرآن کے حکم کے موافق کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۸۱۲ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ فرمایا کرتے تھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (یعنی بہت پاک ہے نہایت پاک، فرشتوں کا پروردگار ہے اور رُوح (جبرئیل) کا۔ (مسلم)

رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

۸۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّي نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار مجھ کو منع کیا گیا ہے کہ میں رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھوں پس تم رکوع میں پروردگار کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دُعا مانگنے کی کوشش کرو۔ پس مناسب ہے کہ وہ دعا تمہارے لئے قبول کی جائے۔ (مسلم)

۸۱۴ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب امام سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اس لئے کہ جس کا قول ملائکہ کے قول سے موافق ہو جائے گا۔ اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

قومہ کی دعا

۸۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاُ الْاَرْضِ وَمِلْاُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے پشت کو اُٹھاتے تو سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاُ الْاَرْضِ وَمِلْاُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ کہتے۔ (مسلم)

۸۱۶ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاُ الْاَرْضِ وَمِلْاُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ

حضرت ابو سعید خدری رض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاُ الْاَرْضِ وَمِلْاُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (یعنی اے اللہ! ہمارے رب!

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تیری ہی تعریف ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ جو تو چاہے بعد میں اے لائق تعریف اور عظمت کے تو لائق تر ہے اس چیز کے کہ کہا بندے نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں۔ اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو نے عطا کی۔ اور نہیں عطا کر سکتا کوئی جس چیز سے کہ منع کر دیا تو نے۔ اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو دولت تیرے عذاب سے۔ (مسلم)

۸۱۷/۱۰ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ وَّرَآءَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت رفاعہؓ بن رافع کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ ایک شخص جو آپ کے پیچھے تھا اس نے کہا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کون تھا بولنے والا ابھی؟ ایک شخص نے کہا۔ میں تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو جلدی کرتے ہیں ان کلموں کا ثواب لکھنے میں کہ کون اس کو پہلے لکھے۔ (بخاری)

فصل دوم

تعدیل ارکان کا حکم اور آئمہ کا مسلک

۸۱۸/۱۱ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ رکوع اور سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

رکوع وسجود کی تسبیحات

۸۱۹/۱۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ جب فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرلو۔ اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى نازل ہوئی تو فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں شامل کرلو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۸۲۰/۱۳ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

عون بن عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین مرتبہ پس اس کا رکوع پورا ہوا اور تین مرتبہ کہنا ادنیٰ درجہ ہے۔ اور جب سجدہ کرے تو سجدے کے اندر کہے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین مرتبہ اس کا سجدہ اس سے پورا ہو گیا اور

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ۔

یہ اُدنٰے درجہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔ اور ترمذی نے کہا، اس کی اسناد متصل نہیں ہے اِس لئے کہ عون ابن مسعودؓ سے نہیں ملے۔

۸۲۱/۱۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ) وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهِ الْاَعْلٰى۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہتے اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اور جب کوئی رحمت کی آیت قرارت میں آتی تو آپ ٹھہر جاتے اور دُعا مانگتے اور عذاب کی آیت آتی تو ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی) نسائی اور ابن ماجہ نے اس کو "الْاَعْلٰى" تک نقل کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فصل سوم

۸۲۲/۱۵ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے رکوع کیا تو ٹھہرے آپ رکوع میں بقدر پڑھنے سورۂ بقرہ کے۔ اور کہتے تھے رکوع میں سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ (نسائی)

۸۲۳/۱۶ وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَسُجُوْدَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ابن جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ کو یہ کہتے سُنا ہے کہ، رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو، مگر اس نوجوان یعنی عمر بن عبد العزیز کے پیچھے۔ ابن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ نے کہا کہ ہم نے اندازہ کیا اس نوجوان کے رکوع کا، دس مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے بقدر۔ اور سجدہ کا بھی اسی قدر۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۸۲۴/۱۷ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ اِنَّ حُذَيْفَةَ رَاٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شقیق کہتے ہیں، حذیفہ رضؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ کو مکمل نہیں کرتا تھا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو حذیفہ رضؓ نے اس کو بلایا اور کہا۔ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اور راوی کہتا ہے کہ میرا خیال یہ ہے کہ حذیفہ رضؓ نے اس سے یہ بھی کہا۔ کہ اگر تو مرجائے ایسی حالت میں، کہ تو اسی طرح نماز پڑھتا ہوا مرے گا تو بغیر فطرت پر یعنی اس طریقہ اسلام کے خلاف جس پر خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے۔ (بخاری)

۸۲۵/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوری کرنے کے اعتبار سے بہت بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے۔ صحابہ رضؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ نماز میں سے وہ کیوں کر چُراتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ (چوری کرنا یہ ہے) نماز کے رکوع اور سجدہ کا پورا نہ کرنا۔ (احمد)

۸۲۶/۱۹ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِی الشَّارِبِ وَالزَّانِیْ وَالسَّارِقِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِیْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ) وَرَوَى الدَّارِمِیُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت نعمان بن مُرّہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا خیال رکھتے ہو تم شراب پینے والے اور زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے کے معاملہ میں۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ شرعی حدود نازل نہیں ہوئی تھیں۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گناہِ کبیرہ ہیں اور ان کی سزا ہے۔ اور بدترین چوری وہ چوری ہے جو انسان اپنی نماز میں کرتا ہے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں سے آدمی کیوں کر چُراتا ہے؟ فرمایا رکوع اور سجدہ کو پورا نہیں کرتا۔

(مالکؒ۔ احمد اور دارمی نے اسی طرح روایت کیا)۔

بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ　سجدہ کی کیفیت اور فضیلت کا بیان

فصل اوّل

اعضاء سجدہ

۸۲۷/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتُ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر، دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں پر، پاؤں کے پنجوں پر۔ اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں نہ تو ہم کپڑوں کو اکٹھا کریں اور نہ بالوں کو۔ (بخاری و مسلم)

سجدہ میں طمانیت کا حکم

۸۲۸/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعتدال کرو تم سجدہ میں (یعنی اطمینان سے سجدہ کرو) اور تم میں سے کوئی بھی سجدہ میں اپنے ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔ (بخاری و مسلم)

سجدہ میں ہاتھوں اور کہنیوں کو رکھنے کا حکم

۸۲۹/۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ کَفَّیْکَ وَارْفَعْ مِرْفَقَیْکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

نے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو زمین پر اپنی ہتھیلیاں رکھ اور اونچا رکھ کہنیوں کو۔ (مسلم)

۸۳۰/۴ وَعَنْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰی بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ بَھْمَۃً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ یَدَیْہِ مَرَّتْ ھٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاؤُدَ کَمَا صَرَّحَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِاِسْنَادِہٖ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاہُ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَھْمَۃٌ اَنْ تَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ لَمَرَّتْ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو جُدا رکھتے اپنے ہاتھوں کو یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔ (ابوداؤد) اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں کہ جب سجدہ کرتے، تو اگر چاہتا بکری کا بچہ تو آپ کے ہاتھوں کے درمیان سے گزر جاتا۔

۸۳۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَالِکِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بن بحینہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔ (بخاری و مسلم)

سجدہ میں آنحضرت کی دعا

۸۳۲/۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ۔ یعنی اے اللہ بخش دے تو میرے گناہ سارے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہر اور چھپے۔ (مسلم)

۸۳۳/۷ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُہٗ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی بَطْنِ قَدَمَیْہِ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَھُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا۔ پس میں نے آپ کو ڈھونڈا: میرے ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑے جب کہ آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ سجدہ میں یہ کہہ رہے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے ذریعہ تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کے ذریعہ تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری رحمت کے ذریعہ تیرے غصہ سے میں نہیں شمار کر سکتا تیری تعریف کو تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ (مسلم)

سجدہ پروردگار سے قریب ہونے کا ذریعہ ہے

۸۳۴/۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کا قریب ترین خدا سے ہونا اس وقت متحقق ہوتا ہے جب کہ وہ سجدہ میں ہو۔ اس لئے تم زیادہ دُعا کیا کرو سجدہ میں۔ (مسلم)

سجدۂ تلاوت کے وقت شیطان کی آہ و بکاء

۸۳۵/۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ،

إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَيْلَتَى أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جب آدم کا بیٹا سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا دور چلا جاتا ہے اور کہتا ہے افسوس ہے آدم کے بیٹے کو سجدہ کا حکم کیا گیا۔ اس نے سجدہ کیا اور اس کے لئے جنت ہے ـــــ اور مجھ کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اور میرے لئے آگ دوزخ ہے۔ (مسلم)

کثرتِ سجدہ جنت میں آنحضرتؐ کی رفاقت کا ذریعہ ہے

۸۳۶ وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ربیعہ بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور آپ کو وضو کا پانی اور جس چیز کی ضرورت ہوتی (مسواک وغیرہ) لایا کرتا تھا۔ ایک روز آپ نے مجھ سے فرمایا۔ مانگ جو مانگنا چاہتا ہے (دین اور دنیا کی بھلائی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں تو جنت میں آپ کی ہمراہی چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اس کے سوا اور بھی کچھ چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا بس یہی۔ آپ نے فرمایا۔ تو میری مدد کر اپنی ذات سے زیادہ سجدے کرکے۔ (مسلم)

۸۳۷ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

معدان بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبانؓ سے اور ان سے کہا کہ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ میں اس کے کرنے کے بعد جنت میں داخل ہو جاؤں۔ وہ خاموش رہے۔ میں نے پھر پوچھا۔ تب بھی وہ خاموش رہے جب میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا جس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا کہ تو اپنے اوپر خدا کے لئے سجدہ کو لازم کرلے اور کثرت سے سجدہ کر اس لئے کہ تو خدا کے لئے جو سجدہ کرے گا خدا اس کے بدلے میں تیرے مرتبہ کو بلند کرے گا اور دور کرے گا اس کے سبب سے تیرے گناہ کو۔ معدان کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت ابو درداءؓ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا اور انھوں نے مجھ کو وہی جواب دیا جو ثوبانؓ نے دیا تھا۔ (مسلم)

فصل دوم

سجدہ کرنے کا طریقہ

۸۳۸ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اور جب آپ سجدہ سے اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۸۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے اور چاہئے کہ وہ سجدہ میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے اپنے

وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيلَ هٰذَا مَنْسُوخٌ۔

ہاتھوں کو رکھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی) ابوسلیمان خطابی کہتے ہیں وائل بن حجر کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ منسوخ ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان آنحضرت ﷺ کی دعا

۸۴۰/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ کہتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي (یعنی اے اللہ! مجھ کو بخش دے، مجھ پر رحم کر مجھ کو ہدایت دے، مجھ کو عافیت سے رکھ اور مجھ کو رزق عطا فرما) (ابوداؤد۔ ترمذی)

۸۴۱/۱۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت حذیفہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْ لِي کہتے تھے۔ (نسائی۔ دارمی)

فصل سوم

جلدی جلدی سجدہ کرنے کی ممانعت

۸۴۲/۱۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبدالرحمن بن شبل کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے (سجدہ میں) اور درندے کی طرح ہاتھوں کو بچھا دینے سے اور اس سے کہ جگہ مقرر کرے آدمی مسجدوں میں جیسا کہ مقرر کرتا ہے اونٹ۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء ممنوع ہے

۸۴۳/۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں پسند کرتا ہوں تیرے لئے وہ چیز جس کو پسند کرتا ہوں اپنے لئے اور برا سمجھتا ہوں تیرے لئے اس چیز کو جس کو برا خیال کرتا ہوں اپنے لئے بس تو دو سجدوں کے درمیان اقعاء[1] نہ کر۔ (ترمذی)

رکوع وسجود میں کمر سیدھی کرنا چاہیے

۸۴۴/۱۸ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَا يُقِيمُ فِيهَا صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت طلق بن علی حنفی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ اس بندہ کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو اپنی نماز کے رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا۔

دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں

۸۴۵/۱۹ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رض یہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص پیشانی زمین پر رکھے (سجدہ کے لئے)

[1] اقعاء کتے کی طرح بیٹھنے کو کہتے ہیں یعنی دونوں سرینوں کو زمین پر رکھنا اور رانوں پنڈلیوں کو کھڑا کرنا اور ہاتھوں کو زمین پر پھیلا دینا اور بعض لوگ ایڑیوں پر بیٹھنے کو بھی اقعاء کہتے ہیں۔ (مترجم)

بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِي يَضَعُ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ ثُمَّ إِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اس جگہ پر رکھے جس پر پیشانی رکھی ہو پھر جب سر اٹھے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اس لئے کہ ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ (مالک)

بَابُ التَّشَهُّدِ تشہد یعنی التحیات کا بیانُ

فصل اوّل

التحیات میں ہاتھوں کو رکھنے کا حکم

۸۴۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تشہد کو بیٹھتے تو بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پر اور داہنے ہاتھ کو داہنے گھٹنے پر رکھتے اور بند کرتے ہاتھ اپنا مثل عدد ترپن کے اور اشارہ کرتے شہادت کی انگلی سے اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی اس انگلی کو جو انگوٹھے کے پاس ہے اٹھاتے اور دعا مانگتے یعنی اشارہ کرتے اور بائیں ہاتھ کو کھلا ہوا بائیں گھٹنے پر رکھتے۔ (مسلم)

۸۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے نماز میں تو داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور انگوٹھے کو درمیانی انگلی سے ملا کر حلقہ بناتے اور پکڑتے بائیں ہاتھ سے اپنا بایاں گھٹنا۔ (مسلم)

۸۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو تشہد میں یہ کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ۔ (یعنی اللہ پر سلام ہے بندوں سے پہلے جبرئیلؑ پر سلام ہے، میکائیلؑ پر سلام ہے۔ اور فلاں (یعنی فرشتوں وغیرہ) پر سلام ہے۔ پس ایک روز جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر کہا۔ اللہ پر سلام نہ کہو اس لئے کہ اللہ خود سلام ہے جب تم میں سے کوئی نماز کے اندر بیٹھے تو یہ کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۔ پس جو ان کلمات کو کہے تو پہنچتا ہے سلام اس کا ہر نیک بندہ کو جو

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ لْیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ فَیَدْعُوْہُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

آسمان اور زمین میں ہے۔ اور پھر ان کلمات کو آپ نے ان الفاظ پر ختم کیا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور اس کے بعد جو دعا پسند ہو، اس کو مانگے۔ (بخاری و مسلم)

۸۴۹/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَھُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَکَانَ یَقُوْلُ التَّحِیَّاتُ الْمُبٰرَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَلَمْ اَجِدْ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّحِیْحَیْنِ سَلَامٌ عَلَیْکَ وَسَلَامٌ عَلَیْنَا بِغَیْرِ اَلِفٍ وَلَامٍ وَلٰکِنْ رَوَاہُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِیِّ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو اس طرح تشہد سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت چنانچہ آپ کہتے اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبٰرَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (مسلم)

میں نے "سَلَامٌ عَلَیْکَ" اور "سَلَامٌ عَلَیْنَا" بغیر الف لام کے نہ تو صحیحین میں اور نہ جمع بین الصحیحین میں پایا۔ لیکن صاحب جامع نے ترمذی سے اسے روایت کیا ہے۔

فصل دوم

اشارہ کے وقت شہادت کی انگلی کو متحرک رکھنا

۸۵۰/۵ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَحَدَّ مِرْفَقَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ ثِنْتَیْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَۃً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَہٗ فَرَاَیْتُہٗ یُحَرِّکُھَا یَدْعُوْبِھَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (نماز میں) بیٹھے اور بچھالیا بایاں پاؤں اور رکھا بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور داہنے ہاتھ کی کہنی پہلو سے علیحدہ رکھ کر داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھا اور دو انگلیاں یعنی چھوٹی اور اس کے پاس کی بند رکھیں۔ اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنایا۔ پھر شہادت کی انگلی کو اٹھایا میں نے دیکھا آپ اس انگلی کو جنبش دیتے تھے اور اس سے اشارہ کرتے تھے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

اشارہ کے وقت انگلی کو متحرک نہ رکھنا چاہیئے

۸۵۱/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِہٖ اِذَا دَعَا وَلَا یُحَرِّکُھَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا یُجَاوِزُ بَصَرُہٗ اِشَارَتَہٗ)۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کلمۂ شہادت نماز میں پڑھتے تھے تو انگلی سے اشارہ کرتے تھے لیکن اس کو جنبش نہ دیتے تھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

اور ابوداؤد میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ کی نظر اشارہ سے آگے نہ بڑھتی تھی

اشارہ صرف ایک انگلی سے کرنا چاہیئے

۸۵۲/۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَدْعُوْ بِاِصْبَعَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نماز میں دو انگلیوں سے اشارہ کیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ایک انگلی سے ایک انگلی سے۔

فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔ (ترمذی۔ نسائی۔ بیہقی)

قعدہ میں ہاتھوں پر ٹیک لگا کر نہ بیٹھنا چاہیئے

۸۵۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ آدمی نماز کے اندر ہاتھوں کو ٹیک کر بیٹھے۔ (احمد ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ منع فرمایا ہے، حضورؐ نے اس سے کہ جب آدمی سجدے سے اُٹھے تو اپنے ہاتھوں کے سہارے اُٹھے۔

قعدوں کی مقدار میں فرق

۸۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں کے قعدہ میں اس قدر بیٹھتے گویا گرم پتھر پر بیٹھے ہیں، اور کھڑے ہوجاتے (یعنی زیادہ دیر تک نہ بیٹھتے)۔ (ترمذی۔ نسائی)

فصل سوم

۸۵۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت۔ اور وہ تشہد یہ ہے، بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (نسائی)

شہادت کی انگلی شیطان کے لئے باعث تکلیف ہے

۸۵۶ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضؓ جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں کو (قعودِ صلوٰۃ میں) دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے اور نظر کو انگلی پر رکھتے۔ پھر کہا کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ انگلی شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔ (احمد)

التحیات آہستہ آواز سے پڑھنا سنت ہے

۸۵۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ تشہد کا آہستہ پڑھنا مسنون ہے۔ (ابوداؤد نے اس کو روایت کیا اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے اور اس کی فضیلت کا بیان

فصل اوّل

التحیات میں درود پڑھنے کا طریقہ

۸۵۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَاَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ يَذْكُرْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی اور کہا کیا میں تجھ کو وہ چیز ہدیہ نہ دوں جس کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں آپ مجھے وہ چیز ہدیہ دیں۔ تو کعب نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ سے دریافت کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ پر اور اہل بیت پر ہم کس طرح درود بھیجیں؟ خداوند تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم کو سکھا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (بخاری ومسلم) لیکن مسلم کی روایت میں دونوں مقامات پر علیٰ ابراہیم نہیں پایا جاتا۔

۸۵۹ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت ابوحمید ساعدی کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے پوچھا، یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں۔ آپ نے فرمایا اس طرح کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (بخاری ومسلم)

درود بھیجنے کی فضیلت

۸۶۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ پر جو شخص ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسلم)

فصل دوم

۸۶۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ

وَسَلَّمَ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّ رُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

رحمت نازل کرے گا۔ اس کے دس گناہوں کو معاف کرے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔ (نسائی)

۸۶۲/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔ (ترمذی)

امت کا سلام فرشتے آپؐ تک پہنچاتے ہیں

۸۶۳/۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے بہت سے فرشتے زمین پر سیاحت کرنے والے ہیں جو میری امت کا سلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (نسائی دارمی)

آپؐ سلام بھیجنے والے کے سلام کا جواب دیتے ہیں

۸۶۴/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُّسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے۔ مگر یہ کہ اللہ میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

گھروں کو قبر نہ بنایا جائے

۸۶۵/۸ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَّصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ۔ اور میری قبر پر عید اور خوشی نہ کرو، البتہ مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی)

درود نہ بھیجنے پر وعید

۸۶۶/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے، اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ اور اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو کہ رمضان اس پر آیا اور گزر گیا اور اس نے مغفرت حاصل نہیں کی، اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ اس کے ماں باپ نے اس کے سامنے بڑھاپا پایا، یا ان میں سے کسی ایک نے۔ اور انھوں نے اس کو جنت میں داخل نہیں کیا۔ (ترمذی)

درود و سلام کی فضیلت

۸۶۷/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ

حضرت ابوطلحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز تشریف لائے اس وقت آپ کا چہرہ بشاش تھا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس

فَقَالَ اِنَّہٗ جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

جبرئیلؑ آئے اور فرمایا کہ آپکے پروردگار نے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ کیا تجھ کو یہ پسند نہیں ہے کہ تیری امت میں سے کوئی شخص تجھ پر درود بھیجے اور میں دس مرتبہ اس پر رحمت نازل کروں اور تیری امت میں کوئی تجھ پر سلام بھیجے اور میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔ (نسائی۔ دارمی)

درود و سلام کی کوئی حد مقرر نہیں

۸۶۸ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا یُّکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں۔ آپ بتلایئے کہ میں اس کے لئے کتنا وقت مقرر کردوں (اپنے اعمال و اوراد میں سے) آپنے فرمایا جس قدر تو چاہے مگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا آدھا وقت مقرر کردوں؟ فرمایا جس قدر تو چاہے اور اگر زیادہ کرے گا تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا دو تہائی وقت مقرر کردوں۔ آپنے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا اپنی دعا کا سا وقت مقرر کردوں یارسول اللہؐ۔ آپنے فرمایا یہ کفایت کرے گا اور تیرے دین و دنیا کے مقاصد کو پورا کرے گا اور تیرے گناہ دور کئے جائیں گے۔ (ترمذی)

درود کے بعد مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے

۸۶۹ وَعَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ)۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک شخص حاضر ہوا اور نماز پڑھی اور پھر یہ دعا مانگی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ آپنے فرمایا نماز پڑھنے والے تو نے جلدی کی جب تو نماز پڑھے تو آخر میں بیٹھ اور خدا کی ایسی تعریف کر جو اس کی عظمت کے مناسب ہو پھر مجھ پر درود پڑھ۔ پھر مانگ اللہ سے جو چاہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی اور خدا کی تعریف کی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، اے نماز پڑھنے (والے) دعا کر قبول کی جائے گی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)۔

۸۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَّاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَی اللہِ ثُمَّ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہْ سَلْ تُعْطَہْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور حضرات ابوبکرؓ و عمرؓ بھی آپکے ساتھ تھے جب میں نماز کے بعد بیٹھا تو خدا کی تعریف کی۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ پھر اپنے لئے دعا کی (یہ سنکر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "مانگ دیا جائے گا، مانگ دیا جائے گا"۔ (ترمذی)

فصل سوم

اُمّی کی تحقیق

۸۴۱/۱۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کو پورا ثواب ملے جب کہ وہ ہم پر اور اہل بیت پر درود بھیجے بس اُس کو چاہئے کہ اس طرح درود بھیجے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (ابوداؤد)

درود نہ بھیجنے والا بخیل ہے

۸۴۲/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ) عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

درود آنحضرتؐ کے پاس پہنچتے ہیں

۸۴۳/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا اُبْلِغْتُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص مجھ پر دور سے درود بھیجے تو وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے۔ (بیہقی در شعب الایمان)

درود کی فضیلت

۸۴۴/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضہ کہتے ہیں کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالےٰ اور ملائکہ اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (احمد)

۸۴۵/۱۸ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت رویفع رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص درود بھیجے محمدؐ پر اور پھر کہے اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (اے اللہ ٹھہرا اس کو اس جگہ جو مقرب ہو تیرے نزدیک قیامت کے دن) تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (احمد)

۸۴۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا لَكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (گھر سے) نکلے اور ایک باغ میں داخل ہوئے پھر سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا یہاں تک کہ مجھ کو خوف ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو وفات دی۔ میں آپ کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا تجھ کو کیا ہوا؟ میں نے آپ کو واقعہ سے آگاہ کیا۔ آپ نے فرمایا جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا۔ کیا آپ کو میں اس کی بشارت

قَالَ لِيْ اَلَا اُبَشِّرُكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

نزدول کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ (احمد)

قبولیت دعا درود پر موقوف ہوتی ہے

۸۴۶/۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ دعا اس وقت تک آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ تو درود نہ بھیجے اپنے نبی پر۔ (ترمذی)

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ تشہد میں دعا پڑھنے کا بیان

فصل اول

تشہد میں آنحضرتؐ کی دعا

۸۴۸/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے اور یہ کہتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ (یعنی اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے، اور زندگی اور موت کے فتنہ سے، اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرض سے) ایک شخص نے دعا سنکر آپ سے کہا، بہت تعجب کی بات ہے آپ قرض سے پناہ مانگتا۔ آپ نے فرمایا جب آدمی قرض دار ہوتا ہے تو جھوٹی باتیں کرتا ہے اور وعدہ خلافی کا مرتکب ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نماز کے بعد کن چیزوں سے پناہ مانگنی چاہیئے؟

۸۴۹/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری رکعت کے تشہد سے فارغ ہو تو خدا کے ذریعہ چار چیزوں سے پناہ طلب کرے۔ عذابِ دوزخ سے۔ عذابِ قبر سے۔ زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر اور فتنہ سے۔ (مسلم)

۸۵۰/۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے، چنانچہ آپ فرماتے اس طرح کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ (مسلم)

تشہد و درود کے بعد کی دعا

۸۸۱ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْبِہٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوبکر صدیق رضہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھ کو کوئی دُعا سکھائیے کہ میں اپنی نماز میں مانگوں۔ آپ نے فرمایا کہو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۵ (یعنی میں نے اے اللہ ظلم کیا اپنے نفس پر بڑا ظلم، اور گناہوں کو سوائے تیرے کوئی نہیں بخشتا۔ تو مجھ کو بخش دے خاص طور پر بخشنا اور مجھ پر رحم کر، تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

سلام پھیرنے کا بیان

۸۸۲ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ حَتّٰی اَرٰی بَیَاضَ خَدِّہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں سلام پھیرتے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ میں دیکھتا تھا آپ کے رخساروں کی سفیدی کو (یعنی آپ کے چہرۂ مبارک کی سفیدی نظر آجاتی تھی حضور اتنا چہرے کو پھیرتے تھے)۔ (مسلم)

نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھے

۸۸۳ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف منہ کرکے بیٹھتے۔ (بخاری)

۸۸۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْصَرِفُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں جانب بیٹھتے۔ (بخاری)

۸۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا یَجْعَلْ اَحَدُکُمْ لِلشَّیْطٰنِ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ یَرٰی اَنَّ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَّمِیْنِہٖ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا یَنْصَرِفُ عَنْ یَّسَارِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں سے شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے۔ یعنی اس امر کو لازم خیال کرے کہ (نماز کے بعد) داہنی جانب پھرے اِس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اکثر دیکھا ہے بائیں جانب سے پھرتے ہوئے۔ (بخاری و مسلم)

نماز کے بعد کی دعا

۸۸۶ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّکُوْنَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ قَالَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت براء رضہ کہتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس امر کو پسند کرتے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے داہنی جانب ہوں تاکہ نماز کے بعد آپ ہماری طرف منہ کرکے بیٹھیں۔ براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے (یعنی نماز کے سلام کے بعد) رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ (یعنی میرے رب مجھ کو اپنے عذاب سے بچا اس روز جب کہ تو اپنے بندوں کو اُٹھائے یا جمع کرے)۔ (مسلم)

نماز کے بعد مقتدیوں کا امام سے پہلے اٹھ جانا غیر مستحب ہے

۸۸۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ النِّسَاءَ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب عورتیں فرض نماز کا سلام پھیرتیں تو فوراً اٹھ کر گھر چلی جاتیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام نمازی مرد بیٹھے رہتے۔ پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو اور لوگ بھی کھڑے ہوتے اور چلے جاتے۔ (بخاری)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِیْ بَابِ الضِّحْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اور جابرؓ کی حدیث باب ضحک میں بیان کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل دوم

نماز کے بعد کی دعا

۸۸۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) اِلَّا اَنَّ اَبَادَاوٗدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَاَنَا اُحِبُّكَ۔

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا۔ اے معاذ میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کر اور کبھی اس کو ترک نہ کر رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (یعنی اے میرے رب! تو اپنے ذکر اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت میں تو میری مدد کر)۔ (احمد۔ ابوداود۔ نسائی) مگر ابوداود نے "قَالَ مُعَاذٌ وَاَنَا اُحِبُّكَ" نہیں بیان کیا۔

سلام پھیرنے کا طریقہ

۸۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ) وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِیُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دائیں جانب پھرتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے۔ یہاں تک کہ دائیں جانب کے رخسار کی سفیدی نظر آتی۔ اور بائیں جانب (پھر کر) کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ یہاں تک کہ آپؐ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی۔ (ابوداود۔ ترمذی۔ نسائی) ترمذی نے حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ نہیں بیان کیا۔ اور ابن ماجہ نے عمار بن یاسر رضؓ سے روایت کیا۔

آنحضرتؐ نماز کے بعد اکثر بائیں جانب پھر کر بیٹھتے تھے

۸۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهٖ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اکثر بائیں جانب پھر جاتے یعنی اپنے حجرہ کی جانب۔ (شرح السنہ)

فرض کے بعد سنتیں پڑھنے کے لئے جگہ بدل لینی چاہیے

۸۹۱/۱۴ وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ۔)

عطاء خراسانی مغیرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام اس جگہ نماز نہ پڑھے جہاں (ابھی نماز) پڑھ چکا ہے بلکہ ذرا ہٹ جائے۔ (اس کو ابوداؤد نے روایت کیا اور کہا کہ عطاء خراسانی حضرت مغیرہ رضؓ سے نہیں ملے)

۸۹۲/۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَّنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شوق دلاتے تھے صحابہ کو نماز کا اور منع فرماتے تھے آپ اس سے کہ پھریں وہ آپ کے پھرنے سے پہلے نماز کے بعد۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

تشہد کے بعد آنحضرتؐ کی دعا

۸۹۳/۱۶ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت شداد بن اوسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دین میں ثابت قدمی چاہتا ہوں اور ہدایت کا قصد رکھتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور تیری عبادت کی خوبی اور مانگتا ہوں تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان اور چاہتا ہوں تجھ سے وہ بھلائی جس کو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جو تجھ کو معلوم ہے اور معافی چاہتا ہوں ان گناہوں سے جن کو تو جانتا ہے۔ (احمد، نسائی)

۸۹۴/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں تشہد کے بعد یہ کہا کرتے تھے أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (نسائی)

آنحضرتؐ کے سلام کا طریقہ

۸۹۵/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام پھیرتے تھے سامنے کے رُخ اور پھر تھوڑا سا منہ کو داہنی جانب پھیرتے تھے۔ (ترمذی)

سلام پھیرتے وقت جواب کی نیت

۸۹۶/۱۹ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَّرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَأَنْ يُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ سلام پھیرنے میں ہم امام کے سلام کے جواب کی نیت کریں۔ آپس میں محبت رکھیں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد دعا وغیرہ کا بیان

فصل اوّل

نماز کے اختتام پر اللہ اکبر کہنا

۸۹۷/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز کے ختم ہونے کو تکبیر سے پہچان لیتا تھا۔ (یعنی آپ نماز کے آخر میں بلند آواز سے اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

فرض کے بعد آنحضرتؐ کے بیٹھنے کی مقدار

۸۹۸/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو اس دعا کے پڑھنے کے بقدر بیٹھتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ۔ (یعنی اے اللہ تو سالم ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، بابرکت ہے تو اے عظمت اور بخشش کے مالک۔ (مسلم)

۸۹۹/۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیر کر ایک جانب بیٹھتے تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے اور پھر یہ کہتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ (مسلم)

فرض نماز کے بعد کی دعا

۹۰۰/۴ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری ومسلم)

۹۰۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو بلند آواز سے یہ کہتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں

وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے ساری تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے رُکنے کی اور عبادت پر قوت کی سوائے خدا کی عطا کی ہوئی طاقت کے اور کوئی قوت نہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کی ہیں نعمتیں اور اسی کے لئے ہے بزرگی، اسی کے لئے ہے نیک تعریف اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ، ہم خالص کرنے والے ہیں اس کے واسطے دین کو، اگرچہ کافر اس کو بُرا سمجھیں (مسلم)

نماز کے بعد کن چیزوں سے پناہ مانگنی چاہیئے

۹۰۲ وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعید رضہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الفاظ سے نماز کے بعد پناہ مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ! میں تیرے ذریعہ نامردی، بخل، ناکارہ عمر، فتنۂ دنیا اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ (بخاری)

نماز کے بعد کی تسبیح اور اس کی فضیلت

۹۰۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَّتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ فقرائے مہاجرین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ دولتمندوں نے اعلیٰ درجات اور جنت کی نعمتوں کو حاصل کرلیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس کا سبب؟ انھوں نے عرض کیا وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ خیرات کرتے ہیں مگر ہم نہیں کرسکتے۔ وہ غلاموں کو آزاد کرتے ہیں اور ہم آزاد نہیں کرسکتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتلا دوں کہ تم اس کے سبب ان لوگوں سے سبقت لے جاؤ جو تم سے پہلے اسلام لاچکے ہیں اور ان لوگوں سے بھی مرتبہ میں بڑھ جاؤ جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے اور کوئی شخص تم سے بہتر و افضل نہ ہوگا مگر صرف وہ شخص جو وہی عمل کرے جو تم کرتے ہو۔ انھوں نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھو، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہو ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد فقرائے مہاجرین پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمارے مالدار بھائیوں نے اس بات کو سنا جو ہم نے کی اور انھوں نے بھی اس پر عمل کیا (اور وہ پھر ہم سے بڑھ گئے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کا فضل ہے وہ جس کو چاہے عطا فرمائے۔ (بخاری و مسلم)

بخاری کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہو ہر نماز کے

بعد دس مرتبہ اور الحمدللہ کہو دس مرتبہ اور اللہ اکبر کہو دس مرتبہ بجائے تینتیس مرتبہ کے۔

۹۰۴/۸ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلٰثُونَ تَكْبِيرَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت کعبؓ بن عجرہ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے بعد چند الفاظ کہنے کے ہیں جن کو ہر فرض نماز کے بعد کہنے والا ثواب سے مایوس و ناامید نہیں ہوتا۔ یعنی تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا۔ (مسلم)

۹۰۵/۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اکبر یعنی کل ننانوے مرتبہ اور سَو کی تعداد کو پورا کرنے کے لئے یہ کہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں (یعنی بہت زیادہ) (مسلم)

فصل دوم

قبولیت دعا کا وقت

۹۰۶/۱۰ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا یا رسُول اللہ! کس وقت دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا رات کے درمیانی حصّہ میں جو آخری رات کے قریب ہو اور فرض نمازوں کے بعد (ترمذی)

ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم

۹۰۷/۱۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)۔

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں ہر نماز کے بعد تعوذات (یعنی وہ سورتیں جن کا آغاز اَعُوْذُ سے ہوتا ہے) پڑھوں۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ بیہقی)

طلوع و غروب آفتاب تک ذکر میں مشغول رہنے کی فضیلت

۹۰۸/۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسی قوم کے ساتھ نمازِ صبح کے بعد سے سورج نکلنے تک میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر کریں، میرے نزدیک حضرت اسمٰعیل پیغمبر کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک ایسے لوگوں میں میرا بیٹھنا جو خدا کا ذکر کریں، میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں چار غلاموں کو آزاد کردوں۔

(رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

(ابوداؤد)

۹۰۹/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰہَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَانَتْ لَهٗ کَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اور وہ سورج نکلنے تک بیٹھا ہوا خدا کا ذکر کرتا رہا اور سورج نکلنے پر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا ثواب پورے حج اور عمرے کا پورے حج اور عمرے کا۔ پورے حج اور عمرے کا۔ (ترمذی)

فصل سوم

دو نمازوں کے درمیان وقفہ کرنا چاہئے

۹۱۰/۱۴ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا اِمَامٌ لَّنَا یُکْنٰی اَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّیْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یَقُوْمَانِ فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَکَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰی نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ یَّسَارِهٖ حَتّٰی رَاَیْنَا بَیَاضَ خَدَّیْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ کَانْفِتَالِ اَبِیْ رِمْثَةَ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اَدْرَکَ مَعَهُ التَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوةِ یَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْکِبِهٖ فَهَزَّهٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَاِنَّهٗ لَنْ یَّهْلِكَ اَهْلُ الْکِتٰبِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ فَقَالَ اَصَابَ اللّٰہُ بِكَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔
(رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

ازرق بن قیسؓ کہتے ہیں کہ ہمارے امام نے جن کی کنیت ابورمثہؓ تھی ہم کو نماز پڑھائی اور کہا یہی نماز یا اسی نماز کی مانند میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی تھی۔ ابورمثہؓ نے یہ بھی بیان کیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اگلی صف میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی جانب کھڑے ہوتے تھے اور ایک شخص تھا جو حاضر ہوا نماز کی پہلی تکبیر میں، پس نماز پڑھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر سلام پھیرا دونوں طرف یعنی دائیں بائیں۔ یہاں تک کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی۔ پھر پھرے آپ ایک طرف مثل پھرنے ابورمثہ کے (یعنی خود اپنی ذات سے مراد ہے) پس کھڑا ہوا وہ شخص جو پہلی تکبیر میں آکر شریک ہوا تھا اور دو رکعت نماز شروع کر دی۔ عمرؓ فوراً کھڑے ہوگئے اور اس کے دونوں مونڈھوں کو پکڑ کر حرکت دی اور پھر کہا بیٹھ جا اس لئے کہ نہیں ہلاک ہوئے اہلِ کتاب مگر اس وجہ سے کہ وہ دو نمازوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے تھے۔ یہ سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھائی اور فرمایا۔ خطابؓ کے بیٹے خدا نے تجھ کو راہِ حق پر پہنچایا یعنی تو نے سچ کہا۔ (ابوداؤد)

نماز کے بعد کی تسبیح

۹۱۱/۱۵ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نُّسَبِّحَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَنُکَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ فَاُتِیَ رَجُلٌ فِی الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَرَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ کَذَا وَکَذَا قَالَ الْاَنْصَارِیُّ

حضرت زیدؓ بن ثابت کہتے ہیں کہ ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔ پس ایک انصاری نے خواب میں ایک فرشتے کو دیکھا جس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ حکم دیا ہے کہ تسبیح پڑھو تم ہر نماز کے بعد اتنی اتنی۔ انصاری نے خواب میں فرشتے

فِي مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

سے کہا کہ ہاں۔ پھر فرشتے نے کہا کہ مقرر کرو تم اِن تینوں کلموں کی تعداد پچیس پچیس اور شامل کرو اِس میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو پچیس ۲۵ مرتبہ۔ جب صبح ہوئی تو وہ انصاری حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب سے آگاہ کیا۔ پس رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر عمل کرو۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

۹۱۲/۱۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَءَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَاَهَا حِيْنَ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لکڑی کے اس منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو اس کو موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روکتی اور جو شخص آیۃ الکرسی کو سوتے وقت پڑھے خداوند تعالےٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے اور جتنے مکان اس کے گرد ہوں، سب کو امن میں رکھتا ہے۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا، اور اس کو ضعیف کہا)

نمازِ فجر و مغرب کے بعد ذکر کی فضیلت

۹۱۳/۱۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ اِلَّا الشِّرْكَ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَّفْضُلُهٗ يَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ اِلَّا الشِّرْكَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اور مغرب و صبح کی نماز کے بعد پاؤں موڑنے سے پہلے ان کلمات کو پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو لکھی جاتی ہیں دس مرتبہ نیکیاں اس کے لئے ایک بار (پڑھنے) کے بدلے اور مٹائی جاتی ہیں اس کی دس بُرائیاں اور بلند کئے جاتے ہیں اس کے درجے اور ہوتے ہیں یہ کلمات اس کے لئے امان ہر بُری چیز سے اور امان شیطانِ رجیم سے اور کوئی گناہ اس کو ہلاکت کی طرف نہیں لے جاتا مگر شرک اور ہو گا وہ شخص عمل کے اعتبار سے بہترین انسان، مگر وہ شخص جو اس سے زیادہ عمل کرتا ہو گا وہ افضل ہو گا۔ (احمد۔ اور ترمذی نے اسی طرح حضرت ابوذر رضہ سے "اِلَّا الشِّرْكَ" تک روایت کیا۔ اور "صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ" اور "بِيَدِهِ الْخَيْرُ" کو بیان نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

نمازِ فجر کے بعد ذکر کی فضیلت

۹۱۴/۱۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَّاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ لَّمْ يَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَّلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ

حضرت عمر بن الخطاب رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فوجی جمعیت نجد کی جانب بھیجی۔ یہ جمعیت کثیر مالِ غنیمت لے کر واپس آئی اور جلد واپس آئی۔ ہم میں سے ایک شخص نے جو اس جمعیت کے ساتھ نہیں گیا تھا، کہا ہم نے ایسی کوئی فوجی جمعیت نہیں دیکھی جو اس قدر جلد واپس

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَّ اَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَّ اَفْضَلُ غَنِيْمَةً (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ)۔

آگئی ہو اور اس قدر مالِ غنیمت لائی ہو۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کیا بتلاؤں میں تم کو ایسی قوم جو مالِ غنیمت میں زیادہ اور واپسی میں بہتر ہو۔ وہ قوم وہ ہے جو صبح کی نماز میں حاضر ہوئی ہو پھر سورج نکلنے تک بیٹھی ہوئی خدا کا ذکر کرتی رہی ہو، یہی وہ لوگ ہیں جو واپسی میں افضل اور غنیمت میں زیادہ ہیں (ترمذی۔ اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ راوی حماد بن ابی حمید اس حدیث میں ضعیف ہے)

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

نماز میں جائز اور ناجائز امور کا بیان

فصلِ اوّل

نماز میں چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا مفسدِ نماز ہے

۹۱۵ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَا ثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاویہؓ بن حکم کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ ناگہاں لوگوں میں سے ایک شخص چھینکا۔ میں نے کہا یَرْحَمُكَ اللهُ (یہ سُن کر) لوگوں نے میری طرف گھورا (اس لئے کہ تو نماز کے اندر چھینک کا جواب دیتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا کہ تم کو تمہاری ماں گم کرے تم کیوں میری طرف دیکھتے ہو۔ پس مارنا شروع کیا لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر (تاکہ میں خاموش رہوں) جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ کو خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں غصہ ہوا لیکن خاموش رہا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تو آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد میں نے کسی کو ایسا شفیق سکھانے والا نہیں پایا خدا کی قسم آپ نے نہ تو مجھ کو ڈانٹا نہ مارا اور نہ برا کہا (بلکہ یہ) فرمایا۔ یہ نماز ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جو آدمیوں کے ساتھ کی جاتی ہے نماز تو نام ہے تسبیح، تکبیر اور قرآن پڑھنے کا یا اس کے مانند کچھ اور فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا زمانہ جاہلیت قریب ہے (یعنی میں نیا مسلمان ہوں) اور تحقیق خدا نے دیا ہے ہم کو دینِ اسلام اور ہم میں سے چند ایسے شخص ہیں جو کاہنوں کے پاس آتے جاتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان کے پاس نہ جا۔ میں نے عرض کیا اور ہم میں سے بعض لوگ شگون لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ ایک چیز ہے کہ پاتے ہیں وہ اس کو اپنے دلوں میں (یعنی وہم ہے) اور نفع و ضرر پر اس کا

کوئی اثر نہیں) پس یہ وہم ان کو کسی کام سے نہ روکے۔ پھر میں نے عرض کیا اور ہم میں سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں (یعنی فال یا رمل وغیرہ) آپ نے فرمایا ایک نبی تھے جو خط کھینچتے تھے پس جس شخص کا خط اس پیغمبر کے خط کے موافق ہوا وہ اس بات کو حاصل کر لیتا ہے۔ (مسلم)

نماز میں سلام کا جواب دینا حرام ہے

۹۱۶/۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ نماز پڑھتے ہوتے سلام کرتے تھے اور آپ ہمارے سلام کا جواب دیدیتے تھے۔ پھر جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا (جب کہ آپ نماز میں مشغول تھے) آپ نے ہمارے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (پہلے تو) ہم لوگ آپ کو نماز کی حالت میں سلام کرتے اور آپ ہم کو سلام کا جواب دیدیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا نماز میں مشغولیت ہے (یعنی ذکر الٰہی یا قرأت قرآن ایسی حالت میں کلام کرنا ممنوع ہے۔) (بخاری و مسلم)

نماز میں زمین کو برابر کرنے کا مسئلہ

۹۱۷/۲ وَعَنْ مُعَيْقِيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معیقیبؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نسبت جو سجدہ میں مٹی کو صاف کیا کرتا تھا، فرمایا۔ اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

نماز میں خصر ممنوع ہے

۹۱۸/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے

۹۱۹/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ اُچک لینا ہے کہ شیطان بندے کی نماز میں سے اُچک لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نماز میں دعا کے وقت نگاہ آسمان کی طرف نہ اُٹھانی چاہیئے۔

۹۲۰/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ ... اَبْصَارُهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باز رہیں لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے یا آپ نے یہ فرمایا کہ اُچک لے جائیں گی آنکھیں ان کی جو آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں نگاہیں نماز میں۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کا اپنی نواسی کو نماز میں کاندھے پر بٹھانا

۹۲۱/۷ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهِ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوقتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور امامہ ابوالعاص کی بیٹی آپ کے کاندھے پر تھی۔ جب آپ رکوع فرماتے تو امامہ کو اتار دیتے اور جب سجدہ سے فارغ ہوتے تو پھر اس کو مونڈھوں پر بٹھا لیتے۔

نماز میں جمائی کے وقت منہ بند کر لینا چاہیے

۹۲۲/۸ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ ھَا فَاِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطٰنِ یَضْحَکُ مِنْہُ۔

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو وہ امکان اس کو روکے اس لئے کہ جمائی کے وقت شیطان منہ میں گھس جاتا ہے (مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اس کو روکے جب تک ممکن ہو اور "ہا" نہ کہے اس لئے کہ شیطان کی طرف سے ہے، وہ اس سے ہنستا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جن کے ساتھ ایک واقعہ

۹۲۳/۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ سُلَیْمٰنَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنوں میں ایک دیو آج رات جھٹ آیا تاکہ میری نماز خراب کرے لیکن اللہ نے مجھ کو اس پر قدرت دی میں نے اس کو پکڑ لیا اور ارادہ کیا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب اس کو دیکھ لو۔ معاً مجھ کو اپنے بھائی سلیمان (پیغمبر) کی یہ دعا یاد آگئی رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ۔ اے رب! مجھ کو ایسا ملک عطا فرما کہ میرے بعد کسی کے لئے مناسب نہ ہو۔ پس میں نے اس کو ذلیل کرکے چھوڑ دیا۔ (بخاری ومسلم)

نماز میں کسی خاص موقعہ پر اشارہ کیا جا سکتا ہے

۹۲۴/۱۰ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سہل بن سعد رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے (مثلاً اس کو کوئی بلائے یا کچھ مانگے) تو اس کو چاہیے کہ وہ سبحان اللہ کہے اور دستک دینا یا تالی بجانا عورتوں کے لئے مخصوص ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے۔

فصل دوم

نماز میں سلام کا جواب نہیں دینا چاہیے۔

۹۲۵/۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ قَبْلَ اَنْ نَّاْتِیَ اَرْضَ الْحَبَشَۃِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَۃِ اَتَیْتُہٗ فَوَجَدْتُّہٗ یُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ حَتّٰی اِذَا قَضٰی صَلٰوتَہٗ قَالَ اِنَّ یُحْدِثُ مِنْ اَمْرِہٖ مَا یَشَاءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَتَکَلَّمُوْا فِی الصَّلٰوۃِ فَرَدَّ عَلَیَّ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ لِقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِ اللّٰہِ فَاِذَا کُنْتَ فِیْھَا فَلْیَکُنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب آپ نماز پڑھتے ہوتے تھے سلام کیا کرتے تھے اور یہ واقعہ حبشہ سے واپسی سے پہلے کا ہے۔ پھر جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو آپ نے فرمایا۔ خداوند تعالیٰ اپنے جس حکم کو چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے اور اب خدا نے یہ حکم ظاہر کیا ہے کہ نماز میں بات چیت نہ کیا کرو۔ پھر آپ نے میرے سلام کا جواب دیا اور

ذٰلِكَ شَأْنُكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) فرمایا۔ نماز صرف قرآن پڑھنے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے ہے پس جب تو نماز کی حالت میں ہو تو تجھ کو یہی کرنا چاہیے (ابوداؤد)

نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے کا مسئلہ

۹۲۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهٗ وَعِوَضَ بِلَالٍ صُهَيْبٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلالؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں کیوں کر سلام کا جواب دیتے تھے جبکہ ہم آپ کو سلام کرتے تھے۔ بلال رضؓ نے کہا کہ آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیا کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی کی روایت میں بلال کی بجائے صہیب ہے)

نماز میں چھینکنے کے بعد حمد کرنا

۹۲۷ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی نماز میں مجھ کو چھینک آگئی۔ میں نے اسی حالت میں نماز میں کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى (یعنی، تمام تعریف خدا کے لئے ہے بہت زیادہ تعریف بہت پاکیزہ بابرکت اور برکت کی گئی جیسی کہ پسند کرتا ہے ہمارا رب) پس جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ نماز میں باتیں کرنے والا کون ہے؟ اس کا کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نے پھر پوچھا۔ سب خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ آپ نے پوچھا تو رفاعہ رضؓ راوی نے کہا۔ میں ہوں یارسول اللہؐ۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تیس سے زیادہ فرشتے ان کلمات کو لے جانے میں جلدی کر رہے تھے کہ کون ان کو پہلے لے جائے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

جماہی شیطانی اثر ہے

۹۲۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ۔)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے نماز میں جماہی لینا شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر جماہی آئے تو جس قدر ممکن ہو اس کو روکے۔ (ترمذی) اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے۔

نماز کے راستہ میں انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرنے کا حکم

۹۲۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت کعبؓ بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کا ارادہ کر کے مسجد کی طرف جائے اور نماز میں انگلیوں کے درمیان انگلیاں ڈال کر نہ کھیلے تو وہ شروع سے آخر تک نماز ہی میں سمجھا جائے گا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے سے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے

۹۳۰/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَالَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو ذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوندِ بزرگ و برتر برابر بندہ کی طرف متوجہ رہتا ہے جب کہ وہ نماز میں ہوتا ہے جب تک کہ نماز پڑھنے والا ادھر اُدھر نہ دیکھے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

نماز میں نظر سجدہ کی جگہ رکھنی چاہیئے

۹۳۱/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ سُنَنِ الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهٗ)۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا، اے انس اپنی نگاہوں کو وہاں رکھ جہاں تو سجدہ کرتا ہے (ساری نماز میں)۔ (بیہقی)

نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے پر وعید

۹۳۲/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) کہ اے بیٹے! نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچا۔ اس لئے کہ نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا ہلاکت کا سبب ہے اگر دیکھنا ضروری ہو تو نفل نماز میں مضائقہ نہیں، فرض نماز میں نہیں ہونا چاہیئے۔ (ترمذی)

نماز میں کن انکھیوں سے ادھر اُدھر دیکھنا مکروہ نہیں ہے۔

۹۳۳/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں کنکھیوں سے ادھر اُدھر دیکھ لیا کرتے تھے، لیکن گردن کو پشت کی جانب نہ پھیرتے تھے۔ (ترمذی ونسائی)

نماز میں شیطانی اثرات

۹۳۴/۲۰ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطٰنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چھینکنا، اونگھنا اور جمائی لینا نماز میں اور حیض کا جاری ہونا، قے آنا اور نکسیر پھوٹنا یہ سب شیطان کی جانب سے ہے۔ (ترمذی)

رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی

۹۳۵/۲۱ وَعَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ يَبْكِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

مطرف بن عبد اللہ بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا۔ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے اندر سے ایسی آواز آرہی تھی، جیسی کہ دیگ کے جوش کرنے کی آواز ہوتی ہے۔ یعنی رو رہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُولٰى وَأَبُوْ دَاوُدَ الثَّانِيَةَ)

تھے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپکے منہ سے ایسی الفاظ نکل رہی تھی جیسی کہ چکی کی آواز ہوتی ہے اور یہ آپکے رونے کی آواز تھی۔ (احمد۔ نسائی۔ ابوداؤد)

نماز میں کنکریاں نہ ہٹانے کا حکم

۹۳۶/۲۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو ہاتھ سے کنکریوں کو نہ ہٹائے اس لئے کہ خدا کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

سجدہ کی جگہ صاف کرنے کے لئے پھونک نہ ماری جائے

۹۳۷/۲۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلح تھا۔ وہ جب سجدہ میں جاتا تو پھونک مارتا (تاکہ مٹی اس کی پیشانی وغیرہ کو نہ لگے) آپنے (یہ دیکھ کر) فرمایا۔ اے افلح خاک آلودہ کر اپنے منہ کو۔ (ترمذی)

کوکھ پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کے آرام لینے کی صورت ہے

۹۳۸/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا، دوزخیوں کی راحت کی صورت ہے۔ (شرح السنہ)

نماز میں سانپ و بچھو کو مارنے کا مسئلہ

۹۳۹/۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ مار ڈالو دو کالوں کو نماز میں یعنی سانپ اور بچھو کو۔ (احمد، ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

آنحضرتؐ نماز کی حالت میں دروازہ کھولتے تھے

۹۴۰/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں نفل نماز پڑھتے تھے اور دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ میں گھر میں آتی تو آپ دروازہ کھول دیتے اور پھر مصلے پر جاکر نماز میں مشغول ہو جاتے حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔ (ابوداؤد۔ احمد۔ ترمذی۔ نسائی)

نماز میں وضو ٹوٹ جانے کا مسئلہ

۹۴۱/۲۲ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

حضرت طلق بن علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَنْصَرِفْ وَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیُعِدِ الصَّلٰوۃَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مَعَ زِیَادَۃٍ وَّ نُقْصَانٍ۔)

کہ جب تم میں سے نماز کی حالت میں کسی کی بغیر آواز کے ہوا خارج ہو، تو اس کو چاہیئے کہ وہ جاکر وضو کرے اور نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (ابو داؤد۔)

۹۴۲/۲۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ ثُمَّ لْیَنْصَرِفْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جب کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑ لے (تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے) اور وضو کو چلا جائے۔ (ابو داؤد)

۹۴۳/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُہٗ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِیْ اِسْنَادِہٖ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی ہوا اس وقت خارج ہو جب وہ نماز کے آخری قعدہ میں ہو اور سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔ (ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد مضبوط نہیں ہے اور راویوں نے اس کی سند میں اضطراب کیا ہے۔)

فصل سوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ

۹۴۴/۳۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا کَبَّرَ اِنْصَرَفَ وَاَوْمٰی اِلَیْھِمْ اَنْ کَمَا کُنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِھِمْ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ (رَوَاہُ اَحْمَدُ) وَرَوٰی مَالِکٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا۔

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے ارادے سے تشریف لائے، جب تکبیر کہی گئی تو آپ نے صحابہ رض کی جانب منہ پھیر کر اشارہ سے کہا، اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو۔ یہ اشارہ کرکے آپ مسجد سے باہر نکلے، غسل کیا اور اس حال میں واپس تشریف لائے کہ آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور صحابہ رض کو نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے فرمایا۔ میں جنبی تھا (یعنی ناپاک) اور غسل کرنا بھول گیا تھا۔

(احمد) اور اس کو مالک رح نے عطاء بن یسار سے مرسلاً روایت کیا۔

سجدہ کی جگہ کو گرمی سے بچانے کے لئے حضرت جابر رض کا طریقہ

۹۴۵/۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّی الظُّھْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاٰخُذُ قَبْضَۃً مِّنَ الْحَصٰی لِتَبْرُدَ فِیْ کَفِّیْ اَضَعُھَا لِجَبْھَتِیْ اَسْجُدُ عَلَیْھَا لِشِدَّۃِ الْحَرِّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ میں ظہر کی نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتا تھا اور کنکریوں کی ایک مٹھی بھری ہوئی رکھتا تھا تاکہ ان پر سجدہ کروں اور گرم زمین کی گرمی سے آپ کو بچاؤں۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

نماز میں آنحضرت صلعم کے ساتھ شیطان کا ایک عجیب معاملہ

۹۴۶/۳۲ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاہُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَّبَسَطَ یَدَہٗ

حضرت ابو درداء رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے (جس میں) ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ، (یعنی میں خدا تعالےٰ کے ذریعہ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔)

كَأَنَّهُ تَنَاوَلَ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُّ أَنْ آخُذَهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمٰنَ لَأَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر آپ نے کہا اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ (لعنت کرتا ہوں تجھ پر خدا کی لعنت) یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ کہے پھر آپ نے آگے کو ہاتھ بڑھایا گویا آپ کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم نے آپ کو نماز کے اندر ایسی بات کہتے سنا ہے کہ اس سے پہلے کبھی آپ کو کہتے نہیں سُنا اور ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے بھی دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کا دشمن شیطان آگ کا انگارہ لے کر آیا تھا تاکہ وہ اس کو میرے منہ میں ڈال دے۔ پس میں نے کہا میں تجھ سے خدا کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں۔ تین مرتبہ میں نے یہ الفاظ کہے۔ پھر میں نے کہا میں تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں خدا کی مکمل لعنت تین مرتبہ، لیکن وہ میرے آگے سے نہ ہٹا پھر میں نے اس کو پکڑ لینے کا ارادہ کیا خدا کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو صبح تک شیطان بندھا ہوتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے ہوتے۔ (مسلم)

نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینے کا مسئلہ

۹۲۷ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ إِذَا سُلِّمَ عَلٰى أَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

نافع کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرؓ ایک شخص کے قریب سے گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس کو سلام کیا اور اس نے زبان سے سلام کا جواب دیا۔ عبد اللہ بن عمرؓ پھر اس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کی حالت میں سلام کیا جائے تو وہ زبان سے جواب نہ دے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دے۔ (مالک)

بَابُ السَّهْوِ — سجدۂ سہو کا بیان

فصل اوّل

رکعتوں کی تعداد بھول جانے کی صورت میں سجدۂ سہو کا بیان

۹۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطٰنُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو شیطان آتا ہے اور اس کو شبہ میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کو یہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ پس جب تم میں سے کسی کو ایسی حالت پیش آئے تو بیٹھ کر دو سجدے کرے (یعنی سجدۂ سہو) (بخاری و مسلم)

۹۲۹ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلٰثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعْنَ لَهُ صَلٰوتَهُ وَإِنْ كَانَ

عطاء بن یسارؒ حضرت ابو سعیدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر یہ شک پیدا ہو کہ کس قدر نماز پڑھی ہے تین رکعت یا چار رکعت تو شک کو دور کر دے اور ایک خاص تعداد کا یقین کرلے اور پھر اس یقین کی بنا پر نماز کو پوری کر کے سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرلے۔ اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی

صَلّٰى اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِّلشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِيْ رِوَايَتِهٖ شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ۔

ہوں گی تو یہ دو سجدے ان کو چھ بنا دیں گے اور پوری چار پڑھی ہوں گی تو یہ سجدے شیطان کی ذلّت کا باعث ہوں گے۔ (مسلم) اور مالکؒ نے عطاء سے مُرسلًا روایت کیا

۹۵۰/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ظہر میں پانچ رکعتیں پڑھیں۔ آپؐ پوچھا گیا کہ کیا نماز میں کچھ زیادتی ہوگئی ہے۔ آپؐنے فرمایا کیونکر؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا آپؐنے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں (یہ سنکر) آپؐنے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے صحابہ رضؓ کے اعتراض کو سنکر فرمایا۔ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں، جس طرح تم بھُولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھ کو یاد دلا دیا کرو۔ اور تم میں سے اگر کسی کو نماز کے اندر شک پیدا ہو تو وہ ایک صحیح رائے قائم کرنے کا قصد کرے اور اس رائے کی بنا پر نماز کو پورا کرلے۔ پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کرلے۔ (بخاری و مسلم)

۹۵۱/۴ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتْ سَرْعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُّقَالُ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُمَا فَقَالَ

ابن سیرینؒ حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ظہر یا عصر کی نمازوں میں سے ایک نماز جس کا نام ابوہریرہ رضؓ نے بتایا تھا لیکن میں بھُول گیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر آپ نے سلام پھیر دیا اور اُٹھ کر اس لکڑی کے سہارے کھڑے ہوگئے جو عرض میں لگی ہوئی تھی۔ آپ کی حالت سے ظاہر ہوتا تھا کہ آپؐ غضبناک ہیں۔ آپؐنے اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ میں ڈال لیا اور انگلیوں میں انگلیاں ڈال لیں اور بائیں ہاتھ کی پشت پر اپنا داہنا رخسار رکھ لیا، اور جلد باز لوگ جو نماز کے بعد فوراً ہی چلے جاتے تھے اُٹھ اُٹھ کر مسجد کے دروازوں سے باہر جانے لگے۔ صحابہ رضؓ نے آپس میں کہا۔ کیا نماز کم ہوگئی؟ مسجد کے اندر جو لوگ موجود تھے ان میں ابوبکر رضؓ و عمرؓ بھی تھے ان دونوں حضرات کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے خوف معلوم ہوا لوگوں میں سے ایک شخص تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے اور اس کو ذوالیدین کہتے تھے، وہ آگے بڑھا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! آپ بھول گئے، یا نماز ہی میں کمی ہوگئی ہے؟ آپؐنے فرمایا۔ نہ تو میں بھولا اور نماز بھی کم نہ ہوئی۔ اِس کے بعد آپؐنے صحابہ رضؓ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کیا ذوالیدینؓ سچ کہتا ہے اور تمہارا ابھی یہی خیال ہے؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہؐ ذوالیدین نے ٹھیک کہا۔ (یہ سنکر) آپ مصلے کی جانب بڑھے اور بقیہ نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا پھر اَللہُ اکبر کہا اور سجدہ کیا مثل سجدۂ نماز کے بلکہ اس سے کسی قدر دراز۔ پھر سر کو اُٹھایا اور پھر اللہ اکبر

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدَلْ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ کُلُّ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ فَقَالَ قَدْ کَانَ بَعْضُ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

کہا اور سجدہ کیا نماز کے سجدہ کی مانند یا اس سے کسی قدر دراز۔ پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔ راوی ابن سیرینؒ سے لوگوں نے بار بار پوچھا کہ کیا اس کے بعد آپ نے سلام پھیرا؟ ابن سیرینؒ ہر بار جواب میں یہ کہتے کہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ عمران بن حُصَین نے یہ کہا کہ پھر آپ نے سلام پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ عرض کیا کچھ تو ہوا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

سجدۂ سہو سلام پھیر کر کرنا چاہیئے یا اس کے بغیر؟

۹۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِھِمُ الظُّھْرَ فَقَامَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ لَمْ یَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَہٗ حَتّٰی اِذَا قَضَی الصَّلٰوۃَ وَ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِیْمَہٗ کَبَّرَ وَھُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھ کر (قعدہ کرنے کے بجائے) آپ کھڑے ہو گئے۔ صحابہ رضؓ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرنے کا وقت آیا تو صحابہ رضؓ نے تکبیر کہی اور آپ نے دو سجدے سلام سے پہلے کرلئے پھر سلام پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

درود و دعا سجدۂ سہو سے پہلے پڑھنی چاہیئے یا بعد میں

۹۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِھِمْ فَسَھٰی فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ تَشَھَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عمران بن حُصَینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو سجدے سہو کے کئے۔ پھر تشہد پڑھی اور سلام پھیرا۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۹۵۴ وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَاِنْ ذَکَرَ قَبْلَ اَنْ یَّسْتَوِیَ قَائِمًا فَلْیَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَوٰی قَائِمًا فَلَا یَجْلِسْ وَیَسْجُدُ سَجْدَتَیِ السَّھْوِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب امام دو رکعت پڑھ کر کھڑا ہو جائے (یعنی قعدہ نہ کرے) اور اس سے پہلے کہ ابھی سیدھا کھڑا نہیں ہوا ہے اس کو یاد ہو جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کرلے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

۹۵۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثِ رَکَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَہٗ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ الْخِرْبَاقُ وَکَانَ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَذَکَرَ لَہٗ صَنِیْعَہٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَآءَہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ھٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرانؓ بن حُصَین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور اپنے گھر میں چلے گئے پس ایک شخص جس کا نام خرباق تھا اور اس کے ہاتھ لمبے تھے کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہؐ! یہ کہہ کر اس نے واقعہ بیان کیا۔ آپ غضبناک حالت میں چادر کو کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے اور صحابہ رضؓ کے پاس پہنچ کر کہا کیا یہ سچ کہتا ہے؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ایک رکعت پڑھی اور پھر سلام پھیرا اور دو سجدے کئے اور پھر سلام۔ (مسلم)

نماز میں کمی کا شک واقع ہو جانے کی صورت میں کیا کیا جائے

۹۵۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور اس کو یہ شک پیدا ہوا کہ اس نے نماز کم پڑھی ہے تو وہ اور پڑھے یہاں تک کہ زیادتی کا شک پیدا ہو جائے۔ (احمد)

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ — تلاوتِ قرآن کے سجدوں کا بیان

فصل اوّل

سورۂ نجم کا سجدہ

۹۵۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ وَالنَّجْم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں نے، جنوں اور آدمیوں نے بھی سجدہ کیا۔ (بخاری)

سورہ انشقاق اور سورہ علق کے سجدے

۹۵۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ کیا ہے (بخاری)

سجدۂ تلاوت واجب ہے

۹۵۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آیتِ سجدہ پڑھتے، ہم آپ کے پاس موجود ہوتے تو آپ بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے اور اس قدر اژدحام ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض لوگ سجدہ کرنے کو جگہ نہ پاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کا سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنا

۹۶۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ وَالنَّجْم پڑھی اور سجدہ نہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

سورۂ صٓ کا سجدہ

۹۶۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَاَسْجُدُ فِيْ صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ حَتّٰى اَتٰى فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ سورۂ صٓ کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سورت میں سجدہ کرتے دیکھا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مجاہدؒ نے بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ میں سورۂ صٓ میں سجدہ کروں؟ تو ابن عباسؓ نے یہ آیت پڑھی وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ سے فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ تک اور

نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پھر کہا تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں سے ہیں جن کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان انبیاءؑ کی پیروی کریں۔ (بخاری)

فصل دوم

قرآن میں کل کتنے سجدے ہیں؟

۹۶۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلٰثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ اُن کو رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے۔ اُن میں سے تین تو مفصل (سورتوں) میں ہیں اور دو سجدے سورۂ حج میں ہیں۔ (ابوداود۔ ابن ماجہ)

دو سجدوں کی وجہ سے سورۂ حج کی فضیلت

۹۶۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسُول اللہؐ سورۂ حج کو فضیلت دی گئی ہے اِس سبب سے کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اور جو شخص ان دونوں سجدوں کو نہ کرے وہ ان دونوں آیتوں کو نہ پڑھے۔ (ابوداود) ترمذی نے کہا اِس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے مصابیح میں فَلَا يَقْرَأْهَا کے الفاظ ہیں جیسا کہ شرح السنۃ میں ہے۔

سورۂ الم تنزیل السجدہ کا سجدہ

۹۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظہر کی نماز میں پھر کھڑے ہوئے اور پھر رکوع کیا۔ صحابہؓ نے اس سے یہ خیال قائم کیا کہ آپؐ نے نماز میں الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ پڑھی ہے۔ (ابوداود)

سجدہ تلاوت قاری اور سامع دونوں پر واجب ہوتا ہے

۹۶۵ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے قرآن پڑھا کرتے اور جس وقت سجدہ کی آیت آتی اور آپ سجدہ کرتے تو ہم آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ (ابوداود)

۹۶۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتّٰى أَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح کرکے زمانے میں سجدہ کی ایک آیت پڑھی۔ پس (آپ کے ساتھ) سب نے سجدہ کیا ان میں بعض سوار تھے اور بعض نے زمین پر سجدہ کیا۔ سواروں نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔ (ابوداود)

آنحضرتؐ کا مفصل سورتوں میں سجدہ نہ کرنا

۹۶۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں تشریف لانے کے بعد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مفصل سورتوں میں سے کسی سورت میں سجدہ نہیں کیا۔ (ابوداود)

سجدۂ تلاوت کی تسبیح

۹۶۸/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تلاوت قرآن کے سجدوں میں رات کو یہ کہا کرتے تھے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ (یعنی میرے مُنہ نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا، کان بنائے اور آنکھیں عطا کیں اپنی قوت اور قدرت سے)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

۹۶۹/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهٗ وَيَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ! رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے تلاوتِ قرآن کا سجدہ کیا، اور درخت نے بھی (میرے ساتھ) سجدہ کیا۔ پھر میں نے اس درخت کو یہ کہتے سُنا اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ (یعنی اے اللہ! اس سجدہ کے سبب میرے لئے ثواب لکھ دے اور گناہ دور کردے اور مقرر کردے اپنے پاس میرا ذخیرہ اور قبول کرلے میرے سجدے کو جس طرح قبول کیا تو نے اپنے داؤد کے سجدے کو) ابن عباس کہتے ہیں (یہ سُن کر) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی ایک آیت پڑھی اور پھر سجدہ کیا۔ پھر میں نے سُنا کہ آپ کہتے تھے۔ اسی طرح جس طرح بیان کیا تھا اس شخص نے درخت کا واقعہ (یعنی آپ نے بھی وہی دُعا پڑھی)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے یہ الفاظ ذکر نہیں کئے وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

فصل سوم

سورۃ والنجم کا سجدہ

۹۷۰/۱۴ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا مِّنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۃ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور جو لوگ آپ کے پاس موجود تھے انھوں نے بھی سجدہ کیا لیکن قریش کے ایک بوڑھے نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھری اور ان کو پیشانی سے لگالیا اور کہا میرے لئے یہی کافی ہے[1]۔ حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ شخص کفر کی حالت میں مارا گیا۔ (بخاری و مسلم) بعض راویوں نے اس شخص کا نام امیّہ بن خلف لکھا ہے۔

سورۃ صٓ کا سجدہ

۹۷۱/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَّنَسْجُدُهَا شُكْرًا۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ صٓ میں سجدہ کیا اور فرمایا کہ حضرت داؤدؑ نے یہ سجدہ توبہ کے طور پر کیا تھا اور ہم بطور شکر کرتے ہیں۔ (نسائی)

[1] یعنی از راہِ تکبر یہ حرکت کی۔ یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے۔ ۱۲ مترجم

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

اُن اوقات کا بیان جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے

فصلِ اوّل

طلوع و غروب کے وقت نماز نہیں پڑھنی چاہیے

۹۷۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص سورج نکلنے کے وقت اور سورج ڈوبنے کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز کو چھوڑ دو جب تک کہ وہ بالکل ظاہر نہ ہو جائے اور آفتاب کے طلوع ہونے اور غروب ہونے کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو اس لئے کہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے (بخاری و مسلم)

وہ تین اوقات جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے

۹۷۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں کہ تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو منع فرمایا کرتے تھے اور انھیں اوقات میں مُردوں کو دفن کرنے (یعنی نمازِ جنازہ پڑھنے) سے منع فرماتے تھے۔ ایک تو آفتاب نکلنے کے وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ دوسرے اس وقت کہ دوپہر کا سایہ قائم ہو یہاں تک کہ آفتاب کا سایہ ڈھل جائے اور تیسرے اس وقت جب کہ آفتاب غروب ہونے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے (مسلم)

فجر و عصر کے بعد کوئی نماز نہ پڑھنی چاہیے

۹۷۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعیدؓ خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں اس وقت تک کہ آفتاب نہ نکل آئے اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ سورج نہ ڈوب جائے۔ (بخاری و مسلم)

نماز کے اوقات

۹۷۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعَ

حضرت عمروؓ بن عبسہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور میں بھی مدینہ میں آیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو نمازوں کے وقت سے آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھ اور پھر نماز سے رُک جا جب

الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَیْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰی يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَیْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَیْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِیْ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَی الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَی الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰی فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِیْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تک کہ آفتاب طلوع ہو کر بلند نہ ہو جائے اس لئے کہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت آفتاب کو کافر سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھ (اشراق کی) کہ اس وقت کی نماز مشہودہ ہے (یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے اور نمازی کی شہادت دیتے ہیں) یہاں تک کہ سایہ نیزے کے برابر ہو جائے اور زمین پر اس کا سایہ نہ پڑے، پھر نماز سے رک جا۔ اس لئے کہ اس وقت بسو کا ملتا ہے دوزخ کو۔ پھر جب سایہ ڈھل جائے تو (ظہر کی) نماز پڑھ اس لئے کہ یہ وقت فرشتوں کی حاضری کا ہے یہاں تک کہ تو عصر کی نماز پڑھ لے۔ پھر نماز سے رک جا آفتاب کے غروب ہونے تک، اس لئے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ڈوبتا ہے اور اس وقت کافر لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ! وضو کے بارے میں آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص وضو کا پانی لے کر کلی کرے پھر ناک میں پانی دے کر اس کو جھاڑ دے تو اس کے چہرے اور منہ اور ناک کے بانسے کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے جیسا کہ اس کو اللہ تعالےٰ نے اس کو حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے ان حصوں کے گناہ ڈھل جاتے ہیں جو دونوں کلوں کے جانب ہیں (یعنی ڈاڑھی کے حصوں کے گناہ) پھر جب وہ ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ انگلیوں تک ڈھل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو پانی کے ساتھ سر کے گناہ ڈھل جاتے ہیں۔ پھر جب پاؤں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ انگلیوں تک ڈھل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھے اور خدا کی تعریف و توصیف بیان کرے اور اسکی بزرگی کا اظہار (بیان) کرے جس کا وہ اہل ہے اور اس کا دل خدا کی طرف متوجہ ہو تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے۔ (مسلم)

آنحضرت صلعم کا عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا

٩٧٦/٥ وَعَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ اَرْسَلُوْهُ اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالُوْا اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِیْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰی عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا

کریب کہتے ہیں کہ ابن عباس رض، مسور رض بن مخرمہ اور عبدالرحمن رض بن ازہر نے مجھ کو حضرت عائشہ رض کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ان سے ہمارا سلام کہو اور دریافت کرو کہ عصر کے بعد دو رکعت نماز کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں گیا تینوں صحابیوں کا سلام عرض کیا اور سوال پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ام سلمہ رض سے پوچھو۔ میں نے واپس جا کر یہی کہہ دیا۔ پھر مجھ کو حضرت ام سلمہ رض کے پاس بھیجا گیا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِيْ لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے۔ آپ ان رکعتوں سے منع فرمایا کرتے تھے پھر میں نے دیکھا کہ آپ ان دونوں رکعتوں کو پڑھتے ہیں۔ جب ان رکعتوں کو پڑھ کر آپ گھر میں آئے تو میں نے آپ کی خدمت میں لونڈی کو بھیجا اور کہلایا کہ ام سلمہؓ یہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان رکعتوں سے منع فرماتے سُنا ہے۔ اور اب میں نے دیکھا کہ آپ ان کو پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اُمیہ کی بیٹی تو نے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا۔ واقعہ یہ ہے کہ قبیلۂ عبدالقیس کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے ان سے باتوں میں میری ظہر کی بعد کی رکعتیں رہ گئیں، انھیں کو میں نے عصر کے بعد پڑھا ہے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

فجر کی سنتوں کی قضا کا مسئلہ

۹۷۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهٗ۔)

محمد بن ابراہیم قیس بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا صبح کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا صبح کی فرض نماز سے پہلے دو سنتیں میں نے نہیں پڑھی تھیں انھیں میں نے اس وقت پڑھا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر خاموش ہوگئے۔ (اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے بھی اسی قسم کی روایت کی ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث متصل نہیں ہے کیونکہ محمد ابن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے کوئی حدیث نہیں سُنی۔ شرح السنہ اور مصابیح میں قیس بن فہد سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے)۔

خانۂ کعبہ کا طواف ہر وقت کیا جاسکتا ہے

۹۷۸ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اٰيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جبیرؓ بن مطعم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد! کسی کو اس گھر (خانۂ کعبہ) کا طواف کرنے سے منع نہ کرو اور رات اور دن میں جس وقت وہ چاہے نماز پڑھنے دو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

جمعہ کے روز نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے کا مسئلہ

۹۷۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ آفتاب نہ ڈھل جائے مگر جمعہ کے دن۔ (شافعی)

۹۸۰ وَعَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ

ابو خلیل ابوقتادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے جب تک کہ آفتاب نہ ڈھل جائے مگر جمعہ کے دن۔ اور فرمایا کہ دوزخ جھونکی جاتی ہے روزانہ مگر جمعہ کے

تُسْجَرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)۔ وَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ)۔

دن نہیں جھونکی جاتی۔ (ابوداؤد) ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابوخلیل نے ابوقتادہ رضہ سے ملاقات نہیں کی۔

فصل سوم

اوقاتِ مکروہ

۹۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ الصنابحی رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے پھر جب وہ بلند ہو جاتا ہے تو علیحدہ ہو جاتا ہے اور پھر جب دوپہر ہوتی ہے تو وہ سینگ پھر آفتاب کے پاس آجاتا ہے اور زوال پر دور ہو جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو پھر قریب آجاتا ہے اور غروب ہوجانے پر علیحدہ ہو جاتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے۔ (مالک۔ احمد۔ نسائی)

نمازِ عصر کے بعد کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں

۹۸۲ وَعَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوبصرہ غفاری رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مقام مخمص میں عصر کی نماز پڑھائی اور پھر فرمایا کہ یہ وہ نماز ہے جو پیش کی گئی تھی (یعنی لازم کی گئی تھی) تم سے پہلی قوموں پر لیکن انھوں نے اس کو ضائع کر دیا۔ پس جو شخص حفاظت کرے گا اس نماز کی اس کو دو گنا ثواب ملے گا۔ اور عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک شاہد طلوع نہ ہو اور شاہد ستارہ ہے۔ (مسلم)

عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کی ممانعت

۹۸۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت معاویہ رضہ کہتے ہیں کہ تم جو نماز پڑھتے ہو اور ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں۔ لیکن ہم نے کبھی آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے ان کو پڑھنے سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے۔ (بخاری)

۹۸۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَزِيْنٌ)

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے کعبہ کے زینہ پر چڑھ کر کہا کہ جس شخص نے مجھ کو پہچانا یعنی میرا نام جان لیا۔ اس نے میری سچائی کو معلوم کر لیا اور جس نے مجھ کو نہ پہچانا تو میں اس کو بتاتا ہوں کہ میں جندب ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ بعد نمازِ صبح جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جائے کوئی نماز نہیں ہے اور نہ عصر کے بعد جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے مگر مکہ میں، مگر مکہ میں، مگر مکہ میں۔ (احمد۔ رزین)

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت کی فضیلت کا بیان

فصل اوّل

جماعت کی نماز کا ثواب

۹۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے ثواب میں ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے (بخاری ومسلم)

ترک جماعت پر وعید

۹۸۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ قسم ہے اُس ذاتِ اقدس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں نماز کے لئے اور اذان دی جائے پھر ایک امام مقرر کروں لوگوں پر نماز پڑھنے کے لئے پھر جاؤں میں ان لوگوں کی طرف جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلادوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے (یعنی ان لوگوں کو جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے) کہ مسجد میں چکنی اور فربہ ہڈی یا بکری یا گائے کے دو کھر مل جائیں گے، تو وہ عشا کی نماز میں حاضر ہوں۔ (بخاری ومسلم)

نابینا شخص کو بھی جماعت میں شریک ہونے کی تاکید

۹۸۷ وَعَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک اندھا شخص (حضرت عبداللہ ابن امّ مکتومؓ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ کو مسجد میں لانے والا کوئی شخص نہیں ہے۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیدی جائے۔ آپ نے اس کو اجازت دیدی۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تو اذان کی آواز سنتا ہے اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو تیرے لئے مسجد میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ (مسلم)

سخت سردی کی وجہ سے اور بارش کی وجہ سے جماعت چھوڑ دینا جائز ہے

۹۸۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک نہایت سرد اور آندھی والی رات میں نماز کی اذان دی۔ پھر اذان دینے کے بعد لوگوں سے

الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّ مَطَرٍ یَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کہا خبردار، اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ اس کے بعد کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت جب کہ سخت سردی اور بارش ہوتی تھی، موذن کو یہ حکم دیدیتے تھے کہ وہ اذان میں بھی یہ کہہ دے کہ آگاہ رہو، اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔

کھانا سامنے آجائے تو کھانے سے فارغ ہو کر نماز پڑھنی چاہیئے

۹۸۹/۵ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِکُمْ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا یَعْجَلْ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہُ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُوْضَعُ لَہُ الطَّعَامُ وَ تُقَامُ الصَّلٰوۃُ فَلَا یَاْتِیْھَا حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہُ وَاِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھا جائے اور نماز کی تکبیر کہی جائے تو پہلے کھانا کھالے اور کھانا کھانے میں جلدی نہ کرے اور اطمینان کے ساتھ کھاکر فارغ ہو۔ اور حضرت ابن عمر رضؓ کے سامنے کھانا رکھا جاتا اور نماز شروع ہو جاتی تو آپ نماز کو نہ آتے جب تک کھانا نہ کھا لیتے۔ اور امام کی قرأت سنتے رہتے۔ (بخاری و مسلم)

بول و براز کی حاجت کے وقت نماز نہ پڑھنی چاہیئے

۹۹۰/۶ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا ھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُمّ المومنین عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ، میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ کھانا سامنے ہونے پر نماز کامل نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جب کہ دو خبیث زور ڈال رہے ہوں، (یعنی پاخانہ اور پیشاب)۔ (مسلم)

فرض نماز کی تکبیر ہو جانے پر دوسری نماز نہیں پڑھنی چاہیئے

۹۹۱/۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہی جائے تو فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ (مسلم)

عورت کو مسجد میں جانے کی اجازت

۹۹۲/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ امْرَاَۃُ اَحَدِکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو تم اس کو منع نہ کرو۔ (بخاری و مسلم)

عورتیں خوشبو لگا کر مسجد میں نہ جائیں

۹۹۳/۹ وَعَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَھِدَتْ اِحْدٰکُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت زینب رضؓ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کی بیوی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی مسجد میں جائے وہ خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

۹۹۴/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جو عورت دبخور) خوشبو لگائے، وہ عشا کی نماز میں ہمارے ساتھ شریک نہ ہو۔ (مسلم)

فصل دوم

عورتوں کو گھر ہی میں نماز پڑھنا بہتر ہے

۹۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی عورتوں کو مسجدوں (میں آنے) سے نہ روکو۔ لیکن اُن کے گھر (نماز کے لئے بہرحال) بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

عورتوں کو کس جگہ نماز پڑھنا افضل ہے

۹۹۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ بَيْتِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نماز گھر کے اندر (یعنی دالان میں) بہتر ہے صحن کی نماز سے اور اس کی نماز کوٹھری میں بہتر ہے کھلے ہوئے مکان سے۔ (ابوداؤد)

خوشبو لگا کر مسجد میں جانے والی عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی

۹۹۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ حِبِّيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب حضرت ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں کی جاتی جو مسجد میں جانے کے لئے خوشبو لگائے، یہاں تک کہ خوشبو لگانے کے بعد وہ اچھی طرح غسل نہ کرلے، ایسا غسل جیسا کہ ناپاکی کا غسل کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد۔ احمد۔ نسائی)

خوشبو لگا کر باہر نکلنے والی عورتوں کے بارے میں وعید

۹۹۸ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَّاِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ)

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (جب کہ وہ شہوت سے غیر عورت کی طرف دیکھے) اور جو عورت کہ خوشبو لگائے اور مردوں کی مجلس سے گزرے وہ ایسی ہے اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

فجر اور عشاء کی نمازوں کی فضیلت

۹۹۹ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو پوچھا۔ کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا۔ کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہؓ نے عرض

عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِكَةِ لَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوتُهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ دو نمازیں یعنی عشا اور فجر کی نمازیں منافقوں پر تمام نمازوں میں بھاری ہیں۔ اگر ان لوگوں کو ان دونوں نمازوں کا ثواب معلوم ہو جائے تو وہ دوڑ کر اور گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور نمازکی پہلی صف فرشتوں کی پہلی صف کی مانند ہے۔ اگر تم کو پہلی صف کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم جلد پہنچنے کی کوشش کرو۔ اور آدمی کی نماز کسی دوسرے ایک آدمی کے ساتھ، تنہا نماز سے بہتر ہے اور آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایک کے ساتھ پڑھنے سے بہتر ہے اور جس قدر آدمی زیادہ ہوں خدا تعالےٰ کو پسند ہیں۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

جماعت سے نماز پڑھنے والوں پر شیطان غالب نہیں ہوتا

۱۰۰۱/۱۶ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو الدرداء رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہ نماز جماعت سے نہ پڑھیں تو شیطان ان پر غالب ہو جاتا ہے۔ پس جماعت کو تم ضروری سمجھو، اس لئے تنہا بھیڑ کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔ (احمد۔ ابو داؤد۔ نسائی)

بغیر عذر جماعت میں شریک نہ ہونے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۰۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَا يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ صَلّٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارُقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص موذن کی اذان سنے، اس کو کوئی عذر موذن کے اتباع سے نہ روکے۔ صحابہ رضہ نے پوچھا کونسا عذر؟ فرمایا خوف اور بیماری۔ قبول نہیں کی جاتی وہ نماز جو بغیر جماعت کے پڑھے۔ (ابو داؤد۔ دارقطنی)

جماعت کھڑی ہو جائے اور استنجا کی حالت ہو تو پہلے استنجا سے فارغ ہونا چاہیئے

۱۰۰۱/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ وَّاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت عبد اللہ بن ارقم رضہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو پاخانہ کی حاجت ہو تو پہلے پاخانہ جائے۔ (ترمذی۔ مالکؒ۔ ابو داؤد۔ نسائی)

تین چیزوں کی ممانعت

۱۰۰۳/۱۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا

حضرت ثوبان رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں ہیں جن کا کرنا کسی کو جائز نہیں۔ ایک تو یہ کہ کوئی شخص کسی قوم کا امام ہو اور دعا میں وہ صرف اپنی ذات کو مخصوص کرلے اور قوم کو چھوڑ دے، اگر اس نے ایسا کیا تو قوم کی خیانت کی۔ دوسرے یہ کہ اجازت حاصل کرنے سے پہلے کسی کے گھر کے اندر نظر نہ ڈالے، اگر اس نے

يُصَلِّيَ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ۔)

ایسا کیا تو خیانت کی۔ تیسرے یہ کہ ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے جب کہ پاخانے یا پیشاب کو روکے ہوئے ہو، یہاں تک کہ ان سے فارغ ہو کر ہلکا ہو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

کھانے کی وجہ سے نماز میں تاخیر کی ممانعت

۱۰۳۰/۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهٖ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے یا اور کسی کام کے سبب نماز میں تاخیر نہ کرو۔ (شرح السنۃ)

فصل سوم

جماعت سے نماز پڑھنے کی تاکید

۱۰۳۱/۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُّسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَّلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا ہے کہ نماز باجماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا اگر وہ شخص جو منافق ہوا اور اس کا نفاق ظاہر ہو یا بیمار۔ اور وہ بیمار بھی مسجد میں آتا تھا جو دو آدمیوں کے سہارے چلتا تھا۔ اور ابن مسعود رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہدایت کے طریقے سکھائے اور ان طریقوں میں سے ایک نماز ہے جو اس مسجد میں جماعت سے ادا کی جائے جس میں اذان دی جاتی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضؓ نے کہا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایک کامل مسلمان کی حیثیت سے کل کو خدا سے ملاقات کرے اس کو چاہیے کہ وہ ان پانچوں نمازوں کی حفاظت کرے اور اس جگہ ان کو جماعت سے ادا کرے جہاں اذان دی جاتی ہو اور یہ کہ خداوند تعالےٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے مقرر کئے ہیں اور یہ نمازیں انہیں ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اور اگر تم نماز پڑھو گے اپنے گھروں میں جیسا کہ نماز پڑھتا ہے پیچھے رہ جانے والا۔ تو تم اپنے نبی کی سنت (طریقہ) سے بیگانے ہو جاؤ گے اور گمراہ بن جاؤ گے۔ اور جو شخص تم میں سے پاکی حاصل کرے یعنی اچھی طرح وضو کرے۔ پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد میں جانے کا ارادہ کرے جن میں جماعت سے نماز ہوتی ہے تو اس کے لئے ہر اس قدم کے بدلے جو وہ چلے گا ایک نیکی لکھی جائے گی ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور ایک برائی دور کی جائے گی اور تحقیق ہم نے دیکھا ہے کہ نماز باجماعت سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا ہے جو منافق ہے اور جس کا نفاق سب کو معلوم ہے۔ اور اس زمانے میں ایسے بھی آدمی تھے جن کو دو آدمی پکڑ کر مسجد میں لاتے تھے اور ان کو صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔ (مسلم)

جماعت چھوڑنے والا سخت گناہ گار ہوتا ہے

۱۰۳۲/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشا کی نماز کو قائم کرتا اور اپنے جوانوں

صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ وَ اَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحْرِقُوْنَ مَا فِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

کو حکم دے دیتا کہ وہ گھروں میں آگ لگا دیں۔ (احمد)

اذان ہو جانے کے بعد بغیر نماز پڑھے مسجد سے نکلنے کا حکم

۱۰۰۷/۲۳ وَعَنْہُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَلَا یَخْرُجْ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان دی جائے نماز کے لئے تو تم میں سے اس وقت تک کوئی مسجد سے باہر نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ (احمد)

۱۰۰۸/۲۴ وَعَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِیْہِ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابو الشعثاء رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص اذان دیئے جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلا تو ابوہریرہ رضؓ نے کہا اس شخص نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (مسلم)

۱۰۰۹/۲۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَہُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَۃٍ وَّ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَۃَ فَھُوَ مُنَافِقٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عثمان رضؓ بن عفان کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اذان نے مسجد میں پالیا اور پھر وہ مسجد سے باہر چلا گیا کسی خاص ضرورت کے لئے نہیں اور پھر واپس آنے کا وہ ارادہ بھی نہ رکھتا ہو تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

زبان و عمل سے اذان کا جواب نہ دینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۱۰/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَمْ یُجِبْہُ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔ (رَوَاہُ الدَّارُ قُطْنِیُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان کو سنا اور اس کا جواب نہیں دیا اور مسجد میں جماعت میں حاضر نہ ہوا تو اس کی نماز نہیں ہے (یعنی کامل نماز) مگر کسی عذر سے ایسا کیا تو مضائقہ نہیں۔ (دارقطنی)

نابینا شخص کو بھی جماعت نہ چھوڑنی چاہیئے

۱۰۱۱/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَثِیْرَۃُ الْھَوَامِّ وَ السِّبَاعِ وَ اَنَا ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَھَلْ تَجِدُ لِیْ مِنْ رُّخْصَۃٍ قَالَ ھَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَیَّ ھَلًا وَ لَمْ یُرَخِّصْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ)

حضرت عبد اللہ رضؓ ابن ام مکتوم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مدینہ میں بہت سے موذی جانور اور درندے ہیں اور میں اندھا ہوں کیا آپ مجھ کو معذور سمجھ کر گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تو حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کی آواز سنتا ہے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں۔ آپؐ نے فرمایا پس تو حاضر ہوا کر اور اجازت نہ دی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۰۱۲/۲۸ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَ ھُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَکَ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اِلَّا اَنَّھُمْ یُصَلُّوْنَ جَمِیْعًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ام درداء رضؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس غضبناک حالت میں حضرت ابودرداء رضؓ آئے۔ میں نے کہا کس چیز نے آپ کو غضبناک بنایا انھوں نے کہا۔ خدا کی قسم! میں امتِ محمدیہ کے کسی امر کو نہیں جانتا مگر صرف یہ کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے (لیکن اب وہ اس کو بھی چھوڑتے جاتے ہیں)۔ (بخاری)

فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے

۱۰۱۳/۲۹ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمَانَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْکَنُ سُلَیْمَانَ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَی الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَھَا لَمْ اَرَ سُلَیْمَانَ فِی الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّہٗ بَاتَ یُصَلِّیْ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْھَدَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَۃٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَیْلَۃً۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ)

ابو بکر بن سلیمان رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ کو نہ پایا۔ پھر عمرؓ صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان واقع تھا۔ حضرت عمرؓ سلیمان کی ماں شفاء کے پاس سے گزرے اور اس سے کہا کہ صبح کی نماز میں میں نے سلیمان کو نہیں دیکھا۔ انھوں نے کہا کہ سلیمان نے رات بھر نماز پڑھی تھی اس کی آنکھوں میں نیند بھر گئی اور وہ سوگیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ صبح کی نماز کو جماعت سے پڑھنے کے لئے میرا حاضر ہونا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ (مالک)

دو آدمیوں کی جماعت ہو جاتی ہے

۱۰۱۴/۳۰ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَھُمَا جَمَاعَۃٌ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو اور دو سے زیادہ میں جماعت ہے۔ (ابن ماجہ)

عورتوں کے مسجد جانے کا مسئلہ

۱۰۱۵/۳۱ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَھُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّکُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُھُنَّ وَفِیْ رِوَایَۃِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ فَسَبَّہٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُہٗ سَبَّہٗ مِثْلَہٗ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَنَمْنَعُھُنَّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

بلال بن عبد اللہ بن عمرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب عورتیں تم سے اجازت مانگیں تو ان کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو تاکہ وہ بھی مساجد سے اپنا حصہ حاصل کریں۔ بلال ؓ نے کہا قسم ہے خدا کی ہم ان کو ضرور روکیں گے۔ جن کے جواب میں عبد اللہ رضؓ نے کہا۔ میں تم کو بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے اور تم کہتے ہو ہم ان کو مسجد میں جانے سے ضرور روکیں گے۔ اور سالم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عبد اللہ رضؓ نے بلال رضؓ کی طرف متوجہ ہو کر اس کو اتنا برا بھلا کہا کہ کبھی اتنا برا بھلا کہتا ہوا نہ سنا گیا۔ اور پھر کہا میں تجھ کو آگاہ کرتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اور تو کہتا ہے کہ ہم ان کو منع کریں گے۔ (مسلم)

۱۰۱۶/۳۲ وَعَنْ مُجَاھِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَھْلَہٗ اَنْ یَّاْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ فَاِنَّا نَمْنَعُھُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ ھٰذَا قَالَ فَمَا کَلَّمَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ حَتّٰی مَاتَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

مجاہدؒ حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے اہل کو مسجد میں آنے سے منع نہ کرے۔ پس کہا عبد اللہ بن عمر رضؓ کے ایک بیٹے (بلال رضؓ) نے البتہ ہم ان کو منع کریں گے۔ عبد اللہ بن عمر رضؓ نے کہا میں تیرے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو یہ کہتا ہے۔ مجاہدؒ راوی کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضؓ اس بات پر اپنے بیٹے بلال سے آخر عمر تک نہ بولے۔ یہاں تک کہ انھوں نے وفات پائی۔ (احمد)

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

صفوں کو برابر کرنے کا بیان

فصلُ اوّلُ

صف برابر رکھنے کا حکم

۱۰۱۷ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ گویا آپ برابر کرتے ان کو تیروں سے (تیروں سے برابر کرنا عرب کا محاورہ ہے یعنی نہایت سیدھا) جب ہمیں اس کا پورا علم ہوگیا۔ یعنی صفوں کے درست کرنے کا، تو ایک روز آپ تشریف لائے اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہی جائے تو آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا خدا کے بندو اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ خدا تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔ (مسلم)

جب تک ایک صف پوری نہ ہو جائے دوسری صف قائم نہ کی جائے

۱۰۱۸/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَاِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي۔

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ نماز قائم کی گئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری طرف منہ کئے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا۔ صفوں کو درست کرو اور برابر کھڑے ہو۔ میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (بخاری)۔ اور بخاری و مسلم کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ پورا کرو صفوں کو میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

صف برابر رکھنا نماز کی تکمیل میں سے ہے

۱۰۱۹/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدھا کرو تم اپنی صفوں کو اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کو کامل کرنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

صف برابر نہ ہونے سے قلوب میں اختلاف پیدا ہوتا ہے

۱۰۲۰/۴ وَعَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔ قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ رضہ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا۔

حضرت ابومسعود انصاری رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو کہ اختلاف سے تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور مجھ سے قریب رہیں تم میں سے وہ لوگ جو بالغ اور عقلمند ہیں اور پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں اور پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں۔ ابومسعود رضہ کہتے ہیں کہ آج تم اسی باعث سخت اختلاف میں

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ) پڑھ چکے ہو۔ (مسلم)

مساجد میں شور و غل نہیں مچانا چاہیئے

۱۰۲۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثَلٰثًا وَاِیَّاکُمْ وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے قریب وہ لوگ رہیں جو بالغ اور عقلمند ہیں، پھر عقل و بلوغ میں ان کے قریب اور پھر ان کے قریب اور پھر ان کے قریب۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو مسجد میں اس طرح شور کرنے سے جیسا کہ بازار میں ہوتا ہے۔ (مسلم)

۱۰۲۲/۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابِہٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَھُمْ تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَّتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ کے اصحابؓ پیچھے ہٹ کر نماز میں کھڑے ہوتے ہیں اور اگلی صف میں نہیں آتے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور تمہاری اقتدا وہ کریں جو تمہارے بعد آئیں۔ ایک قوم ہمیشہ پیچھے رہنے کی کوشش میں رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ ان کو پیچھے ڈال دے گا (اپنی رحمت سے)۔ (مسلم)

صفیں برابر اور پوری رکھنی چاہئیں

۱۰۲۳/۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِیْ اَرٰکُمْ عِزِیْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا قَالَ یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو حلقہ بنائے بیٹھے دیکھا اور فرمایا تم کو کیا ہوا کہ میں تم کو علیحدہ علیحدہ جماعتوں میں دیکھتا ہوں۔ اس واقعہ کے بعد آپ پھر ایک روز تشریف لائے اور فرمایا تم نماز میں ایسی صفیں کیوں نہیں بناتے جیسی کہ فرشتے اپنے پروردگار کے حضور میں بناتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! فرشتے اپنے ربّ کے حضور میں کس طرح صفیں قائم کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صفوں کا مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم)

مرد اور عورت کی بہترین صف کون سی ہے

۱۰۲۴/۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے بُری آخری صف اور عورتوں میں سب سے بہتر آخری صف ہے اور بد ترین پہلی صف۔ (مسلم)

فصل دوم

صفوں میں خلاء نہ رکھنا چاہیئے

۱۰۲۵/۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَھَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو ملاؤ قریب قریب رکھو اور برابر رکھو گردنوں کو قسم ہے اس ذات کی جس کے

فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّھَا الْحَذَفُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں صفوں کے شگافوں میں شیطان کو داخل ہوتے دیکھتا ہوں۔ گویا کہ وہ (شیطان) کالی بکری کا بچہ ہے۔ (ابوداؤد)

صفیں پوری کرو

$\frac{1026}{10}$ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ فَمَا کَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْیَکُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پورا کرو پہلی صف کو۔ پھر اس کے قریب والی کو۔ اگر کچھ خرابی ہو تو آخری میں ہونا چاہیے۔ (ابوداؤد)

پہلی صف کی فضیلت

$\frac{1027}{11}$ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ یَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَمَا مِنْ خُطْوَۃٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ خُطْوَۃٍ یَمْشِیْھَا یَصِلُ بِھَا صَفًّا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالےٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو پہلی صف کے قریب ہوں اور کوئی قدم اٹھانا خدا کے نزدیک اتنا پسندیدہ نہیں جتنا کہ وہ قدم جو صف کو پورا کرنے یا بھرنے کے لئے اٹھایا گیا ہو۔ (ابوداؤد)

صف میں دائیں طرف کھڑا ہونا افضل ہے

$\frac{1028}{12}$ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں صفوں کی داہنی جانب والے لوگوں پر۔ (ابوداؤد)

آپؐ صفوں کو برابر کرنے کے بعد نماز شروع کرتے تھے

$\frac{1029}{13}$ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاِذَا اسْتَوَیْنَا کَبَّرَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ نماز کو کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کرتے اور جب صفیں درست ہو جاتیں تو تکبیر کہی جاتی۔ (ابوداؤد)

$\frac{1030}{14}$ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی داہنی طرف کے لوگوں سے فرماتے سیدھے کھڑے رہو، اور صفوں کو برابر رکھو اور بائیں طرف کے لوگوں سے فرماتے سیدھے کھڑے رہو اور صفوں کو برابر رکھو۔ (ابوداؤد)

نماز میں نرم مونڈھے والے بہتر ہیں

$\frac{1031}{15}$ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ فِی الصَّلٰوۃِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کے مونڈھے نماز میں نرم ہوں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۱۰۳۲/۱۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم (جب نماز کو کھڑے ہوتے تو) فرماتے "برابر کرو برابر کرو برابر کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں جس طرح سامنے سے دیکھتا ہوں۔" (ابوداؤد)

پہلی صف کے مقابلہ میں دوسری صف کی فضیلت کم ہے

۱۰۳۳/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِيْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِيْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں پہلی صف پر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اور دوسری صف پر۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں پہلی صف پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اور دوسری صف پر۔ آپؐ نے فرمایا اور دوسری صف پر بھی، اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ برابر کرو اپنی صفوں کو اور ملائے رکھو مونڈھوں کو اور نرم رہو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں۔ یعنی اگر کوئی ہاتھ سے صفوں کو ٹھیک کرے تو اس کی اطاعت کرو اور بھر دو شگاف کو۔ اس لئے کہ شیطان کالی بکری کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے۔ (احمد)

۱۰۳۴/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهٗ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا اِلٰى اٰخِرِهٖ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برابر کرو صفوں کو، ملائے رکھو مونڈھوں کو، بھر دو شگافوں کو نرم رہو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میںؔلہ اور صفوں میں شگاف نہ چھوڑو شیطان کے لئے۔ اور جس شخص نے صف کو ملایا۔ اللہ اس کو اپنی رحمت اور فضل سے ملائے گا۔ اور جس نے توڑا صف کو، اللہ تعالےٰ اُس کو دُور رکھے گا اپنی رحمت سے۔ (ابوداؤد)

امام کو بیچ میں کھڑا ہونا چاہیئے

۱۰۳۵/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام کو درمیان میں رکھو اور بھر دو شگافوں کو۔ (ابوداؤد)

پہلی صف میں شمولیت نہ کرنے پر وعید

۱۰۳۶/۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمیشہ ایک قوم پہلی صف سے پیچھے رہے گی یہانتک

لہ یعنی صفوں کو درست یا برابر کرنے کے لئے ہاتھ لگائیں تو تم اپنے جسم کو نرم چھوڑ دو اور خوش دلی سے کہا مانو۔ ۱۲

عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کر پیچھے ڈال دے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں۔
(ابو داؤد)

صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونے والے کی نماز ہوتی ہے یا نہیں

۱۰۳۸ / ۲۱ وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ بن معبد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو تنہا صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا آپ نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔
(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)
ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْمَوْقِفِ

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کا مقام

فصل اوّل

اگر دو آدمیوں کی جماعت ہو تو دونوں کس طرح کھڑے ہوں؟

۱۰۳ / ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ فَعَدَلَنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رات کو میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے میں بھی آپ کے بائیں جانب نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پشت کی جانب سے ہاتھ نکال کر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو اپنے دائیں جانب کھینچ لیا۔ (بخاری و مسلم)

تین آدمیوں کی جماعت

۱۰۳۹ / ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے ارادے سے کھڑے ہوئے، میں آیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو گھما کر دائیں جانب لے گئے پھر جبار رضی اللہ عنہ بن صخر آگیا اور وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پس آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور پیچھے کر دیا یہاں تک کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔
(مسلم)

مقتدی مرد و عورت کس طرح کھڑے ہوں؟

۱۰۴۰ / ۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اور یتیم[1] نے اپنے گھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلیم رضی اللہ عنہا[2] ہمارے پیچھے تھیں۔
(مسلم)

[1] انس رضی اللہ عنہ کے بھائی [2] انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ۱۲۔

۱۰۴۱ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْخَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، میرے ساتھ اور میری ماں ام سلیم رضؓ یا خالہ کے ساتھ۔ انس رضؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے مجھ کو اپنے دائیں جانب کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔ (مسلم)

۱۰۴۲ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوبکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت پہنچے جب کہ آپ رکوع میں تھے اور اس سے پہلے کہ وہ صف تک پہنچیں رکوع کر لیا۔ پھر صف کی طرف بڑھ گئے۔ پھر اس کا ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا خداوند تعالےٰ تیری حرص کو زیادہ کرے، لیکن آئندہ نہ کرنا۔ (بخاری)

فصل دوم

تین آدمیوں کی جماعت ہو تو ان میں سے ایک امام بن جائے

۱۰۴۳ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت سمرہؓ بن جندب کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے بڑھ جائے یعنی امام بن جائے۔ (ترمذی۔)

امام کیلئے تنہا بلند جگہ پر کھڑا ہونا مکروہ ہے

۱۰۴۴ وَعَنْ عَمَّارٍ اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُّصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهٗ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهٗ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عمار رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے مدائن میں لوگوں کی امامت کی۔ وہ ایک چبوترے پر کھڑے ہوئے اور لوگ نیچے۔ پس آگے بڑھے حضرت حذیفہ رضؓ اور حضرت عمار رضؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور نیچے اتار لیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حذیفہ رضؓ نے عمار رضؓ سے کہا کیا تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب کوئی شخص کسی قوم کی امامت کرے تو وہ مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا نہ رہو۔ یا اسی کے مانند کچھ الفاظ فرمائے۔ عمار رضؓ نے کہا اور اسی وجہ سے میں نے تمہارا اتباع کیا اور پیچھے ہٹ آیا جب کہ تم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو کھینچا۔ (ابوداؤد)

تعلیم کے لئے امام تنہا اونچی جگہ کھڑا ہو سکتا ہے۔

۱۰۴۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ سُئِلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَقَرَاَ وَرَكَعَ النَّاسُ

حضرت سہلؓ بن سعد الساعدی کہتے ہیں کہ اُن سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منبر کس چیز کا تھا (یعنی کس لکڑی کا تھا) انھوں نے کہا کہ وہ جھاؤ کی لکڑی کا تھا جس کو فلاں شخص نے جو فلاں عورت کا آزاد کردہ غلام تھا، بنایا تھا۔ پس کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس پر جب وہ تیار کر لیا گیا اور مسجد میں رکھ دیا گیا۔ اور قبلہ کی طرف منہ کر کے آپؐ نے تکبیر کہی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے

خَلْفَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ نَحْوُهٗ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ۔

ہوئے۔ پس آپ نے قرآن پڑھا اور رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور آپ کے پیچھے لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر سر کو اٹھایا۔ پھر آپ پیچھے لوٹے یعنی زمین پر اتر آئے اور سجدہ کیا زمین پر، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور قرأت پڑھی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر زمین پر آئے اور سجدہ کیا (یہ الفاظ بخاری کے ہیں) اور بخاری و مسلم نے اسی قسم کی حدیث بیان کی ہے اور آخر میں کہا ہے کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کی طرف توجہ فرمائی اور کہا۔ لوگو! اس کو میں نے اس لئے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سے واقف ہو جاؤ۔

اعتکاف میں آپ کی امامت

۱۰۴۶/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ میں نماز پڑھی اور لوگ حجرہ کے باہر آپ کی اقتدا کر رہے تھے۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

صف بندی کا طریقہ

۱۰۴۷/۱۰ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ اُمَّتِيْ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

ابو مالک اشعری رض کہتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا کہ کیا میں تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت سے آگاہ کروں آپ نے نماز کو قائم کیا اور صف بنائی مردوں کی پھر اس صف کے پیچھے لڑکوں کو کھڑا کیا اور اس کے بعد آپ نے نماز پڑھائی (اسی طرح) انھوں نے آپ کی نماز کا ذکر کیا اور کہا یہ تھی آپ کی نماز۔ (ابو داؤد)

۱۰۴۸/۱۱ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ جَبْذَةً فَنَحَّانِيْ وَقَامَ مَقَامِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِذَا هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتٰى لَا يَسُوْءُكَ اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَّلِيَهٗ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ اَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ اٰسٰى وَلٰكِنْ اٰسٰى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوْا قُلْتُ يَا اَبَا يَعْقُوْبَ مَا تَعْنِيْ بِاَهْلِ الْعُقَدِ قَالَ الْاُمَرَاءُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

قیس بن عباد کہتے ہیں کہ جب میں مسجد کے اندر پہلی صف میں تھا کہ ایک شخص نے پیچھے سے مجھ کو کھینچا اور مجھ کو ایک طرف کر کے وہ میری جگہ کھڑا ہو گیا قسم ہے اللہ کی (غصہ کی وجہ سے) میں اپنی نماز کو نہ سمجھ سکا (یعنی غصہ سے میری ایسی حالت ہو گئی کہ مجھ کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں) پھر جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ وہ ابی بن کعب تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ اے نوجوان تجھ کو رنجیدہ نہ کرے اللہ تعالے میرے اس فعل کے سبب سے۔ تحقیق یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے ہم لوگوں کے لئے کہ آپ کے قریب کھڑے ہوں۔ اس کے بعد انھوں نے قبلہ رخ ہو کر کہا۔ ہلاک ہوئے سردار، قسم ہے رب کعبہ کی۔ تین بار یہ فرمایا۔ اس کے بعد کہا خدا کی قسم میں سرداروں

یا اماموں سے رنجیدہ نہیں ہوں لیکن میں ان لوگوں سے رنجیدہ ہوں جو ان کو گمراہ کرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُبی سے دریافت کیا کہ اہلِ عقد (سرداروں) سے آپ کی کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا۔ قوم کے اُمراء۔ (نسائی)

بَابُ الْاِمَامَةِ — امامت کا بیان

فصل اول

امامت کا مستحق کون ہے

١٠٤٩ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِى الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِى السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِى الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِىْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدُ فِىْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِىْ اَهْلِهٖ۔

حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن مجید کو ان میں سب سے اچھا پڑھتا ہو پھر اگر سب ہی اچھا پڑھتے ہیں تو احکامِ دین کو زیادہ جاننے والا امامت کرے پھر اگر سب ایسے ہی ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو اس کو امامت کرنی چاہئے پھر اگر ہجرت میں سب برابر ہیں تو عمر میں بڑا امامت کرے اور نہ امامت کرے کوئی شخص کسی کے دار الحکومت میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی مسند پر مگر اجازت سے (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نہ امامت کرے کوئی شخص کسی کے گھر میں (بدون اجازت)۔

١٠٥٠ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِىْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْاَذَانِ۔

حضرت ابو سعید رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو ایک ان میں سے امام بن جائے اور ان میں امامت کا زیادہ مستحق وہ ہے جو زیادہ تعلیم یافتہ ہو۔ (مسلم) اور مالک بن حویرث کی حدیث اذان کی فضیلت کے بعد بیان کی گئی۔

فصل دوم

١٠٥١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سب سے بہتر ہو وہ اذان دے اور جو سب سے اچھا قرآن پڑھتا ہو وہ امامت کرے۔ (ابو داؤد)

١٠٥٢ وَعَنْ اَبِىْ عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِىِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا اِلٰى مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِيَّةَ فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوْا رَجُلًا مِّنْكُمْ يُصَلِّىْ بِكُمْ وَسَاُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا اُصَلِّىْ بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَ

ابو عطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ مالک بن حویرثؓ ہماری مسجد میں آتے اور ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرتے ایک دن اسی قسم کی باتوں میں نماز کا وقت آگیا۔ ابو عطیہ کہتے ہیں، ہم نے حضرت مالک رضؓ سے خواہش کی کہ وہ ہم کو نماز پڑھائیں انھوں نے کہا تم اپنے آدمیوں میں سے کسی کو اپنا امام بناؤ جو تم کو نماز پڑھائے اور میں تم کو نماز کیوں نہیں پڑھاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم سے ملاقات کرے

التِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلٰى لَفْظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

وہ اس کی امامت نہ کرے اور چاہئے کہ ان کی امامت انھیں میں کا کوئی شخص کرے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

نابینا کی امامت جائز ہے

۱۰۵۳/۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمٰى۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم رض کو جو نابینا تھے اپنا جانشین مقرر کیا وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

ناپسندیدہ امام کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۵۴/۶ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمْ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوامامہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے زیادہ بلند نہیں ہوتی (یعنی قبول نہیں کی جاتی) ایک تو اس غلام کی جو مالک کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہو، جب تک وہ واپس آئے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ دوسرے وہ عورت جس نے رات اس حالت میں بسر کی ہو کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرا وہ امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں۔ (ترمذی)

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۵۵/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ أَنْ يَّأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوْتَهٗ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ ایک تو وہ جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ قوم اس سے ناخوش ہو۔ دوسرے وہ شخص جو نماز کے لئے اس وقت آئے جب نماز فوت ہو جائے تیسرے وہ شخص جو آزاد کو غلام خیال کرے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

امامت سے گریز قیامت کی علامت ہے

۱۰۵۶/۸ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَّتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ إِمَامًا يُّصَلِّيْ بِهِمْ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سلامہ رض بنت حر کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ لوگ امامت کو دفع کریں گے (یعنی امامت سے گریز کریں گے) اور کوئی نماز پڑھانے والا ان کو نہ ملے گا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فاسق کی امامت جائز ہے

۱۰۵۷/۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد واجب ہے تم پر ہر امیر کے ساتھ خواہ وہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ وہ گناہِ کبیرہ بھی کرتا ہو۔ اور نماز واجب ہے تم پر ہر مسلمان کے پیچھے وہ نیک ہو یا بد اگرچہ وہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو اور جماعت واجب ہے تم پر یعنی ہر مسلمان پر خواہ نیک ہو یا بد اور اگرچہ وہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

نابالغ کی امامت کا مسئلہ

۱۰۵۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَوْحَى اللّٰهُ كَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اُتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَادَرَ اَبِيْ قَوْمِيْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمرو بن سلمہ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک پانی کے کنارے رہتے تھے جو لوگوں کی گزرگاہ تھی اور ادھر سے قافلے گزرتے رہتے تھے۔ ہم مسافروں سے پوچھتے رہتے تھے کہ کیا ہے لوگوں کے واسطے اور کیا ہے اس شخص کے واسطے (یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں اور دینِ اسلام کے متعلق لوگوں کا کیا خیال ہے؟) وہ لوگ ہم سے یہ بیان کرتے کہ اُس شخص کا خیال ہے کہ اللہ نے اس کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس کے پاس وحی آتی ہے اس کے پاس وحی آتی ہے اس طرح (اور وہ لوگ قرآن سناتے) میں اس وحی کو یاد کرلیتا اور جو باتیں وہ آپ کے متعلق بتاتے وہ میرے سینے میں محفوظ رہتیں۔ اور اہلِ عرب (مشرکین) اس زمانہ میں فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے تاکہ اس کے بعد وہ اسلام قبول کرلیں۔ چنانچہ جب وہ ان لوگوں سے یہ باتیں سنتے تو کہتے اس کو اور اس کی قوم کو آپس میں فیصلہ کرنے کے لئے چھوڑ دو۔ پس اگر وہ اپنی قوم پر غالب آجائے تو وہ سچا نبی ہے۔ پھر جب مکہ فتح ہوگیا تو ہر ایک قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی اور میرے باپ نے اپنی قوم پر اسلام لانے میں پہل کی پس جب وہ (میرا باپ) سفر سے واپس آگیا (یعنی حضورؐ کے پاس حاضری اور قبولِ اسلام کے بعد) تو بیان کیا کہ خدا کی قسم میں تمہارے پاس نبی برحق کے پاس سے آیا ہوں۔ آپ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ فلاں وقت اتنی اور ایسی نماز پڑھو اور فلاں وقت ایسی۔ اور جب نماز کا وقت ہوجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں سے قرآن کا زیادہ جاننے والا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔ پس لوگوں نے غور کیا امام کے متعلق۔ لیکن مجھ سے زیادہ قرآن کا جاننے والا کوئی نہ تھا اس لئے کہ میں قافلوں کے لوگوں سے قرآن کو یاد کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ انھوں نے مجھ کو اپنا امام بنایا اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی اور میرے پاس صرف ایک چادر تھی۔ جب میں سجدہ کرتا تو وہ چادر کھنچ جاتی (اور میرے سُترین کھل جاتے۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر) برادری کی ایک عورت نے قبیلہ کے لوگوں سے کہا کہ تم اپنے امام کی شرم گاہ کو کیوں نہیں ڈھانکتے؟ پس لوگوں نے کپڑا خریدا اور میرے لئے کرتا بنا دیا اور میں اس کرتے سے بے حد خوش ہوا۔ (بخاری)

آزاد کردہ غلام کی امامت

۱۰۵۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَفِيْهِمْ عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ جب پہلے پہل مہاجرین مدینہ میں آئے تو ان کی امامت حضرت ابوحذیفہ رضؓ کے آزاد کردہ غلام سالم نے کی، حالانکہ ان میں حضرت عمر رضؓ اور ابوسلمہ رضؓ بن عبدالاسد بھی تھے۔ (بخاری)

وہ لوگ جن کی نماز قبول نہیں ہوتی

۱۰۶۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلٰوتُهُمْ فَوْقَ رُءُوْسِهِمْ شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَّاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین اشخاص ہیں جن کی نماز ان کے سر سے ایک بالشت اونچی نہیں جاتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) ایک تو وہ امام جس سے لوگ ناخوش ہوں۔ دوسرے وہ عورت جس نے اس حال میں رات گزاری ہو کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ اور تیسرے وہ دو بھائی جو آپس میں ناراض رہیں۔ (ابن ماجہ)

بَابُ مَا عَلَى الْاِمَامِ

جو بات امام پر واجب ہے اس کا بیان

فصل اوّل

نماز کو بھاری نہ بنانا چاہیئے

۱۰۶۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح ہلکی اور کامل ہو اور آنحضرت کی یہ عادت تھی کہ جب آپ نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس اندیشہ سے کہ کہیں اس کی ماں پریشان نہ ہو نماز کو ہلکا کر دیتے۔ (بخاری)

۱۰۶۲ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو قتادہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں اس کو دراز کرنے کا۔ پس میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور اس خیال سے کہ اس کی ماں کہیں اس کے رونے سے فکرمند نہ ہو جائے، اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں۔ (بخاری)

۱۰۶۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے اس کو چاہیئے کہ نماز کو ہلکا کرے، اس لئے کہ لوگوں میں بیمار بھی ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی۔ اور جب کوئی تنہا نماز ادا کرے تو جس قدر ممکن ہو دراز کرے۔ (بخاری و مسلم)

۱۰۶۴ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِّمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ابو مسعود نے مجھ کو اس واقعہ سے آگاہ کیا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ فلاں شخص کی لمبی نماز کی وجہ سے میری صبح کی نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس قدر خفا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دیکھا کہ آپ کسی وعظ میں ایسے خفا ہوئے ہوں جتنے اس روز۔ پھر آپ نے فرمایا تم میں بعض لوگ نفرت دلانے والے ہیں (طویل نمازیں پڑھا کر) پس تم میں سے جو شخص لوگوں کو نمازیں پڑھائے وہ تخفیف کرے (یعنی ہلکی نماز پڑھائے) کیونکہ نمازیوں میں کمزور اور بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

غلط نماز پڑھانے والا امام اپنی غلطی کا خمیازہ خود بھگتے گا

۱۰۶۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو نماز امام پڑھائیں گے۔ پس اگر وہ نماز کو ٹھیک پڑھائیں تو اس کا فائدہ تمہارے لئے ہے۔ اور اگر وہ غلطی کریں تو بھی تمہارے لئے ثواب ہے اور ان پر اس کی ذمہ داری ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اِس باب میں فصل ثانی نہیں ہے۔

فصل سوم

بوڑھے اور بیمار مقتدیوں کی رعایت امام کے لئے ضروری ہے۔

۱۰۶۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان بن ابو العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آخری وصیت یہ کی تھی کہ جب تو کسی قوم کی امامت کرے تو نماز کو ہلکا پڑھ۔ (مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا قَالَ اُدْنُهْ فَاَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ فِيْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ۔

اور مسلم ہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن ابو العاصؓ سے فرمایا تو اپنی قوم کی امامت کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے دل میں ایک بات پاتا ہوں (یعنی عاجزی اور فرائض امامت سے خوف)۔ آپؐ نے فرمایا میرے قریب آؤ۔ پھر آپ نے مجھے اپنے قریب بٹھا لیا اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا۔ اور پھر فرمایا پشت پھیر۔ بعد ازاں میری پشت پر ہاتھ رکھا اور فرمایا۔ تو اپنی قوم کی امامت کر، اور جو شخص کسی قوم کی امامت کرے اس کو چاہیے کہ نماز ہلکی پڑھے اس لئے کہ نماز میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں مریض بھی، اور کمزور بھی اور ضروریات رکھنے والے بھی۔ ہاں جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ جیسے چاہے پڑھ لے۔

۱۰۶۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز میں تخفیف کا حکم دیا کرتے تھے اور امامت کرتے تھے آپ سورۃ "صافات" کے ساتھ۔ (نسائی)

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُومِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوقِ

امام کی اقتدا اور مسبوق کے احکام کا بیان

فصل اول

امام کی متابعت

۱۰۶۸ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ مِنَّا أَحَدٌ ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم اس وقت تک اپنی پشت کو نہ جھکاتے (یعنی دوسرے سجدہ کے لئے نہ جھکتے) جب تک رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی کو زمین پر نہ رکھ دیتے۔ (بخاری و مسلم)

مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا نہ کرے

۱۰۶۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى صَلٰوتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو ہماری طرف منہ کرکے فرمایا۔ لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس تم رکوع میں، سجدہ میں، قیام میں اور پھرنے میں (یعنی نماز سے فارغ ہونے میں) مجھ سے سبقت نہ کرو (یعنی کوئی کام مجھ سے پہلے نہ کرو) میں جس طرح آگے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے دیکھتا ہوں۔ (مسلم)

۱۰۷۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) إِلَّا أَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام سے پہلے کوئی کام نہ کرو۔ جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب امام وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو۔ اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ (بخاری و مسلم)
لیکن بخاری نے وَلَا الضَّالِّينَ ذکر نہیں کیا۔

امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں یا کھڑے ہو کر

۱۰۷۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهُ إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے نے آپ کو گرا دیا جس سے آپ کا داہنا پہلو چھل گیا اور آپ میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ رہی پس ایک وقت کی نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر ہی نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے پس جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب رکوع سے اٹھے تم بھی اٹھو اور جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور

فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّ النَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ وَ اِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَ اتَّفَقَ مُسْلِمٌ اِلٰى اَجْمَعُوْنَ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ حمیدی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو، یہ حضور کے پہلے مرض کا واقعہ ہے اس کے بعد (مرض الموت) میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر، اور آپ نے ان کو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔ پس نبی کا آخری فعل ابتدائی فعل کا ناسخ ہے۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کا واقعہ

۱۰۷۲/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَائِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا يُسْمِعُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مرض سخت ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں نماز کی خبر دینے آئے آپ نے فرمایا ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ ان ایام میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی (سترہ نمازیں) پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کے سہارے مسجد کی طرف چلے۔ آپ کے قدم ضعف سے ڈگمگا رہے تھے۔ مسجد میں پہنچنے پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو نماز پڑھا رہے تھے آپ کی آمد کو محسوس کیا اور پیچھے ہٹنے لگے تا کہ آپ مصلے پر پہنچ کر نماز پڑھائیں۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہیں اور پیچھے نہ ہٹیں۔ پس حضور آگے بڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا کر رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)۔ اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے لوگوں کو تکبیر سنا رہے تھے۔

امام سے پہلے سر اٹھانے پر وعید

۱۰۷۳/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے اس سے کہ خداوند تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

امام کی موافقت کرنے کا حکم

۱۰۷۴/۷ وَعَنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کو آئے اور امام ایک حال پر ہو

وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

تو جو امام کرے وہی اس کو کرنا چاہئے۔ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

رکوع میں شریک ہو جانے والے کی رکعت پوری ہو جاتی ہے

۱۰۷۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَيْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کو آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو اور اس سجدہ کو کسی حساب میں نہ لگاؤ۔ اور جس نے نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ پالی) اس نے پوری نماز کا ثواب پالیا۔ (ابوداؤد)

چالیس روز تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ با جماعت نماز پڑھنے والے کے لئے بشارت

۱۰۷۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ يُّدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی صرف خدا کے لئے چالیس دن جماعت سے اس طرح کہ پائی اس نے تکبیر اولیٰ۔ لکھی جائے گی اس کے لئے دو قسم کی نجات، ایک نجات تو دوزخ سے دوسری نجات نفاق سے۔ (ترمذی)

جماعت کی نیت سے مسجد میں جانے والے کو جماعت نہ ملنے کی صورت میں بھی ثواب ملتا ہے

۱۰۷۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اچھا وضو کیا پھر مسجد کی طرف گیا اور لوگوں کو پایا کہ نماز پڑھ چکے ہیں تو خداوند تعالےٰ اس کو انہیں لوگوں کی طرح ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی ہے اور ان لوگوں کے ثواب میں سے کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

جماعت کی فضیلت

۱۰۷۸ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَّقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَّتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّیَ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا جب رسول اللہؐ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا کوئی ہے جو اس شخص کو خدا کے واسطے دے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے۔ ایک شخص کھڑا ہو اور اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ (ترمذی ابوداؤد)

فصل سوم

آپؐ کی مرض وفات میں حضرت ابوبکر رضؓ کی امامت کا واقعہ

۱۰۷۹ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِيْنِیْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کیا آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا واقعہ مجھ کو نہ سنائیں گی۔ آپؓ نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت

ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ بِأَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ أَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَقَالَ أَجْلِسَانِيْ إِلٰى جَنْبِهٖ فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عائشہ رض نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی علالت بڑھ گئی تو آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا لگن (طشت) میں میرے لئے پانی بھر دو۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ ہم نے پانی بھر دیا اور آپ نے غسل فرمایا۔ پھر جب آپ نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو بے ہوش ہوگئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد آپ کو ہوش آیا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا اچھا لگن میں پانی رکھو۔ عائشہ رض کہتی ہیں ہم نے پانی رکھ دیا اور آپ نے غسل فرمایا۔ اور کھڑے ہونے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ آپ بے ہوش ہوگئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ کو ہوش ہوا اور آپ نے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا لگن میں پانی رکھو۔ عائشہ رض کہتی ہیں کہ آپ بیٹھے اور غسل فرمایا اور پھر کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ بے ہوش ہوگئے پھر آپ کو ہوش آیا اور پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ۔ اور لوگ اس وقت مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے اور عشا کی نماز کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ بالآخر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رض کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب یہ پیام حضرت ابوبکر رض کو ملا اور قاصد نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے تو حضرت ابوبکر رض نے جو ایک نہایت رقیق القلب شخص تھے کہا۔ عمر رض تم لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ عمر رض نے جواب دیا۔ آپ ہی اس کام کے لئے زیادہ موزوں ہیں چنانچہ ان ایام میں حضرت ابوبکر رض نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ تخفیف محسوس کی اور آپ دو شخصوں کے درمیان گھر سے باہر آئے جن میں سے ایک عباس رض تھے (اور دوسرے حضرت علی رض) اور ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر رض لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے پس جب ابوبکر رض نے محسوس کیا کہ حضور تشریف لا رہے ہیں تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے حکم دیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور پیچھے نہ ہٹو۔ پھر ان لوگوں کو جو آپ کو لائے تھے حکم دیا کہ وہ آپ کو ابوبکر رض کے پہلو میں بٹھا دیں۔ چنانچہ انھوں نے آپ کو ابوبکر رض کے پہلو میں بٹھا دیا اور آپ بیٹھے رہے۔ اس حدیث کے راوی عبید اللہ کہتے ہیں کہ

حضرت عائشہ رضہ سے اِس واقعہ کو سُن کر میں عبداللہ بن عباس رضہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں تمہارے سامنے وہ حدیث بیان نہ کروں جو مجھ سے حضرت عائشہ رضہ نے بیان کی ہے یعنی حضورؐ کی بیماری کے متعلق۔ ابن عباس رضہ نے کہا اچھا بیان کرو۔ پس میں نے وہ حدیث بیان کی اور انھوں نے بیان کے کسی جزو سے انکار نہیں کیا۔ البتہ انھوں نے یہ کہا کہ حضرت عائشہ رضہ نے اس شخص کا کیا نام بتایا تھا جو عباس رضہ کے ساتھ تھا۔ میں نے کہا انھوں نے نام نہیں بتلایا تھا۔ ابن عباس رضہ نے کہا وہ حضرت علی رضہ تھے[1] (بخاری ومسلم)

سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے سے نماز کا ادھورا ثواب ملتا ہے

۱۰۸۰/۱۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے رکوع پالیا اُس نے رکعت پالی۔ اور جس نے الحمد کو نہ پڑھا یعنی پڑھنے سے رہ گئی، اُس نے بڑے ثواب کو ضائع کر دیا۔ (مالک)

امام پر پہل کرنے کی وعید

۱۰۸۱/۱۴ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ الَّذِیْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِيَتُهٗ بِيَدِ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے سر کو اُٹھائے اور جھکائے امام سے پہلے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (مالک)

بَابُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً مَّرَّتَيْنِ

جو شخص دو مرتبہ نماز پڑھے اُس کا بیان!

فصل اوّل

حضرت معاذؓ کے دو مرتبہ نماز پڑھنے کی حقیقت

۱۰۸۲/۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِیْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّیْ بِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں جا کر ان کو نماز پڑھاتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۱۰۸۳/۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّیْ بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِیَ لَهٗ نَافِلَةٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم میں جا کر اس کو عشا کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور دوسری نماز ان کے لئے نفل ہوتی تھی۔ (بخاری وبیہقی)

فصل دوم

جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنے کی حقیقت

۱۰۸۴/۳ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ

حضرت یزید بن اسود رضہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں شامل ہوا میں نے صبح کی نماز آپ کے ساتھ مسجد خیف میں پڑھی جب آپ

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اس لئے نام نہیں لیا کہ اُس جانب بالترتیب کئی افراد حضورؐ کو سہارا دینے میں شریک ہوتے تھے۔ یعنی حضرت علی رضہ، حضرت فضل بن عباس رضہ اور حضرت اُسامہ رضہ بن زید۔ (حبیب الرحمٰن)

الصُّبْحَ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ وَانْحَرَفَ فَاِذَا ھُوَ بِرَجُلَیْنِ فِیْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ یُصَلِّیَا مَعَہٗ قَالَ عَلَیَّ بِھِمَا فَجِیْئَ بِھِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُھُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَکُمَا اَنْ تُصَلِّیَا مَعَنَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا قَدْ صَلَّیْنَا فِیْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّیْتُمَا فِیْ رِحَالِکُمَا ثُمَّ اَتَیْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَۃٍ فَصَلِّیَا مَعَھُمْ فَاِنَّھَا لَکُمَا نَافِلَۃٌ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

نماز پڑھ چکے اور واپس لوٹے تو آپ نے دو آدمیوں کو دیکھا جو لوگوں کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے اور جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی نہ تھی۔ آپ نے فرمایا ان آدمیوں کو بلاؤ۔ چنانچہ ان کو لایا گیا اور آپ کے خوف سے ان کے مونڈھے کانپ رہے تھے آپ نے ان سے پوچھا تم کو کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا؟ انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے ٹھکانے یا قیام گاہ میں نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا آیندہ ایسا نہ کرنا۔ جب تم اپنے گھر میں نماز پڑھ لو اور اس مسجد میں آؤ جہاں جماعت ہوتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھو۔ یہ نماز تمہارے لئے نفل ہوگی۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

فصل سوم

۱۰۸۵ عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوۃِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِیْ مَجْلِسِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلٰکِنِّیْ کُنْتُ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَھْلِیْ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَکُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت بُسر بن مِحجن رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نماز کے لئے اذان دی گئی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی اور واپس تشریف لائے اور مِحجن وہیں اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ آپ نے ان سے پوچھا تجھ کو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا کیا تو مسلمان نہیں ہے۔ انھوں نے عرض کیا ہاں، یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں لیکن میں اپنے گھر والوں کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا۔ آپ نے فرمایا جب تو مسجد میں آئے اور نماز پڑھ چکا ہو اور مسجد میں نماز کھڑی ہو تو لوگوں کے ساتھ تو بھی نماز پڑھ۔ اگرچہ تو نماز پڑھ چکا ہو۔ (مالک۔ نسائی)

دوبارہ نماز پڑھنا باعث ثواب ہے

۱۰۸۶ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَسَدِ بْنِ خُزَیْمَۃَ اَنَّہٗ سَاَلَ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ یُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ مَنْزِلِہِ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ یَاْتِی الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوۃُ فَاُصَلِّیْ مَعَھُمْ فَاَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذٰلِکَ لَہٗ سَھْمُ جَمْعٍ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

اسد بن خزیمہ قبیلہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے ابو ایوب انصاری رضؓ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہے پھر وہ مسجد میں آتا ہے اور وہاں نماز پڑھی جارہی ہے کیا ایسی حالت میں، میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں۔ میں اپنے دل میں شک و شبہ پاتا ہوں اس بارے میں حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ نے فرمایا ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ (یعنی دوسری بار جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا) اس کی قسمت ہے کہ اس کو جماعت کا ثواب بھی مل گیا۔ (مالک۔ ابوداؤد)

دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم

۱۰۸۷ وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت یزید بن عامر رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں بیٹھ گیا اور آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہوا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ اَحْسَبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَّهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

نماز پڑھ کر واپس آئے اور مجھ کو بیٹھے دیکھا تو فرمایا۔ یزید کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ میں مسلمان ہوں۔ آپؐ نے فرمایا پھر کس چیز نے تجھ کو روکا کہ تو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھے۔ میں نے کہا میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا اور میرا خیال تھا کہ آپ بھی نماز سے فارغ ہو چکے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا جب تو نماز کو آئے اور لوگوں کو نماز پڑھتا دیکھے تو تو بھی ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جا اور جو نماز تو پڑھ چکا ہے وہ تیرے لئے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض سمجھی جائے گی (ابوداؤد)

۱۰۸۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتا ہوں پھر مسجد میں نماز کو پاتا ہوں تو کیا میں ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لوں۔ انھوں نے کہا ہاں۔ اس شخص نے پوچھا ایسی حالت میں ان دونوں نمازوں میں سے کس کو اپنی (فرض) نماز قرار دوں۔ ابن عمرؓ نے کہا یہ تیرا کام نہیں ہے یہ خدا کے سپرد ہے وہ جس کو چاہے فرض نماز قرار دے۔ (مالکؒ)

ایک نماز کو دوبارہ نہ پڑھنے کا حکم

۱۰۸۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت میمونہؓ کے آزاد کردہ غلام سلیمان کہتے ہیں کہ ہم مقام بلاط میں ابن عمرؓ کے پاس گئے لوگ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے میں نے ابن عمرؓ سے کہا۔ کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ انھوں نے کہا میں نماز پڑھ چکا ہوں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو مرتبہ نہ پڑھو۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ احمد)

وہ اوقات جن میں دوبارہ نماز پڑھنا ممنوع ہے

۱۰۹۰ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جس شخص نے نماز پڑھی مغرب کی یا صبح کی اور پھر ان نمازوں کو امام کے ساتھ پایا تو دوبارہ ان کو نہ پڑھے۔ (مالکؒ)

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا سنتوں کا بیان اور فضائل!

فصل اول

سنتوں کی تعداد اور ان کے پڑھنے کی فضیلت

۱۰۹۱ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ

حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات دن میں بارہ ۱۲ رکعتیں پڑھے، اس کے واسطے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ یعنی ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور دو ۲ رکعتیں

بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد۔ دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے۔ (ترمذی)

وَفِيْ رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے (ام حبیبہؓ نے) کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان بندہ جو نماز پڑھے خالص خدا کے لئے روزانہ بارہ رکعتیں نفل سوائے فرض کے مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بناتا ہے، یا یہ الفاظ ہیں کہ اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

۱۰۹۲/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد آپ کے گھر میں۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حفصہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو ہلکی رکعتیں اُس وقت پڑھا کرتے تھے جب فجر طلوع ہو جاتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

جمعہ کی سنتیں

۱۰۹۳/۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد کوئی نماز (مسجد میں) نہ پڑھتے اور واپس گھر چلے آتے۔ پھر گھر میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کے نوافل کی تعداد

۱۰۹۴/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَكَانَ اِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ اِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ پھر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور مغرب کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھ کر گھر میں تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر آپ عشاء کی نماز لوگوں کو پڑھاتے اور میرے گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو (تہجد کی نماز) نو رکعت پڑھتے جن میں وتر بھی شامل تھے۔ اور رات کو دیر تک کھڑے ہو کر اور دیر تک بیٹھ کر (آنحضرت صلعم) نماز پڑھتے اور جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کرتے اور جب صبح روشن ہوتی تو دو رکعت پڑھتے۔ (مسلم)

وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ۔

ابوداؤد نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ (صبح کی دو رکعتیں پڑھ کر) آپ مسجد میں تشریف لے جاتے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے۔

فجر کی سنتوں کی تاکید

۱۰۹۵/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ حفاظت صبح کی دو سنتوں کی فرماتے تھے (یعنی ان کو ہمیشہ پڑھتے تھے)۔ (بخاری ومسلم)

فجر کی سنتوں کی فضیلت

۱۰۹۶/۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو سنتیں دنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہیں۔ (مسلم)

مغرب کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت پڑھنے کا حکم

۱۰۹۷/۷ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مغفل کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو رکعتیں نماز پڑھو مغرب کے فرضوں سے پہلے۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا جو چاہے پڑھے اور جو نہ چاہے نہ پڑھے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ کہیں لوگ ان رکعتوں کو سنت مؤکدہ نہ قرار دیدیں۔ (بخاری ومسلم)

جمعہ کے بعد چار رکعت سنتیں پڑھنی چاہئیں

۱۰۹۸/۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو نماز جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے اس کو چاہئے کہ وہ چار رکعتیں پڑھے۔ (مسلم)

وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا۔

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص تم میں سے جمعہ کی نماز پڑھے اس کو چاہئے کہ وہ نماز جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

فصل دوم

ظہر کی سنتیں پڑھنے کی فضیلت

۱۰۹۹/۹ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام حبیبہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو کوئی حفاظت کرے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی، اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی، خداوند تعالےٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھنے کی فضیلت

۱۱۰۰/۱۰ وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے کی ہیں جن کے درمیان میں (یعنی دو رکعتوں میں) سلام نہیں ہے۔ پس جو کوئی ان کو پڑھے اس کے لئے آسمان کے دروازے

(رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ) کھول دیئے جاتے ہیں۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

نماز فی الزوال کی فضیلت

۱۱۰۱ (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَائِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عبد اللہ بن سائب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دن ڈھلے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی عمل صالح اس وقت آسمان پر جائے۔ (ترمذی)

عصر کی سنتیں

۱۱۰۲ (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا۔ (رواہ احمد والترمذی وابو داؤد)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اس شخص پر رحمت نازل کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے (احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔)

عصر کی سنتیں دو رکعت ہیں یا چار رکعت؟

۱۱۰۳ (۱۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے جن کے درمیان ملائکہ مقربین پر اور مومنین و مسلمین میں سے جو لوگ آپ کے تابع ہیں ان پر آپ سلام بھیجتے تھے (یعنی التحیات پڑھتے تھے)۔ (ترمذی)

۱۱۰۴ (۱۴) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔ (رواہ ابو داؤد)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ (ابو داؤد)

صلوٰۃ اوابین کی فضیلت

۱۱۰۵ (۱۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً۔ (رواہ الترمذی) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور ان کے درمیان کوئی بری بات زبان سے نہ نکالے تو اس کو بارہ برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

صلوٰۃ الاوابین کی انتہائی تعداد بیس رکعت ہے

۱۱۰۶ (۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مغرب کے بعد بیس رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (ترمذی)

عشاء کی سنتیں

۱۱۰۷ (۱۷) وَعَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّى أَرْبَعَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ کر ہمیشہ میرے ہاں آتے اور چار یا چھ رکعت نماز پڑھتے۔

رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) (ابوداؤد)

ارشاد ربانی "ادبار النجوم" اور "ادبار السجود" سے مغرب کی سنتیں مراد ہیں

۱۱۰۸/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارَ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قرآن مجید کے الفاظ) اِدْبَارَ النُّجُوْمِ سے مُراد نمازِ فجر سے پہلے کی دُو رکعتیں ہیں۔ اور اِدْبَارَ السُّجُوْدِ سے مُراد مغرب کے بعد کی دُو رکعتیں ہیں۔ (ترمذی)

فصل سوم

ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھنے کا ثواب

۱۱۰۹/۱۹ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلٰوةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عمر رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعتیں ہیں جن کو حساب میں تہجد کی نماز کے برابر شمار کیا جاتا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت خدا کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ (یعنی پھرتے ہیں سائے ہر چیز کے دائیں جانب اور بائیں جانب سجدہ کرتے ہوئے اللہ کے لئے اور وہ ذلیل ہیں)۔

عصر کے بعد کی دو رکعت نماز کا ذکر

۱۱۱۰/۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نہیں ترک کیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دُو رکعتیں کبھی میرے گھر میں۔ (بخاری ومسلم)۔ اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور کی رُوح قبض کی کہ نہیں ترک کیا آپ نے ان دونوں رکعتوں کو جب تک کہ

غروب آفتاب کے بعد اور نمازِ مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا مسئلہ

۱۱۱۱/۲۱ وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مختار بن فلفل رضہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضہ بن مالک سے عصر کے بعد کی نفلوں کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے بیان کیا کہ عمر رضہ اس شخص کے ہاتھ پر ضرب لگاتے تھے جو عصر کے بعد نماز پڑھتا تھا (یعنی آپ منع فرماتے تھے عصر کے بعد نماز پڑھنے کی) حالانکہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب غروب ہوجانے پر مغرب کی نماز سے پہلے دُو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ پھر کہا میں نے انس رضہ سے کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دُو رکعت نماز پڑھتے تھے انھوں نے کہا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دُو رکعت نماز پڑھتے دیکھتے تھے اور نہ تو منع فرماتے تھے اور نہ حکم دیتے تھے۔ (مسلم)

۱۱۱۲/۲۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا بِالْمَدِیْنَۃِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ اِبْتَدَرُوْا السَّوَارِیَ فَرَکَعُوْا رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِیْبَ لَیَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَیَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوۃَ قَدْ صُلِّیَتْ مِنْ کَثْرَۃِ مَنْ یُّصَلِّیْهِمَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے۔ پس جس وقت موذن مغرب کی اذان دیتا تو (صحابہؓ) دوڑتے مسجد کے ستونوں کی طرف اور دو رکعت پڑھتے۔ یہاں تک کہ کوئی اجنبی آکر دیکھتا تو یہ خیال کرتا کہ شاید نماز ہو چکی ہے۔ اس لئے کہ ان دو رکعتوں کے پڑھنے والے بہت سے آدمی ہوتے تھے۔ (مسلم)

۱۱۱۳/۲۳ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَیْتُ عُقْبَۃَ الْجُهَنِیَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ اَبِیْ تَمِیْمٍ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَۃُ اِنَّا کُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا یَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

مرثد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں عقبہ جہنی کے پاس گیا اور کہا کیا تم ابو تمیم کے اس فعل کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھتے کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں؟ عقبہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا پھر اب کس چیز نے تم کو اس سے روک رکھا ہے۔ انھوں نے کہا دنیا کے شغل نے۔ (بخاری)

نوافل گھروں میں ادا کئے جائیں

۱۱۱۴/۲۴ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی مَسْجِدَ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰی فِیْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ یُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِہٖ صَلٰوۃُ الْبُیُوْتِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ وَالنَّسَائِیِّ قَامَ نَاسٌ یَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِهٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فِی الْبُیُوْتِ۔

حضرت کعبؓ بن عجرہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم قبیلۂ بنو عبد اشہل کی مسجد میں تشریف لائے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھی پس جب لوگ مغرب کی نماز پڑھ چکے تو حضورؐ نے دیکھا کہ وہ نفل پڑھ رہے ہیں آپؐ نے فرمایا یہ نماز (نفل تو) گھروں میں پڑھنے کی ہے۔ (ابوداؤد)۔ اور ترمذی ونسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (مغرب کی نماز کے بعد) لوگ کھڑے ہوئے اور نفل پڑھنے لگے (یہ دیکھ کر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم پر لازم ہے کہ یہ نماز گھروں میں پڑھو۔

مغرب کی سنتوں میں طویل قرأت

۱۱۱۵/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطِیْلُ الْقِرَاءَۃَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰی یَتَفَرَّقَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں لمبی قرأت کرتے تھے یہاں تک کہ مسجد سے لوگ چلے جاتے تھے۔ (ابوداؤد)

مغرب کے بعد نفل نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۱۱۶/۲۶ وَعَنْ مَکْحُوْلٍ یَبْلُغُ بِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ یَتَکَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ مُرْسَلًا۔ (رَزِیْنٌ)

مکحولؒ (تابعی) اس روایت کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے اور کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھے اور ایک روایت میں چار رکعت کے الفاظ ہیں اور نماز مغرب اور ان رکعتوں کے درمیان دنیا کی کوئی بات نہ کرے اس کی یہ نماز مقام علیین پہنچائی جاتی ہے۔ (مرسلاً۔ رزین)

علیین کیا ہے؟

۱۱۱۷/۲۷ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ نَحْوَہٗ وَزَادَ فَکَانَ یَقُوْلُ عَجِّلُوْا الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَکْتُوْبَۃِ

حضرت حذیفہ رضؓ بھی اسی قسم کی روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے

(رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَّرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ) ۔

کہ مغرب کے بعد کی دو رکعتوں کو جلدی پڑھو اس لئے کہ وہ فرض نماز کے ساتھ لے جائی جائیں گی۔ (بیہقی۔ رزین)

فرض و نوافل کے درمیان فرق کرنا چاہیے۔

۱۱۱۸/۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنْ لَا تُوْصَلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ نافع بن جبیر نے ان کو سائب کے پاس بھیج کر یہ دریافت کرایا کہ معاویہ رض نے جو چیز ان کی نماز کے متعلق دیکھی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ سائب نے جواب میں کہا کہ میں نے حضرت معاویہ رض کے ساتھ جمعہ کی نماز مقصورہ[1] میں پڑھی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے نماز پڑھی (جمعہ کی سنتیں) اس کے بعد جب معاویہ رض گھر پہنچے تو مجھ کو بلوایا اور کہا جو کام آج تم نے کیا پھر نہ کرنا (یعنی جمعہ کے فرضوں کے بعد فوراً ہی سنت نماز نہ پڑھنا) جب تم جمعہ کی نماز پڑھو، تو اُس وقت تک کوئی اور نماز نہ پڑھو جب تک کسی سے کوئی بات نہ کرلو۔ یا وہاں سے اُٹھ کر دوسری جگہ نہ چلے جاؤ۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں جب تک درمیان میں بات چیت نہ کرلیں یا مسجد سے باہر نہ چلے جائیں۔ (مسلم)

۱۱۱۹/۲۹ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رض جب مکہ میں جمعہ کی نماز پڑھ چکتے تو (اپنی جگہ سے) آگے بڑھ جاتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے، اس کے بعد پھر آگے بڑھتے اور چار رکعت نماز پڑھتے۔ اور جب آپ مدینہ میں ہوتے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر گھر چلے جاتے اور گھر میں دو رکعتیں پڑھتے مسجد میں نہ پڑھتے آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ أَرْبَعًا۔

اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عطاء نے کہا۔ میں نے حضرت ابن عمر رض کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد چار رکعتیں۔

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ رات کی نماز کا بیان

فصل اوّل

آپ رات میں عشاء و فجر کے درمیان اکثر گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے

۱۱۲۰/۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد فجر تک کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعت نماز پڑھتے اور

---

[1] "مقصورہ" قصر سے مشتق ہے، صیغہ مفعول میں۔ بہ معنی چھوٹا کیا ہوا۔ چونکہ حضرت معاویہ رض دیکھ چکے تھے ۲۵۔ ذی حجہ ۲۳ھ نماز فجر پڑھانے کی حالت میں امیر المومنین حضرت عمر رض کو اور ۱۷۔ رمضان ۴۰ھ کو حضرت علی رض کو نماز پڑھاتے میں اسلام دشمنوں نے زخم لگائے تھے، اس لئے انھوں نے اپنی حفاظت کے لئے مسجد میں مقصورہ بنوا لیا تھا

صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر کی اسی میں شامل کر لیتے (یعنی گیارھویں رکعت) اور وتر کی اس رکعت میں اتنا لمبا سجدہ کرتے جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں پڑھے۔ پھر جب مؤذن فجر کی اذان سے فارغ ہوتا اور صبح کی روشنی پھیل جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے اور دو ہلکی رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھتے پھر اپنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس نماز کی تکبیر کہنے کی اجازت حاصل کرنے آتا اور آپ نماز کو تشریف لے جاتے (بخاری ومسلم)

فجر کی فرض نماز اور سنتوں کے درمیان بات چیت کرنا

۱۱۲۱/۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو سنتیں پڑھ چکتے تو (میری طرف متوجہ ہوتے) اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور میں سوتی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔ (مسلم)

آپ فجر کی سنتوں سے فارغ ہو کر استراحت فرماتے تھے

۱۱۲۲/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو سنتیں پڑھ چکتے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ (یعنی قبلہ رُخ)۔ (بخاری ومسلم)

رات میں آپ کتنی رکعتیں پڑھتے تھے

۱۱۲۳/۴ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جن میں وتر بھی شامل تھے اور دو رکعتیں فجر کی سنتیں بھی۔ (مسلم)

۱۱۲۴/۵ وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رض سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا سوال کیا (یعنی آپ کتنی رکعتیں پڑھتے تھے) حضرت عائشہ نے جواب دیا کبھی سات رکعتیں کبھی نو اور کبھی گیارہ، علاوہ فجر کی سنتوں کے۔ (بخاری)

دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے

۱۱۲۵/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے اُٹھتے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھتے۔ (مسلم)

۱۱۲۶/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی رات کی نماز کے لئے اُٹھے تو پہلے دو ہلکی رکعتیں پڑھے۔ (مسلم)

۱۱۲۷/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رات کو اپنی خالہ

مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ. حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ فَأَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهُ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّأَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّذَكَرَ وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّأَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّفِيْ أُخْرٰى لِمُسْلِمٍ أَعْطِنِيْ نُوْرًا وَّفِيْ أُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا۔

حضرت میمونہ رض کے یہاں رہا۔ اس شب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے۔ آپ نے تھوڑی دیر اپنی بیوی (حضرت میمونہ رض) سے باتیں کیں اور پھر سو رہے۔ پھر جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا یا اس سے کچھ کم تو آپ اُٹھے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیت پڑھی: اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ (تا ختم سورۃ) یعنی آسمان اور زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں (آخر سورہ تک پڑھی)۔ پھر مشک کی طرف گئے اس کا مُنہ کھولا اور پیالے میں پانی بھرا۔ پھر اچھی طرح وضو کیا۔ بعد ازاں کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی (یہ دیکھ کر) میں بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔ وضو کیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا کان پکڑا اور بائیں جانب سے دائیں طرف پھیر دیا۔ پس حضورؐ نے تیرہ رکعت پوری کیں۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ آپ کے خراٹے کی آواز آنے لگی۔ اور آپ کی یہ عادت تھی کہ جب آپ سوتے تو خراٹے لیتے۔ اس کے بعد بلال رضؓ نے اذان دی۔ اور آپ کو نماز کی تیاری سے آگاہ کیا۔ آپ اُٹھ بیٹھے اور بغیر وضو کئے نماز پڑھی اور آپ کی وہ دُعا جو سُنتوں اور فرضوں کے درمیان آپ مانگتے یہ تھی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَسَارِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا۔ (یعنی اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر میری آنکھوں میں نور دے، میرے کانوں میں نور، میری داہنی جانب نور، میری بائیں طرف نور، میرے اوپر نور میرے نیچے نور، میرے سامنے نور میرے پیچھے نور اور پیدا کر میرے واسطے نور۔) اور بعض راویوں نے یہ الفاظ بھی دعا میں لکھے ہیں وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا اور میری زبان میں نور۔ اور بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ فِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا۔ یعنی میرے پٹھوں میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور، میرے بالوں میں نور اور میری جلد میں نور پیدا کر۔ (بخاری و مسلم)۔ اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا۔ یعنی اور میری جان میں نور اور بڑا کر میرے واسطے نور۔ اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں' اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا (یعنی اے اللہ مجھ کو نور عطا فرما)

وتر کی تین رکعتیں ہیں

۱۱۳۸ (۹) وَعَنْهُ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتّٰى

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک رات میں سوئے۔ پس آپ رات کو بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کیا اور پھر یہ آیت پڑھی: اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ

خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

الْاَرْضِ (تا آخر سورہ) پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی، جس میں قیام، رکوع اور سجدہ کو بہت دراز کیا۔ پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ تین بار آپ نے اسی طرح کیا اور چھ رکعتیں پڑھیں اور ہر دفعہ مسواک کی اور وضو کیا اور مذکورہ بالا آیات کو پڑھا۔ پھر تین رکعتیں وتر کی پڑھیں۔ (مسلم)

آنحضرت کی نمازِ تہجد کی کیفیت

۱۱۲۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ هُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَأَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّأِ مَالِكٍ وَسُنَنِ أَبِيْ دَاوٗدَ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ۔

زید بن خالد الجہنی رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک مرتبہ یہ ارادہ کیا کہ آج رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھتا رہوں گا چنانچہ پہلے تو آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو لمبی رکعتیں پڑھیں جو لمبی سے لمبی تھیں پھر دو رکعتیں درمیانی دو رکعتوں سے کم پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں ان سے کم پڑھیں، پھر دو رکعتیں ان سے کم پڑھیں، پھر دو رکعتیں ان سے کم پڑھیں، پھر وتر پڑھے اور یہ سب تیرہ ۱۳ رکعتیں ہوئیں۔ مسلم نے ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا چار مرتبہ بیان کیا۔

(مسلم۔ افرادِ للحمیدی۔ مالک۔ ابو داؤد)

آنحضرت آخر عمر میں نفل بیٹھ کر پڑھتے تھے

۱۱۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب (آخری عمر میں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم بھاری ہوگیا تو آپ کی اکثر نفل نماز بیٹھ کر پڑھی جاتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

نمازِ تہجد میں آپؐ کون سی کونسی سورتیں پڑھتے تھے

۱۱۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَالِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ میں قرآن مجید کی اُن سورتوں سے واقف ہوں جو ایک دوسرے کے مماثل ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو جمع کرتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے بیس ۲۰ سورتیں بیان کیں جو مفصل کے اول میں ہیں اور جن کو انھوں نے جمع کیا ہے آنحضرتؐ ان سورتوں کو اس طرح جمع کرتے تھے کہ ایک ایک رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتے اور ان سورتوں میں سے آخری دو سورتیں حٰمٓ الدُّخَانُ اور عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فصلِ دوم

آپؐ کی نمازِ تہجد کی کیفیت

۱۱۳۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رات

وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوْعِهِ يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهِ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

کے وقت نماز پڑھتے دیکھا ہے چنانچہ آپ تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر کہتے ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ (یعنی ملک، ہر کائنات کا مالک اور غلبہ و بڑائی اور بزرگی کا مالک) اس کے بعد سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھتے پھر سورۂ بقرہ پڑھتے اور اس کے بعد رکوع کرتے اور آپ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہوتا اور آپ رکوع میں پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔ پھر آپ رکوع سے سر اٹھاتے۔ اور آپ کا قومہ (یعنی رکوع کے بعد کھڑا ہونا) رکوع کے مساوی ہوتا تھا۔ قومہ میں آپ کہتے لِرَبِّیَ الْحَمْدُ (یعنی میرے پروردگار ہی کے لئے ساری تعریف ہے) پھر آپ نے سجدہ کیا۔ آپ کا سجدہ بھی قیام (یعنی قومہ) کے برابر ہوتا۔ آپ سجدہ میں کہتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پھر آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور آپ دونوں سجدوں کے درمیان ایک سجدہ کے بقدر بیٹھتے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اسی طرح آپ نے چار رکعتیں پڑھیں جن میں سورۂ بقرہ سورۂ آل عمران سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ یا سورہ انعام پڑھیں۔ (ابوداؤد)

نمازِ تہجد میں زیادہ قیام کی فضیلت

۱۱۳۳/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی (نماز میں) دس آیتیں پڑھے، اس کا نام غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جو کوئی سو آیتیں پڑھے اس کا نام فرماں برداروں میں لکھا جاتا ہے اور جو کوئی ایک ہزار آیتیں پڑھے اس کا نام کثیر ثواب حاصل کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

نمازِ تہجد میں آپؐ کی قرأت کا طریقہ

۱۱۳۴/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رات کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت مختلف ہوتی تھی، کبھی بلند اور کبھی پست۔ (ابوداؤد)

۱۱۳۵/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتنی آواز سے قرأت کرتے کہ اگر آپ حجرہ کے اندر بیٹھتے اور پڑھتے تو صحن میں اس کو سنا جاتا۔ (ابوداؤد)

تہجد کی قرأت کے سلسلے میں ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ کا طریقہ اور آپؐ کی راہنمائی

۱۱۳۶/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّيْ

حضرت ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہے تھے پست آواز میں۔ پھر آپ حضرت عمر رضؓ کے پاس سے گزرے جو بلند آواز سے نماز پڑھ

رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ)

رہے تھے۔ ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ جب ابو بکر رضؓ اور عمر رضؓ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یکجا ہوئے تو حضورؐ نے فرمایا۔ ابو بکرؓ تمہارے قریب میں گزر رہا تھا اور تم پست آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں اس کو سُنا تا تھا جس سے مناجات کر رہا تھا (وہ سب کچھ سُنتا ہے اس کو بلند آواز سے سُنانے کی ضرورت نہیں ہے) پھر آپ نے عمرؓ سے فرمایا۔ عمر میں تمہارے پاس سے گزرا اور تم بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں سوتے ہوئے آدمیوں کا جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا ابو بکر رضؓ تم اپنی آواز کو تھوڑا بلند کر دو اور عمر رضؓ سے فرمایا تم اپنی آواز کو ذرا پست کرو۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

آپؐ ایک آیت پڑھتے پڑھتے تمام رات کھڑے رہے

۱۱۳۷/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ بِاٰيَةٍ وَّالْاٰيَةُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ذر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا (تہجد کی نماز میں) صبح تک اور یہ آیت پڑھتے رہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ کا یعنی اے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹ جانا چاہیے

۱۱۳۸/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی صبح کی دو سنتیں پڑھ چکے تو داہنے پہلو پر لیٹ جائے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)

فصل سوم

مداومتِ عمل

۱۱۳۹/۲۰ وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مسروق رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کونسا عمل بہت پسند تھا؟ انھوں نے کہا وہ عمل جو ہمیشہ کیا جائے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لئے کس وقت اُٹھتے تھے۔ انھوں نے کہا اس وقت جب کہ مرغ کی آواز سُنتے۔ (بخاری و مسلم)

آپؐ کے رات کے معمول

۱۱۴۰/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَّرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَّرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نہ چاہتے تھے یہ کہ دیکھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتا ہوا۔ مگر یہ کہ دیکھتے تھے ہم آپ کو نماز پڑھتا ہوا۔ اور نہ چاہتے تھے ہم یہ کہ دیکھیں آپ کو سوتا ہوا مگر یہ کہ دیکھتے تھے ہم آپ کو سوتا ہوا (یعنی آپ سوتے بھی تھے اور نماز تہجد بھی پڑھتے تھے)۔ (نسائی)

۱۱۴۱/۲۲ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ اِلٰى اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں سے ایک شخص نے کہا (اپنے دوستوں سے یا اپنے دل میں) کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اور (یہ ارادہ کیا تھا کہ) میں خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھوں گا تاکہ میں آپ کے فعل کو (اپنی آنکھوں سے دیکھوں اور خود بھی ایسا ہی کروں چنانچہ میں نے دیکھا کہ) آپ جب عشا کی نماز پڑھ چکے تو لیٹ رہے اور دیر تک سوتے رہے پھر بیدار ہوئے اور آسمان پر نگاہ ڈالی اور یہ آیت پڑھی رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا (یہ آیت لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ تک پڑھی۔ پھر آپ بستر کی جانب متوجہ ہوئے اور مسواک نکالی اور پھر چھاگل سے پیالہ میں پانی لیا پھر مسواک کی (اور وضو کیا) اور اس کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ نے اتنی دیر نماز پڑھی جتنی دیر کہ آپ سوئے۔ اِس کے بعد آپ پھر سو رہے اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ اتنی دیر سوئے جتنی دیر کہ آپ نے نماز پڑھی۔ پھر آپ بیدار ہوئے اور اسی طرح کیا جس طرح پہلے کیا تھا اور وہی پڑھا جو پہلی مرتبہ پڑھا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر سے پہلے تین مرتبہ اسی طرح کیا۔ (نسائی)

۱۱۴۲/۲۳ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت یعلی رضؓ بن مملک کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت اُمّ سلمہ رضؓ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے متعلق دریافت کیا (جو آپ رات کو پڑھتے تھے) انھوں نے فرمایا آپ کی قرأت اور نماز سے تم کو کیا حاصل ہوگا (یعنی تم میں اتنی قوت کہاں کہ تم اتنی نماز اور قرأت کرسکو) آپ رات کو نماز پڑھتے تھے پھر سو رہتے تھے۔ پھر جس قدر آپ سوتے تھے اتنی ہی دیر آپ نماز پڑھتے تھے۔ پھر اتنی ہی دیر آپ سوتے تھے جتنی دیر آپ نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ صبح نمودار ہوتی تھی (یعنی یہ سلسلہ رات بھر جاری رہتا تھا کہ آپ تھوڑی دیر سوتے اور پھر اتنی ہی دیر نماز پڑھتے تھے) اِس کے بعد حضرت اُمّ سلمہ رضؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرأت بیان کی یہانتک کہ ایک ایک حرف آپ کے قرأت کا بیان کیا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں کیا پڑھتے تھے؟

فصلِ اوّل

نمازِ تہجد میں آپؐ کی دعا

۱۱۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو یہ دعا کرتے (یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد یا رکوع کے بعد) اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ۔ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (یعنی اے اللہ! سب تعریف تیرے ہی لئے ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور اس چیز کو جو ان کے درمیان ہے اور تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کا روشن کرنے والا ہے اور تیرے ہی لئے ساری تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے اس کا مالک ہے اور تیرے ہی لئے ساری تعریف ہے تو ہی حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری ملاقات حق ہے تیرا قول حق ہے جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور محمدؐ حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! تیرا ہی تابعدار ہوا میں تجھ ہی پر ایمان لایا میں اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا میں نے تیری طرف رجوع کیا میں نے تیری ہی مدد سے میں اپنے دشمنوں سے جھگڑتا ہوں اور تیری ہی طرف فریاد لایا میں۔ بس تو بخش دے میرے ان گناہوں کو جو میں نے پہلے کئے ہیں اور جو بعد میں کروں گا اور جو پوشیدہ طور پر کئے میں نے اور جن کو ظاہر طور پر کیا میں نے اور تو ان گناہوں کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔ (بخاری ومسلم)

۱۱۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنی نماز کو اس دعا سے شروع کرتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ

يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (یعنی اے اللہ! اے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، اے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے، اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہی فیصلہ کرے گا قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان اس چیز میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں میری رہنمائی کر اس چیز میں جس میں اختلاف کیا گیا ہے امر حق سے، تو ہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف۔ (مسلم)

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی تسبیح اور اس کی فضیلت

۱۱۲۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا مانگے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ۔ کوئی معبود نہیں اس کے سوا اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے عبادت پر قوت مگر اس کی مدد سے اور اس کے بعد یہ کہے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ (یعنی اے اللہ! مجھ کو بخش دے) یا آپ نے یہ فرمایا کہ پھر دعا کرے قبول کی جائے گی اور وضو کر کے اگر نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔ (بخاری)

فصل دوم

جاگنے کے وقت آپ کی دعا

۱۱۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ کہتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (یعنی اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں تیری تعریف کے ساتھ اور بخشش چاہتا ہوں اپنے گناہوں کی اور تجھ سے تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں زیادتی عطا فرما۔ میرے دل میں کجی پیدا نہ ہونے دے ہدایت عطا فرمانے کے بعد، اور اپنے پاس سے میرے لئے رحمت عطا فرما۔ تو ہی بہت بخشنے والا ہے)۔ (ابو داؤد)

رات میں بیداری کے بعد ذکر اللہ کی فضیلت

۱۱۲۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَبِیْتُ عَلٰی ذِکْرٍ طَاہِرًا فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْأَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان جو پاکی کی حالت میں (یعنی باوضو) خدا کا ذکر کرتا ہوا سوئے اور پھر رات کو بیدار ہو اور خدا سے بھلائی کی دعا مانگے، مگر یہ کہ اس کو دین و دنیا کی بھلائی عطا فرماتا ہے۔ (احمد و ابوداؤد)

نمازِ تہجد سے پہلے آپؐ کی تسبیح و دعا

۱۱۴۸/۹ وَعَنْ شَرِیْقِ الْھَوْزَنِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَأَلْتُھَا بِمَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ اِذَا ھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَتْ سَأَلْتَنِیْ عَنْ شَیْءٍ مَا سَأَلَنِیْ عَنْہُ اَحَدٌ قَبْلَکَ کَانَ اِذَا ھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰہَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ عَشْرًا ثُمَّ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

شریق الہوزنی کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تھے تو (عبادت کو) کس چیز سے شروع کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تم نے مجھ سے (وہ بات پوچھی ہے جو آج تک کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کی۔) آپ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے، دس مرتبہ الحمد للہ کہتے، دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہتے، دس بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے، اور دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے اور دس مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے پھر یہ کہتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ دس مرتبہ، اس کے بعد نماز (تہجد) پڑھتے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۱۱۴۹/۷ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ) وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ بَعْدَ قَوْلِہٖ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثَلٰثًا وَفِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ یَقْرَءُ

حضرت ابوسعید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے پھر پڑھتے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر کہتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اس کے بعد کہتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

اور ابوداؤد نے غَیْرُکَ کے بعد یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ پھر آپ یہ فرماتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین مرتبہ۔ پھر قرأت فرماتے۔

۱۱۵۰/۸ وَعَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ عِنْدَ حُجْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ اَسْمَعُہٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الْھَوِیَّ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ الْھَوِیَّ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے قریب ہی رات بسر کرتا تھا، جب آپ رات کو اٹھتے تو میں آپ کی آواز کو سنتا تھا۔ آپ دیر تک سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتے رہتے۔ پھر کہتے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دیر تک۔
(نسائی۔ ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کی عبادت پر رغبت دلانے کا بیان

فصل اوّل

رات میں عبادات خداوندی سے روکنے کی شیطان کی مکاریاں

۱۱۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گرہ لگاتا ہے شیطان جب تم میں سے کوئی سوتا ہے اس کی سر کی گدی پر تین گرہ اور ہر گرہ پر (یعنی سونے والے کے دل میں) یہ بات ڈالتا ہے کہ رات بہت بڑی ہے پس تو سوتا رہ۔ پھر اگر وہ سونے والا جاگ اٹھتا ہے اور خدا کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کرتا ہے تو اس کی ایک اور گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وہ نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ خوش اور بشاش ہو جاتا ہے اور اگر وہ نہ جاگا اور ذکر خدا نہ کیا تو وہ اس حالت میں صبح کو اٹھتا ہے کہ سست و کاہل اور پلید ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

آپ کی کثرت عبادات ادائے شکر کے لئے ہوتی تھی

۱۱۵۲ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر طویل قیام کرتے کہ پیروں پر ورم ہو جاتا۔ صحابہ رضؓ عرض کرتے یا رسول اللہ! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں آپ کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ بخشدیئے گئے ہیں؟ تو آپ فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری و مسلم)

رات میں عبادت خداوندی کے لئے نہ اٹھنے والے کی برائی

۱۱۵۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهٖ أَوْ قَالَ فِي أُذُنَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ رات بھر پڑا سوتا رہتا ہے اور صبح تک نہیں اٹھتا اور نہ نماز کو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا شیطان اس کے کان میں پیشاب کرتا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ شیطان اس کے دونوں کانوں میں پیشاب کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

عورتوں کے لئے نماز تہجد کا ذکر

۱۱۵۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ سُبْحَانَ

حضرت ام سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک روز رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے نیند سے اٹھے

اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ یُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ یُرِیْدُ اَزْوَاجَهٗ لِکَیْ یُصَلِّیْنَ رُبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٌ فِی الْاٰخِرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الخزائن وماذا انزل من الفتن (یعنی اللہ تعالیٰ کس قدر پاک ہے، اتارے گئے ہیں رات میں خزانے اور کس قدر نازل کئے گئے ہیں فتنے) پھر آپ نے فرمایا۔ کون ہے جو حجرے والیوں کو جگائے (حضورؐ کی مراد ازواج مطہرات رضہ سے تھی) تاکہ وہ نماز پڑھیں اس لئے کہ بہت سی عورتیں ہیں جو کپڑے پہننے والیاں ہیں دنیا میں اور ننگی ہیں آخرت میں۔ (بخاری)

رحمتِ خداوندی کے نزول و قبولیت دعا کا وقت

۱۱۵۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ یَبْسُطُ یَدَیْهِ یَقُوْلُ مَنْ یُّقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پروردگار بزرگ و برتر روزانہ رات کے وقت دنیا کے آسمان پر اترتا ہے جب کہ آخری تہائی رات باقی رہتی ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اس کے سوال کو پورا کروں، کون ہے جو مغفرت چاہے مجھ سے اور میں بخش دوں اس کو۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر خداوند تعالیٰ کھولتا ہے اپنے لطف اور رحمت کے ہاتھوں کو اور کہتا ہے کون ہے جو قرض دے ایسے شخص کو جو نہ تو فقیر ہے اور نہ ظالم۔ صبح تک خداوند تعالیٰ یہی فرماتا رہتا ہے۔

ہر رات میں قبولیت کی ایک ساعت آتی ہے

۱۱۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَةً لَّا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ یَسْئَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ وَذٰلِكَ کُلَّ لَیْلَةٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رات میں ایک ساعت ہے اگر اس میں کوئی مسلمان دین و دنیا کی بھلائی کی دعا مانگے تو خداوند تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

حضرت داؤدؑ کی نماز اور ان کے روزے

۱۱۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَی اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ صِیَامُ دَاوٗدَ وَکَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَیَنَامُ سُدُسَهٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر نماز داؤد علیہ السلام کی ہے اور بہترین روزوں میں داؤد علیہ السلام کے روزے تھے داؤد علیہ السلام آدھی رات سوتے، تہائی رات قیام (عبادت) کرتے اور باقی رات کا چھٹا حصہ آرام کرتے اور ایک روز روزہ رکھتے اور ایک روز نہ رکھتے۔ (بخاری و مسلم)

رات میں عبادت کے سلسلے میں آپؐ کا معمول

۱۱۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ تَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابتدائی رات میں سوتے اور آخری رات میں بیدار رہتے۔ پھر اگر آپ کو

اٰخِرَہٗ ثُمَّ اِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلٰی اَھْلِہٖ قَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ یَنَامُ فَاِنْ کَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَاءَ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اپنی بیویوں کے پاس رہنے کی ضرورت ہوتی تو آپ اپنی ضرورت کو پورا کرتے اور پھر سو رہتے اور پہلی اذان کے وقت اگر آپ ناپاک ہوتے تو اٹھتے اور غسل فرماتے اور ناپاک نہ ہوتے تو وضو کرتے اور پھر دو رکعت نماز پڑھتے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

نماز تہجد پڑھنے کی تاکید و فضیلت

۱۱۵۹ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمُکَفِّرَۃٌ لِّلسَّیِّاٰتِ وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم کرلو تم اپنے آپ پر رات کے قیام کو (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے کو) کہ یہ طریقہ ان نیک لوگوں کا ہے جو تم سے پہلے تھے اور رات کا قیام تمہارے لئے اللہ سے نزدیکی کا سبب گناہوں کا کفارہ ہے، اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔ (ترمذی)۔

نماز تہجد پڑھنے والوں کی خوش بختی

۱۱۶۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ یَّضْحَکُ اللّٰہُ اِلَیْھِمُ الرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّیْلِ یُصَلِّیْ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِی الصَّلٰوۃِ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِیْ قِتَالِ الْعَدُوِّ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت ابو سعید خدری رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ خوش ہوتا ہے اور ان سے راضی رہتا ہے ایک تو وہ شخص جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے (تہجد کی) دوسرے وہ لوگ جو نماز کے لئے صفوں کو برابر درست کریں اور تیسرے وہ لوگ جو دشمن کے مقابلے پر لڑنے کے لئے صفوں کو ترتیب دیں۔ (شرح السنہ)

آخری شب میں ذکر کی فضیلت

۱۱۶۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَّذْکُرُ اللّٰہَ فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ فَکُنْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا)

حضرت عمروؓ بن عبسہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کا خدا سے سب سے قریب ہونا رات کے پچھلے حصہ میں ہے اگر تجھ سے ممکن ہو کہ اس ساعت میں تو خدا کا ذکر کرے تو تو ایسا ہی کر۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (ترمذی)

شوہر و بیوی دونوں عبادت کے سلسلہ میں ایک دوسرے کی مدد کریں

۱۱۶۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ امْرَاَتَہٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْھِھَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰہُ امْرَاَۃً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَھَا فَصَلّٰی فَاِنْ اَبٰی

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا اس شخص پر رحمت نازل کرے جو رات کو اٹھا اور نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی۔ پھر اگر عورت نہ جاگی تو چھینٹے دیئے اس کے منہ پر پانی کے۔ اور رحمت نازل کرے خدا اس عورت پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے شوہر کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے اور وہ

نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)
انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کا چھینٹا مارے۔ (ابوداؤد، نسائی)

قبولیت دعا کا وقت

۱۱۲۳ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ

حضرت ابوامامہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قبولیتِ دعا کا کونسا وقت ہے؟ آپ نے فرمایا پچھلی رات کے درمیان اور فرض نمازوں کے بعد کا وقت۔ (ترمذی)

اعمال صالحہ کرنے والوں کے لئے بشارت

۱۱۲۴ وَعَنْ أَبِيْ مَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَفِيْ رِوَايَتِهِ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ۔)

حضرت ابومالک اشعری رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے اندر سے باہر کی چیزیں نظر آتی ہیں اور باہر کی چیزیں اندر سے، اللہ تعالےٰ نے ان کو ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو نرمی سے بات کرتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں اور پے در پے روزے رکھتے اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں اور ترمذی نے اسی جیسی حدیث حضرت علی رض سے روایت کی ہے۔ ترمذی کی روایت میں ہے، جس نے عمدہ کلام کیا۔

فصل سوم

نمازِ تہجد کے معمول کو ترک کرنے کی ممانعت

۱۱۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ تو فلاں شخص کی مانند نہ ہو جو رات کو نماز پڑھتا تھا اور پھر اس نے اس کو چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

رات میں حضرت داؤد کی عبادت اور ساعت قبولیت

۱۱۲۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوْقِظُ فِيْهَا أَهْلَهُ يَقُوْلُ يَا آلَ دَاوُدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَإِنَّ هٰذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيْبُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عثمان بن ابی العاص رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ داؤد علیہ السلام کا رات میں ایک وقت مقرر تھا، وہ اس وقت اپنے گھر والوں کو جگاتے اور کہتے اے آلِ داؤد! کھڑے ہو اور نماز پڑھو اس لئے کہ اس ساعت میں اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے، مگر جادوگر اور ظلم سے محصول لینے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (احمد)

نمازِ تہجد کی فضیلت

۱۱۲۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ فرض نمازوں کے بعد سب سے بہتر نماز رات کی نماز ہے۔ (یعنی تہجد کی نماز)۔ (احمد)

تہجد کی نماز برائی سے روکتی ہے

۱۱۶۸/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُولُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور جب صبح ہو جاتی ہے تو چوری کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا نماز بہت جلد اس کو اس کام سے روک دے گی جس کا تو نے ذکر کیا ہے۔ (احمد۔ بیہقی)

اہل خانہ کے ہمراہ نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت

۱۱۶۹/۱۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرات ابوسعید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت جگایا آدمی نے رات کے وقت اپنی بیوی کو اور دونوں نے نماز پڑھی یا دونوں نے دو رکعتیں اکٹھی پڑھیں تو لکھے جاتے ہیں یہ دونوں من ذکر اللہ " کرنے والے مردوں اور عورتوں میں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

امت کے بلند مرتبہ کون لوگ ہیں

۱۱۷۰/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے اشراف (یعنی بلند مرتبہ) وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید کو اٹھانے والے (یعنی حامل و حافظ قرآن) اور رات کو جاگنے والے (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے والے ہیں)۔ (بیہقی)

رات کی عبادت کے سلسلہ میں حضرت عمر کا معمول

۱۱۷۱/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلٰوةِ وَيَقُولُ لَهُمُ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَتْلُو هٰذِهِ الْآيَةَ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑھتے تھے جس قدر خدا چاہتا تھا۔ یعنی جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو اپنے اہل (بیوی) کو نماز کے لئے جگاتے اور کہتے نماز پڑھو! (اٹھو نماز پڑھو) اور پھر یہ آیت پڑھتے وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (یعنی حکم دے اپنے اہل کو نماز کا اور صبر کر اس پر نہیں مانگتے ہم تجھ سے روزی، ہم ہی دیتے ہیں تم کو رزق، اور آخرت پرہیز گاروں کے لئے ہے)۔ (مالک)

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ　اعمال میں میانہ روی کا بیان

فصل اول

۱۱۷۲/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَيَصُومُ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ نہ رکھتے مہینے کے اکثر دنوں میں یہاں تک کہ ہم یہ خیال کر لیتے کہ آپ اس مہینہ میں روزہ نہ رکھیں گے اور آپ اکثر ایام میں روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم

لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

یہ گمان کرتے کہ آپ اب روزہ نہ چھوڑیں گے۔ اور اگر تو چاہتا کہ رات کے وقت آپ کو نماز پڑھتا دیکھے تو دیکھتا آپ کو نماز پڑھتا ہوا اور اگر تو چاہتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو آپ کو سوتا ہوا پاتا۔ (بخاری)

مداومت عمل کی فضیلت

۱۱۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک بہترین اعمال میں سے وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ (بخاری و مسلم)

بساط سے باہر عبادت نہ کرنی چاہیئے

۱۱۴۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اختیار کرو اعمال میں سے جتنا کہ کرسکو (یعنی جتنا عمل کرنے کی ہمیشہ طاقت ہو) اس لئے کہ خداوند تعالےٰ (ثواب دینے میں) ملول نہیں ہوتا جب تک کہ تم ملول نہ ہو (یعنی تنگ آکر نہ چھوڑ دو) (بخاری و مسلم)

اس وقت تک عبادت کرنی چاہیئے جب تک اس میں دل لگے

۱۱۴۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ وَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جب تک خوشی اور اطمینان سے نماز پڑھ سکو تو پڑھو اور جب سست ہو جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

اونگھنے کی حالت میں نماز نہ پڑھنی چاہیئے

۱۱۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو اس کو چاہیئے کہ وہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے اس لئے کہ اونگھتے ہوئے نماز پڑھنے کی حالت میں وہ یہ نہیں سمجھتا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مغفرت کا طالب ہو اور اس کی زبان سے بد دُعا نکل جائے۔ (بخاری و مسلم)

دین آسان چیز ہے اسے اپنے عمل سے سخت اور ہیبت ناک نہ بناؤ

۱۱۴۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین میں آسانی ہے اور جو شخص دین میں سختی کرتا ہے دین اس پر غالب آجاتا ہے پس میانہ روی اختیار کرو، قوت کے موافق عمل کرو خوش رہو اور صبح و شام اور کچھ رات کے حصے[1] میں خدا سے مدد طلب کرو۔ (بخاری)

رات کے بقیہ اوراد و وظائف کو دن میں پڑھ لینا چاہیئے

۱۱۴۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا

[1] یہ اشارہ نماز تہجد کی طرف ہے۔

وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهٗ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَأَهٗ مِنَ اللَّیْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وظیفہ پورا کئے بغیر سو رہا یا کچھ وظیفہ پڑھنے سے رہ گیا اور اس کو نیند آگئی اور پھر اس کو نمازِ فجر اور نمازِ ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو وہ اسی حساب میں شمار کیا جاتا ہے گویا اس نے رات ہی کو پڑھا ہے۔ (مسلم)

معذوری کی حالت میں بیٹھ کر اور لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم

۱۱۴۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ۔ اگر کھڑا ہونے کی قوت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ اور بیٹھنے کی قوت بھی نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر پڑھ۔ (بخاری)

بغیر عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے والے کو آدھا ثواب ملتا ہے

۱۱۴۹ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو (نفل) نماز بیٹھ کر پڑھتا ہے آپ نے فرمایا اگر کھڑے ہو کر پڑھے تو بہتر ہے اور بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے سے آدھا ہے اور جو شخص لیٹ کر پڑھے اس کا ثواب بیٹھے ہوئے پڑھنے کے ثواب کا آدھا ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

نیند آنے تک باوضو ذکر اللہ میں مشغول رہنے والے کی فضیلت

۱۱۵۰ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا وَّذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى یُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ۔ ذَكَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص باوضو اپنے بستر پر جائے اور خدا کا ذکر کرتا رہے، یہاں تک کہ اس کو نیند آجائے اور جب رات کو پہلو بدلے تو خدا سے دین و دنیا کی بھلائی چاہے تو خدا اس کو دین و دنیا کی بھلائی عطا فرما دیتا ہے۔ (اسے نووی نے "کتاب الاذکار" میں ابن السنی کے حوالے سے روایت کیا ہے)۔

وہ خوش نصیب جن سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے

۱۱۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَّجُلَیْنِ رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِّطَائِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰى صَلٰوتِهٖ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰى صَلٰوتِهٖ رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ وَرَجُلٌ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ فَعَلِمَ مَا عَلَیْهِ فِی الْاِنْهِزَامِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار دو شخصوں سے خوش ہوتا ہے (ایک وہ) جو اپنے نرم بچھونے اور لحاف اور اپنی محبوب بیوی سے رات کے وقت نماز کے لئے علیحدہ ہوا۔ خداوند تعالیٰ اس شخص کو دیکھ کر اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو جو صرف نماز کے لئے اپنے نرم و گرم بچھونے اور محبوب زوجہ سے علیحدہ ہوا اور اس چیز کی خواہش سے علیحدہ ہوا جو میرے پاس ہے (یعنی میری رضا اور ثواب) اور اس چیز کے خوف سے جو میرے پاس ہے (یعنی میری ناراضی اور عذاب) اور دوسرا

وَمَالَهٗ فِي الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهٗ. (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

وہ شخص جو صرف خدا کی راہ میں لڑا اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دشمن کے مقابلے سے بھاگ کھڑا ہوا۔ پھر اس نے محسوس کیا بھاگنے میں کتنا بڑا گناہ ہے اور واپس جاکر لڑنے میں کتنا ثواب ہے اور یہ محسوس کرکے وہ لوٹ پڑا اور دشمن سے لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ خداوند تعالےٰ اس کو دیکھ کر فرشتوں سے کہتا ہے۔ میرے بندے کو دیکھو جو واپس آیا محض اس چیز کی آرزو سے جو میرے پاس ہے (یعنی میری رضا اور ثواب) یہاں تک کہ اس نے اپنا خون بہایا (شرح السنۃ)

فصل سوم

۱۱۸۳/۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (نفل) نماز آدمی بیٹھ کر آدھی نماز ہے۔ راوی کہتا ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ بس میں نے اپنا ہاتھ حضورؐ کے سر مبارک پر رکھ دیا (یعنی نماز سے فراغت کے بعد۔ اور سر پر ہاتھ رکھنا عرب میں اظہار تعجب کا طریق تھا) آپ نے فرمایا۔ اے عبداللہ عمرو کے بیٹے! تجھ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھ سے یہ بیان کیا گیا تھا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے اور آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ لیکن میں تم میں سے کسی ایک شخص کے مانند نہیں ہوں (یعنی یہ بات میرے ساتھ مخصوص ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے سے میری نماز کا ثواب آدھا نہیں ہوتا)۔ (مسلم)

نماز میں راحت و سکون ہے

۱۱۸۴/۱۳ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَاَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے کہا کاش میں نماز پڑھوں اور آرام پاؤں (یعنی نماز پڑھنے میں مجھ کو لذت اور سکون حاصل ہو) صحابہ نے اس قول پر اس کو عیب لگایا (یعنی صحابہ یہ سمجھے کہ میں نماز پڑھ کر پھر آرام حاصل کروں اور اس کو برا سمجھا) اس شخص نے (اس غلط فہمی کو رفع کرنے کے لئے کہا) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اے بلال رضہ تکبیر کہہ تاکہ ہم اس سے راحت حاصل کریں (یعنی نماز میں مشغول ہوکر راحت ولذت پائیں)۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْوِتْرِ وتر کا بیان

فصل اوّل

نماز وتر کی رکعتوں کا مسئلہ

۱۱۸۵/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہیں۔ پس جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے جو اس نماز کو طاق بنا دے گی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (بخاری و مسلم)

۸۷/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وتر آخری رات کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

ایک تشہد کے ساتھ پانچ رکعتیں پڑھنے کا مسئلہ

۸۷/۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں سے پانچ رکعتوں میں وتر پڑھتے تھے اور ان کے درمیان صرف آخری رکعت پر تشہد کے لئے بیٹھتے تھے (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کی نماز تہجد و نماز وتر

۸۸/۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي التَّامِنَةِ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ فِي الْاُوْلٰى فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا

سعد بن ہشام رہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے ام المومنین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلق کا حال بیان فرمائیے۔ انھوں نے کہا، کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں، انھوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق قرآن ہی تھا (یعنی قرآن میں جو اخلاق حسنہ مذکور ہیں وہ سب آپ میں پائے جاتے تھے) پھر میں نے عرض کیا۔ اے ام المومنین رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال بیان فرمائیے تو انھوں نے کہا۔ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مسواک اور پانی کا انتظام کرتے تھے۔ پس بیدار کرتا اللہ تعالےٰ آپ کو رات کے وقت جب اس کا جی چاہے اور آپ بیدار ہو کر مسواک کرتے پھر وضو فرماتے اور اس کے بعد نو رکعتیں پڑھتے جس میں سے آٹھویں رکعت پر تشہد کے لئے بیٹھتے خدا کا ذکر کرتے خدا کی تعریف کرتے اور دُعا کرتے اور اس کے بعد سلام پھیرتے بلند آواز سے ہم کو سُنانے کے لئے۔ پھر سلام کے بعد دو رکعت اور پڑھتے بیٹھ کر۔ پس اے بیٹے یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں۔ پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف زیادہ ہوگئی اور گوشت ڈھیلا ہو گیا تو آپ سات رکعتوں میں وتر پڑھ لیتے اور دو رکعتیں حسب معمولِ سابق آخر میں بیٹھ کر پڑھتے۔ پس اے بیٹے یہ نو رکعتیں ہوئیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کوئی نماز پڑھتے تو اس کو ہمیشہ پڑھنا پسند کرتے اور جب کبھی ایسا ہوتا کہ نیند کے غلبہ کے سبب یا درد کی وجہ سے آپ رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔ اور مجھ کو یہ یاد نہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن کسی ایک رات میں پڑھا ہو یا ساری رات یعنی عشاء سے لے کر صبح تک نماز پڑھی ہو یا سوائے

غَیْرَ رَمَضَانَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

رمضان کے کسی مہینے میں پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں (یعنی یہ باتیں آپ نے کبھی نہیں کیں)۔ (مسلم)

وتر رات کی آخری نماز ہونی چاہیئے

۱۱۸۹/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی رات کی نماز میں آخری نماز وتر کو رکھو۔ (مسلم)

۱۱۹۰/۶ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو (یعنی صبح کے آثار نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو)۔ (مسلم)

وتر کے اوقات

۱۱۹۱/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَہٗ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَّقُوْمَ اٰخِرَہٗ فَلْیُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْھُوْدَۃٌ وَّذٰلِکَ اَفْضَلُ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اس امر کا اندیشہ ہو کہ آخر رات میں وہ وتر پڑھنے کے لئے نہ اُٹھ سکے گا اس کو چاہیئے کہ وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لے (یعنی عشا کی نماز کے بعد) اور جس شخص کو آخر رات میں اُٹھنے کی امید ہو وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے اس لئے کہ پچھلی رات کی نماز مشہود ہے (یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں) اور (آخر رات میں وتر پڑھنا) بہتر ہے۔ (مسلم)

۱۱۹۲/۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاَوْسَطِہٖ وَاٰخِرِہٖ وَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں (یعنی ابتدائی رات، درمیان اور آخر شب میں بھی) اور آپ کے وتر کی انتہا رات کا آخری چھٹا حصہ تھا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت ابوہریرہؓ کو تین باتوں کی وصیت

۱۱۹۳/۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلٰثٍ صِیَامِ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ وَّرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میرے دوست (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ کو وصیت کی ہے تین باتوں کی۔ ایک تو ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی دوسرے دو رکعت نماز کی آفتاب طلوع ہونے کے بعد (یعنی اشراق یا چاشت کی) اور تیسرے یہ کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آنحضرتؐ شروع رات میں بھی وتر پڑھتے تھے اور آخری رات میں بھی

۱۱۹۴/۱۰ عَنْ غُضَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَرَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ اَمْ فِیْ اٰخِرِہٖ قَالَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِیْ اٰخِرِہٖ قُلْتُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

غضیف بن حارث رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل جنابت کرتے دیکھا ہے، آپ فوراً شروع رات ہی میں غسل فرمایا کرتے تھے یا رات کے آخر میں حضرت عائشہ رضؓ نے جواب دیا اکثر تو آپ شروع رات ہی میں غسل فرمالیا کرتے تھے اور اکثر اوقات رات کے آخر میں بھی نہاتے تھے میں نے

الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ اَمْ فِیْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَّمَا اَوْتَرَ فِیْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ فِیْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يُخْفِتُ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهٖ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ)

کہا اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ (یعنی اللہ اکبر ساری تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں جس نے امر دین میں کشادگی عطا فرمائی ہے) پھر میں نے پوچھا۔ آپ وتر شروع رات میں پڑھتے تھے یا آخر رات میں۔ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا۔ اکثر شروع رات میں بھی پڑھتے تھے اور اکثر آخر رات میں بھی۔ میں نے کہا اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ۔ پھر میں نے پوچھا تہجد کی نماز میں آپ آہستہ قرأت کرتے تھے یا بلند آواز سے؟ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا اکثر بلند آواز اور اکثر آہستہ۔ میں نے کہا اللہ اکبر۔ الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ۔ (ابو داؤد)

نمازِ تہجد و وتر کی رکعتوں کی تعداد

۱۱۹۵/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلٰثٍ وَّلَمْ يَكُنْ يُّوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

عبد اللہ بن ابی قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے چار رکعتوں کے اور تین رکعتوں کے (یعنی سات رکعت) اور چھ اور تین کے (نو رکعت) اور آٹھ اور تین کے (گیارہ رکعت) اور دس اور تین کے ساتھ (تیرہ رکعت) اور آپ کبھی سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ وتر نہیں پڑھے۔

نماز وتر واجب ہے

۱۱۹۶/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت ابو ایوب رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر حق ہے (یعنی لازم ہے) ہر مسلمان پر۔ پس جس کو پانچ رکعت کے ساتھ وتر پڑھنا پسند ہو وہ پانچ رکعت پڑھے اور جس کو تین رکعتوں کے ساتھ پڑھنا منظور ہو وہ تین رکعت پڑھ لے اور جو شخص ایک ہی رکعت پڑھنا چاہے وہ ایک ہی پڑھ لے۔ (ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

وتر کی فضیلت

۱۱۹۷/۱۳ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت علی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے، دوست رکھتا ہے وتر کو۔ پس اے اہلِ قرآن وتر پڑھو (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی)

۱۱۹۸/۱۴ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِیَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت خارجہ بن حذافہ رضہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد کی ہے (یعنی پانچ نمازوں کے علاوہ مزید ایک نماز تم کو دی ہے) جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے عشاء کی نماز کے بعد سے صبح تک کا وقت مقرر کیا ہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)

وتر کی قضا کا حکم

۱۱۹۹/۱۵ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

زید بن اسلم کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وتر سے غافل ہو کر سو جائے اس کو چاہیئے کہ صبح کے وقت اُس کو پڑھ لے۔ (ترمذی مرسلاً)

آنحضرتؐ وتر میں کون کون سی سورتیں پڑھتے تھے

۱۲۰۰/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْنَا عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ)

عبد العزیز بن جریج کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر میں کونسی سورت پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا آپ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تھے۔ دوسری میں قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (ترمذی ابو داؤد) نسائی نے اسے عبد الرحمٰن بن ابزیٰ رضؓ سے روایت کیا ہے، احمد نے ابی بن کعبؓ اور دارمی نے ابن عباس رضؓ سے لیکن ان دونوں نے معوذتین کا ذکر نہیں کیا۔

وتر میں پڑھی جانے والی دعا

۱۲۰۱/۱۷ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت حسن بن علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو چند کلمے سکھائے ہیں تاکہ میں ان کو قنوت وتر میں پڑھوں (جن کا ترجمہ یہ ہے) اے اللہ مجھ کو ہدایت دے اور ان لوگوں میں (شامل کر) جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھ کو اور ان لوگوں میں (شامل کر) جن کو تو نے عافیت میں رکھا اور میرے کاموں کو بنا (ان لوگوں کی طرح) جن کے تو نے کام بنائے اور برکت عطا فرما مجھ کو اس چیز میں جو تو نے مجھ کو عطا کی ہے اور اس چیز کے شر سے تو مجھ کو بچا، جس میں شر کو مقدر کیا ہے تو نے۔ بابرکت ہے اے ہمارے پروردگار اور بلند ہے تو یہ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)۔

نماز وتر کے سلام کے بعد کی تسبیح

۱۲۰۲/۱۸ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يُّطِيْلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلنَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَّيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ)

حضرت اُبی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب وتر کا سلام پھیرتے تو یہ کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ (یعنی پاک ہے بادشاہ نہایت پاک)۔

(ابو داؤد۔ اور نسائی نے کہا ہے کہ آپ یہ جملہ تین مرتبہ کہتے تھے اور تیسری مرتبہ بلند آواز میں کہتے تھے۔

نماز وتر میں آنحضرتؐ کی دعا

۱۲۰۳/۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ اٰخِرِ وِتْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ (یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا وخوشنودی کے ذریعہ تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کے ذریعہ تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذات خاص کے ذریعہ تیری صفات غضب سے تیری تعریف کا شمار نہیں تو ایسا ہی ہے جیسی کہ تونے اپنی تعریف کی ہے)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

حضرت معاویہؓ کا ایک رکعت وتر پڑھنا

۱۲۰۴/۲۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيْلَ لَهٗ هَلْ لَكَ فِىْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ اَصَابَ اِنَّهٗ فَقِيْهٌ وَّفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَّعِنْدَهٗ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ امیر المومنین حضرت معاویہ رضؓ کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے جو وتر کی صرف ایک رکعت پڑھتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ معاویہ رضؓ نے اچھا کیا ہے کہ وہ فقیہ ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ رضؓ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر کی پڑھی۔ اس وقت ابن عباس رضؓ کا آزاد کردہ غلام بھی موجود تھا۔ اس نے اپنے آقا سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ اس معاملہ کو چھوڑ دو اس لئے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں۔ (بخاری)

وتر پڑھنے کی تاکید

۱۲۰۵/۲۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)۔

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ وتر حق ہے اور جس نے وتر نہیں پڑھی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

وتر کی قضا پڑھنی چاہیئے

۱۲۰۶/۲۲ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ اَوْ اِذَا اسْتَيْقَظَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص وتر نہ پڑھے اور سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے اس کو چاہیئے کہ جس وقت یاد آئے اس وقت پڑھ لے یا جس وقت جاگے پڑھ لے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

نماز وتر واجب ہے یا سنت؟

۱۲۰۷/۲۳ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ

امام مالک رحؒ کو معلوم ہوا کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے وتر کے

الْوِتْرِ اَوَاجِبٌ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

متعلق دریافت کیا کہ کیا وہ واجب ہے؟ ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے ہیں وہ شخص بار بار یہی سوال کرتا تھا اور ابن عمرؓ جواب میں یہی کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ نے وتر پڑھے ہیں۔ (موطا)

نماز وتر کی قرأت

۱۲۰۸/۲۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے جن میں نو سورتیں مفصل کی پڑھتے تھے۔ یعنی ہر رکعت میں تین تین سورتیں اور آخری سورۃ قل ہو اللہ احد ہوتی تھی۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمرؓ کا واقعہ

۱۲۰۹/۲۵ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغِيْمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَاٰى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

نافع کہتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے ہمراہ مکہ میں تھا کہ ایک رات کو آسمان پر ابر چھا گیا اور ان کو صبح ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہوا تو انھوں نے (جلدی سے) ایک رکعت وتر کی پڑھ لی۔ پھر ابر کھل گیا دیکھا تو رات باقی تھی۔ انھوں نے دو رکعت اور وتر میں ملا لیں۔ پھر دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو ایک وتر پڑھ لیا۔ (مالک)

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ایک اور طریقہ

۱۲۱۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ...... ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے۔ پس جب قرأت میں تیس چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور آیتوں کو جو رہ گئی تھیں پڑھتے پھر رکوع میں جاتے اور پھر سجدہ کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھتے (مسلم)

وتر کے بعد کی دو رکعتیں

۱۲۱۱/۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہلکی ہوتی تھیں اور آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

۱۲۱۲/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت پڑھتے تھے اور اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے بیٹھ کر جن میں قرآن مجید پڑھتے تھے۔ پس جب آپ رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے۔ (ابن ماجہ)

وتر کے بعد دو رکعتوں کی فضیلت

۱۲۱۳/۲۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت ثوبانؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی

إِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَّثِقَلٌ فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهٗ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)۔

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کا جاگنا ایک مشکل اور بھاری کام ہے پس جب تم میں سے کوئی شروع رات میں وتر پڑھے تو دو رکعت نماز پڑھ لے پھر اگر آنکھ کھل جائے تو بہتر ہے ورنہ یہی دو رکعتیں کافی ہیں۔ (ترمذی، دارمی)

وتر کے بعد کی دونوں رکعتوں کی قراءت

۱۲۱۴/۳۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے بیٹھ کر جن میں إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھا کرتے تھے۔ (احمد)

بَابُ الْقُنُوْتِ — قنوت کا بیان

فصل اوّل

رحمتِ عالم کو بددعا کی ممانعت

۱۲۱۵/۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ. رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِي يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِي بَعْضِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو بددعا دینے کا ارادہ کرتے یا کسی کے لئے دعا فرماتے تو (نماز میں) رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور بعض وقت جب کہ آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے تو یہ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِي يُوْسُفَ (یعنی اے اللہ! ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو نجات دے اور اے اللہ! قوم مضر پر تو اپنا سخت عذاب نازل کر اور اس عذاب کو قحط کی صورت ہی میں نمودار کر ایسا قحط جو یوسف علیہ السلام کے قحط کی مانند ہو یعنی سات سالوں کا مسلسل) آپ یہ دعا بلند آواز میں کرتے تھے۔ اور کبھی آپ یہ بددعا کرتے تھے، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا (یعنی اے اللہ! لعنت کر تو فلاں اور فلاں کو) یہ بددعا عرب کے (دشمنِ اسلام) قبائل کے لئے آپ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ (یعنی تیرے واسطے امر (حکم) میں سے کچھ نہیں ہے (یعنی آپ کو بددعا کی ممانعت کی گئی۔) (بخاری و مسلم)

دعائے قنوت پڑھنے کا وقت

۱۲۱۶/۲ وَعَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عاصم احولؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ بن مالک سے نماز میں قنوت کا حال پوچھا۔ یعنی یہ کہ قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا رکوع کے بعد؟ انسؓ نے کہا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے اس لئے کہ نبی

بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا اِنَّہٗ کَانَ بَعَثَ اُنَاسًا یُقَالُ لَھُمُ الْقُرَّآءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِیْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا یَدْعُوْا عَلَیْھِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ تک قنوت پڑھی تھی اور اس کا سبب یہ تھا کہ آپ نے چند قاریوں کو (یعنی قرآن پڑھنے والوں یا قرآن کی تعلیم دینے والوں کو جن کی تعداد ستر تھی باہر بھیجا تھا ان کو شہید کر دیا گیا۔ اس لئے قاتلوں کے لئے بددعا کرنے کو آپ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی جس میں آپ ان کے لئے بددعا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

دعائے قنوت کس وقت پڑھی جائے

۱۲۱۷/۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا مُتَتَابِعًا فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَصَلٰوۃِ الصُّبْحِ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَآءٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی رِعْلٍ وَّ ذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ وَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابن عباس رضہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک مہینہ تک پانچوں نمازوں میں قنوت پڑھی۔ آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد جس میں آپ بد دعا کرتے تھے قبیلۂ بنی سلیم کی شاخوں رعل، ذکوان اور عُصیّہ پر اور مقتدی آمین کہتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۲۱۸/۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَھْرًا ثُمَّ تَرَکَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی پھر آپ نے قنوت کو چھوڑ دیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۲۱۹/۵ وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ نِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اِنَّکَ قَدْ صَلَّیْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ ھٰھُنَا بِالْکُوْفَۃِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِیْنَ اَکَانُوْا یَقْنُتُوْنَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)۔

حضرت ابو مالک اشجعی رضہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ اے ابا جان! آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے یہیں کوفہ میں نماز پڑھی ہے تقریباً پانچ برس تک، کیا یہ حضرات قنوت پڑھتے تھے؟ ابو مالک کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں میرے والد نے کہا کہ قنوت بدعت ہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

آخری نصف رمضان میں اور رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کا مسئلہ

۱۲۲۰/۱ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَکَانَ یُصَلِّیْ لَھُمْ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَّلَا یَقْنُتُ بِھِمْ اِلَّا فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ فَاِذَا کَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰی فِیْ بَیْتِہٖ فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَبَقَ اُبَیٌّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حسن رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضہ لوگوں کو جمع کرتے، ابی بن کعب رضہ کی امامت میں۔ اور اُبی بیس روز تک (رمضان میں) نماز (تراویح) پڑھاتے اور قنوت رمضان کے صرف آخری نصف حصہ میں پڑھتے۔ اور جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو آپ پڑھانا چھوڑ دیتے اور اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتے اور لوگ یہ کہتے کہ اُبی بھاگ گئے۔ (ابوداؤد)

وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَبَعْدَہٗ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت انس بن مالک رضہ سے قنوت کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں صورتوں میں آپ نے قنوت پڑھی ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہِ رمضان کی عبادت کا بیان!

فصل اوّل

باجماعت نماز تراویح سنت ہے

١٢٢١ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ثابت رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریے کا ایک حجرہ بنایا اور کئی راتیں اس کے اندر نوافل پڑھے جب لوگ نماز کے لئے جمع ہوجاتے تو آپ حجرہ سے باہر نکل آتے اور نماز (فرض و تراویح) پڑھتے لوگوں کے ساتھ (کئی روز گزر جانے پر) ایک دن رات کے وقت لوگوں نے حجرہ میں آپ کی آواز نہ سنی اور خیال کیا کہ آپ سوگئے۔ اس خیال کی بنا پر لوگ آپ کو جگانے کے لئے کھانسے اور کھنکارے تاکہ آپ باہر تشریف لے آئیں (اور حسب معمول نماز پڑھائیں) آپ نے یہ آوازیں سنکر فرمایا۔ تمہارے اندر یہ جذبہ ہمیشہ رہے جو میں اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض نہ ہو جائے اگر یہ نماز فرض ہو جاتی تو تم اس کو ادا نہ کرسکتے۔ اس لئے اے لوگو! تم اس نماز کو اور دوسری نفل نمازوں کو اپنے گھروں میں پڑھو۔ کیوں کہ نوافل میں سب سے بہترین نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی جائے مگر فرض نماز کہ اس کو مسجد میں پڑھنا چاہیے۔ (بخاری)

رمضان کی راتوں میں عبادت کرنے کی فضیلت

١٢٢٢ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّأْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ماہِ رمضان میں عبادت کی رغبت دلاتے تھے (یعنی تراویح پڑھنے کی) لیکن تاکید کے ساتھ کوئی حکم نہ دیتے تھے چنانچہ آپ فرماتے کہ جو شخص رمضان کا قیام کرے صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ اس کے پچھلے تمام گناہ بخشدیئے جاتے ہیں۔ (راوی کا بیان ہے کہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسی طریقہ پر عمل رہا (یعنی جس نے چاہا تراویح کو تنہا پڑھ لیا) اس کے بعد حضرت ابوبکر رضہ کی خلافت میں بھی اسی پر عمل درآمد رہا اور حضرت عمر رضہ کے ابتدائے خلافت میں بھی اسی طرح رہا۔ (مسلم)

سنت و نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت اور اس کے اثرات

١٢٢٣ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِهٖ

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ نماز

فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں سے گھر کا حصہ بھی رکھے (یعنی نوافل اور سنن گھر میں جاکر پڑھے) اس لئے کہ خداوند تعالےٰ گھر میں نماز پڑھنے کے سبب بھلائی اور برکت عطا فرماتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں آنحضرتؐ کی عبادت

۱۲۲۴ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ۔

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ (ماہ رمضان میں) ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے اور آپؐ نے ہمارے ساتھ مہینے کے اکثر ایام میں قیام نہیں کیا (یعنی تراویح نہیں پڑھیں) پس جب سات راتیں باقی رہ گئیں (یعنی تیئیسویں تاریخ ہوئی) تو آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام کیا (اور تہائی رات تک تراویح پڑھیں) پھر جب چھ راتیں باقی رہ گئیں (یعنی چوبیسویں تاریخ ہوئی) تو آپؐ نے قیام نہیں کیا۔ پھر جب پانچ راتیں رہ گئیں تو ہمارے ساتھ قیام کیا آدھی رات تک۔ پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کاش اس رات میں آپ ہمارے لئے زیادہ قیام کرتے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس وقت آدمی امام کے ساتھ (فرض) نماز پڑھتا ہے اور پھر گھر واپس جاتا ہے تو اُس کے لئے ساری رات کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ پھر جب چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام نہیں کیا یہاں تک کہ تہائی رات رہ گئی۔ پھر جب تین راتیں رہ گئیں (یعنی ستائیسویں رات ہوئی) تو آپ نے اپنے اہل کو (یعنی بیویوں کو) اور دوسرے لوگوں کو جمع کیا اور ہمارے ساتھ قیام کیا اس قدر رات تک کہ ہم کو یہ اندیشہ ہوگیا کہیں فلاح فوت نہ ہوجائے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ فلاح کیا چیز ہے؟ ابوذرؓ نے کہا کہ فلاح سے مراد سحر کا کھانا ہے۔ اس کے بعد ابوذرؓ نے کہا کہ پھر مہینے کے باقی ایام میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی) لیکن ترمذی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ مہینہ کے باقی دنوں میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

ماہ شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت

۱۲۲۵/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک روز رات کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا۔ ناگہاں میں نے دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں۔ جب آپ تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم ڈرتی تھیں کہ خدا اور اس کا رسولؐ تم پر زیادتی کرے گا۔ عائشہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا خداوند تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمان دنیا پر نزول فرما

غَنَمِ کَلْبٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَۃَ۔ وَ زَادَ رَزِیْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یُضَعِّفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ۔)

ہوتا اور بخشتا ہے قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے ریوڑ کے بالوں سے زیادہ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور رزین نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ خداوند تعالیٰ ان لوگوں کے گناہوں کو بخشتا ہے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہیں۔ اور ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف فرماتے تھے)۔

نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت

۱۲۲۶/۷ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِہٖ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نماز اپنے گھر میں بہتر ہے مسجد کی نماز سے، سوائے فرض نماز کے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

حضرت عمرؓ کا نمازِ تراویح کے لئے جماعت مقرر کرنا

۱۲۲۷/۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْلَۃً اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ یُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِہٖ وَیُصَلِّی الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ بِصَلٰوتِہِ الرَّھْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَوْ جَمَعْتُ ھٰؤُلَاءِ عَلٰی قَارِیٍٔ وَّاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَھُمْ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَہٗ لَیْلَۃً اُخْرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوۃِ قَارِئِھِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْھَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

عبدالرحمٰن بن عبدالقاریؒ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رات کو حضرت عمر بن الخطابؓ کے ساتھ رمضان کے اندر مسجد میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ علیحدہ علیحدہ اور متفرق نماز (تراویح) پڑھ رہے تھے یعنی ہر شخص اپنی اپنی نماز پڑھ رہا تھا اور بعض اپنے قبیلے کے ساتھ پڑھ رہے تھے، حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ اگر میں اِن سب لوگوں کو ایک قاری کی امامت میں جمع کردوں تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ آپ نے اس کا ارادہ کر لیا اور اُبی بن کعبؓ کو امام بنا دیا۔ راوی عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ پھر ایک مرتبہ رات کے وقت اسی طرح رمضان میں مجھ کو عمرؓ کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوا اور دیکھا کہ لوگ مسجد میں اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر کہا کہ "یہ بہت اچھی بدعت ہے اور وہ نماز (تراویح) جس کو پڑھ کر تم سو رہتے ہو اس سے بہتر ہے جس کے لئے تم بیدار رہتے ہو آخر رات میں" اور اس زمانہ میں لوگ نماز (تراویح) اوّل وقت پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بخاری)

تراویح کی رکعتوں کی تعداد

۱۲۲۸/۸ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَّتَمِیْمَنِ الدَّارِیَّ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً وَّکَانَ الْقَارِیُ یَقْرَاُ بِالْمِئِیْنَ حَتّٰی کُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَی الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ فَمَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ)

حضرت سائب بن یزید رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اُبی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعتیں پڑھائیں اور اس زمانہ میں قاری نماز میں وہ سورتیں پڑھتا تھا جو سَو آیتوں سے زیادہ ہوتی تھیں یہاں تک کہ ہم قیام کی طوالت سے مجبور ہوتے تھے کہ عصا کا سہارا لے لیں اور ہم اس نماز سے فارغ ہو کر فجر کے قریب واپس ہوتے تھے۔ (مالک)

۱۲۲۹/۹ وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَکْنَا النَّاسَ اِلَّا وَھُمْ یَلْعَنُوْنَ الْکَفَرَۃَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ وَکَانَ الْقَارِیُ یَقْرَاُ

حضرت اعرج کہتے ہیں کہ نہیں پایا ہم نے لوگوں کو رمضان میں مگر یہ کہ وہ لعنت کرتے تھے کافروں پر اور رمضان میں قاری سورۂ بقرہ کو

سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

آٹھ رکعتوں میں پڑھا جاتا تھا اور جب وہ بارہ رکعتوں میں سورۂ بقرہ کو ختم کرتا تو لوگ سمجھتے ہلکی نماز پڑھی۔ (مالک)

نمازِ تراویح کا انتہائی وقت

۱۲۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أُبَيًّا يَقُولُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السُّحُورِ وَفِي أُخْرَى مَخَافَةَ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اُبی کو یہ کہتے سُنا ہے کہ ہم رمضان میں قیام (تراویح) سے فارغ ہوکر آتے تو خادموں سے جلد کھانے کے لئے کہتے اِس خوف سے کہ کہیں سحر کا وقت ختم نہ ہو جائے۔ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ فجر ہو جانے کے اندیشہ سے۔ (مالک)

پندرھویں شعبان کی شب میں بنی آدم کی پیدائش و موت لکھی جاتی ہے

۱۲۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِينَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِي لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيهَا تَنْزِلُ أَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَى ثَلَاثًا قُلْتُ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى هَامَتِهِ فَقَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا تو جانتی ہے کہ اس رات میں کیا واقعہ ہوتا ہے یعنی شعبان کی پندرھویں رات میں؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ اس میں کیا ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس میں یہ ہوتا ہے کہ لکھا جاتا ہے بنی آدم میں سے ہر وہ شخص جو اس سال میں پیدا ہونے والا ہوتا ہے اور اِسی رات میں لکھا جاتا ہے وہ شخص جو اس سال میں مرنے والا ہوتا ہے اور اِسی رات میں اُٹھائے جاتے ہیں اعمال آسمان پر اور اِسی رات میں نازل کئے جاتے ہیں بندوں کے رزق عائشہؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو۔ آپؐ نے فرمایا کوئی شخص خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ تین مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا آپ بھی نہیں (یہ سُنکر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا "اور میں بھی" خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم کے سایۂ رحمت میں مجھ کو ڈھانک لے۔ تین مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (بیہقی در دعوات کبیر)

شب برأت میں کینہ توز اور مشرک، پروردگار کی رحمت سے محروم ہوتا ہے

۱۲۳۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِي رِوَايَتِهِ إِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٌ وَقَاتِلُ نَفْسٍ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ خداوند بزرگ و برتر متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرھویں رات میں (بندوں کی طرف) اور اپنی ساری مخلوقات کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور کینہ رکھنے والے شخص کو نہیں بخشتا۔ (ابن ماجہ) اور احمد کی روایت میں ہے کہ قاتل کو بھی خدا نہیں بخشتا۔

پندرھویں شعبان کے روزے اور شب برأت کی عبادت کا حکم

۱۲۳۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان

وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کی پندرھویں رات آئے تو تم رات کو قیام کرو (یعنی نوافل پڑھو۔) اور دن کو روزہ رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے مغفرت چاہنے والا تاکہ میں اس کو بخش دوں۔ کوئی ہے رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں اور ہے کوئی گرفتار بلا کہ اس کو عافیت دوں۔ اور ایسا ایسا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰى اشراق و چاشت کی نمازوں کا بیان

فصلِ اوّل

نمازِ چاشت کی آٹھ رکعتیں

۱۲۳۴ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَذٰلِكَ ضُحًى (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت امّ ہانی رضؓ کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے، غسل فرمایا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے کوئی نماز اس سے زیادہ ہلکی نہیں دیکھی۔ لیکن آپ رکوع اور سجدہ کو پورا کرتے تھے۔ ایک اور روایت میں امّ ہانی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔ (بخاری و مسلم)

نمازِ ضحیٰ میں آپؐ کی نماز کی رکعتوں کی تعداد

۱۲۳۵ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَآءَ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا چار رکعتیں اور اس سے بھی زیادہ جس قدر اللہ چاہتا۔ (مسلم)

نمازِ ضحیٰ کی فضیلت

۱۲۳۶ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا صبح ہوتے ہی تمہاری ہر ہڈی پر صدقہ لازم ہوتا ہے اور تمہاری ہر تسبیح (سُبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تحمید (الحمدللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (لا الٰہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ اور ان سب کے مقابلہ میں دو رکعتیں چاشت کی کافی ہوتی ہیں۔ (مسلم)

نمازِ چاشت کا بہتر وقت

۱۲۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت زید بن ارقم رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک قوم کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو کہا یہ لوگ جانتے، کہ اس وقت کے علاوہ دوسرے وقت نماز اس سے بہتر ہے (یعنی چاشت کی نماز جو یہ لوگ اوّل وقت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں پڑھ رہے ہیں اس سے وہ چاشت کی نماز بہتر ہے جو گرم وقت میں پڑھی جائے) چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی طرف کامل توجہ رکھنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہے جبکہ اونٹوں کے بچے گرم ہو جائیں یعنی آفتاب خوب بلند ہو جائے۔ (مسلم)

فصل دوم

نماز چاشت کی برکت

۱۲۳۸ / ۵ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ يَا ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارِ الْغَطَفَانِيِّ وَاَحْمَدُ عَنْهُمْ)۔

حضرت ابو درداؓ اور حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! پڑھ تو میرے لئے چار رکعتیں شروع دن میں۔ کفایت کروں گا میں تجھ کو آخر دن تک۔ (ترمذی۔ ابوداؤد اور دارمی نے اسے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے ان سب صحابہ سے روایت کیا ہے)

نماز اشراق کی فضیلت

۳۹ / ۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْاِنْسَانِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوْا وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آدمی کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ پس انسان پر لازم ہے کہ ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو مٹی کے اندر دفن کر دینا بھی صدقہ ہے اور موذی چیز کو راستہ سے اٹھا کر پھینک دینا بھی صدقہ ہے اگر تو ان میں سے کوئی چیز نہ کر سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لئے کافی ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۲۴۰ / ۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهٗ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ)۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھے خداوند تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بناتا ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کی اس سند کے علاوہ کوئی اور سند نہیں جانتے۔

۱۲۴۱ / ۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت معاذ بن انس الجہنی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نماز صبح سے فارغ ہو کر مسجد میں اپنی جگہ بیٹھا رہے حتیٰ کہ آفتاب نکل آئے۔ اور وہ اشراق کی دو رکعتیں پڑھے اور درمیان میں بجز کلمہ خیر کچھ نہ کہے تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ دریا کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۱۲۴۲ / ۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

چاشت کی دو رکعتوں کی حفاظت کرے، بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ وہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عائشہؓ اور نمازِ ضحیٰ

۱۲۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّی الضُّحٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَكْتُهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ وہ چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اگر میرے ماں باپ بھی زندہ ہو جائیں تو میں ان کو ترک نہ کروں۔ (مالک)

نمازِ ضحیٰ کے بارہ میں آپؐ کا معمول

۱۲۴۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُهَا وَیَدَعُهَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ کہتے تھے کہ اب آپ اس کو نہ چھوڑیں گے اور جب آپ چھوڑ دیتے تھے تو ہم کہا کرتے تھے کہ اب آپ نہ پڑھیں گے (ترمذی)

۱۲۴۵ وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِیِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّی الضُّحٰی قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَاَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِخَالُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

مورق عجلیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کیا تم چاشت کی نماز پڑھتے ہو؟ انھوں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا حضرت عمرؓ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا حضرت ابوبکرؓ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا میرا خیال ہے آپ بھی نہیں پڑھتے تھے (یہ انکار اس امر پر مبنی ہے کہ مسجد میں نہ پڑھتے تھے)۔ (بخاری)

بَابُ التَّطَوُّعِ — نفل نماز کا بیان

فصل اوّل

تحیۃ الوضو کی فضیلت

۱۲۴۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِیْ سَاعَةٍ مِّنْ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت بلال رضؓ سے فرمایا۔ اے بلال بیان کر تو اپنے اس عمل کو جو سب سے زیادہ امید افزا ہو اور تو نے اسلام کی حالت میں اس پر عمل کیا ہو کیوں کہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تیری جوتیوں کی آواز سنی ہے۔ بلال رضؓ نے عرض کیا۔ میں نے اس سے زیادہ امید افزا کوئی عمل نہیں کیا کہ جب میں نے طہارت حاصل کی کسی نوعیت کی (یعنی غسل کیا ہو یا وضو یا تیمم) دن میں ہو یا رات میں مگر اُس طہارت سے میں نے نماز پڑھی جس قدر کہ خدا تعالیٰ نے مقدر کی تھی۔ (بخاری و مسلم)

استخارہ کی نماز و دعا

۱۲۴۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام کاموں میں استخارہ کرنا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت (یعنی نہایت اہتمام سے استخارہ کی دعا تعلیم

إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ۔ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي۔ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي۔ أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

فرماتے تھے) چنانچہ آپ ارشاد فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے۔ اور پھر یہ دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ۔ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي (یا آپ نے یہ الفاظ کہے) فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي (یا آپ نے یہ الفاظ کہے) فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ۔ (یعنی اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے بھلائی کا خواستگار ہوں تیرے علم کی مدد سے اور قدرت طلب کرتا ہوں تیری قدرت سے اور تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا طالب ہوں بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی بات پر قادر نہیں اور تو ہر چیز کا جاننے والا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو غیب کا جاننے والا ہے۔" اے اللہ اگر تیرے علم میں وہ کام جو میں کرنا چاہتا ہوں میرے لئے بہتر ہے دین اور معاش (زندگی) اور انجام کے اعتبار سے" یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے "اے اللہ تعالیٰ! اگر تیرے علم میں وہ کام جو میں کرنا چاہتا ہوں، میرے لئے بہتر ہے اس دنیا میں اور آخرت میں تو اس پر مجھ کو قدرت عطا فرما میرے لئے اس کا انتظام فرما دے اور میرے لئے اس کو آسان بنا دے پھر میرے لئے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام برا ہے میرے دین، زندگی اور انجام کار کے لحاظ سے" یا آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ "اس دنیا میں اور آخرت میں تو میری توجہ کو اس کی جانب سے پھیر دے اور اس کا خیال میرے دل سے دور کر دے اور میرے لئے بہتری کا انتظام کر جہاں کہیں وہ ہو اور پھر مجھ کو اس سے راضی کر (اس کے بعد اپنی حاجت بیان کرے۔ (بخاری)

فصل دوم

نمازِ توبہ کا طریقہ

۱۲۴۸/۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ

حضرت علی رض کہتے کہ حضرت ابوبکر رض نے مجھ سے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر رض نے صحیح کہا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ نہیں ہے کوئی آدمی جو گناہ کرے پھر وضو کرے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھے اس کے بعد خدا تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو خدا اس کو بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ۔ (یعنی وہ لوگ جو بے حیائی کے کام کرتے ہیں یا

ثُمَّ ذَكَرُوا اللهَ الْآيَةَ۔ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں پھر یاد کرتے ہیں اللہ کو اور بخشش چاہتے ہیں، اپنے گناہوں کی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے آیت نہیں بیان کی۔

مصیبت کے وقت نمازِ نفل

۱۲۴۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلّٰى۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی رنج و غم ہوتا یا کوئی مصیبت رونما ہوتی تو آپ نماز پڑھتے۔ (ابو داؤد)

تحیۃ الوضوء کی فضیلت

۱۲۵۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَا سَبَقْتَنِيْ إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضؓ کو طلب فرمایا اور کہا، تم کو کس چیز نے جنت کے اندر میرے آگے پہنچایا کیونکہ میں جب کبھی جنت میں داخل ہوا تمہاری جوتیوں کی آواز اپنے آگے سنی؟ بلال رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اذان دینے کے بعد ہمیشہ دو رکعت نماز پڑھی ہے اور جب کبھی میرا وضو ٹوٹا ہے اور میں نے وضو کیا ہے تو اس امر کو اپنے اوپر لازم سمجھا ہے کہ خدا کے واسطے مجھ پر دو رکعت ضروری ہیں (یعنی ہر حدث کے بعد وضو کیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں دو چیزوں کی وجہ سے تم جنت کے اندر میرے آگے آگے تھے۔ (ترمذی)

نمازِ حاجت

۱۲۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللهِ أَوْ إِلٰى أَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی خدا سے کوئی حاجت رکھتا ہو یا کسی آدمی سے (یعنی کوئی دینی یا دنیوی حاجت ہو) تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر خدا کی تعریف کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور پھر یہ دعا کرے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ایسا معبود جو بردبار اور بخشش کرنے والا ہے پاک ہے اللہ عرشِ عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں صرف اس خدا کے لئے ہیں جو دونوں جہان کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے توفیقِ عمل کا خواستگار رہوں جس کے سبب تیری رحمت کا مستحق بن سکوں اور ایسے عمل کی صلاحیت کا متمنی ہوں جو تیری بخشش کی موجب ہو اور ہر نیکی سے فائدہ پانا چاہتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی۔ میرے کسی بھی گناہ کو بخشش سے نہ چھوڑ اور میری کسی مشکل کو باقی نہ رکھ اور میری کوئی حاجت نہ روک جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تمام رحم کرنے والوں سے۔ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

باب صَلٰوۃِ التَّسْبِیْحِ

نمازِ تسبیح کی فضیلت

۱۲۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاہُ اَلَا اُعْطِیْکَ اَلَا اَمْنَحُکَ اَلَا اُخْبِرُکَ اَلَا اَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَحَدِیْثَہٗ خَطَاَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ تَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتٰبِ وَسُوْرَۃً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَۃِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ خَمْسَ عَشْرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ تَرْکَعُ فَتَقُوْلُھَا وَاَنْتَ رَاکِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ الرُّکُوْعِ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَھْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُھَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا فَذٰلِکَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فِیْ اَرْبَعِ رَکْعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَھَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مَّرَّۃً فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِی الْجُمُعَۃِ مَرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ شَھْرٍ مَّرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ سَنَۃٍ مَّرَّۃً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِکَ مَرَّۃً (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ نَحْوَہٗ)۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اے عباس رضؓ، اے میرے چچا! کیا نہ دوں میں تم کو، کیا نہ دوں میں تم کو، کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایسی دس خصلتیں کہ اگر تم ان پر عمل کرو تو خداوند تعالےٰ تمہارے تمام اگلے پچھلے پرانے اور نئے قصداً اور سہواً چھوٹے اور بڑے مخفی اور ظاہر گناہوں کو بخش دے۔ تم چار رکعت نماز پڑھو ہر رکعت میں ایک بار الحمد اور ایک سورت پڑھو جب قرآت سے فارغ ہو چکو تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ کہو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر رکوع کرو اور رکوع کے اندر بھی دس مرتبہ ان کلموں کو کہو پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور دس مرتبہ ان کلموں کو کہو۔ پھر سجدہ کرو اور سبحان ربی الاعلےٰ کے بعد دس مرتبہ ان کلموں کو کہو، پھر سجدے سے سر اٹھاؤ اور دس مرتبہ ان کلموں کو کہو۔ پھر دوسرا سجدہ کرو اور سبحان ربی الاعلےٰ کے بعد دس مرتبہ ان کلموں کو کہو یہ سب ایک رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوا۔ چاروں رکعتوں میں اسی طرح کرو اگر تمہاری قدرت اور امکان میں ہو تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز پڑھو اور ممکن نہ ہو تو پھر ہر جمعہ کے دن پڑھو، یہ بھی ممکن نہ ہو تو مہینے میں ایک بار، یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور یہ بھی ممکن نہ ہو ساری عمر میں ایک مرتبہ پڑھو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی۔ اور ترمذی نے ابورافع سے اس کو اسی طرح بیان کیا)۔

قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کی پرسش ہوگی۔

۱۲۵۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلٰوتُہٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا ھَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِھَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ الزَّکٰوۃُ مِثْلُ ذٰلِکَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ قیامت کے دن اعمال میں سب سے پہلے جس عمل کی بازپرس ہوگی وہ نماز ہے پس اگر نماز ٹھیک ادا کی گئی ہے تو نجات مل جائے گی اور ٹھیک ادا نہیں کی گئی ہے تو ناامیدی اور زیاں ہے۔ پھر اگر نماز فرض میں کچھ کمی ہوگی تو خداوند تعالےٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ میرے بندے کے سنن اور نوافل دیکھو اور فرض نمازوں میں جس قدر کم ہے وہ اس کی سنتوں اور نفلوں سے پورا کرو۔ پھر اسی طرح اس کے دوسرے اعمال کا حساب ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پھر زکوٰۃ کا حساب ہوگا پھر حسب مراتب دیگر اعمال کا حساب ہوگا۔ (ابوداؤد۔ احمد)

ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ)

نماز اور نمازی کی عظمت و فضیلت

۱۲۵۴/۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰی رَأْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ صَلٰوتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِی الْقُرْاٰنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا وند تعالےٰ بندے کے کسی عمل پر اتنا مہربان نہیں ہوتا جتنا کہ دو رکعتوں پر جن کو بندہ پڑھتا ہے۔ (یعنی خدا سب سے زیادہ نماز پڑھنے والے کی طرف متوجہ رہتا ہے اور اس پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے) اور تحقیق بھلائی چھڑکی جاتی ہے بندے کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں مشغول رہتا ہے اور خدا کا بندہ خدا سے تقرب حاصل کرنے میں جس قدر کہ قرآن سے فائدہ اٹھاتا ہے اور کسی چیز سے نہیں۔ (احمد۔ ترمذی)

بَابُ صَلٰوةِ السَّفَرِ نمازِ سفر کا بیان

فصل اوّل

آپؐ کی نمازِ قصر

۱۲۵۵/۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذو الحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۵۶/۲ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهٗ بِمِنًی رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حارثہ بن وہبؓ خزاعی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں اس حال میں کہ ہم بہت سے آدمی تھے اور امن کی حالت میں تھے۔ (بخاری و مسلم)

آیتِ قصر میں خوف کی قید اور اس کی وضاحت

۱۲۵۷/۳ وَعَنْ يَعْلَی بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت یعلےٰ بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہا کہ خداوند تعالےٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم کافروں کی طرف سے فتنہ میں پڑ جانے کا خوف رکھتے ہو تو نماز کو کم کر لیا کرو۔ لیکن اب جب کہ امن قائم ہو گیا ہے اور خوف نہیں رہا ہے نماز میں کمی کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت عمرؓ نے یہ سنکر کہا جس طرح تم کو شبہ پیدا ہوا ہے اسی طرح مجھ کو بھی ہوا تھا چنانچہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، یہ ایک احسان ہے جو خدا نے تم پر کیا ہے پس تم اس کے احسان کو قبول کرو۔ (مسلم)

مدت اقامت

۱۲۵۸/۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰی مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّیْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ گئے آپ اس سفر میں دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آگئے۔ انسؓ سے پوچھا گیا کہ تم مکہ میں کتنا ٹھہرے تھے تو انھوں نے کہا ہم مکہ میں دس دن ٹھہرے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۲۵۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کیا اور انیس دن قیام فرمایا اور اس عرصہ میں ہم برابر دُو دُو رکعتیں پڑھتے رہے ابن عباس رض کہتے ہیں کہ ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان کسی منزل میں اُنیس دن تک ٹھہرتے تو دُو دُو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اس سے زیادہ ٹھہرتے تھے تو ہم چار رکعت پڑھتے تھے۔ (بخاری)

مسافر حالتِ سفر میں اگر نفل نماز نہ پڑھے تو کوئی مضائقہ نہیں

۱۲۶۰ وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلٰوتِي صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حفص بن عاصم کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رض کی رفاقت میں مکہ کے سفر میں رہا۔ پس ہم کو انھوں نے دُو رکعت نماز ظہر کی پڑھائی اس کے بعد حضرت ابن عمر رض اپنی قیام گاہ پر آئے اور بیٹھ گئے اور آپ نے دیکھا لوگوں کو کھڑے ہوئے تو پوچھا یہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ میں نے کہا نفل پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رض نے کہا اگر میں نفل پڑھنا پسند کرتا تو اپنی نماز ہی کو پورا نہ کرتا، میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو سفر میں دُو رکعتوں سے زیادہ پڑھتے نہیں دیکھا اور حضرات ابوبکر و عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) بھی سفر میں یہی کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

جمع بین الصلوٰتین

۱۲۶۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کو جمع کرتے تھے (یعنی ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے) جب کہ سفر میں ہوتے اور مغرب و عشا کو بھی جمع کر لیتے تھے۔ (بخاری)

سواری پر نماز پڑھنے کا مسئلہ

۱۲۶۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِئُ إِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں رات کو اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ سواری کا رُخ کسی جانب ہو اور اشارہ سے کام لیتے تھے مگر فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے تھے البتہ وتر (سواری ہی پر) پڑھ لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آنحضرتؐ کا نماز قصر نہ پڑھنا

۱۲۶۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَأَتَمَّ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح کیا ہے یعنی نماز میں قصر بھی کیا ہے اور پوری بھی پڑھی ہے۔ (شرح السنۃ)

بلا قصد و ارادہ پندرہ دن سے زیادہ قیام کی صورت میں قصر جائز ہے

۱۲۶۴ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ

حضرت عمران بن حصین رض کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

اور فتح کرمیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ آپؐ قیام فرمایا آپ نے مکہ میں اٹھارہ راتیں اور فرض نماز میں اس عرصہ میں دو دو رکعتیں پڑھیں اور شہر کے لوگوں سے فرما دیا کہ تم چار رکعتیں پڑھو اس لئے کہ ہم مسافر ہیں۔ (ابوداؤد)

قصر صرف چار رکعت والی نماز ہی میں جائز ہے

۱۲۶۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے دوران سفر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت سنتیں، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے سفر و حضر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے حضر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور بعد میں دو سنتیں اور سفر میں آپ کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں اور بعد میں دو سنتیں اور عصر میں دو رکعتیں اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی یعنی سنت اور مغرب کی نماز سفر و حضر میں برابر تین رکعتیں پڑھیں (یعنی سفر میں مغرب کی نماز میں کوئی کمی نہیں کی) گویا مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں سنت پڑھیں۔ (ترمذی)

جمع بین الصلوٰتین

۱۲۶۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذٰلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے ایام میں جب دوپہر ڈھل جاتی تو کوچ کرنے سے پہلے ظہر اور عصر دونوں کو جمع کر لیتے اور دوپہر ڈھلنے سے پہلے کوچ کا اتفاق ہوتا تو ظہر میں دیر کرتے اور عصر کے وقت ٹھہر کر ظہر و عصر دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے۔ یعنی اگر غروب آفتاب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب میں دیر کرتے اور عشا کا وقت آجانے پر دونوں کو جمع کرتے اور آفتاب غروب ہونے کے وقت کوچ فرماتے تو مغرب اور عشا کی نماز کو جمع کرتے اور پھر کوچ کرتے (ابوداؤد۔ ترمذی)

سواری پر نماز پڑھنا

۱۲۶۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهٖ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر میں نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اونٹنی کو قبلہ رخ کر کے تکبیر کہتے اور پھر اونٹنی جدھر چلتی اسی رخ پر نماز پڑھ لیتے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۲۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام پر بھیجا۔ جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ آپ اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے ہیں

نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

اور آپ کا رُخ مشرق کی جانب ہے اور آپ رکوع سے سجدے کو زیادہ پست کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت عثمانؓ کا منیٰ میں قصر نہ کرنا

۱۲۶۹/۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ اَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَاِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهٗ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں (فرض نماز کی) دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ کے بعد ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ اور حضرت عثمان رضؓ نے اپنی خلافت کے آغاز میں چار رکعتیں پڑھیں۔ اور ابن عمر رضؓ جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعت پڑھتے اور تنہا پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔ (بخاری و مسلم)

قصر رخصت سے زیادہ عزیمت ہے

۱۲۷۰/۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ابتدا میں دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعت نماز فرض کی گئی اور سفر میں نماز بدستور دو ہی رکعت رکھی گئی۔ زہریؒ کہتے ہیں کہ میں نے عروہؓ سے کہا۔ عائشہ رضؓ کا کیا حال ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وہ بھی حضرت عثمان رضؓ کی طرح قصر اور اتمام دونوں کو جائز سمجھتی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

قصر خدا کا حکم ہے

۱۲۷۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِى السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِى الْخَوْفِ رَكْعَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ نے فرض کی ہے نماز تمہارے نبیؐ کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت۔ (مسلم)

قصر قرآن و سنت سے ثابت ہے

۱۲۷۲/۱۸ وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَالْوِتْرُ فِى السَّفَرِ سُنَّةٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضؓ اور ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں دو رکعتیں مقرر کی ہیں اور یہ دو رکعتیں (ثواب میں) پوری ہیں ناقص نہیں۔ اور سفر میں وتر پڑھنا سنت ہے۔ (ابن ماجہ)

مسافت قصر کی حد

۱۲۷۳/۱۹ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِىْ مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِىْ

امام مالکؒ کہتے ہیں کہ ان کو یہ معلوم ہوا ہے کہ ابن عباس رضؓ اس مسافت کے بقدر جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے، سفر میں

مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ أَرْبَعَةُ بُرُدٍ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُؤَطَّا)

قصر کرتے تھے اور اسی طرح اس مسافت کے بقدر سفر میں جو مکہ اور عسفان اور مکہ اور جدہ کے درمیان ہے۔ مالکؒ کہتے ہیں کہ یہ مسافت ۳۶ کوس کے برابر ہے۔ (مؤطا)

سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۷۴/۲۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں اٹھارہ دن تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا رفیق سفر رہا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ دن ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے آپ نے کبھی دو رکعتیں ترک کی ہوں۔ (ابو داؤد اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

۱۲۷۵/۲۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)۔

حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے بیٹے عبید اللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھتے اور منع نہ فرماتے۔ (مالکؒ)

بَابُ الْجُمُعَةِ جمعہ کا بیان

فصل اوّل

جمعہ کی فضیلت سے یہود و نصاریٰ کا اعراض

۱۲۷۶/۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ الْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ أَنَّهُمْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلٰى اٰخِرِهِ وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم دنیا میں آخر میں آنے والے ہیں اور ہم قیامت میں پہلے ہونے والے ہیں پھر اہل کتاب کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ہم کو بعد میں عطا ہوئی ہے پھر یہ دن (جمعہ کا) وہ دن ہے جو ان پر (یعنی اہل کتاب پر) فرض کیا گیا تھا پس انھوں نے اس میں اختلاف کیا۔ اور ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس کی بابت ہدایت فرمائی پس اب دوسرے لوگ (یعنی دوسری قومیں) جمعہ کے معاملہ میں ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے اختیار کر لیا جمعہ کے بعد (سنیچر) کے دن کو اور نصاریٰ نے اختیار کیا سنیچر کے بعد (اتوار) کے دن کو (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم دنیا میں آنے کے اعتبار سے آخری ہیں اور قیامت میں اول ہوں گے اور جنت میں بھی سب سے پہلے ہم ہی داخل ہوں گے۔ پھر اہل کتاب کو اس کے بعد وہی اوپر کے الفاظ ہیں جو مذکور ہوئے اور ایک دوسری روایت میں جو ابوہریرہؓ اور حذیفہؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مذکورہ حدیث کے آخری حصہ میں کہ) آخر میں ہیں ہم دنیا والوں کے اعتبار سے اور اول ہوں گے قیامت کے دن کہ ساری مخلوقات سے پہلے ہمارے لئے حکم کیا جائے گا۔

جمعہ کے دن کی فضیلت

۱۲۴۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ وَفِیْہِ اُخْرِجَ مِنْھَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دنوں میں بہترین جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اسی روز آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا اور اسی روز وہ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے روز قائم ہوگی۔ (مسلم)

جمعہ کے دن ساعتِ قبولیت

۱۲۴۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَۃِ لَسَاعَۃً لَّا یُوَافِقُھَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ یَّسْأَلُ اللّٰہَ فِیْھَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ وَقَالَ وَھِیَ سَاعَۃٌ خَفِیْفَۃٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَۃِ لَسَاعَۃً لَّا یُوَافِقُھَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں اگر مسلمان بندہ بھلائی کی دعا مانگے تو خدا اس کو وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ وہ ساعت بہت مختصر ہوتی ہے اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر مسلمان بندہ اس کو پالے اور نماز پڑھ کر اس میں بھلائی کی خدا سے دعا کرے تو خدا اس کو وہ بھلائی عطا کر دیتا ہے۔

جمعہ کے دن ساعتِ قبولیت کب آتی ہے

۱۲۴۹ وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ شَاْنِ سَاعَۃِ الْجُمُعَۃِ ھِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوۃُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن کی ساعت کی نسبت یہ فرماتے سنا ہے کہ منبر پر امام کے بیٹھنے سے نماز کے آخر تک کا جو درمیانی وقت ہے اس میں وہ ساعت ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

جمعہ کی فضیلت اور ساعتِ قبولیت

۱۲۵۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِیْتُ کَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَہٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرٰیۃِ وَحَدَّثْتُہٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ فِیْمَا حَدَّثْتُہٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ اُھْبِطَ وَفِیْہِ تِیْبَ عَلَیْہِ وَفِیْہِ مَاتَ وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا وَھِیَ مُصِیْخَۃٌ یَّوْمَ الْجُمُعَۃِ مِنْ حِیْنَ تُصْبِحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَۃِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں کوہِ طور کی طرف گیا اور کعب احبار سے ملاقات کی۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ انھوں نے میرے سامنے توراۃ میں سے کچھ بیان کیا اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث ان سے بیان کیں جو احادیث میں نے بیان کیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان دنوں میں جن میں آفتاب طلوع ہوتا ہے بہترین دن جمعہ کا ہے اسی روز آدم پیدا کئے گئے اسی روز ان کو جنت سے نکالا گیا اسی روز ان کی توبہ قبول ہوئی اسی روز ان کا انتقال ہوا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور کوئی چوپایہ ایسا نہیں ہے جو جمعہ کی صبح سے طلوع آفتاب تک کان لگائے ہوئے نہ ہو یعنی

فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهٗ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُوْنُ اٰخِرَ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ اِلٰى قَوْلِهٖ صَدَقَ كَعْبٌ)۔

منتظر ہو قیامت کے ہولناک دن کا، مگر جن اور انسان کو اس سے غافل کیا گیا ہے۔ اور جمعہ کے دن ایک ساعت ہے کہ اگر کوئی بندۂ مسلمان اس کو پالے اور اس میں نماز پڑھ کے خدا سے دعا مانگے تو خدا اس کی خواہش کو پورا کر دے گا۔ کعب احبار نے (یہ سنکر) کہا کہ یہ دن سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ میں نے کہا بلکہ یہ ساعت ہر جمعہ میں ہوتی ہے۔ یہ سنکر کعبؓ نے تورات کو پڑھا اور کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے عبداللہؓ بن سلام سے ملاقات کی اور کعب احبار سے جو گفتگو ہوئی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کعبؓ نے بیان کیا تھا کہ یہ دن سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے یہ سنکر کہا کعب نے جھوٹ کہا۔ پھر میں نے کہا کہ کعبؓ نے اس کے بعد تورات کو پڑھا اور کہا کہ وہ ساعت جمعہ کے دن ہوتی ہے۔ عبداللہؓ بن سلام نے کہا۔ کعبؓ نے سچ کہا۔ اس کے بعد عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں اس ساعت سے واقف ہوں۔ ابوہریرہؓ نے کہا تو پھر مجھ کو بتلایئے اور بخل نہ کیجئے عبداللہؓ بن سلام نے کہا وہ جمعہ کے دن آخری گھڑی ہے۔ ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ یہ سنکر میں نے کہا کہ جمعہ کے دن آخری ساعت کیونکر ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو مسلمان بندہ اس ساعت کو پائے اور وہ اس نماز میں پڑھتا ہو اور اس وقت جس کا تم نے ذکر کیا ہے نماز نہیں پڑھی جاتی۔ عبداللہؓ بن سلام نے کہا۔ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کے انتظار میں اپنی جگہ بیٹھا رہے وہ گویا نماز ہی کی حالت میں ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے۔ ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں میں نے کہا ہاں۔ عبداللہؓ بن سلام نے کہا نماز سے مراد یہی ہے کہ وہ نماز کا انتظار کرے۔

(مالکؒ۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی) احمد نے اسے لفظ صَدَقَ كَعْبٌ تک روایت کیا ہے۔

١٢٨١ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلاش کرو اس ساعت کو جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے جمعہ کے دن عصر کے بعد سے آفتاب کے غروب ہونے تک۔ (ترمذی)

فضائلِ جمعہ

١٢٨٢ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ

حضرت اوس بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ جمعہ ہی کے دن آدمؑ کو پیدا کیا گیا اور جمعہ ہی کے دن ان کی روح قبض کی گئی اور جمعہ ہی کے

وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

دن صور پھونکا جائیگا اور جمعہ ہی کے دن وہ خوفناک چیخ ہوگی جس کی دہشت سے سب انسان مرجائیں گے۔ پس اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ اس لئے کہ تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جائیں گے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے درود آپ کے حضور میں کیونکر پیش کئے جائیں گے حالانکہ آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہوگئی ہوں گی آپ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے زمین پر انبیاءؑ کے اجسام کو حرام کردیا ہے (یعنی زمین ان کو قطعی طور پر متاثر نہیں کرسکتی)۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ بیہقی)

۱۲۸۳/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم مشہود عرفہ کا، اور شاہد جمعہ کا دن ہے۔ آفتاب کسی دن طلوع و غروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے بہتر ہو۔ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے جس کو بندۂ مومن پالے اور خدا سے اس میں دعا کرے تو خدا اس دعا کو قبول کرلیتا ہے اور جس چیز سے پناہ مانگے تو اللہ تعالےٰ اس سے پناہ دے دیتا ہے۔
(احمد۔ ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

فصل سوم

جمعہ کی فضیلت

۱۲۸۴/۹ عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ ابْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللهُ فِيْهِ اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللهُ فِيْهِ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ اٰخِرَ الْحَدِيْثِ)

حضرت ابو لبابہؓ ابن عبد المنذر کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن خدا کے نزدیک دنوں کا سردار اور ایک بڑا دن ہے اور خدا کے نزدیک اس کی عظمت عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں سے بھی زیادہ ہے۔ جمعہ کے دن میں پانچ باتیں ہیں، خدا تعالےٰ نے آدمؑ کو اسی دن پیدا فرمایا اور اسی روز ان کو زمین پر اتارا گیا اور اسی روز انھوں نے وفات پائی۔ اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں اگر بندہ کسی چیز کی دعا کرے تو خدا وہ چیز اس کو عطا فرمادیتا ہے جب تک کہ کسی حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی روز قیامت قائم ہوگی۔
(ابن ماجہ)

اور احمد نے حضرت سعد بن معاذؓ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو جمعہ کے دن کے حال سے مطلع فرمائیے یعنی اس کی بھلائیوں سے۔ آپ نے فرمایا جمعہ کے اندر پانچ باتیں ہیں۔ (آخر حدیث تک)

جمعہ کی وجہ تسمیہ

۱۲۸۵/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لِاَنَّ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ جمعہ کا نام اس دن کو کیوں دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس دن تیرے باپ

فِیْهَا طُبِعَتْ طِیْنَةُ اَبِیْكَ اٰدَمَ فِیْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِیْهَا الْبَطْشَةُ وَفِیْ اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ مِّنْهَا سَاعَةٌ مَّنْ دَعَی اللّٰهَ فِیْهَا اُسْتُجِیْبَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

آدمؑ کی مٹی جمع کی گئی اور اس کا خمیر کیا گیا تھا۔ اور اسی روز نفخہ ہوگا (یعنی صور پھونکا جائے گا جس سے دنیا کی ساری مخلوق مر جائے گی) اور اسی روز ساری مخلوق کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور اسی روز دارو گیر یعنی قیامت ہوگی اور اسی دن کے آخری تین گھڑیوں میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو دعا کی جائے گی وہ قبول ہوگی۔ (احمد)

جمعہ کے دن آپؐ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہیئے

۱۲۸۶/۱۱ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُّرْزَقُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابودرداء رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو اس لئے کہ یہ دن حاضری کا ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص تم میں سے اس روز مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ درود سے فارغ ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کی وفات کے بعد بھی کیا درود شریف پیش کیا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالے نے زمین پر حرام کیا ہے اس بات کو کہ وہ انبیاءؑ کے جسموں کو کھائے پس خدا کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

جمعہ کو مرنے والے مومن کے لئے بشارت

۱۲۸۷/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو وفات پائے وہ قبر کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔

(احمد۔ ترمذی)۔ ترمذی نے کہا، یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی اسناد متصل نہیں ہے۔

جمعہ مسلمانوں کیلئے عید کا دن ہے

۱۲۸۸/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَرَاَ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (الاٰیة) وَعِنْدَهٗ یَهُوْدِیٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلَیْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِیْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ یَوْمِ عِیْدَیْنِ فِیْ یَوْمِ جُمُعَةٍ وَّیَوْمِ عَرَفَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایک یہودی کے سامنے یہ آیت کریمہ پڑھی: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ (یعنی آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا) یہودی نے یہ سن کر کہا۔ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے ابن عباس رضؓ نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن اُتری ہے یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن۔

(ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

جمعہ کی رات روشن رات اور جمعہ کا دن چمکتا دن ہے

۱۲۸۹/۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رجب کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے: اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ (یعنی اے اللہ! برکت دے تو ہم کو رجب اور شعبان کے مہینوں میں

كَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

اور پہنچا ہم تک ماہِ رمضان کو)۔ اور انس رضؓ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن ایک منوّر دن۔ (بیہقی در دعوات کبیر)

بَابُ وُجُوْبِهَا جمعہ کے واجب ہونے کا بیان

فصل اول

نمازِ جمعہ ترک کرنے کی وعید

۱۲۹۰/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا قَالَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلَى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ اور حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے لکڑی کے منبر پر یہ فرماتے سُنا ہے کہ لوگ جمعہ کو چھوڑنے سے باز رہیں (یعنی نمازِ جمعہ کو نہ چھوڑیں) ورنہ خدا وند تعالےٰ ان کے دِلوں پر مُہر لگا دے گا اور وہ غافل لوگوں میں شمار ہونے لگیں گے۔ (مسلم)

فصل دوم

۱۲۹۱/۲ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللهُ عَلٰى قَلْبِهِ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَأَحْمَدُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ)

حضرت ابوجعد ضمری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی تین جمعوں کو سُستی سے ترک کردے گا۔ اللہ تعالےٰ اُس کے دل پر مُہر لگا دے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ دارمی) مالکؒ نے اسے صفوان بن سلیمؒ اور احمدؒ نے ابوقتادہ سے روایت کیا۔

بغیر عذر نماز چھوڑنے کی صورت صدقہ دینا چاہیئے

۱۲۹۲/۳ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سمُرہ بن جُندب رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بغیر کسی (معقول) عذر کے جمعہ کی نماز کو ترک کیا۔ اس کو چاہیئے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے۔ اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا دینار۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

جمعہ کی اذان سننے والے پر نمازِ جمعہ واجب ہے

۱۲۹۳/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کی نماز اس شخص پر فرض و واجب ہے جو جمعہ کی اذان سُن لے۔ (ابوداؤد)

۱۲۹۴/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلٰى أَهْلِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ)۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازِ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو جمعہ پڑھ کر رات کو اپنے اہل وعیال میں پہنچ جائے۔ (ترمذی نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے)۔

وہ لوگ جن پر نمازِ جمعہ واجب نہیں

۱۲۹۵ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلٰى اَرْبَعَةٍ عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَوِ امْرَاَةٍ اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيْضٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ وَائِلٍ۔

حضرت طارق بن شہاب رضہ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ حق ہے اور واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت سے۔ لیکن چار شخصوں پر نمازِ جمعہ واجب نہیں ہے: غلام، عورت، بچہ اور بیمار پر۔ (ابوداؤد) ۔ مصابیح کے ہی مانند شرح السنۃ میں بنی وائل کے ایک شخص سے روایت کیا ہے۔

فصل سوم

تارکِ جمعہ کے لئے وعید

۱۲۹۶ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی نسبت جو نمازِ جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یعنی نماز نہیں پڑھتے، یہ فرمایا ہے کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں۔ پھر ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نمازِ جمعہ کے لئے نہیں آتے ہیں۔ (مسلم)

۱۲۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے بلا وجہ نمازِ جمعہ کو ترک کیا وہ اس کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے جس کی تحریر مٹائی جا سکتی ہے نہ تبدیل ہو سکتی ہے۔ اور بعض روایات میں یہ الفاظ تین مرتبہ درج ہیں۔ (شافعی)

نمازِ جمعہ چھوڑنے والا کچھ اپنا ہی کھوتا ہے

۱۲۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَاَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اِسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نمازِ جمعہ واجب ہے مگر مریض، مسافر، عورت، بچہ اور غلام اس سے مستثنیٰ ہیں (ان پر جمعہ فرض نہیں)۔ پس جو شخص کہ نمازِ جمعہ سے بے پرواہی اختیار کرے یا لہو و لعب میں مشغول رہے یا کاروبار میں، اللہ تعالےٰ اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ بے پروا تعریف کیا گیا ہے۔ (دار قطنی)

بَابُ التَّنْظِيفِ وَالتَّبْكِيرِ

پاکی حاصل کرنے اور نماز جمعہ کو سویرے جانے کا بیان

فصل اول

جمعہ کی نماز کے آداب

۱۲۹۹ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَّيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو پاکی حاصل کرے اور تیل لگائے یا خوشبو جو گھر میں موجود ہو پھر گھر سے نماز کو نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان مسجد میں گھس کر نہ بیٹھے۔ پھر جس قدر نماز خدا نے اس پر فرض کی ہے، اس کو پڑھے۔ پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس نے کئے ہیں معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

۱۳۰۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہایا پھر مسجد میں نماز پڑھنے کو آیا اور جس قدر نماز اس کے مقدر میں تھی اس نے اس کو پڑھا پھر خاموش بیٹھ گیا یہانتک کہ امام خطبہ سے فارغ ہوا۔ پھر امام کے ساتھ اس نے نماز پڑھی تو اس کے وہ تمام گناہ بخشے جاتے ہیں جو اس نے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کئے ہیں۔ بلکہ اور تین دن زیادہ کے گناہ۔ (مسلم)

۱۳۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کی نماز کو مسجد میں گیا خطبہ سنا اور خاموش بیٹھا رہا تو اس کے وہ گناہ جو اس نے جمعہ سے جمعہ تک کئے ہیں بخشے جاتے ہیں بلکہ تین دن زیادہ کے گناہ۔ اور جس نے خطبہ کے وقت یا نماز میں کنکریوں وغیرہ سے شغل کیا، اس نے برا کیا۔ (مسلم)

جمعہ میں اول وقت آنے والے کی فضیلت

۱۳۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں، یعنی جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو بعد کو آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مکہ میں قربانی

دُجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے لئے اونٹ بھیجے۔ اور جو شخص مسجد میں نماز جمعہ کے لئے دوسرے نمبر پر آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو گویا قربانی کے لئے گائے بھیجے۔ پھر جو شخص بعد کو آئے وہ اس کی مانند ہے جو دُنبہ بھیجے۔ پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس کی مانند ہے جو مرغی بھیجے اور جو اس کے بعد آئے وہ اس کے مانند ہے جو انڈا بھیجے۔ پھر جب امام خطبے کے لئے اٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

خطبہ کے وقت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی ممنوع ہے۔

۱۳۰۳/۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو، اس وقت اگر تو نے اپنے ساتھ والے سے یہ بھی کہا کر خاموش رہ، تو تو نے بھی لغو کام کیا۔ (بخاری و مسلم)

مسجد میں کسی کو اس کی جگہ سے ہٹانا چاہیئے

۱۳۰۴/۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ اَفْسَحُوْا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اُٹھائے تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے اور پھر اس کی جگہ خود بیٹھنے کا ارادہ نہ کرے۔ لیکن اس کو یہ چاہیئے کہ وہ کشادگی کی خواہش کرے۔ (مسلم)

فصل دوم

جمعہ کے روز عمدہ لباس زیبِ تن کرنا چاہیئے

۱۳۰۵/۷ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوسعید رضی اور ابوہریرہ رضی کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو اس کے پاس ہو تو اس کو لگائے پھر جمعہ کی نماز کو جائے اور لوگوں کی گردنوں کو پھاندتا ہوا مسجد میں داخل نہ ہو۔ پھر جس قدر نماز خدا نے اس کے مقدر میں لکھی ہے (یعنی سنت نماز) وہ پڑھے۔ پھر جب امام خطبہ کو کھڑا ہو تو خاموش بیٹھا رہے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا، جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس سے سرزد ہوئے ہیں۔ (ابوداؤد)

جامع مسجد پیدل جانا افضل ہے

۱۳۰۶/۸ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنٰى مِنَ الْإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت اوس بن اوس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن (اپنی بیوی کو بعد صحبت) غسل کرائے اور خود بھی غسل کرے اور اوّل وقت نماز کو جائے، پیدل چلے اور مسجد میں پہلے پہنچے اور امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ سنے اور کوئی بیہودہ بات نہ کہے تو اس کو ہر اس قدم کے بدلے جو وہ مسجد کی جانب چلے ایک سال کے روزوں اور رات کو عبادت کرنے کا ثواب ملے گا

وَابْنُ مَاجَہ) (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)

جمعہ کیلئے بطور خاص اچھے کپڑے بنانے میں کوئی مضائقہ نہیں

۱۳۰۷/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰی اَحَدِکُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ یَّتَّخِذَ ثَوْبَیْنِ لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ سِوٰی ثَوْبَیْ مِھْنَتِہٖ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ مَالِکٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے اگر کوئی جمعہ کی نماز کے لئے علاوہ کاروباری یا محنت مزدوری کے لباس کے دو اور کپڑے بنالے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (ابن ماجہ اور مالکؒ نے یحیٰی بن سعید سے روایت کیا)۔

امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنو

۱۳۰۸/۱۰ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّکْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ یَتَبَاعَدُ حَتّٰی یُؤَخَّرَ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنْ دَخَلَھَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، خطبہ کے وقت حاضر ہو جاؤ اور امام سے قریب رہو، اس لئے کہ آدمی جس قدر نیکیوں سے دُور رہتا ہے اسی قدر جنت میں پیچھے رہتا ہے اگرچہ وہ جنت میں داخل ضرور ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

گردنوں کو پھلانگنے کی وعید

۱۳۰۹/۱۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اُتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰی جَھَنَّمَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔

حضرت معاذ بن انس رضؓ جہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن آدمیوں کی گردنوں کو پھاندے گا، بنایا جائے گا وہ شخص پُل جہنم کی طرف۔ (ترمذی نے روایت کی اور کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

خطبہ کے وقت بیٹھنے کا ایک ممنوع طریقہ

۱۳۱۰/۱۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْحُبْوَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت معاذ بن انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں گھٹنوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اُس وقت جب کہ جمعہ کے دن امام خطبہ پڑھتا ہو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اونگھ آنے کی صورت میں جگہ بدل دینی چاہیئے۔

۱۳۱۱/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَلْیَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اونگھ آجائے مسجد میں جمعہ کے دن اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ کو بدل دے۔ (ترمذی)

فصل سوم

کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھاؤ

۱۳۱۲/۱۴ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ

نافعؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضؓ کو یہ کہتے سُنا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُقِیْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِہٖ وَیَجْلِسَ فِیْہِ قِیْلَ لِنَافِعٍ فِی الْجُمُعَۃِ قَالَ فِی الْجُمُعَۃِ وَغَیْرِھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے نافع سے پوچھا گیا کہ کیا یہ ممانعت جمعہ کے لئے ہے؟ انھوں نے کہا جمعہ اور دوسرے تمام دنوں کے لئے۔ (بخاری و مسلم)

آدابِ جمعہ کی رعایت کرنے والے کے لئے بشارت

۱۳۱۳/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْضُرُ الْجُمُعَۃَ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَھَا بِلَغْوٍ فَذٰلِکَ حَظُّہٗ مِنْھَا وَرَجُلٌ حَضَرَھَا بِدُعَاءٍ فَھُوَ رَجُلٌ دَعَا اللہَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاہُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَہٗ وَرَجُلٌ حَضَرَھَا بِاِنْصَاتٍ وَّسُکُوْتٍ وَّلَمْ یَتَخَطَّ رَقَبَۃَ مُسْلِمٍ وَّلَمْ یُؤْذِ اَحَدًا فَھِیَ کَفَّارَۃٌ اِلَی الْجُمُعَۃِ الَّتِیْ تَلِیْھَا وَزِیَادَۃِ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ وَّذٰلِکَ بِاَنَّ اللہَ یَقُوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن تین قسم کے لوگ مسجد میں داخل ہوتے ہیں ایک تو وہ جو لغو اور بیہودہ کلام اور فضول کام کے لئے حاضر ہوتا ہے (یعنی خطبہ کے وقت بیکار کام اور لغو کلام کرتا ہے) اور اس کے حاضر ہونے کا یہی صلہ ہے۔ دوسرا وہ شخص جو دُعا کے لئے حاضر ہوتا ہے خدا سے دُعا کرتا ہے خواہ وہ اس کو قبول فرمائے یا نہ فرمائے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو خاموشی کے ساتھ خطبہ سُننے کے لئے حاضر ہوا ہے، نہ تو اس نے کسی کی گردن پھاندی اور نہ کسی کو اذیت پہنچائی پس اس کا یہ فعل کفارہ ہے اِس جمعہ سے اُس جمعہ تک جو اس سے ملا ہوا ہے، بلکہ تین دن اور زیادہ کے گناہ کا کفارہ اور یہ اس وجہ سے کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص ایک نیکی کرے اس کو دس گنا ثواب ملتا ہے۔ (ابوداؤد)

خطبہ کے وقت بات چیت کرنے والوں کے لئے وعید

۱۳۱۴/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَکَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَھُوَ کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا وَّالَّذِیْ یَقُوْلُ لَہٗ اَنْصِتْ لَیْسَ لَہٗ جُمُعَۃٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خطبہ کے وقت بات کرے وہ اس گدھے کی مانند ہے جس پر کتابیں لدی ہوتی ہیں اور جو شخص کسی سے کہے خاموش رہ اس کا جمعہ نہیں ہے۔ (احمد)

مسلمانوں کے لئے جمعہ عید ہے

۱۳۱۵/۱۷ وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جُمُعَۃٍ مِّنَ الْجُمَعِ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ جَعَلَہُ اللہُ عِیْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طِیْبٌ فَلَا یَضُرُّہٗ اَنْ یَّمَسَّ مِنْہُ وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْہُ وَھُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا)

عبید بن السباق مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں یہ فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت خدا نے اس دن کو (جمعہ کو) مسلمانوں کی عید قرار دیا ہے پس تم جمعہ کو غسل کرو اور خوشبو پاس ہو تو اس کو لگاؤ اور مسواک کو ضروری سمجھو۔ (مالک) ابن ماجہ نے عبید سے روایت کیا اور انھوں نے ابن عباسؓ سے متصلاً روایت کیا ہے۔

جمعہ کے دن غسل کرنے اور خوشبو لگانے کی اہمیت

۱۳۱۶/۱۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَنْ یَّغْتَسِلُوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلْیَمَسَّ اَحَدُھُمْ مِنْ طِیْبِ اَھْلِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَالْمَاءُ لَہٗ طِیْبٌ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ)

حضرت براءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور گھر میں خوشبو ہو تو لگائیں اگر خوشبو نہ ہو تو پانی اس کی خوشبو ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ خطبہ اور نماز جمعہ کا بیان

فصل اوّل

نماز جمعہ کا وقت

۱۳۱۷ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ جب دن ڈھل جاتا۔ (بخاری)

۱۳۱۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضؓ کہتے ہیں کہ نماز جمعہ سے پہلے نہ تو ہم قیلولہ کرتے اور نہ (دوپہر کا) کھانا کھاتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سخت سردی کے ایام میں جمعہ کی نماز اول وقت میں پڑھتے اور سخت گرمی کے ایام میں دیر سے پڑھتے۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان نہیں ہوتی تھی

۱۳۲۰ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سائب بن یزید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جمعہ کی پہلی اذان وہ تھی جو امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد دی جاتی تھی۔ ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے زمانوں میں بھی اس پر عمل رہا پھر جب حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی زیادتی ہوئی تو تیسری اذان بڑھائی گئی جو مدینہ کے بازار زوراء میں کہی جاتی تھی۔ (تیسری اذان سے مراد پہلی اذان ہے)۔ (بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے

۱۳۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَخُطْبَتُهٗ قَصْدًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرۃ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اور ان کے درمیان بیٹھتے اور ان دونوں خطبوں میں قرآن پڑھتے تھے اور نصیحت کرتے تھے اور آپ کی نماز اوسط درجہ کی ہوتی، اور خطبہ بھی اوسط درجہ کا ہوتا۔ (مسلم)

مختصر مگر پرتاثیر خطبہ خطیب کی دانائی کی علامت ہے

۱۳۲۲ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمار رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کا طویل کرنا اور خطبہ کا اختصار دانائی کی علامت ہے پس تم نماز کو طویل کرو اور خطبہ کو مختصر پڑھو۔ اور بعض بیان تو جادو کا اثر رکھتا ہے۔ (مسلم)

خطبہ ارشاد فرماتے وقت آنحضرت صلعم کی کیفیت

۱۳۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب خطبہ کہتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور آپ سخت

صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

غضبناک ہوتے۔ گویا آپ لشکر سے لوگوں کو اپنے ان الفاظ میں ڈرا رہے ہیں کہ دشمن کا لشکر تم کو صبح کے وقت لوٹ لے گا یا شام کو اور فرماتے کہ مجھ کو اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور یہ ارشاد فرماکر آپ درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی باہم ملاتے (جس کا مطلب یہ ہوتا کہ جس قدر ان دونوں انگلیوں کی لمبائی میں فرق ہے اتنا ہی مجھ میں اور قیامت میں فرق ہے)

خطبہ میں آنحضرت ﷺ قرآن کی آیتیں پڑھا کرتے تھے

۱۳۲۴/۸ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا: وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ الخ۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۲۵/۹ وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن النعمان کہتی ہیں کہ میں نے سورۂ قٓ، وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سیکھا ہے جسکو آپؐ ہر جمعہ کے دن منبر پر خطبہ میں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

عمامہ باندھ کر خطبہ پڑھنا

۱۳۲۶/۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن حریث رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھتے تھے اس حال میں کہ آپؐ سر پر سیاہ عمامہ باندھے ہوتے تھے اور عمامہ کے دونوں کنارے آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پڑے ہوتے تھے۔ (مسلم)

خطبہ کے وقت تحیۃ المسجد پڑھنے کا مسئلہ

۱۳۲۷/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں جائے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ دو ہلکی رکعتیں پڑھ لے۔ (مسلم)

جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پائی اس نے پوری نماز پائی

۱۳۲۸/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پائی اس نے پوری نماز پائی۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

آپؐ کے خطبہ پڑھنے کا طریقہ

۱۳۲۹/۱۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے۔ اوّل آپ منبر پر جاکر بیٹھتے پھر جب مؤذن اذان سے

الْمِنْبَرَ حَتّٰی یَفْرُغَ اَرَاہُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ ثُمَّ یَجْلِسُ وَلَا یَتَکَلَّمُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

فارغ ہو جاتا تو آپ کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے۔ پھر ایک خطبہ پڑھ کر بیٹھ جاتے اور کوئی بات نہ کرتے۔ پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ پڑھتے۔ (ابوداؤد)

خطبہ کے وقت نمازی خطیب کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھیں

۱۳۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰی عَلَی الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاہُ بِوُجُوْھِنَا۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَھُوَ ضَعِیْفٌ ذَاھِبُ الْحَدِیْثِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ جاتے تو ہم لوگ اپنے چہرے آپ کی طرف کر لیتے۔ (ترمذی نے کہا ہم اس کو صرف محمد بن فضل سے جانتے ہیں جو ضعیف ہے اور جس کا حافظہ خراب ہے۔)

تیسری فصل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے

۱۳۳۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ یَجْلِسُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَکَ اَنَّہٗ کَانَ یَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ کَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰہِ صَلَّیْتُ مَعَہٗ اَکْثَرَ مِنْ اَلْفَیْ صَلٰوۃٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے۔ پس جو شخص تجھ کو یہ خبر دے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے وہ جھوٹا ہے تحقیق میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار نمازوں سے زیادہ پڑھی ہیں۔ (مسلم)

۱۳۳۲ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَکَمِ یَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الْخَبِیْثِ یَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا نِانْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبدالرحمن بن ام حکم اس وقت بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے انھوں نے کہا اس خبیث کو دیکھو بیٹھا ہوا خطبہ پڑھ رہا ہے حالانکہ خداوند تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے: وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا نِانْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا ج (یعنی جس وقت دیکھتے ہیں سوداگری یا کھیل کو تو دوڑ پڑتے ہیں اس کی طرف اور تم کو کھڑا (خطبہ پڑھتا) چھوڑ جاتے ہیں۔

خطبہ کے وقت ہاتھوں کو بلند نہ کرنا چاہیئے

۱۳۳۳ وَعَنْ عُمَارَۃَ بْنِ رُؤَیْبَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَی الْمِنْبَرِ رَافِعًا یَدَیْہِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰہُ ھَاتَیْنِ الْیَدَیْنِ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزِیْدُ عَلٰی اَنْ یَقُوْلَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہِ الْمُسَبِّحَۃِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمارہ بن رُوَیبہ کہتے ہیں کہ انھوں نے بشر بن مروان کو منبر پر ہاتھ بلند کئے ہوئے دیکھا (جس طرح واعظ ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں) تو انھوں نے کہا کہ برا کرے اللہ ان ہاتھوں کا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس سے زیادہ اشارہ نہ فرماتے تھے۔ یہ کہہ کر انھوں نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کا خطبہ کے وقت منبر پر کھڑے ہو کر ابن مسعودؓ کو مسجد میں بلانا

۱۳۳۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

جمعہ کے دن منبر پر اطمینان سے بیٹھے تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ سُنے تو مسجد کے دروازہ ہی پر بیٹھ گئے جہاں وہ اس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کو دیکھا تو فرمایا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آجاؤ۔ (ابوداؤد)

جمعہ کی نماز نہ ملنے کی صورت میں ظہر کی نماز پڑھ لینے کا مسئلہ

۱۳۳۵/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا اَوْ قَالَ الظُّهْرَ۔ (رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پائی اس کو چاہیئے کہ وہ دوسری رکعت اس میں ملائے اور جس شخص کی دونوں رکعتیں فوت ہو جائیں اس کو چاہیئے کہ وہ چار رکعتیں پڑھے یا یہ فرمایا کہ ظہر پڑھے۔ (دار قطنی)

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ — نمازِ خوف کا بیان

فصل اوّل

دشمن کے مدمقابل ہونے کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور جماعت

۱۳۳۶/۱ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَرُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا اور دشمن سے مقابلہ کیا پھر صف باندھی ہم نے اس کے لئے اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھانے کے لئے۔ ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز کے لئے کھڑی ہوگئی، اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی اور رکوع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور پھر دو سجدے کئے، پھر یہ جماعت جو نماز پڑھ رہی تھی اس جماعت کی جگہ چلی گئی جس نے نماز نہیں پڑھی تھی اور دشمن سے لڑ رہی تھی اور اس جماعت نے آکر آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے پھر آپ نے سلام پھیر دیا اور ہر شخص نے کھڑے ہو کر علیحدہ علیحدہ اپنی ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے۔ نافع نے بھی اسی قسم کی روایت بیان کی ہے اور ان کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اگر خوف اس سے زیادہ ہو تو لوگ پیدل کھڑے کھڑے اور سوار اپنی سواریوں پر قبلہ کی جانب رُخ کرکے یا اور کسی جانب متوجہ ہو کر نماز پڑھ لیں۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت ضرور رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہوگی۔ (بخاری)

نمازِ خوف کا ایک اور طریقہ

۱۳۳۷/۲ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ

یزید بن رومان، صالح بن خوات سے اور وہ اس شخص سے جس

عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اِنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّ اَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّ اَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے (غزوہ) میں نماز خوف پڑھی تھی نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت نے صف باندھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز کے لئے) اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی۔ آپ نے اس صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی اور دوسری رکعت اس نے خود پڑھ لی اور اس کے بعد وہ دشمن کے مقابلہ پر چلی گئی اور دوسری جماعت واپس آئی اور آپ نے اس کو بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم التحیات میں بیٹھے رہے اور اس جماعت نے اپنی دوسری رکعت خود پوری کر لی اور پھر التحیات میں آپ کے ساتھ شریک ہو گئے اس کے بعد آپ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلم

۱۳۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّ لِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد پر روانہ ہوئے۔ جب ذات الرقاع پہنچے تو حسب معمول ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سایہ دار درخت چھوڑ دیا تاکہ اس کے نیچے آرام فرمائیں۔ جابر کہتے ہیں کہ آپ درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے اور آپ کی تلوار درخت میں لٹکی ہوئی تھی کہ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اور آپ کی تلوار کو نیام سے نکال کر کہا۔ کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا میرے ہاتھ سے اب آپ کو کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ سے خدا مجھ کو بچائے گا۔ پھر صحابہ رض نے دیکھ لیا تو اس کو دھمکایا اور اس نے تلوار کو نیام میں رکھ دیا اور درخت پر لٹکا دیا۔ حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ اس کے بعد اذان دی گئی اور آپ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر یہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت اس کی جگہ آگئی اور آپ نے اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں پھر یہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور دوسری جماعت اس کی جگہ آگئی اور آپ نے اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے دو رکعتیں۔ (بخاری و مسلم)

نمازِ خوف کا ایک اور طریقہ

۱۳۳۹ وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے "نماز خوف" پس ہم نے دو صفیں آپ کے پیچھے باندھیں اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا۔ چنانچہ آپ نے تکبیر کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی (یعنی دونوں صفوں کے لوگوں نے) پھر قرارت کے بعد آپ نے تکبیر کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی (یعنی دونوں صفوں کے لوگوں نے)

بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ الَّذِیْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِیْعًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پھر قراءت کے بعد آپ نے رکوع کیا، اور ہم سب نے (یعنی دونوں صفوں کے لوگوں نے) رکوع کیا۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ سجدہ کے لئے جھکے اور آپ کے ساتھ وہ صف بھی جھکی جو آپ کے قریب تھی (یعنی پہلی صف) اور دوسری صف کھڑی رہی، دشمن کے مقابلہ پر۔ پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور آپ کے ساتھ وہ صف کھڑی ہو گئی جس نے سجدہ کیا تھا تو پھر دوسری صف پہلی صف کی جگہ اور پہلی صف دوسری کی جگہ پر آ گئی۔ اس کے بعد قرات پڑھ کر پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی (یعنی دونوں صفوں نے) رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ کے قریب والی صف نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا جو پہلے کھڑی رہی تھی۔ اور دوسری صف کھڑی رہی جس نے پہلے سجدہ کیا تھا۔ پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سجدے سے فارغ ہو گئے تو دوسری صف نے سجدہ کیا اور پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیرا۔ (مسلم)

فصل دوم

نماز خوف کا آنحضرتؐ کے ساتھ ایک مختص طریقہ

۱۳۴۰
۵
عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فِی الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰی بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰی فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بطن نخل (کے مقام پر) لوگوں کو نماز ظہر پڑھائی جو خوف کی حالت میں تھی پس ایک جماعت کو آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا۔ پھر دوسری جماعت آئی اور اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا (شرح السنۃ)

فصل سوم

نماز خوف کا ایک اور طریقہ

۱۳۴۱
۶
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِّنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِیَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَتَمِیْلُوْا عَلَیْهِمْ مَیْلَةً وَّاحِدَةً وَّاِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَیْنِ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰی وَرَاءَهُمْ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان قیام فرمایا پس مشرکوں نے آپس میں کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے جو ان کے نزدیک ان کے باپوں اور بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے۔ پس اپنے ارادہ کو پختہ کر لو اور ایک بارگی (بحالتِ نماز) ان پر حملہ کر دو۔ معاً جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اپنے اصحاب (مجاہدین) کو دو حصوں میں تقسیم کر دو۔ ایک جماعت کو نماز پڑھاؤ اور دوسری کو دشمن کے مقابلہ پر رکھو جو اپنے پاس اپنے بچاؤ کے

فَتَكُوْنَ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

تمام سامان اور اسلحہ کو رکھیں۔ پس ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک ایک رکعت ہوئی، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے یہ دو رکعتیں ہوئیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ　عیدین کی نماز کا بیان

فصل اوّل

عیدین کی نماز

۱۳۴۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَءُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید قرباں کے دن گھر سے نکلتے عید گاہ کی طرف اور سب سے پہلا کام یہ کرتے کہ نماز شروع کرتے اور نماز سے فراغت کے بعد کھڑے ہوتے لوگوں کے سامنے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے پس آپؐ ان کو وعظ و نصیحت فرماتے (یعنی خطبہ پڑھتے) وصیت کرتے اور ضروری احکام صادر فرماتے اور کہیں کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم جاری فرماتے اور کوئی خاص حکم نافذ کرنا ہوتا تو اس کو نافذ کرتے اور پھر گھر واپس چلے آتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۴۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں عیدوں کی نماز پڑھی ہے ایک دو مرتبہ نہیں بہت دفعہ۔ ان نمازوں میں نہ تو اذان کہی جاتی ہے نہ تکبیر۔ (مسلم)

عیدین کا خطبہ نماز کے بعد پڑھنا چاہئے

۱۳۴۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضؓ و عمر دونوں، عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

عیدین کی نماز کے لئے اذان و تکبیر مشروع نہیں

۱۳۴۵ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ۔ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ

حضرت ابن عباس رضؓ سے پوچھا گیا۔ کیا تم عید کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے (اور عید گاہ پہنچکر عید کی) نماز پڑھائی اور پھر خطبہ پڑھا۔ ابن عباس رضؓ نے اپنے بیان میں اذان اور تکبیر کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے بعد ابن عباس رضؓ نے کہا کہ پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے ان کو نصیحت

يَدْفَعَنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی، احکامِ دین یاد دلائے اور صدقۂ فطر یا زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا یا مطلق خیرات کا؟ ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ سُن کر عورتوں نے اپنے ہاتھ، کانوں اور گلوں کی طرف بڑھانے اور زیور اُتار کر بلال رضؓ کو دینا شروع کئے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلالؓ اپنے گھر تشریف لے آئے۔ (بخاری)

نمازِ عیدین سے پہلے یا بعد میں نفل نماز پڑھنے کا مسئلہ

١٣٤١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عید فطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی اور ان دو رکعتوں سے پہلے یا بعد کوئی اور نماز ادا نہیں کی (یعنی عید گاہ میں)۔ (بخاری ومسلم)

عیدگاہ میں عورتوں کے جانے کا مسئلہ

١٣٤٢ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام عطیہ رضؓ کہتی ہیں کہ ہم کو یہ حکم دیا گیا کہ ہم میں سے حیض والی عورتیں اور پردہ والی عورتیں سب دونوں عیدوں میں عیدگاہ میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہوں اور ان کی دعاؤں میں شامل ہوں اور حیض والی عورتیں اپنے مصلے سے علیحدہ رہیں ایک عورت نے یہ سنکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض کے پاس چادر نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ساتھ والی اس کو اپنی چادر اُڑھالے۔

نغمہ و سرود کا مسئلہ

١٣٤٨ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِي رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَفِي رِوَايَةٍ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ منٰی کے دنوں میں ان کے پاس آئے (جن ایام میں حجاج منٰی میں قیام کرتے ہیں) اُس وقت ان کے پاس انصار کی دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی دَف بجا رہی تھیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ لڑکیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بُعاث کی لڑائی کے دن کہے تھے۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت کپڑا اڑھائے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضؓ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا (یعنی گانے اور بجانے سے منع کیا) یہ سُن کر رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا ابوبکر رضؓ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو یہ عید کا دن ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ، اے ابوبکر رضؓ! ہر قوم میں عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ جانے سے پہلے کھجور نوش فرماتے تھے

١٣٤٩ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ عید فطر کے دن جب تک رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھا لیتے عیدگاہ تشریف نہ لے جاتے اور آپ طاق کھجوریں (تین۔ پانچ۔ سات وغیرہ) کھاتے۔ (بخاری)

آنحضرت عیدگاہ جاتے وقت ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس آتے تھے

۱۳۵۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ عید کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے۔ (بخاری)

قربانی کا وقت

۱۳۵۱/۱۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی کہتے ہیں کہ عید قربان کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلا کام جو اس دن ہم کریں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر گھر واپس جائیں اور قربانی کریں۔ پس جس شخص نے اس طریقہ پر عمل کیا اس نے ہماری سنت کو حاصل کر لیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ قربانی نہیں بلکہ گوشت کی بکری ہے جس کو اہل وعیال کے کھانے کے لئے جلد ذبح کر ڈالا ہے قربانی سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۵۲/۱۱ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کر ڈالا اس کو چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے کیونکہ نماز سے پہلے قربانی نہیں ہوتی۔ اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کو چاہئے کہ وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔ (بخاری ومسلم)

۱۳۵۳/۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو اپنے واسطے کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کے ارکان پورے ہو گئے اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پایا۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرت عیدگاہ میں قربانی کیا کرتے تھے

۱۳۵۴/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح اور نحر کرتے تھے (نحر اونٹ کے ذبح کرنے کو کہتے ہیں اور باقی جانوروں کے ذبح کو ذبح)۔ (بخاری)

فصل دوم

مسلمانوں کے لئے خوشی کے دو دن

۱۳۵۵/۱۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ نے دو دن (مقرر کر) رکھے تھے جن میں وہ خوشیاں مناتے اور کھیل تماشے کرتے تھے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا یہ دو دن

فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَىٰ وَيَوْمَ الْفِطْرِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کیسے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا ان ایام میں ہم لوگ عہدِ جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیلتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوند تعالےٰ نے تمہارے اِن دنوں کو (دوسرے) دو بہترین ایام میں تبدیل کر دیا ہے۔ یعنی عیدِ قربان اور عید الفطر کے دنوں میں (ابو داؤد)

عید میں نماز سے پہلے اور بقر عید میں نماز کے بعد کھانا پینا چاہیئے

۱۳۵۶/۱۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَىٰ حَتَّى يُصَلِّيَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت بُریدہ رضہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے دن جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ کھا نہ لیتے عید کو نہ جاتے اور عیدِ قرباں کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

تکبیراتِ عیدین

۱۳۵۷/۱۶ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَىٰ سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

کثیر بن عبد اللہ رضہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ دونوں عیدوں کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۳۵۸/۱۷ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوا فِي الْعِيدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوا بِالْقِرَاءَةِ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

جعفر بن محمد مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضہ و عمر رضہ دونوں عیدوں اور استسقاء کی نماز میں (پہلی رکعت میں) سات اور (دوسری رکعت میں) پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور بلند آواز سے قرأت پڑھتے تھے۔ (شافعی)

۱۳۵۹/۱۸ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُوسَىٰ وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَىٰ وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَىٰ كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سعید بن عاص رضہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰ رضہ اور حذیفہ رضہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدِ فطر اور عیدِ قربان کی نمازوں میں تکبیریں کس طرح کہتے تھے۔ ابو موسیٰ رضہ نے کہا کہ آپ چار تکبیر کہتے تھے جس طرح جنازہ کی نماز میں کہی جاتی ہیں، اور حذیفہ رضہ نے اس کی تصدیق کی۔ (ابو داؤد)

امام خطبہ دیتے وقت عصا وغیرہ کا سہارا لے لے

۱۳۶۰/۱۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوِّلَ يَوْمَ الْعِيدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت براء رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو عید کے دن ایک کمان دی گئی۔ آپ نے (عصا کے طور پر) اس پر ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا۔ (ابو داؤد)

۱۳۶۱/۲۰ وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عطاء رح مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عَنَزَتِهِ اعْتِمَادًا. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

وسلم جب خطبہ پڑھتے تو اپنے نیزے کو ٹیک کر کھڑے ہوتے۔ (شافعی)

۱۳۶۲/۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ عید کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور اذان و تکبیر نہیں کہی گئی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو بلال کے سہارے کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی اور لوگوں کو نصیحت فرمائی اور عذاب و ثواب کا ذکر فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر زور دیا۔ پھر بلال رضہ کے ساتھ آپ عورتوں کے گروہ میں تشریف لے گئے اور ان کو خدا سے ڈرتے رہنے کی ہدایت فرمائی اور موعظت فرمائی اور ثواب و عذاب یاد دلایا۔ (نسائی)

عیدگاہ جانے کا طریقہ

۱۳۶۳/۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کو کسی راستہ سے تشریف لے جاتے تو اس راستہ سے واپس نہ آتے بلکہ دوسرے راستے سے آتے۔ (ترمذی۔ دارمی)

عذر کی وجہ سے عیدین کی نماز شہر کی مسجد میں پڑھی جاسکتی ہے

۱۳۶۴/۲۳ وَعَنْهُ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِيدِ فِي الْمَسْجِدِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ عید کے دن بارش ہوئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

عید کی نماز تاخیر سے اور بقر عید کی نماز جلدی پڑھ لینی چاہیئے

۱۳۶۵/۲۴ وَعَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ أَنْ عَجِّلِ الْأَضْحٰى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابو حویرث رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو نجران میں لکھا کہ عید قرباں کی نماز جلد پڑھو اور عید فطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو نصیحت کرو۔ (رواہ الشافعی)

چاند کی شہادت زوال کے بعد آئے تو نماز عید دوسرے دن پڑھنی چاہیئے

۱۳۶۶/۲۵ وَعَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلٰى مُصَلَّاهُمْ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

ابوعمیر بن انس اپنے چچاؤں سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں نقل کرتے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کی شہادت دی کہ انھوں نے کل شام عید کا چاند دیکھا ہے۔ آپ نے ان کی شہادت پر لوگوں کو افطار کا حکم دے دیا اور فرمایا کہ صبح کو عیدگاہ جائیں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

فصل سوم

عیدین کی نماز میں اذان وتکبیر نہیں ہے

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ يَعْنِي عَطَاءً بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا إِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَيْءَ وَلَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء نے ابن عباس رضہ اور جابر رضہ بن عبد اللہ رضہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا ہے کہ عید فطر اور عید اضحٰے کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد میں نے عطاء سے پھر یہی بات پوچھی تو انھوں نے کہا کہ، مجھ کو حضرت جابر رضہ بن عبد اللہ رضہ نے بتایا ہے کہ عید فطر کے دن نمازِ عید کے لئے اذان نہیں ہے نہ تو امام کے باہر آنے کے وقت اور نہ امام کے آجانے کے بعد۔ نہ تکبیر اور نہ پکار اور نہ کوئی اور صورت۔ اور اُس زمانے میں نہ تکبیر تھی اور نہ پکار (اور بلانے کیلئے کوئی اور طریق اختیار نہیں کیا گیا)۔ (مسلم)

عیدین میں خطبہ نماز کے بعد پڑھنا چاہیئے

۱۳۶۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلٰوةِ فَإِذَا صَلّٰى صَلٰوتَهُ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا لِمَرْوَانَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْمُصَلّٰى فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَلَبِنٍ فَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِي يَدَهُ كَأَنَّهُ يَجُرُّنِي نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَأَنَا أَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضہ کہتے ہیں کہ عید قربان اور عید فطر کے دن رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر آکر نماز شروع فرماتے پھر نماز سے فارغ ہوکر (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوتے اور لوگوں کی طرف جو اپنی جگہ نماز کے لئے بیٹھے ہوتے تھے توجہ فرماتے۔ اور آپ کو کہیں کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں کے سامنے اس کا ذکر فرماتے، یا اور کوئی ضرورت ہوتی تو اس کا حکم دیتے اور خطبہ میں آپ (یہ بھی) فرماتے صدقہ دو، خیرات کرو، صدقہ دو اور خیرات کرو، صدقہ دو اور خیرات کرو۔ اور صدقہ و خیرات دینے والی اکثر عورتیں ہوتی تھیں۔ اِس کے بعد حضور م واپس تشریف لے جاتے۔ مروان بن حکم کے زمانہ تک اِسی طریقہ پر ہوتا رہا۔ (مروان کے عہد میں) عید کے دن مَیں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے روانہ ہوا۔ یہاں تک کہ ہم عید گاہ پہنچے تو دیکھا کثیر بن صلت نے کچی اینٹوں اور مٹی کا منبر بنا رکھا تھا۔ پھر عید گاہ میں داخل ہوکر مروان نے اپنے ہاتھ سے میرے ہاتھ کو کھینچا۔ گویا وہ مجھ کو منبر کی جانب کھینچتا تھا تاکہ خطبہ نماز سے پہلے پڑھے اور میں اس کو نماز کی جانب کھینچتا تھا۔ جب میں نے اس کی یہ حالت دیکھی (کہ وہ نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا چاہتا ہے) تو مَیں نے کہا عید کی نماز پہلے پڑھنے کا وہ فعل کیا ہوا جس پر اب تک عمل ہوتا رہا ہے۔ مروان نے کہا، ابو سعید! تجھ کو معلوم نہ کر جس بات کو تم جانتے ہو وہ چھوڑ دی گئی میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس چیز سے بہتر جس کو میں جانتا ہوں تم نہ لاؤ گے۔ میں نے تین مرتبہ یہ الفاظ

کہے۔ اس کے بعد ابوسعید واپس چلے آئے۔ (مسلم)

بَابٌ فِي الْأُضْحِيَّةِ قربانی کا بیان

فصل اول

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہیے

۱۳۶۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ قَالَ رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَيَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ابلق سینگوں والے دنبوں کی قربانی کی، ان کو اپنے ہاتھوں (آپ نے) ذبح کیا۔ بسم اللہ کہی اور تکبیر پڑھی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنبوں کے پہلو پر پاؤں رکھے دیکھا۔ آپ ذبح کے وقت یہ پڑھ رہے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (بخاری و مسلم)

قربانی کے دنبہ کی صفات

۱۳۷۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا دنبہ لانے کا حکم دیا جس کے سر پر سینگ ہوں۔ وہ سیاہی میں چلتا ہو (یعنی پاؤں سیاہ ہوں) اور سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی پیٹ اور سینہ کالا ہو) اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی آنکھوں کا حلقہ سیاہ ہو۔) پس ایسا ہی دنبہ آپ کی قربانی کے لئے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا چھری لے آؤ۔ پھر آپ نے فرمایا پتھر پر چھری کو تیز کرلو۔ اس کے بعد آپ نے چھری کو ہاتھ میں لیا، دنبہ کو لٹایا اور پھر بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ کہہ کر اس کو ذبح کردیا۔ (مسلم)

کس عمر کے جانور کی قربانی کرنی چاہیے

۱۳۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذبح کرو مُسِنّہ کو (یعنی وہ اونٹ جو پانچ برس کا ہو کر چھٹے سال میں لگ چکا ہو) اگر مسنہ ملنا مشکل ہو تو ذبح کرو دنبہ یا بھیڑ کے جذعہ کو (یعنی ایک سال سے زیادہ عمر والے کو۔) (مسلم)

بکری کے بچہ کی قربانی

۱۳۷۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَنِي جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریوڑ بکریوں کو ان کے حوالے کرکے حکم دیا کہ وہ اس کو صحابہ پر قربانی کے لئے تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد ایک بچہ باقی رہ گیا تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کرلے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (تقسیم کے بعد) عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ میں ایک بچہ آیا ہے آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کرلے۔ (بخاری و مسلم)

عیدگاہ میں قربانی افضل ہے

۱۳۷۳/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح و نحر کیا کرتے تھے۔ (بخاری)

قربانی کے حصے

۱۳۷۴/۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گائے اور اونٹ کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)

قربانی کرنے والے کے لئے کچھ ہدایتیں

۱۳۷۵/۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عید قربان کا پہلا عشرہ آئے تو تم میں سے جو لوگ قربانی کا ارادہ کریں وہ نہ تو اپنے بال منڈائیں اور نہ ترشوائیں اور نہ ناخن کٹوائیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ نہ تو بال منڈائے نہ ترشوائے اور نہ ناخن کٹوائے۔ (مسلم)

عشرہ ذی الحجہ کے نیک اعمال کی فضیلت

۱۳۷۶/۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی دن جس میں عملِ صالح خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو ان دس دنوں کے سوا نہیں ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں خدا کی راہ میں جہاد بھی نہیں مگر وہ شخص خدا کے نزدیک ان دنوں کے عملِ صالح سے بھی زیادہ محبوب ہے جو اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں لڑنے نکلا اور پھر واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہوگیا)۔ (بخاری)

فصل دوم

قربانی کے وقت کی دعا

۱۳۷۷/۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں عید قرباں کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو دُنبوں کو ذبح کیا جو سینگدار، ابلق اور خصی تھے پس جب آپ نے ان کو قبلہ رخ کیا تو کہا: اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ

وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ ذَبَحَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ۔

وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (میں متوجہ کرتا ہوں اپنے آپ کو اُس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اِس حال میں کہ میں دینِ ابراہیمی پر ہوں، یا اُن ابراہیمؑ کے دین پر جو توحید کے ماننے والے تھے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور میری نماز، قربانی، تمام عبادتیں اللہ میری زندگی و موت صرف خدا ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں مجھ کو اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی عطا کی ہوئی ہے اور تیری ہی خوشنودی کے لئے ہے تو اس کو محمدؐ اور اس کی اُمت کی جانب سے قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اللہ بہت ہی بڑا ہے) اس کے بعد ذبح کیا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

اور احمدؒ ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دعا پڑھنے کے بعد آپؐ نے اپنے ہاتھ سے دُنبوں کو ذبح کیا اور کہا: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ۔ یعنی خدا کے نام سے اور خدا بہت ہی بڑا ہے۔ اے اللہ! قبول کر تو اِس کو میری جانب سے اور میری امت کے اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

میت کی طرف سے قربانی جائز ہے

۱۳۷۸/۱۰ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ)

حنش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضؓ کو دو دُنبے ذبح کرتے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے (یعنی یہ دو دُنبے کیسے ہیں آپکے لئے تو ایک ہی دُنبہ کافی تھا؟) انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت کی ہے کہ میں آپؐ کی جانب سے بھی قربانی کیا کروں، چنانچہ میں قربانی کرتا ہوں۔ (ابوداؤد) اور ترمذی نے اسی طرح روایت کیا۔

عیب دار جانور کی قربانی نہ کرنا چاہیئے

۱۳۷۹/۱۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ جس جانور کو ہم قربان کریں اس کی آنکھ کان کو اچھی طرح دیکھ لیں کہ ان میں کوئی نقصان نہ ہو اور یہ حکم دیا ہے کہ ہم اس کو ذبح نہ کریں جس کا کان اگلی طرف سے کٹا ہو یا پچھلی طرف سے اور نہ اس کو جس کا کان پھٹا ہو لمبائی میں یا گولائی میں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۱۳۸۰/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس جانور کی قربانی سے جس کے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے ہوئے ہوں۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) (ابن ماجہ)

۱۳۸۱/۱۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا یُتَّقٰی مِنَ الضَّحَایَا فَاَشَارَ بِیَدِہٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُھَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُھَا وَالْمَرِیْضَۃُ الْبَیِّنُ مَرَضُھَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔)

حضرت براءؓ بن عازب کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا جانور قربانی کے لائق نہیں ہے آپ نے چار انگلیاں اُٹھا کر فرمایا کہ چار جانور قربانی کے لائق نہیں ایک لنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہو اور چل نہ سکے۔ دوسرا کانا کہ اس کا کانا پن ظاہر ہو۔ تیسرا بیمار کہ اس کی بیماری ظاہر ہو اور چوتھا دُبلا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔ (مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

فربہ جانور کی قربانی بہتر ہے

۱۳۸۲/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُضَحِّیْ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِیْلٍ یَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَاْکُلُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَمْشِیْ فِیْ سَوَادٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوسعید رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فربہ سینگدار دنبہ کی قربانی کیا کرتے تھے جو سیاہی میں دیکھتا تھا (یعنی اس کی آنکھوں کا حلقہ سیاہ تھا) اور کھاتا تھا سیاہی میں (یعنی اس کا منہ سیاہ تھا) سیاہی میں چلتا تھا (یعنی اس کے پاؤں بھی سیاہ تھے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

جذع کی قربانی کا حکم

۱۳۸۳/۱۵ وَعَنْ مُجَاشِعٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ یُوَفِّیْ مِمَّا یُوَفِّیْ مِنْہُ الثَّنِیُّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت مجاشع رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جذع (وہ دنبہ یا بھیڑ جو چھ ماہ سے زیادہ کی ہو) کافی ہے اس چیز سے کہ کفایت کرے اس کو ثنی (یعنی سال بھر سے زیادہ کا دنبہ یا بکری کا (یعنی چھ ماہ کا دنبہ بھی اسی طرح کافی ہے جس طرح سال بھر سے زیادہ کا)۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۳۸۴/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نِعْمَتِ الْاُضْحِیَّۃُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ قربانی کے لئے دنبہ کا جذع بہتر ہے (یعنی چھ ماہ کا)۔ (ترمذی)

قربانی میں شرکت

۱۳۸۵/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰی فَاشْتَرَکْنَا فِی الْبَقَرَۃِ سَبْعَۃً وَّفِی الْبَعِیْرِ عَشَرَۃً۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم سفر میں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ عیدِ قربان آگئی۔ پس ہم ایک گائے میں سات (افراد) شریک ہوگئے اور اونٹ میں دس۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

قربانی کی فضیلت

۱۳۸۶/۱۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولادِ آدم نے قربانی کے دن کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو۔ خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے اور

الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَ اَشْعَارِهَا وَ اَظْلَافِهَا وَ اِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

قیامت کے دن وہ ذبح کیا ہوا جانور آئے گا اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ اور قربانی کا خون اس سے پہلے کہ زمین پر گرے خدا کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ پس تم قربانی کر کے اپنے دلوں کو خوش کرو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

عشرہ ذی الحجہ کی عبادتوں کی فضیلت

۱۳۸۷/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَّ قِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ)۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک کوئی دن جس میں عبادت کی جائے خدا کی، ذی الحجہ کے عشرہ سے بہتر نہیں ہے۔ ان دنوں میں ایک دن کے روزہ کا ثواب سال بھر کے روزوں کے ثواب کے برابر ہے اور ایک ایک رات کی عبادت کا ثواب شب قدر کی عبادت کے ثواب کے برابر ہے۔ (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند کمزور ہے۔

فصل سوم

بقر عید کی نماز سے پہلے قربانی درست نہیں

۱۳۸۸/۲۰ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَ قَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَ مَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب بن عبداللہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں عید قربان کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ابھی آپ پوری طرح نماز سے فارغ نہ ہوئے تھے (خطبہ باقی تھا) کہ آپ نے قربانیوں کا گوشت دیکھا جو فراغتِ نماز سے پہلے ذبح کی گئی تھیں۔ یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا جس شخص نے اس سے پہلے کہ نماز سے فارغ ہو ذبح کیا یا یہ فرمایا کہ ہم نماز سے فارغ ہوں اس کو چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا اور پھر قربانی کی اس کے بعد فرمایا جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے اس کو چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی ہے اسے چاہئے کہ وہ اللہ کا نام لے کر قربانی کرے۔ (بخاری و مسلم)

ایام قربانی

۱۳۸۹/۲۱ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ الْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِّثْلُهٗ)۔

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضؓ نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہیں یوم نحر کے بعد (یعنی ۱۰ ذی الحجہ کے بعد مزید دو دن)۔ (مالک۔ اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے اسی طرح کی روایت حضرت علی رضؓ سے بھی پہنچی ہے)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قربانی کرتے تھے

۱۳۹۰/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں دس برس تک رہے اور ہر سال قربانی کرتے تھے۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) (ترمذی)

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

۱۳۹۱/۲۳ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذِہِ الْأَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّۃُ أَبِیْکُمْ إِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ۔ (رَوَاہُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں ہم کو کیا ثواب ملے گا۔ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ عرض کیا اور اون یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اون کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

بَابُ الْعَتِیْرَۃِ — عتیرہ کا بیان

فصل اوّل

فرع اور عتیرہ کی ممانعت کرنا

۱۳۹۲ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ۔ قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ کَانَ یُنْتَجُ لَھُمْ کَانُوْا یَذْبَحُوْنَہٗ لِطَوَاغِیْتِھِمْ وَالْعَتِیْرَۃُ فِیْ رَجَبٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام میں نہ تو فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرع جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جس کو کفار اپنے بتوں کے نام پر ذبح کر دیا کرتے تھے اور عتیرہ وہ بکری جس کو کفار رجب کے پہلے عشرہ میں بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے (آغاز اسلام میں مسلمان بھی یہ چیزیں خدا کے نام پر ذبح کرتے تھے پھر یہ طریقہ منسوخ ہوگیا)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱۳۹۳/۲ وَعَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَیْمٍ قَالَ کُنَّا وُقُوْفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَۃَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ، یَا أَیُّھَا النَّاسُ إِنَّ عَلٰی کُلِّ أَھْلِ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ أُضْحِیَّۃً وَعَتِیْرَۃً ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِیْرَۃُ ھِیَ الَّتِیْ تُسَمُّوْنَھَا الرَّجَبِیَّۃَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ضَعِیْفُ الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالْعَتِیْرَۃُ مَنْسُوْخَۃٌ

حضرت مخنف ابن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "لوگو! ہر گھر والے پر ہر سال میں قربانی اور عتیرہ کرنا واجب ہے۔ تم جانتے ہو عتیرہ کیا چیز ہے؟ عتیرہ وہ چیز ہے جس کو تم رجبیہ کہتے ہو"۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ضعیف الاسناد ہے۔ اور ابوداؤد نے کہا عتیرہ منسوخ ہے۔

فصل سوم

تنگ دست پر قربانی واجب نہیں

۱۳۹۴/۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِیَوْمِ الْأَضْحٰی عِیْدًا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں قربانی کے دن کو عید کے لئے مقرر کردوں۔ خدا

جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيْحَةً أُنْثٰى أَفَأُضَحِّيْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

نے اس دن کو اس امت کے لئے عید ٹھہرایا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ؟ اگر کسی کے پاس منیحہ کے سوا کچھ نہ ہو تو کیا وہ اس کی قربانی کر دے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن تو اپنے بالوں کو منڈوا یا ترشوا یا ناخنوں کو کٹوالے اور لبوں کو ترشوا اور زیر ناف بالوں کو مونڈ یہی تیری کامل قربانی ہے خدا کے نزدیک۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

بَابُ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ　نمازِ خسوف کا بیان

فصل اوّل

سورج گرہن کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

۱۳۹۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ پس آپ نے ایک اعلان کرنے والے شخص کو روانہ فرمایا جو ان الفاظ میں اعلان کرتا تھا "نماز تیار ہے" (پھر جب آدمی کافی جمع ہو گئے تو) آپ آگے بڑھے اور دو رکعتیں پڑھائیں جن میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے کوئی رکوع اور سجدہ اتنا طویل نہیں کیا جتنا کہ اس نماز میں کیا۔ (بخاری ومسلم)

نمازِ خسوف کی قرأت

۱۳۹۶ وَعَنْهَا قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرارت کی۔ (بخاری ومسلم)

سورج گرہن کا حقیقی سبب

۱۳۹۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ...... ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے نماز میں طویل قیام فرمایا یعنی اتنی دیر کہ سورۂ بقرہ اتنی دیر میں پڑھی جا سکتی ہے پھر رکوع کیا طویل رکوع پھر سر اٹھایا رکوع سے اور دیر تک قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے لیکن یہ کھڑا رہنا پہلے سے کم تھا پھر رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک قیام کیا اور یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا پھر رکوع کیا طویل رکوع اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا (قومہ کیا) پھر سجدہ کیا پھر ختم کر دیا نماز کو اور اس عرصہ

ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ أَفْظَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ فَقَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں سورج بھی روشن ہوگیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں نہ تو ان میں کسی کی موت سے گرہن ہوتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے پس جب تم گرہن کو دیکھو تو خدا کو یاد کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (نماز کی حالت میں) ہم نے دیکھا کہ آپ اپنی جگہ کھڑے ہوئے کسی چیز کو پکڑنے کا ارادہ کر رہے ہیں پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کچھ پیچھے کی جانب ہٹ رہے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ میں نے جنت کو دیکھا اور اس کے ایک درخت سے انگور کا خوشہ توڑنے کا ارادہ کیا تھا۔ اگر میں اس خوشہ کو توڑ لیتا تو بلاشبہ تم جب تک دنیا میں رہتے اس میں سے کھاتے۔ پھر میں نے دوزخ کو دیکھا اور آج کے دن کے برابر کوئی منظر ایسا خوفناک میری نظر سے نہیں گزرا۔ اس میں میں نے عورتوں کو زیادہ پایا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس کا کیا سبب ہے؟ آپؐ نے فرمایا ان کے کفر کے سبب سے۔ صحابہ رضؓ نے پوچھا کیا عورتیں خدا کا انکار کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہیں اور کفر کرتی ہیں احسان کا اگر تو ان کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر وہ تیری جانب سے اپنی مرضی کے خلاف کوئی بات پائے تو کہے میں نے کبھی تجھ سے بھلائی نہیں دیکھی۔ (بخاری و مسلم)

۱۳۹۸ وَعَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ نے بھی ابن عباسؓ کی مذکورہ بالا حدیث بیان کی ہے اور پھر یہ بیان کیا ہے کہ اس کے بعد آپؐ نے سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا پھر نماز کو ختم کر دیا اور سورج روشن ہوگیا پھر آپؐ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ اوّل خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا سورج اور چاند خدا کی دو نشانیاں ہیں نہ تو کسی کی موت سے ان میں گرہن لگتا ہے اور نہ کبھی پیدا ہونے سے، پس جب تم گرہن کو دیکھو تو خدا سے دعا کرو تکبیر کہو نماز پڑھو اور خیرات کرو۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے امتِ محمدؐ قسم ہے خدا کی کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اس امر پر کہ اس کا بندہ زنا کرے یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اے امتِ محمد ﷺ قسم ہے خدا کی اگر معلوم ہو جائے تم کو وہ چیز جو میرے علم میں ہے تو تم بہت کم ہنسو اور روؤ زیادہ۔ (بخاری و مسلم)

گرہن کے وقت آنحضرت ﷺ کی کیفیت

۱۳۹۹ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور قیامت کا خوف ان پر طاری ہوگیا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور نماز پڑھی جس کا قیام، رکوع اور سجدہ اس قدر طویل تھا کہ میں نے کبھی اتنا طویل قیام، رکوع اور سجدہ نہیں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا، یہ

لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نشانیاں جن کو اللہ تعالےٰ بھیجتا (دکھاتا) ہے نہ تو کسی کی موت کے سبب سے ہوتی ہیں اور نہ کسی کی پیدائش کا نتیجہ۔ لیکن اس ذریعہ سے اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس جب تم اِس قسم کی نشانیوں میں سے کچھ دیکھو تو خدا سے ڈرو، خدا کا ذکر کرو، دُعا مانگو اور مغفرت چاہو۔ (بخاری و مسلم)

نمازِ کسوف میں آنحضرتؐ کے رکوع و سجود کی تعداد

۱۴۰۰/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس روز جس روز کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کی موت واقع ہوئی تھی سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز (خسوف) پڑھائی جس میں چھ رکوع اور چار سجدے کئے۔ (مسلم)

۱۴۰۱/۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِىْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِّثْلُ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عبّاس رضؓ کہتے ہیں کہ سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی آٹھ رکوع اور چار سجدوں کی یعنی دو رکعتیں، جن میں چار چار رکوع اور دو دو سجدے ہر رکعت میں کئے۔ (مسلم)

سورج گرہن کے وقت آنحضرتؐ کا طریقہ

۱۴۰۲/۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اَرْتَمِىْ بِاَسْهُمٍ لِّىْ بِالْمَدِيْنَةِ فِىْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ قَائِمٌ فِى الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَّدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِىْ صَحِيْحِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِىْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنے تیروں سے تیر اندازی کیا کرتا تھا کہ سورج گرہن ہوا، پس میں نے اپنے تیر پھینک دیئے اور دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں دیکھوں گا کہ گرہن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت کیا ہوتی ہے۔ (یعنی آپ اس وقت کیا کرتے ہیں) چنانچہ میں آیا اور دیکھا کہ آپ (تکبیر کے لئے) ہاتھ اٹھائے کھڑے ہیں (پھر آپ نے اللہ اکبر کہہ کر) ہاتھ باندھ لئے اور پڑھنا شروع کیا سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اور پھر دُعا مانگی، یہاں تک کہ سورج کی تاریکی جاتی رہی۔ جب تاریکی جاتی رہی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ مسلم نے عبد الرحمٰن بن سمرہ رضؓ سے روایت کیا اور شرح السنۃ میں بھی اسی طرح ہے اور مصابیح کے نسخوں میں جابر بن سمرہ رضؓ سے مروی ہے۔

سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا چاہیئے

۱۴۰۳/۹ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

فصل دوم

نمازِ کسوف کی قرأت بآوازِ بلند ہو یا آہستہ آواز سے

۱۴۰۴ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی (اور اس نماز کے دوران ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے) (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

کرشمۂ خداوندی کے ظہور کے وقت سجدہ

۱۴۰۵ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيْلَ لَهُ تَسْجُدُ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا وَاَيُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عکرمہ رض کہتے ہیں کہ ابن عباس رض سے جب یہ کہا گیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی فلاں بیوی کا انتقال ہو گیا ہے (یعنی حضرت صفیہ رض کا) تو ابن عباسؓ سجدے میں گر پڑے۔ ان سے کہا گیا کیا تم ایسی حالت میں سجدہ کرتے ہو یعنی بلا وجہ۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم خدا کی کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ اور اس سے بڑی کونسی نشانی ہوگی کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی انتقال کر گئیں (جو دنیا کے لئے باعثِ رحمت وشفقت تھیں۔) (ابوداؤد۔ ترمذی)

فصل سوم

نمازِ کسوف کے رکوع وسجدہ اور قرأت

۱۴۰۶ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ مِنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت اُبی بن کعب رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو نماز پڑھائی اور لمبی سورتوں میں سے ایک سورت پڑھی اور پانچ رکوع اور دو سجدے پہلی رکعت میں کئے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے، اور ایک لمبی سورت پڑھی پھر پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر نماز پڑھ کر قبلہ رخ بیٹھے اور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہوگیا۔ (ابوداؤد)

حنفیہ کی مستدل حدیث

۱۴۰۷ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْاَلُ عَنْهَا حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) وَفِيْ

حضرت نعمان بن بشیر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ تو آپ نے دو رکعت نماز (پڑھنی) شروع کی۔ پھر ان کو ختم کرکے دیکھا تو آفتاب ابھی تاریک تھا۔ آپ نے پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے

وَ فِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا شَاءَ فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

دعا مانگتے رہے حتیٰ کہ سورج روشن ہوگیا۔ (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی نماز پڑھی جیسی کہ ہم پڑھتے ہیں۔ یعنی آپؐ رکوع کرتے اور سجدہ بھی کرتے تھے" اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "سورج گرہن ہو رہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اپنے حجرے سے) جلدی سے نکلے اور مسجد میں جاکر نماز شروع کردی اور اس وقت تک نماز پڑھتے رہے جب تک کہ سورج روشن نہ ہوگیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند اس وقت گرہن میں آتے ہیں جب کہ دنیا کے سرداروں میں سے کوئی بڑا سردار مرجائے (میں تم کو بتاتا ہوں کہ) سورج اور چاند نہ تو کسی کی موت سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کی پیدائش سے اور یہ دونوں بھی خدا کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں۔ خدا اپنی مخلوق میں جو چاہے تغیر کرے۔ پس ان میں سے جب کوئی گرہن میں آئے تو تم نماز پڑھو اس وقت تک جب تک کہ وہ روشن نہ ہوجائے، یا خداوند تعالےٰ کوئی حکم ظاہر کرے۔ (نسائی)

بَابٌ فِيْ سُجُوْدِ الشُّكْرِ — سجدۂ شکر کا بیان

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ۔

اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے۔

فصل دوم

خوشی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدۂ شکر

۱۴۰۸/۱ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهٗ اَمْرٌ سُرُوْرًا اَوْ يُسَرُّ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابوبکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی کا واقعہ پیش آتا۔ یا آپ کسی بات سے خوش کئے جاتے تو خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ میں گر پڑتے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)

کسی مبتلائے بلا کو دیکھ کر اپنی عافیت پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے

۱۴۰۹/۲ وَعَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا مِّنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ)

حضرت ابوجعفر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بونے (پستہ قامت) شخص کو دیکھا تو سجدے میں گر پڑے۔ (دارقطنی مرسلاً۔ اور شرح السنۃ میں مصابیح کے لفظ کے مطابق ہے)۔

امت کے حق میں آنحضرتؐ کی شفقت

۱۴۱۰/۳ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ کے ارادے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ فَاَعْطَانِي الثُّلُثَ الْاٰخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوئے۔ پس جب ہم مکہ اور مدینہ کے درمیانی مقام عزوزاء پر پہنچے تو حضورؐ اونٹنی سے اُترے، پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر تھوڑی دیر خدا تعالیٰ سے دُعا کی پھر سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں پڑے رہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ تھوڑی دیر دُعا کی اور پھر سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں پڑے رہے پھر کھڑے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا کر تھوڑی دیر دُعا کی اور سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدے میں رہے اور پھر سر اٹھا کر فرمایا میں نے اپنے رب سے دُعا کی اپنی امت کی شفاعت یعنی اس کے گناہوں کی بخشش کی، پس عطا کی خدا نے مجھ کو تہائی امت (یعنی تہائی امت کی بخشش عطا کی) میں سجدے میں گر پڑا اور خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر میں نے سجدے سے سر اُٹھا کر اپنے رب سے پھر دُعا مانگی اور امت کی بخشش کا خواستگار ہوا۔ پس عطا کی خدا نے مجھ کو تہائی امت (یعنی تہائی امت کی بخشش عطا کی) میں پھر خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ میں گر پڑا۔ پھر میں نے اپنا سر اُٹھایا اور اپنے رب سے اپنی امت کی بخشش کا خواہاں ہوا۔ خدا نے باقی تہائی امت بھی مجھ کو عطا کر دی اور میں شکر ادا کرنے کے لئے پھر سجدہ میں گر پڑا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ — نمازِ استسقاء کا بیان

فصل اوّل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ استسقاء

۱۴۱۱/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن زید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ نمازِ استسقاء (طلب بارش) کے لئے عیدگاہ کی طرف چلے۔ آپ نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی جن میں بلند آواز سے قرارت کی۔ پھر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگی اور دونوں ہاتھ دعا کے لئے اُٹھائے۔ پھر چادر کو قبلہ رُخ کھڑے ہو کر پھیرا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ نمازِ استسقاء میں دعا کے وقت ہاتھ زیادہ بلند کرتے تھے

۱۴۱۲/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهٖ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی دُعا میں ہاتھوں کو (اس قدر) اونچا نہ اُٹھاتے تھے مگر استسقاء کی دُعا میں آپ ہاتھوں کو اس قدر بلند کرتے تھے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے

يَامِنُ إِبْطَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گئی تھی۔ (بخاری و مسلم)

دعا کے وقت ہاتھوں کی ہیئت

۱۴۱۳/۳ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا کی اور دعا میں ہاتھ کی ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف رکھا۔ (یعنی ہتھیلیاں آسمان کی طرف کیں اور ہاتھ کی پشت منہ کی جانب)۔ (مسلم)

بارش کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۱۴۱۴/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بارش کو دیکھتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا یعنی اے اللہ نفع دینے والا مینہ خوب برسا۔ (بخاری)

بارش کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

۱۴۱۵/۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش آگئی۔ حضرت انس رضؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم اطہر سے کپڑا اتار ڈالا اور بارش سے بھیگ گئے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا بارش کا پانی ابھی ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

استسقاء میں چادر پھیرنے کا طریقہ

۱۴۱۶/۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن زید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا مانگی اور پھر چادر کو قبلہ رُخ ہو کر گھمایا یعنی چادر کا داہنا گوشہ بائیں مونڈھے پر لے گئے اور بایاں گوشہ داہنے مونڈھے پر، اور پھر خدا سے دُعا کی۔ (ابوداؤد)

۱۴۱۷/۲ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ أَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن زید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا مانگی۔ اس وقت آپ سیاہ چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ نے ارادہ کیا کہ چادر کے کونے کو نیچے سے الٹ کے اوپر کر لیں، لیکن اس میں آپ کو دقت پیش آئی اور آپ نے مونڈھوں ہی پر سے چادر کو الٹ لیا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۱۴۱۸/۸ وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى أَبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِنْدَ

حضرت ابو اللحم کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مقام زوراء کے قریب احجار الزیت

اَحْجَارِ الزَّیْتِ قَرِیْبًا مِّنَ الزَّوْرَآءِ قَائِمًا یَدْعُوْ یَسْتَسْقِیْ رَافِعًا یَدَیْہِ قِبَلَ وَجْھِہٖ لَا یُجَاوِزُ بِھِمَا رَأْسَہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ)

میں کھڑے ہوکر بارش کے لئے دُعا کرتے دیکھا۔ آپ ہاتھوں کو پھیلائے ہوئے تھے ہتھیلیاں مُنہ کی جانب تھیں اور ہاتھ سر سے اونچے نہ تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

استسقاء کے وقت آنحضرتؐ خشوع وخضوع اور تضرع اختیار کرتے تھے

۱۴۱۹/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ مُتَبَذِّلًا مُّتَوَاضِعًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اِسْتِسْقَاء (یعنی بارش کی دُعا کے لئے اِس حال میں نکلے کہ) زینت کو آپ نے ترک کر دیا تھا۔ ظاہر میں متواضع اور باطن میں عاجزی و زاری کرنے والے تھے۔
(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

بارش کی دعا

۱۴۲۰/۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَسْقٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھِیْمَتَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بارش کے لئے دُعا کرتے تو کہتے: اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھِیْمَتَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ۔ (یعنی اے اللہ! اپنے بندوں کو پانی پلا، اپنے جانوروں کو پانی پلا، اپنی رحمت کو پھیلا اور مُردہ شہر کو سرسبزی بخش۔) (مالک۔ ابوداؤد)

۱۴۲۱/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوَاکِئُ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ قَالَ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَآءُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے ہاتھ اٹھاکر یہ دُعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ۔ (یعنی اے اللہ! بارش کے پانی سے ہم کو سیراب کر، ہماری فریاد کو پہنچ اور ہمارا انجام اچھا کر رازق اور یہ بارش نافع ہو، نقصان رساں نہ ہو، جلد آنے والی ہو۔ دیر میں آنے والی نہ ہو) حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ اس دُعا کے بعد ان پر اَبر چھا گیا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۱۴۲۲/۱۲ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ شَکَا النَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَہٗ فِی الْمُصَلّٰی وَوَعَدَ النَّاسَ یَوْمًا یَخْرُجُوْنَ فِیْہِ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَکَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ قَالَ اِنَّکُمْ شَکَوْتُمْ جَدْبَ دِیَارِکُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِہٖ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ لوگوں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی۔ پس آپؐ نے عیدگاہ میں منبر رکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ عیدگاہ میں منبر رکھا گیا اور لوگوں سے وعدہ لیا کہ وہ ایک روز عیدگاہ چلیں۔ عائشہ کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز آفتاب کا کنارہ نکلتے ہی عیدگاہ تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا۔ پھر خدا کی حمد وثنا کی اور اس کے بعد فرمایا۔ تم نے اپنے شہروں میں بارش نہ ہونے کی

عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

شکایت کی ہے۔ خدا نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا مانگو اور اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔ پھر آپ نے یہ دعا کی: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ۔ (یعنی تمام تعریف خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے بخشنے والا مہربان ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بے پرواہ ہے اور ہم فقیر ہیں۔ ہم پر بارش نازل کر اور جو چیز کر تو نازل کرے اس کو ہماری قوت اور فائدہ کا سبب بنا کر دیر تک اس سے فائدہ اٹھائیں) اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دیر تک اٹھائے رہے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر اپنی پشت کو لوگوں کی طرف پھیرا اور چادر الٹ پھیر کی آپ کے ہاتھ اب بھی بلند تھے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے منبر سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے ابر کو پھر بجلی چمکی اور کڑکی اور اس کے بعد خدا کے حکم سے بارش شروع ہوگئی۔ آپ مسجد تک بھی واپس نہ آئے تھے کہ نالے بہہ نکلے۔ پس آپ نے جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ دیواروں اور مکانوں کی پناہ ڈھونڈنے میں جلدی کر رہے ہیں تو آپ مسکرائے کہ آپ کی کچلیاں نظر آنے لگیں اور پھر فرمایا اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے) اور میں خدا کا بندہ اور رسول ہوں۔ (ابوداؤد)

وسیلے سے بارش کے لئے دعا

۱۴۲۳/۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا اِسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی عباس رضی بن عبدالمطلب کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا۔ (یعنی اے اللہ! ہم تیری طرف وسیلہ کرتے تھے اپنے نبی کا اور تو ہم کو سیراب کرتا تھا۔ اور اب وسیلہ کرتے ہیں ہم تیری جانب اپنے نبی کے چچا کا، پس پانی پلا تو ہم کو) انس رضی کہتے ہیں کہ اس دعا سے بارش ہو جاتی تھی۔ (بخاری)

استسقاء کے سلسلہ میں ایک نبی ؑ کا واقعہ

۱۴۲۴/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَاِذَا هُوَ

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ انبیاء سابقین میں سے ایک نبی ؑ لوگوں کو لے کر بارش کی دعا کے لئے نکلے۔ پس اس نبی نے ایک چیونٹی

بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ. (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

کو دیکھا جو اپنے پاؤں میں سے بعض کو آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے تھی (یہ دیکھ کر) اُس نبی نے لوگوں سے کہا واپس چلو۔ تمہاری دُعا اس چیونٹی کے ذریعہ قبول کر لی گئی۔ (دارقطنی)

بَابٌ فِي الرِّيَاحِ — ہواؤں کا بیان

فصل اوّل

ہوا رحمت بھی ہے عذاب بھی

۱۴۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدد دی گئی ہے مجھے پُروا ہوا سے اور ہلاک کئے گئے عاد پچھوا ہوا سے۔ (بخاری)

ابر و ہوا کو دیکھ کر آپ کی کیفیت

۱۴۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ إِذَا رَأٰى غَيْمًا أَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهٖ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی زور سے ہنستے نہیں دیکھا۔ آپ جب کبھی ہنستے تو مسکرا دیتے تھے۔ اور جب آپ ابر کو دیکھتے یا تیز ہوا کو تو آپ کا چہرہ متغیر ہوجاتا۔ (بخاری ومسلم)۔

تیز ہوا کے وقت آنحضرتؐ کی دُعا

۱۴۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَقُوْلُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحْمَةً. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب سخت تیز ہوا چلتی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا (آلاخرۃ) أُرْسِلَتْ بِهٖ۔ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے اس (ہوا) کی بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے (یعنی ہوا جو فائدے ہیں) اور بھلائی اس کی جس کے لئے ہوا بھیجی گئی ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس کی بُرائی سے اور اس چیز کی بُرائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی بُرائی سے جس کے لئے ہوا بھیجی گئی ہے اور جب آسمان پر ابر ہوتا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوجاتا اور اضطراب کی حالت میں کبھی گھر کے اندر داخل ہوتے اور کبھی باہر نکل آتے۔ کبھی اِدھر جاتے اور کبھی اُدھر پس جب بارش ہونے لگتی تو آپ کا اضطراب دُور ہوجاتا۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے آپ کے اس تغیر کو محسوس کیا اور اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ عائشہ ممکن ہے یہ ابر ایسا ہی ہو جس کی نسبت عاد نے کہا تھا (یعنی جب انھوں نے ابر کو اپنے نالوں اور وادیوں کے سامنے پایا تو کہا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔ (یعنی یہ ابر ہے جو ہم پر برسے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم بارش کو دیکھتے تو یہ فرماتے یا اللہ تو اس کو باعثِ رحمت بنا۔ (بخاری ومسلم)

غیب کے پانچ خزانے

۱۴۲۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کے پانچ خزانے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الخ (یعنی اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے اور وہی مینھ کو نازل کرتا ہے)۔ (بخاری)

سخت قحط کیا ہے؟

۱۴۲۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَتِ السَّنَۃُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنَّ السَّنَۃَ اَنْ تُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَیْئًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت قحط یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ ہو بلکہ سخت قحط یہ ہے کہ تم پر بارش ہو اور خوب بارش ہو اور زمین کوئی چیز نہ اگائے۔ (مسلم)

فصل دوم

ہوا کو بُرا کہنے کی ممانعت

۱۴۳۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرِّیْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ تَعَالٰی تَاْتِیْ بِالرَّحْمَۃِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْھَا وَسَلُوا اللّٰہَ مِنْ خَیْرِھَا وَعُوْذُوْا بِہٖ مِنْ شَرِّھَا۔ (رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ ہوا خدا کی رحمت ہے، جو رحمت اور عذاب دونوں کو لاتی ہے۔ پس تم اس کو بُرا نہ کہو اور خدا سے اس کی بھلائی چاہو اور اس کے ضرر و شر سے پناہ مانگو۔ (شافعی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

۱۴۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّیْحَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّیْحَ فَاِنَّھَا مَاْمُوْرَۃٌ وَّاِنَّہٗ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَّیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَۃُ عَلَیْہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا کو بُرا کہا۔ آپؐ نے فرمایا ہوا کو لعنت ملامت نہ کرو، وہ خدا کی طرف سے مامور ہے اور جو شخص کسی چیز کو لعنت کرتا ہے اور وہ لعنت کی مستحق نہیں ہوتی تو وہ لعنت، لعن کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (ترمذی) اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۳۲ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّیْحَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مَا تَکْرَھُوْنَ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت اُبی بن کعب رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہوا کو بُرا نہ کہو۔ پس جب تم دیکھو کہ ہوا تمہاری مرضی کے خلاف ہے تو یہ کہو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ۔ (یعنی اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی

چاہتے ہیں اور جو اس کے اندر ہے اس کی بھلائی اور جس کام کے لئے وہ مامور کی گئی ہے اس کی بھلائی اور پناہ مانگتے ہیں ہم تیرے ذریعہ اس ہوا کے شر سے اور جو اس کے اندر ہے اس کے شر سے اور جس کام پر وہ مامور کی گئی ہے، اس کے شر سے)۔ (ترمذی)

تیز ہوا کے وقت آپؐ کی دعا

۱۴۳۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا هَبَّتْ رِيْحٌ قَطُّ اِلَّا جَثَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ وَاَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرَاتٍ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھ جاتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا۔ (یعنی اے اللہ! اس ہوا کو رحمت بنا اور عذاب نہ بنا۔ اے اللہ اس ہوا کو ریاح یعنی رحمت بنا، ریح یعنی زحمت نہ بنا) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں ہے کہ "ہم نے ان پر تیز ہوا بھیجی" نیز ان پر ایسی ہوا بھیجی جو درختوں کو بار آور نہیں ہونے دیتی تھی۔ اور بھیجیں ہم نے ہوائیں میوہ لانے والی۔ اور یہ بھیجتا ہے خدا ہوائیں خوشخبری دینے والی (یعنی بارش لانے والی)
(شافعی۔ بیہقی)

ابر کے وقت کی دعا

۱۴۳۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبْصَرَ نَاشِئًا مِّنَ السَّمَاءِ تَعْنِي السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهٗ وَاسْتَقْبَلَهٗ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ فَاِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنْ مُطِرَتْ قَالَ اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر ابر دیکھتے تو کام چھوڑ دیتے اور ابر کی جانب متوجہ ہو کر کہتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ (یعنی اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس کے اندر ہے) پس اگر اللہ تعالیٰ اس ابر کو صاف کر دیتا تو خدا تعالےٰ کی حمد وثنا کرتے۔ اور بارش شروع ہو جاتی تو فرماتے اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا۔ (یعنی اے اللہ! نفع پہنچانے والا پانی)۔
(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ شافعی)

گرج کے وقت کی دعا

۱۴۳۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بادل گرجنے کی آواز اور بجلی کڑکنے کی آواز سنتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ (یعنی اے اللہ! ہم کو اپنے غیظ وغضب سے نہ مار اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر۔ اور ہم کو عافیت میں رکھ اس سے پہلے یعنی عذاب کے نازل ہونے سے پہلے[۱] کے سفر سے پہلے)۔ (احمد۔ ترمذی) اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ غریب حدیث ہے)۔

فصل سوم

۱۴۳۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَکَ الْحَدِیْثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ (رَوَاہُ مَالِکٌ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رض کہتے ہیں کہ وہ جب (بادل) گرجنے کی آواز سنتے تو بات کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ یعنی پاک ہے وہ ذات جس کی تسبیح کرتا ہے رعد اس کی تعریف کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف سے) (مالک)

کِتَابُ الْجَنَائِزِ میت اور جنازہ کا بیان

بَابُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

بیمار کی مزاج پرسی اور بیماری کے ثواب کا بیان!

فصل اول

بیمار کی عیادت کرنی چاہیے

۱۴۳۷ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ بیمار کی عیادت (بیمار پرسی) کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (بخاری)

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

۱۴۳۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ جنازے کے ساتھ جانا۔ دعوت کو قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۳۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ پوچھا گیا یارسول اللہ وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ: جب تو کسی مسلمان سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کر جب تجھ کو کوئی دعوت دے (یعنی اپنی مدد کو بلائے یا کھانے پر بلائے) تو اس کی دعوت کو قبول کر۔ جب تجھ سے کوئی نصیحت یا خیر خواہی چاہے تو اس کو نصیحت کر۔ جب کوئی چھینکے اور پھر الحمد للہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دے یعنی یرحمک اللہ کہہ۔ جب کوئی بیمار ہو تو اس کی عیادت کر۔ جب کوئی مرجائے تو اس کے (جنازے) کے ساتھ جا۔ (مسلم)

۱۴۴۰ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَّعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِی الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ حکم دیا ہم کو: بیمار کی عیادت کا۔ جنازہ کے ساتھ جانے کا۔ چھینک کا جواب دینے کا۔ سلام کا جواب دینے کا۔ بلانے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا۔ قسم کھانے والے کی قسم کو سچ کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا۔ اور منع فرمایا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔ ریشم کو پہننے سے۔ سرخ زین پوش کو استعمال کرنے سے۔ قسی کپڑے سے جو ریشم اور کتان سے بنایا جاتا ہے۔ چاندی کے برتنوں کو استعمال کرنے سے۔ اطلس کے کپڑے استعمال کرنے سے۔ ریشمی کپڑے کے استعمال سے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ منع فرمایا ہے حضورؐ نے چاندی کے برتن میں پینے سے اس لئے کہ جو شخص دنیا میں چاندی کے برتن میں پئے گا آخرت میں اس کو چاندی کے برتن میں پینا نصیب نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

عیادت کا ثمرہ

۱۴۴۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی يَرْجِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جب کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو ہمیشہ بہشت کی میوہ خوری میں رہتا ہے (یعنی بہشت کی میوہ خوری کا اہل ہو جاتا ہے) جب تک وہ عیادت سے واپس نہ آئے۔ (مسلم)

عیادت کی اہمیت

۱۴۴۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ جواب میں عرض کریگا اے میرے پروردگار! میں کس طرح تیری عیادت کرسکتا تھا حالانکہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ خداوند تعالیٰ ارشاد فرمائیگا کیا تجھ کو یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار رہا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھ کو اس کے پاس ہی پاتا۔ یعنی میری خوشنودی تجھ کو وہاں نصیب ہوتی۔ پھر خداوند تعالےٰ پوچھے گا۔ اے آدمؑ کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے مجھ کو کھانا نہیں کھلایا! وہ جواب میں کہے گا۔ اے پروردگار! میں کیوں کر تجھ کو کھلا سکتا ہوں تو تو تمام جہانوں کا پالنے والا (رازق) ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا تجھ کو یاد نہیں میرا فلاں بندہ تجھ سے کھانا مانگنے آیا تھا مگر تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو مجھ کو (یعنی میری خوشنودی کو) اس کے پاس پاتا۔ پھر خداوند تعالےٰ پوچھے گا۔ آدمؑ کے

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا اور تو نے مجھ کو پانی نہیں پلایا۔ وہ عرض کرے گا۔ پروردگار! میں تجھے کیوں کر پانی پلا سکتا تھا تو تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اس کو پانی نہیں پلایا۔ تجھ کو معلوم نہیں اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھ کو اُس کے پاس پاتا۔ (مسلم)

اپنے سے کمتر اور ادنیٰ مریض کی بھی عیادت کرنی چاہیئے

۱۴۴۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهٗ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ لَهٗ لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اور آپ کی یہ عادت تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اس کے پاس بیٹھ کر فرماتے لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (یعنی کچھ اندیشہ نہیں، تو اس بیماری سے رنجیدہ نہ ہو یہ تجھ کو پاک کرنے والی ہے) چنانچہ آپ نے دیہاتی سے بھی یہی فرمایا۔ دیہاتی نے آپکے الفاظ سنکر کہا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ ایک بخار ہے جو بہت بوڑھے شخص پر جوش مارتا ہے اور اس کو قبر میں لے جائے گا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اسی طرح سے ہوگا۔ (بخاری)

بیمار کے لئے آنحضرت صلعم کی دعا شفاء

۱۴۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنا سیدھا ہاتھ اس پر پھیرتے اور فرماتے: اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا (یعنی اے لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دُور کردے اور شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ نہیں ہے شفا مگر شفا (تو صرف) تیری (رجاتی ہے) ایسی شفا جو نہ چھوڑے کسی بیماری کو)۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۴۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے بدن کی کسی چیز کی شکایت کرتا (یعنی درد یا بیماری وغیرہ کی یا اس کے جسم میں پھوڑا یا زخم ہوتا) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی اُٹھا کر فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ یعنی برکت حاصل کرتا ہوں میں خدا کے نام سے۔ ہماری زمین کی یہ مٹی ہمارے بعض آدمیوں کے لعاب دہن سے آلودہ ہے، شفا دیا جاتا ہے ہمارا بیمار ہمارے پروردگار کے حکم سے (رسول اللہ صلعم کا قاعدہ تھا کہ لعاب دہن سے انگشت شہادت کو آلودہ کرکے زمین پر رکھتے اور لعاب میں مٹی کو آمیز کرکے بیمار کے درد، پھوڑے یا زخم پر رکھ دیتے اور یہ دعا کرتے)۔ (بخاری، مسلم)

بیماری میں آیات پڑھ کر دم کرنا چاہیئے

۱۴۴۶ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو قل اعوذ برب الناس، قل اعوذ برب الفلق پڑھ کر اپنے اوپر

وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔

دم کرتے اور جسم پر ہاتھ پھیرتے جہاں تک آپ کا ہاتھ پہنچتا۔ پس آپ جب اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ نے وفات پائی تو ان دونوں سورتوں کو پڑھ پڑھ کر میں آپ کے ہاتھوں پر دم کرتی اور پھر آپ کے ہاتھوں کو آپ کے جسم پر پھیرتی۔ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ گھر کے آدمیوں میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر یہ دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرتے۔

درد ختم کرنے کی دعا

۱۴۳۷/۱۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَّجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللهِ ثَلٰثًا وَّقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان بن ابی العاص رض کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس درد کی شکایت کی جو ان کے جسم میں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جس جگہ درد ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ کہہ کر پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں خدا کی عزت اور قدرت کے ذریعہ اس چیز (درد) کی برائی سے اور ڈرتا ہوں (اس کی زیادتی سے) حضرت عثمان رض کہتے ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا اور خدا نے میری تکلیف کو دور کر دیا۔ (مسلم)

آنحضرت ﷺ کی علالت اور حضرت جبرئیل کی دعا

۱۴۳۸/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل ؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے محمد ﷺ! کیا تم بیمار ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ جبرئیل ؑ نے کہا بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ (یعنی خدا کے نام پر تم پر افسون پڑھتا ہوں ہر اس چیز سے جو تم کو اذیت پہنچائے اور ہر اس چیز کی برائی اور ہر حاسد کی آنکھ سے اللہ تم کو شفا دے خدا کے نام سے تم پر افسون پڑھتا ہوں)

برائی و حادثہ سے خدا کی پناہ میں دینا

۱۴۳۹/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَّيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نواسوں حسن رض اور حسین رض کو ان الفاظ سے خدا کی پناہ میں دیتے تھے اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ (یعنی اے حسین و حسن میں تم کو پناہ میں دیتا ہوں خداوند تعالیٰ کے کامل کلمات سے ہر شیطان کی برائی سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے اور آپ

اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ۔

یہ بھی فرماتے تھے کہ تمہارے باپ (یعنی حضرت ابراہیمؑ) پناہ میں دیتے تھے ان کلمات کے ذریعہ اپنے بیٹوں اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کو۔ (بخاری)

تکلیف و مصیبت اللہ کی رحمت ہے

۱۴۵۰/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ خداوند تعالےٰ بھلائی کرنے کا ارادہ فرماتا ہے وہ بھلائی حاصل کرنے کے لئے مصیبت زدہ ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

رنج و غم کا پہنچنا گناہوں کو دور کرتا ہے

۱۴۵۱/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو کوئی رنج، کوئی دکھ، کوئی فکر، کوئی غم اور کوئی ایذا نہیں پہنچتی، یہاں تک کہ کوئی کانٹا، مگر یہ کہ دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ پر تکلیف و بیماری کی سختی و زیادتی

۱۴۵۲/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهُ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اس وقت بخار میں مبتلا تھے میں نے آپ کے جسم پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کو بھی سخت بخار ہوتا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھ کو بھی بخار ہوتا ہے اتنا بخار جتنا کہ تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ غالباً اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو دوگنا ثواب بھی ملتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اور اس کے بعد فرمایا کہ نہیں ہے کوئی مسلمان کہ اس کو مرض سے کوئی تکلیف پہنچے یا اس کے سوا کوئی اذیت، مگر خداوند تعالےٰ اس کے سبب سے اس کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح درخت اپنے خشک پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۴۵۳/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا الْوَجَعُ عَلَيْهِ اَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے کسی کی بیماری کو اتنا سخت نہیں پایا جتنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کو۔ (بخاری ومسلم)

موت کی سختی بلندی درجات کی علامت ہے

۱۴۵۴/۱۸ وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری گود میں وفات پائی۔ اس لئے اب میں کسی کی موت کی سختی کو برا نہیں جانتی (حضرت عائشہ رضؓ کا خیال تھا کہ موت کی سختی گناہوں کے سبب سے ہوتی ہے لیکن جب انھوں نے آنحضرتؐ کی موت کی سختی کو دیکھا تو یہ

خیال ترک کر دیا)۔ (بخاری)

مومن اور منافق کی زندگی کی مثال

۱۴۵۵ / ۱۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَّتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن مالک رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی مثال کھیتی کے پھوں یا تر و تازہ شاخوں کی سی ہے جن کو ہوائیں حرکت دیتی رہتی ہیں۔ کبھی ان کو ہوا گرا دیتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے (اسی طرح مومن کبھی حادثات کا شکار ہوتا ہے اور کبھی بحال رہتا ہے) یہاں تک کہ اس کی موت کا وقت آجاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے جو مضبوط اور سخت ہوتا ہے کہ ہوا اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتی۔ اسی طرح منافق حادثات کی پروا نہیں کرتا اور خوش رہتا ہے اور پھر یکایک صنوبر کے درخت کی طرح وہ گرتا اور مرجاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۴۵۶ / ۲۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے، ہوائیں اس کو ہر وقت حرکت دیتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مومن کو مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ وہ حرکت میں نہیں آتا یہاں تک کہ اکھاڑا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

بیماری کو بُرا نہ کہو

۱۴۵۷ / ۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائب رض کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا کیا ہوا کیوں کانپتی ہے؟ انھوں نے کہا بخار ہے خدا اس میں برکت نہ دے۔ آپ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو اس لئے کہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو دور کرتا ہے جس طرح کہ بھٹی لوہے کا میل دُور کرتی ہے۔ (مسلم)

زمانۂ بیماری کے فوت شدہ اوراد و نوافل کا ثواب ملتا ہے۔

۱۴۵۸ / ۲۲ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے (اور اس سے اس کے اوراد و نوافل فوت ہوتے ہیں) تو اس کے حساب میں اسی کے مثل لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ کرتا تھا صحت و اقامت کی حالت میں (بخاری و مسلم)

طاعون میں مرنے والے کی فضیلت

۱۴۵۹ / ۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون (میں مرنا) شہادت ہے ہر مسلمان کے لئے۔ (بخاری و مسلم)

شہید کا ثواب پانے والا

۱۳۶۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہداء (کے درجات) پانچ ہیں۔ ایک طاعون زدہ۔ دوسرا جو پیٹ کی بیماری میں مرے (یعنی دستوں اور ہیضہ میں) تیسرا جو پانی میں بے اختیار ڈوب کر مرے۔ جوتھا جو دیوار یا چھت کے نیچے دب کر مرے۔ پانچواں جو خدا کی راہ میں شہید ہو۔ (بخاری و مسلم)

طاعون زدہ علاقہ میں صبر و ثبات کی فضیلت

۱۳۶۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ عَذَابٌ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ یَّشَاءُ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لَیْسَ مِنْ اَحَدٍ یَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَیَمْكُثُ فِیْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِیْدٍ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کی حقیقت دریافت کی۔ آپؐ نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جس کو اللہ تعالےٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نازل کرے اور خداوند تعالےٰ اس کو مومنوں کے لئے رحمت قرار دیتا ہے اور جس جگہ طاعون ہوا اور وہاں کوئی خدا کا مومن بندہ ٹھہرا رہے (یعنی متاثرہ آبادی اور شہر کو چھوڑ کر نہ بھاگے) اور صابر رہے اور خدا سے ثواب کا طالب رہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ اس کو کوئی اذیت نہیں پہنچے گی مگر صرف وہی جو خدا نے لکھ دی ہو تو اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری)

طاعون زدہ علاقہ کے بارہ میں ایک واضح ہدایت و ضابطہ

۱۳۶۲ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَیْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت اُسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا، یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے پس جب تم سنو کہ کسی مقام پر طاعون ہے تو تم وہاں نہ جاؤ۔ اور جب اسی جگہ طاعون پھیل جائے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے بھاگ کر دوسری جگہ نہ جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

بینائی سے محرومی اور اس پر صبر، اخروی سعادت کی نشانی۔

۱۳۶۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ یُرِیْدُ عَیْنَیْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے میں جس بندے کو دو پیاری چیزوں میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ ان پر صبر کرتا ہے تو ان کے بدلے میں اس کو جنت دیتا ہوں اور وہ دو پیاری چیزیں آنکھیں ہیں۔ (بخاری)

فصل دوم

عیادت کا اجر

۱۳۶۴ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت علیؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

فرماتے سُنا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت و مغفرت کی دُعا کرتے ہیں شام تک اور جو عیادت کرتا ہے شام کے وقت اس کے لئے ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کی دُعا کرتے ہیں صبح تک اور بہشت میں اس کے لئے ایک باغ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

آنکھوں کی بیماری میں عیادت کرنے کا مسئلہ

۱۳۶۵/۲۹ وَعَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنَيَّ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ)۔

حضرت زید بن ارقم رضؓ کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں درد تھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی۔ (احمد۔ ابوداود)

عیادت کے واسطے جانے کے لئے وضو کرنا سنّت ہے

۱۳۶۶/۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اس کو دوزخ سے دُور رکھا جاتا ہے ساٹھ برس کی مسافت کی دوری سے۔ (ابوداؤد)

عیادت کے وقت بیمار کے لئے دعا

۱۳۶۷/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ إِلَّا شُفِيَ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرے اور سات مرتبہ یہ کہے أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ (یعنی دُعا کرتا ہوں میں اللہ بزرگ و برتر سے جو مالک ہے عرشِ عظیم کا، یہ کہ وہ تجھ کو شفا دے) تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آگیا ہو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

بخار اور درد کی دعا

۱۳۶۸/۳۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ)۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کو سکھاتے تھے کہ وہ بخار اور درد کے امراض میں یہ کہا کریں بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (یعنی خدا بزرگ و برتر کے نام سے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ تر کے ذریعہ ہر رگ جوش مارنے والی کے شر سے اور آگ کی گرمی کی بُرائی سے)۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے اور یہ صرف ابراہیم بن اسمٰعیل سے مروی ہے جو ضعیف ہیں)۔

بیماری میں کیا دعا پڑھی جائے۔

۱۳۶۹/۳۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ

حضرت ابو درداء رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کا بھائی بیمار ہو تو

شَيْئًا اَوِ اشْتَكَاهُ اَخٌ لَهٗ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

اس کو چاہئے کہ یہ کہے رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ (یعنی ہمارا رب اللہ ہے وہ اللہ جو آسمان میں ہے پاک ہے نام تیرا۔ تیرا حکم مانا جاتا آسمانوں اور زمین میں۔ جیسی تیری رحمت آسمان میں ہے اسی طرح کی رحمت زمین میں نازل کر بخش دے ہمارے چھوٹے بڑے گناہوں کو تو پروردگار ہے پاک لوگوں کا برنائے رحمت ہم پر رحم فرما اور صحت دے اس بیماری پر اپنی شفا سے۔) بس وہ اچھا ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

عیادت کے وقت کی دعا۔

۱۴۷۰/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جب کوئی آدمی کسی مریض کی عیادت کو آئے تو اسکو چاہئے کہ وہ کہے اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ۔ (یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو تاکہ ایذا پہنچائے تیرے دشمن کو یا تیری رضامندی حاصل کرنے کے لئے جنازہ کے ساتھ جائے۔ (ابوداؤد)

تکلیف و مصیبت مسلمان کے لئے گناہوں کا کفارہ ہے

۱۴۷۱/۳۵ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهٗ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰۤى اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علی بن زیدؒ امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ سے قرآن کی اِن آیتوں کا مطلب دریافت کیا اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ۔ (یعنی جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ، اللہ تعالےٰ اُس کا تم سے حساب لے گا) اور وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ (یعنی جو کوئی بُرا کام کرے اُس کا بدلہ دیا جائے گا۔) ام المومنین عائشہؓ نے جواب دیا کہ جب سے میں نے اِس مسئلہ کو رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے، مجھ سے کسی نے اِس مسئلہ کو نہیں پوچھا۔ میرے سوال میں حضورؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ محاسبہ اور جزا جو آیتوں میں مذکور ہے خدا کا عتاب ہے بندہ پر جو اس کو بخار اور رنج کی صورت میں پہنچتا ہے یہاں تک کہ اس چیز کے ضائع ہونے سے جو وہ اپنے کرتے کی آستین (یا جیب) میں رکھتا ہے اور پھر اس کو نہیں پاتا اور اس سے وہ رنجیدہ ہو جاتا ہے (یہ تکلیف اور رنج اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔) اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ سونا اور چاندی بھٹی سے نکل کر صاف اور پاک ہو جاتے ہیں۔ (ترمذی)

۱۴۷۲/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيْبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اَوْ دُوْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُوْا

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کو معمولی سی ایذا پہنچتی ہے یا اور کوئی تکلیف کم ہو یا زیادہ یہ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے اور وہ گناہ جن کو خدا (دنیا اور آخرت میں)

اللّٰہُ عَنْہُ اَکْثَرَ وَ قَرَءَ وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

معاف فرما دیتا ہے ان گناہوں سے بہت زیادہ ہیں جن پر وہ سزا دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ (یعنی جو مصیبت تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں پیدا کی ہوئی ہے اور خدا بہت سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے)۔ (ترمذی)

حالتِ بیماری میں زمانۂ تندرستی کے اعمال نیک لکھ دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۷۳/۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ حَسَنَۃٍ مِّنَ الْعِبَادَۃِ ثُمَّ مَرِضَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِہٖ اُکْتُبْ لَہٗ مِثْلَ عَمَلِہٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَہٗ اَوْ اَکْفِتَہٗ اِلَیَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ عبودیت (وبندگی) کی صحیح راہ پر ہوتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے تو خداوند تعالےٰ اس فرشتہ کو جو اُس کے اعمال لکھنے پر مامور ہوتا ہے حکم دیدیتا ہے کہ وہ تندرستی کی حالت میں جو نیک کام کرتا تھا بدستور انھیں اعمال کو لکھتا رہے یہاں تک کہ میں اس کو تندرست کردوں یا اس کو اپنے پاس بُلالوں۔

۱۴۷۴/۳۸ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قِیْلَ لِلْمَلَکِ اُکْتُبْ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاہُ غَسَلَہٗ وَطَہَّرَہٗ وَاِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَ لَہٗ وَرَحِمَہٗ (رَوَاہُمَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کو جسمانی بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں وہی عملِ صالح لکھتا رہ جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا پھر اگر اللہ نے اس کو شفا دی تو اس کے گناہوں کو دھوتا اور اس کو پاک کرتا ہے اور اگر اس کو اٹھا لیتا ہے تو بخشتا ہے اس کو اور اس پر رحم کرتا ہے۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں شرح السنۃ کی ہیں)

راہِ خدا میں شہادت کے علاوہ شہادت اور قسمیں

۱۴۷۵/۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّہَادَۃُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْمَطْعُوْنُ شَہِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ شَہِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَہِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَہِیْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَہِیْدٌ وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْہَدْمِ شَہِیْدٌ وَالْمَرْاَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَہِیْدٌ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت جابرؓ بن عتیک کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہادتیں سات قسم کی ہیں اس شہادت کے علاوہ جو خدا کی راہ میں لڑ کر شہید ہو۔ یعنی وہ شخص جو طاعون اور وبا میں مرے شہید ہے جو ڈوب کر مرے شہید ہے جو پیٹ کی بیماری میں مرے شہید ہے جو آگ میں جل کر مرے شہید ہے جو کسی عمارت کے نیچے دب کر مرے شہید ہے جو عورت حمل کی حالت میں یا بچہ جن کر مرے شہید ہے۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

سخت مصیبت میں کون لوگ مبتلا ہوتے ہیں؟

۱۴۷۶/۴۰ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسْبِ دِیْنِہٖ فَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِہٖ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاؤُہٗ وَاِنْ کَانَ

حضرت سعد رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا انبیاء پھر وہ لوگ جو انبیاء سے زیادہ مشابہ ہوں اور پھر وہ لوگ جو انبیاء سے مشابہ ہوں پھر انسان جس قدر دین میں سخت ہوتا ہے اسی قدر

فِیْ دِیْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَیْهِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰی یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ مَا لَهٗ ذَنْبٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

اس کی مصیبت سخت ہوتی ہے اور جس قدر دین میں نرم ہوتا ہے اسی قدر اس کی مصیبت نرم ہوتی ہے پس اسی طرح رہتا ہے یہاں تک کہ دین میں سخت انسان زمین پر چلتا ہے اس حال میں کہ گناہ سے پاک ہوتا ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

اُخروی بھلائی موت کی سختی میں ہے

۱۴۷۷/۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کی سختی کو دیکھا ہے میں نے کبھی کسی کی موت کی آسانی کی آرزو نہیں کی۔ (ترمذی۔ نسائی)

سکرات الموت میں آنحضرتؐ کا عمل

۱۴۷۸/۴۲ وَعَنْهَا قَالَتْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِیْهِ مَاءٌ وَهُوَ یُدْخِلُ یَدَهٗ فِی الْقَدَحِ ثُمَّ یَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ آپ پر موت کی حالت طاری تھی۔ آپ کے سامنے ایک پیالہ رکھا ہوا تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ آپ پانی میں ہاتھ ڈبوتے اور چہرے پر ہاتھ کو پھیرتے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ (یعنی اے اللہ! تو میری مدد کر موت کی سختی کو دور کرنے میں) یا آپ نے یہ فرمایا، اے اللہ! تو میری مدد کر) موت کی شدت کو دفع کرنے میں (ترمذی ابن ماجہ)

دنیا کی سزا آخرت کی سزا سے بہتر ہے

۱۴۷۹/۴۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهٖ الْخَیْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْیَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهٖ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰی یُوَافِیَهٗ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خداوند تعالیٰ اپنے کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دنیا ہی میں جلد سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندہ کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزاؤں کو روک لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کے گناہوں کی اس کو پوری سزا دے گا۔ (ترمذی)

بلاء ومصیبت میں راضی برضا رہنا چاہیئے۔

۱۴۸۰/۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِیَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی جزا بڑی بلا کے ساتھ ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب قرار دیتا ہے تو اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے پس جو شخص مصیبت اور بلا پر خوش رہا اس کے لئے خدا کی رضامندی ہے اور جو شخص ناراض ہوا اس کے لئے خدا کی ناراضی ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

اہل ایمان دنیا میں ہمیشہ مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ آخرت کی دائمی راحت پاتے ہیں

۱۴۸۱/۴۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو ہمیشہ اس کی ذات اس کے مال اور اس کی

فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَیْهِ مِنْ خَطِیْئَةٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)۔

اولاد میں مصیبت و بلا پہنچتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا سے جا ملتا ہے، گناہوں سے پاک۔ (ترمذی۔ مالک)
اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابتلاء و مصیبت سعادت کے اس مرتبہ پر پہنچا دیتی ہے جو اعمال سے حاصل نہیں ہوتا۔

۱۴۸۲/۴۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ یَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ فِیْ جَسَدِهٖ اَوْ فِیْ مَالِهٖ اَوْ فِیْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ حَتّٰی یُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

محمد بن خالد سلمی اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا کے ہاں کسی بندہ کے لئے کوئی ایسا مرتبہ مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اعمال صالحہ سے اس کو حاصل نہیں کر سکتا تو خدا اس کو جسمانی، مالی اور اولاد کی ابتلاء و مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے (یعنی یا تو وہ بیمار ہوتا ہے یا اس کا مال ضائع ہوتا ہے یا اولاد کے سبب صدمات پہنچتے ہیں) پھر خدا اُس کو صبر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو اس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے عیش کدہ

۱۴۸۳/۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰی جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِیَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْهَرَمِ حَتّٰی یَمُوْتَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہے ابن آدم کو اس حال میں کہ اس کے پہلو میں ننانوے مہلک بلائیں رکھی گئی ہیں۔ اگر یہ بلائیں اس سے چوک گئیں (یعنی ابن آدم کو وہ مبتلائے مصیبت نہ کر سکیں) یا اس نے ان کو برداشت کر لیا۔ تو وہ بڑھاپے میں ضرور مبتلا ہوتا ہے یہاں تک کہ مر جاتا ہے۔ (ترمذی)
اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

دنیا میں راحت و سکون سے رہنے والوں کی قیامت کے دن تمنا۔

۱۴۸۴/۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِیَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِیْنَ یُعْطٰی اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کے دن ان لوگوں کو زیادہ ثواب دیا جائے گا جو دنیا میں مصیبت و بلا میں مبتلا رہے تھے تو وہ لوگ جو دنیا میں امن و عافیت سے رہے تھے اس کی آرزو کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے جسم کی کھالوں کو قینچیوں سے کاٹا جاتا اور آج ان کو ثواب عظیم اس کے بدلہ میں ملتا۔ (ترمذی۔ اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

گناہوں کا کفارہ، بیماری

۱۴۸۵/۴۹ وَعَنْ عَامِرِ نِ الرَّامِ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَمَوْعِظَةً لَّهٗ فِیْمَا

حضرت عامر رام رض کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا اور اس سلسلہ میں کہا کہ مومن جب کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے اور پھر خدا اس کو صحت عطا فرماتا ہے تو یہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے اور آیندہ کے لئے اس کو نصیحت و عبرت۔ اور جب

يَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

منافق بیمار ہوتا ہے اور پھر اس کو صحت دی جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کے مانند ہو جاتا ہے جس کو اس کے مالک نے باندھ دیا ہو اور پھر کھول دیا ہو اونٹ کو اس کا سبب معلوم نہ ہو کہ کیوں اس کے مالک نے اس کو باندھ دیا اور کیوں چھوڑ دیا۔ ایک شخص نے آپ کا بیان سُن کر کہا یا رسول اللہ بیماریاں کیا چیز ہیں؟ خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا ہماری جماعت میں سے اٹھ کھڑا ہو تو ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

عیادت کے وقت مریض کی دلداری کرو

$\frac{1486}{50}$ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيُطَيِّبُ بِنَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کی مزاج پرسی کو جاؤ تو اس کو تسکین دو اور اس کے رنج و غم کو دُور کرو۔ پس یہ تسکین و تشفی اگرچہ حکم الٰہی کو نہیں روکتی لیکن مریض کے دل کو ضرور خوش کر دیتی ہے۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

پیٹ کی بیماری میں مرنے والا قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا

$\frac{1487}{51}$ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت سلیمان بن صرد رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو پیٹ کی بیماری نے مارا اس کو قبر کا عذاب نہیں دیا جائیگا (احمد۔ ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

فصل سوم

غیر مسلم کی عیادت

$\frac{1488}{52}$ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی کا لڑکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر آپ نے فرمایا اسلام قبول کر لے لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے کہا۔ ابوالقاسم (یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کر (یعنی جو کچھ انھوں نے فرمایا ہے اس کو قبول کر) چنانچہ لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس ہوئے تو صحابہؓ سے فرمایا اس خداوند بزرگ و برتر کو ہر قسم کی تعریف سزاوار ہے جس نے اس لڑکے کو دوزخ سے نجات دی۔ (بخاری)

عیادت کے لئے پیادہ پا جانا افضل ہے

$\frac{1489}{53}$ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے تو ایک فرشتہ آسمان سے پکار کر کہتا ہے۔ تجھ کو دنیا اور آخرت میں خوشی میسر ہو اور دنیا و آخرت میں تیرا چلنا مبارک

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) ہو، اور حاصل ہو تجھ کو جنت میں بڑا مرتبہ۔ (ابن ماجہ)

مریض کے حال کی اطلاع دینے کا طریقہ

۱۳۹۰/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجَعِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ فَقَالَ النَّاسُ یَا اَبَا الْحَسَنِ کَیْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰہِ بَارِئًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری کی عیادت سے جس میں آپ نے وفات پائی ہے علی رضؓ جب واپس آئے تو لوگوں نے آپ سے پوچھا اے ابوالحسن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صبح کیسی رہی (یعنی صبح کو آپ کی حالت کیسی رہی) علیؓ نے جواب دیا خدا کا شکر ہے اچھی صبح کی۔ (بخاری)

علاج توکل کے منافی نہیں

۱۳۹۱/۵۵ وَعَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِیْکَ امْرَاَۃً مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ فَقَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اَنْ یُّعَافِیَکِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ لَّا اَتَکَشَّفَ فَدَعَا لَھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضؓ نے کہا کیا میں تم کو ایک جنتی عورت کو دکھلاؤں۔ میں نے کہا ہاں۔ ابن عباسؓ نے کہا اس کالی عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہؐ مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور مجھ کو ڈر ہے کہ حالتِ دورہ کی بے خودی میں کہیں میرا جسم نہ کھل جائے آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو (اس بیماری پر) صبر کر خدا تجھ کو جنت عطا فرمائے گا اور چاہے تو میں تیرے لئے دعا کروں کہ خدا تجھ کو بیماری سے شفا عطا فرمائے۔ عورت نے کہا میں صبر کروں گی لیکن آپ دعا کیجئے کہ دورہ کے وقت میرا ستر نہ کھلے۔ آپ نے اس کے لئے دعا کر دی۔ (بخاری)

مبتلائے مرض ہو کر مرنا بہتر ہے

۱۳۹۲/۵۶ وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَاءَہُ الْمَوْتُ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ ھَنِیْئًا لَّہٗ مَاتَ وَلَمْ یُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْحَکَ مَا یُدْرِیْکَ لَوْ اَنَّ اللّٰہَ ابْتَلَاہُ بِمَرَضٍ فَکَفَّرَ عَنْہُ مِنْ سَیِّئَاتِہٖ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا)

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا تو ایک شخص نے کہا۔ مبارک ہو اس کا مرنا کہ (بغیر کسی تکلیف کے مر گیا اور) بیماری میں مبتلا نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا۔ افسوس ہو تجھ پر، تو کیا جانے؟ اگر خدا اس کو بیماری میں مبتلا کرتا تو یہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی۔ (مالک مرسلاً)

صابر مریض کی فضیلت

۱۳۹۳/۵۷ وَعَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ وَالصُّنَابِحِیِّ اَنَّھُمَا دَخَلَا عَلٰی رَجُلٍ یَّعُوْدَانِہٖ فَقَالَا لَہٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَۃٍ قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ بِکَفَّارَاتِ السَّیِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَایَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِذَا اَنَا ابْتَلَیْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا

حضرت شداد بن اوس رضؓ اور صنابحی کہتے ہیں کہ وہ دونوں ایک مریض کی عیادت کو گئے اور اس سے کہا تو نے کیوں کر صبح کی؟ اس نے کہا خدا کا شکر ہے میں نے نعمتِ الٰہی پر صبح کی۔ انھوں نے کہا خوش ہو گناہوں کے دور ہونے اور خطاؤں کے معاف ہو جانے سے اس لئے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو بیماری میں مبتلا کرتا ہوں اور

يَحْمَدُنِيْ عَلٰى مَا ابْتَلَيْتُهٗ فَإِنَّهٗ يَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِيْ وَابْتَلَيْتُهٗ فَأَجْرُوْا لَهٗ مَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِيْحٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

وہ اس ابتلا پر میری تعریف کرتا ہے تو وہ اپنے بستر علالت سے ایسا پاک وصاف اٹھتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے اور کوئی گناہ اس کا باقی نہیں رہتا اور خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کو قید کیا اور مصیبت میں ڈالا اور اس کا امتحان لیا پس اے فرشتو! تم اس کے نامۂ اعمال میں وہی عمل لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے (یعنی اعمالِ صالحہ)۔ (احمد)

مصیبت گناہوں کی زیادتی کو ختم کر دیتی

۱۴۹۴/۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو خداتعالیٰ اس کو غم والم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔ (احمد)

عیادت کرنے والے کی سعادت

۱۴۹۵/۵۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ دریائے رحمت کے قریب پہنچ جاتا ہے اور جب مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو وہ دریائے رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔ (احمد۔ مالک)

بخار اور اس کا علاج ارشاد نبویؐ کی روشنی میں

۱۴۹۶/۶۰ وَعَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَإِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ وَّلْيَسْتَقْبِلْ جَرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کسی کو بخار ہو جائے اور بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس کو پانی سے ٹھنڈا کرے یعنی آبِ رواں میں داخل ہو جائے اور پانی کے بہاؤ کے رخ پر کھڑے ہو کر کہے بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ۔ (یعنی خدا کے بابرکت نام سے شفا چاہتا ہوں میں۔ اے اللہ تو اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول کے قول کو سچا کر) اور یہ عمل نمازِ صبح کے بعد سورج نکلنے سے پہلے کرے، اور دریا میں تین غوطے لگائے تین دن تک اسی طرح کرے اگر تین دن میں آرام نہ ہو تو پانچ دن تک اور پانچ دن میں آرام نہ ہو تو سات دن تک اور سات دن تک آرام نہ ہو تو نو دن تک اسی طرح کرے خداوند تعالیٰ کے فضل سے بخار نو دن سے زیادہ نہ رہے گا۔ (ترمذی۔ اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

بخار کو برا نہ کہو

۱۴۹۷/۶۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَبَّھَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّھَا فَإِنَّھَا تَنْفِی الذُّنُوبَ کَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْحَدِیدِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

بخار کا ذکر کیا گیا۔ ایک شخص نے بخار کو برا کہا۔ آپ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو وہ انسان کو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ (ابن ماجہ)

مومن کامل بخار میں کیوں مبتلا ہوتا ہے

۱۴۹۸/۲۲ وَعَنْہُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِیضًا فَقَالَ أَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُولُ ھِیَ نَارِی أُسَلِّطُھَا عَلٰی عَبْدِی الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا لِتَکُونَ حَظَّہُ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رَوَاہُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی شُعَبِ الْإِیْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی اور فرمایا تجھ کو خوشخبری ہو کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخار میری آگ ہے جس کو میں اپنے مومن بندہ پر اس لئے مسلط کرتا ہوں کہ وہ (بخار) قیامت کے دن اس کے لئے دوزخ کی آگ کا بدلہ قرار پائے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی در شعب الایمان)

فقر و بیماری گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے

۱۴۹۹/۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَہُ وَتَعَالٰی یَقُولُ وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لَا أُخْرِجُ أَحَدًا مِنَ الدُّنْیَا أُرِیدُ أَغْفِرُ لَہُ حَتّٰی أَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیئَۃٍ فِی عُنُقِہِ بِسُقْمٍ فِی بَدَنِہِ وَإِقْتَارٍ فِی رِزْقِہِ۔ (رَوَاہُ رَزِینٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے اپنی عزت اور عظمت کی جس شخص کو میں دنیا سے پاک و صاف اور بے گناہ اٹھانا چاہتا ہوں کا اس کو اس کے گناہوں کا دنیا ہی میں پورا بدلہ دیدوں گا یعنی اس کو بیماری میں مبتلا کر دونگا اور اس کے رزق میں کمی کر دوں گا۔ (رزین)

ابن مسعود کا ایک واقعہ

۱۵۰۰/۲۴ وَعَنْ شَقِیقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰہِ فَعُدْنَاہُ فَجَعَلَ یَبْکِی فَعُوتِبَ فَقَالَ إِنِّی لَا أَبْکِی لِأَجْلِ الْمَرَضِ لِأَنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ الْمَرَضُ کَفَّارَۃٌ وَإِنَّمَا أَبْکِی أَنَّہُ أَصَابَنِی عَلٰی حَالِ فَتْرَۃٍ وَلَمْ یُصِبْنِی فِی حَالِ اجْتِھَادٍ لِأَنَّہُ یُکْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرِضَ مَا کَانَ یُکْتَبُ لَہُ قَبْلَ أَنْ یَمْرَضَ فَمَنَعَہُ مِنْہُ الْمَرَضُ۔ (رَوَاہُ رَزِینٌ)

شقیق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ہم نے ان کی عیادت کی۔ وہ (ہمارے سامنے) رونے لگے۔ لوگوں نے اس پر ان کو ملامت کی تو انھوں نے کہا میں بیماری کی تکلیف سے نہیں روتا ہوں کیونکہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے بلکہ اس لئے روتا ہوں کہ بڑھاپے کے دنوں میں بیمار ہوا، جوانی کے ایام میں بیمار نہیں ہوا جو اعمال کے لئے بہترین زمانہ ہے اور انسان جب بیمار ہوتا ہے تو اس کے ایام بیماری میں بھی وہی اعمال لکھے جاتے ہیں جن کو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا۔ اس بیماری نے مجھ کو اس ثواب سے محروم رکھا ہے (یعنی اگر جوانی میں بیمار ہوتا تو ایام بیماری میں زیادہ اعمال صالحہ لکھے جاتے بخلاف بڑھاپے کی علالت کے کہ ان ایام میں اعمال کی کمی ہو جاتی ہے)۔ (رزین)

عیادت کب کی جائے

۱۵۰۱/۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعُودُ مَرِیضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی شُعَبِ الْإِیْمَانِ)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن بعد مریض کی عیادت کرتے تھے (یعنی بیمار ہونے کے تین دن بعد مریض کی عیادت کرتے تھے یا ایک مرتبہ عیادت کے بعد دوسری بار کی عیادت تین دن بعد ہوتی تھی۔) (ابن ماجہ۔ بیہقی)

مریض سے اپنے لئے دعا کراؤ

۱۵۰۲/۶۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهٗ كَدُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو کسی مریض کی عیادت کو جائے تو اس سے یہ کہہ کر وہ تیرے لئے دعا کرے اس لئے کہ اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کی مانند ہوتی ہے[1] (ابن ماجہ)

مریض کے پاس غل غپاڑہ نہ مچانا چاہیئے

۱۵۰۳/۶۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ قُوْمُوْا عَنِّيْ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ مریض کے پاس کم بیٹھے اور شور و غل نہ کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے زمانے میں جب لوگوں نے شور و غل اور اختلاف کیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ (رزین)

عیادت کے وقت مریض کے پاس بہت کم بیٹھنا چاہیئے

۱۵۰۴/۶۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِيَادَةُ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیادت کا زمانہ اونٹنی کے دودھ دوہنے کے مانند ہے[2] (یعنی جیسے اونٹنی کا دودھ دوہنے کے بعد دوسری بار دوہنے کے لئے وقفہ دیا جاتا ہے اس وقفہ کے برابر ہے) اور سعید بن مسیب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بہترین عیادت وہ ہے جس میں آدمی جلد اٹھ کھڑا ہو۔ (بیہقی)

مریض جو چیز مانگے وہ کھلا دینی چاہیئے۔

۱۵۰۵/۶۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهٗ مَا تَشْتَهِيْ قَالَ اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی اور اس سے پوچھا کس چیز کے کھانے کو تمہارا جی چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا گیہوں کی روٹی کو۔ آپ نے فرمایا جس شخص کے پاس گیہوں کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کو بھیجدے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کا مریض جب کسی چیز کا خواہشمند ہو تو وہ اس کو کھلا دی جائے۔ (ابن ماجہ)

حالت مسافرت کی موت کی فضیلت

۱۵۰۶/۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہوا جو مدینہ ہی میں پیدا ہوا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور پھر فرمایا کاش یہ اپنے پیدائش کے مقام پر نہ مرا ہوتا صحابہؓ

---

[1] اس لئے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ سے ہوتی ہے بسبب گناہ سے بچے رہنے کے یا ہمیشہ اللہ تعالےٰ کو یاد کرنے کے۔

[2] اونٹنی کا دودھ دو یا تین بار دوہا کرتے ہیں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ٹھہر کر تاکہ دودھ خود اُترے۔

وَلِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں؟ آپ نے فرمایا جب آدمی اپنے وطن سے باہر مرتا ہے تو مقامِ مرگ سے مقامِ پیدائش تک کی مسافت کے برابر اس کو جنت میں جگہ ملتی ہے۔ (ابن ماجہ۔ نسائی)

۱۵۰۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، سفر میں مرنا شہادت ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۵۰۸ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَّوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیمار ہو کر مرتا ہے وہ شہادت کا درجہ پاتا ہے قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے اور صبح و شام اس کو ہمیشہ بہشت کا رزق ملتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

طاعون کی موت شہید کی موت کی طرح ہے

۱۵۰۹ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا اُنْظُرُوْا اِلٰى جِرَاحِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ بن ساریہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء اور وہ لوگ جو اپنے بستروں پر مرے ہیں ان لوگوں کے معاملے میں خداوند تعالےٰ بزرگ و برتر کے سامنے جھگڑا کریں گے جو طاعون میں مرے ہیں۔ پس شہید لوگ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں یعنی ہمارے مشابہ ہیں جو ہماری طرح طاعون کے ہاتھوں شہید ہوئے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے بستروں پر مرے ہیں وہ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جس طرح ہم اپنے بستروں پر مرے ہیں یہ بھی اپنے بستروں پر مرے ہیں خداوند تعالیٰ اس جھگڑے کو سنکر فرمائیگا اچھا ان کے زخموں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہیدوں کے زخم کے مانند ہیں تو وہ شہیدوں میں سے ہیں اور ان کے ثواب کے مستحق ہیں چنانچہ دیکھا جائیگا اور ان کے زخم شہیدوں کے زخم و (چوٹ) مانند ہوں گے۔ (احمد۔ نسائی)

طاعون سے بھاگنے کی مذمت اور اس پر صبر کرنے کی فضیلت

۱۵۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون سے بھاگنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کافروں کے مقابلہ میں جہاد سے بھاگ گیا ہو اور طاعون میں مرنے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ (احمد)

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِکْرِہٖ

موت کو یاد رکھنے کی فضیلت اور آرزوئے موت کا بیان

فصل اوّل

موت کی آرزو نہ کرنا

۱۵۱۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَّاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے اس لئے کہ اگر وہ نیکوکار ہے تو ممکن ہے کہ اس کے اعمال صالحہ میں زیادتی ہو جائے اور اگر بدکار ہے تو ممکن ہے وہ آئندہ خدا کو خوش کر سکے۔ (بخاری)

۱۵۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے (یعنی دل سے) اور نہ (زبان سے) موت کی دعا کرے اس لئے کہ جب انسان مرتا ہے تو اس کی امیدیں ختم ہو جاتی ہیں اور مومن کی عمر میں اضافہ خیر ہی کا باعث ہوتا ہے۔ (مسلم)

دنیاوی تکلیف ونقصان کی وجہ سے موت کی آرزو کرنے کی ممانعت

۱۵۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ مرنے کی آرزو نہ کرے اور اگر اس قسم کی تمنا ضروری ہو تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ (یعنی اے اللہ! زندہ رکھ مجھ کو اس وقت تک جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دے مجھ کو اس وقت جب میرے لئے مرنا بہتر ہو۔ (بخاری ومسلم)

لقائے مولا اور موت

۱۵۱۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ

حضرت عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص خدا سے ملاقات کو پسند کرتا ہے خداوند تعالیٰ اس سے ملنے کو پسند فرماتا ہے اور جو کوئی خدا سے ملاقات میں کراہت محسوس کرتا ہے خداوند بزرگ و برتر بھی اس کے ساتھ ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے یا حضور کی کسی اور بیوی نے (یہ سنکر) عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم موت کو برا سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بات نہیں ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مومن کو جب موت آتی تو اس کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ خدا اس سے راضی ہے اور اس کو اچھا سمجھتا ہے۔ پس اس وقت اس کے خیال میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خدا کی نظر میں اس کی عظمت سے بہتر کوئی چیز نہیں ہوتی اور پھر یہ ہوتا ہے کہ بندہ

مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ

مومن خدا سے ملاقات کے لئے بے چین ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس ملاقات کو عزیز سمجھتا ہے اور کافر بندہ کے پاس جس وقت موت کا فرشتہ آتا ہے تو اس کو عذابِ الٰہی اور سزا سے ڈراتا ہے پس اس کے خیال میں اُس وقت موت سے بُری کوئی چیز نہیں ہوتی۔ وہ خداوند تعالیٰ سے ملاقات کو بُرا سمجھتا ہے اور خدا اس سے ملاقات کو بُرا خیال کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مومن کی موت خود اُس کی راحت کا ذریعہ ہے اور فاجر کی موت دنیا والوں کی راحت کا سبب ہے

۱۵۱۵/۵ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ جنازہ لایا گیا آپؐ نے فرمایا یہ راحت پانے والا ہے یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ اس سے دوسروں کو راحت نصیب ہوئی۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا رسول اللہؐ راحت پانے والا کون ہے اور وہ کون ہے جس سے دوسروں کو راحت نصیب ہوئی؟ آپؐ نے فرمایا مومن بندہ، کہ راحت پاتا ہے (اس کو) مرنے کے بعد دنیا کے رنج و آلام سے اور دنیا کی تکلیفوں سے اور وہ رحمتِ خداوندی میں چلا جاتا ہے۔ اور فاجر و بدکار بندہ کے مرنے سے خدا کے بندے راحت پاتے ہیں اور شہر درخت اور جانور اس کے شر سے۔ (بخاری و مسلم)

دنیا میں مسافر بلکہ راہ گیر کی طرح رہو۔

۱۵۱۶/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا مونڈھا پکڑ کر فرمایا۔ دنیا میں اس طرح رہ گویا تو مسافر ہے یا راہ گیر۔ ابن عمر رضؓ اس کے بعد فرمایا کرتے اور جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کر اور صحت کو بیماری سے غنیمت سمجھ۔ صحت میں جو عمل کریگا بیماری میں اس کا ثواب پائے گا۔ اور زندگی کو موت سے غنیمت سمجھ۔ (یعنی زندگی عمل کرتا کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب پائے)۔ (بخاری)

خدا کی ذات سے رحمت ہی کی امید رکھو

۱۵۱۷/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین دن پہلے یہ کہتے سنا کہ نہ مرے تم میں سے کوئی مگر یہ کہ خدا کے متعلق نیک گمان رکھتا ہو یعنی اس کے فضل و کرم اور بخشش پر کامل اعتقاد کی حالت میں وفات ہونی چاہیے۔ (مسلم)

فصل دوم

قیامت کے دن خدا کا سب سے پہلا سوال

۱۵۱۸/۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت معاذ بن جبل رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ۔)

دکیا میں تم کو اس بات سے آگاہ کر دوں کہ قیامت کے دن خداوند مومنوں سے سب سے پہلی بات کیا کہے گا اور مومن پہلی بات خدا سے کیا کہیں گے صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ قیامت میں سب سے پہلے یہ پوچھے گا کہ کیا تم مجھ سے ملنے کو پسند کرتے تھے؟ مومن جواب دیں گے، ہاں پروردگار۔ خداوند تعالیٰ پوچھے گا تم میری ملاقات کو کیوں پسند کرتے تھے؟ مومن جواب دیں گے اس لئے کہ ہم تجھ سے معافی و درگزر اور بخشش کی امید رکھتے تھے۔ خداوند تعالیٰ یہ سنکر فرمائے گا میری بخشش تمہارے لئے واجب ہو گئی۔ (شرح السنۃ)

موت کو کثرت سے یاد کرو

۱۵۱۹/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت یاد کرو لذتوں کو کھو دینے والی چیز کو یعنی موت کو۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

اللہ سے حیا کرنے کا حق

۱۵۲۰/۱۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کرنے میں شرم و حیا کا حق ادا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ خدا کا شکر ہے ہم خدا سے ایسطرح شرم و حیا کرتے ہیں۔ یعنی اس سے ڈرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حیا کرنا یہ نہیں ہے جس کو تم کہتے ہو بلکہ خدا سے حیا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سر[1] اور جو کچھ سر کے اندر ہے اس کی حفاظت کرے اور پیٹ اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کی حفاظت کرے اور چاہیئے کہ موت کو یاد رکھے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہو جانے کو نہ بھولے اور جو شخص آخرت کی بھلائی کا خیال رکھتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس جس نے ان باتوں پر عمل کیا اس نے خدا سے حیا کی اور حیا کا حق ادا کیا۔ (احمد۔ ترمذی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

موت تحفہ مومن ہے

۱۵۲۱/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا تحفہ موت ہے۔ (بیہقی)

---

[1] سر کی حفاظت سے مراد غرور و تکبر سے باز رہنا۔ اور سر کے اندر کی چیزوں سے مراد زبان آنکھ اور کان کو بُری باتوں سے بچانا ہے۔ پیٹ سے مُراد حرام اور شبہ کی چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا اور پیٹ کے اندر کی چیزوں سے مُراد ستر، ہاتھ، پاؤں اور دل کی حفاظت ہے۔ ۱۲ مترجم

پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرنے کا مطلب اور اس کی حقیقت

۱۵۲۲/۱۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت بریدہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن پیشانی کے پسینہ کے ساتھ مرتا ہے (یعنی مومن کو جاں کنی کی سخت تکلیف ہوتی ہے جس سے پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے اور یہ علامت بھلائی کی ہے۔ بعض کے نزدیک پسینہ سے مراد یہ ہے کہ مومن کو موت کے وقت کوئی اذیت نہیں ہوتی بجز پسینہ کے)۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

ناگہانی موت

۱۵۲۳/۱۳ وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ۔

حضرت عبید اللہ بن خالد رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ناگہانی موت غضب الٰہی کی پکڑ ہے۔ (ابوداؤد) بیہقی اور رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ غضب الٰہی کی پکڑ ہے کافر کے لئے اور رحمت ہے مومن کے لئے۔

موت کے وقت رحمتِ خداوندی کی امید

۱۵۲۴/۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَرْجُو اللهَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس پہنچے جب کہ وہ دم توڑ رہا تھا آپ نے اس سے پوچھا تو اپنے آپ کو کس حال میں پاتا ہے (یعنی تیرے دل میں خدا کی رحمت کی امید ہے یا غضب الٰہی کا خوف) اس نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے دل میں خدا کی رحمت کی امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں کی وجہ سے خوف زدہ ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کے دل میں ایسے وقت یہ باتیں جمع نہیں ہوتیں۔ یعنی امید رحمت اور خوفِ گناہ، مگر اللہ تعالیٰ اسکی امید کو پورا کرتا ہے اور خوف سے امن میں رکھتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فصل سوم

نیک اعمال میں زیادتی کے لئے درازی عمر باعث سعادت ہے

۱۵۲۵/۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَةَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کی آرزو نہ کرو اس لئے کہ جاں کنی کا خوف اور ہول سخت ہے اور یہ بات نیک بختی میں شامل ہے کہ بندہ کی عمر زیادہ ہو اور خداوند تعالےٰ بندہ کو اپنی اطاعت کی طرف رجوع رکھے۔ (احمد)

۱۵۲۶/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى

حضرت ابو امامہ رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور ہمہ تن آپ کی طرف متوجہ تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ

سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَاَکْثَرَ الْبُکَاءَ فَقَالَ یٰلَیْتَنِیْ مُتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا سَعْدُ اَعِنْدِیْ تَتَمَنَّی الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ یَا سَعْدُ اِنْ کُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّۃِ فَمَا طَالَ عُمُرُکَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِکَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

علیہ وسلم نے ہم کو نصیحت فرمائی اور (اپنے بیان سے) ہمارے دلوں کو نرم کر دیا۔ سعد بن ابی وقاصؓ (آپ کے بیان سے بے حد متاثر ہونے، روئے اور) بہت روئے اور کہا۔ کاش مجھ کو (بچپن ہی میں) موت آجاتی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا۔ سعدؓ میرے سامنے مرنے کی آرزو کرتا ہے۔ آپ نے تین بار یہ جملہ کہا اور اس کے بعد فرمایا سعدؓ اگر تو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو جس قدر تیری عمر زیادہ ہوگی اسی قدر تیرے لئے بہتر ہوگا۔ (احمد)

حضرت خبّاب کا واقعہ۔

۱۵۲۷ وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اکْتَوٰی سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَتَمَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّیْتُہٗ وَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِکُ دِرْھَمًا وَاِنَّ فِیْ جَانِبِ بَیْتِیَ الْاٰنَ لَاَرْبَعِیْنَ اَلْفَ دِرْھَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِیَ بِکَفَنِہٖ فَلَمَّا رَاٰہُ بَکٰی وَقَالَ وَلٰکِنْ حَمْزَۃُ لَمْ یُوْجَدْ لَہٗ کَفَنٌ اِلَّا بُرْدَۃٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰی رَاْسِہٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَیْہِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰی قَدَمَیْہِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِہٖ حَتّٰی مُدَّتْ عَلٰی رَاْسِہٖ وَجُعِلَ عَلٰی قَدَمَیْہِ الْاِذْخِرُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ) اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ اُتِیَ بِکَفَنِہٖ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔

حضرت حارثہ بن مضربؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت خبابؓ کے پاس گیا جب کہ انھوں نے اپنے جسم پر سات جگہ داغ لگوائے تھے انھوں نے کہا کہ اگر میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا نہ ہوتا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے، تو میں ضرور موت کی آرزو کرتا۔ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھا ہے کہ میں ایک درہم کا بھی مالک نہیں تھا۔ اور آج میرے گھر کے گوشے میں ۴۰ چالیس ہزار درہم موجود ہیں۔ حارثہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد خبابؓ کے سامنے ان کا کفن لایا گیا (جو نہایت عمدہ تھا) انھوں نے اس کفن کو دیکھا تو رو پڑے اور کہا۔ آہ حمزہؓ کو ایسا کفن ملا جس میں سفید و سیاہ دھاریاں تھیں لیکن اس قدر چھوٹا تھا کہ سر کی جانب کھینچ کر سر ڈھکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں کو ڈھکا جاتا تو سر کھل جاتا تھا۔ بالآخر سر ڈھانک دیا گیا اور پاؤں پر اذخر[۱] ڈال دی گئی۔
(احمد۔ ترمذی) مگر ترمذی نے یہ حدیث ثُمَّ اُتِیَ بِکَفَنِہٖ سے آخر تک بیان کی۔

بَابُ مَا یُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَہُ الْمَوْتُ

جان کنی کے وقت جس چیز کی تلقین کی جائے اس کا بیان

فصل اول

قریب المرگ کو تلقین

۱۵۲۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

[۱] ایک گھاس کا نام ہے جو مدینہ میں پیدا ہوتی ہے۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

نے فرمایا کہ مرنے والے کے سامنے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرو۔ (مسلم)

مریض و قریب المرگ کے سامنے بھلائی کے کلمات ہی کہے جائیں

۱۵۲۹ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ یا کسی قریب المرگ شخص کے پاس تو اس کے سامنے بھلائی کا کلمہ زبان سے نکالو اس لئے کہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (مسلم)

مصیبت کے وقت صبر و رضا کا اجر

۱۵۳۰ وَعَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَہُ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰہُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْہَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰہُ لَہٗ خَیْرًا مِّنْہَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَوَّلُ بَیْتٍ ہَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُہَا فَاَخْلَفَ اللّٰہُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ خداوند بزرگ و برتر کے حکم کے مطابق اس مصیبت پر یہ الفاظ کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰہُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْہَا (یعنی ہم خدا ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہم کو واپس جانا ہے۔ اے اللہ میری مصیبت پر مجھ کو ثواب دے اور جو چیز ضائع ہوئی ہے اس کے بہتر بدلہ عطا فرما) تو خداوند تعالےٰ اس سے بہتر چیز اس کو عطا فرما دیتا ہے۔ ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ رض (ان کے شوہر) کا انتقال ہوگیا تو میں نے کہا ابو سلمہ رض سے بہتر کون مسلمان ہوگا وہ ایسا تھا جس نے سب سے پہلے مع اہل و عیال کے ہجرت کی تھی۔ پھر میں نے یہی کلمے کہے جو اوپر مذکور ہوئے تو خداوند تعالےٰ نے ابو سلمہ رض کے عوض مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا (یعنی حضور سے میرا نکاح ہوگیا)۔ (مسلم)

میت کے لئے آنحضرت کی دعا

۱۵۳۱ وَعَنْہَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَۃَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُہٗ فَاَغْمَضَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَہْلِہٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَہْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ رض کی آنکھیں (موت کے وقت) پھرا گئیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے ان کی آنکھیں بند کیں اور پھر فرمایا جب روح قبض کی جاتی ہے تو اس کی بینائی بھی روح کے ساتھ چلی جاتی ہے ابو سلمہ رض کے گھر والے یہ سنکر سمجھ گئے کہ ابو سلمہ رض کا انتقال ہوگیا اور وہ رونے چلّانے لگے۔ آپ نے فرمایا اپنے نفسوں پر بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو اس لئے کہ اس وقت جو کچھ تمہاری زبان سے نکلتا ہے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَہْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ (یعنی اے اللہ! ابو سلمہ رض کو بخش دے اور ان کا مرتبہ بلند فرما کر ان لوگوں میں ان کو شامل فرما دے جن کو راہ مستقیم دکھائی گئی ہے اور ان کے پسماندگان کی کارسازی فرما۔ اور اے پروردگار تمام جہانوں کے ہم کو اور ان کو بخش دے اور ان کی قبر میں کشادگی فرما اور اس کو منور کر)۔ (مسلم)

وصال کے بعد آپ پر ڈالی گئی چادر

۱۵۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی تو یمنی چادر سے آپ کے جسم کو ڈھانک دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

آخری کلام کلمۂ طیب دخول جنت کی ضمانت

۱۵۳۳ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

قریب المرگ کے سامنے سورۂ یٰسین پڑھنے کا حکم

۱۵۳۴ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معقل بن یسار رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے والوں کے سامنے سورۂ یٰسٓ پڑھا کرو۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مسلمان میت کو بوسہ دینا جائز ہے

۱۵۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی کی وفات کے بعد ان کے جسم پر بوسہ دیا اور ان کی میت پر روئے یہاں تک کہ آپ کے آنسو حضرت عثمان رضی کے چہرے پر ٹپک کر بہہ نکلے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۵۳۶ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے منہ کو بوسہ دیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

تجہیز و تکفین میں جلدی کرنی چاہیے

۱۵۳۷ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت حصین رضی بن وحوح کہتے ہیں کہ طلحہ بن براء رضی بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو آئے اور (ان کے گھر والوں سے) فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ طلحہ رضی کی موت آگئی ہے جب ان کا انتقال ہو جائے تو مجھ کو فوراً خبر دینا اور تم بھی اس کی تجہیز و تکفین میں عجلت سے کام لینا۔ اس لئے کہ مسلمان میت کو گھر والوں کے درمیان زیادہ دیر تک رکھنا مناسب نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

قریب المرگ کو تلقین کرو۔

۱۵۳۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ لِلْاَحْیَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرنے والوں کو تم ان کلموں کی تلقین کیا کرو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار اور بزرگ ہے پاک ہے جو عرش عظیم کا پروردگار ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ان کلموں کو تندرست آدمیوں کو سکھانا کیسا ہے آپ نے فرمایا بہتر اور بہت بہتر۔ (ابن ماجہ)

مومن اور کافر کی روح قبض ہونے کا حال

۱۵۳۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَیِّتُ تَحْضُرُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِیْ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الطَّیِّبَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِیْدَۃً وَّ اَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّ رَیْحَانٍ وَّ رَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَھَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَیُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّیِّبَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّیِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِیْدَۃً وَّ اَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَّ رَیْحَانٍ وَّ رَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی یُنْتَھٰی اِلَی السَّمَآءِ الَّتِیْ فِیْھَا اللّٰہُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِیْ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اُخْرُجِیْ ذَمِیْمَۃً وَّ اَبْشِرِیْ بِحَمِیْمٍ وَّ غَسَّاقٍ وَّ اٰخَرَ مِنْ شَکْلِہٖ اَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ یُقَالُ لَھَا ذٰلِکَ حَتّٰی تَخْرُجَ ثُمَّ یُعْرَجُ بِھَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَھَا فَیُقَالُ مَنْ ھٰذَا فَیُقَالُ فُلَانٌ فَیُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِیْثَۃِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اِرْجِعِیْ ذَمِیْمَۃً فَاِنَّھَا لَا تُفْتَحُ لَکِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب مرگ انسان کے پاس فرشتے آتے ہیں پس اگر وہ مرد صالح ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی، نکل اس حال میں کہ خدا اور مخلوق کے نزدیک تیری تعریف کی گئی ہے اور تجھ کو خوشخبری ہو راحت کی اور جنت کے پاک رزق کی اور خدا سے ملاقات کی جو تجھ پر غضب ناک نہیں (بلکہ تجھ سے راضی اور خوش ہے) یہ فرشتے برابر اس قریب مرگ شخص کے سامنے یہی کہتے ہیں یہاں تک کہ روح خوش ہو کر جسم سے باہر نکل آتی ہے اور فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں، پھر اس کے واسطے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور دربان پوچھتا ہے کون ہے؟ یہ فرشتے کہتے ہیں۔ فلاں شخص ہے پس کہا جاتا ہے مرحبا اس پاک جان کو جو پاک بدن میں تھی اور داخل ہو اے پاک جان آسمان میں اس حال میں کہ تیری تعریف کی گئی ہے اور خوشخبری ہو تجھ کو راحت کی، جنت کے رزق کی، خوشنودی خدا کی۔ یہی جملے اس سے برابر کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ روح اس آسمان میں پہنچتی ہے جہاں خدا کی خاص رحمت ہے اگر وہ بدکار انسان ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں۔ اے نفس خبیث جو خبیث اور (ناپاک) بدن میں تھا، نکل اس حال میں کہ تیری برائی کی گئی ہے اور بشارت ہو تجھ کو گرم پانی کی پیپ کی طرح طرح کے عذابوں کی۔ فرشتے برابر یہی الفاظ کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ روح جسم سے باہر نکل آتی ہے اور فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے کہ،

کون شخص ہے پس کہا جاتا ہے یہ فلاں شخص ہے۔ آسمان کا دربان کہتا ہے خوشخبری نہ ہو ناپاک روح کو جو ناپاک جسم میں تھی، واپس جا اس حال میں کہ تیری برائی کی گئی ہے پس تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے پھر اسے پھینک دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ قبر کی طرف آجاتی ہے (ابن ماجہ)

۱۵۴۰ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ حماد راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد ابوہریرہ رضؓ نے روح کی خوشبو اور مشک کا ذکر کیا (یعنی یہ کہ اس سے مشک کی خوشبو آتی ہے) اس کے بعد راوی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بیان کیا کہ آسمان کی مخلوق اس روح کو دیکھ کر کہتی ہے کہ ایک پاک روح زمین کی طرف سے آتی ہے۔ پھر آسمان والے اس روح کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ رحمت نازل ہو خدا کی تجھ پر اور تیرے جسم پر جس کو تو آباد رکھتی تھی۔ پھر فرشتے اس کو پروردگار کے پاس لے جاتے ہیں اور پروردگار یہ حکم دیتا ہے کہ اس کو قیامت کے دن تک مہلت دے دو۔ اور جب کافر کی روح نکلتی ہے، حماد نے کہا ابوہریرہ رضؓ نے اس روح کی بدبو کا ذکر کیا اور پھر لعنت کا اور اس کے بعد کہا کہ اس روح کو دیکھ کر آسمان والے کہتے ہیں کہ ایک ناپاک روح زمین کی طرف سے آتی ہے۔ پھر کہا جاتا ہے اس کو لے جاؤ اور قیامت کے دن تک مہلت دو۔ ابوہریرہ نے کہا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کا کونہ اپنی ناک پر رکھا۔ گویا کافر کی روح کی بدبو آپ کو محسوس ہوئی۔ (مسلم)

۱۵۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم کا کپڑا لے کر آتے ہیں اور مومن کی روح سے کہتے ہیں کہ اے روح! جسم سے نکل اور خدا کی جانب چل۔ اس حال میں کہ تو خدا سے راضی ہے اور خدا تجھ سے خوش ہے۔ خدا کی رحمت اور جنّت کا رزق تیرے لئے ہے۔ پس روح نکلتی ہے اور اس کی خوشبو مشک کے مانند ہوتی ہے اور فرشتے اس کو ہاتھوں ہاتھ آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ جب فرشتے اس روح کو آسمان کے دروازوں پر لے کر پہنچتے ہیں تو آسمان کے فرشتے کہتے ہیں کیا خوب ہے یہ خوشبو جس کو تم زمین کی طرف سے لے کر آئے ہو۔ پھر یہ فرشتے اس روح کو مومنوں کی ارواح کے پاس لے جاتے ہیں اور وہ اس سے اِس قدر خوش ہوتی ہیں جس طرح وہ شخص جس کا کوئی عزیز سفر سے واپس آیا ہو یا کوئی گم شدہ عزیز آکر ملا ہو۔ پھر مومنوں کی رُوحیں اس روح سے دریافت کرتی ہیں کہ فلاں

قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

فلاں شخص نے کیا کیا؟ (یعنی فلاں شخص کا کیا حال ہے) پھر اَرواحِ مومنین آپس میں کہیں گی۔ اس کو چھوڑ دو یہ دنیا کے رنج و اَلم میں گرفتار تھا (جب اس کو سکون حاصل ہو جائے اور آرام کرلے پھر پوچھنا) اس کے بعد یہ رُوح (آرام پانے کے بعد) کہے گی کہ فلاں شخص مر چکا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا۔ مومنین کی رُوحیں کہیں گی کہ اس کو لے گئے (فرشتے) اس کی ماں کی طرف یعنی دوزخ کی طرف۔ اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو عذابِ الٰہی کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل اے روح غصہ کی گئی طرف عذابِ الٰہی کے پس وہ رُوح (جسم سے) مُردار کی بدبُو کی طرح نکلتی ہے یہاں تک کہ فرشتے لاتے ہیں اس کو زمین کے دروازوں کی طرف اور کہا جاتا ہے کیسی ناپاک اور بدبودار رُوح ہے پھر اس کو کافروں کی ارواح میں لے جاتے ہیں۔ (احمد۔ نسائی)

$\frac{۱۵۴۲}{۱۵}$ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَّنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلٰٓئِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ مِّنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَآءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُّجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک انصاری شخص کے جنازے پر گئے حتیٰ کہ ہم اس کی قبر پر پہنچے۔ ابھی ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد اس طرح سرنگوں اور خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ پھر (یکایک) آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا خدا سے پناہ مانگو قبر کے عذاب سے۔ دو یا تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے اور اس کے بعد فرمایا جب بندۂ مومن کا تعلق دنیا سے منقطع ہونے والا ہوتا ہے اور وہ آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں جن کے چہرے ایسے روشن ہوتے ہیں گویا ان کے منہ آفتاب ہیں۔ ان کے ساتھ جنت کے کفن اور خوشبوئیں ہوتی ہیں یہاں تک کہ وہ اس قدر دُور بیٹھ جاتے ہیں جتنی دور تک نگاہ جاتی ہے۔ پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور بندۂ مومن کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پاک رُوح خدا کی بخشش اور رضامندی کی طرف چل۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح اس طرح بہتی ہوئی جسم سے نکلتی ہے جس طرح پانی کا قطرہ مشک سے بہتا ہوا نکلتا ہے پس فرشتۂ موت اس روح کو لے لیتا ہے اور فوراً ہی مَلَکُ الموت سے اُس روح کو دوسرے فرشتے لے لیتے ہیں (یعنی اس قدر جلد کہ پلک مارنے کی دیر نہیں ہوتی) اور اس کو اس کفن اور خوشبو میں رکھ لیتے ہیں جس کو وہ لائے تھے اور اس روح سے وہ بہترین خوشبو نکلتی ہے جو روئے زمین پر سب سے بہتر ہوتی ہے۔ پھر فرشتے اس رُوح

اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوْهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَأَعِيْدُوْهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا أُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهِ فَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهُ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا فَيُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ وَيَأْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ أَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى أَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِيْ وَمَالِيْ۔

قَالَ وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِّنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلٰئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ إِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ

کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے وہ روح گزرتی ہے وہ جماعت کہتی ہے کون ہے یہ پاک روح۔ وہ فرشتے جو اس روح کو لے جا رہے ہوتے ہیں کہتے ہیں یہ فلاں شخص ہے اور فلاں کا بیٹا ہے یعنی وہ اس کے نام و لقب کو عمدہ طریق پر بتاتے ہیں جن سے وہ دنیا میں موسوم ہوتے ہیں حتیٰ کہ یہ فرشتے آسمانِ دنیا پر پہنچتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں اسی طرح ہر آسمان کے دروازے پر ہوتا ہے اور دروازہ اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور ہر آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں یہاں تک کہ اس روح کو ساتویں آسمان پر پہنچایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کے نامۂ اعمال کو مقامِ علیین میں (جہاں ارواحِ سعید رہتی ہیں) رکھو اور اس کو زمین کی طرف لے جاؤ (یعنی اس کے مدفون جسم میں لوٹا دو) میں نے مٹی ہی سے جسموں کو پیدا کیا ہے اور مٹی ہی میں ان کو واپس بھیجتا ہوں اور مٹی ہی سے ان کو دوبارہ نکالوں گا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس روح کو پھر اس کے جسم میں ڈال دیا جاتا ہے اور پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ اس کے جواب میں وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ فرشتے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کے رسول ہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں تو نے ان کا رسول ہونا کس طرح جانا؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہتا ہے (یعنی خدا کی طرف سے اعلان کرتا ہے) کہ میرا بندہ سچا ہے اس کے لئے جنت کا بستر بچھاؤ اور جنت کا لباس اس کو پہناؤ اور جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دو۔ چنانچہ کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور اس سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے۔ پھر اس کی قبر کو حدِ نظر تک کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس کے پاس ایک خوبصورت شخص آتا ہے جو بہترین لباس پہنے اور خوشبو لگائے ہوتا ہے اور اس سے کہتا ہے خوشخبری ہو تجھ کو اس چیز کی جو تجھ کو خوش کرنے والی ہے (یعنی ترے لئے تمام نعمتیں موجود ہیں) اور یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا پس میت اس سے پوچھتی ہے کہ تو کون ہے کہ تیرا جسم حسن و جمال میں کامل ہے اور تو بھلائی کو لایا ہے اور خوشخبری کو سناتا ہے؟ وہ کہے گا میں ترا عملِ خیر ہوں۔ میت یہ سن کر کہتی ہے اے میرے پروردگار! قیامت کو قائم کر

فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ

لے میرے پروردگار! قیامت کو قائم کر کہ میں پھر اہل و مال کی طرف جاؤں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر بندہ جب دنیا سے تعلقات کو ختم کرنے والا اور آخرت کی جانب متوجہ ہونے والا ہوتا ہے تو سیاہ چہروں والے عذاب کے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور ٹاٹ ان کے پاس ہوتے ہیں وہ اتنی دُور جا بیٹھتے ہیں جہاں تک نگاہ جاتی ہے پھر موت کا فرشتہ آتا ہے اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے لے خبیث (ناپاک) رُوح خدا کے غضب کی طرف نکل۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کافر کی روح (یہ سنکر) بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور جسم سے باہر نکلنے سے ڈرتی ہے پس فرشتۂ موت روح کو کھینچتا ہے جس طرح کھینچا جاتا ہے آنکڑہ تر صوف میں سے، اور اس کو جسم سے (باہر) نکالتا ہے اور پلک مارنے ایسے اس روح کو وہ فرشتے چھین لیتے ہیں جو اس کو لینے آئے تھے یہ فر اس رُوح کو ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے سخت بدبو نکلتی ہے جیسی مُردار بدبُو جو کہیں زمین پر پائی جاتی ہے۔ پھر فرشتے اس رُوح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتوں کی جس جماعت کے قریب یہ رُوح گزرتی ہے وہ یہی کہتی ہے کہ یہ کس کی ناپاک روح ہے؟ فرشتے جواب دیں گے فلاں شخص فلاں کا بیٹا یعنی اس کے ان تمام بُرے ناموں اور القاب کا ذکر کریں گے جن سے دنیا میں ان کو مخاطب کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو لے کر فرشتے آسمانِ دنیا پر پہنچیں گے اور دروازہ کھلوائیں گے لیکن دروازہ نہ کھولا جائے گا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ (یعنی نہیں کھولے جاتے کافروں کے لئے دروازے آسمانوں کے اور نہ وہ داخل ہوں گے جنت میں جب تک داخل نہ ہو اونٹ سُوئی کے ناکے میں) (یعنی ان کا جنت میں جانا ناممکن ہے) پھر خداوند تعالیٰ حکم دے گا اس کے نامۂ اعمال کو سجین میں رکھو جو ایک جگہ کا نام ہے جو ساتویں زمین کے اندر ہے پھر اس کی رُوح پھینک دی جائے گی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ (جس کسی نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک کیا، وہ گویا آسمان سے منہ کے بل گرا پس اچک لیتے ہیں اس کو پرندے یا پھینک دیتی ہے اس کو ہوا دور دراز جگہ میں) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ پھر ڈالی جاتی ہے رُوح جسم میں اور دو

الوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ

وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ اِذَا خَرَجَ رُوْحُهٗ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ يُّعْرَجَ بِرُوْحِهٖ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهٗ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوْقِ فَيَلْعَنُهٗ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ لَّا يُعْرَجَ رُوْحُهٗ مِنْ قِبَلِهِمْ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

فرشتے اگر بٹھلاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے۔ وہ کہے گا ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر اس سے پوچھا جائیگا وہ شخص کون تھا جو تم میں بھیجا گیا تھا وہ کہے گا ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا ایک پکارنے والا اندر کی طرف سے پکار کر کہے گا یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش کردو اور ایک دروازہ دوزخ کی جانب اس کے لئے کھول دو۔ چنانچہ دوزخ کی طرف کھول دیا جائے گا اور دوزخ کی گرمی اور گرم ہوا اس کو پہنچے گی اور اس کی قبر کو تنگ کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر نکل جائیں گی۔ پھر ایک بدصورت شخص میلے کچیلے کپڑے پہنے اس کے پاس آئے گا جس سے سخت بدبو نکلتی ہوگی وہ اس سے کہے گا خوشخبری ہو تجھ کو اس چیز کی جو تجھ کو بری معلوم ہوگی۔ یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ میت اس سے پوچھے گی تو کون ہے؟ تیرا چہرہ نہایت بُرا ہے اور بُرائی کو لایا ہے۔ وہ کہے گا میں تیرا بُرا عمل ہوں۔ یہ سن کر میت کہے گی۔ اے میرے پروردگار! تو قیامت کو قائم نہ کر۔ ایک دوسری روایت میں یہ تمام واقعہ مذکور ہے اور اس قدر مزید اضافہ ہے کہ جس وقت بندۂ مومن کی رُوح جسم سے نکلتی ہے تو رحمت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان و زمین کے درمیان ہے، اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے۔ اور کھولے جاتے ہیں اس کے لئے آسمان کے دروازے اور ہر دروازے کے دربان فرشتے خدا سے یہ دُعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان کی طرف سے یا ان کے دروازوں سے آسمان کو لے جائی جائے (تاکہ وہ ان کی زیارت سے مشرف ہوں) اور کافر کی رُوح اس کی رگوں سے نکالی جاتی ہے اور لعنت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان کے اندر ہے۔ اور بند رکھے جاتے ہیں اس پر آسمان کے تمام دروازے اور ہر دروازے کے دربان فرشتے خدا سے یہ دُعا کرتے ہیں کہ اس کی رُوح ان کے دروازوں سے نہ نکالی جائے۔ (احمد)

عالم برزخ میں مومن کی رُوح

۱۵۴۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ ابْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا اُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کعبؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو براء بن معرور کی بیٹی ام بشرؓ ان کے پاس آئیں اور کہا اے عبدالرحمٰن کے باپ اگر عالم آخرت میں تم فلاں شخص سے ملو تو اُن سے میرا اسلام کہنا۔ کعبؓ نے جواب دیا اے ام بشر! خدا تجھ کو بخشے ہم (وہاں) اِس سے زیادہ اہم کام میں مشغول ہوں گے (یعنی وہاں ہم کو اپنی ہی خبر نہ ہوگی دوسروں کی خبر ہم کیا لیں گے۔ ام بشرؓ نے کہا۔ "اے ابو عبدالرحمٰنؓ! کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ مومنین کی رُوحیں سبز جانوروں (پرندوں) کی شکل میں ہوں گی جو بہشت کے درختوں کے پھل کھائیں گے" کعبؓ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے"

فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

ام بشر رض نے کہا یہی وہ فضل ہے (جس کی تیرے لئے امید کی جاتی ہے انشاء اللہ تمہاری روح بھی انہی ارواح میں شامل ہوگی) (ابن ماجہ۔ بیہقی در کتاب البعث والنشور)

۱۵۲۴ وَعَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعَلَّقُ فِي شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

عبد الرحمن بن کعب رض اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی روح پرندہ کی شکل میں بہشت کے درختوں کا میوہ کھاتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پھر اس کو اس کے بدن میں ڈالے گا اس روز کہ اللہ اس کو اٹھائے گا۔ (یعنی قیامت کے دن)۔ (مالک۔ نسائی۔ بیہقی)

۱۵۲۵ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

محمد بن منکدر رض کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رض کے پاس گیا جب کہ ان کی موت کا وقت قریب آچکا تھا اور ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا اسلام پہنچا دینا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ — میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان

فصل اوّل

غسل میت

۱۵۲۶ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ فَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام عطیہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ کی بیٹی (زینب رض) کو غسل دے رہے تھے اور آپ نے فرمایا غسل دو اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے تین بار یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ۔ اگر تم اس کی ضرورت سمجھو اور آخر میں کافور یا کوئی چیز کافور میں سے ڈالو۔ اور جب تم غسل دینے سے فارغ ہو جاؤ تو مجھ کو اطلاع دو۔ پس ہم جب غسل سے فارغ ہوگئے تو آپ کو خبر کی آپ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا اس تہبند کو میت کے بدن سے لگا دو یعنی اس کے جسم پر لپیٹ دو کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ غسل دو اس کو طاق یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور شروع کرو غسل کو دائیں جانب سے اور وضو کے اعضاء سے۔ ام عطیہ رض کہتی ہیں کہ ہم نے میت کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں اور ان کو کمر کی جانب ڈال دیا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کفن

۱۵۲۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئے اور روئی کے تھے۔ ان کپڑوں میں کرتہ اور عمامہ نہ تھا۔

وَلَا عِمَامَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (مسلم)

کفن اچھا دینا چاہئے

۱۵۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اس کو چاہئے کہ اچھا کفن دے۔ (مسلم)

محرم کے کفن کا مسئلہ

۱۵۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام حج باندھے ہوئے تھا کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مرگیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اس کو بیری کے پتوں کے پانی میں غسل دو اور کفن دو کپڑوں کا دیدو۔ اور خوشبو لگاؤ نہ سر کو ڈھانکو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن یہ شخص لبیک کہتا ہوا قبر سے اٹھے گا (بخاری ومسلم) ان شاء اللہ عنقریب "باب جامع المناقب" میں مصعبؓ بن عمیر کی شہادت کی حدیث بیان کریں گے۔

فصل دوم

کفن کے لئے سفید کپڑا بہتر ہے

۱۵۵۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلٰى مَوْتَاكُمْ۔)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ وہ عمدہ قسم کے کپڑے ہیں اور سفید ہی کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے لئے بہترین سرمہ اثمد (سیاہ سرمہ) ہے اس لئے کہ وہ پلکوں کو اگاتا ہے اور آنکھ کی بینائی کو بڑھاتا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ اور ابن ماجہ نے "موتاکم" تک روایت کیا)

قیمتی کپڑے کے کفن کی ممانعت

۱۵۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغَالَوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ قیمتی کپڑا کفن میں نہ لگاؤ اس لئے کہ وہ جلد چھین لیا جاتا ہے (یعنی جلد خراب وخستہ ہوجاتا ہے)۔ (ابوداؤد)

قیامت میں مردہ کس حال میں اٹھے گا؟

۱۵۵۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آگیا تو انھوں نے نئے کپڑے منگوائے اور ان کو پہن کر کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مردے کو انھیں

يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

کپڑوں میں اٹھایا جاتا ہے جس میں وہ مرتا ہے۔ (ابوداؤد)

بہترین کفن کون سا ہے۔

۱۵۵۳/۸ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین کفن حلہ ہے (یعنی تہبند، چادر اور قمیص) اور بہترین قربانی، سینگوں والا دنبہ ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ روایت ابوامامہ سے نقل کی ہے)۔

شہدار کو انہیں کپڑوں میں دفن کیا جائے جن میں وہ شہید ہوئے۔

۱۵۵۴/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدُ وَالْجُلُودُ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ شہداءِ اُحد کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ان کے جسموں سے ہتھیار اور چمڑہ (یعنی پوستین وغیرہ) اتار لئے جائیں اور پھر ان کو ان کے کپڑوں اور خون سمیت دفن کر دیا جائے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

حضرت مصعب اور حضرت امیر حمزہ رض کا کفن

۱۵۵۵/۱۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَلَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سعید بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف روزہ سے تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا۔ انھوں نے کہا کہ، مصعبؓ بن عمیر شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے اور وہ ایک چادر میں کفنائے گئے جو اس قدر چھوٹی تھی کہ ان کے سر کو ڈھانکا جاتا تھا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن رض بن عوف نے یہ بھی کہا کہ حضرت حمزہ رض شہید ہوگئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے (ان کو بھی حسب ضرورت کفن نہ مل سکا)۔ پھر ہماری دنیا میں وسعت دی گئی جس قدر دی گئی یا آپ نے یہ الفاظ کہے، دی گئی ہم کو دنیا جس قدر دی گئی۔ البتہ ہم کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ شاید (دنیوی کشائش کے طور پر) ہماری نیکیوں کا بدلہ جلد دے دیا گیا ہے کہہ کر اسی خیال سے وہ رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (بخاری)

رئیس منافقین عبداللہ ابن ابی کے ساتھ اس کے انتقال کے بعد آنحضرتؐ کا معاملہ

۱۵۵۶/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی کی میت کو قبر میں اُتارا گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حکم دیا کہ میت کو قبر سے نکالا جائے چنانچہ میت کو نکالا گیا،

فِيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَ اَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور حضور ؐ نے اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا اور اس کے منہ میں آپ نے اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اپنا کرتہ پہنایا۔ جابر رضؓ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن اُبی نے حضرت عباس رضؓ کو غزوۂ بدر میں جب وہ اسیر ہوئے، اپنا کرتہ پہنا دیا تھا۔ حضور ؐ نے یہ اس کا بدلہ دیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا　جنازہ کے ساتھ جانے اور نماز پڑھنے کا بیان

فصل اول

جنازہ لے کر جلدی چلنا چاہیئے

۱۵۵۷ (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْرَعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی کرو جنازہ کے لئے جانے میں اس لئے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اس کو نیکی کی طرف جلد پہنچانا چاہئے اور اگر وہ بدکار کا جنازہ ہے تو جلد اس کو اپنی گردنوں سے اتار کر رکھ دو۔ (بخاری و مسلم)

نیکوکار اور بدکار کا جنازہ

۱۵۵۸ (۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت جنازہ تیار کیا جاتا ہے تو لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا کر لے جاتے ہیں پھر اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو کہتا ہے مجھ کو جلد میری منزل کی جانب لے چلو اور اگر بدکار کا جنازہ ہے تو اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے کہتا ہے افسوس ہے تم مجھ کو کہاں لئے جاتے ہو میت کی اس آواز کو ہر چیز سنتی ہے مگر انسان نہیں سنتا اگر انسان اس آواز کو سن لے تو بے ہوش ہو کر گر پڑے یا مر جائے۔ (بخاری)

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جانے کا حکم

۱۵۵۹ (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے تو اُس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ کو نہ رکھ دیا جائے (بخاری و مسلم)

۱۵۶۰ (۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ یہ تو ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا موت خوف اور گھبراہٹ کی چیز ہے پس تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ (بخاری و مسلم)

۱۵۶۱ (۵) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِيْ فِي الْجَنَازَةِ۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کھڑے ہوئے ہیں پس ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ بیٹھے تو ہم بھی بیٹھ گئے یعنی جنازہ کو

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَایَۃِ مَالِکٍ وَ اَبِیْ دَاوٗدَ قَامَ فِی الْجَنَازَۃِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ۔

دیکھ کر۔ (مسلم) اور مالک و ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنازہ کو دیکھ کر اور پھر بیٹھ گئے۔

جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ و تدفین میں شریک ہونے کا ثواب

۱۵۶۲/۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَۃَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا وَّکَانَ مَعَہٗ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَیْھَا وَ یَفْرُغَ مِنْ دَفْنِھَا فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ مومن ہونے کی حیثیت سے اور طلب ثواب کی غرض سے جائے، اس کے ساتھ رہے، اس پر نماز پڑھے اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جس میں ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر لوٹ آئے اور دفن میں شریک نہ ہو اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

نجاشی بادشاہ کی غائبانہ نماز جنازہ

۱۵۶۳/۳ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَّ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِھِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِھِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نجاشی (شاہِ حبش) کے مرنے کی اسی روز اطلاع دی جس روز کہ ان کا انتقال ہوا تھا اور پھر صحابہؓ کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے پھر صف باندھی اور چار تکبیریں کہیں (یعنی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی)۔ (بخاری و مسلم)

نماز جنازہ کی تکبیرات

۱۵۶۴/۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَّاِنَّہٗ کَبَّرَ عَلٰی جَنَازَۃٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عبدالرحمٰن ابن ابی لیلےٰؓ کہتے ہیں کہ زید بن ارقمؓ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے۔ ایک جنازے پر انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ (مسلم)

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ

۱۵۶۵/۹ وَعَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَاَ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّھَا سُنَّۃٌ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

طلحہ بن عبداللہ بن عوف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انھوں نے (تکبیر کے بعد) سورۂ فاتحہ پڑھی اور پھر کہا سورۂ فاتحہ میں نے اس لئے پڑھی ہے تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری)

نماز جنازہ میں حضورؐ کی میت کے لئے دعا

۱۵۶۶/۱۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَنَازَۃٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِہٖ وَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور آپؐ نے جو دعا نماز میں پڑھی اس کو میں نے یاد رکھا اور وہ یہ تھی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَ

مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ - وَفِي رِوَايَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ (یعنی اے خدا اس کو بخش دے اور اس پر رحم کر اور اس کو عافیت میں رکھ بُرائیوں سے اور اس کے قصور معاف کر دے اور اس کی مہمانی فرما اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اس کو پانی اور برف سے پاک فرما اور اولے سے اور صاف کر اس کو گناہوں سے جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑے کو مَیل سے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر عطا فرما اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عنایت کر اور اس کے خادموں سے بہتر خادم مرحمت فرما اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے بچا) اور ایک روایت میں دُعا کے اندر یہ الفاظ بھی ہیں۔" اور بچا اس کو قبر کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے" عوف کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ دُعا سُنی تو بے اختیار میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش یہ میت میری ہوتی اور حضورؐ میرے لئے یہ دُعا فرماتے۔ (مسلم)

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا مسئلہ

۱۵۲۷/۱۱ وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ أُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہؓ نے لوگوں سے کہا ان کے جنازہ کو مسجد میں لے آؤ تاکہ ان پر نماز پڑھیں۔ لوگوں نے مسجد میں جنازہ لانے سے انکار کر دیا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیضا کے دونوں بیٹوں (سہیل اور سہیل) پر مسجد میں نماز پڑھی ہے۔ (مسلم)

نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو؟

۱۵۲۸/۱۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کے جنازہ پر نماز پڑھی جو نفاس (ولادت یا زچگی) میں مر گئی تھی۔ آپ جنازہ کے درمیان کھڑے تھے۔ (بخاری و مسلم)

تدفین کے بعد قبر پر نماز جنازہ

۱۵۲۹/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں رات ہی کو مُردہ دفن کیا گیا تھا۔ آپؐ نے پوچھا اس کو کب دفن کیا گیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا آج کی رات۔ آپؐ نے پوچھا تم نے مجھ کو کیوں خبر نہیں دی؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم نے اس کو اندھیری رات میں دفن کیا تھا اور ایسے وقت آپ کو جگانا مناسب خیال نہیں کیا (یہ سُنکر) آپؐ کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھ لی، اور آپؐ نے اس پر (یعنی قبر پر) نماز پڑھی۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۷۰/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک کالی عورت مسجد (نبوی) میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا ایک جوان جھاڑو دیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو غیر حاضر پایا تو پوچھا (کہاں ہے) صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ وہ مرگئی (یا مرگیا) آپ نے فرمایا تم نے اس کی خبر مجھ کو نہ دی ابوہریرہؓ کہتے ہیں گویا صحابہؓ نے اس عورت کی موت کو معمولی بات خیال کیا اور آپ کو اس کی اطلاع نہ دی۔ آپؐ نے فرمایا اچھا مجھ کو اس کی قبر بتاؤ۔ صحابہؓ آپ کو اس کی قبر پر لے گئے اور آپؐ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی اور پھر فرمایا یہ قبریں تاریکیوں سے بھری ہوتی ہیں اور ان پر میرا نماز پڑھنا اُن کو روشن کردیتا ہے (بخاری و مسلم) اور اس کے الفاظ مسلم کے ہیں۔

نمازِ جنازہ میں چالیس آدمیوں کے شریک ہونے کا ثواب

۱۵۷۱/۱۵ وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَ لَهٗ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کے آزاد کردہ غلام کریبؒ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ان کا بچہ مقام قدید میں یا عسفان میں (یہ دونوں مقامات مکہ کے قریب واقع ہیں) مرگیا۔ انھوں نے کہا اے کریب! دیکھ نماز کے لئے کتنے آدمی جمع ہوئے ہیں کریب کہتے ہیں کہ میں نے باہر نکل کر دیکھا تو بہت آدمی جمع تھے میں نے ابن عباسؓ کو اس کی خبر دی تو انھوں نے پوچھا تیرے خیال میں یہ لوگ چالیس ہوں گے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ انھوں نے کہا اچھا جنازہ نکالو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کسی مسلمان کی میت پر چالیس آدمی ایسے جمع ہو جائیں جو خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں (اور میت کے جنازہ پر نماز پڑھیں) تو اللہ ان کی شفاعت کو میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔ (مسلم)

۱۵۷۲/۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت جو سو کی تعداد تک پہنچ جائے نماز پڑھے اور جماعت میت کے لئے خدا سے سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ (مسلم)

"زبانِ خلق نقارۂ خدا"

۱۵۷۳/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ صحابہؓ کی ایک جماعت ایک جنازہ کے پاس سے گزری اور اس کی بھلائی کی تعریف کی، نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کو سن کر فرمایا "واجب ہوئی" پھر یہ جماعت ایک دوسرے جنازہ کے قریب سے گزری اور اس کی برائی کی۔ آپؐ نے فرمایا "واجب ہوئی" حضرت عمر رضؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوئی

عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔

آپؐ نے فرمایا جس میت کی بھلائی کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہوئی اور جس کی تم نے برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوئی اور تم لوگ زمین پر خدا کے گواہ ہو۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مومن بندے زمین پر خدا کے گواہ ہیں۔

زبانِ خلق نقارۂ خدا سمجھو

۱۵۷۴/۱۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس مسلمان کے لئے چار آدمی بھلائی کی شہادت دیں خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر تین آدمی گواہی دیں۔ آپؐ نے فرمایا تین آدمی بھی گواہی دیں تو خدا جنت میں داخل کریگا ہم نے عرض کیا اگر دو آدمی گواہی دیں۔ آپؐ نے فرمایا دو بھی گواہی دیں تب بھی، پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کے متعلق آپؐ سے دریافت نہیں کیا۔ (بخاری)

جو مر چکے انہیں برا نہ کہو

۱۵۷۵/۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کو برا نہ کہو اس لئے کہ جو کچھ انھوں نے کیا تھا وہ اس کی جزا و سزا کو پہنچ چکے۔ (بخاری)

شہداءِ احد کی تکفین و تدفین

۱۵۷۶/۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہداءِ احد میں سے دو، دو شہیدوں کو ایک ایک کپڑے میں لپیٹتے تھے (یعنی دو دو آدمیوں کو ایک ایک کفن دیتے تھے) پھر آپؐ صحابہؓ سے پوچھتے تھے ان میں سے (یعنی ان دونوں میں سے) کس کو قرآن زیادہ یاد تھا جب صحابہؓ ان میں سے ایک طرف اشارہ کرتے تو آپ لحد میں اسی کو قبلہ کی جانب پہلے رکھتے اور پھر فرماتے میں قیامت کے دن ان کی شہادت کی گواہی دوں گا۔ پھر آپؐ نے حکم دیا کہ ان کو یونہی خاک و خون میں لتھڑے ہوئے دفن کردو۔ آپؐ نے ان پر نہ تو نماز پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا۔ (بخاری)

تدفین کے بعد قبرستان سے واپسی میں سواری پر آنے میں کوئی مضائقہ نہیں

۱۵۷۷/۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهٗ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ جب ابن دحداح رضؓ کے جنازہ کو دفن کر چکے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک گھوڑا لایا گیا جس پر زین نہ تھی۔ آپ اس پر سوار ہوگئے اور ہم آپؐ کے گرد پیدل روانہ ہوئے۔ (مسلم)

فصل دوم

جنازہ کے ساتھ چلنے کا طریقہ

۱۵۷۸/۲۲ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِّنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ۔

حضرت مغیرہ رضؓ بن شعبہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل آگے پیچھے اور دائیں بائیں جنازہ کے قریب قریب رہے اور کچے بچّے کے جنازہ پر نماز پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لئے دُعا کی جائے بخشش اور رحمت کی۔ (ابوداؤد) احمد۔ ترمذی۔ اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سوار جنازے کے پیچھے پیچھے رہے اور پیدل جہاں ان کا جی چاہے اور بچہ کے جنازے پر نماز پڑھی جائے اور مصابیح میں مغیرہ بن زیاد سے مروی ہے۔

جنازہ کے آگے چلنے کا مسئلہ

۱۵۷۹/۲۳ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا۔

زہری رحؒ سالمؒ سے اور سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا ہے کہ وہ جنازہ کے آگے آگے چلتے تھے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں کہ محدثین اسے مرسل خیال کرتے ہیں۔

جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیئے

۱۵۸۰/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَّلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْمَاجِدٍ الرَّاوِيُّ رَجُلٌ مَّجْهُوْلٌ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ تابع کیا گیا ہے (یعنی لوگ اس کے تابع ہیں اور اس کے پیچھے پیچھے چلیں) اور وہ (یعنی جنازہ) آدمیوں کا تابع نہیں ہے (کہ لوگوں کے پیچھے رہے) اور جو شخص جنازہ کے آگے چلتا ہے گویا وہ جنازہ میں شریک نہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا ابو ماجد مجہول راوی ہے۔

جنازہ کو کاندھا دینا میت کے حق کی ادائگی ہے

۱۵۸۱/۲۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَّحَمَلَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا اور تین بار اس کو کاندھا دیا، اس نے اپنا حق ادا کر دیا۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ اور شرح السنۃ میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذؓ کے جنازے کو دو لکڑیوں کے درمیان اٹھایا)

جنازہ کے ساتھ سواری پر چلنے والوں کو آنحضرتؐ کی تنبیہ

۱۵۸۲/۲۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُوْنَ أَنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى أَبُوْدَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے ہم نے دیکھا کہ لوگ سواریوں میں سوار ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سواروں کو مخاطب کرکے فرمایا۔ تم کو شرم وحیا نہیں آتی خدا کے فرشتے تو پیدل چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشت پر سوار ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد) (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث ثوبان رضؓ سے مرفوعاً بھی مروی ہے)۔

جنازہ پر سورۂ فاتحہ کی قرأت

۱۵۸۳/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

نمازِ جنازہ میں میت کے لئے خلوص دل سے دعا کرو

۱۵۸۴/۲۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ. (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میت کی نماز پڑھو تو خلوص سے اس کے لئے دُعا کرو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

نمازِ جنازہ کی دعا

۱۵۸۵/۲۹ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ. اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَأُنْثَانَا وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ وَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيْمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَفِيْ آخِرِهِ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کی نماز پڑھتے تو یہ دُعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ یعنی اے اللہ! بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مُردوں کو ہمارے حاضر کو ہمارے غائب کو ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اُس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے اُس کو ایمان پر موت دے۔ اے اللہ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اُس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) نسائی نے ابراہیم اشہلی سے روایت کیا، انھوں نے اپنے والد سے اور اُن کی روایت اُنْثَانَا تک ختم ہوجاتی ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيْمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اور اس کے آخر میں وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ہے۔

ایک میت کے لئے آنحضرتؐ کی دعا۔

۱۵۸۶/۳۰ وَعَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت واثلہ بن الاسقع رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک مسلمان شخص کے جنازہ پر نماز پڑھی اور میں نے آپ کو یہ دعا کرتے سنا اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (یعنی اے اللہ! فلاں شخص فلاں کا بیٹا تیری امان میں ہے پس بچا تو اس کو قبر کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے اور تو اے اللہ وفا اور حق کا مالک ہے (یعنی جو وعدے تو نے بندوں سے کئے ہیں وہ پورے کرتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے وہ حق ہے) یا اللہ! اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے)۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مردوں کی برائیاں ذکر نہ کرو

۱۵۸۷/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یاد کرو نیکیاں اپنے مُردوں کی اور نہ ذکر کرو ان کی برائیوں کا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

نماز جنازہ میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ کا مسئلہ

۱۵۸۸/۳۲ وَعَنْ نَافِعٍ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰی جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَاْسِهٖ ثُمَّ جَآءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَآءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ نَحْوَهٗ مَعَ زِيَادَةٍ وَّفِيْهِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْاَةِ۔

نافع ابو غالبؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص کے جنازہ پر میں نے انس بن مالک کے ساتھ نماز پڑھی پس کھڑے ہوئے انسؓ جنازہ کے سر کے قریب پھر ایک قرشی عورت کا جنازہ لایا گیا اور کہا گیا اے ابوحمزہؓ (یعنی انس بن مالکؓ) اس کی نماز پڑھا دو۔ پس انسؓ جنازہ کے تخت کے درمیان کھڑے ہوئے علاء بن زیاد نے انسؓ سے کہا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جنازہ پر اس طرح کھڑے ہوتے دیکھا ہے یعنی جس طرح تو درمیان میں کھڑا ہوا ہے عورت کے جنازہ پر اور سر کے سامنے مرد کے جنازے پر۔ انس بن مالکؓ نے کہا، ہاں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انس بن مالکؓ عورت کے کولھے کے قریب کھڑے ہوئے۔

فصل سوم

جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا مسئلہ

۱۵۸۹/۳۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰی قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ کہتے ہیں کہ سہلؓ بن حنیف اور قیسؓ بن سعد مقام قادسیہ میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ادھر سے گزرا، دونوں اس کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ جنازہ تو ذمی

الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَھْلِ الذِّمَّۃِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِہٖ جَنَازَۃٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّھَا جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

(مُراد زمیندار یا کاشتکار) کا ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تھا تو آپ کھڑے ہوگئے تھے اور جب آپ سے کہا گیا کہ یہ جنازہ یہودی کا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہ جاندار نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کا معمول اور اس کی منسوخی کا حکم

۱۵۹۰/۳۴ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبِعَ جَنَازَۃً لَمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَہٗ حَبْرٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ لَہٗ اِنَّا ھٰکَذَا نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْھُمْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّبِشْرُ بْنُ رَافِعِ نِ الرَّاوِیُّ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ۔

حضرت عُبادہ بن صامت رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے ساتھ جاتے تو اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک کہ اس کو قبر میں نہیں رکھ دیا جاتا۔ ایک یہودی عالم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے محمدؐ! ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میت کے دفن کرنے یا لحد میں اتارنے سے پہلے ہی بیٹھ جاتے تھے اور فرماتے اِس معاملے میں تم یہودیوں کی مخالفت کرو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے بشر بن رافع راوی قوی نہیں ہے۔

جنازہ دیکھ کر کھڑا نہ ہونا چاہیئے

۱۵۹۱/۳۵ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِیَامِ فِی الْجَنَازَۃِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہوجایا کرو۔ لیکن پھر آپ بیٹھے رہتے تھے (اور کھڑے نہ ہوتے تھے) اور ہم کو بھی بیٹھے رہنے کا حکم دیدیا تھا۔ (احمد)

۱۵۹۲/۳۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَۃً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ یَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَیْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَۃِ یَھُوْدِیٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

محمد بن سیرینؒ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ حسن بن علی رضؓ اور ابن عباسؓ کے پاس سے گزرا۔ حسن بن علی رضؓ اس کو دیکھ کر کھڑے ہوئے اور ابن عباس کھڑے نہ ہوئے۔ حسنؓ نے ابن عباسؓ سے کہا۔ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا ہاں۔ لیکن پھر بیٹھے رہتے تھے (اور کھڑے نہ ہوتے تھے)۔ (نسائی)

آنحضرتؐ یہودی کا جنازہ دیکھ کر کیوں کھڑے ہوئے؟

۱۵۹۳/۳۷ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰی جَاوَزَتِ الْجَنَازَۃُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَۃِ یَھُوْدِیٍّ وَّکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی طَرِیْقِھَا جَالِسًا وَّکَرِہَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَہٗ جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ فَقَامَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ ان کے پاس سے گزرا۔ لوگ کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ جنازہ چلا گیا۔ حسن بن علی رضؓ نے کہا کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک جگہ تشریف فرما تھے کہ یہودی کا جنازہ ادھر سے گزرا آپؐ نے اِس امر کو بُرا سمجھا کہ یہودی کا جنازہ آپؐ کے سر سے اونچا رہے اِس لئے آپ کھڑے ہوگئے۔ (نسائی)

۱۵۹۴/۳۸ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ فَقُومُوا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُومُونَ إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

جب تیرے قریب سے کسی یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گزرے تو کھڑے ہو جاؤ تم جنازہ کے (ادب) و احترام کے لئے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ ان فرشتوں کے لئے کھڑے ہوتے ہو جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (احمد)

۱۵۹۵/۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلٰئِكَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں ایک جنازہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ آپ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا میں فرشتوں کی وجہ سے کھڑا ہوا۔ (نسائی)

نمازِ جنازہ میں تین صفیں ہونی چاہئیں

۱۵۹۶/۴۰ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوفٍ لِهٰذَا الْحَدِيثِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ أَوْجَبَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ

حضرت مالک بن ہبیرہ رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جب کوئی مسلمان مرے اور اس کے جنازے پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (جنت کو) واجب کر دیتا ہے۔ اس حدیث کو سُننے کے بعد مالک رض جنازہ کے ساتھ تھوڑے آدمیوں کو دیکھتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ (ابوداؤد) اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ مالک بن ہبیرہ رض جب نمازِ جنازہ کا ارادہ کرتے اور تھوڑے آدمی دیکھتے تو ان کو تین حصّوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی تو اس کے لئے (شفاعت) واجب ہو گئی۔ ابن ماجہ نے بھی اسی جیسی حدیث روایت کی ہے۔

نمازِ جنازہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۱۵۹۷/۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں یہ دُعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ. (یعنی اے اللہ! تو اس کا پروردگار ہے تو نے ہی اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا تو ہی اس کے ظاہر و باطن سے اچھی طرح واقف ہے ہم اس کی سفارش کو آئے ہیں تو اس کو بخش دے۔) (ابوداؤد)

ایک بچے کے جنازہ پر ابوہریرہ رض کی دعا

۱۵۹۸/۴۲ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت سعید بن مسیب رض کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رض کے پیچھے ایک ایسے بچے کی نمازِ جنازہ پڑھی جس نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا تھا، پس نماز میں، میں نے حضرت ابوہریرہ رض کو کہتے سُنا اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (یعنی اے اللہ! اس کو قبر کے عذاب سے بچا)۔ (مالک)

بچہ کی نماز جنازہ کی دعا

۱۵۹۹/۴۳ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَءُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّ ذُخْرًا وَّ اَجْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

امام بخاری رح اِس حدیث کو معلق (یعنی بلاسند کے) بیان کرتے اور کہتے ہیں کہ حسن بصریؒ بچہ کے جنازہ کی نماز میں (تکبیر اولی کے بعد سُبحانکَ اللّٰہُمَّ کی جگہ) سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور پھر یہ دُعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّ ذُخْرًا وَّ اَجْرًا (یعنی اے اللہ! اس کو ہمارا پیشوا قرار دے پیش رَو بنا اور ذخیرہ و ثواب۔) (بخاری)

ناتمام بچہ کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے

۱۶۰۰/۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَ لَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ)۔

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچہ پر نماز نہ پڑھی جائے اور نہ وہ کسی کا وارث ہو اور نہ اس کا کوئی وارث جب تک کہ پیدائش کے وقت اس کی آواز نہ سُنائی دے (یعنی جب تک بچہ زندہ پیدا نہ ہو تو اس پر نماز نہ پڑھی جائے اور نہ وہ کسی کا وارث ہو اور نہ کوئی اس کا وارث۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ مگر ابن ماجہ نے "وَلَا یُوْرَثُ" نہیں بیان کیا)

نمازِ جنازہ میں بھی امام اوپر اور مقتدی نیچے نہ کھڑے ہوں

۱۶۰۱/۴۵ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ يَعْنِيْ اَسْفَلَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ)۔

حضرت ابومسعود انصاری رض کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ امام کسی اونچی جگہ یا چیز پر کھڑا ہو اور لوگ اس کے پیچھے نیچے رہیں۔ (دارقطنی نے مجتبیٰ میں کتاب الجنائز کے اندر بیان کیا۔)

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ　میت کو دفن کرنے کا بیان

فصل اوّل

بغلی قبر بنانا مستحب ہے

۱۶۰۲/۱ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ اِلْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عامر بن سعد بن ابی وقاص رض کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رض نے اپنی اس بیماری میں جس میں انھوں نے وفات پائی ہے یہ کہا کہ میرے دفن کرنے کے لئے لحد بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں کھڑی کرنا۔ جیسا کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لحد میں کیا گیا تھا۔ (مسلم)

قبر میں کپڑا بچھانے کا مسئلہ

۱۶۰۳/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِيْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَاءُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر میں سُرخ لوئی (چادر) ڈالی گئی تھی۔ (مسلم)

اونٹ کے کوہان کی مانند قبر بنانا افضل ہے

۱۶۰۴/۳ وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سفیان رضؓ تمار کہتے ہیں کہ انھوں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کو دیکھا جو اونٹ کے کوہان کے مانند تھی۔ (بخاری)

قبر کو اونچا کرنے کی ممانعت

۱۶۰۵/۴ وَعَنْ اَبِي الْهَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ عَلِيٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابو الہیاج اسدی رضؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے علی رضؓ نے کہا کیا میں تجھ کو اس کام پر مامور نہ کروں جس پر رسُول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو مامور کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ نہ چھوڑ تو کسی تصویر کو (یعنی جہاں تو تصویر کو دیکھے) اس کو محو اور نیست و نابود کر دے اور جہاں کسی قبر کو اونچا دیکھے تو اس کو برابر کر دے۔ (مسلم)

قبر پر گچ کرنے، عمارت بنانے اور اس کے اوپر بیٹھنے کی ممانعت

۱۶۰۶/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے قبروں کو پختہ کرنے سے اور قبروں پر عمارت بنانے سے اور قبروں پر بیٹھنے سے۔ (مسلم)

قبروں کے بارہ میں چند احکام

۱۶۰۷/۶ وَعَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مرثد غنوی رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ نماز پڑھو قبروں کی طرف۔ (مسلم)

قبر کے اوپر بیٹھنے کی تہدید

۱۶۰۸/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری پر بیٹھ جائے اور وہ اس کے کپڑے کو جلا کر اُس کی جلد تک پہنچ جائے اس سے یہ بہتر ہے، کہ وہ (شخص کسی) قبر پر بیٹھے۔ (مسلم)

فصل دوم

صندوقی قبر بھی مشروع ہے

۱۶۰۹/۸ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا اَيُّهُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَاءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

عُروہ بن زبیر رضؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں دو گورکن تھے اُن میں سے ایک لحد (یعنی بغلی قبر) کھودتا تھا، دوسرا لحد نہ کھودتا تھا (یعنی گور، اوپر سے شق کرکے کھودتا تھا، جیسا کہ ہمارے ہاں رواج ہے) رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ رضؓ کی یہ رائے ہوئی کہ ان میں سے جو پہلے آجائے وہی یہ کام کرے چنانچہ لحد کھودنے والا پہلے آیا اور آپ کے لئے لحد تیار کی گئی (شرح السنہ)

بغلی قبر کی فضیلت

۱۶۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے لحد ہمارے واسطے ہے اور شق دوسروں کے لئے (یعنی لحد انبیاءؑ کے لئے مخصوص ہے اور شق، کھلی قبر، گور سب کے لئے جائز ہے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ) اسے احمد نے جریر بن عبداللہ سے روایت کیا۔

قبر گہری کھودنی چاہیئے

۱۶۱۱ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَحْسِنُوْا)۔

حضرت ہشام بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُحد کے دن کہ قبریں کھودو اور کشادہ کرو اور گہری رکھو اور اچھی بناؤ ان کو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین کو دفن کردو اور قبر کے اندر پہلے اس شخص کو رکھو جو قرآن کو زیادہ جانتا ہو۔ (ابن ماجہ نے لفظ "وَاَحْسِنُوْا" تک روایت کیا ہے)۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا مسئلہ

۱۶۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب اُحد کا دن ہوا (یعنی اُحد کی لڑائی ہوئی) اور اس میں مسلمان شہید ہوئے تو میری پھوپھی میرے والد کی نعش کو لے کر آئیں تاکہ ان کو اپنے مقبرہ میں دفن کریں کہ یکایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں کو ان کے شہید ہونے کی جگہ پہنچا دو تاکہ ان کو وہیں دفن کیا جائے)۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)

میت کو قبر میں کس طرح اتارا جائے

۱۶۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قبر میں سر کی طرف سے اُتارا گیا (یعنی جنازہ قبر کی پائینتی رکھا گیا اور سر کی طرف سے آپ کو اُٹھا کر قبر میں اُتارا گیا)۔ (شافعی)

۱۶۱۴ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں (میت کو اتارنے کے لئے) داخل ہوئے رات کے وقت۔ پس آپ کے لئے چراغ روشن کیا گیا اور آپ نے میت کو قبلہ کی جانب سے قبر کے اندر اتارا اور فرمایا رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ (یعنی رحم کرے تجھ پر اللہ تو بہت رونے والا اور بہت قرآن پڑھنے والا تھا)۔ (ترمذی) شرح السنہ میں ہے کہ اس کی سند کمزور ہے۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت کیا پڑھا جائے

۱۶۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی میت کو قبر کے

كَانَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ الثَّانِيَةَ۔)

اندر اتارتے تو فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (یعنی اتارتا ہوں میں تجھ کو قبر میں خدا کے نام سے خدا کے حکم سے، اور رسولِ خدا کی شریعت کے موافق) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (یعنی رسول اللہؐ کے طریقہ پر۔ (احمد، ترمذی ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد کی روایت میں آخری الفاظ ہیں)۔

قبر پر مٹی ڈالنا اور پانی چھڑکنا سنت ہے

۱۶۱۶/۱۵ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَأَنَّهُ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ رَشَّ)۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے مُرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میت پر دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین لپیں ڈالیں اور اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور قبر پر نشان کے لئے پتھر کے ٹکڑے رکھے۔ (شرح السنۃ) اور شافعی نے اِس کو رَشَّ تک روایت کیا ہے۔

قبروں پر لکھنے اور انہیں روندنے کی ممانعت

۱۶۱۷/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَأَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ تُوْطَأَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور قبروں پر لکھنے اور ان کو روندنے سے۔ (ترمذی)

آنحضرتؐ کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا گیا تھا

۱۶۱۸/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى رِجْلَيْهِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور جس شخص نے پانی چھڑکا اُس کا نام بلال رضہ بن رباح ہے بلال نے مشک سے پانی چھڑکا اور سرہانے سے چھڑکنا شروع کیا اور قدموں تک چھڑکا۔ (بیہقی، در دلائل النبوۃ)

علامت کے لئے قبر پر کوئی پتھر رکھ دینا جائز ہے۔

۱۶۱۹/۱۸ وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَّأْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ أُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ أَخِيْ وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِيْ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت مطلبؓ بن ابی وداعہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضہ کا انتقال ہوا تو ان کا جنازہ اُٹھایا گیا اور دفن کیا گیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ پتھر لائے وہ شخص پتھر کو اٹھا کر نہ لاسکا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے اور اپنی آستینیں چڑھالیں۔ مطلبؓ کہتے ہیں کہ جس نے مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے اس نے ذکر کیا کہ گویا میں اب بھی اس سفیدی کو دیکھ رہا ہوں جو آستینیں چڑھانے پر رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی مجھ کو اس وقت نظر آئی تھی۔ پھر آپ نے پتھر کو اٹھالیا اور قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا نشان لگادیا میں نے اپنے بھائی کی قبر پر اور دفن کرونگا اِس قبر کے پاس اس شخص کو جو آیندہ میرے خاندان سے مرے گا۔ (ابوداؤد)

آنحضرتؐ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی قبریں

۱۶۲۰/۱۹ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهُ اكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت قاسم بن محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے میری ماں! کھول دو میرے لئے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں دوستوں (یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ) کی۔ حضرت عائشہؓ نے حجرے کا دروازہ کھول دیا۔ میں نے تین قبروں کو دیکھا جو نہ بہت اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین سے ملی ہوئی اور ان پر اطرافِ مدینہ کے میدان کی سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں۔ (ابوداؤد)

۱۶۲۱/۲۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک انصاری کے جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اور قبر پر پہنچے تو دیکھا کہ ابھی وہ تیار نہیں ہوئی تھی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رُخ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ) اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہم اس طرح خاموش بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

میت کی تحقیر ممنوع ہے

۱۶۲۲/۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُردے کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ انسان کی ہڈی کا توڑنا۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

صاحبزادی کے انتقال پر آنحضرتؐ کے آنسو

۱۶۲۳/۲۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (امّ کلثومؓ) کے دفن میں شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس بیٹھے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج کی رات کو اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو؟ حضرت ابوطلحہؓ نے کہا میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ان کی قبر میں اتر جاؤ چنانچہ وہ اُتر گئے۔ (بخاری)

حضرت عمرو بن عاصؓ کی وصیت

۱۶۲۴/۲۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِيْ سِيَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا يُنْحَرُ

حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے کہا جب وہ حالتِ نزع میں تھے کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ تو کوئی نوحہ کرنے والی جائے اور نہ آگ۔ پھر جب تم مجھ کو دفن کر دو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا۔ پھر دفن کرنے کے بعد میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا

جُزُوْرٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جائے تاکہ میں تمہاری وجہ سے آرام پاؤں اور مانوس رہوں اور یہ جان لوں کہ اپنے پروردگار کے فرشتوں کو میں کیا جواب دیتا ہوں۔ (مسلم)

تدفین میں جلدی کرنی چاہیے

۱۶۲۵/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰى قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَاْ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب تم میں کوئی مرجائے تو اس کو بند نہ رکھو بلکہ قبر کی طرف اس کو جلد لے جاؤ۔ اور چاہیے کہ دفن کے بعد اس کے سرہانے پڑھا جائے سورۂ بقرہ کا اوّل (حصہ مُفْلِحُوْنَ تک) اور سورۂ بقرہ کا آخر (لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے) پائینتی پر پڑھا جائے۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث نہیں ابن عمرؓ کا قول ہے)

حضرت عائشہ رض اپنے بھائی کی قبر پر!

۱۶۲۶/۲۵ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ شِعْرٌ :

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ جب عبد الرحمٰن بن ابی بکر رض کی موضع حبشی میں وفات ہوئی تو ان کی میت کو مکہ میں لایا گیا اور دفن کر دیا گیا پھر جب حضرت عائشہ رض (حج کی غرض سے مکہ) آئیں تو اپنے بھائی عبد الرحمٰن بن ابی بکر رض کی قبر پر گئیں اور یہ اشعار پڑھے ؎

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

(یعنی کہتے ہم دونوں بہن بھائی بہن جذیمہ کے ہمنشینوں کی مانند کہ مدت دراز تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے یہاں تک کہ یہ کہا گیا کہ کبھی جدا نہ ہوں گے پھر جدا ہوئے عرصۂ دراز تک ساتھ رہنے کے بعد تو پھر ایک رات کو بھی یک جا نہ ہوئے ہم)

اس کے بعد حضرت عائشہ رض نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں اس وقت تیرے پاس موجود ہوتی کہ جب تجھ کو دفن کیا گیا ہے تو میں ہرگز تجھ کو یہاں دفن نہ کرنے دیتی بلکہ وہاں دفن کرتی جہاں تو فوت ہوا تھا اور اگر دنیا کے وقت میں تیرے پاس موجود ہوتی تو تیری زیارت کو نہ آتی۔ (ترمذی)

امام شافعیؒ کا استدلال

۱۶۲۷/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰى قَبْرِهٖ مَاءً۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو رافع رض کہتے ہیں کہ قبر کے اندر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رض کو سر کی طرف سے اتارا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔ (ابن ماجہ)

سرہانے کی طرف سے قبر میں مٹی ڈالنے کی ابتدا مستحب ہے

۱۶۲۸/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ

وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَیْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ ثَلَاثًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

پر نماز پڑھی پھر اس کی قبر پر آئے اور مٹی کی تین لپیں اس کے سرہانے ڈالیں۔ (ابن ماجہ)

قبر پر سہارا دے کر لیٹنے یا بیٹھنے کی ممانعت

۱۶۲۹/۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عمرو بن حزم رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک قبر کے سہارے بیٹھے دیکھا تو فرمایا اس قبر والے کو اذیت نہ دے یا یہ فرمایا کہ اس کو ایذا نہ دے۔ (احمد)

بَابُ الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ میت پر رونے کا بیان

فصل اوّل

صاحبزادے کی وفات پر آنحضرتؐ کا غم

۱۶۳۰/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفٍ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِیْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو سیف لوہار کے ہاں گئے جو حضورؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی دایہ کے شوہر تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو گود میں لے لیا ان کا بوسہ لیا اور سونگھا۔ (یعنی اپنی ناک اور منہ ان کے منہ پر اس طرح رکھا جیسے کوئی سونگھتا ہے) اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد ہم پھر ابو سیف کے ہاں گئے ابراہیم اس وقت حالتِ نزع میں تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ان کو دیکھ کر بہنے لگیں۔ عبد الرحمٰن بن عوف رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ بھی روتے ہیں (یعنی آپؐ کی عظمت و شان سے یہ امر بعید ہے) آپؐ نے فرمایا اے ابن عوف یہ (آنسو) رحمت ہیں۔ اس کے بعد آپ کی آنکھوں سے پھر آنسو جاری ہو گئے اور آپؐ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے اور نہیں کہتے ہم اپنی زبان سے مگر وہی بات جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو اور اے ابراہیم ہم تیری جدائی سے البتہ غمگین ہیں۔ (بخاری و مسلم)

نواسے کے انتقال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو

۱۶۳۱/۲ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِ اِنَّ ابْنًا لِیْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ یُقْرِئُ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ تُقْسِمُ عَلَیْهِ لَیَاْتِیَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت اسامہ بن زید رضؓ کہتے ہیں کہ بنتِ رسولؐ (زینبؓ) نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی کے ذریعہ کہلایا کہ میرا بیٹا دم توڑ رہا ہے آپ تشریف لے آئیے۔ آپؐ نے اس کے جواب میں سلام کے بعد کہلایا کہ خدا ہی کے لئے ہے وہ چیز جو اس نے لی اور اسی کے لئے ہے وہ چیز جو اس نے دی اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے پس تو صبر کر اور ثواب کی طالب ہو حضرت زینبؓ نے دوبارہ آدمی بھیجا اور تشریف لانے کے لئے آپؐ کو قسم دی تو آپ فوراً کھڑے ہو گئے آپؐ کے ساتھ اس وقت

صلی اللہ علیہ وسلم الصبیُّ ونفسہٗ تتقعقع ففاضت عیناہ فقال سعد یا رسول اللہ ما ھذا فقال ھذہ رحمۃ جعلھا اللہ فی قلوب عبادہ فانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء۔ (متفق علیہ)

سعد بن عبادہ۔ معاذ بن جبل۔ اُبی بن کعب۔ زید بن ثابت اور کچھ دیگر صحابہ تھے۔ بچہ آپ کے سامنے لایا گیا آپ کی گود میں دیدیا گیا اس وقت نزع کی حالت تھی آپ کی آنکھیں اس کو دیکھ کر بہنے لگیں۔ سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا۔ یہ خدا کی رحمت ہے جس کو خدا نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کیا ہے اور خدا اپنے بندوں میں سے اُن پر مہربانی کرتا ہے جو رحم کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

باآواز بلند رونا برا ہے

۱۶۳۲ وعن عبد اللہ بن عمر قال اشتکی سعد بن عبادۃ شکوی لہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود فلما دخل علیہ وجدہ فی غاشیۃ فقال قد قضی قالوا لا یا رسول اللہ فبکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای القوم بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکوا فقال الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بھذا واشار الی لسانہ او یرحم وان المیت لیعذب ببکاء اھلہ علیہ۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ بیمار ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے عبد الرحمن بن عوفؓ سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ تھے جب آپ ان کے پاس پہنچے تو ان کو بے ہوشی کی حالت میں پایا۔ آپ نے پوچھا کیا انتقال ہوگیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں۔ آپ یہ سنکر رونے لگے۔ صحابہؓ نے آپ کو روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ سنو خدا تعالیٰ آنکھوں کے جاری ہوجانے پر عذاب نہیں کرتا اور نہ دل غمگین ہونے پر البتہ خدا اس کے سبب سے ذرا عذاب کرتا ہے اور رحم بھی کرتا ہے اور زبان کی طرف آپ نے اشارہ کیا اور البتہ عذاب دیا جاتا ہے مردہ کو بسبب اس کے گھر والوں کے رونے کے (یعنی بلند آواز سے پکار پکار کر رونے کے سبب سے۔) (بخاری و مسلم)

۱۶۳۳ وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخساروں کو پیٹے گریبان کو پھاڑے اور ایام جاہلیت کی طرح پکار پکار کر روئے۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۳۴ وعن ابی بردۃ قال اُغمی علی ابی موسی فاقبلت امرأتہ ام عبد اللہ تصیح برنۃ ثم افاق قال الم تعلمی وکان یحدثھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا بریء ممن حلق وصلق وخرق (متفق علیہ ولفظہ لمسلم)

حضرت ابو بردہؓ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ بے ہوش ہوگئے تو ان کی بیوی ام عبد اللہ نے چلا چلا کر رونا شروع کیا۔ پھر جب ابو موسیٰؓ کو ہوش آگیا تو انھوں نے کہا کیا تجھ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہؐ نے یہ فرمایا ہے کہ میں اس شخص سے بری الذمہ ہوں جو مصیبت میں سر کے بال منڈائے چلا چلا کر روئے اور کپڑے پھاڑے۔ (بخاری و مسلم)

نوحہ کرنے کی برائی

۱۶۳۵ وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لا یترکونھن الفخر فی الاحساب

حضرت ابو مالک اشعری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایام جاہلیت کی چار باتیں ہیں جن کو میری امت کے لوگ نہ چھوڑیں گے: فخر کرنا حسب پر۔ طعن کرنا نسب پر۔ بارش طلب کرنا

وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ستاروں سے۔ نوحہ کرنا۔ اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ اس کے جسم پر (تارکول) اور خارش کا کرتہ ہوگا (یعنی اس کے جسم پر خارش ہوگی)۔ (مسلم)

۱۶۳۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر پر چلا چلا کر رو رہی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا خدا سے ڈر اور صبر کر۔ عورت نے کہا میرے پاس سے علیحدہ ہو، تجھ کو مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی (یعنی تو میری طرح مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا) اس عورت نے آپ کو پہچانا نہیں (اور رنج کی حالت میں یہ الفاظ اس کی زبان سے نکل گئے) اس سے کہا کہ آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے پس وہ عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر گئی اور وہاں دربانوں کو نہ پایا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا صبر تو صدمہ کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔ (یعنی صدمہ کے بعد ہی صبر قابل اعتبار ہے)۔ (بخاری و مسلم)

جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا

۱۶۳۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں وہ آگ میں داخل نہ ہوگا مگر قسم کھولنے کے لئے (یہ اشارہ ہے اس آیت کی جانب وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی تم میں سے کوئی شخص خدا کی قسم ایسا نہیں ہے جو دوزخ میں داخل نہ ہو اگرچہ ایک آن ہی کو جائے)۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا يَمُوْتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا ثَلٰثَةً لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کی چند عورتوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے تین بچے مرجائیں اور وہ صبر و شکر کے ساتھ ثواب کی طالب ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ یہ سنکر ان عورتوں میں سے ایک نے عرض کیا اگر دو بچے مرجائیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اور دو کے لئے بھی یہی بشارت ہے (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں"۔

عزیز و محبوب کی موت پر صبر کی جزا جنت ہے

۱۶۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللهُ مَا لِعَبْدِيْ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں کسی مومن بندے کی پیاری روح کو قبض کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا اور ثواب کا طالب ہوتا ہے تو اس کے لئے میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں ہوتی۔ (بخاری)

فصل دوم

نوحہ کرنے اور سننے پر آنحضرتؐ کی لعنت

۱۶۴۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ لعنت فرمائی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی عورت پر۔ (ابوداؤد)

مومن مصیبت وراحت ہر مرحلہ پر صابر و شاکر رہتا ہے

۱۶۴۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَہٗ خَیْرٌ حَمِدَ اللّٰہَ وَشَکَرَ وَاِنْ اَصَابَتْہُ مُصِیْبَۃٌ حَمِدَ اللّٰہَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ یُؤْجَرُ فِیْ کُلِّ اَمْرِہٖ حَتّٰی فِی اللُّقْمَۃِ یَرْفَعُھَا اِلٰی فِیْ امْرَاَتِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن بندہ کا عجب حال ہے اگر اس کو بھلائی ملتی ہے تو خدا کی حمد کرتا اور شکر بجالاتا ہے اور مصیبت پیش آتی ہے تب بھی حمد و شکر کرتا ہے اور صابر رہتا ہے۔ پس مومن کو دونوں حالتوں میں ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ جو لقمہ اٹھا کر وہ بیوی کے منہ میں دیتا ہے اس پر بھی ثواب ملتا ہے۔ (بیہقی)

مومن کی موت پر زمین و آسمان روتے ہیں

۱۶۴۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَہٗ بَابَانِ بَابٌ یَصْعَدُ مِنْہُ عَمَلُہٗ وَبَابٌ یَنْزِلُ مِنْہُ رِزْقُہٗ فَاِذَا مَاتَ بَکَیَا عَلَیْہِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَمَا بَکَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مومن کے دو دروازے ہوتے ہیں ایک دروازے سے مومن کے اعمال جاتے ہیں اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ پس جب مومن مرجاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں اور یہی معنی ہیں اللہ کے اس قول کے فَمَا بَکَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ (یعنی کافروں پر آسمان و زمین نہیں روئے)۔ (ترمذی)

مرجانے والی چھوٹی اولاد ذخیرۂ آخرت ہوتی ہے

۱۶۴۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ بِھِمَا الْجَنَّۃَ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِکَ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ یَا مُوَفَّقَۃُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ لَہٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِکَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جس شخص کے دو نابالغ بچے مرگئے ہوں، اللہ ان کے سبب سے ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ عائشہ رضؓ نے پوچھا اور آپ کے امتیوں میں سے جس کا ایک ہی بچہ مرا ہو۔ آپؐ نے فرمایا اے توفیق دی گئی بھلائیوں کی! جس کا ایک بچہ مرا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ حضرت عائشہ نے پھر پوچھا۔ اور آپ کی امت میں سے جس شخص کا ایک بچہ بھی نہ مرا ہو (اس کا کیا حکم ہے؟) آپؐ نے فرمایا میں اپنی امت کا میر منزل ہوں۔ جو مصیبتیں مجھ کو پہنچائی گئی ہیں اس کو نہیں پہنچائی گئیں۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

اولاد کے انتقال پر صبر و شکر کا اجر

۱۶۴۴ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰٓئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

کہ جب کسی مومن بندہ کا بیٹا مرتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی رُوح قبض کرلی؟ وہ کہتے ہیں ہاں۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے میوہ کو توڑ لیا۔ وہ کہتے ہیں ہاں۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے۔ میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اُس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔ (ترمذی۔ احمد)

مصیبت زدہ کو تسلی دینے والے کا ثواب

۱۶۳۵ / ۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيْ وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوْفًا)۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی تو اس کو اُس کے برابر اجر ملے گا۔ (ترمذی وابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور یہ علی بن عاصم سے مرفوعاً مروی ہے اور بعض نے محمد بن سوقہ سے اسی سلسلۂ سند سے اس کو موقوفاً روایت کیا ہے۔

۱۶۳۶ / ۱۷ وَعَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوبرزہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس عورت کو تسلی دے جس کا بیٹا مر گیا ہو، جنت میں اس کو بہترین لباس پہنایا جائے گا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

میت والوں کے گھر کھانا بھیجنا مستحب ہے

۱۶۳۷ / ۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت جعفرؓ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر کے گھر کے لوگوں کے لئے کھانا تیار کرو اس لئے کہ ان کو وہ مصیبت پہنچی ہے جو اُن کو کھانا پکانے سے باز رکھے گی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

میت کو نوحہ اور اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے

۱۶۳۸ / ۱۹ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهٗ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے اس نوحہ کے سبب اس پر قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا۔ (بخاری ومسلم)

۱۶۳۹ / ۲۰ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُوْلُ يَغْفِرُ اللّٰهُ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن کہتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے جب اس کا ذکر کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میت پر زندہ آدمیوں کے رونے کے سبب عذاب کیا جائے گا تو انھوں نے فرمایا خدا ابن عمرؓ کو

لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَأَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نکتے وہ جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن وہ بھول گیا یا بیان کرنے میں غلطی ہوگئی واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کی قبر کے پاس سے گزرے جس پر رویا جارہا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس پر عذاب کیا جارہا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۵/۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَّكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ فَلَمَّا اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَااَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ اَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ لَا وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّ اِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رض کہتے ہیں کہ مکہ میں حضرت عثمان بن عفان رض کی بیٹی مرگئی۔ ہم اس کے جنازہ اور دفن میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے ابن عمر اور ابن عباس رض بھی شریک ہوئے۔ان دونوں حضرات کے درمیان میں بیٹھا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رض نے عمرو بن عثمان رض سے جو اُن کے سامنے بیٹھے تھے کہا۔ تم اپنے عزیزوں کو رونے سے کیوں منع نہیں کرتے اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔ (یہ سنکر) ابن عباس رض نے کہا حضرت عمر رض اس میں سے کچھ کہتے تھے (یعنی عام طور پر رونے کو منع نہ کرتے تھے بلکہ چلّا چلّا کر رونے کو) اس کے بعد ابن عباس رض نے یہ واقعہ بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ حضرت عمر رض کے ساتھ مکہ سے واپس ہوا جب ہم مقام بیداء میں پہنچے تو حضرت عمر رض کو ایک قافلہ لا جو کیکر کے ایک درخت کے نیچے ٹھہرا ہوا تھا۔ حضرت عمر رض نے مجھ سے فرمایا دیکھو اس قافلہ میں کون لوگ ہیں میں نے جا کر دیکھا تو اس میں صہیب رض تھے حضرت عمر رض کو اس سے آگاہ کیا۔ آپ نے فرمایا اُن کو بلالاؤ۔ میں نے ان سے جاکر کہا چلو اور امیر المومنین حضرت عمر رض سے ملاقات کرو۔ اس کے بعد جب حضرت عمر رض کو زخمی کیا گیا (لعد میں) تو حضرت صہیب رض روتے اور یہ کہتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آہ میرے بھائی آہ میرے آقا! عمر رض نے یہ سنکر فرمایا۔ صہیب رض کیا مجھ پر روتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ میت کو عذاب دیا جاتا ہے اس کے بعض عزیزوں کے رونے کے سبب۔ ابن عباس رض نے اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ حضرت عمر رض کی وفات کے بعد میں نے اس واقعہ کا ذکر حضرت عائشہ رض سے کیا تو انھوں نے کہا خدا عمر رض پر رحم کرے خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث یہ نہیں ہے کہ میت کو اس کے عزیزوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کافر کی میت پر اس کے رونے کے سبب عذاب زیادہ کر دیا جاتا ہے اس کے بعد حضرت عائشہ رض نے فرمایا (اور اس کے ثبوت میں) تمہارے لئے قرآن مجید کا یہ حکم کافی ہے کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (یعنی کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھاتا) ابن عباس رض نے کہا کہ اسی کے قریب قریب اس آیت کا مفہوم ہے وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى (یعنی

اللہ ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ یہ پورا واقعہ سُنکر حضرت ابن عمرؓ نے کچھ نہ کہا اور خاموش رہے۔ (بخاری ومسلم)

میت پر رونے کی ممانعت

۱۶۵۱/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب ابن حارثہؓ جعفرؓ اور ابن رواحہؓ کی شہادت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی (یہ سب حضرات کرامؓ سریہ موتہ میں شہید ہوئے تھے) تو آپ مسجد میں بیٹھ گئے اور آپکے چہرہ مبارک پر غم والم کے آثار نمایاں ہوگئے اور میں دروازہ کے سوراخوں سے گھر کے اندر جھانکتی ہوئی آپ کی حالت دیکھ رہی تھی ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ حضرت جعفرؓ کے گھر کی عورتیں ایسا اور ایسا کررہی ہیں (یعنی ان کے رونے کا ذکر کیا) آپنے اس کو حکم دیا کہ ان کو رونے سے منع کردے۔ وہ شخص چلاگیا اور پھر دوبارہ حاضر ہوکر کہا۔ وہ باز نہیں آتیں آپنے فرمایا اُن کو منع کرو۔ وہ چلاگیا اور پھر واپس آکر کہا۔ قسم ہے خدا کی یا رسول اللہؐ وہ ہم پر غالب آگئیں (یعنی انھوں نے ہماری ممانعت کی پرواہ نہ کی) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرا خیال ہے اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ ان کے مُنہ میں خاک ڈال دے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اس شخص کے بارے میں کہا خدا تیری ناک کو خاک آلودہ کرے۔ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے اس پر تونے کیوں عمل نہیں کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں رنج پہنچایا۔ (بخاری ومسلم)

۱۶۵۲/۲۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ جب ابوسلمہ (یعنی ان کے شوہر) کا انتقال ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا۔ ابوسلمہؓ دورانِ سفر اور وطن سے باہر مرے ہیں میں ان پر نوحہ کروں گی اور ایسا شیون کروں گی کہ لوگوں میں میرے شور و بُکا کا تذکرہ ہوگا۔ چنانچہ میں اس میں ہمہ تن مصروف ہوگئی کہ ایک عورت گھر میں داخل ہوئی جو غالباً میرے رنج وغم میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتی تھی۔ یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کے سامنے آگئے اور کہا تیرا ارادہ یہ ہے کہ تو اس گھر میں شیطان کو داخل کرے؟ حالانکہ دو مرتبہ خدا نے اس کو اس کے گھر سے نکال دیا ہے۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ آپکے الفاظ نے مجھ کو رونے سے روک دیا اور میں پھر نہ روئی۔ (مسلم)

بین کرنے کی ممانعت

۱۶۵۳/۲۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِينَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن رواحہؓ پر بیہوشی طاری ہوگئی تو ان کی بہن عمرہ نے رونا اور یہ کہنا شروع کیا۔ ہائے پہاڑ افسوس اور اے ایسے اور ہائے ایسے (یعنی حضرت عبداللہؓ کی خوبیاں بیان کرنے لگیں) اسکے بعد جب اُن کو ہوش آگیا تو انھوں نے اپنی بہن سے کہا، تونے جو کچھ کہا، مجھ سے بہ طور تعریض ایسا ہی کہا گیا۔ اور ایک روایت میں

یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب عبداللہ بن رواحہ رضؓ کا انتقال ہوا تو اُن کی بہن اُن پر نہ روئیں ۔ (بخاری)

۱۲۵۴/۲۵ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ بَاکِیْھِمْ فَیَقُوْلُ وَا جَبَلَاہُ وَا سَیِّدَاہُ وَنَحْوَ ذٰلِکَ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکَیْنِ یَلْھَزَانِہٖ وَیَقُوْلَانِ اَھٰکَذَا کُنْتَ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ)

حضرت ابوموسٰی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی شخص مرتا ہے اور اس کے عزیزوں میں سے کوئی رونے والا یہ کہہ کر روتا ہے کہ ہائے پہاڑ اے سردار اور اسی کے مانند تو خداوند تعالیٰ دو فرشتوں کو میت پر مامور کرتا ہے کہ وہ گلے مارتے اور یہ کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

نوحہ اور چلائے بغیر رونا ممنوع نہیں ہے

۱۲۵۵/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَاتَ مَیِّتٌ مِّنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ یَبْکِیْنَ عَلَیْہِ فَقَامَ عُمَرُ یَنْھَاھُنَّ وَیَطْرُدُھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْھُنَّ یَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَیْنَ دَامِعَۃٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَھْدَ قَرِیْبٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ایک شخص مرگیا (یعنی آپ کی بیٹی حضرت زینبؓ) تو عورتیں جمع ہوئیں اور رونے لگیں۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور رونے سے ان کو منع کیا اور جھڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ عمر ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور مرنے کا وقت قریب ہے۔ (احمد۔ نسائی)

۱۲۵۶/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَکَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ یَضْرِبُھُنَّ بِسَوْطِہٖ فَاَخَّرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ مَھْلًا یَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ اِیَّاکُنَّ وَنَعِیْقَ الشَّیْطٰنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّہٗ مَھْمَا کَانَ مِنَ الْعَیْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَۃِ وَمَا کَانَ مِنَ الْیَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّیْطٰنِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا تو عورتیں رونے لگیں۔ حضرت عمرؓ نے ان رونے والی عورتوں کو اپنے چابک سے مارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور فرمایا عمر نرمی اختیار کرو۔ اس کے بعد آپ نے عورتوں کو مخاطب کرکے فرمایا۔ دور رکھو اپنے آپ کو شیطان کی آواز سے (یعنی چلا چلا کر رونے سے) پھر آپ نے فرمایا جو کچھ کہ ہو آنکھ سے (یعنی آنسو) اور جو کچھ کہ ہو دل سے (یعنی غم) یہ خدا کی طرف سے ہے اور رحمت کا سبب ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہو (یعنی سر پیٹنا، کپڑے پھاڑنا، بال کھسوٹنا اور چلانا نوحہ کرنا، بین کرکے رونا یہ سب) شیطان کی جانب سے ہے۔ (احمد)

ایک خاص واقعہ

۱۲۵۷/۲۸ وَعَنِ الْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُہُ الْقُبَّۃَ عَلٰی قَبْرِہٖ سَنَۃً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا یَقُوْلُ اَلَا ھَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَہٗ اٰخَرُ بَلْ یَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا

بخاری اس روایت کو معلق یعنی بلا سند بیان کرتے اور کہتے ہیں کہ جب حسن بن علی رضؓ کا انتقال ہوا تو ان کی بیوی نے ان کی قبر پر سال بھر تک خیمہ کھڑا رکھا اور پھر اکھاڑ لیا پھر ندائے غیبی کو سنا جو کچھ گم کیا تھا کیا خیمہ کھڑا کرکے اس کو پا لیا۔ دوسری آواز آئی کہ نا امید ہوئی اور خیمہ اکھاڑ لیا۔

زمانہ جاہلیت کی ایک رسم اور اس پر آنحضرتؐ کی تنبیہ

۱۲۵۸/۲۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ وَاَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃٍ

حضرت عمران بن حصینؓ اور ابوبرزہؓ کہتے ہیں کہ ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے اور چند

فَرَاٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِىْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِالْفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِىْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

آدمیوں کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی چادروں کو پھینک دیا تھا کرتے پہنے ہوئے جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا کیا جاہلیت کے فعل پر عمل کرتے ہو یا جاہلیت کے کاموں کی مشابہت کرتے ہو۔ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ تمہارے لئے بد دُعا کروں کہ تم گھروں کو واپس ہو تو دوسری شکلوں میں واپس ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ سن کر لوگوں نے اپنی چادریں اوڑھ لیں اور پھر کبھی ایسا نہیں کیا۔ (ابن ماجہ)

کسی خلاف شرع چیز کی موجودگی میں جنازہ کے ساتھ جانے کی ممانعت

۱۶۵۹/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس جنازہ کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

فوت شدہ چھوٹے بچے اپنے والدین کو جنت میں لے جائیں گے

۱۶۶۰/۳۱ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِّىْ فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ شَيْئًا يُطَيِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَلْقٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَيَاْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهٗ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ اس کا (کمسن) بیٹا مرگیا ہے کیا تم اپنے دوست (یعنی رسول اللہ ﷺ) سے ان پر خدا کی رحمت اور سلام ہو، کوئی ایسی بات ہمارے کمسن نفوس کے بارے میں سنی ہے جو ہمارے دلوں کو خوش کرنے والی ہو؟ ابو ہریرہ رضؓ نے کہا، ہاں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ مسلمانوں کے چھوٹے بچے جنت میں ایسے ہوں گے جیسے دریا کے جانور۔ اُن میں سے جب کوئی اپنے باپ سے ملے گا تو اس کے کپڑے کا گوشہ پکڑلے گا اور اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کرلے۔ (مسلم۔ احمد)

بچوں کے مرنے کا اجر

۱۶۶۱/۳۲ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِىْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِىْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ

حضرت ابو سعید رضؓ کہتے کہ ایک عورت نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! مردوں نے آپ کی حدیثوں سے فائدہ اٹھایا آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہم کو وہ باتیں سکھائیں جو خدا نے آپ کو سکھائی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، اچھا تم فلاں دن فلاں وقت اور فلاں جگہ حاضر ہو۔ چنانچہ وقت مقررہ پر عورتیں جمع ہوگئیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر ان کو وہ باتیں سکھائیں جو خدا نے ان کو تعلیم فرمائی تھیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا تم میں سے جس نے اپنے آگے اپنے تین بچوں کو بھیج دیا ہو (یعنی اُس کے تین بچے لڑکے یا لڑکیاں مرگئے ہوں) تو وہ اس کے لئے آگ سے

اللّٰهِ اَوِ اثْنَتَيْنِ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ۔ (رواہ البخاری)

پردہ ہوں گے (یعنی اپنے ماں باپ کو دوزخ میں نہ جانے دیں گے) ان میں سے ایک عورت نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگر دو بچے بھیجے ہوں۔ دو مرتبہ اس نے یہ الفاظ کہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو، دو دو کا بھی یہی ثواب ہوگا۔ (بخاری)

۱۶۶۲/۳۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلٰثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ (رواہ احمد)

وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ۔

حضرت معاذ بن جبل رض کہتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن دو مسلمانوں کے (یعنی دو مسلمان میاں بیوی کے) تین بچے فوت ہوجائیں تو اللہ تعالےٰ ان کو بہشت میں داخل کرے گا (یعنی خدا تعالےٰ اپنے فضل و رحمت سے دونوں میاں بیوی کو جنت میں داخل کرے گا) صحابہ رض نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگر دو بچے فوت ہوجائیں؟ تو آپ نے فرمایا دو کا بھی یہی ثواب ہے۔ صحابہ رض نے پھر پوچھا۔ یا رسول اللہ! اور ایک کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا ایک کا بھی یہی حکم ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ بھی جو ساقط ہوجائے اپنی ماں کو آنول کے ذریعہ بہشت کی طرف کھینچے گا جب کہ اس کی ماں نے صبر کیا ہو اور ثواب کی طالب ہوئی ہو۔ (احمد) اور ابن ماجہ نے قول "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ" سے روایت کیا۔

۱۶۶۳/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا (رواہ الترمذی وابن ماجۃ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا ہو تو وہ بچے اس کے لئے دوزخ کی آگ سے مضبوط پناہ ہوں گے۔ ابوذر رض نے پوچھا۔ میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں۔ آپ نے فرمایا دو کا بھی یہی حکم ہے۔ اُبی بن کعب رض نے جو قاریوں کے سردار ہیں، کہا میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک کا بھی یہی حکم ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

۱۶۶۴/۳۵ وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ابْنٌ لَّهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهٗ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً

حضرت قرّہ مزنی رض کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا۔ ایک روز نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ تم کو اپنے بیٹے سے بہت محبت ہے (کہ ہر وقت اس کو اپنے ساتھ رکھتے ہو) اس نے عرض کیا "یا رسول اللہ! اللہ تعالےٰ آپ سے ایسی ہی محبت کرے جیسی کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں"۔ پھر ایک مرتبہ وہ شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا نہ تھا۔ رسول اللہ نے صحابہ رض سے پوچھا کہ فلاں شخص کا لڑکا کہاں ہے؟ صحابہ رض نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ فوت ہوگیا۔ آپ نے اس کے باپ سے فرمایا۔ کیا تو اس کو پسند کرتا ہے کہ تو جنت کے جس دروازے

اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

پر جائے وہاں اپنے بیٹے کو اپنا منتظر پائے (یعنی یہ کہ تیرا بیٹا تجھ کو جنت میں لے جائے) ایک اور شخص نے یہ سنکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ بشارت اسی شخص کے لئے مخصوص ہے یا ہم سب کے لئے؟ آپ نے فرمایا تم سب کے لئے۔ (احمد)

نا تمام بچہ بھی اپنے والدین کو جنت میں لے جائے گا

۱۶۶۵/۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچا بچہ جھگڑا کرے گا اپنے پروردگار سے جب کہ خدا تم اس کے ماں باپ کو دوزخ میں داخل کرنے کا ارادہ کرے گا۔ پس کہا جائے گا اُس سے اَے جھگڑا کرنے والے کچے بچے! لے جا تو اپنے ماں باپ کو جنت میں۔ پس کھینچے گا وہ بچہ اپنے ماں اور باپ کو آنول نال سے اور لے جائے گا ان کو جنت میں۔ (ابن ماجہ)

مصیبت و حادثہ پر صبر کا اجر جنت ہے

۱۶۶۶/۳۷ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِبْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو امامہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتا ہے۔ اَے آدم کے بیٹے اگر تو پہلے ہی صدمہ میں صبر کرے اور خدا سے ثواب کا طالب ہو تو میں تیرے لئے جنت سے کم کے ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔ (ابن ماجہ)

استرجاع کی فضیلت

۱۶۶۷/۳۸ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَةٍ يُّصَابُ بِمُصِيْبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَاِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اِسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ مِثْلَ اَجْرِهَا يَوْمَ اُصِيْبَ بِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حُسین ابن علی رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان مرد اور عورت کو کوئی مصیبت پہنچے اور پھر یاد کرے وہ اس مصیبت کو خواہ کتنا ہی زمانہ گزر جائے اور جب وہ یاد آئے تو اُس وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو وہی ثواب عطا فرمائے گا جو ثواب اس مصیبت کے دن عطا کیا تھا جس روز کہ وہ نازل ہوئی تھی۔ (احمد۔ بیہقی)

۱۶۶۸/۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمَصَائِبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کسی کے جوتہ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے

نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر اُمت مرحومہ کا وصفِ عظیم

۱۶۶۹/۴۰ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ يَا عِيْسٰى اِنِّيْ بَاعِثٌ مِّنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ

حضرت اُمّ دَرداء رض کہتی ہیں کہ میں نے ابو درداء رض کو یہ کہتے سنا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ خدا وند تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ع سے فرمایا۔ اَے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایک ایسی قوم پیدا کروں گا کہ جب اس کو کوئی ایسی چیز پہنچے گی جس کو وہ پسند کرتی ہوگی

احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ أُعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

تو وہ خدا کا شکر ادا کرے گی اور جب کوئی ایسی چیز پہنچے گی جس کو وہ بُرا جانتی ہوگی تو صبر کرے گی اور ثواب کی طالب ہوگی۔ حضرت عیسٰیؑ نے عرض کیا اے خدا بغیر علم و عقل کے یہ کیسے ممکن ہے؟ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا میں اس کو اپنی بُردباری اور اپنی عقل عطا کروں گا۔ (بیہقی۔ شعب الایمان)

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ — قبروں کی زیارت کرنے کا بیان

فصل اوّل

زیارت قبور مستحب ہے

۱۷۶۲ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بُریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت کرنے سے۔ پس اب زیارت کرو تم ان کی اور میں نے منع کیا تھا تم کو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے پس اب رکھو تم قربانی کا گوشت جب تک تم رکھو۔ اور منع کیا تھا میں نے تم کو نبیذ سے مگر مشک کے اندر کی نبیذ سے منع نہیں کیا تھا۔ اب تم جس برتن میں چاہو پیو لیکن نشہ لانے والی چیز ہرگز نہ پیو۔ (مسلم)

آنحضرتؐ اپنی اولاد کی قبر پر!

۱۷۶۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهٖ فَبَكٰى وَأَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ وَاسْتَأْذَنْتُهٗ فِيْ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِيْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی۔ پس آپ روئے اور ان لوگوں کو بھی رُلایا جو آپ کے گرد تھے۔ پھر فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے اجازت چاہی تھی کہ میں اپنی ماں کی بخشش کی دُعا مانگوں لیکن مجھ کو اجازت نہیں ملی اور اجازت چاہی تھی میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اور اس کی مجھ کو اجازت مل گئی۔ پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو اس لئے کہ وہ موت کو یاد دلاتی ہے۔ (مسلم)

قبرستان پہنچ کر کیا کہا جائے؟

۱۷۶۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو سکھاتے تھے کہ وہ جب قبرستان جائیں تو یہ کہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ (یعنی اے گھر والو مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی اگر اللہ تعالٰی نے چاہا تم سے آکر

ملیں گے اور دعا کرتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کی۔) (مسلم)

فصل دوم

۱۶۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں چند قبروں کے پاس گزرے تو ان کی طرف منہ کرکے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ (یعنی اے قبروالو! تم پر سلامتی ہو۔ بخشے اللہ تعالےٰ ہم کو اور تم کو تم ہمارے پیش رَو ہو اور ہم پیچھے آنے والے ہیں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

فصل سوم

آنحضرتؐ آخر شب میں قبرستان تشریف لے جاتے تھے

۱۶۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جس رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں قیام فرماتے تو آخر شب میں اُٹھ کر مدینہ کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔ (یعنی سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین اور تمہارے پاس وہ چیز آئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کا (یعنی قیامت کے دن کا) اور تم کو ایک مدتِ معین تک مہلت دی گئی۔ اور ہم بھی اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ اے اللہ تعالےٰ بقیع غرقد[1] والوں کو بخش دے۔) (مسلم)

قبرستان پہنچ کر کیا کہا جائے؟

۱۶۴۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قبروں کی زیارت کے وقت میں کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہو اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔ (یعنی سلامتی ہو مومن اور مسلمان گھر والوں پر اور رحم کرے اللہ ہم سے پہلے جانے والوں پر اور پیچھے آنے والوں پر اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تم سے آکر ملنے والے ہیں۔ (مسلم)

ماں باپ کی قبروں پر جانے کا حکم اور اس کی فضیلت

۱۶۴۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا۔

حضرت محمد بن نعمان رضؓ اس حدیث کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرے یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ کے دن، تو بخشش کی جاتی ہے اس کے لئے اور لکھا جاتا ہے وہ نیکی کرنیوالا (اسے بیہقی نے شعب الایمان

---

[1] مدینہ کے باہر ایک جگہ کا نام بقیع ہے اس میں مدینہ والوں کی قبریں ہیں۔ پہلے اس میں درختِ غرقد بہت تھے اس لئے اس کو بقیع غرقد کہا۔ ۱۲

(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا) میں مُرسلًا روایت کیا ہے)

زیارت قبور کی اجازت اور اس کی علت

۱۶۷۷/۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ اس لئے کہ قبروں کی زیارت کرنا بیزار کرتا ہے دنیا سے[1] اور آخرت کو یاد دلاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

عورتوں کو قبروں پر جانے کی ممانعت

۱۶۷۸/۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰی بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّ ھٰذَا کَانَ قَبْلَ اَنْ یُّرَخِّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِیْ رُخْصَتِہِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّمَا کُرِہَ زِیَارَۃُ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّۃِ صَبْرِھِنَّ وَکَثْرَۃِ جَزْعِھِنَّ تَمَّ کَلَامُہٗ۔)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ لعنت کی یہ حدیث اجازت سے پہلے کی ہے۔ پھر جب آپؐ نے زیارتِ قبور کی اجازت دیدی تو اس میں مرد اور عورت دونوں شامل ہوگئے۔ مگر بعض علماء کی رائے ہے کہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کروہ (تحریمی) ہے اس لئے کہ ان میں صبر کا مادہ کم ہوتا ہے اور جزع فزع زیادہ کرتی ہیں، یعنی رونا دھونا)

میت کا وہی لحاظ ہونا چاہیے جو اس کی زندگی میں ہوتا تھا۔

۱۶۷۹/۱۰ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَدْخُلُ بَیْتِیَ الَّذِیْ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ وَاضِعٌ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا ھُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَھُمْ فَوَاللّٰہِ مَا دَخَلْتُہٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَۃٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ رضؓ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں اس حجرے میں جایا کرتی تھی جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں اور میں اپنے کپڑے (یعنی چادر وغیرہ) کو اتار کر رکھ دیتی اور دل میں کہتی کہ یہ میرے شوہر دفن ہیں (یعنی آں حضرتؐ) اور یہ میرے باپ حضرت ابوبکر ہیں ان سے شرم وحجاب کیا) پھر جب حضرت عمر رضؓ کو اس حجرے میں دفن کیا گیا تو قسم ہے خدا کی میں کبھی حجرے میں داخل نہیں ہوئی مگر اس حال میں کہ اپنے جسم پر کپڑے لپیٹے ہوئے ہوتی حضرت عمر رضؓ سے حیا کے سبب۔ (احمد)

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ زکوٰۃ کا بیان

فصل اول

زکوٰۃ کے بارے میں آنحضرتؐ کے احکام

۱۶۸۰/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضؓ

[1] یعنی جب انجام کار یہ ہے تو اس میں دل لگانا بے کار ہے۔

وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا تو فرمایا کہ تو ایک ایسی قوم میں جا رہا ہے جو اہلِ کتاب ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) پس تو ان کو (دعوتِ اسلام دے اور) اس امر کی شہادت کی طرف بلا کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ اگر وہ اس کو مان لیں (یعنی اسلام قبول کر لیں) تو ان کو بتلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں رات اور دن میں، اگر وہ اس کو بھی قبول کر لیں تو پھر ان کو بتلا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی جو دولتمندوں سے لی جائیگی اور غرباء پر تقسیم کی جائے گی۔ لہٰذا اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو پھر ان کا بہترین مال (زکوٰۃ میں) نہ لے (بلکہ اوسط درجہ کا مال لے) اور (زکوٰۃ وصول کرنے میں) مظلوم کی دعا سے اپنے آپ کو بچا اس لئے کہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

مانعین زکوٰۃ پر عذاب کی تفصیل

۱۶۸۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْإِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ ـــ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے یا چاندی کا مالک ہو (یعنی نصابِ شرعی سے زیادہ کا مالک) اور وہ اس کے حق (زکوٰۃ) کو ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لئے اس کے سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی جن کو آگ میں تپایا جائیگا اور ان تختیوں سے اس کے پہلوؤں اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائے اور جب وہ ٹھنڈی ہو جائیں گی تو پھر دوزخ کی آگ میں گرم کیا اور تپایا جائیگا اور پھر داغ دیا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا اور یہ دن جس روز یہ سلسلہ کیا جائے گا اتنا بڑا ہوگا جس کی مقدار دنیا کے پچاس ہزار سالوں کے برابر ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا حساب و کتاب ختم ہو جائے گا اور جنت میں جانے والوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سن کر آپؐ سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہؐ (یہ حکم تو زرِ نقد کا ہے) اونٹوں کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا اونٹوں والا بھی اگر اونٹوں کے حق (زکوٰۃ) کو ادا نہ کرے۔ اور اونٹوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جس روز ان کو پانی پلایا جائے ان کا دودھ دوہا جائے اور مسکینوں کو پلایا جائے تو قیامت کے دن اونٹوں کے مالک کو منہ کے بل اوندھا اونٹوں کے سامنے ایک ہموار میدان میں ڈالا جائیگا اور اس کے سارے اونٹ مع بچوں کے وہاں موجود ہوں گے یعنی تعداد میں پورے ہوں گے اور اونٹوں کا مالک ان میں سے ایک کو بھی کم نہ پائے گا۔ یہاں تک کہ ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا اور یہ اونٹ اور بچے جو خوب فربہ ہوں گے اپنے پاؤں سے اپنے مالک کو روندیں گے اور کچلیں گے اور اپنے دانتوں سے

وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَدْعَاءُ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَفَخْرًا وَنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَأَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنٰتٌ وَكُتِبَ لَهٗ عَدَدُ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنٰتٌ وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنٰتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ أَنْ يَّسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنٰتٍ۔

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

کاٹیں گے اور جب ان اونٹوں کی ایک قطار روند کر چل کر اور کاٹ کر چلی جائے گی تو دوسری قطار آئے گی اور روندے، کچلے اور کاٹے گی اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا اور جس دن یہ ہوگا اس دن کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا اور وہ جنت یا دوزخ کی جانب اپنی اپنی راہ اختیار کرلیں گے۔ حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر پوچھا گیا کہ یا رسول اللہؐ! گایوں اور بکریوں کے مالک کا کیا حال ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا گایوں اور بکریوں کے مالک کو جو ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں منہ کے بل ڈالا جائیگا اور اس کی گایوں اور بکریوں میں کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ ان کے سینگ نہ مڑے ہوں گے نہ ٹوٹے ہوں گے اور نہ وہ منڈی (یعنی بلا سینگ) ہوں گی۔ یعنی سب کے سروں پر سینگ ہوں گے، اور سالم ہوں گے۔ یہ گائیں اور بکریاں اپنے سینگوں سے اپنے مالک کو ماریں گی۔ اپنے کھروں سے کچلیں اور روندیں گی اور جب ایک قطار اپنا کام کرکے چلی جائے گی تو دوسری قطار آکر اپنا کام کرے گی اور برابر اسی طرح ہوتا رہے گا اور جس دن یہ ہوگا اس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کیا جائیگا اور وہ اپنا اپنا راستہ جنت یا دوزخ کی طرف اختیار کرلیں گے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس بیان کو سن کر پوچھا گیا۔ یا رسول اللہؐ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو آدمی کے لئے گناہ کا سبب ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے پردہ ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے ثواب کا سبب ہوتے ہیں۔ پس وہ گھوڑے جو گناہ کا سبب ہوتے ہیں، اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے اظہار فخر وغرور اور ریا کے لئے باندھا یا مسلمانوں سے دشمنی کے لئے اور وہ گھوڑے جو آدمی کے لئے پردہ ہیں اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے خدا کی راہ میں کام لینے کے لئے باندھا ہے اور ان کی پشت اور گردنوں میں وہ خدا کے حق کو فراموش نہیں کرتا۔ یہ گھوڑے اس شخص کے لئے پردہ ہوں گے اور وہ گھوڑے جو ثواب کا سبب ہوتے ہیں، اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے مسلمانوں کے لئے خدا کی راہ میں لڑنے کو باندھا اور چراگاہوں اور سبزہ زار میں رکھا۔ اس چراگاہ اور سبزہ زار میں سے جس قدر وہ گھوڑے کھاتے ہیں اس کے حساب میں سبزہ کی مقدار کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان کی لید اور پیشاب بھی نیکیوں میں شمار ہوتا ہے اور جو گھوڑا رسی توڑ کر ایک یا دو میدان میں دوڑتا ہے۔ خداوند تعالےٰ اس کو قدموں کے

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ) نشانات اور لید کو بھی نیکیوں میں لکھتا ہے اور ان کا مالک جب ان کو نہر پر لے جاتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں، اگرچہ مالک کا ارادہ ان کو پانی پلانے کا نہ ہو۔ تو پانی کی مقدار کے موافق اس کے حساب میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ یہ ارشاد سن کر صحابہ رضی نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا مجھ پر گدھوں کا حکم نازل نہیں کیا گیا مگر صرف یہ ایک جامع آیت فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَہٗ (یعنی جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کا عمل کرے وہ دیکھے گا اس کو۔ اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر برائی کا عمل کرے گا وہ دیکھے گا اس کو۔ (مسلم)

۱۶۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ - الْاٰيَةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور (اس نے) اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس کے مال کا قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنایا جائیگا جس کی آنکھوں میں دو سیاہ شعلے ہوں گے اور سانپ کو طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ پھر یہ سانپ اس شخص کی دونوں باچھیں پکڑلے گا اور کہے گا۔ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں (اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الخ (یعنی جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ یہ گمان نہ کریں تا آخر آیت) (بخاری)

۱۶۸۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَّجُلٍ تَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو لائی جائیں گی یہ چیزیں قیامت کے دن بہت بڑی اور فربہ شکل میں اور اس کو اپنے پاؤں سے کچلیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی اور ان کی جماعتیں یکے بعد دیگرے اسی طرح کرتی رہیں گی یہاں تک کہ لوگوں کے حساب کتاب کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

زکوٰۃ وصول کرنے والے کو خوش خوش واپس کرو

۱۶۸۴ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا آئے تو تم کو چاہیئے کہ وہ تمہارے پاس سے اس حال میں واپس جائے کہ وہ تم سے راضی ہو۔ (مسلم)

زکوٰۃ لانے والے کے لئے آنحضرت صلعم کی دعائے رحمت

۱۶۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) - وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی قوم زکوٰۃ لے کر آتی تو آپ فرماتے اے اللہ رحمت نازل فرما فلاں شخص پر۔ ایک روز میرا باپ زکوٰۃ لے کر آیا تو آپ نے فرمایا اے اللہ ابو اوفیٰ پر رحمت بھیج (بخاری و مسلم)۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی شخص زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ فرماتے اے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت بھیج۔

١٦٨٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا۔ پس آپ کو کسی نے خبر دی کہ ابن جمیلؓ اور خالد بن ولیدؓ اور عباسؓ نے زکوٰۃ نہیں دی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیلؓ نے زکوٰۃ دینے سے اس لئے انکار کیا ہو کہ (ایک زمانہ میں) وہ مفلس وفقیر تھا اور اب اللہ اور اللہ کے رسول نے اس کو دولتمند بنا دیا ہو اور خالد بن ولیدؓ پس تم لوگ اس پر ظلم کر رہے ہو (کہ اس سے زکوٰۃ طلب کرتے ہو) اس لئے کہ اس نے زرہیں اور جنگ کا تمام سامان جہاد کے لئے وقف کر رکھا ہے اور عباسؓ تو ان کی زکوٰۃ مجھ پر واجب ہے اور مثل اس کے اور بھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اے عمرؓ کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند ہوتا ہے (بخاری ومسلم)

زکوٰۃ وصول کرنے والا کسی سے ہدیہ و تحفہ قبول نہ کرے

١٦٨٧ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهٗ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَّهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرًا لَّهٗ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِيْ قَوْلِهٖ هَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اُمِّهٖ اَوْ اَبِيْهِ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ كُلَّ اَمْرٍ يُّتَذَرَّعُ بِهٖ اِلَى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَّكُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهٗ عِنْدَ

حضرت ابوحمید ساعدی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جس کا نام ابن اللتبیہ تھا زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا اس نے مدینہ واپس آکر مسلمانوں سے کہا یہ مال تمہارا ہے یعنی یہ تو وصول کی ہوئی زکوٰۃ ہے اور یہ مال مجھ کو تحفہ کے طور پر دیا گیا ہے یہ واقعہ سن کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اوّل خدا کی حمد وثنا کی اور پھر فرمایا میں تم سے چند آدمیوں کو ان امور پر مامور کرکے بھیجتا ہوں کہ جن پر خدا نے مجھ کو مامور کرکے بھیجا ہے پس تم میں سے ایک شخص آتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ یہ تمہارا سامان ہے اور یہ ہدیہ ہے جو میرے پاس بھیجا گیا ہے۔ پس کیوں نہ بیٹھا وہ شخص اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر اور دیکھتا کہ اس کے پاس ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی چیز (استحقاق کے بغیر) لے گا وہ قیامت کے دن اس کی گردن پر بار کرکے لائی جائے گی۔ اگر وہ چیز اونٹ ہوگی تو اس کی آواز ہوگی، گائے ہوگی تو اس کی آواز ہوگی اور بکری ہوگی تو اس کی آواز ہوگی۔ یعنی یہ چیزیں اس کی گردن پر سوار ہوں گی اور بولتی ہوں گی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اس قدر اونچا کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور فرمایا۔ اے اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا اے اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟ (بخاری ومسلم)

خطابی نے کہا کہ آنحضرت ؐ کا قول کہ وہ کیوں نہ بیٹھا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر پھر دیکھتا کہ اس کے پاس ہدیہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں۔ اس بات پر

الْإِنْفِرَادِ كَحُكْمِهِ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ أَمْ لَا هٰكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

دلالت کرتا ہے کہ جس چیز کو امر حرام کا وسیلہ بنایا جائے تو وہ وسیلہ بھی حرام ہے اور ہر وہ عقد جو عقود میں داخل ہو تو دیکھا جائے گا کہ کیا اس کا حکم انفراد کے وقت بھی وہی ہے جو اجتماع کے وقت ہو یا نہیں۔ اسی طرح شرح السنۃ میں بیان کیا۔

زکوٰۃ وصول کرنے والا زکوٰۃ میں خیانت نہ کرے

۱۶۸۸/۹ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَأْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عدی بن عمیرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جس کسی کو کسی کام پر مامور کریں (یعنی عامل یا حاکم بنائیں) پھر وہ ہم سے سوئی کے برابر یا اس سے زیادہ کسی چیز کو چھپائے تو یہ چھپانا خیانت ہوئی اور قیامت کے دن وہ اس چیز کو لے کر آئے گا۔ (مسلم)

فصل دوم

زکوٰۃ نہ دینے والوں کو قرآن کی تنبیہ

۱۶۸۹/۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهٗ كَبُرَ عَلٰى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی: وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (یعنی وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں) تو مسلمانوں پر اس کا خاص اثر ہوا۔ (یعنی انھوں نے اس حکم کو گراں خیال کیا) حضرت عمر رضؓ نے لوگوں سے کہا۔ میں تمہارے اس فکر کو دُور کر دوں گا اور اس مشکل کو حل کر دوں گا۔ پس عمر رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا نبی اللہ! یہ آیت آپ کے صحابہؓ پر گراں ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لئے فرض کی ہے کہ وہ تمہارے باقی مال کو پاک کرے، اور میراث کو اس لئے فرض کیا ہے کہ جو لوگ تمہارے بعد رہ جائیں ان کو مال مل جائے۔ ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کا یہ بیان سُن کر عمر رضؓ نے جوشِ مسرت سے اللہ اکبر کہا۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ میں تم کو ایک ایسی بہترین چیز کا پتہ نہ دوں جس کو انسان جمع کر کے خوش ہو اور وہ چیز نیک بخت عورت ہے اس کو مرد دیکھے تو اس کا دل خوش ہو اور جب مرد اس کو کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ غائب ہو تو اس کے مال و اولاد کی حفاظت کرے۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش رکھو

۱۶۹۰/۱۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَإِذَا جَاءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَإِنْ عَدَلُوْا فَلِأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَأَرْضُوْهُمْ فَإِنَّ

حضرت جابر بن عتیک رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک چھوٹا سا قافلہ آئے گا (یعنی زکوٰۃ لینے کے لئے عامل آئیں گے) جو مبغوض ہوں گے (یعنی ان کو لوگ اپنا دشمن سمجھیں گے اس لئے کہ وہ مال لینے آئیں گے) پس جس وقت تمہارے پاس ان میں سے کوئی آئے تو تم اس کو مرحبا کہو اور اس کی خدمت میں زکوٰۃ کا مال حاضر

تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

کر دو اور کوئی چیز ان کے اور اپنے درمیان حائل نہ رکھو اگر وہ زکوٰۃ لینے میں انصاف سے کام لیں تو یہ ان کے لئے بہتر ہوگا اور اگر ظلم کریں تو اس کا وبال ان پر ہوگا۔ اور تم راضی کرو زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو اور پوری زکوٰۃ دے دینا ان کی رضامندی ہے۔ اور عامل کو چاہئے کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے۔ (ابوداؤد)

۱۶۹۱/۱۲ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَ فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت جریر بن عبداللہ رض کہتے ہیں کہ دیہاتی لوگوں کی ایک جماعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ زکوٰۃ لینے والے ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگوں کو راضی کرو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں۔ آپ نے فرمایا راضی کرو زکوٰۃ لینے والوں کو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے۔ (ابوداؤد)

کسی بھی صورت میں زکوٰۃ سے کچھ حصہ چھپانا یا روکنا جائز نہیں ہے

۱۶۹۲/۱۲ وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت بشیر بن خصاصیہ کہتے ہیں کہ ہم نے (رسول اللہ سے) عرض کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں (یعنی مقدار سے زیادہ وصول کرلیتے ہیں) کیا ایسی حالت میں ہم اپنے مال کو چھپا لیا کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ وصول کرنے والے کا اجر

۱۶۹۳/۱۴ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصاف اور حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے (اس کا یہ مرتبہ اس وقت تک رہتا ہے) جب تک کہ وہ اپنے گھر واپس نہ آجائے۔ (ابوداؤد)

زکوٰۃ لینے والوں کے لئے ایک ہدایت

۱۶۹۴/۱۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا مواشی کو کھینچ کر نہ منگائے اور زکوٰۃ دینے والا مواشی کو دُور نہ لے جائے بلکہ مواشی کی زکوٰۃ ان کے گھروں میں وصول کی جائے۔ (ابوداؤد)

مال مستفاد کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۶۹۵/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مال حاصل کرے، اس پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ایک سال نہ گزر جائے۔ (ترمذی)

سال پورا ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دینا جائز ہے

۱۶۹۶/۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ. (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ.)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ عباسؓ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جلد زکوٰۃ ادا کرنے کی بابت سوال کیا (یعنی سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینے کی بابت پوچھا) تو آپؐ نے اس کی اجازت دیدی۔ (ابو داؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

نابالغ کے مال کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۶۹۷/۱۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ. (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ إِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِأَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا خبردار جو شخص کسی یتیم کا سرپرست ہو اور اس یتیم کے پاس مال ہو (نصاب شرعی سے زیادہ مال) تو اس سرپرست کو چاہیے کہ وہ اس مال سے تجارت کرے اور بغیر تجارت کے اس کو نہ چھوڑے ورنہ زکوٰۃ اس کو کھا جائے گی۔ (ابو داؤد۔ ترمذی نے کہا اس کی اسناد میں گفتگو ہے، اس لئے کہ مثنی بن صباح ضعیف ہے)۔

فصل سوم

مانعین زکوٰۃ سے حضرت ابوبکرؓ کا جرأت مندانہ اقدام

۱۶۹۸/۱۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے خلیفہ ہوئے اور عربوں میں سے جن لوگوں کو کافر ہونا تھا وہ کافر ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ نے لڑنے کا ارادہ کیا تو عمر بن الخطابؓ نے ان سے کہا تم لوگوں سے کیوں کر لڑو گے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ، مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نہ کہیں۔ پس جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ لیا (یعنی اسلام قبول کر لیا) اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنے مال کو بچا لیا مگر اللہ تعالےٰ اور اسلام کا حق اس پر باقی رہا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں اس شخص سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے (جیسے نماز نفس کا حق ہے) خدا کی قسم اگر مجھ کو بکری کا بچہ دینے سے لوگ منع کریں گے جس کو رسول اللہؐ کے زمانے میں دیا کرتے تھے تو میں ان کے انکار کرنے پر لڑوں گا۔ عمرؓ نے کہا۔ قسم ہے اللہ کی بات کچھ نہ تھی مگر یہ کہ میں نے دیکھا کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکرؓ کے سینہ کو کھول دیا ہے لڑنے کے لئے۔ اس کے بعد مجھ کو معلوم ہوگیا کہ ابوبکرؓ کی رائے درست ہے۔ اور (بلاشبہ) وہ حق پر تھے۔ (بخاری ومسلم)

بغیر زکوٰۃ جمع کیا ہوا خزانہ قیامت کے روز وبالِ جان ہوگا۔

۱۶۹۹/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا خزانہ قیامت کے دن ایک گنجا سانپ بنے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو ڈھونڈتا پھرے گا یہاں تک کہ اس کو پالے گا اور اس کی انگلیوں کو لقمہ بنائے گا۔ (احمد)

۱۷۰۰/۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن اس کے مال کا سانپ بنا کر اللہ تعالےٰ اس کی گردن میں لٹکا دے گا۔ پھر آپ نے اس کے مطابق قرآن کی یہ آیت پڑھی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (الآیۃ) (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حلال مال میں حرام مال کو ملانا مال کو ضائع کر دینا ہے

۱۷۰۱/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَّرٰى تَعَلُّقَ الزَّكٰوةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ خَالَطَتْ تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَاْخُذُ الزَّكٰوةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَآءِ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس مال میں زکوٰۃ مخلوط ہو جاتی ہے (یعنی زکوٰۃ اُس میں سے نکالی نہیں جاتی بلکہ اسی میں مخلوط رہنے دی جاتی ہے) تو وہ مال ضائع ہو جاتا ہے۔ شافعی۔ بخاری اور حمیدی نے اس روایت میں یہ اور لکھا ہے کہ واجب ہو جاتی ہے تجھ پر زکوٰۃ اور تو اس کو نہیں نکالتا پس حرام حلال کو ضائع کر دیتا ہے)۔ اور یہ حدیث دلیل ہے ان لوگوں کے لئے جو زکوٰۃ کو عین کے ساتھ متعلق ہونے کے قائل ہیں اور اسی طرح منتقی میں ہے۔ اور بیہقی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے روایت کیا۔ جس کی اسناد حضرت عائشہ رضؓ تک پہنچی ہے اور احمد نے لفظ خالطت کی تفسیر یہ بیان کی کہ وہ شخص زکوٰۃ لیتا ہو حالانکہ وہ خود زکوٰۃ ادا کرنے کا اہل ہو یا غنی ہو، حالانکہ زکوٰۃ فقراء کے لئے ہے۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کا بیان

فصل اوّل

نصابِ زکوٰۃ

۱۷۰۲/۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابو سعید خدری رضؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق کھجوروں سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ راس سے کم اونٹ میں زکوٰۃ واجب نہیں۔[1] (بخاری و مسلم)

غلام اور گھوڑوں کی زکوٰۃ

۱۶۰۳/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِيْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مسلمان کے غلام میں زکوٰۃ واجب نہیں، مگر صدقۂ فطر واجب ہے۔ (بخاری و مسلم)

نصاب زکوٰۃ کی تفصیل

۱۶۰۴/۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتٰبَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِيْ اَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِيْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ۔ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضؓ نے ان کو بحرین کی طرف روانہ کیا تو یہ حکم نامہ لکھا۔ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ یہ بیان ہے اس زکوٰۃ کا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں پر فرض کیا ہو پس جب طلب کیا جائے زکوٰۃ کو اس طریقہ کے موافق تو دیدیجائے اور اگر اس سے زیادہ مانگا جائے تو نہ دیا جائے۔ جو بیس اونٹوں یا اس سے کم میں واجب ہے اس طرح کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری اور جب پورے پچیس اونٹ ہو جائیں تو برس روز کا اونٹ ایک مادہ بچہ پینتیس تک پینتیس سے اور پینتالیس تک دو برس کا مادہ بچہ اور چھیالیس سے ساٹھ تک تین برس کا مادہ بچہ اور اکسٹھ سے پچہتر تک وہ اونٹنی جو چار برس کی ہو کر پانچویں برس میں داخل ہو گئی ہو اور چھہتر سے نوّے تک دو مادہ بچے دو دو برس کے اور اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو اونٹنیاں تین تین برس کی اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس کی زیادتی پر دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس کی زیادتی پر تین تین برس کی اونٹنی اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں اُن میں زکوٰۃ واجب نہیں مگر مالک چاہے تو نفل کے طور پر دیدے اور جب پانچ ہو جائیں تو ایک بکری واجب ہے اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں چار برس کی اونٹنی جو سال میں لگ گئی ہو واجب ہوتی

[1] پانچ وسق تقریباً بیس من کھجوروں میں دسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اگر بیس من سے کم ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ پانچ اوقیہ تقریباً دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ۱۲ مترجم

أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ
وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ
فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ
خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ
الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ
وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ
مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ
شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَ
لَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ
يُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ ... عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَ
مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا
تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا
أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَ
لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي
مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ
صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ
لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ
دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ
مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ
يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي
سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ
شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ
فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ
إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ
عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ
سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً
فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ
فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ

ہے، یعنی اکسٹھ سے پچھتر تک اور اس کے پاس چار برس کی اونٹنی نہ ہو
تین برس کی ہو تو تین برس کی اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور میسر ہوں
تو دو بکریاں اس کے ساتھ اور دیدی جائیں یا بیس درہم دیدیئے جائیں
اور جس شخص کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں تین برس کی اونٹنی
واجب ہوتی ہو، یعنی چھیالیس سے ساٹھ اونٹ تک، اور اس کے پاس
تین برس کی اونٹنی نہ ہو بلکہ چار برس کی ہو تو چار برس کی اونٹنی اس سے
لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو دو بکریاں یا بیس درہم
واپس دیدے اور جس شخص کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں تین
برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہو اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی نہ
ہو دو برس کی ہو تو دو برس کی اونٹنی اس سے لے لی جائے اور زکوٰۃ
دینے والا دو بکریاں یا بیس درہم اس کو دیدے۔ اور جس کے پاس اتنے
اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اور
اس کے پاس دو برس کی اونٹنی نہ ہو تو تین برس کی اونٹنی لے لی جائے
اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے
اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی
واجب ہوتی ہے اور اس کے پاس دو برس کی اونٹنی نہ ہو برس
دن کی ہو تو برس دن ہی کی قبول کر لی جائے اور زکوٰۃ دینے والا
بیس درہم یا دو بکریاں اور دیدے اور جس کے پاس اس قدر
اونٹ ہوں کہ ان میں ایک برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اور اس کے
پاس دو برس کی اونٹنی ہو تو دو برس کی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول
کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے اور ایک برس کی اونٹنی
نہ ہو تو دو برس کی اونٹنی لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس
کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے۔ اور برس روز کی اونٹنی نہ ہو دو برس
کا اونٹ ہو تو وہی دے دیا جائے اور کچھ واپس نہ دیا جائے۔ اور
بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اگر بکریاں چرنے والی ہوں تو چالیس بکریوں سے
ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری واجب ہے اور ایک سو بیس سے دو
سو تک میں دو بکریاں اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں اور تین
سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو بکری پر ایک بکری۔ اور چرنے والی بکریاں
اگر چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر ان کا مالک چاہے
تو بطور نفل کچھ دیدے۔ اور زکوٰۃ میں تو عمدہ اور قیمتی بکری دی جائے
اور نہ عیب دار اور یہی حکم اونٹوں کا ہے اور گایوں کا۔ اور زکوٰۃ میں

إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

لوک (بکرا) نہ لیا جائے۔ البتہ اگر زکوٰۃ لینے والا کسی مصلحت سے لوک لینا چاہے تو مضائقہ نہیں اور متفرق جانوروں کو اکٹھا نہ کیا جائے یعنی کئی آدمیوں کے جانوروں کو ملا کر تعداد پوری نہ کی جائے اور نہ زکوٰۃ کے خوف سے جانوروں کو علیحدہ علیحدہ کیا جائے اور جو نصاب شرعی دو حصہ داروں کے درمیان واجب ہو اس کو دونوں برابر بانٹ لیں۔ اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ البتہ اگر ان کا مالک نفل کے طور پر کچھ دینا چاہے تو دیدے۔

زمین کی پیداوار پر عشر دینے کا حکم

۱۴۰۵/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کو آسمان نے سیراب کیا ہو۔ چشموں نے یا خود زمین سرسبز وشاداب ہو، اس میں دسواں حصہ واجب ہے اور جس چیز کو کنوئیں سے پانی دیا گیا ہو اس میں پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے۔ (بخاری)

رکاز کی زکوٰۃ

۱۴۰۶/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانور کسی کو زخمی کردے تو معاف ہے۔ کنوئیں میں گر کر مرجائے یا کنواں (چاہ) کھودنے میں کوئی مرجائے تو معاف ہے اور کان یا دفینہ میں پانچواں حصہ واجب ہے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

گائے اور بیل کی زکوٰۃ

۱۴۰۷/۱ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً

حضرت علی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف کی میں نے (ان) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ (جو تجارت کے لئے نہ ہوں) اور ادا کرو تم زکوٰۃ چاندی کی چالیس درہم پر ایک درہم (اگر وہ دو سو درہم سے زیادہ ہوں) اور ایک سو نوے درہموں پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جب پورے دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم واجب ہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

ابوداؤد کی ایک روایت میں جو کہ حارث اعور سے منقول ہے اور وہ حضرت علی رض سے روایت کرتے ہیں، اسکے الفاظ یہ ہیں کہ زہیر نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کرو تم چالیسواں حصہ ہر چالیس درہم سے اور اس وقت تک تم پر کچھ واجب نہیں جب تک پورے دو سو درہم نہ ہو جائیں پس جب پورے دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم واجب ہیں اور

شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَّثَلٰثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلٰثِينَ تَبِيعٌ وَّفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَّلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔

جس قدر دو سو درہم سے زیادہ ہوں ان پر اسی حساب سے زکوٰۃ واجب ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں پر ایک بکری واجب ہے ایک سو بیس تک اور جب اس تعداد پر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو دو بکریاں واجب ہیں دو سو تک اور دو سو سے زیادہ ہو جائیں تو تین سو تک تین بکریاں واجب ہیں اور تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سیکڑہ پر ایک بکری واجب ہے اور اگر انتالیس بکریاں ہوں تو ان میں کچھ واجب نہیں۔ اور گایوں میں ہر تیس گایوں پر ایک برس کا بچھڑا اور چالیس میں ایک گائے دو برس کی اور کام کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۱۷۰۸ وَعَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَّمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔)

حضرت معاذ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن بھیجا (عامل بناکر) تو حکم دیا کہ گایوں میں تیس گایوں پر ایک برس کا بچھڑا یا بچھیا زکوٰۃ میں لے لی جائے اور چالیس پر دو برس کی گائے یا بیل۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)۔

زکوٰۃ میں مقدار واجب سے زیادہ وصول کرنا گناہ ہے۔

۱۷۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا (یعنی واجب زکوٰۃ سے زیادہ وصول کرنے والا) اس شخص کی مانند ہے جو زکوٰۃ سے انکار کرنے والا ہے (یعنی دونوں کو برابر گناہ ہے)۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

غلہ و کھجور کی زکوٰۃ

۱۷۱۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلہ اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ان کی مقدار تیس من تک نہ پہنچ جائے۔ (نسائی)

۱۷۱۱ وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس معاذ بن جبل رضہ کا وہ خط موجود ہے جو ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ معاذ رضہ نے بیان کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا تھا کہ میں گیہوں، جَو، انگور اور کھجور میں زکوٰۃ وصول کروں (شرح السنہ مرسلاً)

انگور کی زکوٰۃ

۱۷۱۲ وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكٰوةِ الْكُرُومِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت عتاب بن اُسید رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوٰۃ کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ انگوروں کا اندازہ کیا جائے (کہ خشک ہونے کے بعد ان کا وزن کیا ہوگا) اور خشک انگور کے موافق زکوٰۃ ادا کی جائے جس طرح خشک کھجوروں کی ادا کی جاتی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۸۱۳ / ۱۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سہل بن ابی حثمہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم کھجور اور انگور کی زکوٰۃ کا اندازہ کرو تو مقدار واجب میں سے جو اندازہ کرکے لی گئی ہے ایک تہائی چھوڑ دو اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی ضرور کم کردو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

کھجوروں کا اندازہ

۱۸۱۴ / ۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى يَهُوْدَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ اَنْ يُّؤْكَلَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رض کو خیبر کے یہود کی طرف بھیجا کرتے تھے اور وہ کھجوروں کی مقدار کا اس وقت اندازہ کرتے تھے جب کہ ان میں شیرینی پیدا ہوجاتی تھی لیکن وہ کھانے کے قابل نہیں ہوتی تھیں (ابوداؤد)

شہد کی زکوٰۃ

۱۸۱۵ / ۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِيْ كُلِّ عَشْرَةِ اَزُقٍّ زِقٌّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَّلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ۔)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس مشک شہد میں سے ایک مشک شہد زکوٰۃ لی جائے (ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں شبہ ہے اور شہد کے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر صحیح منقول نہیں ہے)۔

زیور کی زکوٰۃ

۱۸۱۶ / ۱۵ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی بیوی زینب رض کہتی ہیں کہ ہمارے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے عورتو! اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو اگرچہ وہ تمہارے زیور ہی میں سے ہو کیوں کہ تم ہی سے قیامت کے دن اکثر دوزخی ہوں گی۔ (ترمذی)

۱۸۱۷ / ۱۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهٗ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ يُّسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَا زَكٰوتَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ۔)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کڑے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا کیا تم (ان کڑوں کی) زکوٰۃ دیتی ہو؟ انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کیا تم اس کو پسند کرتی ہو کہ خداوند تعالے تم کو آگ کے دو کڑے پہنائے انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو مثنی بن صباح نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور مثنی بن الصباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اور اس معاملہ میں حضور سے کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔)

۱۴۱۸/۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں میں اوضح (ایک زیور کا نام) پہنتی تھی سونے کا، میں نے (ایک دن) رسول اللہ سے پوچھا کیا یہ زیور بھی کنز ہے؟ آپ نے فرمایا اگر یہ اس مقدار کو پہنچ جائے جس میں زکوٰۃ واجب ہے اور اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے تو پھر یہ کنز نہیں ہے۔ (مالک، ابوداؤد)

مال تجارت پر زکوٰۃ کانوں کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۴۱۹/۱۸ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ حکم دیا کرتے تھے کہ جس چیز کو تجارت کے لئے ہم نے تیار کیا ہے اس میں زکوٰۃ نکالا کریں۔ (ابوداؤد)

کانوں کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۴۲۰/۱۹ وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكٰوةُ اِلَى الْيَوْمِ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

ربیعہ بن عبدالرحمٰن بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال ابن حارث مزنی کو مقام قبل کی کانیں جاگیر میں دے دی تھیں اور ان کانوں سے اب تک صرف زکوٰۃ لی جاتی ہے، (یعنی چالیسواں حصہ اور خمس نہیں لیا جاتا جیسا کہ کانوں کے متعلق حکم ہے۔) (ابوداؤد)

فصل سوم

ترکاریوں اور عاریت کے درختوں میں زکوٰۃ نہیں

۱۴۲۱/۲۰ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ. (رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ)

حضرت علی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ترکاریوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور نہ ان درختوں میں جو کسی کو مستعار دیدیئے جائیں اور زکوٰۃ تیس من سے کم مقدار پر نہیں ہے اور نہ کام کے جانوروں میں زکوٰۃ ہے اور نہ جبہہ میں زکوٰۃ ہے صقر راوی کا بیان ہے کہ جبہہ سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہیں۔ (دارقطنی)

وقص جانوروں کی زکوٰۃ کا مسئلہ

۱۴۲۲/۲۱ وَعَنْ طَاؤٗسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ. (رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ).

طاؤس رح کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل رض کے پاس گایوں کی اتنی تعداد لائی گئی جن میں زکوٰۃ واجب نہ تھی۔ آپ نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اتنی تعداد میں زکوٰۃ لینے کا حکم نہیں دیا ہے۔ (دارقطنی، شافعی)

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ — صدقۂ فطر کا بیان

فصل اول

صدقۂ فطر واجب ہے یا فرض

۱۴۲۳/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فطر کو ہر ایک غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے اور بوڑھے پر فرض کیا ہے مسلمانوں میں سے (اور اس کی مقدار) ایک صاع جو یا کھجور ہے اور حکم دیا ہے کہ ادا کیا جائے اس کو نماز (عید الفطر) کو نکلنے سے پہلے۔ (صاع تقریباً چار سیر)۔ (بخاری و مسلم)

صدقۂ فطر کی مقدار

۱۴۲۴/۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں کہ ہم نکالتے تھے صدقۂ فطر کھانے (مراد گیہوں ہیں) میں سے ایک صاع اور جو میں سے ایک صاع اور کھجوروں میں سے ایک صاع اور پنیر سے ایک صاع اور خشک انگور سے ایک صاع۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱۴۲۵/۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رض نے آخر رمضان میں لوگوں سے کہا۔ تم اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے اس صدقہ کو ہر ایک (مسلمان) پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا (یعنی ہر ایک کی طرف سے) ایک صاع کھجوروں میں سے یا جو میں سے اور نصف صاع گیہوں میں سے۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

صدقۂ فطر کا وجوب کیوں؟

۱۴۲۶/۴ وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَ الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ واجب کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر کو روزہ کو پاک کرنے کے لئے بیہودہ باتوں اور لغو کلام سے اور واجب کیا مساکین کے کھانے کے واسطے۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

صدقۂ فطر کی مقدار

۱۴۲۷/۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ صدقۂ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا دو مُد (نصف صاع) گیہوں میں سے اور اس کے سوا دوسرے کھانے کے سامان میں سے ایک صاع۔ (ترمذی)

۱۴۲۸/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ

عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابی صُعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (صدقۂ فطر واجب ہے) ایک صاع گیہوں میں سے دو آدمیوں کی طرف سے خواہ وہ

أَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَأَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

چھوٹے ہوں یا بڑے، آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورت، تمہارے غنی کو پاک کرتا ہے اللہ۔ اور فقیر کو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دیتا ہے جتنا اس نے دیا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

جن لوگوں کو زکوٰۃ لینا اور کھانا حرام ہے اُن کا بیان

فصل اول

آنحضرتؐ کو زکوٰۃ کا مال کھانا حرام تھا

۱۴۲۹/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّيْ أَخَافُ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم راستہ پر جا رہے تھے کہ ایک کھجور پڑی پائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو اس امر کا خوف نہ ہوتا کہ یہ کھجور زکوٰۃ کی ہے تو میں اس کو کھا لیتا۔ (بخاری و مسلم)

بنی ہاشم کیلئے صدقہ و زکوٰۃ کا مال کھانا حرام ہے

۱۴۳۰/۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَخْ كَخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حسن بن علی رضؓ نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اُٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کرنے اور کھجور پھینکد ینے کے لئے کخ کخ کہا اور پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہم لوگ (یعنی بنو ہاشم) صدقہ و زکوٰۃ نہیں کھاتے۔ (بخاری و مسلم)

زکوٰۃ انسان کا میل ہے

۱۴۳۱/۳ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مطلبؓ بن ربیعہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صدقات (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) آدمیوں کا میل ہے اور ان کا کھانا محمدؐ اور اولادِ محمدؐ کے لئے جائز نہیں ہے۔ (مسلم)

صدقہ کے مال سے آنحضرتؐ کی احتیاط

۱۴۳۲/۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوْا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ فَأَكَلَ مَعَهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی شخص کھانا لے کر آتا تو آپ اس سے دریافت فرماتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہؓ سے فرماتے تم کھاؤ اور خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ کھانے کی طرف ہاتھ بڑھا دیتے اور صحابہؓ کے ساتھ کھا لیتے۔ (بخاری و مسلم)

تملیک کا مسئلہ

۱۴۳۳/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ بریرہؓ (حضرت عائشہؓ کی لونڈی) کے

سُنَنِ اِحْدَی السُّنَنِ اَنَّهَا عُتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّ اُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَ اَنْتَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّ لَنَا هَدِيَّةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

متعلق تین شرعی احکام وارد ہوئے۔ ایک تو یہ کہ اس کو آزاد کیا گیا، اور اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کو قائم و باقی رکھے اور (دوسرا حکم یہ ہے کہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لونڈی کی میراث اس شخص کے لئے ہے جو اس کو آزاد کرے اور (تیسرا حکم یہ ہے کہ) جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے (اور دیکھا کہ) گوشت کی ہانڈی خوب جوش میں ہے۔ پھر آپ کے لئے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا ہانڈی نہیں پک رہی تھی جس میں گوشت تھا۔ عرض کیا ہاں لیکن وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہؓ کو دیا گیا ہے اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں، حضورؐ نے فرمایا یہ گوشت بریرہؓ کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ تحفہ قبول کرتے اور اس کا بدلہ عطا فرماتے تھے

۱۴۳۴ ؎ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرما لیا کرتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ (بخاری)

کسی معمولی چیز کا تحفہ بھی قبول کرنا چاہیئے

۱۴۳۵ ؎ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بلایا جاؤں میں (یعنی میری دعوت کی جائے) طرف کُراع (بکری کے پائے) کے، تو میں قبول کر لوں اور اگر تحفہ میں میرے پاس ایک دست بھیجا جائے تو میں اس کو بھی قبول کر لوں (مراد ادنیٰ اور معمولی چیز ہے)۔ (بخاری)

مسکین کون ہے

۱۴۳۶ ؎ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلَ النَّاسَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے اور اس کو ایک لقمہ یا دو لقمے یا ایک کھجور یا دو کھجور دے دی جاتی ہیں بلکہ مسکین وہ شخص ہے جو اس قدر مال نہ رکھتا ہو جو اس کو بے پروا کر دے اور نہ کسی کو اس کا محتاج ہونا معلوم ہو کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ وہ کسی سے مانگنے کے لئے جائے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں ہے

۱۴۳۷ ؎ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اِصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ

حضرت ابورافع رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کر کے بھیجا۔ اس نے ابورافعؓ سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ تم کو بھی زکوٰۃ میں سے کچھ مل جائے ابورافع نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں ساتھ

فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَسَأَلَهُ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)۔

میں نہ جاؤں گا چنانچہ ابورافع رضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شخص کے ساتھ جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا زکوٰۃ ہم لوگوں (بنو ہاشم) کے لئے حلال نہیں ہے اور بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام بھی بنو ہاشم کے حکم میں ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

کن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال لینا درست نہیں ہے

۱۴۳۸ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ)

حضرت عبداللہ بن عمرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال دار کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں ہے اور نہ اس شخص کے لئے جو تندرست اور طاقتور ہو (اور کسب معاش کی اہلیت رکھتا ہو)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی اور احمد، نسائی و ابن ماجہ نے اس کو حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کیا ہے)۔

تندرست و توانا کو زکوٰۃ کا مال لینا مناسب نہیں ہے

۱۴۳۹ وَعَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ الْخِيَارِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَاحَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَّلَا لِقَوِيٍّ مُّكْتَسِبٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبیداللہ بن عدی بن الخیار کہتے ہیں کہ مجھ سے دو آدمیوں نے بیان کیا کہ وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اس وقت زکوٰۃ کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ انھوں نے بھی آپ سے مال مانگا تو آپ نے ان کو غور سے دیکھا اور پھر نظر نیچی کرلی۔ حضورؐ نے ہم دونوں کو قوی پایا۔ اور پھر فرمایا اگر تم چاہو تو میں دیدوں ورنہ اس میں نہ تو غنی کا حصہ ہے اور نہ اس شخص کا جو کسب کی قوت رکھتا ہو۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

بعض صورتوں میں غنی کے لئے بھی زکوٰۃ کا مال حلال ہوتا ہے

۱۴۴۰ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُّرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْ لِغَارِمٍ اَوْ لِرَجُلٍ اِشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهٗ جَارٌ مِّسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ)۔

حضرت عطاء بن یسارؒ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ غنی کے لئے حلال نہیں ہے مگر صرف پانچ آدمیوں کے لئے حلال ہے (یعنی اگر وہ غنی ہوں تب بھی حلال ہے) ایک تو خدا تعالےٰ کی راہ میں لڑنے والے کے لئے دوسرے عامل زکوٰۃ کے لئے تیسرے تاوان بھرنے والے کے لئے چوتھے اس شخص کے لئے جو کسی مفلس سے زکوٰۃ کا مال خریدلے پانچویں اس شخص کے لئے جس کا ہمسایہ غریب ہو اور اس کو زکوٰۃ دی گئی ہو اور اس نے زکوٰۃ کے مال میں سے اس غنی کو ہدیہ دیا ہو۔ (مالک۔ ابوداؤد)

زکوٰۃ کے مستحق وہی لوگ ہیں جن کا ذکر قرآن نے کیا ہے

۱۴۴۱ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَبَايَعْتُهٗ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَعْطِنِيْ

حضرت زیاد بن حارث صدائی کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد حارث نے ایک طویل حدیث بیان کی اور پھر کہا ایک شخص نے نبی صلی

مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَّلَا غَيْرِهٖ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّاَهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ اَعْطَيْتُكَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی اور زکوٰۃ کا مال طلب کیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ (زکوٰۃ کے بارے میں) خداوند تعالیٰ نہ تو کسی نبی کے حکم پر راضی ہوا اور نہ غیر نبی کے بلکہ خداوند تعالیٰ نے زکوٰۃ کا معرف بیان کیا۔ پس تقسیم کیا خدا تعالیٰ نے زکوٰۃ کو آٹھ حصّوں پر۔ (یعنی آٹھ قسم کے آدمیوں کے لئے خدا نے زکوٰۃ کو حلال فرمایا) پس اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھ کو زکوٰۃ دیدوں گا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ

۱۷۴۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهٗ فَسَاَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِيْ سِقَائِيْ فَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهٗ فَاسْتَقَاءَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

زید بن اسلم رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضہ نے (ایک مرتبہ دُودھ پیا وہ آپ کو اچھا معلوم ہوا۔ جس شخص نے آپ کو یہ دودھ پلایا تھا اس سے آپ نے پوچھا یہ دودھ کہاں کا ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک پانی کی جگہ پر زکوٰۃ کے اونٹ آئے اور انھوں نے وہاں پانی پیا اونٹ والوں نے ان کا دودھ دوہا۔ یہ دودھ تھوڑا سا میں نے اپنی مشک میں بھر لیا، یہ وہی دودھ ہے۔ حضرت عمر رضہ نے (یہ سُن کر) مُنہ میں انگلی ڈالی اور قے کر دی۔ (مالک و بیہقی در شعب الایمان)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهٗ

جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو نہیں اُن کا بیان

فصل اوّل

کن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے

۱۷۴۳ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْئَالُهٗ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ

حضرت قبیصہ بن مخارق رضہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک قرضہ کی ضمانت قبول کی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قرضہ کی اَدائیگی کے لئے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا تھوڑے دن ٹھیرو، ہمارے پاس زکوٰۃ کا مال آنے والا ہے اس میں سے دِلوا دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ قبیصہ سوال کرنا صرف تین آدمیوں کو جائز ہے ایک تو اس کو جو کسی قرضہ کا ضامن ہو اس کو صرف اس قدر مانگنا جائز ہے کہ وہ اس قرضہ کو ادا کر دے اس کے بعد پھر نہ مانگے۔ دوسرے اس شخص کو جو کسی آفت یا مصیبت میں مبتلا ہو جائے (مثلاً قحط یا اضاعتِ مال) اس کو صرف اس قدر مانگنا جائز ہے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے یا اس کی زندگی کو قائم

ذَوِی الْحِجٰی مِنْ قَوْمِہٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَۃٌ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْئَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاھُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَۃِ یَا قَبِیْصَۃُ سُحْتٌ یَاْکُلُھَا صَاحِبُھَا سُحْتًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

رکھے۔ تیسرے اس شخص کو جس کو کوئی مصیبت پیش آئے فاقہ وغیرہ اور محلہ کے تین آدمی اِس امر کی شہادت دیں کہ وہ فاقہ سے ہے، اس کو بھی مانگنا جائز ہے صرف اس قدر کہ وہ زندگی کو قائم رکھ سکے۔ اِن لوگوں کے سوا اے قبیصہ کسی کو سوال کرنا درست نہیں ہے۔ اگر کوئی اِن صورتوں کے سوا سوال کرے گا تو یہ سوال حرام ہوگا اور وہ حرام مال کھائے گا۔ (مسلم)

محض اضافہ مال کی خاطر دست سوال دراز کرنے پر وعید

۱۴۲۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَھُمْ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے اِس لئے سوال کرے کہ ان سے مال لے کر اپنا مال بڑھائے وہ گویا آگ کا انگارہ مانگتا ہے۔ اب اس کو اختیار ہے وہ بہت مانگے یا کم مانگے۔ (مسلم)

قیامت کے دن بھیک مانگنے والوں کا حشر

۱۴۲۵/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْئَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَیْسَ فِیْ وَجْھِہٖ مُضْغَۃُ لَحْمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی ہمیشہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی نہ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

مانگنے سے مبالغہ نہ کرنا چاہیئے

۱۴۲۶/۴ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَۃِ فَوَاللّٰہِ لَا یَسْاَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا فَتُخْرِجَ لَہٗ مَسْئَلَتُہٗ مِنِّیْ شَیْئًا وَّاَنَا لَہٗ کَارِہٌ فَیُبَارَکَ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتُہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مانگنے میں مبالغہ نہ کیا کرو۔ قسم ہے خدا کی نہیں مانگتا ہے مجھ سے کوئی کسی چیز کو اور میں نکالوں اس کے لئے اس چیز کو اِس حال میں کہ میں دینا بُرا سمجھتا ہوں تو جو چیز میں دوں اس میں برکت کی جائے (یعنی جو شخص مجھ سے کچھ مانگے اور میں بُرا سمجھ کر اس کو دیدوں تو برکت نہ ہوگی)۔ (مسلم)

محنت مزدوری کرنا لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے

۱۴۲۷/۵ وَعَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ فَیَاْتِیَ بِحُزْمَۃِ حَطَبٍ عَلٰی ظَھْرِہٖ فَیَبِیْعَھَا فَیَکُفَّ اللّٰہُ بِھَا وَجْھَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْہُ اَوْ مَنَعُوْہُ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت زبیر بن العوامؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنی رسّی لے اور لکڑیوں کا ایک گٹھا پشت پر لاد کر لائے اور اس کو بیچے اور خداوند تعالےٰ اس معاشی ذریعہ سے اس کی عزت وآبرو کو برقرار رکھے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ لوگوں سے بھیک مانگے چاہے وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔ (بخاری)

اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے

۱۴۲۸/۶ وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُہٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ

حضرت حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے میرا سوال پورا کر دیا۔ اور پھر مانگا۔ آپ نے پھر دیا

قَالَ لِیْ یَا حَکِیْمُ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَۃِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِیْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور ارشاد فرمایا۔ اے حکیم! یہ مال سبز اور شیریں ہے (یعنی خوشنما اور لذیذ ہے) پس جو کوئی اس کو بے پروائی سے حاصل کرے (یعنی حرص و طمع کے بغیر) تو اس میں برکت کیجاتی ہے اور جو کوئی اس کو طمع نفس کے ساتھ لے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور اس کی حالت اس شخص کی سی ہوتی ہے جو کھائے اور پیٹ نہ بھرے (یعنی بے برکتی کے سبب) اور (اے حکیم) اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے (یعنی خیرات دینا لینے سے بہتر ہے) حکیم رضہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب میں کسی کے مال میں سے کچھ کم نہ کروں گا (یعنی اب کسی سے سوال نہ کروں گا) یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہو جاؤں۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۴۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّآئِلَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور صدقہ اور سوال کرنے سے باز رہنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر کا ہاتھ تو خرچ کرنے اور دینے والا ہاتھ ہے اور نیچے کا ہاتھ سائل کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جو شخص لوگوں سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالےٰ اس کی خودداری کو قائم رکھتا ہے

۱۷۵۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضہ کہتے ہیں کہ انصار کے چند آدمیوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے ان کا سوال پورا کر دیا۔ پھر انہوں نے دوبارہ مانگا۔ آپ نے پھر دیدیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا ختم ہو گیا پھر آپ نے فرمایا۔ مال میں سے جو چیز میرے پاس ہوگی میں (تم سے بچا کر) اس کو جمع نہ کروں گا اور جو شخص سوال کرنے سے بچے اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے اور جو شخص ظاہر کرتا ہے بے پروائی / بے پروا کر دیتا ہے اللہ اس کو اور جو کوئی صبر کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو صبر عطا کرتا ہے اور نہیں دی گئی کسی کو کوئی بخشش جو صبر سے بہتر اور وسیع ہو۔ (بخاری و مسلم)

جو چیز بغیر طمع و حرص کے حاصل ہو اسے قبول کرنا چاہیئے

۱۷۵۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِیَ الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّیْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن الخطاب رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مجھ کو زکوٰۃ وصول کرنے کی اجرت مرحمت فرماتے تو میں عرض کرتا کہ مجھ سے زیادہ جو شخص محتاج ہو اس کو دیدیجئے۔ آپ فرماتے لے لو اور اپنے مال میں شامل کر لو (اگر تم کو ضرورت ہو) اور خیرات کر دو (اگر ضرورت نہ ہو) پس جو چیز کہ اس مال میں سے تم کو بغیر طمع اور خواہش کے ملے اس کو لے لو اور جو اس طرح نہ ملے اُس کے پیچھے مت پڑو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

سوال کرنے والے کے لئے تہدید

۱۷۵۲ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوال کرنا ایک زخم ہے جس سے سائل اپنے چہرہ کو زخمی کرتا ہے یعنی سوال کرکے اپنی عزت و آبرو کو زخمی کرتا ہے، پس جو شخص چاہے (اپنی عزت کی بقا) وہ اس کو اپنے چہرہ پر باقی رکھے اور جو باقی نہ رکھنا چاہے وہ اپنی عزت آبرو کو ضائع کردے مگر یہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا کسی ایسی چیز کا سوال کرے جو نہایت ضروری ہو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

مستغنی ہونے کے باوجود سوال کرنے والے کے لئے وعید

۱۷۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْأَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ چیز موجود ہو جو غنی بنادے اس کو، تو قیامت کے دن وہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے پر ہوگا (یعنی سوال کا زخم اس کے چہرے پر ہوگا) پوچھا گیا یا رسول اللہ غنی کردینے والی کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس درہم یا اسی قیمت کا سونا۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)۔

۱۷۵۴ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ شِبْعُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت سہل بن حنظلیہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے سوال کیا اور اس کے پاس اس قدر مال ہے کہ اس کو غنی کردے تو وہ گویا بہت سی آگ مانگتا ہے۔ نفیلی جو اس حدیث کا ایک راوی ہے ایک دوسرے موقع پر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ غنا کی کیا حد ہے کہ اس کے بعد سوال کرنا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا رات اور دن کو پیٹ بھر کھانے کے بقدر۔ اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ ایک دن یا ایک دن اور رات کے کھانے کے بقدر۔ (ابوداؤد)

۱۷۵۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

عطاء بن یسار بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اس کے پاس ایک اوقیہ (یعنی چالیس درہم قیمت کی کوئی چیز موجود ہو) تو گویا اس نے کسی مجبوری کے بغیر سوال کیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا صرف انتہائی محتاجگی کے وقت جائز ہے

۱۷۵۶ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ

حضرت حبشی بن جنادہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا غنی کے لئے جائز نہیں (یعنی اس شخص کے لئے جائز

صرف خدا سے اپنی حاجت بیان کرنی چاہیئے

۱۷۵۸/۱۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًى اٰجِلٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو فاقہ ہو (یعنی کوئی سخت حاجت ہو) اور اس نے اس کو لوگوں پر ظاہر کرکے (یعنی بطور شکایت) حاجت روائی کی خواہش کی ہو تو اس کی حاجت پوری نہیں کی جائے گی اور جس نے اپنی حاجت کو اللہ تعالےٰ سے بیان کیا تو اللہ تعالےٰ جلد اس کی حاجت بقدر کفایت پوری کرے گا۔ یعنی یا تو اس کو غنی کردے گا کچھ دنوں میں یا جلد اس کو موت سے ہمکنار کردے گا

فصل سوم

اگر ضرورت ہی ہو تو نیک بختوں سے سوال کرو

۱۷۵۹/۱۷ وَعَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصّٰلِحِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن الفراسی رضؓ کہتے ہیں کہ، فراسی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! کیا میں (لوگوں سے) سوال کروں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، لیکن اگر ضروری ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

اپنے کسی کام کی اجرت بیت المال سے لینی جائز ہے

۱۷۶۰/۱۸ وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن ساعدی رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھ کو زکوٰۃ کا عامل مقرر کیا۔ پس جب میں اپنے کام سے فارغ ہو چکا اور زکوٰۃ کا مال حضرت عمرؓ کے سپرد کر دیا تو عمرؓ نے حکم دیا کہ میری خدمت کا معاوضہ مجھ کو دیدیا جائے (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کی اُجرت) میں نے عرض کیا۔ یہ کام میں نے خالصاً للہ کیا ہے اور اس کا ثواب خدا تعالےٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو کچھ تجھ کو دیا ہے، اس کو لے لے۔ میں نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ کام کیا تھا اور جب مجھ کو اُجرت دی گئی تو میں نے بھی یہی کہا تھا جو تم نے کہا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جب تجھ کو کوئی چیز بغیر مانگے دی جائے پس تو اس کو کھا یا خیرات کردے۔ (ابوداؤد)

کن مقامات پر سوال کرنا نامناسب ہے

۱۷۶۱/۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَّسْاَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهُ بِالدِّرَّةِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے عرفہ کے دن سُنا کہ ایک شخص لوگوں سے مانگ رہا ہے۔ انھوں نے اس سے کہا کیا آج کے دن اور اس مقام میں (یعنی عرفات میں جہاں ہر شخص کی دعا قبول ہوتی ہے) بھی تو غیر اللہ سے سوال کر رہا ہے۔ پھر آپؓ نے اس کے ایک دُرّہ رسید کیا۔ (رزین)

طمع، افلاس و محتاجگی ہے

۱۷۶۲/۲۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمُنَّ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ الطَّمَعَ

حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا اے لوگو جان لو

صرف خدا سے اپنی حاجت بیان کرنی چاہیئے

۱۷۵۸ / ۱۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًى اٰجِلٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو فاقہ ہو (یعنی کوئی سخت حاجت ہو) اور اس نے اس کو لوگوں پر ظاہر کرکے (یعنی بہ طور شکایت) حاجت روائی کی خواہش کی ہو تو اس کی حاجت پوری نہیں کی جائے گی اور جس نے اپنی حاجت کو اللہ تعالیٰ سے بیان کیا تو اللہ تعالیٰ جلد اس کی حاجت بقدر کفایت پوری کرے گا۔ یعنی یا تو اس کو غنی کردے گا کچھ دنوں میں یا جلد اس کو موت سے ہمکنار کردے گا

فصل سوم

اگر ضرورت ہی ہو تو نیک بختوں سے سوال کرو

۱۷۵۹ / ۱۷ وَعَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصّٰلِحِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن الفراسی رضؓ کہتے ہیں کہ، فراسی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ! کیا میں (لوگوں سے) سوال کروں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، لیکن اگر ضروری ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

اپنے کسی کام کی اجرت بیت المال سے لینی جائز ہے

۱۷۶۰ / ۱۸ وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَلِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن ساعدی رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضؓ نے مجھ کو زکوٰۃ کا عامل مقرر کیا۔ پس جب میں اپنے کام سے فارغ ہو چکا اور زکوٰۃ کا مال حضرت عمرؓ کے سپرد کر دیا تو عمر رضؓ نے حکم دیا کہ میری خدمت کا معاوضہ مجھ کو دیدیا جائے (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کی اُجرت) میں نے عرض کیا۔ یہ کام میں نے خالصاً للہ کیا ہے اور اس کا ثواب خدا تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو کچھ تجھ کو دیا ہے، اس کو لے لے۔ میں نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ کام کیا تھا اور جب مجھ کو اُجرت دی گئی تو میں نے بھی یہی کہا تھا جو تم نے کہا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ جب تجھ کو کوئی چیز بغیر مانگے دی جائے پس تو اس کو کھا یا خیرات کردے۔ (ابوداؤد)

کن مقامات پر سوال کرنا نامناسب ہے

۱۷۶۱ / ۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَّسْاَلُ النَّاسَ فَقَالَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهُ بِالدِّرَّةِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے عرفہ کے دن سُنا کہ ایک شخص لوگوں سے مانگ رہا ہے۔ انھوں نے اس سے کہا کیا آج کے دن اور اس مقام میں (یعنی عرفات میں جہاں ہر شخص کی دعا قبول ہوتی ہے) بھی تو غیر اللہ سے سوال کر رہا ہے۔ پھر آپؓ نے اس کے ایک درّہ رسید کیا۔ (رزین)

طمع، افلاس و محتاجگی ہے

۱۷۶۲ / ۲۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُنَّ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ الطَّمَعَ

حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں سے کہا اے لوگو! جان لو

فقرٌ وَاِنَّ الْاِیَاسَ غِنًی وَاِنَّ الْمَرْءَ اِذَا یَئِسَ عَنْ شَیْءٍ اِسْتَغْنٰی عَنْهُ۔ (رَوَاهُ رَزِیْنٌ)

کہ لالچ، محتاجی ہے اور لوگوں سے بے پروائی غنا ہے۔ اور انسان جب کسی چیز سے مایوس ہوتا ہے تو اس سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ (رزین)

کسی انسان کے آگے ہاتھ نہ پھیلانے والے کے لئے آنحضرتؐ کی طرف سے جنت کی ضمانت

۱۶۶۳/۲۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّتَکَفَّلُ لِیْ اَنْ لَّا یَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا فَاَتَکَفَّلَ لَهٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَا فَکَانَ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے ساتھ اس کا عہد کرے کہ وہ لوگوں سے سوال نہ کرے گا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں گا۔ ثوبان رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں اس کا عہد کرتا ہوں۔ اس کے بعد ثوبان کسی سے سوال نہ کرتے تھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

کسی سے سوال نہ کرنے کا حکم

۱۶۶۴/۲۲ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَشْتَرِطُ عَلَیَّ اَنْ لَّا تَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰی تَنْزِلَ اِلَیْهِ فَتَاْخُذَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو طلب فرمایا اور مجھ سے اس کا عہد لیا کہ تو لوگوں سے (کبھی) کوئی چیز نہ مانگ۔ چنانچہ میں نے اس کا اقرار کیا۔ پھر آپ نے فرمایا یہاں تک کہ اگر تیرا چابک بھی گر جائے (تو کسی سے نہ مانگ بلکہ) سواری سے اتر اور خود اٹھا۔ (احمد)

بَابُ الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ

خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہت کا بیان

فصل اوّل

مال و زر کے بارہ میں آنحضرتؐ کا جذبہ

۱۶۶۵/۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو کہ اس پر تین دن گزریں اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس رہے مگر صرف اتنا کہ میں اس سے قرضہ ادا کر سکوں۔ (بخاری)

سخی کے لئے فرشتوں کی دعا اور بخیل کے لئے بد دعا

۱۶۶۶/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَّوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا دن نہیں کہ جس میں صبح کے وقت دو فرشتے نہ اترتے ہوں جس میں سے ایک تو یہ کہتا رہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے (یعنی وہ شخص مصرفِ خیر میں یا مناسب موقع پر خرچ کرتا ہے اس کو اس سے زیادہ دے) اور دوسرا یہ کہتا رہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو تلف کر دے۔ (بخاری و مسلم)

سخاوت کا حکم

۱۶۶۷/۳ وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت اسماء رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کرو اور شمار نہ کرو (اس لئے کہ اگر شمار کرکے دے گا تو) اللہ تعالیٰ بھی تیرے لئے شمار کریگا اور نہ روک تو (سوالی سے) مال کو (جو تیری حاجت سے زیادہ ہو) ورنہ خدا بھی تجھ سے مال کو روکے گا اور دے جتنا تجھ سے دیا جاسکے۔ (بخاری و مسلم)

۱۷۶۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا (یعنی تجھ کو دوں گا)۔ (بخاری و مسلم)

ضرورت سے زائد مال کو خرچ کرنے کا حکم

۱۷۶۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاَنْ تُمْسِکَہٗ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے! اُس مال کو (فی سبیل اللہ) خرچ کرنا جو تیری حاجت سے زیادہ ہو تیرے لئے بہتر ہے اور مال کو روکنا تیرے لئے بُرا ہے اور بقدر ضرورت مال اپنے قبضہ میں رکھنے پر تجھ پر کوئی ملامت نہیں۔ اور سب سے پہلے تو اپنے عیال پر خرچ کر۔ (مسلم)

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

۱۷۷۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْھِمَا اِلٰی ثُدِیِّھِمَا وَتَرَاقِیْھِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ انْبَسَطَتْ عَنْہُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَا ھَمَّ بِصَدَقَۃٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ بِمَکَانِھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل اور خیرات کرنے والوں کا حال ان دو شخصوں کی مانند ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں ہوں اور ان زرہوں کی تنگی کے سبب ان کے دونوں ہاتھ سینہ اور گردن میں چمٹا دیئے گئے ہوں۔ پس جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کھل جاتی ہے۔ اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ کے حلقے اور تنگ ہو جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ سخی جب خیرات کرتا ہے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور وہ خوب دیتا ہے اور جب بخیل کسی کو دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ اور تنگ ہو جاتا ہے)۔ (بخاری و مسلم)

بخل کی مذمت اور اس سے بچنے کی تاکید

۱۷۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَآءَھُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَھُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم سے بچو، اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن تاریکی ہو گی اور بچو بخل سے اس لئے کہ بخل نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے جو تم سے پہلے تھے۔ بخل نے ان کو اس پر آمادہ کر دیا تھا کہ وہ خون ریزی کریں اور حرام کو حلال جانیں۔ (مسلم)

ایک زمانہ آئے گا جب کوئی صدقہ لینے والا نہ رہے گا

۱۷۷۲ وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ

حضرت حارثہ بن وہبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرات کرو اس لئے کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جب کہ آدمی خیرات لے کر لوگوں

زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو دینے جائے گا اور کوئی شخص اس کو قبول نہ کرے گا اور (ہر) شخص اس سے یہ کہے گا کہ اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا۔ آج مجھ کو ضرورت نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

افضل صدقہ

۱۷۴۳ / ۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! کونسے صدقہ کا بڑا ثواب ہے آپ نے فرمایا خیرات کرنا تیرا اس حال میں کہ تو تندرست ہو مال جمع کرنے کی خواہش و حرص رکھتا ہو، افلاس سے ڈرتا ہو اور دولت کی امید رکھتا ہو۔ اور تو صدقہ دینے اور خیرات کرنے میں سستی اور غفلت نہ کر یہاں تک کہ جب تیری جان حلق کو پہنچ جائے (یعنی دم نکلنے کے قریب ہو) جب تو یہ کہے کہ اتنا مال فلاں شخص کے لئے ہے اور اتنا مال فلاں کے لئے۔ حالانکہ تو یہ جانتا ہے کہ مال فلاں ہی کو ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے سرمایہ دار ٹوٹے میں ہیں

۱۷۴۴ / ۱۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ مجھ کو دیکھ کر فرمایا قسم ہے رب کعبہ کی وہ بڑے ٹوٹے میں ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا مال کو زیادہ جمع کرنے والے مگر (وہ لوگ مستثنیٰ ہیں) جنھوں نے ادھر ادھر اور اس طرف طرف کیا یعنی اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں خرچ کیا اور ایسے لوگ کم ہیں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عابد بخیل پر جاہل سخی کی فضیلت

۱۷۴۵ / ۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخی اللہ کی رحمت سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، (یعنی سب اس کو پسند کرتے ہیں) اور وہ دوزخ سے دور ہے۔ اور بخیل اللہ کی رحمت سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور دوزخ سے قریب ہے اور جاہل سخی خدا تعالےٰ کے نزدیک بخیل عابد سے بہتر ہے۔ (ترمذی)

بحالت تندرستی صدقہ دینے کی فضیلت

۱۷۴۶ / ۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوسعید رض کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انسان کا اپنی تندرستی کے ایام میں ایک درہم خرچ (خیرات) کرنا مرنے کے وقت سو درہم خرچ (خیرات) کرنے سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

موت کے وقت خیرات کرنے والے کی مثال

١٨٧٧ /١٣ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْ یُعْتِقُ كَالَّذِیْ یُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابودرداء رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرنے کے وقت خیرات کرے یا غلام کو آزاد کرے، اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی کو تحفہ کے طور پر اس وقت کھانا بھیجے کہ جب اس کا پیٹ بھرا ہوا ہو۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی۔ ترمذی)

ایمان اور بخل دو متضاد صفتیں ہیں

١٨٧٨ /١٤ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوسعید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں دو باتیں جمع نہیں ہوتیں یعنی بد خلقی اور بخل۔ (ترمذی)

بخیل کے لئے وعید

١٨٧٩ /١٥ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِیْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوبکر صدیق رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکار اور بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا اور نہ وہ شخص جو خیرات دے کر احسان جتائے۔ (ترمذی)

بدترین خصلتیں کیا ہیں؟

١٨٨٠ /١٦ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَّجُبْنٌ خَالِعٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)۔ وَسَنَذْكُرُ حَدِیْثَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ كِتَابِ الْجِهَادِ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی عادتوں میں دو بہت بری عادتیں ہیں ایک تو انتہا درجہ کا بخل اور ایک نامردی۔ (ابوداؤد)۔ اور انشاء اللہ عنقریب حضرت ابوہریرہ رض کی حدیث کہ بخل اور ایمان یکجا مجتمع نہیں ہو سکتے، کتاب الجہاد میں بیان کریں گے۔

فصل سوم

خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کی فضیلت

١٨٨١ /١٧ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ یَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً یَذْرَعُوْنَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا كَانَ طُوْلُ یَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ زَیْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم میں سے کون آپ سے جلد ملے گا (یعنی آپ کی وفات کے بعد ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی) آپ نے فرمایا تم میں سے جس کے ہاتھ سب سے بڑے ہوں۔ یہ سنکر آپ کی بیویوں نے ایک سرکنڈا یا لکڑی لی اور ہاتھوں کو ناپنے لگیں۔ جناب سودہ رض کے سب سے بڑے ہاتھ تھے لیکن بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ آپ کی مراد لمبے ہاتھوں سے صدقہ و خیرات کرنا تھا اور ہم میں پہلے حضرت زینب رض کا انتقال ہوا جو بہت خیرات کرتی تھیں۔ (بخاری)

وَفِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُكُنَّ یَدًا قَالَتْ وَكَانَتْ یَتَطَاوَلْنَ اَیَّتُهُنَّ اَطْوَلُ یَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رض نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں مجھ سے جلد ملنے والی لمبے ہاتھوں والی ہے۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ بیویوں نے ہاتھوں کو ناپنا شروع کیا

اَطْوَلُنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ۔

کہ کون ہے جس کے ہاتھ بڑے ہیں۔ چنانچہ ہم میں سے حضرت زینبؓ کے ہاتھ بڑے تھے اس لئے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے سب کام کاج کرتیں اور خیرات کرتی تھیں۔

بنی اسرائیل کا ایک واقعہ

۱۷۸۲/۱۸ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِىْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِىْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِىْ يَدِ غَنِىٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِىٍّ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَّزَانِيَةٍ وَّغَنِىٍّ فَاُتِىَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِىُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ۔ (متفق علیه ولفظه للبخاری)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بنو اسرائیل میں سے) ایک شخص نے کہا کہ میں آج رات کو کچھ خیرات کروں گا۔ چنانچہ وہ مال لے کر چلا اور (اندھیرے میں) ایک چور کو دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج رات چور کو خیرات دی گئی یہ سنکر اس شخص نے کہا اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے چور کو صدقہ دینے پر۔" اس کے بعد اس نے کہا۔ آج (رات کو) میں پھر خیرات کرونگا چنانچہ وہ مال لے کر نکلا اور ایک زانی عورت کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات زانی عورت کو صدقہ دیا گیا۔ اس شخص نے یہ سنکر کہا "اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے زانی عورت کو صدقہ دینے پر" اس کے بعد اس نے کہا آج (رات کو) میں پھر خیرات کرونگا۔ چنانچہ وہ مال لے کر نکلا اور ایک خوش حال شخص کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات کو غنی کو صدقہ دیا گیا اس شخص نے سنا تو کہا اے اللہ تیری ہی تعریف ہے چور کو صدقہ دینے پر، زانی کو صدقہ دینے پر اور غنی کو صدقہ دینے پر۔" پھر اس کو خواب دکھایا اور کہا گیا کہ (تیرے تمام صدقات قبول ہوئے) جو صدقہ تو نے چور کو دیا، ممکن ہے وہ اس کو چوری سے باز رکھے اور جو صدقہ تو نے زانی کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کو زنا سے باز رکھے اور جو صدقہ تو نے غنی کو دیا ہے ممکن ہے وہ اس کے لئے موجب نصیحت و عبرت ہو اور جو کچھ خدا نے اس کو دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرے۔ (بخاری و مسلم)

خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی برکت

۱۷۸۳/۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِىْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِىْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِىْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ الْاِسْمَ الَّذِىْ سَمِعَ فِى السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِىْ عَنِ اسْمِىْ فَقَالَ اِنِّىْ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا کہ اُس نے ابر میں سے یہ آواز سُنی۔ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ پھر وہ ابر ایک جانب کو بڑھا اور ایک پتھریلی زمین پر پانی برسایا اور وہ پانی چھوٹی چھوٹی نالیوں سے ایک بڑے نالے اور دریا میں جمع ہو کر آگے بڑھا وہ شخص (جو اس منظر کو دیکھ رہا تھا یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ پانی کہاں جا تا ہے) پانی کے ساتھ ساتھ چلا، ناگہاں اُس شخص نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے باغ میں بیلچہ سے پانی کو اِدھر اُدھر پھیلا رہا تھا۔ اس نے پوچھا اے خدا کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام یہ ہے (یعنی وہی نام بتلایا جو اس نے ابر میں سُنا

سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاءُهُ يَقُوْلُ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تھا) پھر اس نے پوچھا۔ اے خدا کے بندے تو نے میرا نام کیسے دریافت کرلیا؟ اس شخص نے کہا۔ میں نے اس ابر میں جس کا یہ پانی ہے، آواز سُنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ یعنی تیرا نام لیا۔ پس بتلاکر تو اپنے باغ میں کونسا نیکی کا کام کرتا ہے؟ اس نے کہا جب تم نے یہ پوچھا ہے تو میں بتلاتا ہوں کہ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے اس کا تہائی تو میں خیرات کردیتا ہوں اور تہائی اپنے اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہوں اور تہائی باغ میں لگادیتا ہوں۔ (مسلم)

ادائیگی شکر کا اجر اور ناشکری کی سزا۔

۱۸۰۴ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ بنی اسرائیل میں تین ایسے آدمی تھے کہ (اُن میں) ایک کوڑھی، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تھا۔ اللہ تعالے نے ان کا امتحان لینا چاہا اور ان کی طرف ایک فرشتہ کو بھیجا۔ فرشتہ سب سے پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو سب سے زیادہ کونسی چیز پسند ہے، اس نے کہا اچھا رنگ اور خوبصورت جلد اور جسم۔ اور اس چیز کا دور ہوجانا جس کے سبب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (فرشتہ نے یہ سنکر) اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اس کا کوڑھ جاتا رہا۔ رنگ اچھا نکل آیا اور جلد خوش رنگ ہوگئی۔ اِس کے بعد فرشتے نے کہا تجھ کو کس قسم کا مال پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائیں۔ اس حدیث کے راوی اسحٰق کو شک ہے کہ اس نے اونٹ کہا یا گائیں۔ بہر نوع کوڑھی اور گنجے دونوں میں سے ایک نے اونٹ بتلائے اور دوسرے نے گائیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ، (اس کی خواہش کے مطابق) اس کو حاملہ اونٹنیاں دی گئیں اور فرشتہ نے اس کو یہ دُعا دی کہ خدا تیرے لئے ان میں برکت عطا فرمائے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے بعد فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور پوچھا تجھ کو کونسی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا خوبصورت بال اور اس چیز کا دور ہوجانا جس کے سبب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں (یعنی گنج) آپؐ نے فرمایا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کی گنج جاتی رہی اور خوبصورت بال اس کو عطا کئے گئے۔ پھر فرشتے نے اس سے پوچھا۔ تجھ کو کونسا مال پسند ہے؟ اس نے کہا گائیں۔ چنانچہ اس کو حاملہ گائیں عطا کردی گئیں اور فرشتہ نے اس کو دُعا دی کہ خدا تیرے اس مال میں برکت دے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور پوچھا تجھ کو کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا۔ صرف یہ کہ خداوند تعالے میری بینائی مجھ کو واپس مرحمت فرمادے تاکہ میں اپنی آنکھوں سے لوگوں کو دیکھوں حضورؐ

هَيْاَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهٗ كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْاَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَّابْنُ سَبِيْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور خدا نے اس کی بینائی اس کو مرحمت فرما دی۔ پھر فرشتہ نے اس سے پوچھا کس قسم کا مال تجھ کو پسند ہے؟ اس نے کہا بکریاں۔ چنانچہ اس کو زیادہ بچے دینے والی بکریاں دے دی گئیں۔ پس ان تینوں کے مال میں خدا نے برکت دی اور کوڑھی اور گنجے کے اونٹوں اور گایوں سے جنگل بھر گئے اور اندھے کی بکریوں کے ریوڑ تمام وادیوں میں نظر آنے لگے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد فرشتہ اپنی اسی شکل وصورت میں جس میں پہلے آیا تھا کوڑھی کے پاس پہنچا اور کہا میں ایک مسکین آدمی ہوں میرا سفر کا سامان جاتا رہا ہے پس اب منزلِ مقصود تک پہنچنا خدا کی مہربانی سے ہو سکتا ہے یا تیرے سبب سے، پس میں تجھ سے اس کی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تجھ کو اچھا رنگ اچھی جلد اور مال دیا ہے ایک اونٹ مانگتا ہوں کہ اس کے ذریعہ اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤں۔ کوڑھی نے اس کے جواب میں کہا میرے اوپر بہت سے حقوق ہیں یعنی بہت سے حقدار موجود ہیں۔ ان کی موجودگی میں تجھ کو کوئی حق نہیں پہنچتا) فرشتہ نے اس کے جواب میں کہا۔ میں تجھ سے واقف ہوں تو وہی کوڑھی ہے جس سے لوگ نفرت کرتے تھے۔ اور تو فقیر تھا خدا نے تجھ کو مال عطا فرمایا۔ کوڑھی نے اس کے جواب میں کہا یہ مال مجھ کو نسلاً بعد نسلٍ اپنے خاندان سے ملا ہے۔ فرشتے نے کہا تو جھوٹا ہے تو خدا تعالےٰ تجھ کو پھر ویسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اپنی اسی صورت میں گنجے کے پاس پہنچا اور اس سے بھی کہا جو کچھ کوڑھی سے کہا تھا اور اس نے بھی وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا۔ پس فرشتہ نے کہا تو جھوٹا ہے تو خدا تجھ کو ایسا ہی کر دے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد فرشتہ اپنی اسی شکل میں اندھے کے پاس پہنچا ہے، اور کہا ہے کہ میں ایک مردِ مسکین اور مسافر ہوں میرا سامانِ سفر جاتا رہا ہے، پس اب منزلِ مقصود تک پہنچنا خدا کی عنایت سے ممکن ہے یا تیرے ذریعہ سے۔ لہٰذا میں تجھ سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تجھ کو دوبارہ بینائی بخشی ہے، ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس کے ذریعہ سے اپنا سفر پورا کر لوں۔ اندھے نے یہ سنکر کہا۔ میں واقعی اندھا تھا اللہ تعالےٰ نے میری بینائی مجھ کو واپس بخشی، پس تجھ کو جتنی (بکریاں) ضرورت ہو لے جا اور جس قدر تیرا جی چاہے چھوڑ جا۔ قسم ہے خدا کی میں تجھ کو تکلیف نہیں دوں گا اس چیز کی واپسی کے لئے جو تو لے گا۔ فرشتہ نے یہ سنکر کہا تو اپنا مال اپنے پاس رکھ، تم لوگوں کا امتحان لیا گیا تھا، خدا تجھ سے راضی اور خوش ہوا۔ اور تیرے (اُن ساتھیوں سے خدا ناراض ہوا۔
(بخاری ومسلم)

کسی سائل کو واپس لوٹانے سے بہتر ہے کہ اسے کچھ نہ کچھ دے دیا جائے۔

۱۷۸۵ وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى اَسْتَحْيِيْ فَلَا اَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا اَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت امِ بجیدؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! مسکین میرے دروازہ پر آکر کھڑا ہوتا ہے اور مجھ کو شرم آتی ہے اس لئے کہ اس کو دینے کے لئے میں اپنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ فِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُّحْرَقًا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

گھر میں کچھ نہیں پاتی۔ آپ نے فرمایا اگر تیرے پاس جلا ہوا کھر بھی موجود ہو تو وہی اس کے ہاتھ پر رکھ دے یعنی معمولی سے معمولی چیز ہی دیدے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

ایک سبق آموز واقعہ

۱۴۸۶/۲۲ وَعَنْ مَوْلٰى لِعُثْمَانَ قَالَ أُهْدِيَ لِأُمِّ سَلَمَةَ بِضْعَةٌ مِّنْ لَّحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَطْعَمُهٗ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِيْ فَأْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت عثمان رضؓ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضؓ کو (دیئے ہوئے) گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ کے طور پر بھیجا گیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت پسند تھا۔ ام سلمہ رضؓ نے خادمہ سے کہا کہ اس گوشت کو گھر میں رکھ دے شاید نبی صلے اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں۔ چنانچہ لونڈی نے گوشت کو طاقچہ میں رکھ دیا پھر ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ اے گھر والو! صدقہ دو، اللہ تعالےٰ تم کو برکت دے۔ اس سے کہا گیا خدا تجھ کو برکت دے۔ سائل یہ سنکر چلا گیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور فرمایا۔ ام سلمہ رضؓ تمہارے ہاں کوئی چیز ہے کہ میں اس کو کھاؤں؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ پھر ام سلمہ رضؓ نے لونڈی سے کہا، جا اور وہ گوشت لے آ۔ لونڈی گئی اور طاقچہ میں گوشت کو نہ پایا بلکہ اس کی جگہ سفید پتھر کا ایک ٹکڑا دیکھا (نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب واقعہ معلوم ہوا) تو آپ نے فرمایا وہ گوشت سفید پتھر کا ٹکڑا بن گیا اس لئے کہ تم نے اسے سائل کو نہیں دیا۔ (بیہقی)

خدا کے نام پر سوال کرنے والے کا سوال پورا نہ کرنے کی مذمت

۱۴۸۷/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيْلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِيْ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو اس شخص کو نہ بتلاؤں جو لوگوں میں خداوند تعالےٰ کے نزدیک سب سے بُرا ہے؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ صلعم آپ نے فرمایا لوگوں میں بدترین شخص خدا کے نزدیک وہ ہے جس سے اللہ تعالےٰ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔ (احمد)

مال وزر کے بارہ میں حضرت ابوذر رضؓ کا مسلک اور ان کا جذبۂ زہد

۱۴۸۸/۲۴ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهٗ وَبِيَدِهٖ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَصِلُ فِيْهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ أَبُوْ ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ لِيْ هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا أُنْفِقُهٗ وَ

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عثمان رضؓ سے حاضری کی اجازت چاہی۔ حضرت عثمان رضؓ نے اجازت دے دی۔ اس وقت ابوذر رضؓ کے ہاتھ میں لاٹھی تھی (جب ابوذر بیٹھ گئے) حضرت عثمان رضؓ نے (کعب رضؓ سے جو وہاں موجود تھے) کہا۔ اے کعب رضؓ! عبد الرحمٰن نے وفات پائی اور مال چھوڑ گئے پس تم اس مال کی نسبت کیا رائے رکھتے ہو؟ حضرت کعب رضؓ نے کہا اگر وہ مال میں سے خدا کا حق نکالتے تھے، یعنی زکوٰۃ ادا کرتے تھے تو کچھ مضائقہ نہیں (یعنی اس کو جمع کر کے چھوڑ جانے پر کوئی خوف نہیں۔ یہ سنکر) ابوذر رضؓ

يُقْبَلُ مِنِّيْ اَدَرُ خَلْفِيْ مِنْهُ سِتَّ اَوَاقِيْ اَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا عُثْمَانُ اَسَمِعْتَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

نے اپنی لکڑی اوٹھائی اور کعب کو مارا اور پھر کہا۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا اگر میرے پاس یہ پہاڑ (اُحُد) سونے کا ہو، تو خرچ کر دوں میں اس کو اور امید رکھی جائے مجھ سے یہ کہ چھوڑ جاؤں میں اس میں سے چھ اوقیہ (یعنی دو سو چالیس درہم۔ اس کے بعد ابوذر رض نے (امیر المؤمنین) حضرت عثمان رض کو مخاطب کرکے کہا، عثمان رض! میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں، تم نے بھی اس کو سنا ہے تین مرتبہ ابوذر رض نے یہ الفاظ کہے۔ حضرت عثمان رض نے کہا ہاں (میں نے بھی سُنا ہے)۔ (احمد)

ماسوا اللہ کی طرف التفات مقام قرب سے باز رکھتا ہے

۱۴۸۹/۲۵ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَآئِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا عَنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عقبہ بن حارث رض کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ آپ سلام پھیر کر فوراً اٹھے اور لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے اپنی بعض بیویوں کے گھر کی طرف متوجہ ہوئے۔ لوگ یہ دیکھ کر گھبرا گئے۔ جب آپ واپس آئے اور دیکھا کہ لوگ آپ کی عجلت سے حیران ہیں تو فرمایا مجھ کو سونے کی ایک چیز یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی پس بُرا جانا میں نے کہ وہ چیز مجھ کو تقرب الٰہی سے باز رکھے پس میں اس کو تقسیم کر دینے کے لئے دے آیا۔ (بخاری)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِّنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا میں سونے کا ایک ڈلا گھر میں چھوڑ آیا تھا جو زکوٰۃ کا تھا پس میں نے اس کو بُرا سمجھا کہ رات کو اس کو اپنے پاس رکھوں۔

نبی اپنے پیچھے مال نہیں چھوڑتا

۱۴۹۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللهِ لَوْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے زمانہ میں میرے پاس آپ کے چھ یا سات دینار رکھے (اشرفیاں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں لیکن آپ کے درد یا بیماری نے مجھ کو مشغول رکھا اور میں ان کو تقسیم نہ کر سکی اس کے بعد پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ وہ چھ یا سات اشرفیاں کیا ہوئیں؟ میں نے عرض کیا آپ کی بیماری کی مشغولیت کے سبب میں ان کو تقسیم نہ کر سکی۔ پھر آپ نے ان اشرفیوں کو طلب فرمایا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے نبی کا یہ خیال ہے کہ وہ خدائے عزوجل سے ملاقات کرے اس حال میں کہ یہ اشرفیاں اس کے پاس ہوں۔ (احمد)

ذخیرہ اندوزی کی بجائے توکل علی اللہ کی تعلیم

۱۴۹۱/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَّعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ اِدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رض کے پاس آئے اُن کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا بلال رض یہ کیا ہے؟ بلال رض نے عرض کیا۔ ایک چیز ہے جس کو میں نے کل کے لئے

فَقَالَ اَمَا تَخْشٰی اَنْ تَرٰی لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَنْفِقْ یَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ)

جمع کیا ہے (یعنی آیندہ کے لئے)۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو اس سے نہیں ڈرتا کہ دوزخ کی آگ میں قیامت کے دن اس کا بخار ہے؟ بلالؓ اس کو خرچ کردے اور عرش عظیم کے مالک سے افلاس و فقر کا خوف نہ کر۔ (بیہقی)

سخاوت کی فضیلت

۱۶۹۲/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِیًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ یَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِی النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِیْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ یَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَهُ النَّارَ (رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، سخاوت ایک درخت ہے جنت میں، پس جو شخص سخی ہوگا وہ اس درخت کی ٹہنی پکڑلے گا اور وہ ٹہنی اس وقت تک نہ چھوڑے گی جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کرلے گی اور بخل ایک درخت ہے دوزخ میں، پس جو شخص بخیل ہوگا وہ اس درخت کی ایک ٹہنی پکڑلے گا اور وہ ٹہنی اس کو اس وقت تک نہ چھوڑے گی جب تک اس کو دوزخ میں داخل نہ کرلے گی۔ (بیہقی در شعب الایمان)

صدقہ دافع بلا ہے

۱۶۹۳/۲۹ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاهَا۔ (رَوَاهُ رَزِیْنٌ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلدی کرو صدقات وخیرات دینے میں (یعنی مرنے سے پہلے پہلے صدقہ وخیرات کرو) اس لئے کہ صدقہ سے بلا نہیں بڑھتی (یعنی صدقہ بلا کو روکتا ہے)۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ — خیرات اور صدقہ کی فضیلت کا بیان

فصل اوّل

خدا کی راہ میں خرچ کیا جانے والا غیر حلال مال قبول نہیں ہوتا

۱۶۹۴/۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتَقَبَّلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰی تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خیرات کرے کھجور کے برابر پاک وحلال کمائی سے اور خدا تعالیٰ پاک و حلال ہی کو قبول کرتا ہے وہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر پالتا اور بڑھاتا ہے اس خیرات کو خیرات کرنے والے کے لئے جس طرح کہ پالتا ہے کوئی تمہارا اپنے بچھڑے کو یہاں تک کہ ہوجاتی ہے وہ خیرات (یا اس کا ثواب) پہاڑ کے مانند۔ (بخاری ومسلم)

صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا

۱۶۹۵/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا (بلکہ اس میں برکت ہوتی ہے) اور کسی کا قصور معاف کردینے سے (انتقام کی قدرت رکھنے کے باوجود) اللہ تعالیٰ اس بندے کی (جس نے معاف کیا) عزت بڑھاتا ہے اور

نہیں تواضع کرتا کوئی شخص خدا کے لئے مگر خدا اس کا رتبہ بڑھاتا ہے۔ (مسلم)

اعمالِ خیر سے منسوب جنت کے دروازے

۱۴۹۶/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دوہری یا دوگنی چیز خدا کی راہ میں خرچ کرے (مثلاً دو روپے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے) تو بلایا جائے گا اس کو بہشت دروازوں سے اور جنت کے کئی دروازے ہیں۔ پس جو شخص نمازی ہوگا (یعنی زیادہ نماز پڑھنے والا) اس کو جنت کے بابُ الصّلوٰۃ سے بُلایا جائے گا۔ اور جو شخص جہاد کرنے والا ہے (یعنی خدا کی راہ میں بہت لڑا ہے) اس کو بابُ الجہاد سے بُلایا جائے گا اور جس شخص نے بہت خیرات کی ہے اس کو بابُ الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ رکھنے والا ہے (یعنی جس نے کثرت سے روزے رکھے ہیں) اس کو بابُ الرّیان سے بلایا جائے گا۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر رض نے کہا کہ بظاہر اس کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ان سب دروازوں سے کسی کو بلایا جائے (جبکہ اس کو ایک دروازہ سے بلایا جاچکا اور وہ جنت میں داخل ہو چکا ہو) لیکن بایں ہمہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کو سارے دروازوں سے بلایا جائے۔ آپ نے فرمایا ہاں اور مجھ کو امید ہے (اے ابوبکر رض) تم ان لوگوں میں سے ہوگے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوبکر رض کا مرتبۂ عبودیت

۱۴۹۷/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر رض نے عرض کیا میں۔ پھر آپ نے پوچھا تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضی نے عرض کیا میں۔ پھر آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر رضی نے عرض کیا میں نے۔ پھر آپ نے پوچھا تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی؟ ابوبکر رض نے عرض کیا میں نے۔ آپ نے فرمایا جس میں یہ باتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا۔ (مسلم)

کمتر چیز کے تحفہ کو حقیر نہ سمجھا جائے

۱۴۹۸/۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو مخاطب کر کے کہ اے مسلمان عورتو! نہ حقیر سمجھے کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو (ہدیہ یا صدقہ بھیجنے میں) اگرچہ وہ بکری کی کھری ہی کیوں نہ ہو (بخاری و مسلم)

ہر نیک عمل صدقہ ہے

۱۴۹۹/۶ وَعَنْ جَابِرٍ وَّحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رض اور حذیفہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

کسی بھی نیک کام کو کمتر نہ جانو

۱۸۰۰ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَّلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی میں سے تُو کسی چیز کو حقیر اور معمولی نہ جان اگرچہ (وہ نیکی یہی ہو کہ) تو اپنے بھائی سے بشاش چہرہ بنا کر ملاقات کرے۔ (مسلم)

کماؤ اور خیرات کرو

۱۸۰۱ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْہِ فَیَنْفَعُ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ یَفْعَلْ قَالَ فَیُعِیْنُ ذَا الْحَاجَۃِ الْمَلْھُوْفِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْہُ قَالَ فَیَاْمُرُ بِالْخَیْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْہُ قَالَ فَیُمْسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّہٗ لَہٗ صَدَقَۃٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔ صحابہ رضہ نے پوچھا اگر کسی کے پاس (صدقہ دینے کو) کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا دونوں ہاتھوں سے کام کرکے مال حاصل کرے، اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور خیرات بھی کرے۔ صحابہ رضہ نے پھر پوچھا اگر اس کی بھی قوت نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا غمگین حاجتمند اور دردخواہ کی مدد کرے (جسم سے یا مال سے) صحابہ رضہ نے عرض کیا اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا نیک کاموں کی ہدایت کرے۔ صحابہ رضہ نے عرض کیا اگر ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا اپنے آپ کو برائی سے بچائے (یعنی نہ تو خود بُرا کام کرے اور نہ دوسروں کو برے کام میں مبتلا ہونے دے) بس یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

اپنے جسم کے مفاصل کی طرف سے بطورِ شکر صدقہ دینا چاہیئے

۱۸۰۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَّیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَابَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْھَا اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَّالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ خُطْوَۃٍ یَّخْطُوْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَّیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے بدن میں جتنے جوڑ ہیں ان میں سے ہر ایک پر صدقہ واجب ہے روزانہ۔ پس دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا یہ بھی صدقہ ہے، اور مددینی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں یا اس کا سامان بار کرنے میں یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور برائے نماز مسجد جانے میں جو قدم اُٹھاتا ہے یہ بھی صدقہ ہے اور راستہ سے کسی موذی چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

مفاصل جسم کی تعداد اور ان کی نارِ دوزخ سے حفاظت

۱۸۰۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِقَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلٰثِمِائَۃِ مَفْصِلٍ فَمَنْ کَبَّرَ اللّٰہَ وَحَمِدَ اللّٰہَ وَھَلَّلَ اللّٰہَ وَسَبَّحَ اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْکَۃً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَھٰی عَنْ مُّنْکَرٍ عَدَدَ تِلْکَ السِّتِّیْنَ وَالثَّلٰثِ مِائَۃِ فَاِنَّہٗ یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَہٗ عَنِ النَّارِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پیدا کیا گیا ہے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر (یعنی اس کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) پس جو شخص اللہ اکبر کہے اللہ کی حمد کرے لا الٰہ الا اللہ کہے سبحان اللہ کہے اور اللہ سے استغفار کرے اور دور کرے پتھر کو لوگوں کے راستہ سے یا ہڈی اور کانٹے کو راستے سے ہٹائے یا نیک بات کسی کو بتائے اور بُری بات سے روکے اور یہ سب باتیں تین سو ساٹھ تک ہو جائیں تو وہ شخص اس روز اس طرح چلتا ہے گویا اس نے اپنے آپ کو آگ سے دور رکھا ہے۔ (مسلم)

صدقاتِ معنوی

۱۸۰۴ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةً وَّنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً وَّفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر تسبیح (یعنی سُبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تکبیر (یعنی اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے اور ہر تحمید (یعنی الحمدُ للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنا) صدقہ ہے اور نیک بات کی ہدایت کرنا صدقہ ہے اور بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور بیوی یا لونڈی سے مجامعت کرنا صدقہ ہے۔ صحابہؓ نے یہ سنکر پوچھا یا رسول اللہؐ ہم میں سے ایک آدمی اپنی شہوت کو پوری کرتا ہے اور اس میں بھی اس کو ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ یہ تو بتلاؤ کہ اگر وہ حرام میں اپنی شہوت کو پورا کرتا تو اس پر گناہ ہوتا یا نہیں اسی طرح اس کا حلال طریقہ پر شہوت کو پورا کرنا موجب ثواب ہے۔ (مسلم)

بہترین صدقہ

۱۸۰۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین صدقہ وہ زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو کسی کو دودھ پینے کے لئے عاریتاً دے دی جائے اور پھر وہ زیادہ دودھ دینے والی بکری جو دودھ پینے کے لئے کسی کو دے دی جائے کہ وہ صبح کو برتن بھر کر دودھ دیتی ہے اور شام کو بھی برتن بھر دیتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

کھیتی کا نقصان اور اس پر ثواب

۱۸۰۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیت بوئے اور اس میں سے انسان پرند اور چرند کھائیں تو یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس میں سے جو کچھ چرایا جائے وہ بھی صدقہ ہے۔

جانوروں کے ساتھ حسن سلوک ثواب کا باعث ہوتا ہے

۱۸۰۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَّرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَاْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِيْلَ اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بدکار عورت کی بخشش کی گئی (اس بنا پر) کہ وہ راستے سے گزر رہی تھی کہ اس نے کنویں کے پاس ایک کتا دیکھا جو پیاس سے اپنی زبان نکالے ہوئے تھا اور قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر دے پس اس عورت نے اپنا موزہ نکالا اور اپنی اوڑھنی میں باندھ کر کنویں سے اس کے لئے پانی کھینچا۔ اس کام کے سبب اس کی بخشش کی گئی۔ پوچھا گیا کیا جانوروں پر احسان کرنے میں بھی ہم کو ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہر جاندار کے احسان کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جانوروں کے ساتھ بے رحمی باعث گناہ ہے

۱۸۰۸/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کے سبب عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوکی مرگئی۔ وہ نہ تو اس کو کھانے کو دیتی اور نہ کھولتی تھی کہ زمین کے جانوروں میں سے وہ کچھ کھالیتی۔ (بخاری ومسلم)

راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنے کا اجر

۱۸۰۹/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّیَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک ایسے درخت کے ٹہنے پر سے گزرا جو درمیان راہ میں واقع تھا اور کہا کہ میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے دور کروں گا تاکہ وہ اس سے اذیت نہ پائیں پس داخل کیا گیا اس کو جنت میں (اس کے اس عمل کی بنا پر)۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۱۰/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ كَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک شخص کو جنت میں دیکھا کہ موج مارتا پھرتا تھا محض اس بنا پر کہ اس نے راستہ پر سے ایک درخت کو کاٹ کر پھینک دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مسلم)

۱۸۱۱/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوبرزہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا نبی اللہ! مجھ کو کوئی ایسی بات بتائیے کہ میں اس سے نفع پاؤں۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کے راستے سے موذی چیز کو دور کیا کر (مسلم)

وَسَنَذْكُرُ حَدِیْثَ عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِیْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اور عنقریب عدی بن حاتم کی حدیث "اتقوا النار" علامات نبوت کے باب میں انشاء اللہ ہم بیان کریں گے۔

فصل دوم

رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم

۱۸۱۲/۱۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَیْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کا چہرہ دیکھ کر مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔ آپ نے سب سے پہلے (مدینہ پہنچ کر) فرمایا۔ لوگو! اسلام کو پھیلاؤ، یعنی پکار کر کہو (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ رشتہ داروں سے سلوک کرو اور رات کو اس وقت نماز پڑھو جب کہ لوگ سوتے ہیں۔ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے۔ (ترمذی)

غریبوں کو کھانا کھلانے کا حکم

۱۸۱۳/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوْا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرو (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ۔ بلند آواز سے

الطَّعَامَ وَ افْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)

سلام کرو تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو گے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

صدقہ، خاتمہ بخیر کی سعادت سے نوازتا ہے

۱۸۱۴/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ خدا کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی)

ہر نیکی صدقہ ہے

۱۸۱۵/۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ امر بھی نیکی میں داخل ہے کہ تو اپنے چہرے کو بشاش بنا کر اپنے بھائی سے ملاقات کرے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی بھر دے۔ (احمد۔ ترمذی)

۱۸۱۶/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيَّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا ہنسنا یا مسکرانا صدقہ ہے اور تیرا نیک بات کہنا صدقہ ہے اور تیرا بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور تیرا کسی بے نشان زمین میں راستہ بتا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور اندھے کو یا اس شخص کو جس کو کم نظر آتا ہو ہاتھ پکڑ کر لے جانا تیرے لئے صدقہ ہے اور راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی کا دور کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے بھائی کے ڈول میں پانی بھر دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ (ترمذی۔ اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

کنواں کھدوانا بہترین صدقہ

۱۸۱۷/۲۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت سعد بن عبادہ رضہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسولؐ! ام سعد رضہ (یعنی والدہ) فوت ہو گئیں، پس کونسا صدقہ بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا پانی۔ پس حضرت سعد رضہ نے کنواں کھودا اور کہا یہ کنواں صدقہ ہے ام سعد کے لئے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

غرباء مساکین کو کپڑا پہنانے کی فضیلت

۱۸۱۸/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے اللہ تعالےٰ اس کو بہشت کے سبز حلّوں میں سے حلّہ پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے اللہ تعالےٰ اس کو بہشت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مُہر کی ہوئی شراب میں سے پلائے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے صدقات بھی ہیں

۱۸۱۹/۲۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الخ (یعنی نیکی یہی نہیں ہے کہ اپنے منہ کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

پانی و نمک دینے سے انکار نامناسب ہے

۱۸۲۰/۲۷ وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت بُہیسہ رضؓ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ اُن کے والد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسُول اللہ! وہ کونسی چیز ہے جس سے منع کرنا یا جس کو نہ دینا جائز نہیں ہے آپ نے فرمایا پانی۔ پھر پوچھا اور کونسی چیز ہے جس کو نہ دینا ممنوع ہے؟ آپ نے فرمایا نمک۔ پھر پوچھا اور کونسی چیز ہے جس سے انکار کرنا منع ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے لئے بھلائی کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

بنجر زمین کو قابل کاشت بنانا کار ثواب ہے

۱۸۲۱/۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ وَّمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خشک و بنجر زمین کو آباد کیا (یعنی افتادہ زمین پر کھیتی کی تو اس میں بھی اس کے لئے ثواب ہے اور جو چیز کھیت میں سے (جانور یا آدمی) کھا جائیں، وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (دارمی)

کوئی چیز عاریۃً یا قرض دینے کی فضیلت

۱۸۲۲/۲۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت براء رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو دودھ پینے کے لئے دودھ کا جانور دے یا زرِ نقد قرض دے یا گلی کوچہ میں کسی کو راہ بتلائے اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

نصائح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۲۳/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهِ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَ

حضرت ابی جُرَیّ جابر ابن سُلیم کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو میں نے دیکھا ایک شخص کو کہ لوگ اس کی رائے پر چلتے ہیں۔ یعنی جو کچھ وہ کہتا ہے لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا یہ خدا کے رسول ہیں ان پر خدا کی رحمت ہو اور سلام۔ میں آپ کے پاس گیا اور کہا عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ میں نے دو مرتبہ یہ الفاظ کہے۔ آپ نے فرمایا عَلَيْكَ السَّلَامُ نہ کہو کیونکہ علیک السلام کہنا میت کی دُعا ہے بلکہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کہو۔ میں نے کہا تم خدا کے رسول ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں، میں اس خدا کا رسول ہوں کہ جب تجھ کو کوئی ضرر پہنچے اور تو اس کو پکارے تو

اِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُءٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ۔

وہ دُور کر دے تیری تکلیف کو اور تو قحط سالی میں مُبتلا ہو کر اس کو پکارے تو وہ زمین پر بے حد پیدا کرے اور جب تو کسی ایسی زمین میں ہو جو پانی اور درخت سے خالی ہو یا کسی ایسے جنگل میں ہو جو آبادی سے دُور ہو اور تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس سے دُعا کرے تو وہ تیرے لئے تیری سواری کو واپس بھیج دے۔ جابر رض کا بیان ہے یہ سُن کر میں نے عرض کیا۔ مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا تو کسی کو بُرا نہ کہہ۔ جابر رض کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو بُرا نہ کہا نہ آزاد کو نہ غلام کو، نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو۔ پھر آپ نے فرمایا نیکی کی کسی بات کو حقیر مت سمجھ اور جب تو اپنے بھائی سے بات کرے تو اپنے چہرے کو شگفتہ بنا کر بات کر کہ یہ بھی نیکی میں سے ہے اور اپنی ازار (تہبند) کو نصف پنڈلی تک اونچا رکھ اور اگر اتنا اونچا تجھ کو پسند نہ ہو تو ٹخنوں تک اور ازار کو نیچا لٹکانے سے خود کو بچا۔ اس لئے کہ یہ تکبّر کی علامت ہے اور خدا تعالیٰ تکبّر کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو شخص تجھ کو گالی دے اور شرمندہ کرے تیرے اس عیب کی بنا پر جو اس کو معلوم ہے۔ مگر تو اس کے عیب پر جو تجھے معلوم ہے اس کو شرم نہ دلا اس لئے کہ اس کا گناہ اسی پر ہوگا۔ (ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تیرے لئے اس کا ثواب ہوگا اور اس پر اس کا وبال۔

جو خدا کی راہ میں خرچ کر دیا وہ باقی ہے اور جو موجود رہا وہ ذاتی ہے

۱۸۲۴/۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ صحابہ رض نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ کیا اس بکری میں سے کچھ باقی ہے؟ عائشہ رض نے کہا صرف ایک شانہ باقی بچا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ساری بکری باقی ہے (یعنی اس کا ثواب) بجز شانہ کے۔ (ترمذی)

دوسروں کی ستر پوشی کرنے والے کا خدا محافظ

۱۸۲۵/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے تو جب تک اس کپڑے کی ایک دھجی بھی باقی رہے گی وہ شخص (پہنانے والا) خدا کی امان میں رہے گا۔ (احمد۔ ترمذی)

پوشیدہ طور پر صدقہ دینے کی فضیلت

۱۸۲۶/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُّحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ ایک تو وہ جو رات کو اُٹھ کھڑا ہوا اور قرآن کی تلاوت کرے۔ دوسرا وہ شخص جو (نفل) صدقہ

شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهٖ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ۔)

دائیں ہاتھ سے اس طرح دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر میں شامل ہوا اس کے ساتھیوں کو شکست ہوگئی ہو اور وہ دشمن کے سامنے ٹھہرا رہے۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اس کا ایک راوی ابوبکر بن عیاش بہت غلطی کرتا ہے۔

۱۸۲۷/۳۴ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمُ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کو خدا تعالےٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے۔ جن لوگوں کو خدا دوست رکھتا ہے ان میں ایک تو وہ ہے جس نے ایک ایسے شخص کو صدقہ دیا جو اپنی قوم کے پاس مانگنے گیا تھا اور اس نے قوم سے حق قرابت کے نام پر نہیں بلکہ خدا کے نام پر سوال کیا تھا لیکن قوم نے اس کو دینے سے انکار کر دیا۔ پس قوم ہی میں سے ایک شخص باہر نکلا۔ آگے بڑھا اور چپکے سے اس طرح اس کے سوال کو پورا کر دیا کہ سوائے خدا تعالےٰ کے اور اس شخص کے جس کو دیا کسی کو اس کے دینے کا پتہ نہ چلا اور دوسرا وہ شخص جو قوم کے ساتھ ساری رات چلا یہاں تک کہ جب نیند بہت ہی پیاری ہوگئی، اتنی پیاری کہ اپنے مساوی چیز سے بھی زیادہ پیاری اور سب لوگ سو رہے ہوں تو وہ (ان کو سوتا چھوڑ کر) اٹھ کھڑا ہوا خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑانے لگا اور قرآن مجید پڑھنے لگا۔ اور تیسرا وہ شخص جو ایک لشکر میں تھا۔ لشکر کا دشمن سے مقابلہ ہوا اور شکست ہوئی مگر یہ شخص برابر دشمن کے سامنے سینہ سپر رہا یہاں تک کہ شہید ہوگیا یا فتح پائی۔ اور وہ تین اشخاص جن سے اللہ تعالےٰ بغض رکھتا ہے، ان میں ایک تو وہ بوڑھا ہے جو زنا کرے اور دوسرا تکبر کرنے والا فقیر ہے اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا۔ (ترمذی) اور نسائی نے اسی طرح روایت کیا اور ثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمْ نہیں بیان کیا

۱۸۲۸/۳۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيْحُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی پھر پہاڑ پیدا کئے اور ان کو زمین پر قائم کیا پس زمین ٹھہر گئی اور فرشتے حیران رہ گئے پہاڑوں کی سختی سے چنانچہ انھوں نے پوچھا اے پروردگار! کیا پہاڑ سے بھی سخت تر کوئی چیز تیری مخلوقات میں سے ہے؟ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہاں لوہا ہے پھر فرشتوں نے پوچھا۔ اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں آگ ہے۔ فرشتوں نے پھر پوچھا اے پروردگار! تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں پانی ہے۔ فرشتوں نے پھر پوچھا اے رب کیا تیری مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں ہوا ہے۔

خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَذُكِرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ)

فرشتوں نے پوچھا اے رب! کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں آدم کا بیٹا انسان ہے جو سیدھے ہاتھ سے اس طرح خیرات کرتا ہے کہ اُلٹے ہاتھ سے بھی چھپاتا ہے۔ (ترمذی) اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اور معاذ رضؓ کی حدیث کہ صدقہ گناہوں کو بجھاتا ہے کتاب الایمان میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل سوم

دُو دُو چیزیں خیرات کرنے کی فضیلت

۱۸۲۹/۳۶ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال میں سے دُو دُو چیزیں خرچ کرے تو جنت کے سارے دربان اس کا استقبال کریں گے اور ان میں سے ہر ایک اس کو اس چیز کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہے۔ ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اس کی کیا صورت ہے (یعنی دُو دُو چیزیں کس طرح خرچ کی جائیں؟) آپ نے فرمایا اگر اونٹ ہیں تو دو اونٹ اور گائیں ہیں تو دُو گائیں۔ (نسائی)

قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا

۱۸۳۰/۳۷ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت مرثد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابیوں نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔ (احمد)

عاشورہ کے دن زیادہ خرچ کرو

۱۸۳۱/۳۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ رَزِينٌ) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ)۔

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خرچ میں کشادگی کرے اپنے اہل و عیال پر عاشورہ کے دن، تو خداوند تعالیٰ پورے سال اس پر کشادگی کرے گا۔ سفیان ثوریؒ کا بیان ہے کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا اور ایسا ہی پایا۔ (رزین) اور بیہقی نے یہ حدیث ابن مسعودؓ، ابوہریرہؓ، ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے روایت کی ہے اور ابن مسعودؓ کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

صدقہ کا ثواب چند در چند ہے

۱۸۳۲/۳۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيدُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں کہ ابوذر رضؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے نبی اللہ! مجھ کو بتلا دیجئے کہ صدقہ کا ثواب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دُوگنا اور دُوگنے سے بھی دُوگنا اور خدا تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ۔ (احمد)

بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ — بہترین صدقہ کا بیان

فصل اوّل

بہترین صدقہ؟

۱۸۳۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحَکِیْمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَکِیْمٍ وَحْدَهٗ)

حضرت ابوہریرہؓ اور حکیم بن حزام کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بے پروائی کے ساتھ دیا جائے اور شروع کر صدقہ اُس شخص سے جس کا نفقہ تجھ پر واجب ہے۔ (بخاری)

اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے

۱۸۳۴ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا کَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابومسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جب اپنے اہل وعیال پر کچھ خرچ کرتا ہے اور اس سے ثواب کی توقع رکھتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہی شمار ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۸۳۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَّدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَّدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا اَلَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو خدا کی راہ میں، اور ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو غلام آزاد کرنے میں، اور ایک دینار ہے جس کو صدقہ کرے تو مسکین پر اور ایک دینار ہے جس کو خرچ کرے تو اپنے اہل پر ان میں سب اپنے اعتبار سے وہ دینار سب سے بڑا ہے جس کو خرچ کیا تو نے اپنے گھر والوں پر۔ (مسلم)

بہترین مصرف

۱۸۳۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُّنْفِقُهٗ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُهٗ عَلٰی دَابَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُهٗ عَلٰی اَصْحٰبِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین دینا جس کو خرچ کرتا ہے آدمی وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں پر اور وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے اپنے اس جانور پر جس کو پالا ہے اس نے جہاد کے لئے اور وہ دینار ہے جس کو خرچ کرتا ہے وہ اپنے دوستوں پر جب کہ وہ جہاد میں مشغول ہوں۔ (مسلم)

اولاد پر خرچ کرنا صدقہ ہے

۱۸۳۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِیْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت اُم سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ اگر میں ابوسلمہؓ کے بیٹوں پر جو میرے بیٹے بھی ہیں خرچ کروں، تو کیا مجھ کو اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا۔ تو خرچ کر اُن پر تجھ کو ثواب ملے گا اس کا جو خرچ کرے گی تو ان پر۔ (بخاری ومسلم)

اپنی بیوی یا اپنے شوہر کو صدقہ دینے کا مسئلہ

۱۸۳۸ وَعَنْ زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے گروہ خواتین! خیرات کرو اگرچہ وہ تمہارے زیورات ہی میں سے کیوں نہ ہو۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وعظ سُن کر جب میں اپنے شوہر عبد اللہؓ کے پاس پہنچی تو میں نے ان سے کہا کہ تم ایک مفلس آدمی ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خیرات کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا تم آں حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کرو کہ اگر میں تم پر اور تمہاری اولاد (یعنی اپنے شوہر عبد اللہ اور ان کے بچوں) پر خرچ کروں تو یہ کافی ہوگا یا نہیں؟ (اگر یہ کافی ہو تو میں تم پر خرچ کروں) ورنہ پھر دوسروں کو صدقہ دوں؟ زینبؓ کہتی ہیں عبد اللہؓ نے یہ سُن کر مجھ سے کہا کہ تم ہی جاؤ (اور آں حضرتؐ سے دریافت کرو) زینبؓ کہتی ہیں کہ میں گئی اور دیکھا کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھی ہے اس کی حاجت بھی میری ہی حاجت کے مانند تھی وہ بھی یہی بات دریافت کرنے آئی تھی۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں غیر معمولی ہیبت تھی (یعنی لوگوں پر آپ کا رعب اور اثر پڑتا) دفعتاً ہمارے پاس بلالؓ آئے ہم نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرو کہ دو عورتیں دروازہ پر بیٹھی ہیں اور دریافت کرتی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہروں اور ان یتیم بچوں کو جو اُن کی پرورش میں ہیں صدقہ دیں، تو کیا یہ کافی ہوگا اور حضورؐ سے یہ ذکر نہ کرنا کہ پوچھنے والی عورتیں کون ہیں۔ زینبؓ بیان کرتی ہیں کہ بلالؓ چلے گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ پوچھا۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ دونوں عورتیں کون ہیں؟ بلالؓ نے کہا ایک انصاری عورت ہے اور دوسری زینبؓ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کونسی زینب؟ بلال رضؓ نے کہا۔ عبد اللہ کی بیوی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو دوہرا ثواب ملے گا ایک ثواب تو قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا۔ (بخاری و مسلم)

اپنے اقربا کو صدقہ دینا بڑے ثواب کی بات ہے

۱۸۳۹/۷ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت میمونہ بنت حارث رضؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لونڈی کو آزاد کیا۔ پھر انھوں نے اِس کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم اس لونڈی کو اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو تم کو اجرِ عظیم (بہت زیادہ ثواب) ملتا۔ (بخاری و مسلم)

ہمسایہ کا خیال رکھو

۱۸۴۰/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے آں حضرتؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے دو ہمسایے ہیں میں ان میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں

بَابًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے قریب ہو اُس کو۔ (بخاری)

۱۸۴۱/۹ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو (گوشت یا) شوربا پکائے تو اس میں زیادہ پانی ڈال اور خبرگیری کر (ان سے) اپنے ہمسایوں کی۔ (مسلم)

فصل دوم

کم مال رکھنے والے کا صدقہ افضل ہے

۱۸۴۲/۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے (یعنی زیادہ ثواب رکھتا ہے) آپ نے فرمایا تھوڑے مال والے کا زیادہ کوشش کرنا (یعنی محنت دشقت کی تھوڑی کمائی میں سے دینا) اور صدقہ کی ابتدا ان لوگوں سے کر جن کا نفقہ تجھ پر واجب ہے۔ (ابوداؤد)

اپنے اقرباء کو صدقہ دینا دوہرے ثواب کا باعث ہے

۱۸۴۳/۱۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَّهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سلیمان بن عامر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین کو خیرات دینا ایک ہی صدقہ ہے (یعنی اس کا ایک ہی ثواب ہے) اور قرابت دار کو صدقہ دینا صدقہ بھی ہے اور سلوک بھی (یعنی اس کا دُہرا ثواب ملتا ہے)۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

خرچ کرنے کی ترتیب

۱۸۴۴/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا خرچ کر تو اس کو اپنی ذات پر۔ پھر اس نے کہا میرے پاس ایک دینار ہے۔ فرمایا تو اس کو اپنی اولاد پر خرچ کر۔ پھر اس نے کہا ایک دینار ہے۔ فرمایا اس کو اپنے گھر والوں پر خرچ کر۔ پھر اس نے کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو اپنے خادم پر خرچ کر۔ اس نے پھر کہا ایک دینار اور ہے۔ آپ نے فرمایا اب تو زیادہ جاننے والا ہے[1]۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

بہترین اور بدترین لوگوں میں سے چند کا ذکر

۱۸۴۵/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُّسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ۔

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بتلاؤں سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ یہ وہ آدمی ہے جس نے خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی (یعنی جہاد کا منتظر ہے) پھر آپ نے فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تم کو وہ شخص جو درجہ میں اس کے قریب ہے یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی چند بکریوں کے ساتھ گوشہ نشینی اختیار کرلی ہے اور وہ ان بکریوں میں سے خدا کا حق ادا کرتا ہے (یعنی زکوٰۃ) پھر آپ نے

[1] یعنی اس کے مستحق کے بارے میں تو ہی جان سکتا ہے یا اُس کے تصرف کے بارے میں مناسب ترین صورت تو ہی سوچ سکتا ہے۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ) فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تم کو سب سے بُرے شخص کو؟ یہ وہ ہے جو خدا تعالےٰ کے نام سے بھیک مانگتا ہے اور اس کو نہیں دی جاتی۔ (ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)

سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ جانے دو

۱۸۳۶/۱۴ وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ مَعْنَاہُ)۔

حضرت اُمِّ بُجَید کہتی ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سائل کو کچھ دے کر واپس کرو اگرچہ وہ بُھنا ہوا سُم ہی کیوں نہ ہو۔ (مالک۔ نسائی۔) اور ترمذی و ابوداؤد نے بھی اس حدیث کو انہی معنوں میں روایت کیا ہے۔

دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم

۱۸۳۷/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْکُمْ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ وَمَنْ دَعَاکُمْ فَاَجِیْبُوْہُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْکُمْ مَعْرُوْفًا فَکَافِئُوْہُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُکَافِئُوْنَہٗ فَادْعُوْا لَہٗ حَتّٰی تَرَوْا اَنْ قَدْ کَافَاْتُمُوْہُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے واسطے تم سے پناہ مانگے اس کو پناہ دو اور جو شخص خدا کے نام پر سوال کرے تم اس کو دو اور جو شخص تم کو (دعوت میں) بلائے تو اس کو قبول کرو اور جو کوئی تمہارے ساتھ احسان کرے اس کے احسان کا بدلہ دو (اگر تم بدلۂ احسان سے قاصر ہو) تو محسن کے لئے دُعا کرو حتّٰی کہ تمہارا ضمیر مطمئن ہو جائے کہ تم نے اس (احسان) کا بدل کر دیا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

خدا کے نام پر سوال نہ کرو

۱۸۳۸/۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُسْئَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃُ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، اللہ سے جنّت کے سوا کچھ نہ مانگا جائے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

ابو طلحہؓ کا جذبۂ سخاوت

۱۸۳۹/۱۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اَکْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّکَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرُحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِیْھَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَاءَ وَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ لِّلّٰہِ تَعَالٰی اَرْجُوْ بِرَّھَا وَذُخْرَھَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مدینہ کے انصار میں کھجوروں کے (باغات کے) اعتبار سے ابو طلحہؓ بہت مالدار تھے اور سب سے زیادہ مرغوب و محبوب اُن کو وہ باغ تھا جس کا نام بَیرُحاء تھا۔ یہ باغ مسجدِ نبوی کے بالمقابل تھا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لے جاتے اور اس کا شیریں پانی پیتے تھے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (یعنی نیکی کو ہرگز نہ پا سکو گے جب تک اللہ کی راہ میں اس مال کو خرچ نہ کرو جو تمہیں بہت اچھا لگتا ہے) تو ابو طلحہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اور میرا باغ بیرحاء مجھ کو اپنے مال میں سب سے زیادہ محبوب ہے، اور میں اس کو اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقہ کرتا ہوں اور اس سے نیکی کی امید رکھتا ہوں، توقع ہے کہ وہ

اَرَادَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خدا تعالیٰ کے نزدیک میرے لئے ذخیرۂ (آخرت) ہوگا۔ لہٰذا اے اللہ کے رسولؐ آپ جہاں مناسب سمجھیں اس کو خرچ فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاباش، شاباش۔ یہ (باغ) تو بڑا ہی نفع بخش ہے تم نے جو کچھ کہا میں نے سُن لیا۔ اب میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تم اس (باغ) کو اپنے (مفلس و نادار) قرابت داروں میں تقسیم کردو[1]۔ ابو طلحہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں (ایسا ہی) کروں گا۔ لہٰذا ابو طلحہ نے بیرحاء کو اپنے قرابت مندوں اور چچازادوں میں تقسیم کردیا۔ (بخاری و مسلم)

ہر جاندار کا پیٹ بھرنا بہترین صدقہ ہے

۱۸۵۰/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، بہترین صدقہ یہ ہے کہ پیٹ بھردے تو بھوکے جگر کا (خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر)۔ (بیہقی)

بَابُ مَا تُنْفِقُهُ الْمَرْاَۃُ مِنْ مَّالِ زَوْجِهَا

شوہر کے مال سے بیوی کے خیرات کرنے کا بیان

فصل اوّل

بیوی اپنے شوہر کے مال میں سے خرچ کرسکتی ہے

۱۸۵۱/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خرچ کرے (یعنی صدقہ کرے) عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے اور اسراف نہ کرے تو اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو اس کی کمائی کا ثواب ملے گا اور خازن (یعنی داروغۂ مطبخ) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں سے کسی کا ثواب کوئی کمی نہیں کرے گا۔ (یعنی ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا)۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۵۲/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کے مال میں سے بغیر اس کی اجازت کے خیرات کرے اس کو اس کا آدھا ثواب ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

آقا کے حکم سے صدقہ دینے والے خدمت گار کا ثواب

۱۸۵۳/۳ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] قرابت مندوں اور رشتہ داروں پر صرف کرنے میں دوہرا اجر ملتا ہے۔ ایک تو صدقہ کا اور دوسرا صلۂ رحمی کا۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَلَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کہ وہ امانت دار مسلمان خزانچی جو (اپنے آقا کے) حکم کے مطابق صدقہ اور خیرات وغیرہ دے اور حکم کے مطابق پورا پورا اور خوشی کے ساتھ اس شخص کو دے جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے (یعنی ایک مالک اور دوسرا وہ)۔ (بخاری و مسلم)

میت کے لئے صدقہ کا ایصال ثواب

۱۸۵۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُھَا وَاَظُنُّھَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَھَلْ لَھَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ قَالَ نَعَمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں یکایک مرگئی اگر اس کو باتیں کرنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ و خیرات کی وصیت کرتی۔ پس اگر میں صدقہ دوں تو کیا اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا، ہاں۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے

۱۸۵۵ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَۃٌ شَیْئًا مِّنْ بَیْتِ زَوْجِھَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِھَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِکَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابو امامہ رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبۂ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے سنا ہے کہ بیوی اپنے شوہر کے گھر میں سے اس کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھانا بھی نہیں؟ فرمایا کھانا بھی نہیں۔ اس کے بعد فرمایا کھانا تو ہمارے مال میں سے بہترین مال ہے۔ (ترمذی)۔

۱۸۵۶ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَایَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَاَۃٌ جَلِیْلَۃٌ کَاَنَّھَا مِنْ نِّسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا کَلٌّ عَلٰی اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا یَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْکُلْنَہٗ وَتُھْدِیْنَہٗ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت سعد رضؓ کہتے ہیں کہ جب عورتوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت (یعنی عہد) لی تو ایک جلیل القدر عورت جو غالباً قبیلۂ مضر کی عورتوں میں سے تھی کھڑی ہوئی اور عرض کیا۔ اے خدا کے نبی! ہمارا بار ہمارے والدین پر اور ہمارے بیٹوں پر اور ہمارے شوہروں پر ہے۔ پس کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم ان کے مال میں سے ان کی اجازت کے بغیر خرچ کریں؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ تازہ مال (یعنی وہ چیزیں جو دیر پا نہ ہوں اور جلد خراب ہو جاتی ہوں، جیسے سالن، ترکاری اور دودھ وغیرہ) کھاؤ اور ہدیہ کے طور پر بھیجو۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

مالک کی اجازت کے بغیر خرچ کرنا مناسب نہیں ہے

۱۸۵۷ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اَبِی اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَ نِیْ مِسْکِیْنٌ فَاَطْعَمْتُہٗ مِنْہُ فَعَلِمَ بِذٰلِکَ مَوْلَایَ فَضَرَبَنِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَدَعَاہُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَہٗ قَالَ یُعْطِیْ طَعَامِیْ بِغَیْرِ اَنْ

حضرت عمیر رضؓ ابو اللحم رضؓ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ میرے آقا (ابو اللحم) نے مجھ کو حکم دیا کہ میں گوشت کے پارچے بناؤں۔ اتنے میں ایک فقیر آگیا اور میں نے اس کو گوشت کھلایا۔ جب میرے آقا کو یہ معلوم ہوا تو اس نے مجھ کو مارا۔ پس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا۔ حضور نے میرے آقا کو طلب فرمایا اور پوچھا تم نے اسے

اَمْرُهُ فَقَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ مَّالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

غلام (عمیر) کو کیوں مارا۔ اس نے عرض کیا۔ وہ میرا کھانا میری اجازت کے بغیر دے دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں کو (اس کا) ثواب ملے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمیرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ، کیا میں اپنے آقا کے مال میں سے کچھ خرچ کر دوں آپ نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تم دونوں کو آدھا آدھا ملے گا۔

بَابُ مَنْ لَّا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَةِ

جو شخص صدقہ دے کر واپس نہ لے اس کا بیان

فصل اوّل

صدقہ دے کر اسے واپس لینے یا خریدنے کی ممانعت

۱۸۵۸/۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو خدا کی راہ میں گھوڑے پر سوار کیا۔ (یعنی ایک مجاہد کو گھوڑا دیا) اور اس نے اس گھوڑے کو خراب کر دیا۔ (یعنی اس کو بے پروائی سے رکھا اور وہ دبلا و کمزور ہو گیا) میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کو اس سے خرید لوں اور میرا خیال تھا کہ وہ اس کو سستا بیچ ڈالے گا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (کہ کیا میں اس کو خرید لوں؟) آپ نے فرمایا ہرگز اس کو نہ خرید اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لے اگرچہ وہ تجھ کو ایک درہم قیمت میں دے اس لئے کہ اپنے صدقہ کو واپس لینا ایسا ہے جیسا کہ کتا قے کرے اور اس کو پھر چاٹ لے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا اپنے صدقہ کو واپس نہ لے اس لئے کہ صدقہ کو واپس لینے والا اس شخص کی مانند ہے جو قے کر کے اس کو چاٹ لے۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ دیا ہوا مال واپس ہو جانے کی ایک صورت

۱۸۵۹/۲ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تھی۔ اب میری ماں مر گئی (کیا میں اس کو واپس لے لوں) آپ نے فرمایا تیرا ثواب تجھ کو ملے گا اور میراث نے اس لونڈی کو تیری طرف واپس کر دیا (یعنی وہ تجھ کو ورثہ میں مل گئی) عورت نے پھر پوچھا یا رسول اللہ! میری ماں پر مہینہ بھر کے روزے واجب تھے کیا میں اس کی طرف سے یہ روزے رکھ لوں؟ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔ پھر اس نے پوچھا کہ

میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اس کی طرف سے حج کرلے۔ (مسلم)

كِتَابُ الصَّوْمِ روزہ کا بیان

فصل اوّل

ماہِ رمضان میں شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں

۱۸۶۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَفِیْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان کو قید کیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

جنت میں داخل ہونے کے لئے روزہ داروں کا مخصوص دروازہ

۱۸۶۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام باب الریّان ہے اس دروازے سے جنت کے اندر (صرف) روزہ رکھنے والے داخل ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)۔

ماہِ رمضان کی فضیلت

۱۸۶۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس کسی نے رمضان کا روزہ عقیدت اور ایمان کے ساتھ رکھا حصولِ ثواب کی نیت سے تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخشے جائیں گے۔ اور جو کوئی کھڑا ہوا (یعنی عبادت کی تراویح پڑھیں اور شب قدر کے لئے جاگا اور قیام کیا) رمضان میں عقیدت اور ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی غرض سے تو اس کے سابق گناہ بخشے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

روزہ کا ثواب

۱۸۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کے نیک عمل کا ثواب اس طرح زیادہ کیا جاتا ہے کہ ایک ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے حتیٰ کہ یہ ثواب سات سو گنا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ روزہ (کا ثواب اس سے بھی بالاتر ہے اس لئے کہ روزہ تو) صرف میرے لئے ہے (یعنی اس کو بندہ صرف میری رضا جوئی کے لئے رکھتا ہے) اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (روزہ دار) اپنی خواہشات اور کھانے کو صرف میری خوشی کے لئے چھوڑتا ہے۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، ایک خوشی روزہ کے افطار کے وقت اور دوسری

بَرْفَثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرَءٌ صَائِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے (کہ اس کے سبب بندہ دنیا میں شیطان کے کید اور شر سے محفوظ رہتا ہے اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے) اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ تو فحش باتیں کرے اور نہ بیہودگی سے چلائے اور اگر اس کو کوئی برا کہے یا اس سے کوئی لڑنے کا ارادہ کرے تو وہ اس سے کہدے کہ میں روزہ دار ہوں (میرا کسی کو برا کہنا یا لڑنا قطعاً نا درست ہے)

فصل دوم

ماہِ رمضان کے فضائل و برکات

۱۸۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيٰطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیطان اور سرکش جن قید کئے جاتے ہیں اور بند کر دیا جاتا ہے دوزخ کے دروازوں کو۔ اور نہیں کھولا جاتا دوزخ کا کوئی دروازہ اور جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا اور ایک اعلان کرنے والا یہ منادی کرتا ہے کہ اے نیکی کے طالب متوجہ ہو نیکی کی طرف اور اے برائی کا ارادہ رکھنے والے باز رہ برائی سے اور اللہ آزاد کرتا ہے (اس مبارک مہینہ میں) بہت سے لوگوں کو دوزخ سے۔ اور ایسا ہر رات کو ہوتا ہے (یعنی منادی روزانہ رات کو یہ اعلان کرتا ہے)۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور احمد نے ایک شخص سے اس کو روایت کیا۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

فصل سوم

۱۸۶۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس رمضان کا مہینہ برکتوں کے ساتھ آیا ہے جس میں روزے خدا نے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور سرکش شیطان کو طوق پہنایا جاتا ہے۔ اس مہینہ میں خدا کی ایک خاص رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو کوئی محروم رہا اس کی بھلائی سے وہ محروم رہا ہر بھلائی سے۔ (احمد۔ نسائی)

روزہ قیامت کے روز پروردگار سے شفاعت کرے گا

۱۸۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَيْ رَبِّ اِنِّيْ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے۔ چنانچہ روزہ یہ کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اس کو کھانے اور خواہشات سے دن

مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

میں روکے رکھا۔ پس اس کے لئے میری سفارش کو قبول فرما۔ اور قرآن یہ کہے گا کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا (یعنی سونے نہیں دیا) پس اس کے حق میں تو میری سفارش قبول فرما۔ پس ان کی سفارشیں قبول کی جائیں گی۔

شبِ قدر سے محرومی حرمان نصیبی

۱۸۶۷/۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مَحْرُومٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ جب رمضان شروع ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ تم میں آیا ہے اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے پس جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم رکھا جاتا اس کی نیکیوں سے مگر وہ شخص جو بے نصیب ہے۔ (ابن ماجہ)

رمضان برکات وسعادت کا مہینہ ہے

۱۸۶۸/۹ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِّذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَ

حضرت سلمان فارسی رضؓ کہتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! ایک ماہِ عظیم نے تم پر سایہ ڈالا ہے جو بڑا ہی بابرکت مہینہ ہے یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے خداوند تعالےٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں اور اس میں رات کی عبادت نفل قرار دی ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی سے خدا کی قربت تلاش کرے (یعنی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نفل عبادت کرے) اس کا ثواب اتنا ہی ہوتا ہے جتنا فرض کا، رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں اور جو شخص ادا کرے اس مہینہ میں فرض کو اس کا ثواب ملتا ہے جتنا رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کرنے کا ثواب اور یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ غمخواری کا ہے یہ مہینہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں زیادہ کیا جاتا ہے رزق مومن کا۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے وہ اس کے لئے گناہوں کی بخشش کا سبب ہوتا ہے اور دوزخ کی آگ سے نجات کا ذریعہ اور روزہ دار کے ثواب کے برابر اس کو ثواب ملتا ہے اور اس سے روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ ہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ہم سب کے پاس اتنا سامان نہیں ہے کہ اس سے ہم روزہ داروں کے روزے افطار کرائیں آپؐ نے فرمایا، خداوند تعالےٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو لسی کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے کسی کا روزہ افطار کرائے اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے، اُس کو اللہ تعالیٰ

اَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا کہ پھر کبھی اُس کو پیاس نہ لگے گی، یہاں تک کہ وہ جنت میں چلا جائے۔ اور یہ مہینہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس کے ابتدا میں رحمت، درمیان میں مغفرت اور آخر میں دوزخ سے نجات ہے۔ اور جس کسی نے اِس مہینہ میں اپنے غلام (روزہ دار) سے کم کام لیا اور کام میں تخفیف کردی تو اللہ تعالیٰ اس کو بخشتا ہے اور دوزخ سے نجات دیدیتا ہے۔ (بیہقی)

رمضان میں اسیروں کی رہائی

۱۸۶۹/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَّ اَعْطٰى كُلَّ سَآئِلٍ۔ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر مانگنے والے کو دیتے۔ (بیہقی)

استقبال رمضان کے لئے بہشت کی زینت

۱۸۷۰/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا۔ (رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت آراستہ کی جاتی ہے شروع سال سے آخر سال تک رمضان کے لئے۔ آپ نے فرمایا جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرشِ الٰہی کے نیچے جنت کے درختوں کے پتّوں سے ہَوا چلتی ہے حُورعین پر، پس وہ کہتی ہیں، اے پروردگار! اپنے بندوں کو ہمارا شوہر بنا دے کہ ان کی لذتِ صحبت سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری مجالست کی لذّت سے ٹھنڈی ہوں۔ (بیہقی)

روزہ دار کو رمضان کی آخری رات میں مغفرت عطا ہوتی ہے۔

۱۸۷۱/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يُغْفَرُ لِاُمَّتِهٖ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخشش کی جاتی ہے اُمتِ محمدیہ کے لئے (یعنی ان لوگوں کے لئے جو روزہ دار ہیں) رمضان کی آخری رات میں۔ پوچھا گیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شب قدر ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن کام کرنے والے کو (یعنی روزہ دار کو) اس کے کام کی پوری اُجرت دی جاتی ہے جب وہ اپنے کام کو پورا کرچکتا ہے (یعنی روزوں کو ختم کرچکتا ہے) (احمد)

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ — چاند دیکھنے کا بیان

فصلُ اوّل

بغیر چاند دیکھے نہ روزہ شروع کرو نہ ختم کرو

۱۸۷۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو پس شعبان کے آخری دن کا روزہ

حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہ رکھو اور روزہ کو افطار نہ کرو (یعنی روزہ کو ختم نہ کرو) جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ پس اگر تمہارے سامنے ابر ہو اور چاند نظر نہ آئے تو اندازہ کرو (یعنی تیس روزے پورے کرلو) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مہینہ کبھی انتیس رات کا ہوتا ہے پس تم اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اگر تمہارے سامنے ابر ہو جائے تو پورے تیس دن شمار کرلو (بخاری و مسلم)

۱۸۲۳ / ۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور افطار کرو (یعنی روزہ کو ختم کرو) یا چاند دیکھ اور اگر ابر ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو (اور اسی طرح رمضان کے)۔ (بخاری و مسلم)

نجوم کے قواعد سے چاند کا ثبوت معتبر نہیں ہوتا

۱۸۲۴ / ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلَاثِيْنَ يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ایک ان پڑھ قوم ہیں لکھنا پڑھنا اور حساب کتاب نہیں جانتے مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ آپؐ نے دو مرتبہ انگلیاں بند کیں اور تیسری مرتبہ انگلیاں کھول کر انگوٹھا بند کرلیا جس سے مطلب یہ ہوا کہ تیس۳۰ میں ایک کم یعنی انتیس۲۹ دن کا مہینہ ہوتا ہے اور پھر فرمایا مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہوتا ہے۔ یعنی تینوں انگلیاں بند کرکے کھول دیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ پورے تین عشرے اور تیس۳۰ دن یعنی ایک دفعہ یا کبھی انتیس دن کا مہینہ ہوتا ہے اور دوسری دفعہ یا کبھی تیس۳۰ دن کا مہینہ ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان اور ذی الحجہ کے مہینے

۱۸۲۵ / ۴ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے یعنی رمضان اور ذی الحجہ کے دونوں مہینے انتیس انتیس دن کے نہیں ہوتے یا ثواب میں کم نہیں ہوتے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان سے ایک دو دن قبل روزہ رکھنے کی ممانعت

۱۸۲۶ / ۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھے مگر وہ شخص جو رکھنے کا عادی ہو، اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

شعبان کے آخری نصف مہینہ میں روزہ رکھنے کی ممانعت

۱۸۲۷ / ۶ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

شعبان کا آدھا مہینہ گزر جائے تو روزے نہ رکھو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

شعبان کے دنوں کو یاد رکھو

۱۸۷۸/۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کے مہینہ کو رمضان کے واسطے شمار کرو (یعنی شعبان کے دنوں کو یاد رکھو تاکہ رمضان کی آمد معلوم ہو جائے۔) (ترمذی)

آنحضرتؐ شعبان کے پورے مہینے میں روزہ رکھتے تھے۔

۱۸۷۹/۸ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر شعبان اور رمضان (کہ ان دونوں مہینوں کے مسلسل روزے آپ رکھتے تھے۔) (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

یوم الشک کے روزہ کا مسئلہ

۱۸۸۰/۹ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ جس کسی نے مشکوک دن میں روزہ رکھا اس نے ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

شہادتِ ہلال

۱۸۸۱/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں نے چاند دیکھا ہے (یعنی رمضان کا چاند)۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا، ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تو اس کا اقرار کرتا ہے کہ محمدؐ خدا کے رسولؐ ہیں؟ اس نے کہا ہاں۔ اس کے بعد آپؐ نے بلالؓ سے فرمایا۔ اے بلالؓ! لوگوں کو آگاہ کر دو کہ کل سے روزہ رکھیں۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۸۸۲/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رَاَيْتُهُ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگ چاند دیکھنے کے لئے جمع ہوئے۔ پس میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپؐ نے روزہ رکھ لیا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دے دیا۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

فصل سوم

آنحضرتؐ شعبان کے دنوں کو بڑی احتیاط سے شمار کرتے تھے

۱۸۸۳/۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شعبان کے دنوں کا شمار رکھتے تھے اس قدر احتیاط کے ساتھ کہ کسی اور مہینہ کے

يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

دنوں کی اتنی پرواہ نہ کرتے تھے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر آپ روزہ رکھتے اگر ابر ہو جاتا (اور انتیس کا چاند نظر نہ آتا) تو آپ پورے تیس دن کرکے روزہ رکھتے۔ (ابوداؤد)

چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہیے

۱۸۸۴/۱۳ وَعَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَيَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَمَدَّهٗ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو البختری رضؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (اپنے شہر کوفہ سے) عمرہ کرنے کے لئے گئے جب ہم مقام بطن نخلہ میں ٹھہرے (جو طائف اور مکہ کے درمیان ہے) تو لوگ چاند دیکھنے کے لئے جمع ہوئے۔ بعض لوگوں نے (چاند دیکھ کر) کہا کہ یہ تیسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا دوسری رات کا۔ پھر جب ہم حضرت ابن عباس رضؓ سے جاکر ملے تو ہم نے اُن سے کہا کہ "ہم لوگوں نے چاند دیکھا تو بعض نے کہا کہ تیسری رات کا ہے" اور بعض نے کہا دوسری رات کا" (ہمارا بیان سُن کر) ابن عباسؓ نے پوچھا۔ "تم نے کون سی رات چاند دیکھا تھا؟" ہم نے کہا ایسی اور ایسی رات میں (یعنی فلاں رات میں) ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا وقت چاند دیکھنے پر موقوف رکھا ہے۔ پس جس رات کو تم نے چاند دیکھا ہے اسی وقت سے اس کو شمار کرو۔ ایک اور روایت میں جو ابو البختری رضؓ ہی سے منقول ہے، یہ الفاظ ہیں کہ ہم نے مقام ذات عرق میں رمضان کا چاند دیکھا اور ایک شخص کو حضرت ابن عباس رضؓ کی خدمت میں تصدیق کے لئے روانہ کیا (اس وجہ سے کہ "رویت" میں اختلاف ہوگیا تھا)۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے رمضان کا وقت چاند دیکھنے پر موقوف رکھا ہے، پس جب مطلع ابر آلود ہو جائے تو دنوں کا شمار کرلو۔ (مسلم)

باب سحری اور افطار کا بیان

فصل اوّل

سحری کھانے کا حکم

۱۸۸۵/۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم)

سحری کے وقت کھانا اہلِ ایمان اور اہلِ کتاب کے درمیان ایک امتیاز ہے

۱۸۸۶/۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ

حضرت عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے

اَلْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ۔ (یہود و نصاریٰ رات کو سوجانے کے بعد کھانا حرام سمجھتے تھے۔ اور ابتدائے اسلام میں بھی یہی حکم تھا پھر حکم بدل گیا)۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) (مسلم)

افطار میں جلدی بھلائی ہے

۱۸۸۷ وَعَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ (راہِ) خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے (یعنی غروبِ آفتاب کے بعد فوراً ہی کریں گے)۔ (بخاری و مسلم)

افطار کا وقت

۱۸۸۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اُدھر (مشرق) سے رات کی آمد ہو اور اِدھر سے دن (مغرب کی جانب) جائے اور غروب ہوجائے آفتاب، پس روزہ دار روزہ افطار کرلے۔ (بخاری و مسلم)

روزہ پر روزہ رکھنے کا مسئلہ

۱۸۸۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَيُّكُمْ مِثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے روزہ پر روزہ رکھنے سے (یعنی اس طرح کہ درمیان میں افطار نہ کرے۔ ایک شخص نے کہا۔ یارسول اللہ! آپ تو روزہ پر روزہ رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات کو اس طرح گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

روزہ کی نیت کب کی جائے

۱۸۹۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَقَفَهٗ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ الْاَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔)

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ دارمی۔) اور ابوداؤد نے کہا کہ اس کو معمر، زبیدی، ابن عیینہ اور یونس ایلی نے حفصہ رضؓ پر موقوف بیان کیا اور ان سب نے زہریؒ سے روایت کیا۔

سحری کا آخری وقت

۱۸۹۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی فجر کی اذان کی آواز سنے اور اس کے ہاتھ میں پانی کا برتن ہو تو برتن کو اس وقت تک ہاتھ سے نہ رکھے جب تک اپنی ضرورت کو پورا نہ کرے (یعنی پانی پینا ہو تو پی لے)۔ (ابوداؤد)

وقت ہوجانے پر افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت

۱۸۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے کہا ہے کہ میرے بندے میں سب سے پیارا بندہ وہ ہے جو

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) روزہ افطار کرنے میں جلدی کرے۔ (ترمذی)

کھجور اور پانی سے افطار باعث برکت ہے

۱۸۹۳/۹ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّہٗ بَرَکَۃٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَآءٍ فَاِنَّہٗ طَھُوْرٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَمْ یَذْکُرْ فَاِنَّہٗ بَرَکَۃٌ غَیْرُ التِّرْمِذِیِّ)۔

حضرت سلمانؓ بن عامر کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے روزہ افطار کرنا چاہے اس کو چاہیئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے اس لئے کہ کھجور برکت کا سبب ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے اس لئے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افطاری

۱۸۹۴/۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَیْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تُمَیْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار کرتے اگر خشک کھجوریں نہ ہوتیں تو چند چلو پانی سے افطار کرتے تھے۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔)
اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

روزہ افطار کرانے والے کو روزہ دار جیسا ثواب ملتا ہے

۱۸۹۵/۱۱ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَآئِمًا اَوْ جَھَّزَ غَازِیًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاہُ مُحْیِ السُّنَّۃِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَقَالَ صَحِیْحٌ)

حضرت زید بن خالدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص افطار کرائے روزہ دار کو یا کسی غازی کا سامان درست کرے تو اس کو اسی کے برابر ثواب ملے گا۔ (بیہقی اور شرح السنہ میں اس کو محی السنہ نے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے)

افطار کے وقت ارشاد گرامی (صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۸۹۶/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَھَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو فرماتے۔ گئی پیاس، تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوا ثواب اگر خدا نے چاہا۔ (ابوداؤد)

افطار کی دعا

۱۸۹۷/۱۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُھْرَۃَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ مُرْسَلًا)

حضرت معاذؓ بن زہرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (یعنی اے اللہ! تیرے ہی لئے روزہ رکھا میں نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں نے)
(ابوداؤد، مرسلاً)

فصل سوم

جلدی افطار کرنے کا ثمرہ

۱۸۹۸/۱۴ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاھِرًا مَّا عَجَّلَ النَّاسُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے اس لئے کہ یہود و نصاریٰ

الفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى يُؤَخِّرُوْنَ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

روزہ افطار کرنے میں دیر کرتے ہیں۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

جلدی افطار کرنا مسنون ہے

۱۸۹۹/۱۵ وَعَنْ اَبِىْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْمُوْسٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوعطیہؒ کہتے ہیں کہ میں اور مسروقؒ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا۔ اے ام المومنین! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں دو اشخاص ہیں جن میں سے ایک تو افطار کرنے اور نماز پڑھنے میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا افطار کرنے اور نماز پڑھنے میں دیر کرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے پوچھا افطار کرنے اور نماز پڑھنے میں کون جلدی کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا عبداللہ بن مسعودؓ۔ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے راوی کا بیان ہے کہ دوسرا شخص جو افطار اور نماز میں تاخیر کرتا تھا ابو موسیٰ رضؓ تھے۔ (مسلم)

سحری بابرکت ہے

۱۹۰۰/۱۶ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السُّحُوْرِ فِىْ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ)

حضرت عرباض بن ساریہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ رمضان میں مجھ کو سحری کھانے کے لئے طلب فرمایا اور کہا آؤ بابرکت کھانے کی طرف۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

بہترین سحری

۱۹۰۱/۱۷ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا بہترین سحر کا کھانا کھجور ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ تَنْزِيْهِ الصَّوْمِ — روزہ کو پاک کرنے کا بیان

فصل اوّل

لغو باطل کلام اور بے ہودہ افعال روزہ کے منافی ہیں۔

۱۹۰۲/۱ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِىْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جھوٹ بولنا اور برا کام کرنا نہ چھوڑے (روزے میں) تو خدا تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری)

روزہ میں بوسہ اور مساس وغیرہ کا مسئلہ

۱۹۰۳/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاَرَبِهٖ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے تھے (یعنی بدن کو بدن سے ملاتے تھے) اور بہت زیادہ قادر تھے اپنی شہوت پر قابو رکھنے میں تم لوگوں سے۔ (بخاری و مسلم)۔

حالت جنابت میں روزہ رکھنے کی نیت

۱۹۰۴/۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِىْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رمضان میں کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ حالتِ جنابت میں صبح ہو جاتی اور یہ جنابت (ناپاکی) احتلام کے سبب سے نہیں (بلکہ مجامعت کے سبب سے ہوتی تھی) پس آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

روزہ کی حالت میں سینگی کھچوانا جائز ہے

۱۹۰۵/۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھری سینگیاں کھچوائیں حالتِ احرام میں اور روزہ کی حالت میں بھی۔ (بخاری و مسلم)

بھول چوک سے کھانا پینا جائز ہے

۱۹۰۶/۵ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِىَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے تو وہ اپنے روزہ کو پورا کرے اس لئے کہ جو کچھ اس نے بھول کر کھایا پیا ہے (وہ) خدا نے اس کو کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

کفارہ اپنے اہل وعیال کو دینے کا مسئلہ

۱۹۰۷/۶ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِىْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اِجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ عَلٰى اَفْقَرَ مِنِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کوئی غلام ہے جس کو آزاد کر دے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ مسلسل دو مہینے کے روزے رکھ سکے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی (خاموش) بیٹھ گئے (گویا کسی کا انتظار کر رہے ہوں) غرض ہم اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق کھجوروں کا لایا گیا (عرق کھجور کے پٹھوں کا ایک بڑا تھیلا) آپ نے پوچھا سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کو لے جا اور خیرات کر دے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ کیا اس شخص کو خیرات دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو، قسم ہے خدا کی مدینہ کی دونوں اطراف میں کوئی گھر والا میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج

اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہیں ہے (دونوں اطراف سے اس کی مُراد وہ دو پہاڑیاں تھیں جو مدینہ کے مشرق و مغرب میں واقع ہیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ اور پھر فرمایا کھِلا اپنے گھر والوں کو۔

فصل دوم

روزہ میں بیوی کی زبان اپنے منہ میں لینے کا مسئلہ

۱۹۰۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَّيَمُصُّ لِسَانَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے اُن کا، اور زبان چُوستے تھے ان کی (یعنی اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضؓ کی۔) (ابوداؤد)

روزہ کی حالت میں مباشرت

۱۹۰۹/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهٗ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَسَاَلَهٗ فَنَهَاهُ فَاِذَا الَّذِيْ رَخَّصَ لَهٗ شَيْخٌ وَّاِذَا الَّذِيْ نَهَاهُ شَابٌّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے اختلاط کرلے؟ تو آپ نے اس کو اجازت دے دی۔ ایک اور شخص آیا اور اُس نے بھی یہی سوال کیا۔ آپ نے اس کو منع کر دیا۔ جس کو آپ نے اجازت دی وہ بوڑھا تھا۔ اور جس کو منع کیا وہ جوان تھا۔ (ابوداؤد)

روزہ کی حالت میں قے ہونے کا مسئلہ

۱۹۱۰/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَّمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى ابْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ لَا اَرَاهُ مَحْفُوْظًا۔

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص پر روزہ کی حالت میں قے کا غلبہ ہو اس پر قضا واجب نہیں اور جو شخص قصداً قے کرے اس پر قضا واجب ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسے عیسیٰ بن یونس کے علاوہ کوئی روایت نہیں کرتا۔

اور امام بخاری رح فرماتے ہیں۔ میں اِس حدیث کو محفوظ نہیں سمجھتا۔

۱۹۱۱/۱۰ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

معدان بن طلحہ رضؓ کہتے ہیں کہ ابو الدرداء رضؓ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر افطار کیا روزہ اس کے بعد میں (یعنی معدان) مسجد دمشق میں ثوبان رضؓ سے ملا اور ان سے کہا کہ ابو درداء رضؓ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور پھر روزہ افطار کرلیا۔ ثوبان رضؓ نے کہا ابو درداء رضؓ نے سچ کہا اور میں نے آپ کے وضو کے لئے برتن میں پانی بھرا تھا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی)

روزہ کی حالت میں مسواک کرنی جائز ہے

۱۹۱۲/۱۱ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ

حضرت عامر بن ربیعہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنی مرتبہ روزہ کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہو کہ میں شمار نہیں

صَائِمٌ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ) کر سکتا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

روزہ میں سرمہ لگانا جائز ہے

۱۹۱۳/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَکَیْتُ عَیْنَیَّ اَفَاَکْتَحِلُ وَ اَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَاَبُوْ عَاتِکَۃَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری آنکھیں دُکھتی ہیں کیا روزہ کی حالت میں میں سُرمہ لگا لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا اس کی اسناد قوی نہیں ہے اور عاتکہ راوی کی تضعیف کی گئی ہے۔

روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالنا مکروہ نہیں

۱۹۱۴/۱۳ وَعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہِ الْمَاءَ وَھُوَ صَائِمٌ مِّنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقام عرج میں روزہ کی حالت میں دیکھا کہ سر پر پانی ڈالتے تھے پیاس کی شدت یا گرمی کی زیادتی کے سبب۔ (مالک۔ ابوداؤد)

روزہ میں پچھنے لگوانے کا مسئلہ

۱۹۱۵/۱۴ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی رَجُلًا بِالْبَقِیْعِ وَھُوَ یَحْتَجِمُ وَھُوَ اٰخِذٌ بِیَدِیْ لِثَمَانِیْ عَشْرَۃَ خَلَتْ مِنْ رَّمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)۔ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ وَ تَاَوَّلَہٗ بَعْضُ مَنْ رَّخَّصَ فِی الْحِجَامَۃِ تَعَرَّضًا لِلْاِفْطَارِ الْمَحْجُوْمُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِاَنَّہٗ لَا یَاْمَنُ مِنْ اَنْ یَّصِلَ شَیْءٌ اِلٰی جَوْفِہٖ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ۔

حضرت شداد بن اوس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقیع میں ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے جو بھری ہوئی سینگیاں کھچوا رہا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس وقت میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور رمضان کی اٹھارہویں تاریخ تھی آپ نے اس کو سینگیاں کھچواتے دیکھ کر فرمایا سینگیاں کھینچنے والے اور کھچوانے والے دونوں نے روزہ توڑ ڈالا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی) (امام محی السنہ نے فرمایا سینگی کھچوانے کے متعلق افطار کی اجازت دینے والوں نے تاویل کی ہے یعنی سینگی کھچوانے والا کمزوری کے سبب سے اور سینگی کھینچنے والا اس سبب سے افطار کے قریب ہوتا ہے کہ سینگی چوسنے سے اُس کے پیٹ میں ضرور کچھ نہ کچھ جانے کا احتمال ہے)۔

بلاعذر روزہ نہ رکھنا

۱۹۱۶/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَاِنْ صَامَہٗ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِیْ لَا اَعْرِفُ لَہٗ غَیْرَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ نہ رکھے رمضان میں بغیر کسی عذر (شرعی) یا رخصت بوجہ علالت کے، تو اس کا ساری عمر روزہ رکھنا بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا (یعنی اگر بغیر کسی شرعی اجازت یا رخصت کے کسی نے ایک دن کا روزہ بھی ناغہ کیا تو ساری عمر روزہ رکھنے سے بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا)۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ بخاری) ترمذی نے لکھا ہے کہ میں نے امام بخاریؒ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ اس حدیث کے سوا ابو المطوس کی کوئی اور روایت مجھ کو نہیں ملی۔

بلا روح روزہ؟

۱۹۱۷/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِيْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ہیں کہ ان کو ان کے روزے سے سوائے پیاسا رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت رات کو عبادت کرنیوالے ہیں کہ نہیں حاصل ہوتا ان کو ان کی عبادت سے کچھ، مگر جاگنا (یعنی بہت سے روزہ دار اور رات کو عبادت کرنے والے لوگ ہیں جن کے روزے اور عبادت بے فائدہ ہوتی ہے اور ثواب نہیں ملتا)۔ (دارمی) اور لقیط بن صبرہ کی حدیث سنن الوضو کے بیان میں ذکر کی گئی۔

فصل سوم

سینگی، قے اور احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۱۹۱۸/۱۷ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں جو روزے دار کے روزے کو نہیں توڑتیں۔ ایک سینگی کھچوانا دوسرے قے جو خود بخود آئے اور تیسرے احتلام۔ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس کے ایک راوی عبدالرحمٰن بن زید کو حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۱۹۱۹/۱۸ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضَّعْفِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ثابت بنانی رحؒ کہتے ہیں کہ انس رضؓ بن مالک سے پوچھا گیا کہ کیا تم روزہ دار کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سینگی کھچوانے کو برا سمجھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں البتہ اس خیال سے کہ سینگی سے روزہ دار کو ضعف ہوجاتا ہے ممکن ہے اس کمزوری سے روزہ ٹوٹ جائے۔ (بخاری)

۱۹۲۰/۱۹ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ۔

بخاریؒ اِس روایت کو معلق بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ روزہ کی حالت میں سینگی کھچوایا کرتے تھے۔ پھر آپؓ نے روزہ کی حالت میں سینگی کھچوانا چھوڑ دیا اور روزوں کے دنوں میں رات کو کھنچوا لیتے تھے۔

کلی کی تری اور تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۱۹۲۱/۲۰ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَا فِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّزْدَرِدَ رِيْقَهٗ وَمَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا اَقُوْلُ اِنَّهٗ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُّنْهٰى عَنْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)۔

عطاءؓ کہتے ہیں کہ روزہ دار اگر منہ میں پانی لے کر کلی کرے اور پھر پانی کو منہ سے نکال دے تو روزہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور تھوک اور جو چیز منہ کے اندر باقی ہے اس کو نگل لینے سے کچھ ہرج نہیں ہے۔ اور روزہ دار مصطگی کو نہ چبائے۔ اور اگر روزہ دار مصطگی کا تھوک نگل جائے تو میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کا روزہ ٹوٹتا یا نہیں، لیکن اس سے منع کیا جاتا ہے۔ (بخاری)

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ　مسافر کے روزے کا بیان

فصل اوّل

سفر کی حالت میں روزہ رکھنا اور روزہ نہ رکھنا دونوں جائز ہیں

۱۹۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَ كَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور حمزہ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا جی چاہے رکھ اور جی چاہے تو نہ رکھ۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۲۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشَرَةَ مَضَتْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رض کہتے ہیں کہ ہم رمضان کی سولھویں تاریخ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو روانہ ہوئے۔ ہم میں سے بعض نے (جو قوی تھے) روزہ رکھا۔ اور بعض نے (جو کمزور تھے) روزہ نہیں رکھا۔ نہ بُرا کہا روزہ والے نے بے روزہ دار کو اور نہ بے روزہ دار نے روزہ دار کو۔ (مسلم)

ضعف اور مشقت کی حالت میں روزہ نہ رکھنا ہی مسافر کے لئے بہتر ہے

۱۹۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ (ایک جگہ) اژدہام دیکھا اور پھر ایک شخص پر نظر پڑی جس پر (دھوپ سے بچاؤ کے لئے) سایہ کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے بعض نے ہم میں سے روزہ رکھا اور بعض نے نہیں رکھا پس ہم ایک روز گرم دن میں ایک منزل میں اُترے جن لوگوں نے روزہ رکھا تھا وہ ضعف سے نڈھال ہو کر گر پڑے اور جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا تھا وہ اپنے کاموں میں مشغول رہے چنانچہ انھوں نے خیموں کو کھڑا کیا اور اونٹنیوں کو پانی پلایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ آج وہ لوگ جنھوں نے روزہ نہیں رکھا ہے ثواب لے گئے۔ (بخاری و مسلم)

سفر میں روزہ توڑنے کی اجازت ہے

۱۹۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰى يَدَيْهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَ ذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے۔ آپ نے (اس سفر میں) مقام عسفان تک روزہ رکھا پھر وہاں پہنچ کر آپ نے پانی منگایا اور ہاتھ میں پانی لے کر لوگوں کو دکھانے کے لئے اونچا کیا اور پھر پی لیا (یعنی روزہ نہیں رکھا) اسی طرح آپ نے مکہ تک کا سفر کیا (یعنی اس سفر میں بھی روزہ نہیں رکھا) اور یہ رمضان کا مہینہ

صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں ابن عباسؓ لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ حضورؐ نے (سفر میں) روزہ رکھا بھی ہے اور نہیں بھی رکھا پس جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آپؐ نے مقام عسفان میں عصر کے بعد روزہ افطار کیا تھا۔

فصل دوم

حالت سفر میں روزہ کی معافی

۱۹۲۷/۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نِ الْكَعْبِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰی (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لئے آدھی نماز معاف کردی ہے اور معاف کردیا ہے روزہ کو مسافر کے لئے، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورتوں کے لئے۔ (ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

اگر سفر میں آسانی اور آرام ہو تو روزہ رکھ لینا مستحب ہے

۱۹۲۸/۷ وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ حَمُوْلَۃٌ تَاْوِیْ اِلٰی شِبَعٍ فَلْیَصُمْ رَمَضَانَ حَیْثُ اَدْرَکَہٗ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سلمہ بن محبق رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس اچھی سواری ہو جو آرام سے اس کو منزل تک پہنچا دے اس کو چاہئے کہ روزہ رکھے جہاں رمضان آجائے۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

سفر میں روزہ جاری رکھنے اور آنحضرتؐ کی متابعت نہ کرنے پر آپ کی برہمی

۱۹۲۹/۸ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰی مَکَّۃَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ کُرَاعَ الْغَمِیْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ فَرَفَعَہٗ حَتّٰی نَظَرَ النَّاسُ اِلَیْہِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِیْلَ لَہٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاۃُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاۃُ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ گئے۔ آپؐ نے اس سفر میں مقام کراع غمیم تک روزہ رکھا اور آپؐ کے ہمراہیوں نے بھی روزہ رکھا۔ پھر آپ نے پانی منگایا اور اس کو اونچا اٹھایا تاکہ لوگ دیکھ لیں اور پھر اس کو پی لیا۔ اس کے بعد آپ سے کہا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہے آپؐ نے فرمایا وہ نافرمان ہیں وہ سخت گنہگار ہیں۔

سفر میں روزہ رکھنا اور حضر میں روزہ نہ رکھنا دونوں میں مشابہت

۱۹۳۰/۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَآئِمُ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ کَالْمُفْطِرِ فِی الْحَضَرِ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں رمضان کا روزہ رکھنا ایسا ہے جیسا کہ گھر میں رمضان کا روزہ نہ رکھنا (یعنی سخت گناہ ہے)۔ (ابن ماجہ)

سفر میں روزہ نہ رکھنا ہی اولیٰ ہے

۱۹۳۱/۱۰ وَعَنْ حَمْزَۃَ بْنِ عَمْرٍو نِ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجِدُ بِیْ قُوَّۃً عَلَی الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ قَالَ هِیَ رُخْصَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں، کیا گناہ ہوگا اگر میں روزہ رکھ لوں؟ آپؐ نے فرمایا روزہ نہ رکھنے کی خدا

فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی طرف سے اجازت ہے پس جو شخص اس اجازت سے فائدہ اٹھائے بہتر ہے اور جو کوئی روزہ رکھنا پسند کرے اس پر کچھ گناہ بھی نہیں ہے۔ (مسلم)

بَابُ الْقَضَاءِ — قضا روزہ کا بیان

فصل اوّل

حضرت عائشہؓ کے قضا روزے

۱۹۳۲/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میرے ذمہ قضا روزے ہوتے تھے لیکن میں ان کو شعبان کے مہینے کے سوا کسی مہینے میں قضا کرنے کی قوت نہ رکھتی تھی۔ یحییٰ بن سعید رضؓ راوی کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت عائشہ رضؓ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زیادہ مشغول رہتی تھیں اس لئے رمضان کے وہ روزے جو حیض کے سبب سے قضا ہو جاتے تھے وہ دس مہینے تک نہیں رکھ سکتی تھیں اور شعبان میں ان کو رکھنے کا موقع ملتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

عورت اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر نفل روزے نہ رکھے

۱۹۳۳/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنُ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کی موجودگی میں عورت کو نفل روزہ رکھنا جائز نہیں مگر شوہر کی اجازت سے۔ اور عورت کو چاہئے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔ (مسلم)

حائضہ پر روزہ کی قضا واجب ہے نماز کی قضا واجب نہیں

۱۹۳۴/۳ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مُعاذہ عَدَوِیّہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کیا بات ہے کہ حائضہ عورت روزہ قضا کرتی ہے اور نماز قضا نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم کو یہ مصیبت (حیض) پیش آتی تھی پس ہم کو روزہ کی قضا کا حکم کیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں کیا جاتا تھا۔ (مسلم)

میت کے ذمہ روزوں کا فدیہ

۱۹۳۵/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ قضا روزے ہوں تو اس کا وارث) روزے رکھے (یا اس کی طرف سے فدیہ دے)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۱۹۳۶/۵ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ

نافع ابن عمر رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی مرجائے اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے

شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ۔

روزے ہوں تو چاہیے کہ کھانا کھلایا جائے ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو۔ (ترمذی)
اور ترمذی کہتے ہیں صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عمرؓ پر موقوف ہے۔

فصل سوم

نہ کسی کی طرف سے نماز پڑھی جا سکتی ہے نہ روزہ رکھا جا سکتا ہے

۱۹۳۷/۲ عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَيَقُولُ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

مالکؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سے اس قسم کے سوالات کئے جاتے تھے کہ کیا کوئی روزہ رکھے کسی کی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے؟ تو آپ اس کے جواب میں کہہ دیتے کہ کوئی کسی کی طرف روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (موطا)

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ نفل روزہ کا بیان

فصل اول

نفل روزہ کے بارے میں آپؐ کا معمول

۱۹۳۸/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب روزہ رکھتے تو) برابر روزے رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ روزے نہ چھوڑیں گے اور جب روزے چھوڑ دیتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ روزے نہ رکھیں گے اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے روزے پورے کئے ہوں بجز رمضان کے اور نہیں دیکھا میں نے کہ زیادہ رکھے ہوں روزے آپ نے کسی مہینہ کے مگر شعبان کے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ آپ ماہ شعبان کے پورے روزے رکھتے تھے اور کبھی شعبان میں تھوڑے روزے رکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۳۹/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُومَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبد اللہ بن شقیق رضؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے تھے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نہیں جانتی کہ آپ نے کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں مگر رمضان کے اور کوئی مہینہ ایسا بھی نہیں گزرا کہ آپ نے اس میں بالکل روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔ (مسلم)

شعبان کے آخری دو دنوں کے روزے

۱۹۴۰/۳ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یا آپ نے کسی اور سے پوچھا اور عمرانؓ سنتے تھے کہ اے فلاں شخص کے باپ کیا تو نے آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا جب

شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تو فارغ ہو رمضان کے روزوں سے تو دو روزے اور رکھ (یعنی عید کے بعد)۔ (بخاری و مسلم)

محرم میں نفل روزہ کی فضیلت

۱۹۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں کے بعد سب سے بہتر روزے خدا کے مہینے یعنی محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد بہترین نماز رات کی نماز ہے (یعنی نمازِ تہجد)۔ (مسلم)

یوم عاشورہ کے روزے کی فضیلت

۱۹۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی دن کے روزے کا ارادہ فرماتے ہوں اور جس کو دوسرے دنوں کے روزوں سے آپ بہتر سمجھتے ہوں، مگر اس دن کا روزہ یعنی عاشورہ کے دن کا اور اس مہینہ کا روزہ یعنی ماہِ رمضان کا روزہ (بخاری و مسلم)

یوم عاشوراء کے روزہ کا مسئلہ

۱۹۴۳ وَعَنْهُ قَالَ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ إِلٰى قَابِلٍ لَأَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو اس دن کے روزہ کا حکم دیا تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اِس دن کی تو یہود و نصاریٰ عظمت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اگر زندہ رہا تو میں اگلے سال تک روزہ رکھوں گا نویں تاریخ کا بھی۔ (مسلم)

یوم عرفہ کا روزہ

۱۹۴۴ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت امّ فضلؓ بنتِ حارث کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں عرفہ کے دن حضورؐ کے روزہ کی بابت لوگوں میں اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا کہ (آج) آپؐ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا نہیں، پس میں نے آپؐ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ بھیجا۔ آپ اُس وقت اونٹ پر سوار عرفہ کے میدان میں کھڑے تھے آپؐ نے دودھ کا پیالہ لیا اور پی لیا (بخاری و مسلم)

ذی الحجہ کے عشرِ اوّل میں روزہ رکھنے کا مسئلہ

۱۹۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو (بقرہ عید کے پہلے) عشرہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ (مسلم)

نفل روزے

۱۹۴۶ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ

حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ تم کس طرح روزہ رکھتے ہو؟ آپ یہ سنکر

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِہٖ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ غَضَبَہٗ قَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ فَجَعَلَ عُمَرُ یُرَدِّدُ ھٰذَا الْکَلَامَ حَتّٰی سَکَنَ غَضَبُہٗ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ الدَّھْرَ کُلَّہٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمَیْنِ وَ یُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ وَ یُطِیْقُ ذٰلِکَ اَحَدٌ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمًا وَّ یُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ ذٰلِکَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ کَیْفَ مَنْ یَّصُوْمُ یَوْمًا وَّ یُفْطِرُ یَوْمَیْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّیْ طُوِّقْتُ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ وَّ رَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ فَھٰذَا صِیَامُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَۃَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ وَالسَّنَۃَ الَّتِیْ بَعْدَہٗ وَصِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

غضبناک ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کے غصہ کو دیکھا تو یہ کہنا شروع کیا: رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ (یعنی راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر، پناہ مانگتے ہیں ہم خدا سے، خدا کے اور اس کے رسول کے غصہ سے) حضرت عمرؓ بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ حضورؐ کا غصہ فرو ہو گیا۔ پھر عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکھے؟ آپ نے فرمایا اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا (یعنی روزہ نہیں رکھا) پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس شخص کا کیا حال ہے جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے؟ آپ نے فرمایا اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے؟ فرمایا یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ پھر عمرؓ نے پوچھا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور دو دن روزہ نہ رکھے؟ فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ اس کی طاقت مجھ کو نصیب ہو۔ اِس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین روزے ہر مہینہ کے اور رمضان سے رمضان تک یہ سارے سال (یعنی ہمیشہ کے) روزے ہیں یعنی ان کا ثواب ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا) اور عرفہ کے دن کا روزہ۔ مجھ کو خدا سے امید ہے کہ یہ روزہ دور کرے گا گناہ اس سال کے جو اس سے پہلے کے ہیں اور گناہ اس سال کے جو اس کے بعد کے ہوں۔ اور یومِ عاشورہ کا روزہ، خدا سے امید ہے کہ ایک سال پہلے کے گناہ دور کرے گا۔ (مسلم)

پیر کے دن روزہ کی فضیلت

۱۹۴۷/۱۰ وَعَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُّ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پیر کے روزہ کی بابت تو آپ نے فرمایا میں اسی روز پیدا کیا گیا اور اسی روز قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ (مسلم)

ہر مہینہ میں تین دن نفل روزے

۱۹۴۸/۱۱ وَعَنْ مُّعَاذَۃَ الْعَدَوِیَّۃِ اَنَّھَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَھَا مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّھْرِ کَانَ یَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ یَکُنْ یُّبَالِیْ مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّھْرِ یَصُوْمُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

مُعاذہ عدویہ رضؓ کہتی ہیں کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر میں نے پوچھا مہینے کے کن دنوں میں روزے رکھتے تھے تو انھوں نے کہا آپ کو اس کی پروا نہ تھی جن دنوں میں چاہے روزہ رکھ لیتے تھے۔ (مسلم)

شش عید کے روزے

۱۹۴۹/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ

حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر شوال میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ کے روزے رکھے۔ (مسلم)

ممنوع روزے

۱۹۵۰/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عیدُ الفطر اور عیدُ الضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۱۹۵۱/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو دنوں میں روزہ رکھنا (جائز) نہیں ہے یعنی عید فطر اور عید اضحیٰ کے دن۔ (بخاری ومسلم)

ایام تشریق

۱۹۵۲/۱۵ وَعَنْ نُّبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نبیشہ ہذلی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق (یعنی از دس تا تیرہ ذی الحجہ) کھانے پینے اور خدا کی یاد کرنے کے دن ہیں۔ (مسلم)

جمعہ کے دن روزہ

۱۹۵۳/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کا روزہ رکھے تو اس طرح رکھے کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا بھی روزہ رکھے۔ (بخاری ومسلم)

۱۹۵۴/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کی رات عبادت کے لئے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص نہ کرو مگر ہاں ہو سکتا ہے کہ تمہارے روزہ کے دن جمعہ پڑ جائے۔ (مسلم)

خدا کی راہ میں ایک دن نفل روزہ رکھنے کا اجر

۱۹۵۵/۱۸ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ایک دن کا روزہ رکھے خدا کی راہ میں تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور رکھتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

اعمال میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم

۱۹۵۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عبداللہ! مجھ کو خبر دی گئی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا ہے (روزانہ) میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کر۔ روزہ بھی رکھ اور روزہ ترک بھی کر۔ رات میں عبادت بھی کر اور سو بھی۔ اس لئے کہ تیرے جسم کا

لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَاقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَّاِفْطَارُ يَوْمٍ وَاقْرَأْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَّرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بھی تجھ پر حق ہے تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے۔ جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے (گویا) روزہ نہیں رکھا۔ مہینہ میں تین دن کے روزے (ثواب میں) ہمیشہ کے روزوں کے برابر ہیں۔ تو ہر مہینہ میں صرف تین دن کے روزے رکھا اور مہینہ میں ایک قرآن پڑھ۔ میں نے عرض کیا۔ میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو پھر بہترین روزے رکھ یعنی داؤد علیہ السلام کا روزہ ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ۔ اور سات راتوں میں ایک قرآن پڑھ اور اس پر زیادہ نہ کر۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

پیر اور جمعرات کے روزے

۱۹۵۷/۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی نسائی)

۱۹۵۸/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیش کئے جاتے ہیں (خدا کے دربار میں) اعمال پیر اور جمعرات کے دن۔ بس میں پسند کرتا ہوں یہ کہ میرے اعمال پیش کئے جائیں اور میں روزہ سے ہوں۔ (ترمذی)

ایام بیض کے روزے

۱۹۵۹/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ وَاَرْبَعَ عَشَرَةَ وَخَمْسَ عَشَرَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! جب کہ تو روزے رکھنے چاہے تو ہر مہینے میں تین روزے تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو رکھ۔ (ترمذی نسائی)

جمعہ کے دن نفل روزہ رکھنا جائز ہے

۱۹۶۰/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) روزہ ہر مہینے کے شروع میں رکھتے تین دن اور بہت کم ایسا ہوتا کہ جمعہ کے دن روزہ نہ رکھتے ہوں۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد) اور اس کو ابوداؤد نے "ثلثۃ ایام" تک روایت کیا ہے۔

آنحضرتؐ ہفتہ کے سب دنوں میں روزہ رکھتے تھے

۱۹۶۱/۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلٰثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ میں ہفتہ، اتوار اور پیر کے روزے رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ منگل، بدھ اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔ (ترمذی)

نفل روزوں کی ابتداء پیر یا جمعرات سے

۱۹۶۲/۲۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے کہا کرتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کروں اور ان روزوں کو پیر سے شروع کروں یا جمعرات سے۔ (ابوداؤد - نسائی)

ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت کی وجہ

۱۹۶۳/۲۶ وَعَنْ مُّسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذًا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مسلم قرشی کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کی بابت دریافت کیا، یا اور کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا تجھ پر تیرے گھر والوں کا بھی حق ہے تو رمضان کے روزے رکھ اور رمضان کے بعد کے چھ روزے اور ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ (ان روزوں کے رکھنے سے) گویا تو نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (ابوداؤد - ترمذی)

عرفات میں عرفہ کے دن روزہ مکروہ ہے

۱۹۶۴/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میدان عرفہ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

۱۹۶۵/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبد اللہ ابن بسرؓ اپنی بہن صماءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر اس صورت میں جب کہ تم پر فرض کیا جائے پھر اگر نہ پائے تم میں سے کوئی شخص (روزہ افطار نے کے لئے کوئی چیز) مگر انگور کا پوست یا درخت کی لکڑی تو بس اسی کو چبا لے۔ (احمد - ابوداؤد - ترمذی - ابن ماجہ)

خدا کی راہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی فضیلت

۱۹۶۶/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے خدا کے لئے ایک دن کا، تو اللہ تعالیٰ اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایک خندق (حائل) کر دیتا ہے، جیسی کہ آسمان و زمین کے درمیان خندق ہے۔ (ترمذی)

جاڑے میں روزہ رکھنا بلا مشقت ثواب حاصل کرنا ہے

۱۹۶۷/۳۰ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت عامر بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھنڈی غنیمت (یعنی محنت کے بغیر مال کا مل جانا) جاڑے دن کا روزہ ہے (احمد - ترمذی - اور یہ حدیث مرسل ہے) اور ابوہریرہؓ کی حدیث مامن

مُرْسَلٌ)۔ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ فِي بَابِ الْأُضْحِيَّةِ۔

"ایام احب الی اللہ" اضحیہ کے باب میں بیان کی گئی ہے۔

فصل سوم

یوم عاشورہ کا روزہ کیوں؟

۱۹۶۸/۳۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللهُ فِيهِ مُوسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے دیکھا آپؐ نے ان سے پوچھا کیا تم اس دن میں بھی روزہ رکھتے ہو، یہ دن کیسا ہے؟ یہودیوں نے کہا یہ بہت بڑا باعظمت دن ہے اسی روز خدا نے موسیٰؑ اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ پس موسیٰؑ نے شکر کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا اور ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُنکر فرمایا۔ ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے حقدار ہیں پس آپؐ نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسرے لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (متفق علیہ یعنی بخاری ومسلم)

ہفتہ واتوار کے دن روزہ رکھنے میں یہودی نصاریٰ کی مخالفت

۱۹۶۹/۳۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مَا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أُخَالِفَهُمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے تو اکثر ہفتہ اور اتوار کے دن رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں دن مشرکوں کی عید کے دن ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان ایام میں ان کی خوشی کی مخالفت کروں۔ (احمد)

فرضیت رمضان سے قبل عاشوراء کے روزے کی زیادہ تاکید تھی

۱۹۷۰/۳۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے اور رغبت دلاتے تھے (کہ ہم عاشورہ کا روزہ رکھیں) اور عاشورہ کا دن قریب آجانے پر ہماری خبرگیری کیا کرتے تھے۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو آپؐ ہم کو نہ تو عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم دیا اور نہ منع فرمایا اور نہ ہماری خبرگیری کی۔ (مسلم)

سنت مؤکدہ روزے

۱۹۷۱/۳۴ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں چار چیزیں ہیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی نہ چھوڑتے تھے ایک عاشورہ کا روزہ، دوسرے نو روزے ذی الحجہ کے اور تین روزے ہر مہینے کے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ (نسائی)

ایام بیض کے روزے

۱۹۷۲/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایام بیض (۱۳۔۱۴۔۱۵ قمری تاریخ) کے روزے کبھی نہ چھوڑتے تھے، نہ سفر میں

(رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) نہ خضرمیں۔ (نسائی)

بدن کی زکوٰۃ روزہ رکھنا ہے

۱۹۷۳/۳۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَیْءٍ زَكٰوةٌ وَّزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

پیر اور جمعرات کی فضیلت کیوں؟

۱۹۷۴/۳۷ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَقَالَ اِنَّ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ یَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى یَصْطَلِحَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہؐ آپ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا (ہاں) پیر اور جمعرات کے دن خداوند تعالیٰ ہر مسلمان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے مگر ان لوگوں کے گناہ معاف نہیں کرتا جو آپس میں ملاقات ترک کردیں اور ان کی نسبت فرما دیتا ہے ان کو چھوڑ دو تا آنکہ صلح نہ کریں۔ (احمد- ابن ماجہ)

اللہ کی خوشنودی کے پیش نظر روزہ رکھنے والے کی فضیلت

۱۹۷۵/۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَیْسٍ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا کی خوشنودی کیلئے ایک دن کا روزہ رکھے خداوند تعالیٰ اس کو دوزخ سے اس قدر دور کردیتا ہے جتنا کہ کوا بچپن سے بڑھاپے تک اڑے (احمد) بیہقی نے اسے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے روایت کیا ہے۔

بَابٌ　زوال سے پہلے روزہ کی نیت کا بیان

فصل اوّل

نفل روزہ کی نیت دن میں کی جاسکتی ہے

۱۹۷۶/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّیْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا یَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِیَ لَنَا حَیْسٌ فَقَالَ اَرِیْنِیْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس آئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا میں اس وقت روزہ دار ہوں (یعنی چونکہ کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے میں نے اس وقت نیت کرلی ہے) پھر آپ اسی طرح ایک روز اور تشریف لائے اور اسی طرح پوچھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہمارے پاس ہدیہ میں حَیس آیا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو دکھاؤ صبح کو میں نے روزہ کا ارادہ کرلیا تھا۔ پھر آپ نے (حیس[1]) کھالیا۔ (مسلم)

---

[1] "حیس" ایک قسم کا کھانا جو مالیدہ جیسا ہوتا ہے اور کھجور، گھی اور قروت سے تیار کیا جاتا ہے۔ قروت: پانی نکلے ہوئے دہی یا چھاچھ بیان پر مراد ہے، ویسے قروت کا لفظ خشک کئے ہوئے دودھ یا دہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

نفل روزہ توڑنے کے سلسلہ میں ضیافت عذر ہے یا نہیں؟

۱۹۷۷/۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ فَقَالَ اَعِیْدُوْا سَمْنَکُمْ فِیْ سِقَائِہٖ وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِہٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِّنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی غَیْرَ الْمَکْتُوْبَۃِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَیْمٍ وَّاَھْلِ بَیْتِھَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام سلیم رض کے گھر تشریف لے گئے۔ ام سلیم رض آپؐ کی خدمت میں کھجوریں اور گھی لائیں۔ آپؐ نے فرمایا گھی کو مشک میں ڈال دو اور اپنی کھجوروں کو برتن میں اس لئے کہ میں روزہ سے ہوں۔ پھر آپ مکان کے ایک گوشہ میں تشریف لے گئے اور نفل نماز پڑھی اور ام سلیم رض اور اُن کے گھر والوں کے لئے دعا فرمائی۔ (بخاری)

۱۹۷۸/۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَّھُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کَانَ مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو یہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو بلائے تو وہ قبول کرلے اُس دعوت کو اور وہ روزہ دار ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لے اور روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھالے۔ (مسلم)

فصل دوم

۱۹۷۹/۴ عَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ فَجَلَسَتْ عَلٰی یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ ھَانِیٍٔ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَجَاءَتِ الْوَلِیْدَۃُ بِاِنَاءٍ فِیْہِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْہُ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ نَاوَلَہٗ اُمَّ ھَانِیٍٔ فَشَرِبَتْ مِنْہُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَکُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ لَھَا اَکُنْتِ تَقْضِیْنَ شَیْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا یَضُرُّکِ اِنْ کَانَ تَطَوُّعًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِیِّ نَحْوَہٗ وَفِیْہِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَا اِنِّیْ کُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْرُ نَفْسِہٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

حضرت ام ہانی رض کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب کہ مکہ فتح ہوگیا تو فاطمہ آئیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھ گئیں اور ام ہانی رض آپ کے دائیں جانب تھیں۔ پس ایک لونڈی ایک برتن لے کر حاضر ہوئی جس میں پینے کی کوئی چیز تھی۔ لونڈی نے وہ برتن آپ کو دیدیا۔ آپؐ نے تھوڑا سا پی لیا اور پھر ام ہانی رض کو دیدیا۔ ام ہانی رض نے اس کو پی لیا اور پھر کہا یا رسول اللہؐ میں روزے سے تھی اور میں نے پی لیا۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے کوئی قضا روزہ رکھا تھا انھوں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر یہ روزہ نفل تھا تو کچھ حرج نہیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی۔ احمد اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ام ہانی رض نے کہا یا رسول اللہؐ! میں روزے سے تھی۔ آپؐ نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا مالک ہے خواہ روزہ رکھے یا نہ رکھے۔

۱۹۸۰/۵ وَعَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَا وَحَفْصَۃُ صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَھَیْنَاہُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ فَقَالَتْ حَفْصَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَھَیْنَاہُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ قَالَ اقْضِیَا یَوْمًا اٰخَرَ مَکَانَہٗ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَذَکَرَ جَمَاعَۃٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ مُرْسَلًا وَّلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْہِ عَنْ عُرْوَۃَ وَھٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ زُمَیْلٍ مَوْلٰی عُرْوَۃَ

زہری عروہؓ سے اور عروہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور حفصہ رض روزہ سے تھیں کہ ہمارے سامنے کھانا لایا گیا جس کی خوشبو سے ہماری خواہش بڑھ گئی اور ہم نے اس میں سے کھالیا۔ اس بات کو حضرت حفصہ رض نے رسول اللہؐ سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا اس روزہ کی قضا کر دو دوسرے دن۔ (ترمذی)۔ حفاظ کی ایک جماعت نے زہریؒ سے اور زہریؒ نے حضرت عائشہ رض سے مرسلاً روایت کیا جس میں عروہؓ کا ذکر نہیں ہے۔ یہی صحیح ہے۔ ابوداؤد نے اِس کو عروہ کے آزاد کردہ غلام زُمیل سے اور زمیل نے عُروہؓ سے اور عروہ نے

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ)۔

حضرت عائشہؓ سے روایت کیا۔

روزہ دار کے سامنے کھانا

۱۹۸۱/۷ وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى يَفْرَغُوا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ام عمارہؓ بنت کعب کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے چنانچہ میں نے آپ کے لئے کھانا منگوایا۔ آپ نے ام عمارہؓ سے فرمایا تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے کہا میرا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا روزہ دار کے سامنے جب کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس پر اس وقت تک رحمت بھیجتے ہیں کہ کھانے والے کھانے سے فارغ ہوں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

فصل سوم

۱۹۸۲/۸ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ حضرت بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُس وقت آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ بلال صبح کا کھانا حاضر ہے۔ بلالؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا ہم اپنا رزق کھاتے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں ہے پھر فرمایا۔ بلال رضی تم جانتے ہو روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے مغفرت چاہتے ہیں اُس وقت تک کہ اس کے سامنے کھانا کھایا جائے۔ (بیہقی)

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ شب قدر کا بیان

فصل اوّل

شب قدر کب آتی ہے؟

۱۹۸۳/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (یعنی ۲۱۔۲۳۔ ۲۵۔۲۷ اور ۲۹ میں)۔ (بخاری)

۱۹۸۴/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کو رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر بہ حالتِ خواب دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متفق ہوئے خواب آخری سات راتوں پر تمہارے لئے پس جو شخص تلاش کرنا چاہے شب قدر کو تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری و مسلم)

۱۹۸۵/۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ یعنی انتیسویں، ستائیسویں اور

لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پچیسویں کو۔

(بخاری)

۱۹۸۶/۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اِنِّي اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ مِنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ .... مِنْ صَبِيْحَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنٰى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْبَاقِيْ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَعِشْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا آپ نے ایک ترکی خیمہ کے اندر۔ پھر (ایک روز) خیمہ کے اندر سے سر نکال کر فرمایا۔ میں نے پہلے عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرنے کے لئے اعتکاف کیا تھا پھر اعتکاف کیا میں نے درمیانی عشرہ میں پس میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے بتلایا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے وہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے۔ مجھ کو شب قدر خواب میں دکھائی گئی تھی پھر بھول گیا میں۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں شب قدر کی صبح کو۔ پس تلاش کرو تم شب قدر کو آخری عشرہ میں اور تلاش کرو ہر طاق رات میں۔ راوی کا بیان ہے کہ جس رات کو شب قدر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی تھی اس رات کو مینہ برسا تھا اور مسجد کی چھت کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور بارش سے مسجد ٹپکی۔ پس دیکھا میں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور اکیسویں تاریخ کی صبح تھی۔

(بخاری و مسلم)

اور عبد اللہ بن انیسؓ کی روایت میں تیئیسویں تاریخ کا لفظ ہے

شب قدر کی علامت

۱۹۸۷/۵ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَّا شُعَاعَ لَهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زر بن حبیشؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے پوچھا کہ تمہارے (دینی) بھائی ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سال کی تمام راتوں میں عبادت کرے وہ شب قدر کو پالے گا۔ ابی بن کعبؓ نے کہا خدا ان پر رحم کرے انھوں نے اس خیال سے یہ کہا ہے کہ کہیں لوگ اس رات پر بھروسہ نہ کرلیں، واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ کو یہ معلوم تھا کہ شب قدر رمضان میں ہے اور رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے پھر ابی بن کعبؓ نے قسم کھائی کہ وہ ستائیسویں رات ہے اور ان شاء اللہ نہ کہا۔ پس میں نے کہا تم کس دلیل سے ایسا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا ان علامات یا نشانیوں سے جن سے ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ فرمایا ہے۔ یعنی یہ کہ اس رات کی صبح کو آفتاب نکلتا ہے تو اس میں روشنی نہیں ہوتی (یعنی بہت کم ہوتی ہے)۔ (مسلم)

رمضان کے آخری عشرہ میں مجاہدہ

۱۹۸۸/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت و اطاعت میں غیر معمولی کوشش کرتے تھے اور کسی دوسرے عشرہ میں اتنی نہ کرتے تھے۔ (مسلم)

۱۹۸۹/۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَأَحْيٰى لَيْلَهٗ وَأَيْقَظَ أَهْلَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تہبند کو مضبوط باندھ لیتے۔ راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

لیلۃ القدر کی دعا

۱۹۹۰/۸ عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ۔)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! اگر مجھ کو شب قدر معلوم ہو جائے تو بتلائیے میں اس میں کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا یہ کہو: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے پسند فرماتا ہے معاف کرنے کو پس مجھ کو معاف کر) (احمد، ابن ماجہ، ترمذی)۔ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

شب قدر کی راتیں

۱۹۹۱/۹ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْتَمِسُوهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوبکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تلاش کرو شب قدر کو باقی نو راتوں میں یا باقی سات راتوں میں یا باقی پانچ راتوں میں یا باقی تین راتوں میں یا آخری رات میں۔ (ترمذی)

شب قدر رمضان میں آتی ہے

۱۹۹۲/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

شب قدر ۲۳ ویں شب

۱۹۹۳/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أُصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قِيلَ لِابْنِهٖ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا

حضرت عبداللہ بن اُنیس کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا گھر جنگل میں ہے میں وہیں رہتا اور وہیں نماز پڑھتا ہوں خدا کا شکر ہے پس مجھ کو بتلائیے کہ ایک رات (یعنی شب قدر کو) میں اس مسجد نبوی میں حاضر ہو کر عبادت کروں؟ آپؐ نے فرمایا تیئیسویں رات کو آجاؤ۔ عبداللہ کے بیٹے سے پوچھا گیا کہ تمہارے والد کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا وہ ۲۲ تاریخ کو) بعد نماز عصر مسجد نبوی میں داخل ہوتے (اعتکاف کرتے) اور

صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

پھر مسجد سے کسی کام کے لئے باہر نہ نکلتے۔ یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتے پس نماز صبح پڑھ کر وہ مسجد سے باہر نکلتے اور اپنی سواری پر جو مسجد کے باہر موجود ہوتی سوار ہو کر اپنے جنگل میں چلے جاتے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

آنحضرت صلعم کو شب قدر کا علم اور اس کا نسیان

۱۹۹۴ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شب قدر کی اطلاع ہم لوگوں کو دینے کے لئے گھر سے باہر نکلے پس جھگڑا کیا دو مسلمانوں نے، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو شب قدر کی اطلاع کرنے آیا تھا کہ فلاں اور فلاں شخص نے جھگڑا کیا۔ پس شب قدر کی شناخت مجھ سے اٹھالی گئی۔ شاید تمہارے لئے یہ بہتر ہو۔ اب تم اس کو انتیسویں[29] ستائیسویں[27] اور پچیسویں[25] (شب) میں تلاش کرو۔ (بخاری)

شب قدر کی فضیلت

۱۹۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَبْكَبَةٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَّذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلٰئِكَتَهُ فَقَالَ يَا مَلٰئِكَتِيْ مَا جَزَآءُ أَجِيْرٍ وَّفّٰى عَمَلَهُ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآؤُهُ أَنْ يُّوَفّٰى أَجْرُهُ قَالَ مَلٰئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَإِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَأُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت انس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندہ پر رحمت بھیجتے ہیں یا اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خدا کا ذکر اور عبادت کرتا ہوتا ہے۔ پھر جب ان کی (یعنی مسلمانوں کی) عید (عید فطر) کا دن ہوتا ہے تو خداوند تعالےٰ اپنے ان بندوں کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کرے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اس کی اجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے۔ خداوند تعالےٰ کہتا ہے، اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض کو ادا کر دیا۔ پھر وہ گھروں سے دعا کے لئے عیدگاہ کی طرف نکلے۔ قسم ہے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی بخشش، اپنے کرم، اپنے بلند مرتبہ اور اپنی بلند منزلت کی، میں ان کی دعا کو قبول کروں گا۔ پھر خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر عیدگاہ سے مسلمان اس حال میں واپس ہوتے ہیں کہ ان کے گناہ بخشدیئے جاتے ہیں۔ (بیہقی)

بَابُ الْاِعْتِکَافِ اعتکاف کا بیان

فصل اوّل

عورتیں اپنے گھروں میں اعتکاف کریں

۱۹۹۶ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح کو قبض فرمایا پھر آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔ (بخاری و مسلم)

خیر و بھلائی کے بارہ میں آنحضرتؐ بہت سخی تھے

۱۹۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرَئِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے اور لوگوں کو نفع پہنچانے کے اعتبار سے تمام لوگوں میں زیادہ سخی تھے اور خصوصاً ماہِ رمضان میں آپ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی تھی۔ جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کے سامنے قرآن پڑھتے تھے پس جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو آپ کی سخاوت مینہ لانے والی ہوا سے بڑھ جاتی۔ (بخاری و مسلم)

رمضان میں حضرت جبرئیل کے ساتھ آنحضرتؐ کا دور

۱۹۹۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ كُلَّ عَامٍ مَّرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ پیش کیا جاتا تھا یعنی پڑھتے تھے، حضرت جبرئیلؑ آپ کے سامنے قرآن ہر سال میں ایک مرتبہ اور جس سال آپ کا انتقال ہوا اس سال دو مرتبہ پڑھا گیا اور حضورؐ ہر سال میں دس دن اعتکاف کرتے تھے اور سالِ وفات میں آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔ (بخاری)

آداب و شرائط اعتکاف

۱۹۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو مسجد کے اندر سے سر کو میری طرف کر دیتے اور میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور اعتکاف کی مدت میں آپ گھر کے اندر نہ آتے مگر انسانی حاجت کو پورا کرنے کے لئے (یعنی پیشاب، پاخانے اور غسل وغیرہ کے لئے)۔ (بخاری و مسلم)

بحالت جاہلیت مانی گئی نذر کو پورا کرنے کا مسئلہ

۲۰۰۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت عمر رضہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف

بِنَذْرِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) کروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ اپنی نذر پوری کرو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

سنت مؤکدہ کی قضاء

۲۰۰۱/۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رض۔)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ لیکن ایک سال اعتکاف نہیں کیا۔ پھر جب دوسرا سال آیا تو بیس دن کا اعتکاف کیا۔ (ترمذی) ابوداؤد اور ابن ماجہ نے یہ حدیث ابی بن کعب رض سے روایت کی ہے۔

اعتکاف کی ابتداء؟

۲۰۰۲/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھتے اور پھر اپنے اعتکاف کی جگہ میں چلے جاتے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت

۲۰۰۳/۸ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں بیمار کی عیادت کرتے پس آپ مسجد سے سیدھے جاتے اور مریض کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرتے اور اس کی پرسش کرکے چلے آتے۔ (ابوداؤد)

اعتکاف کے آداب

۲۰۰۴/۹ وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے طریقہ سنت یہ ہے کہ وہ کسی بیمار کی عیادت نہ کرے نماز جنازہ کے لئے نہ جائے عورت کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ مباشرت کرے اور نہ کسی ضرورت سے باہر نکلے مگر ایسی ضرورت سے باہر جا سکتا ہے جس سے مجبوری ہو اور نہیں درست ہوتا اعتکاف مگر روزے سے اور اعتکاف صحیح نہیں مگر بڑی مسجد میں (یعنی اس مسجد میں جہاں باقاعدہ جماعت سے نماز ہوتی ہو)۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معتکف؟

۲۰۰۵/۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوْضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تو آپ کے لئے فرش بچھایا جاتا تھا یا ستونِ توبہ کے پیچھے تخت یا چارپائی کو بچھا دیا جاتا تھا۔ (ابن ماجہ)

معتکف کیلئے اجر

۲۰۰۶/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْزٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں یہ فرمایا ہے کہ وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیاں اس کے لئے جاری کی جاتی ہیں، ایسی نیکیاں جیسی کہ عام طور پر

الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

نیکیاں کرنے والے ہر قسم کی نیکیاں کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ — قرآن کے فضائل کا بیان

فصل اوّل

قرآن سیکھنے اور سکھانے والا سب سے بہتر ہے

۲۰۰۷/۱ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عثمان رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا۔ (بخاری)

قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۰۰۸/۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَأُ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ رض بن عامر کہتے ہیں کہ ہم لوگ صُفّہ (پٹا ہوا چبوترہ) پر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا۔ تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ بطحان یا عقیق کے بازار میں جائے اور وہاں سے بڑے کوہان کی دو۲ اونٹنیاں لائے بغیر گناہ اور بغیر رشتہ داری کے تعلق کو منقطع کئے ہوئے (یعنی جائز طریقہ پر) ہم نے عرض کیا ہم سب اس کو پسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے جو شخص مسجد جائے اور قرآن کی دو۲ آیتیں سکھائے یا پڑھے۔ یہ بہتر ہے اس کے لئے دو۲ اونٹنیوں سے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی، اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی اور آیتوں کا شمار بہتر ہوگا اونٹنیوں کے شمار سے۔ (مسلم)

۲۰۰۹/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جب اپنے گھر میں واپس آئے تو تین موٹی حاملہ اونٹنیوں کو اپنے گھر میں پائے؟ ہم نے عرض کیا ہم پسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص قرآن کی تین آیتیں نماز میں پڑھے تو یہ آیتیں ان تین موٹی اور حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔ (مسلم)

ماہر قرآن کی فضیلت

۲۰۱۰/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا ماہر اُن فرشتوں کے ساتھ ہے جو اعمال کے اعتبار سے بزرگ اور نیکوکار ہیں (یعنی وہ فرشتے جو لوح محفوظ سے اللہ اکبر کی کتابیں لکھتے ہیں) اور وہ شخص جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کو پڑھنا مشکل ہوتا ہے اس کو دو۲ ثواب ملتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

۲۰۱۱/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حسد نہ کیا جائے مگر دو شخصوں پر۔ ایک تو اس پر جس کو خدا نے قرآن عطا فرمایا (یعنی جس کو قرآن یاد ہو گیا) پس وہ دن رات قرآن پڑھتا اور عبادت کرتا ہے اور دوسرے اس پر جس کو خدا نے مال بخشا اور وہ اس میں سے دن رات نیک کاموں پر خرچ کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

قرآن پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کی مثال

۲۰۱۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ۔

حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کا حال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی مانند ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ اور مزہ شیریں ہوتا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اُس کا حال کھجور کی مانند ہے جس میں خوشبو نہیں لیکن مزہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کا حال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کے مانند ہے کہ اُس میں نہ خوشبو ہے اور مزہ بھی تلخ ہے۔ اور اس منافق کا حال جو قرآن پڑھتا ہے خوشبودار پھول کی مانند ہے کہ بُو عمدہ ہے اور مزہ تلخ۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس مومن کا حال جو قرآن پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے ترنج کی مانند ہے اور اس مومن کا حال جو قرآن نہیں پڑھتا اور اس پر عمل بھی نہیں کرتا کھجور کی مانند ہے۔

قرآن پڑھنے اور نہ پڑھنے والے کے درجہ کی بلندی اور پستی

۲۰۱۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمر بن الخطاب رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ ایک قوم کو بلند کرتے ہیں تو دوسری قوم کو پست کرتے ہیں۔ (مسلم)

قرآن سننے کے لئے فرشتوں کا اشتیاق و اژدحام

۲۰۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ وَلَمَّا أَخَّرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت اُسید بن حضیر رضؓ نے بیان کیا ہے کہ میں رات کو سورۂ بقرہ پڑھ رہا تھا اور میرا گھوڑا میرے پاس بندھا ہوا تھا کہ یکایک میں نے دیکھا کہ گھوڑا اُچھلنے کودنے اور شوخیاں کرنے لگا۔ میں پڑھتے پڑھتے خاموش ہو گیا کہ گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ میں نے پھر پڑھنا شروع کیا۔ گھوڑا پھر شوخیاں کرنے لگا۔ میں خاموش ہو گیا اور گھوڑا بھی ٹھہر گیا۔ میں نے پھر پڑھنا شروع کیا گھوڑا پھر اسی طرح اُچھلنے کودنے لگا۔ آخر میں نے پڑھنا بند کر دیا۔ میرا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب سو رہا تھا مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا اس کو کوئی اذیت نہ پہنچائے۔ پس میں اپنے بیٹے کو وہاں سے اُٹھانے کے لئے آگے بڑھا کہ میری نظر آسمان پر پڑی میں نے دیکھا کہ ابر سا چھایا ہوا ہے اور اس کے اندر چراغ سے جل رہے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اس واقعہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے

إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلَى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ

فرمایا۔ ابن حضیر پڑھے گیا ہوتا یعنی تو خاموش کیوں ہو گیا، پڑھنا جاری رکھتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا بیٹا یحییٰ قریب تھا مجھ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا اس کو کچل نہ دے۔ اِس لئے میں نے پڑھنا بند کر دیا اور آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دیکھا تو ایک اَبر سا نظر آیا جس میں چراغ سے جل رہے تھے۔ پھر میں نے باہر نکل کر دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں آپؐ نے فرمایا وہ فرشتے تھے جو تیری قراءت کو سننے آئے تھے اگر تو برابر پڑھتا رہتا تو صبح کو لوگ فرشتوں کو دیکھتے اور فرشتے ان کی نگاہوں سے نہ چھپتے۔ (بخاری و مسلم)

تلاوتِ قرآن، رحمت کے نزول کا باعث

۲۰۱۵/۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص سُورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے قریب ایک جانب دو رسیوں سے گھوڑا بندھا ہوا تھا اس گھوڑے پر ایک ابر چھا گیا اور قریب ہوا گھوڑے سے پھر اور قریب ہوا اور گھوڑے نے اس کو دیکھ کر اُچھلنا کودنا شروع کیا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے نبی صلے اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ سکینہ (رحمت) تھی جو قرآن پڑھنے کے سبب نازل ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

سُورۂ فاتحہ کی اہمیت و فضیلت

۲۰۱۶/۱۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعید بن المعلّٰی رضؓ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو آواز دی۔ میں نے نماز میں مشغول ہونے کے سبب جواب نہیں دیا۔ پھر (نماز سے فارغ ہو کر) میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لئے جواب نہ دے سکا) آپؐ نے فرمایا کیا خدا نے یہ حکم نہیں دیا ہے کہ جب تم کو رسول بلائے تو تم خدا اور رسولؐ کے بُلانے پر ان کو جواب دو اور ان کی اطاعت کرو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تجھ کو تیرے مسجد سے باہر جانے سے پہلے ایک ایسی سورت نہ بتاؤں جو قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے۔ پھر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا (اور باتوں میں مشغول ہو گئے) پھر جب میں نے مسجد سے باہر جانے کا ارادہ کیا تو آپ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں تجھ کو قرآن کی ایک بڑی سُورت سکھاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا وہ الحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط ہے اِس میں سات آیتیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہ بڑا قرآن ہے جو مجھ کو دیا گیا ہے۔ (بخاری)

سورۂ بقرہ کی فضیلت

۲۰۱۷/۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ اس لئے کہ شیطان اس گھر سے نکل جاتا

الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہے جس میں سُورۂ بقرہ پڑھی جائے۔ (مسلم)

قیامت کے دن قرآن کریم کی سفارش

۲۰۱۸/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحٰبِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحٰبِهِمَا اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ قرآن پڑھا کرو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن قرآن سفارش کرنے والا ہوگا اور پڑھا کرو ان دو سورتوں کو جو بہت چمکدار اور روشن ہیں یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران۔ اس لئے کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن ابر کے دو ٹکڑے یا دو سایہ کرنے والی چیزیں یا دو ٹکڑیاں پرندوں کی صف بستہ ہوں گی جو اپنے پڑھنے والی کی طرف سے جھگڑیں گی اور پڑھا کرو سُورۂ بقرہ کو اس لئے کہ سورۃ کا ہمیشہ پڑھنا موجب برکت ہے اور نہ پڑھنا اس کا موجب حسرت وندامت ہے اور اُس کے پڑھنے کی وہ لوگ طاقت نہیں رکھتے جو سُست و کسلمند ہیں۔ (مسلم)

۲۰۱۹/۱۳ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نواسؓ بن سمعان کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ قیامت کے دن قرآن کو اور اس کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کو بھی اس طور پر کہ سورۂ بقرہ اور آل عمران ان کے آگے ہوں گی۔ گویا یہ دونوں سورتیں ابر کے دو ٹکڑے ہیں یا ابر کے سیاہ ٹکڑے ہیں کہ ان میں چمک ہے یا دو ٹکڑیاں صف بستہ پرندوں کی ہیں جو اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کریں گی۔ (مسلم)

آیت الکرسی سب سے عظیم آیت ہے

۲۰۲۰/۱۴ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُبی بن کعبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اُبی تو جانتا ہے کہ قرآن کی کونسی آیت تیرے لئے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اُبی جانتا ہے تو قرآن کی کونسی آیت تیرے لئے بڑی ہے؟ میں نے عرض کیا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (یعنی ساری آیۃ الکرسی) آپ نے یہ سُنکر میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا اُبی تیرا علم خوش گوار ہو۔ (مسلم)

۲۰۲۱/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ مُحْتَاجٌ

حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مامور فرمایا رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ عید الفطر) کی حفاظت پر (یعنی جو مال صدقۂ فطر میں وصول ہوا تھا اس کی نگرانی پر مجھ کو مامور فرمایا) پس میرے پاس ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھرنا شروع

وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ
فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ شَكَى
حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ
قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ
سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ
فَأَخَذْتُهُ قُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ
لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ
لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ شَكَى حَاجَةً
شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ
أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ
يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ
إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا
آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ
تَعُودُ فَقَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ
اللهُ بِهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ
آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ
حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ الشَّيْطَانُ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ
سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي
كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ
وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ
لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ.
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کیا۔ یعنی اپنے دامن یا برتن میں۔ پس میں نے اُس کو پکڑ لیا اور کہا کہ میں
تجھ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا۔ اُس نے کہا کہ میں محتاج
ہوں اور میرے ذمّہ بچوں کا نفقہ ہے اور میں سخت ضرورت مند ہوں ابوہریرہ
کا بیان ہے کہ اُس کی ان باتوں کو سنکر میں نے چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا۔ اے ابوہریرہ رض
تمہارا رات کا چور کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ اس نے سخت
ضرورت کا اظہار کیا تھا، اور عیال داری کی شکایت کی۔ میں نے اُس کو
چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا اس نے تجھ سے جھوٹ کہا اور وہ پھر آئے گا۔ مجھ کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا اور میں اُس کی تاک
میں بیٹھ گیا۔ چنانچہ وہ آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ کو بھرنے لگا۔ میں نے اُس
کو پکڑ لیا اور کہا آج میں تجھ کو ضرور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلونگا
اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں بہت محتاج ہوں اور بچوں کا سارا خرچ
میرے ذمّہ ہے۔ اب میں نہ آؤں گا۔ پھر مجھ کو اس پر رحم آگیا اور میں نے اُس
کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا۔ ابوہریرہ! تم نے اپنے قیدی (چور) کا کیا کیا؟
میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ؐ اس نے سخت ضرورت کو ظاہر کیا اور بچوں
کے خرچ کی شکایت کی۔ مجھ کو اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے تم سے جھوٹ کہا وہ پھر
آئے گا۔ پس میں اس کی تاک میں رہا۔ وہ پھر آیا اور دونوں ہاتھوں سے
غلّہ بھرنا شروع کیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا آج میں ضرور تجھ کو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا اور یہ تین دفعہ میں آخری مرتبہ
ہے۔ تو نے کہا تھا اب نہیں آؤں گا اور پھر آگیا؟ اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو
میں تم کو چند ایسے کلمے بتاؤں گا جن سے خدا تم کو نفع پہنچائے گا۔ جب تم
سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی کو پڑھو۔ یعنی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو آخر آیت تک تو خدا کی طرف سے تم پر ہمیشہ
ایک نگہبان رہیگا (یعنی فرشتہ) اور تمہارے قریب شیطان نہ آئے گا
صبح تک۔ یہ سنکر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا۔ تم نے اپنے قیدی (چور) کے
ساتھ کیا کیا۔ میں نے عرض کیا اس نے مجھ سے یہ کہا کہ میں تجھ کو چند ایسے کلمے سکھاؤں گا جو تجھ کو نفع دیں گے پس میں نے اس کو چھوڑ دیا۔
آپ نے فرمایا۔ اس نے سچ کہا اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔ اس کے بعد فرمایا تم کو معلوم ہے تین راتوں سے تم کس سے مخاطب تھے؟ میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ مجھ کو معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

سورہ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتوں کی فضیلت

۲۰۲۲/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ انھوں نے اوپر کی جانب دروازہ کے کھلنے کی سی آواز سُنی۔ پس انھوں نے اپنا سر اٹھایا اور کہا یہ آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہے اور آج ہی کھولا گیا ہے اِس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ پھر اس دروازے ایک فرشتہ نکلا اور حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ فرشتہ آج ہی زمین کی طرف اُترا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں اُترا پھر اس فرشتہ نے حضورؐ کو سلام کیا (آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر) اور کہا آپ کو خوش خبری ہو کہ آپ کو دو ایسے نور عطا کئے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے یعنی فاتحۃ الکتاب (سُورۃ الحمد) اور سُورۃ بقرہ کا آخری حصہ۔ ان میں سے جو حرف آپ پڑھیں گے اُس کا ثواب دیا جائے گا یا دُعا قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

۲۰۲۳/۱۳ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابومسعودرضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سُورۂ بقرہ کے آخر میں دو آیتیں ہیں جو شخص اُن کو پڑھے رات میں وہ اس کے لئے کافی ہوتی ہیں (یعنی ہر قسم کی آفت اور شر سے بچاتی ہیں)۔ (بخاری ومسلم)

سورۂ کہف کی پہلی دس آیتوں کو یاد کرلینے کا اثر

۲۰۲۴/۱۸ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابودرداءرضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں یاد کرلے۔ بچایا جائے گا اس کو دجّال سے۔ (مسلم)

قل ہو اللہ احد (سورہ احد) کی فضیلت

۲۰۲۵/۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ).

حضرت ابودرداءرضؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ صحابہؓ نے عرض کیا یارسُول اللہ تہائی قرآن کیوں کر پڑھا جائے؟ آپؐ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ (پوری سورت) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۰۲۶/۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا اور وہ اپنے ساتھیوں کی امامت بھی کرتا تھا (یعنی نماز پڑھاتا تھا) پس وہ نماز میں قراءت کو قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پر ختم کردیتا۔ جب لوگ واپس آئے تو اس کا ذکر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے اُس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ میں خدا کی صفت (مذکور) ہے اور میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس کا پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا اس شخص کو آگاہ کردو کہ خدا بھی اس کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۰۲۷/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَرَوَى الْبُخَارِىُّ مَعْنَاهُ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورؐ سے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس سورت کو بہت پسند کرتا ہوں یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو۔ آپ نے فرمایا اس کو تیرا پسند کرنا تجھ کو جنت میں لے جائے گا۔ (ترمذی اور امام بخاریؒ نے اس کو ان ہی معنوں میں روایت کیا ہے)۔

معوذتین کی فضیلت

۲۰۲۸/۲۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات جو آیات نازل کی گئی ہیں وہ عجیب ہیں کہ ان کی مانند آج تک نہیں دیکھی گئیں اور وہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔ (مسلم)

آنحضرتؐ رات میں قل ہو اللہ اور معوذتین پڑھ کر اپنے بدن پر دم کرتے تھے

۲۰۲۹/۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِىَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو سونے کے لئے اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہاتھوں کو ملاتے پھر اُن پر دم کرتے اور پھر اُن پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر پھونکتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو سارے جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا پھیرتے اور سر اور چہرے سے ہاتھوں کو پھیرنا شروع کرتے اور بدن کے اگلے حصہ پر پھیرتے ہوئے سارے جسم پر پھیرتے اور تین مرتبہ اس طرح کرتے (یعنی تین مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرتے اور جسم پر ہاتھوں کو پھیرتے) اور عنقریب ابن مسعودؓ کی حدیث باب معراج میں انشاء اللہ بیان کریں گے جب کہ حضورؐ کو معراج ہوئی۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

قیامت کے دن عرش کے نیچے تین چیزیں ہوں گی

۲۰۳۰/۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَّالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِىْ اَلَا مَنْ وَّصَلَنِىْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِىْ قَطَعَهُ اللّٰهُ ۔ (رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہوں گی عرش کے نیچے قیامت کے دن ایک تو قرآن جو جھگڑے گا بندوں سے اور قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور دوسرے امانت اور تیسرے قرابت یہ دونوں چیزیں، یا صرف قرابت پکار کر لوگوں سے کہے گی۔ جس نے مِلایا مجھ کو ملائے گا اس کو اللہ اپنی رحمت سے اور جس نے توڑا مجھ کو توڑے گا اللہ اس کو۔ (یعنی اس سے التفات نہ فرمائے گا)۔ (شرح السنۃ)

قرآن کو ترتیل سے پڑھنے کی فضیلت

۲۰۳۱/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضہ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آخرت میں) قرآن پڑھنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ تو قرآن پڑھ اور جنت کے درجوں پر چڑھ اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر جس طرح کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، پڑھ۔ اور تیرا آخری درجہ (جنت میں) قرآن کی آخری آیت پر ہوگا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

قرآن سے خالی دل ویران گھر کی مانند ہے

۲۰۳۲/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو وہ (دل یا وہ شخص) ویران گھر کے مانند ہے۔ (ترمذی۔ دارمی اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

مشغولیت قرآن کا اثر

۲۰۳۳/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوسعید رضہ نے کہا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند بزرگ و برتر فرماتا ہے جس شخص کو قرآن خوانی کا شغل، دُعا اور ذکر الٰہی سے غافل بنا دے۔ میں اس کو مانگنے والوں سے بہتر اور زیادہ دیتا ہوں اور کلام اللہ کی بزرگی دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسی کہ میری بزرگی تمام مخلوقات پر۔ (ترمذی۔ دارمی۔ بیہقی)

قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکی

۲۰۳۴/۲۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)۔

حضرت ابن مسعود رضہ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں الٓمٓ کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی۔ دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سند کے اعتبار سے غریب۔

قرآن سرچشمۂ ہدایت ہے

۲۰۳۵/۲۹ وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَأُ

حارث اعور رضہ کہتے ہیں کہ میں (کوفہ کی ایک) مسجد میں گیا، دیکھا تو لوگ بیکار باتوں میں مشغول تھے۔ اس کے بعد میں حضرت علی رضہ کے پاس گیا اور ان سے بیان کیا۔ حضرت علی رضہ نے فرمایا کیا انھوں نے ایسا کیا (یعنی ذکر الٰہی اور تلاوتِ قرآن کو چھوڑ کر دنیا کی باتوں میں مشغول رہے) میں نے عرض کیا، ہاں۔ حضرت علی رضہ نے کہا خبردار میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ خبردار رہو فتنہ واقع ہوگا۔ میں نے عرض

مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ۔

کیا یا رسول اللہ! اس سے کیوں کر نجات ہوگی؟ آپ نے فرمایا۔ کتاب اللہ (پر عمل کرنے) سے کہ جس میں تم سے پہلے لوگوں کے واقعات ہیں اور تمہارے بعد کی خبریں اور تمہارے درمیان (حرام و حلال یا طاعت و گناہ وغیرہ کا) حکم ہے اور (حق و باطل کے اندر) قول فیصل ہے بیہودہ چیز نہیں۔ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کرے گا اس کو اللہ۔ اور جس نے قرآن کے سوا کسی دوسری چیز میں ہدایت کو طلب کیا گمراہ کرے گا اس کو اللہ۔ اور قرآن خدا کی مضبوط اور سیدھی رسّی ہے اور قرآن ایسا سیدھا راستہ اور باحکمت ذکر و بیان ہے جس میں (کمی، خامی اور) کجی نہیں اور اس کے اتباع سے خواہشات میں کجی (بے راہ روی) پیدا نہیں ہوتی اور نہ قرآن کی زبان سے دوسری زبانیں ملتی ہیں (یعنی اس کی فصاحت کو کوئی انسانی کلام نہیں پہنچا) اور ذی علم لوگوں کی طبیعت اس کو پڑھتے رہنے سے سیر نہیں ہوتی اور قرآن بار بار پڑھنے سے پرانا (بے کیف اور مسائلِ زندگی کا حل کرنے سے عاجز) نہیں ہوتا اور اس کا اعجاز ختم نہیں ہوتا۔ اور قرآن مجید ایسا کلام ہے کہ جب اس کو جنوں نے سنا تو ایک لمحہ توقف کئے بغیر پکار اٹھے کہ ہم نے قرآن عجیب سنا جو راہِ ہدایت دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور جس شخص نے قرآن کے موافق کہا سچ کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اس کو ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا انصاف کیا۔ اور جس نے قرآن کی طرف لوگوں کو بلایا اس کو سیدھی راہ دکھائی گئی۔ (ترمذی۔ دارمی) ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد مجہول ہے اور حارث میں کلام ہے۔

قرآن کے حافظ و عامل کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا

۲۰۳۶/۳۰ وَعَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت معاذ جہنی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور جو چیز اس میں ہے اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں اور باپ کو تاج پہنایا جائے گا اور تاج کی روشنی دنیا کے آفتاب کی روشنی سے اچھی ہوگی جب کہ یہ فرض کر لیا جائے کہ آفتاب تمہارے گھروں کے اندر روشن ہے پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ جب ماں باپ کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہے جس نے قرآن پر عمل کیا۔ (احمد۔ ترمذی)

قرآن کا ایک معجزہ

۲۰۳۷/۳۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قرآن کو چمڑے کے اندر بند کیا جائے اور پھر آگ کے اندر ڈال دیا جائے تو جلے گا نہیں (مطلب یہ ہے کہ جو شخص پڑھے اور اس پر عمل کرے اس پر دوزخ کی آگ اثر نہ کرے گی۔ چمڑے سے مراد انسان کا بدن ہے۔) (دارمی)

قیامت کے دن اپنے دس عزیزوں کے حق میں حافظ قرآن کی سفارش

۲۰۳۸/۳۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت علی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے

وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِیْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ)

قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا پھر اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا تو اللہ تعالےٰ اس کو جنت میں داخل کریگا اور اس کے گھر والوں میں سے ان دس شخصوں کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جائے گی جو قطعی دوزخی ہوں گے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے حفص بن سلیمان ضعیف راوی ہے۔

سورۂ فاتحہ لاثانی سورۃ ہے

۲۰۳۹/۳۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعبؓ سے پوچھا تم کس طرح پڑھتے ہو؟ یعنی تم نماز میں کیا پڑھتے ہو۔ اُبی بن کعبؓ نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ ایسی کوئی سورت نہ تورات میں نازل کی گئی نہ انجیل میں اور نہ زبور میں نازل کی گئی اور نہ قرآن میں۔ اس سورت میں سات آیتیں ہیں جو بار بار نماز میں پڑھی جاتی ہیں اور یہ سورت قرآن عظیم ہے جو مجھ کو دیا گیا ہے۔ (ترمذی۔ دارمی۔ لیکن دارمی نے اُبی بن کعبؓ کا ذکر نہیں کیا ہے اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

قرآن سیکھنے، پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم

۲۰۴۰/۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَّمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کو سیکھو اور پھر پڑھو اس کو کیوں کہ جو شخص قرآن کو سیکھتا اور پھر اس کو پڑھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اس کا حال اس تھیلی کی مانند ہے جس میں مشک بھرا ہو کہ اس کی خوشبو مکان کے گوشہ گوشہ میں پہنچ جاتی ہے اور اس شخص کا حال جس نے قرآن کو سیکھا اور وہ اس کے دل ہی میں رہا (یعنی نہ تو اس پر تدبر کیا اور نہ زندگی کے انفرادی اور اجتماعی مسائل کو اس کے تابع کرنے کی سعی کی) مشک کی اس تھیلی کی مانند ہے جس کے منہ کو باندھ کر اس پر مہر لگا دی گئی ہو۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

صبح وشام کے وقت آیت الکرسی اور سورۂ مومن کی ابتدائی آیت پڑھنے کی برکت

۲۰۴۱/۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے پڑھا حٰم کو (اس کا نام سورۂ مومن ہے) اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ تک اور آیۃ الکرسی کو صبح کے وقت، تو حفاظت میں رکھا جاتا ہے اس کو شام تک اور جس شخص نے پڑھا ان دونوں کو شام کے وقت تو محفوظ رہتا ہے وہ ان کے سبب صبح تک۔ (ترمذی۔ دارمی — اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

قرآن لوح محفوظ میں کب لکھا گیا؟

۲۰۴۲/۳۶ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے کتاب لکھی (یعنی اللہ کے حکم سے فرشتوں نے لوح محفوظ پر لکھا) پھر اس کتاب میں سے خدا نے دو آیتوں کو اتارا۔ اِن دو آیتوں پر سورۂ بقرہ ختم ہوجاتی ہے یس جس گھر میں ان آیتوں کو تین رات برابر پڑھا جائے شیطان اس گھر کے قریب نہیں آتا۔ (ترمذی۔ دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیتوں کے پڑھنے کی برکت

۲۰۴۳/۳۷ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سُورۃ الکہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھے، اس کو فتنۂ دجال سے بچایا جائے گا۔

(ترمذی۔ اور انھوں نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

قرآن کا دل سورۂ یٰسین

۲۰۴۴/۳۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل یٰسٓ ہے پس جو شخص سُورۂ یٰسٓ کو پڑھے اس کے لئے دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی۔ دارمی)۔ اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

سورۂ طٰہٰ اور یٰس کی عظمت و بزرگی

۲۰۴۵/۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَاَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يُّنْزَلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے ایک ہزار برس پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسٓ کو پڑھا۔ جب فرشتوں نے اِن سورتوں کو سُنا تو کہا مبارک ہو وہ قوم جس پر اُتارا جائے گا یہ قرآن (یعنی یہ دونوں سورتیں) اور خوشخبری ہے ان دلوں کو جو اٹھائیں گے (یعنی یاد کریں گے) ان سورتوں یا قرآن کو۔ اور خوش حال ہے ان زبانوں کو جو پڑھیں گی اس قرآن کو یا ان سورتوں کو۔

حٰمٓ۔ الدخان کی برکت

۲۰۴۶/۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ) وَعُمَرُ بْنُ اَبِيْ خَثْعَمٍ الرَّاوِيُّ يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ حٰمٓ الدُّخَان کو رات میں پڑھے تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مغفرت چاہتے ہوں گے۔

(ترمذی۔ اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے) اور عمر بن ابی خثعم راوی ضعیف ہے اور امام بخاری رح کہتے ہیں کہ وہ منکر حدیث ہے۔

۲۰۴۷/۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِیُّ یُضَعَّفُ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شب جمعہ میں سورہ حٰمٓ الدُّخَان کی تلاوت کرے تو اس کی مغفرت کی جائے گی۔ (ترمذی)

اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کا راوی ہشام ابوالمقدام ضعیف ہے۔

مسبحات کی فضیلت

۲۰۴۸/۴۲ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَءُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْهِنَّ اٰیَةً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ) وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت عرباضؓ بن ساریہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مُسَبِّحات کو پڑھا کرتے تھے (یعنی ان سورتوں کو جن کے شروع میں سُبْحَانَ یا سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ کے الفاظ ہیں اور وہ سات سورتیں ہیں: سُبْحَانَ الَّذِیْ سورۂ حدید۔ سورۂ حشر۔ سورۂ صف۔ سورۂ جمعہ۔ سورہ تغابن۔ سورۂ اعلیٰ) اور فرمایا کرتے تھے کہ ان سورتوں میں ایک آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) دارمی نے اس حدیث کو خالد بن معدان سے مرسلاً روایت کیا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

سورۂ ملک کی فضیلت و برکت

۲۰۴۹/۴۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِی الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ وَهِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں ایک سورت تیس آیتوں کی ہے۔ اس سورت نے ایک شخص کی شفاعت کی، یہاں تک کہ اس کو بخش دیا گیا۔ اور وہ سورت تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

۲۰۵۰/۴۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰی قَبْرٍ وَّهُوَ لَا یَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْهِ اِنْسَانٌ یَقْرَءُ سُوْرَةَ تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ حَتّٰی خَتَمَهَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هِیَ الْمَانِعَةُ هِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے ایک شخص نے قبر پر خیمہ کھڑا کر لیا۔ اس کو معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے لیکن انھوں نے دیکھا کہ اس کے اندر ایک انسان سورۂ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ پڑھ رہا ہے حتیٰ کہ اس نے سورت کو ختم کر لیا۔ ان صحابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا یہ سورت روکنے والی ہے (گناہوں سے) نجات دینے والی ہے یا نجات دیتی ہے (پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے)۔ (ترمذی۔ اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

سونے سے پہلے آنحضرتؐ کا معمول وظیفہ

۲۰۵۱/۴۵ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَءَ الٓمٓ تَنْزِیْلُ وَتَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورہ الٓمٓ تَنْزِیْلُ اور تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ نہ پڑھ لیتے۔ (احمد۔ ترمذی۔ دارمی) ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ

اسی طرح شرح السنہ میں ہے اور مصابیح میں ہے کہ غریب ہے۔

سورۂ اذا زلزلت، قل ھو اللہ اور قل یاایہا الکافرون کی فضیلت

۲۰۵۲/۴۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ اور انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں فرمایا ہے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ آدھے قرآن کے برابر ہے اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی)

سورۂ حشر کی آخری تین آیتوں کی برکت

۲۰۵۳/۴۷ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت معقل بن یسارؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے صبح کے وقت تین بار یہ کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور پھر تین آیتیں سورۂ حشر کے آخر کی پڑھیں تو خداوند تعالیٰ اُس پر ستر ہزار فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے اور اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اگر وہ اسی دن مرتا ہے تو شہید مرتا ہے اور جو کوئی اِن الفاظ و آیات کو شام کے وقت پڑھے تو اس کو بھی یہی مرتبہ و مقام ملتا ہے۔

(ترمذی۔ دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

ہر روز دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھنے کی تاثیر

۲۰۵۴/۴۸ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی روزانہ دو سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے تو اس کے پچاس برس کے گناہ دُور کئے جاتے ہیں مگر قرض کا گناہ معاف نہیں کیا جائے گا۔ (ترمذی۔ دارمی) اور ایک روایت میں دو سو مرتبہ کے بجائے پچاس مرتبہ کے الفاظ ہیں۔ اور اس روایت میں قرض کا ذکر نہیں ہے۔

سونے سے پہلے قل ھو اللہ پڑھنے کی برکت

۲۰۵۵/۴۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت انسؓ نے کہا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے کا ارادہ کرے اپنے بستر پر تو وہ داہنے پہلو پر لیٹے اور پھر سَو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو خداوند تعالیٰ اس سے فرمائے گا اے میرے بندے تو داہنی طرف سے جنت میں داخل ہو۔

(ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی فضیلت

۲۰۵۶/۵۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قُلْ

سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ. قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

ہُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھتے سنا تو فرمایا واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا کیا چیز واجب ہوئی؟ آپؐ نے فرمایا جنت۔

(مالک۔ ترمذی۔ نسائی)

قل یا ایہا الکافرون کی فضیلت

۲۰۵۷/۵۱ وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

فروہ بن نوفلؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا یارسول اللہؐ! مجھ کو کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے کہ میں بستر پر جاتے وقت (رات کو) پڑھ لیا کروں؟ حضورؐ نے فرمایا قُلْ یَاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھ۔ اِس لئے کہ یہ سُورت شرک سے بیزاری (کے اظہار کے لئے) ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

معوذتین کی فضیلت

۲۰۵۸/۵۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُوْلُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام جحفہ اور ابواء کے درمیان سفر کر رہا تھا کہ ہم کو تیز و تند ہوا (آندھی) اور تاریکی نے گھیر لیا۔ پس رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ پڑھ کر دُعا مانگنی شروع کی: اور مجھ سے کہا عقبہ! پناہ مانگ ان دونوں سورتوں کے ذریعہ سے کہ پناہ مانگنے کے معاملے میں یہ دونوں سورتیں سب سے بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

۲۰۵۹/۵۳ وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ بن خبیبؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک بارش کی رات میں جو نہایت تاریک تھی رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ پس ہم نے آپ کو پالیا۔ حضورؐ نے (ہم کو دیکھ کر) فرمایا۔ کہو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ کیا کہوں آپؐ نے فرمایا، پڑھ قُلْ ہُوَ اللہُ اَحَدٌ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ صبح و شام تین تین بار کافی ہوں گی تجھ کو ہر چیز سے یعنی ہر بلا کو دفع کریں گی)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۰۶۰/۵۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ.

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ کیا میں پناہ حاصل کرنے کے لئے سُورۃ ہُودؑ اور سُورۃ یوسُفؑ کو پڑھا کروں آپؐ نے فرمایا قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے بہتر خدا کے نزدیک اس معاملہ میں کوئی چیز نہیں ہے۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

فصل سوم

قرآن کی پیروی کرنے کا حکم

۲۰۶۱/۵۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ فَرَائِضَهٗ وَحُدُوْدَهٗ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معانی بیان کرو قرآن کے اور پیروی کرو غرائب کی اور قرآن کے غرائب اس کے فرائض اور حدود ہیں (یعنی مامورات و منہیات)۔ (بیہقی)

قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۰۶۲/۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا نماز میں پڑھنا بہتر ہے اس قرآن کے پڑھنے سے کہ جو نماز میں نہ پڑھا جائے اور بغیر نماز کے قرآن کا پڑھنا تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح بہتر ہے صدقہ سے اور صدقہ بہتر ہے روزے سے، اور روزہ ڈھال ہے دوزخ کی۔ (بیہقی)

ناظرہ تلاوت زبانی تلاوت سے افضل ہے

۲۰۶۳/۵۷ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسِ نِ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ يُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کا حفظ پڑھنا ہزار درجہ ثواب رکھتا ہے، اور قرآن میں دیکھ کر پڑھنا دوگنے ثواب کا موجب ہے۔ (یعنی دو ہزار درجہ تک۔) (بیہقی)

موت کی یاد اور قرآن کی تلاوت دل کی جلا کا باعث ہے

۲۰۶۴/۵۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دل زنگ پکڑتے ہیں جس طرح زنگ پکڑتا ہے لوہا اس وقت جب کہ اس کو پانی پہنچے۔ پوچھا دلوں کو روشن کرنے والی کیا چیز ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا۔ موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن کو پڑھنا۔ (بیہقی)

سب سے عظیم الشان سورت

۲۰۶۵/۵۹ وَعَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ایفع بن عبد الکلاعی رض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ قرآن میں کونسی سورت سب سے بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پھر اس نے پوچھا اور آیت کونسی بڑی ہے؟ فرمایا آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ پھر پوچھا یا رسول اللہ! تم اپنے لئے اور اپنی امت کے لئے کونسی آیت پسند کرتے ہو؟ فرمایا سورۂ بقرہ کو ختم کرنے والی آیتیں، اور یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں خدا کے خزانۂ رحمت سے، خدا کے عرش کے نیچے سے اور دی گئی ہیں یہ آیتیں میری امت کو (اس لئے کہ) شامل ہیں یہ دین اور دنیا کی بھلائیوں کو (یعنی ان میں دین اور دنیا کی ساری بھلائیاں پائی جاتی ہیں)۔ (دارمی)

سورۂ فاتحہ شفاء ہے

۲۰۶۶/۶۰ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

عبد الملک بن عمیر رض مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فاتحۃ الکتاب (یعنی سورۂ الحمد شریف) شفاء ہے ہر بیماری کے لئے

شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ)۔

آل عمران کی آخری آیتوں کی فضیلت و برکت

۲۰۶۷/۶۱ وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ (رواه الدارمي)

حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ جو کوئی رات میں آخر سورۂ آل عمران کو پڑھے تو اس کے لئے رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے (یعنی تہجد کا)۔ (دارمی)

آل عمران جمعہ کے دن پڑھنے کی برکت

۲۰۶۸/۶۲ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَى اللَّيْلِ (رواهما الدارمي)

مکحولؒ کہتے ہیں کہ جو کوئی جمعہ کے دن سورۂ آل عمران کو پڑھے اس کے لئے رات تک فرشتے دُعا اور استغفار کرتے ہیں۔ (دارمی)

سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عورتوں کو سکھانے کا حکم

۲۰۶۹/۶۳ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَآءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَاءٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا)

حضرت جبیر بن نفیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو دو آیتوں پر ختم کیا ہے یہ دونوں آیتیں مجھ کو اس خزانہ سے عطا کی گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے پس ان آیتوں کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ اس لئے کہ یہ آیتیں رحمت ہیں، خدا سے قربت کا ذریعہ ہیں اور دُعا ہیں۔ (دارمی مرسلاً)

جمعہ کے دن سورۂ ہود پڑھنے کا حکم

۲۰۷۰/۶۴ وَعَنْ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (رواه الدارمي)

حضرت کعبؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن سورۂ ہود کو پڑھا کرو۔ (دارمی)

جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کی برکت

۲۰۷۱/۶۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے تو اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان نور ایمان روشن ہو جاتا ہے۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا)

سورہ الم تنزیل پڑھنے کی برکت

۲۰۷۲/۶۶ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَؤُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَاِنَّهٗ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيْهِ وَقَالَ اكْتُبُوْا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَّارْفَعُوْا لَهٗ دَرَجَةً وَقَالَ اَيْضًا اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَّمْ اَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِيْ تَبٰرَكَ مِثْلَهٗ وَكَانَ

حضرت خالد بن معدان رضؓ کہتے ہیں کہ پڑھا کرو (شروع رات میں) نجات دینے والی سورت کو۔ اور وہ الٓمّٓ تنزیل ہے اس لئے کہ مجھ کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک شخص اس سورت کو پڑھا کرتا تھا اور اس کے سوا اور کوئی چیز نہ پڑھتا تھا اور وہ شخص بہت گنہگار تھا۔ پس پھیلائے اس سورت نے اپنے بازو اس شخص پر اور کہا۔ اے پروردگار! اس کو بخش دے اس لئے کہ یہ شخص مجھ کو بہت پڑھتا تھا۔ پس خدا نے اس کی سفارش قبول کرلی اور فرمایا لکھو اس کے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی اور بلند کرو اس کا درجہ اور خالد نے یہ بھی کہا کہ یہ سورت قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی اور کہتی ہے اے اللہ اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما، اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھ کو اپنی کتاب سے مٹا دے

خَالِدٌ لَا یَبِیْتُ حَتّٰی یَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاؤُسٌ فُضِّلَتَا عَلٰی کُلِّ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ بِسِتِّیْنَ حَسَنَةً۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

اور خالد نے کہا یہ سورت قبر میں ایک پرندہ کے مانند ہوگی جو اپنے پروں کو اپنے پڑھنے والے پر رکھ دے گی اور اس کی سفارش کرے گی اور اس کو عذاب قبر سے بچائے گی اور خالد نے کہا سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک کے متعلق بھی ایسا ہی ہے (یعنی سورۃ تبارک الذی بھی الٓمٓ تنزیل کے مانند ہے) اور خالد جب تک ان دونوں سورتوں کو نہ پڑھ لیتے رات کو نہ سوتے اور طاؤس راوی نے کہا کہ ان دونوں سورتوں کو قرآن کی دوسری سورتوں پر ساٹھ نیکیوں کے بقدر عظمت دی گئی ہے۔ (دارمی)

سورۂ یٰسین پڑھنے سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں

۲۰۷۳/۶۷ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُهٗ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا)

عطاء بن رباح کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص سورۂ یٰسٓ کو شروع دن میں پڑھے اس کی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔ (دارمی مرسلاً)

قریب المرگ کے سامنے یٰسین پڑھنے کا حکم

۲۰۷۴/۶۸ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارِ نِ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَاقْرَءُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت معقل بن یسار مزنی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سورۂ یٰسٓ کو پڑھا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پس تم اس سورت کو اپنے مُردوں کے سامنے پڑھا کرو (یعنی قریب المرگ افراد کے سامنے)۔ (بیہقی)

سورۂ بقرہ قرآن کی رفعت ہے

۲۰۷۵/۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ سَنَامًا وَّاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وَّاِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے اور قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے اور ہر چیز کا جوہر (مغز یا خلاصہ) ہوتا ہے اور قرآن کا جوہر مفصل ہے (سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک)۔ (دارمی)

قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن

۲۰۷۶/۷۰ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِکُلِّ شَیْءٍ عَرُوْسٌ وَّعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ)

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر چیز کی زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۂ رحمٰن ہے۔ (بیہقی)

سورۂ واقعہ کی تاثیر

۲۰۷۷/۷۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَاْمُرُ بَنَاتِهٖ یَقْرَأْنَ بِهَا فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ۔ (رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزانہ شب کو سورۂ واقعہ پڑھے وہ فاقہ کی مصیبت میں کبھی مبتلا نہ ہو اور حضرت ابن مسعود رض اپنی بیٹیوں سے کہا کرتے تھے کہ وہ اس کو روزانہ رات کے وقت پڑھا کریں۔ (بیہقی)

سورۂ اعلیٰ کی فضیلت

۲۰۷۸/۷۲ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی کو بہت محبوب رکھتے تھے۔ (احمد)

جامع سورت

۲۰۷۹/۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلٰثًا مِّنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَأَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ کو پڑھائیے آپؐ نے فرمایا پڑھ تو اِن سورتوں میں سے تین سُورتیں جن کے شروع میں الٓرٰ ہے۔ اس نے کہا میری عمر زیادہ ہو چکی اور میرا دل سخت ہے اور موٹی ہے میری زبان (یعنی ان وجوہ سے میں ان سورتوں کو یاد نہیں کر سکتا) آپ نے فرمایا تو اُن تین سورتوں میں سے جن کے آغاز میں حٰمٓ ہے پڑھ۔ اس نے وہی کہا جو پہلے کہا تھا اور اس کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! مجھ کو کوئی ایسی سورت چاہئے جو جامع ہو (یعنی جس میں بہت سی باتیں جمع ہوں)۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورۃ اِذَا زُلْزِلَتِ پڑھائی۔ یہاں تک کہ (پوری سورت پڑھا کر) اس سے فارغ ہوئے۔ پھر اس شخص نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اس پر کچھ زیادہ نہ کروں گا۔ پھر جب وہ شخص چلا گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامیاب ہوا یہ شخص۔ دو مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

الہاکم التکاثر کی فضیلت

۲۰۸۰/۴۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ ہزار آیتیں پڑھے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ روزانہ ہزار آیتیں پڑھنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ روزانہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھے۔ (بیہقی)

قل ہو اللہ احد پڑھنے کی تاثیر و برکت

۲۰۸۱/۴۵ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت سعید بن مسیبؒ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے بنایا جاتا ہے اس کے لئے اس کے سبب سے جنت میں ایک قصر اور جو شخص بیس مرتبہ پڑھے اس کے لئے جنت میں دو محل بنائے جاتے ہیں اور جو شخص تیس مرتبہ پڑھے اس کے لئے جنت میں تین قصر بنائے جاتے ہیں (یہ سُن کر) حضرت عمر بن الخطابؓ نے کہا قسم ہے خدا کی یا رسول اللہؐ اس طرح تو ہم بہت سے محل جنت میں بنالیں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت زیادہ وسعت رکھتا ہے (یعنی اس کا فضل اور عطا بہت زیادہ فراخ و لانہایت ہے)۔ (دارمی)

رات میں قرآن پڑھنے کا اثر

۲۰۸۲/۴۶ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ

حضرت حسنؒ نے مُرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی رات میں سو آیتیں پڑھے۔ نہیں جھگڑے گا اس سے قرآن اس رات میں

تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ قَالُوا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)۔

اور جو کوئی رات میں دو سو آیتیں پڑھے لکھا جاتا ہے اس کے لئے قیام رات کا اور جو کوئی رات میں پانچ سو آیتوں سے لے کر ہزار آیتوں تک پڑھے تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے واسطے قنطار کے بقدر ثواب ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا قنطار کیا ہے؟ فرمایا بارہ ہزار (درہم یا دینار)۔ (دارمی)

باب تلاوتِ قرآن پر مداومت کا بیان

فصل اول

قرآن کی خبرگیری کرو

۲۰۸۳ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔

حضرت ابو موسٰی اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبرگیری کرو قرآن کی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ سینہ سے جلد نکل جاتا ہے بہ نسبت رسی سے اونٹ کے نکل جانے کے (یعنی جس طرح اونٹ مالک کی تھوڑی سی غفلت سے رسی سے نکل بھاگتا ہے اسی طرح قرآن مجید نہ پڑھنے سے بھلا دیا جاتا ہے)۔ (بخاری و مسلم)

قرآن کے بارہ میں ایک ادب

۲۰۸۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا یہ کہنا بُرا ہے کہ میں قرآن کی فلاں اور فلاں آیت بھول گیا۔ بلکہ یہ کہے کہ بھلا دیا گیا ہیں اور یاد کرتے رہو تم قرآن کو اس لئے کہ وہ آدمیوں کے سینہ سے نکل جاتا ہے بہ نسبت چار پایوں کے۔ (بخاری و مسلم)

صاحب قرآن کی مثال

۲۰۸۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے کا حال اس اونٹ والے کے مانند ہے جس نے اونٹ کا پاؤں باندھ رکھا ہو اگر وہ اونٹ کو دیکھا بھالتا رہے گا تو اس کو روکے رہے گا اور آزاد چھوڑ دے گا تو بھاگ جائے گا (اسی طرح قرآن کو پڑھتے رہو گے تو یاد رہے گا، ورنہ بھلا دیا جائے گا۔) (بخاری و مسلم)

جب تک دل لگے قرآن پڑھو

۲۰۸۶ وَعَنْ جُنْدُبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب بن عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگا رہے پس جب طبیعت گھبرا جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت

۲۰۸۷ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ انسؓ سے پوچھا گیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم قرأت

قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کیونکر کرتے تھے (یعنی کلام مجید کس طرح پڑھتے تھے؟) انھوں نے کہا آپ ترو کو کھینچ کھینچ کر پڑھتے تھے۔ پھر انھوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھ کر بتایا کہ بسم اللہ کے اللہ کے الف کو کھینچتے اور رحمٰن کے الف کو کھینچتے اور رحیم کی یا کو کھینچتے۔ (بخاری)

خدا کے نزدیک سب سے پسندیدہ آواز

۲۰۸۸/۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں سنتا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو (خاص وجہ سے) جس قدر سنتا ہے نبی کی آواز کو کہ جب وہ خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہو۔ (بخاری ومسلم)

۲۰۸۹/۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سنتا اللہ کسی سننے والی چیز کو توجہ سے جیسا کہ سنتا ہے نبی کی خوش آواز کو کہ جب وہ بلند آواز سے قرآن پڑھے۔ (بخاری ومسلم)

قرآن کریم اور خوش گلوئی!

۲۰۹۰/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں ہے) جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے۔ (بخاری)

قرآن کریم کی سماعت

۲۰۹۱/۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى أَتَيْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھے ہوئے مجھ سے فرمایا میرے سامنے پڑھو۔ میں نے عرض کیا، میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا میں دوسروں سے سننا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ ابن مسعود رضی کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے سامنے سورۂ نساء پڑھی اور جب میں اس آیت پر پہنچا فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا (یعنی کیا کریں گے یہود وغیرہ جب کہ پیش کریں گے ہم ہر قوم میں سے ایک گواہ یعنی ان کا نبی کہ وہ ان کے اعمال وافعال کی گواہی دے گا اور تجھ کو بھی ہم اس امت کا گواہ قرار دیں گے) پیغمبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس اب ٹھہر جاؤ۔ اس کے بعد میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر اٹھائی تو مجھ کو دکھائی دیا کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری ومسلم)

حضرت اُبی بن کعب رضی کی سعادت

۲۰۹۲/۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اٰللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب سے فرمایا خداوند تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ اُبی بن کعب نے عرض کیا۔ کیا خداوند تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لے کر کہا ہے؟ فرمایا ہاں۔ اُبی نے کہا البتہ ذکر کیا گیا میرا سارے

وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰی۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

جہان کے پروردگار کے ہاں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ سُنکر اُبی بن کعبؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورۃ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا پڑھوں۔ اُبی رضؓ نے عرض کیا کیا خدا نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ سُنکر حضرت اُبیؓ رو دیئے۔ (بخاری و مسلم)

دار الحرب میں قرآن لے جانے کی ممانعت

۲۰۹۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دشمن کے ملک میں قرآن لے جانے سے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے سفر میں قرآن کو ساتھ نہ لے جاؤ اس لئے کہ میں اس امر کا اطمینان نہیں رکھتا کہ دشمن اس کو چھین لے (بخاری و مسلم)

فصل دوم

غرباء مہاجرین کو بشارت

۲۰۹۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِئٌ یَّقْرَأُ عَلَیْنَا اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَیْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰی كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِیَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِیْنَا ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِیَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَّذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ میں غرباء مہاجرین کی جماعت (یعنی اصحاب صفہ) کے درمیان بیٹھا تھا اور حالت یہ تھی کہ ننگے ہونے کے سبب بعض لوگ بعض کی پردہ داری کر رہے تھے اور ایک پڑھنے والا ہمارے درمیان قرآن پڑھ رہا تھا کہ یک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ قرآن پڑھنے والا خاموش ہو گیا۔ آپ نے سلام کیا اور پھر پوچھا تم کیا کر رہے تھے؟ ہم نے جواب دیا کتاب اللہ سُن رہے تھے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا اُس خداوندِ برتر کو ہر قسم کی تعریف زیبا ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے ہیں کہ میں ان کے درمیان اپنے آپ کو بٹھاؤں (یعنی ان کے درمیان بیٹھوں) راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ اپنی محبوب شخصیت کو ہم لوگوں کے درمیان مساوی قرار دیں پھر آپ نے انگلی کا حلقہ بنا کر کہا کہ اس طرح بیٹھو۔ چنانچہ ہم نے آپ کے سامنے اس طرح حلقہ باندھ لیا کہ ہمارے چہرے آپ کے سامنے رہیں۔ پھر آپ نے فرمایا مفلس مہاجرین کے گروہ! تم کو خوش خبری ہو قیامت کے دن کامل نور کی، تم جنت میں دولتمندوں سے آدھے دن پہلے داخل ہو گے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔ (ابوداؤد)

تجوید و ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم

۲۰۹۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت براء بن عازب کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینت دو تم قرآن کو اپنی آوازوں سے (یعنی ترتیل و تجوید سے قرآن کو پڑھو)۔ احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

قرآن بھول جانے پر وعید

۲۰۹۶/۱۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَجْذَمَ. (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سعد بن عبادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھے اور پھر بھول جائے وہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنے کا مسئلہ

۲۰۹۷/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے تین رات سے کم میں قرآن کو ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا (یعنی قرآن کے مفہوم کو وہ اچھی طرح نہیں سمجھا۔) (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

قرآن باواز بلند پڑھنا افضل ہے یا آہستہ؟

۲۰۹۸/۱۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ).

حضرت عقبہ بن عامر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا اس شخص کی مانند ہے جو صدقہ کو ظاہر کرکے دے اور آہستہ آواز سے پڑھنے والا اس شخص کی مانند ہے جو چھپا کر صدقہ دے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

قرآن کی کامل پیروی کی تاکید

۲۰۹۹/۱۷ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ).

حضرت صہیبؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال سمجھا۔ وہ قرآن پر ایمان نہیں لایا۔ (ترمذی)
اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت

۲۱۰۰/۱۸ وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

لیث بن سعد رضؓ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ یعلیٰ بن مملک رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ام سلمہ رضؓ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قرارت کی بابت پوچھا۔ انھوں نے آپ کی قرارت کی خصوصیت یہ بیان کی کہ آپ کا ایک ایک حرف واضح ہوتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۱۰۱/۱۹ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ. رَوَاهُ

حضرت ابن جریج رضؓ ابن ابی ملیکہ رضؓ سے اور وہ ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ام سلمہ رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرارت میں ایک ایک حرف واضح اور جدا ہوتا تھا۔ یعنی آپ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پڑھتے اور ٹھہر جاتے پھر کہتے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور ٹھہر جاتے۔

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ اَصَحُّ۔

(ترمذی) اور ترمذی نے کہا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔ کیونکہ لیث نے اسے ابن ابی ملیکہ کے ذریعہ یعلی بن مملک سے روایت کیا ہے اور لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

فصل سوم

قرأت محض خوش آوازی کا نام نہیں

۲۱۰۲ (۲۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اس وقت قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں دیہاتی لوگ بھی تھے اور عجمی بھی (یعنی غیر عرب)۔ آپ نے فرمایا پڑھو، ہر شخص اچھا پڑھتا ہے اور عنقریب ایسی قومیں آئیں گی جو قرآن کو اس طرح سیدھا کریں گے جس طرح تیر سیدھا کیا جاتا ہے (یعنی اس کو خوب آراستہ کریں گی اور قرآنی الفاظ و کلمات کو خوب بنا بنا کر پڑھیں) یہ قومیں جلدی کریں گی (یعنی قرآن پڑھنے کا بدلہ پانے میں۔ یعنی دنیا ہی میں اس کا فائدہ حاصل کرلیں گی) اور آخرت کے لئے کچھ نہ رکھیں گی (یعنی آخرت کے لئے قرآن پڑھنے کا ثواب اور فائدہ ان کے پیش نظر نہ ہوگا)۔ (ابوداؤد۔ بیہقی)

۲۱۰۳ (۲۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لہجوں اور عرب کی آوازوں میں پڑھو اور اپنے آپ کو بچاؤ عشقیہ نغموں اور اہل کتاب کے طریقوں سے قرآن پڑھنے میں اور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو بنا بنا کر پڑھے گی (یعنی نغموں کے انداز میں) اور گاگا کر جس طرح راگ اور نوحے گائے جاتے ہیں اور حالت یہ ہوگی کہ قرآن اُن کے حلق سے نہ اترے گا (یعنی دل پر کوئی اثر نہ کرے گا یا وہ قبول نہیں کیا جائے گا) ان لوگوں کے دل فتنہ میں پڑے ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو یہ گا گا کر پڑھنا اچھا معلوم ہوگا۔ (رزین۔ بیہقی)

قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم

۲۱۰۴ (۲۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے اچھی طرح پڑھو قرآن کو اپنی آوازوں سے اس لئے کہ خوش آوازی قرآن کے حسن کو بڑھاتی ہے۔ (دارمی)

حسن قرأت کا معیار؟

۲۱۰۵ (۲۳) وَعَنْ طَاؤٗسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَاُ اُرِيْتَ اَنَّهٗ

طاؤس مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا آدمی قرآن پڑھنے میں اچھی آواز رکھتا ہے؟ اور کون قرأت کے اعتبار سے اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ شخص کہ جب تو اس کو پڑھتا ہوا سنے تو تجھ کو یہ سو

يَخْشَى اللهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذَلِكَ ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

ہو کر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ طاؤسؒ کہتے ہیں کہ طلق ایسا ہی پڑھتے تھے۔ (دارمی)

قرآن کے بارے میں چند احکام

۲۱۰۶/۲۲ وَعَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَفْشُوهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَلَا تَعْجَلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

عبیدہ ملیکی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہلِ قرآن نہ تکیہ کرو تم قرآن سے (یعنی اس سے غافل نہ ہو جاؤ) اور قرآن کو رات و دن میں پڑھو جس طرح کہ اس کو پڑھنا چاہیئے (یعنی اس پر خوب غور کرکے اور سمجھ کر) اور پھیلاؤ قرآن کو (یعنی پڑھا کر، تفسیر کرکے اور لوگوں کو سُنا کر) اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو اور جو (مضامین) قرآن کے اندر ہیں اُن پر غور کرو تاکہ تم کو فلاح (کامیابی نصیب ہو اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو (اور اس کا ثواب دنیا ہی میں پالینے کا خیال نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب اور پورا اجر تو آخرت میں ملے گا، ان شاء اللہ) (بیہقی)

بابُ اختلافِ قراءت کا بیان

فصلِ اوّل

اختلافِ قراءت

۲۱۰۷/۱ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان پڑھتے سُنا جو اس طریقہ کے خلاف پڑھتے تھے جس طریقہ پر میں پڑھتا تھا۔ اور اس سورت کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خود مجھ کو پڑھایا تھا۔ پس قریب تھا کہ میں ہشام سے اس معاملے میں اُلجھ پڑوں لیکن پھر میں نے سکون سے کام لیا اور اس کو مُہلت دے دی۔ یہاں تک کہ اس نے سورت کو ختم کر لیا۔ پس میں نے اس کی گردن میں اس کی چادر ڈالی اور اس کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ (یعنی ہشام) سورۂ فرقان کو اس طریقہ کے خلاف پڑھتا ہے جس طریقہ پر کہ آپ نے مجھ کو پڑھائی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ اس کو چھوڑ دو۔ پھر ہشام سے فرمایا تم پڑھو (یعنی سورۂ فرقان کو سناؤ) پس ہشام نے اسی طریقہ پر پڑھا جس طریقہ پر کہ میں نے اس کو پہلے پڑھتے سُنا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے سنکر فرمایا یہ سورت اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر آپ نے مجھ سے پڑھنے کو کہا میں نے بھی اپنے طریقہ پر پڑھ کر سورۂ فرقان سُنائی۔ اور آپ نے سنکر فرمایا اسی طرح (یہ سورت) نازل کی گئی ہے پھر فرمایا۔ یہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے (یعنی سات طریقوں پر) پس جو طریقہ تم کو پسند ہو یا جو طریقہ تم کو آسان معلوم ہو اس طریقہ پر پڑھو (بخاری، مسلم)

ہر قرأت صحیح ہے

۲۱۰۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کو میں نے قرآن پڑھتے ہوئے سنا جو اس طریقہ کے خلاف تھا جس طریقہ پر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا پس اس شخص کو میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور واقعہ بیان کیا۔ میں نے دیکھا کہ واقعہ سنکر آپکے چہرے پر تکدر اور ناخوشی کے آثار نمایاں ہوگئے پھر آپ نے فرمایا تم دونوں درست اور اچھا پڑھتے ہو پس آپس میں اختلاف نہ کرو اس لئے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے گزرے ہیں باہمی اختلاف کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ (بخاری)

۲۱۰۵ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ فَقَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاٰ فَحَسَّنَ شَاْنَهُمَا فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْاَلَةٌ تَسْاَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُبی بن کعب رضہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھی اور قرآن پڑھا ایسے طریقہ پر کہ میں نے اس طریقہ کا انکار کیا (یعنی اس کو درست نہیں سمجھا) پس ایک اور شخص آیا اور اس نے اس شخص کے خلاف قرارت کی۔ پس جب ہم سب نماز سے فارغ ہوچکے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایسے طریقہ پر قرآن پڑھا کہ میں نے اس سے انکار کیا۔ پھر یہ دوسرا شخص آیا اور اس نے اس شخص کے خلاف قرارت کی (یہ سنکر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں شخصوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ انھوں نے پڑھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے پڑھنے کی تحسین کی۔ اس سے میرے دل میں سخت شبہ اور تردد پیدا ہوا گویا میں نے اس کو جھوٹ سمجھا اور یہ تردد و شبہ جاہلیت کے تردد و شبہ سے بھی زیادہ تھا پس جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو دیکھا جو مجھ پر مسلط تھی تو آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور میں پسینہ پسینہ ہوگیا اور میری یہ حالت ہوگئی گویا میں خوف سے خدا تعالیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے مجھ کو مخاطب کرکے فرمایا ابھی میرے پاس فرشتہ بھیجا گیا اور مجھ کو حکم دیا گیا کہ تو قرآن کو ایک طریقہ پر پڑھ۔ پھر میں نے اللہ سے عرض کی کہ میری امت پر آسان فرما۔ خدا نے مجھ کو دوبارہ حکم دیا دو طرح پر پڑھنے کا۔ پھر میں نے مکرر یہی درخواست کی اور عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرما۔ پس تیسری مرتبہ سات طریقوں پر پڑھنے کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جتنی بار ہم نے تجھ کو حکم دیا ہے اتنی بار ہی تو ہم سے سوال کر (یعنی تین بار تونے ہم سے سوال کیا ہے تو تین ہی مرتبہ ہم سے دعا مانگ تاکہ ہم اس کو قبول کریں) پس کہا میں نے (یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ (اے اللہ! میری امت کو بخش دے اے اللہ میری امت کو بخش دے) اور تیسری دعا یا خواہش کو اس وقت کے لئے اٹھا رکھا (یعنی قیامت کے دن کے لئے) جب کہ خواہش کرے گی مجھ سے تمام مخلوق (سفارش کی) یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی مجھ سے خواہش کریں گے۔ (مسلم)

اختلافِ قرأت سے دینی احکام پر اثر نہیں پڑتا

۲۱۱۰/۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَاَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ (متفق علیه)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو حضرت جبرئیلؑ نے ایک طریقہ پر (قرآن) پڑھایا۔ پس مراجعت کی میں نے خدا تعالیٰ کی طرف (آسانی کے لئے) اور ہمیشہ میں زیادہ کراتا رہا آسانی یہاں تک کہ نوبت سات طریقوں تک پہنچی۔ ابن شہاب راوی کا بیان ہے کہ وہ سات طریقے امرِ دین میں متفق و متحد اور یکساں ہیں اور حرام و حلال میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

قرأت قرآن میں آسانی کے لئے آنحضرتؐ کی خواہش

۲۱۱۱/۵ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔ (رواه الترمذی) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔

حضرت اُبی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ملاقات کی جبرئیلؑ سے اور فرمایا۔ جبرئیل! میں ایک ناخواندہ قوم کی طرف بھیجا گیا ہوں اور اس قوم میں بوڑھی عورتیں اور بوڑھے مرد ہیں، لڑکے ہیں اور لڑکیاں ہیں اور ایسا آدمی بھی ہے جس نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ جبرئیلؑ نے کہا، اے محمدؐ! قرآن سات طریقوں پر اُتارا گیا ہے (یعنی سات قرأت پر)۔ (ترمذی) اور احمد و ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جبرئیلؑ نے کہا اور ان سات طریقوں میں سے ہر طریقہ شافی ہے (کفر و شرک کی بیماری کے لئے) اور کافی ہے (دین اسلام کے حق ہونے پر)۔ اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ اور میکائیلؑ تشریف لائے، جبرئیلؑ میری داہنی جانب اور میکائیلؑ بائیں جانب بیٹھ گئے اور جبرئیلؑ نے کہا قرآن کو ایک طرح پر پڑھواؤ، میکائیلؑ نے کہا (حضورؐ سے) اور زیادہ کراؤ۔ حتیٰ کہ قرآن کی قرأت سات طریقوں تک پہنچ گئی اور ان میں سے ہر طریقہ شافی و کافی ہے۔

قرآن کو بھیک مانگنے کا ذریعہ نہ بناؤ

۲۱۱۲/۶ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ۔ (رواه احمد والترمذی)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک قصہ گو شخص کے پاس سے گزرے وہ قرآن پڑھتا تھا اور پھر بھیک مانگتا تھا۔ میں نے یہ دیکھ کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا اور پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے تو اس کو چاہئے کہ اس کے ذریعہ خدا سے سوال کرے اور وہ وقت قریب ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کو پڑھ کر لوگوں سے بھیک مانگیں گے۔ (احمد۔ ترمذی)

فصل سوم

دنیاوی منفعت کے لئے قرآن کو وسیلہ بنانے والوں کو تنبیہ و آگاہی

۲۱۱۳ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے کھائے (یعنی قرآن کو دنیا حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے) وہ قیامت کے دن اس صورت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا ہڈی ہی ہڈی ہوگی۔ (بیہقی)

بسم اللہ قرآن کی ایک آیت ہے

۲۱۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سورت سے دوسری سورت کا فرق نہیں کر سکتے تھے یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوتی (دو سورتوں کے درمیان فرق کرنے کے لئے)۔ (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے ساتھ ایک واقعہ

۲۱۱۵ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ تَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتٰبِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علقمہؒ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حمص (شام) میں تھے۔ پس ایک روز ابن مسعودؓ نے سورۂ یوسف پڑھی۔ ایک شخص نے کہا۔ یہ سورت اس طرح نازل نہیں کی گئی۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے اس سورت کو اسی طرح، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پڑھا تھا۔ آپ نے (سنکر) فرمایا تو نے اچھا پڑھا۔ اسی طرح کی گفتگو جاری تھی کہ اس شخص کے منہ سے شراب کی بو آئی۔ ابن مسعودؓ نے کہا تو شراب پیتا ہے اور کتاب اللہ (کی قراءت) کو جھٹلاتا ہے۔ پھر اس پر حد شرعی جاری کی گئی۔ (بخاری و مسلم)

قرآن جمع کرنے کی ابتداء

۲۱۱۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے اہل یمامہ کے قتل کے ایام میں مجھ کو بلا بھیجا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا کہ حضرت عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں جس جہت سے قاری شہید ہوئے ہیں، (اس کے پیش نظر) مجھ کو خوف ہے کہ اگر اسی طرح مختلف مقامات میں قاری شہید ہو گئے تو قرآن کا بڑا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ پس میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے حضرت عمرؓ کا یہ قول سنکر عمرؓ سے کہا۔ تم اس کام کو کیوں کر کروگے جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمرؓ نے یہ سنکر کہا کہ خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے اور عمرؓ برابر اس مسئلہ میں مجھ سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا (یعنی اس رائے کے صحیح ہونے کا مجھ کو خدا کی طرف

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْہُ فَوَ اللّٰہِ لَوْ کَلَّفُوْنِیْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا کَانَ اَثْقَلَ عَلَیَّ مِمَّا اَمَرَنِیْ بِہٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ کَیْفَ تَفْعَلُوْنَ شَیْئًا لَمْ یَفْعَلْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھُوَ وَاللّٰہِ خَیْرٌ فَلَمْ یَزَلْ اَبُوْبَکْرٍ یُرَاجِعُنِیْ حَتّٰی شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرِیْ لِلَّذِیْ شَرَحَ لَہٗ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُہٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰی وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَۃِ التَّوْبَۃِ مَعَ اَبِیْ خُزَیْمَۃَ الْاَنْصَارِیِّ لَمْ اَجِدْہَا مَعَ اَحَدٍ غَیْرِہٖ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ حَتّٰی خَاتِمَۃِ بَرَآءَۃَ فَکَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِیْ بَکْرٍ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَیٰوتَہٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَۃَ بِنْتِ عُمَرَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

سے یقین ہوگیا) اور جو مصلحت حضرت عمرؓ نے اس میں دیکھی تھی مجھ کو اس مصلحت کا علم ہوگیا۔ زید بن ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابوبکرؓ نے کہا (زیدؓ!) تم ایک مرد جوان ہو، عقلمند ہو، تم پر کوئی تہمت (جھوٹ وغیرہ کی) نہیں لگائی گئی اور تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وحی کے کاتب تھے پس تم قرآن کو تلاش کرو اور جمع کرو۔ زید بن ثابت رضؓ کہتے ہیں خدا کی قسم اگر حضرت ابوبکر رضؓ مجھ کو کسی پہاڑ کے اٹھانے کی خدمت سپرد کرتے تو یہ خدمت میرے لئے آسان تھی اس خدمت سے جو انھوں نے قرآن کو جمع کرنے کی میرے ذمہ لگائی تھی۔ زید بن ثابتؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوبکرؓ کا یہ حکم سن کر عرض کیا: تم کیوں کر اس کام کو کروگے جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ کام خدا کی قسم بہتر ہے پس حضرت ابوبکر رضؓ مجھ سے برابر اس معاملہ میں گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس چیز کے لئے کھول دیا جس کے لئے حضرات ابوبکر رضؓ وعمر رضؓ کے سینوں کو کھولا تھا (یعنی مجھ کو بھی جمع قرآن کی مصلحت کا علم ہوگیا) پس تلاش کیا میں نے قرآن کو اس طرح کہ جمع کیا میں نے اس کو کھجور کے پتوں یا شاخوں سے، سفید پتھروں سے اور لوگوں (یعنی حافظوں اور قاریوں) کے سینوں سے، یہاں تک کہ پایا میں نے سورۂ توبہ کے آخری حصہ کو حضرت ابوخزیمہ رضؓ انصاری کے پاس اور یہ حصہ ان کے سوا اور کسی کے پاس سے مجھ کو نہیں ملا اور وہ آیت ہے لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ آخر سورۂ براءت تک۔ پس یہ مرتب کئے ہوئے صحیفے حضرت ابوبکر رضؓ کے پاس رہے ان کی زندگی تک۔ پھر جب خدا نے ان کو وفات دی تو وہ حضرت عمرؓ کے پاس رہے ان کی زندگی تک اور اس کے بعد حضرت عمر رضؓ کی بیٹی حفصہؓ کے پاس رہے۔ (بخاری)

حضرت عثمانؓ کے ذریعہ قرآن کی ترتیب وجمع

۲۱۱/۱۱ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ حُذَیْفَۃَ بْنَ الْیَمَانِ قَدِمَ عَلٰی عُثْمَانَ وَکَانَ یُغَازِیْ اَھْلَ الشَّامِ فِیْ فَتْحِ اَرْمِیْنِیَۃَ وَاَذْرَبِیْجَانَ مَعَ اَھْلِ الْعِرَاقِ فَاَفْزَعَ حُذَیْفَۃَ اخْتِلَافُھُمْ فِی الْقِرَاءَۃِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ لِعُثْمَانَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَدْرِکْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ قَبْلَ اَنْ یَّخْتَلِفُوْا فِی الْکِتَابِ اخْتِلَافَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰی حَفْصَۃَ اَنْ اَرْسِلِیْ اِلَیْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُھَا فِی الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّھَا اِلَیْکِ فَاَرْسَلَتْ بِھَا حَفْصَۃُ اِلٰی عُثْمَانَ فَاَمَرَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ فَنَسَخُوْھَا فِی الْمَصَاحِفِ وَقَالَ

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حذیفہ بن یمانؓ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس زمانہ میں حضرت عثمانؓ شام وعراق کے مجاہدین کے لئے جو آرمینیہ اور آذربائیجان کی جنگوں کے لئے تیار ہو رہے تھے، سامانِ جہاد فراہم ودرست کرنے میں مشغول تھے۔ حذیفہ بن یمانؓ کو لوگوں کے اس اختلاف نے جو وہ قرآن مجید کی قراءت کے متعلق کرتے رہتے تھے اضطراب وخوف میں مبتلا کر دیا تھا۔ حذیفہ نے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر (اس مسئلہ کو چھیڑا اور) کہا امیر المومنین! امت کی خبرگیری کیجئے اس سے پہلے کہ وہ کتاب اللہ کے اندر اختلاف کریں جیسا کہ یہود اور نصاریٰ نے اختلاف کیا تھا۔ یہ سنکر حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہؓ کے پاس آدمی بھیجا اور کہا کہ وہ ان صحیفوں کو (جن کو حضرت ابوبکر رضؓ نے مرتب کرایا تھا) ہمارے پاس بھیج دیں۔ ہم ان کی نقل لے کر تم کو واپس کر دیں گے

عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

چنانچہ وہ صحیفے حضرت حفصہ رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ کے پاس بھیجدیئے حضرت عثمان رضؓ نے زید بن ثابت رضؓ عبداللہ بن زبیر رضؓ سعید بن عاص رضؓ اور عبداللہ بن حارث بن ہشام رضؓ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو نقل کریں چنانچہ انھوں نے نقل کی۔ حضرت عثمان رضؓ نے زید بن ثابت رضؓ کے سوا کہ وہ انصار میں سے تھے) تینوں قرشیوں کو یہ حکم دیا کہ اگر قرآن میں کسی جگہ (یعنی تلفظ یا لغت کے اعتبار سے) تمہارے اور زید بن ثابت رضؓ کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان کے موافق اس لغت کو لکھو، اس لئے کہ قرآن قریش ہی کی زبان میں اُترا ہے۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور جب وہ صحیفہ نقل ہو چکا اور اس کی متعدد نقلیں ہو چکیں تو حضرت عثمان رضؓ نے حضرت حفصہ رضؓ کے صحیفہ کو ان کے پاس واپس بھیج دیا اور اپنے مرتب کئے ہوئے صحیفے تمام اطراف میں بھیجدیئے اور حکم جاری فرمادیا کہ ان صحیفوں کے سوا اور جو مصحف یا صحیفہ پایا جائے اس کو آگ میں جلا دیا جائے ابن شہاب کہتے ہیں کہ خارجہ بن زید بن ثابت رضؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے زید بن ثابت رضؓ کو یہ کہتے سُنا ہے کہ جب ہم صحیفوں کو نقل کرنے بیٹھے تو ایک آیت سورۂ احزاب کی مجھ کو نہ ملی، جس کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سُنا تھا۔ پس ہم نے اس کو تلاش کیا اور وہ آیت ہم کو خزیمہ بن ثابت انصاری رضؓ کے پاس ملی۔ اور وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ پس شامل کر دیا ہم نے اس آیت کو سورت آخر میں صحیفوں کے اندر۔ (بخاری)

سورہ برأت کے شروع میں بسملہ نہ ہونے کی ایک وجہ

۲۱۱۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضؓ سے کہا کہ آپ نے سورۂ انفال کو جو مثانی[1] میں سے ہے اور سورۂ براءۃ کو جو مئین میں سے ہے ایک دوسرے کے پاس کیوں رکھا (یعنی تم نے دونوں سورتوں کو پاس پاس رکھا) اور فرق کے لئے درمیان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی اور پھر کہ تم نے سورۂ انفال کو سات لمبی سورتوں میں رکھا حالانکہ ان کو ان سورتوں میں رکھنا چاہئے تھا جو سو آیتوں سے زیادہ کی ہیں) آخر اس کا سبب کیا ہے؟ حضرت عثمان

[1] قرآن مجید کی سورتوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ سورۂ بقرہ سے سورۂ توبہ تک کو طوال یعنی لمبی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ یونس سے سورۂ فرقان تک کو مئین یعنی سو سو آیتوں والی یا سو آیتوں سے زیادہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ شعراء سے سورۂ فتح تک کو مثانی کہتے ہیں ان سورتوں میں سو سو آیتوں سے کم ہیں اور قصے ان میں مکرر ہیں اس لئے ان کا نام مثانی ہوا یعنی بار بار والی سورتیں اور سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اس لئے کہ ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا فاصلہ قریب قریب ہے یعنی فاصلہ رکھنے والی سورتیں پھر اس قسم کی آخری قسم یعنی مفصل کی تین قسمیں ہیں ایک طوال دوسری اوساط اور تیسری قصار۔ سورۂ حجرات سے سورۂ انشقاق تک کو طوال مفصل یعنی لمبی اور فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ البروج سے سورۂ لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی درمیانی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور یہاں سے آخر قرآن تک کو قصار مفصل یعنی چھوٹی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلٰى حَفْصَةَ وَ أَرْسَلَ إِلٰى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوْا وَ أَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنَ الْأَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

چنانچہ وہ صحیفے حضرت حفصہ رضؓ نے حضرت عثمان رضؓ کے پاس بھیجدیئے حضرت عثمان رضؓ نے زید بن ثابت رضؓ عبداللہ بن زبیر رضؓ سعید بن عاص رضؓ اور عبداللہ بن حارث بن ہشام رضؓ کو حکم دیا کہ وہ ان صحیفوں کو نقل کریں چنانچہ انھوں نے نقل کی۔ حضرت عثمان رضؓ نے زید بن ثابت رضؓ کے سوا کہ وہ انصار میں سے تھے) تینوں قرشیوں کو یہ حکم دیا کہ اگر قرآن میں کسی جگہ (یعنی تلفظ یا لغت کے اعتبار سے) تمہارے اور زید بن ثابت رضؓ کے درمیان اختلاف واقع ہو تو قریش کی زبان کے موافق اس لغت کو لکھو اس لئے کہ قرآن قریش ہی کی زبان میں اُترا ہے۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور جب وہ صحیفہ نقل ہو چکا اور اس کی متعدد نقلیں ہو چکیں تو حضرت عثمان رضؓ نے حضرت حفصہ رضؓ کے صحیفہ کو ان کے پاس واپس بھیج دیا اور اپنے مرتب کئے ہوئے صحیفے تمام اطراف میں بھیجدیئے اور حکم جاری فرمادیا کہ ان صحیفوں کے سوا اور جو مصحف یا صحیفہ پایا جائے اس کو آگ میں جلا دیا جائے ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ خارجہؒ بن زید بن ثابت رضؓ نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے زید بن ثابت رضؓ کو یہ کہتے سُنا ہے کہ جب ہم صحیفوں کو نقل کرنے بیٹھے تو ایک آیت سورۂ احزاب کی مجھ کو نہ ملی، جس کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سُنا تھا۔ پس ہم نے اس کو تلاش کیا اور وہ آیت ہم کو خزیمہ بن ثابت انصاری رضؓ کے پاس ملی۔ اور وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ پس شامل کر دیا ہم نے اس آیت کو سورتِ احزاب میں صحیفوں کے اندر۔ (بخاری)

سورہ براءت کے شروع میں بسملہ نہ ہونے کی ایک وجہ

۲۱۱۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُّمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَ إِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ وَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضؓ سے کہا کہ آپ نے سورۂ اَنفال کو جو مثانی[۱] میں سے ہے اور سورۂ براءۃ کو جو مئین میں سے ہے ایک دوسرے کے پاس کیوں رکھا (یعنی تم نے دونوں سورتوں کو پاس پاس رکھا) اور فرق کے لئے درمیان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی اور پھر کر تم نے سورۂ انفال کو سات لمبی سورتوں میں رکھا (حالانکہ اس کو ان سورتوں میں رکھنا چاہئے تھا جو سو آیتوں سے زیادہ کی ہیں) آخر اس کا سبب کیا ہے؟ حضرت عثمان

---

[۱] قرآن مجید کی سورتوں کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ سورۂ بقرہ سے سورۂ توبہ تک کو طوال یعنی لمبی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ یونس سے سورۂ فرقان تک کو مئین یعنی سو سو آیتوں والی یا سو آیتوں سے زیادہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ شعراء سے سورۂ فتح تک کو مثانی کہتے ہیں اِن سورتوں میں سو سو آیتوں سے کم ہیں اور قصے ان میں مکرر ہیں اس لئے ان کا نام مثانی ہوا یعنی بار بار والی سورتیں اور سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اس لئے کہ ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا فاصلہ قریب قریب ہے یعنی فاصلہ رکھنے والی سورتیں پھر اس قسم کی آخری قسم یعنی مفصل کی تین قسمیں ہیں ایک طوال دوسری اوساط اور تیسری قصار، سورۂ حجرات سے سورۂ انشقاق تک کو طوال مفصل یعنی لمبی اور فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور سورۂ البروج سے سورۂ لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی درمیانی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے اور یہاں سے آخر قرآن تک کو قصار مفصل یعنی چھوٹی فاصلہ والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

اِرْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ اُرْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْیَعْزِمْ مَسْئَلَتَہٗ اِنَّہٗ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَا مُکْرِہَ لَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ دعا میں پختہ ارادہ کرے (شک کا کلمہ نہ کہے) اس لئے کہ اللہ تعالےٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس پر زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔ (بخاری)

تھک کر دعا مانگنا نہ چھوڑو

۲۱۲۲/۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِیَعْزِمْ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَتَعَاظَمُہٗ شَیْءٌ اَعْطَاہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں جب کوئی دعا مانگے تو یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ کو بخش دے بلکہ یقین کے ساتھ دعا مانگے اور پوری رغبت کے ساتھ اس لئے کہ خدا جو چیز عطا فرماتا ہے اس کا عطا کرنا اس کے لئے دشوار نہیں ہوتا۔ (مسلم)

۲۱۲۳/۵ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ مَالَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یُسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ وہ نہیں مانگتا گناہ کی یا رشتہ کے منقطع کر دینے کی اور جب تک کہ وہ جلدی نہیں کرتا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ جلدی کیا؟ فرمایا جلدی یہ کہ دعا مانگنے والا یہ کہے میں نے دعا مانگی یعنی بار بار دعا مانگی اور وہ قبول نہیں کی گئی اور اس کے بعد وہ مایوس ہو کر بیٹھ جائے اور دعا کو چھوڑ دے۔ (مسلم)

اپنے مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے

۲۱۲۴/۶ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ عِنْدَ رَأْسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْہِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابودرداء رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان آدمی کی دعا اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں قبول کی جاتی ہے دعا مانگنے والے کے سر کے قریب ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے، اور جب وہ اپنے بھائی کی بھلائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے (یعنی خدا تعالےٰ سے کہتا ہے کہ اس کی دعا قبول فرما) اور پھر فرشتہ دعا مانگنے والے سے کہتا ہے اور تجھ کو بھی اسی کے مانند۔ (مسلم)

بد دعا کرنے کی ممانعت

۲۱۲۵/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰہِ سَاعَۃً یُسْأَلُ فِیْھَا عَطَاءً فَیَسْتَجِیْبُ لَکُمْ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فِیْ کِتَابِ الزَّکٰوۃِ۔

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں کے لئے بد دعا نہ کرو اور نہ اپنی اولاد کے لئے بد دعا کرو اور نہ اپنے مال کے لئے بد دعا کرو۔ کیونکہ ممکن ہے کہ بد دعا کی ساعت اس ساعت کے قریب ہو جائے جو قبولیت دعا کی ہے اور تمہاری بد دعا بھی قبول کر لی جائے۔ (مسلم) ابن عباس رضہ کی حدیث کہ مظلوم کی دعاؤں سے ڈرو۔ کتاب الزکوٰۃ میں بیان کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

دعا عبادت ہے

۲۱۲۶/۸ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت نعمان بن بشیر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

دعا عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔) (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

دعا عبادت کا خلاصہ ہے

۲۱۲۷/۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی)

دعا کی فضیلت و برتری

۲۱۲۸/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز باعظمت نہیں ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے!

۲۱۲۹/۱۱ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پھیرتی تقدیر کو مگر دعا اور نہیں زیادہ کرتی عمر کو مگر نیکی۔ (ترمذی)

دعا دافع بلا ہے

۲۱۳۰/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا نفع دیتی ہے اس چیز سے جو اتری (یعنی بلا اور مصیبت وغیرہ) اور اس چیز سے جو نہیں اتری۔ پس اے خدا کے بندو دعا کو اپنے اوپر لازم جانو۔ (ترمذی۔ احمد۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

۲۱۳۱/۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ مَا سَاَلَ اَوْ کَفَّ عَنْہُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَہٗ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا سے کوئی دعا مانگتا ہے یا تو خدا اس کے سوال اور خواہش کو پورا کر دیتا ہے یا روک دیتا ہے اس سے برائی کو جو دعا کے برابر ہو جب تک وہ کسی گناہ یا قرابت منقطع کرنے کی دعا نہیں مانگتا۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو

۲۱۳۲/۱۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کو مانگو اس لئے کہ خداوند تعالیٰ مانگنے کو بہت پسند فرماتا ہے اور کشادگی کا انتظار کرنا بہترین عبادت ہے۔ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنا، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے

۲۱۳۳/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے (ترمذی)

اللہ تعالیٰ عافیت مانگنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے

۲۱۳۴ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے دُعا کا دروازہ کھولا گیا، کھولے گئے اس کے لئے دروازے رحمت کے اور خدا وند تعالےٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں خدا کے نزدیک سب سے بہتر چیز عافیت ہے۔ (ترمذی)

سختیوں میں قبولیت دعا کا خواہشمند فراخی کے وقت زیادہ دعا مانگے

۲۱۳۵ — وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ سختیوں کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دُعا کو قبول فرمائے اس کو چاہیئے کہ وہ فراخی اور خوش حالی کے وقت کثرت سے دُعا مانگے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

دعا مانگتے وقت قبولیت کا یقین رکھو

۲۱۳۶ — وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے دُعا مانگو اس امر کا یقین کرکے کہ وہ ضرور قبول فرمائے گا اور اس بات کو جان لو کہ خدا غافل قلب رکھنے والے کی دعا قبول نہیں فرماتا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

دعا کے وقت ہاتھوں کا رخ

۲۱۳۷ — وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت مالک بن یسارؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تم خدا سے مانگو (یعنی دُعا کرو) تو ہاتھوں کے اندر کی جانب مانگو (یعنی ہتھیلیوں کو منہ کی جانب کرکے اور ہاتھوں کو پھیلا کر) اور ہاتھوں کی پشت کی جانب سے نہ مانگو۔ اور ابن عباسؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مانگو اللہ سے ہاتھوں کے اندر کی جانب سے اور جب تم دُعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو منہ پر پھیر لو۔ (ابو داؤد)

اللہ تعالیٰ دعا کے وقت اٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا ہے

۲۱۳۸ — وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت سلمان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا پروردگار بہت حیادار ہے بغیر مانگے دینے والا ہے اور حیا کرتا ہے اپنے بندے سے جب کہ وہ ہاتھ اٹھائے اس کی طرف اور وہ خالی پھیرے ان ہاتھوں کو۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ بیہقی)

دعا کے بعد اٹھے ہوئے ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرنا سنت ہے

۲۱۳۹ — وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دُعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتے تو اس وقت تک ان کو نہ رکھتے جب تک کہ منہ پر نہ پھیر لیتے۔ (ترمذی)

آنحضرتؐ جامع دعائیں پسند کرتے تھے

۲۱۴۰/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو پسند فرماتے جو جامع ہوں (یعنی جن کے الفاظ مختصر اور معنی زیادہ) اور ان دُعاؤں کو (آپ پسند نہ فرماتے اور) چھوڑ دیتے تھے جو ایسی نہ ہوں۔ (ابوداؤد)

غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے

۲۱۴۱/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت جلد قبول ہونے والی وہ دُعا ہے جو غائب غائب کے واسطے کرے اس لئے کہ اس میں خلوص ہوتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

اچھے لوگوں سے طلب دعا

۲۱۴۲/۲۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا تَنْسَنَا).

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے اجازت دیدی اور فرمایا میرے چھوٹے بھائی اپنی دُعا میں مجھ کو بھی شامل رکھنا بھول نہ جانا۔ حضورؐ نے یہ ایک ایسی بات فرمائی جو مجھ کو ساری دنیا کے مقابلہ میں پسند ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ترمذی کی روایت وَلَا تَنْسَنَا تک ہے)

وہ خوش قسمت جن کی دعا رد نہیں ہوتی

۲۱۴۳/۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دُعا رد نہیں ہوتی۔ ایک روزہ دار کی دُعا اس وقت جب کہ وہ روزہ افطار کرے دوسرے عادل حاکم کی دُعا اور تیسرے مظلوم کی دُعا کہ اس کی دُعا کو خداوند تعالےٰ ابر کے اوپر اٹھاتا ہے (یعنی وہ بہت جلد خدا کے ہاں پہنچ جاتی ہے) اور کھولے جاتے ہیں مظلوم کی دُعا کے لئے آسمان کے دروازے اور خداوند تعالےٰ فرماتا ہے قسم ہے اپنی عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دنوں کے بعد کیوں نہ ہو۔

۲۱۴۴/۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دُعائیں قبول کی جاتی ہیں اور ان کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ایک تو باپ کی دُعا دوسرے مُسافر کی دُعا اور تیسرے مظلوم کی دُعا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

اپنی ادنیٰ سے ادنیٰ حاجت بھی خدا ہی کے سامنے پیش کرو

۲۱۴۵/۲۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَهُ إِذَا

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو چاہیئے کہ تم اپنی تمام حاجتوں کو خدا سے مانگو یہاں تک کہ اپنی جوتی کا تسمہ بھی مانگو جب کہ وہ ٹوٹ جائے۔ اور ثابت بنانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نمک مانگے اور یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی مانگے جب کہ وہ ٹوٹ جائے۔

الْقَطَعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (ترمذی)

دعا میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

۲۱۴۶ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا میں ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھاتے تھے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔ (بیہقی)

۲۱۴۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سروں کو دونوں مونڈھوں کے برابر کرتے اور پھر دعا مانگتے۔ (بیہقی)

آپ دعا کے بعد منہ پر ہاتھ اس وقت پھیرتے جب ہاتھوں کو اٹھاتے۔

۲۱۴۸ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

حضرت سائب بن یزیدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو دعا کے بعد منہ پر پھیرتے۔ (بیہقی)

دعا کا ادب

۲۱۴۹ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيْرَ بِإِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ وَّالْاِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

عکرمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا سوال کرنے کا طریقہ یہ ہے (یعنی دعا مانگنے کا) کہ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھائے یا ان کے قریب۔ اور استغفار کا طریقہ یہ ہے کہ تو اپنی ایک انگلی سے اشارہ کرے اور (دعا میں) عاجزی اور مبالغہ کا طریقہ یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلائے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ عاجزی کا طریقہ یہ ہے۔ یہ کہہ کر ابن عباسؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور ہاتھوں کی پشت اپنے منہ کے قریب کی (ابوداؤد)

ہر دعا کے وقت ہاتھوں کو بہت زیادہ اٹھانا بدعت ہے

۲۱۵۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ يَقُوْلُ إِنَّ رَفْعَكُمْ أَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَّا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ إِلَى الصَّدْرِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ دعا میں تمہارا ہاتھوں کو زیادہ اونچا اوٹھانا بدعت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے اونچے ہاتھ نہیں اٹھاتے یعنی سینہ تک۔ (احمد)

کسی کے لئے دعا کرتے وقت اپنی ذات کو مقدم رکھو

۲۱۵۱ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

حضرت اُبی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے اور پھر اس کے لئے دعا فرمانے کا ارادہ کرتے تو پہلے اپنے لئے دعا مانگنی شروع کرتے۔

(ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب صحیح ہے)

دعا کے نتیجہ میں تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور حاصل ہوتی ہے

۲۱۵۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان دعا مانگے اور اس میں کوئی ایسی دعا نہ ہو جس

لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَّلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ تُعَجَّلَ لَهٗ دَعْوَتُهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُّكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

میں گناہ یا قرابت داری کے انقطاع کا ذکر ہو تو خداوند تعالیٰ دُعا مانگنے والے کو ان تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرما دیتا ہے۔ یا تو اُس کا مقصد جلد پورا کر دیتا ہے یا اُس کی دُعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا رکھتا ہے یا دُعا مانگنے والے کی کوئی ایسی ہی یا اتنی ہی بُرائی دور کر دیتا ہے جتنی کہ اس نے دعا میں اپنے نفع کی خواہش کی تھی صحابہ نے عرض کیا اب ہم بہت دُعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ کا فضل بہت زیادہ ہے۔ (احمد)

وہ پانچ دعائیں جو رد نہیں ہوتیں

۲۱۵۳/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ الْاَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِى الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ (آدمیوں کی) دُعائیں ہیں کہ ان کو قبول کیا جاتا ہے۔ ایک مظلوم کی دُعا یہاں تک کہ وہ (ظالم سے) اپنا بدلہ لے لے۔ دوسرے حاجی کی دُعا جب تک کہ وہ گھر واپس نہ آئے۔ تیسرے جہاد کرنے والے کی دُعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو۔ چوتھے بیمار کی دُعا جب تک کہ وہ اچھا ہو یا وفات پائے) پانچویں ایک مُسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لئے غائبانہ دُعا۔ (بیہقی)

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ اِلَيْهِ

ذکر الٰہی اور تقرب خداوندی حاصل کرنے کا بیان

فصل اوّل

ذکر کرنے والوں کی فضیلت

۲۱۵۴/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں بیٹھتی کوئی قوم ذکرِ الٰہی کے لئے مگر یہ کہ گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور چھا جاتی ہے اس پر رحمت اور نازل ہوتی ہے اس پر سکینت (یعنی سکون و اطمینانِ قلب) اور ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ان شخصوں میں جو اُن کے قریب ہیں (یعنی مقرب فرشتے)۔ (مسلم)

۲۱۵۵/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُّقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے کے راستہ پر جا رہے تھے کہ ایک پہاڑی آپ کی راہ میں پڑی جس کو جُمدان کہا جاتا ہے آپ نے (پہاڑی کو دیکھ کر) فرمایا چلو یہ ہے جُمدان سبقت لے گئے

جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مفردون۔ صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہؐ! مفردون کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کثرت سے خدا کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔ (مسلم)

ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے کی مثال

۲۱۵۶/۳ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَ الْمَيِّتِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذکرِ الٰہی کرتا ہے اور جو ذکرِ الٰہی نہیں کرتا وہ زندہ اور مردہ کے مانند ہیں۔ (بخاری و مسلم)

ذکر تقرب الٰہی کا باعث

۲۱۵۷/۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خداوند تعالےٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری نسبت جو خیال وگمان رکھتا ہے میں اس کے لئے ویسا ہی ہوں (یعنی اس سے اس کے گمان کے موافق معاملہ کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے معافی کا خواستگار ہوتا ہے تو اس کو معافی دیتا ہوں اور عذاب کا خیال رکھتا ہے تو عذاب کرتا ہوں) اور جب میرا بندہ ذکر کرتا ہے تو میں اس کے پاس موجود ہوتا ہوں جو مجھ کو دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر دل میں کرتا ہوں اور وہ جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

خدا کی طرف بندہ کی تھوڑی سی توجہ بندہ کی طرف خدا کی زیادہ توجہ کا باعث

۲۱۵۸/۵ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَّمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص ایک نیکی کرتا ہے اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور جو ایک بُرائی کرتا ہے اس کو ایک ہی بُرائی کی سزا ملتی ہے یا میں اس کو بھی معاف کر دیتا ہوں اور جو کوئی میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے (یعنی میری اطاعت میں) میں اس کی طرف ایک گز بڑھتا ہوں۔ اس کی جانب دونوں ہاتھوں کو پھیلانے کے برابر۔ اور جو شخص آتا ہے آہستہ آہستہ چل کر میں آتا ہوں اس کی طرف دوڑ کر اور جو شخص لے گا مجھ سے زمین کے مطابق گناہ لے کر اور وہ میرے ساتھ شریک نہ کرتا ہو کسی کو، تو میں اس سے ملوں گا اسی قدر بخشش لے کر۔ (مسلم)

تقرب الٰہی کا ثمرہ

۲۱۵۹/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے میرے ولی کو اذیت دی اس سے لڑائی کا اعلان کرتا ہوں۔ اور نہیں بڑھتا کوئی بندۂ مومن

عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَابُدَّ لَهٗ مِنْهُ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

میری طرف وہ چیز لے کر جو مجھ کو زیادہ پسند ہے ان چیزوں میں سے جو میں نے فرض قرار دی ہیں اور ہمیشہ رہتا ہے میرا بندہ کہ تقرب حاصل کرتا ہے مجھ سے نوافل کے ذریعہ۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں (اس کے فرائض و نوافل جمع کرنے کے سبب) اور جب میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے کہ وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ چلتا ہے اور جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور جب پناہ مانگتا ہے میرے ذریعہ تو اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اور جس کام کو میں کرنے والا ہوتا ہوں اس میں تردّد اور توقف نہیں کرتا لیکن اس مومن بندے کی روح کو قبض کرنے میں مجھ کو تردد و تامل ہوتا ہے جو موت کو بُرا سمجھتا ہے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ جس چیز کو وہ بُرا سمجھتا ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں اور موت سے کسی حال میں چارہ نہیں ہے (بخاری)

اہلِ ذکر کو فرشتے ڈھونڈتے پھرتے ہیں

۲۱۶۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِکَةً یَّطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَّذْکُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ قَالَ فَیَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ فَیَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا یَقُوْلُ عِبَادِیْ قَالَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ یُسَبِّحُوْنَكَ وَیُکَبِّرُوْنَكَ وَیَحْمَدُوْنَكَ وَیُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَیَقُوْلُ کَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ کَانُوْا اَشَدَّ لَكَ تَمْجِیْدًا وَّاَکْثَرَ لَكَ تَسْبِیْحًا قَالَ فَیَقُوْلُ فَمَا یَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ یَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا کَانُوْا اَشَدَّ عَلَیْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِیْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّا یَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ یَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ یَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ یَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستے میں ان لوگوں کو تلاش کرتی رہتی ہے جو ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جگہ ذکر الٰہی کرنے والے لوگوں کو پا لیتے ہیں تو اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آؤ (یعنی ذکر الٰہی کو سننے اور ذکر اللہ کرنے والوں سے ملنے کے لئے) اس کے بعد حضور م نے فرمایا۔ پس وہ فرشتے (آجاتے ہیں اور) اپنے پروں سے ذکر الٰہی کرنے والوں کو ڈھانک لیتے ہیں اور آسمانِ دنیا تک پھیل جاتے ہیں۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جب فرشتے واپس جاتے ہیں تو) ان کا پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے حال سے واقف ہوتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تیری پاکی بیان کر رہے تھے تیری عظمت و بزرگی کا ذکر کر رہے تھے اور عظمت کے ساتھ تجھ کو یاد کر رہے تھے۔ پھر خداوند تعالےٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کیا انھوں نے مجھ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں قسم ہے خدا کی انھوں نے تجھ کو نہیں دیکھا خداوند تعالےٰ کہتا ہے اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ تجھ کو دیکھ لیتے تو تیری بہت زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ تیری بزرگی بیان کرتے اور بہت زیادہ تیری پاکی کا ذکر کرتے پھر خداوند تعالےٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ خدا پوچھتا ہے کیا انھوں

يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

وَفِىْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَّبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَاُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ قَالَ فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِبَادِكَ فِى الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَسْاَلُوْنَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْاَلُوْنِىْ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِىْ قَالُوْا لَا اَىْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِىْ قَالُوْا وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِىْ قَالُوْا مِنْ نَّارِكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا نَارِىْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِىْ قَالُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِّمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّآءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ ۔

نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں خدا کی قسم انھوں نے جنت کو نہیں دیکھا ہے۔ اللہ کہتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو جنت کی خواہش ان میں بڑھ جاتی جس کی طلب ان میں زیادہ ہوجاتی اور جنت کی طرف ان کی رغبت بہت بڑھ جاتی۔ پھر خدا پوچھتا ہے اور وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں دوزخ کی آگ سے خدا پوچھتا ہے کیا انھوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں، خدا کی قسم اے پروردگار! اس کو انھوں نے نہیں دیکھا۔ خداوند تعالیٰ کہتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو وہ اس سے بہت زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے خداوند تعالیٰ کہتا ہے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ یہ سنکر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان لوگوں میں تو ایک ایسا شخص بھی تھا جو اُن میں شامل نہ تھا راہ چلتا کھڑا ہوگیا تھا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے وہ (یعنی ذکر الٰہی کرنے والے لوگ) ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں محروم رکھا جاتا ان کے پاس بیٹھنے والا۔ (بخاری) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ خدا کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے زیادہ پھرنے اور گشت لگانے والی۔ ڈھونڈتی رہتی ہے یہ جماعت ذکر الٰہی کی مجلسوں کو۔ پس جب یہ فرشتے کسی ایسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں خدا کا ذکر ہوتا ہے تو بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ فرشتے بھی اس مجلس میں اور گھیر لیتے ہیں بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے۔ یہاں تک کہ بھر جاتی ہے وہ ساری فضا جو آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے فرشتوں سے۔ پھر جب منتشر ہوجاتی ہے ذکر الٰہی کرنے والوں کی یہ مجلس، تو چڑھ جاتے ہیں یہ فرشتے آسمان پر اور پہنچتے ہیں (ساتویں) آسمان تک پس پوچھتا ہے ان سے خداوند تعالیٰ حالانکہ خدا ان سے زیادہ ذکر الٰہی کرنے والوں کے حال سے واقف ہوتا ہے، تم کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو زمین میں ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری عظمت کا ذکر کرتے ہیں تیرا کلمہ پڑھتے ہیں اور یاد کرتے ہیں تجھ کو تیری بزرگی کے ساتھ اور تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انھوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار نہیں۔ تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ پھر فرشتے کہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں وہ تجھ سے

خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے وہ کس چیز سے میرے ذریعہ پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تیری دوزخ کی آگ سے۔ خداوند تعالیٰ پوچھتا ہے کیا انھوں نے میری دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں خداوند تعالیٰ کہتا ہے اگر وہ میری دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اور وہ تجھ سے بخشش بھی مانگتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ کہتا ہے میں نے ان کو بخشش سے نوازا اور وہ چیز بھی دی جو انھوں نے مانگی (یعنی جنت) اور اس چیز سے پناہ دی جس سے انھوں نے پناہ مانگی (یعنی دوزخ سے) فرشتے کہتے ہیں۔ اے پروردگار! ان میں فلاں بندہ بھی تھا جو بڑا گنہگار ہے وہ کہیں جارہا تھا کہ راستہ میں ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اس کو بھی میں نے بخش دیا۔ وہ ایک ایسی جماعت ہے جس کے پاس بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں رکھا جاتا۔

ادائیگی حقوق کے وقت ذکر سے غفلت نقصان دہ نہیں

۲۱۷۱ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيْدِيِّ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ تَدُومُونَ عَلٰى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حنظلہ رضؓ بن ربیع اسیدی رضؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ملاقات کی اور فرمایا حنظلہ تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا حنظلہ منافق ہوگیا ابوبکر رضؓ نے کہا۔ پاک ہے اللہ، حنظلہ کیا کہہ رہے ہو میں نے کہا جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں، اور آپ ہم کو نصیحت فرماتے ہیں اور دوزخ و جنت کا ذکر کرتے ہیں تو ہم کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا دوزخ و جنت کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر جب ہم آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور بیوی، بچوں، زمینوں اور باغوں کے مشاغل میں گھر جاتے ہیں تو ان باتوں میں سے ہم بہت سی بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر رضؓ نے کہا خدا کی قسم ہماری بھی یہی حالت ہے۔ پس میں اور حضرت ابوبکر رضؓ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم! حنظلہ منافق ہوگیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا کیا سبب ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہم کو نصیحت فرماتے اور ہمارے سامنے دوزخ و جنت کا ذکر کرتے ہیں تو ہم ایسا محسوس کرتے ہیں گویا دوزخ و جنت کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں پھر جب آپ کے پاس سے چلے جاتے اور بیوی بچوں، زمینوں اور باغوں کے جھگڑوں میں مشغول ہوجاتے ہیں تو ہم (نصیحت کی) بہت سی باتوں کو بھول جاتے ہیں (یہ سنکر) آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ہمیشہ اس حال میں رہو جس حال میں کہ میرے پاس رہتے ہو اور خدا کی یاد میں لگے رہو تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کریں تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں پر۔ لیکن حنظلہ یہ ایک ساعت۔ تین بار آپ نے یہ الفاظ فرمائے (یعنی ایک ساعت حضور قلب کی ہوتی ہے اور ایک ساعت غفلت و مشاغل دنیا کی اور یہ حالت نفاق کی نہیں ہے)۔ (مسلم)

فصل دوم

ذکر الٰہی کی فضیلت و اہمیت

۲۱۶۲ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکٰھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَّاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّ مَالِکًا وَّقَفَہٗ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَآءِ۔)

حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ آگاہ کروں میں تم کو تمہارے ان اعمال سے جو بہترین اعمال ہیں اور بہت پاکیزہ اعمال ہیں تمہارے بادشاہ کے خیال میں اور بہت بلند اعمال ہیں تمہارے درجات میں اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہیں اور بہتر ہیں تمہارے لئے اس سے کہ لو تم اپنے دشمن سے (یعنی لڑائی میں) اور مارو تم ان کی گردنوں کو اور ماریں وہ تمہاری گردنوں کو۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا، وہ خدا کا ذکر ہے۔ (ترمذی۔ مالک۔ احمد۔ ابن ماجہ)

بہتر عمل

۲۱۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ فَقَالَ طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہ بن بُسرؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا خوشخبری ہے اس شخص کے لئے (یعنی بہتر ہے وہ شخص) جس نے طویل عمر پائی، اور بہترین اعمال ہوئے اس کے۔ پھر اس نے پوچھا یا رسول اللہؐ عمل کونسا بہتر ہے سب سے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تو دنیا سے جدا ہو اور تیری زبان ذکر الٰہی سے تر ہو (یعنی مرتے دم تک زبان پر ذکرِ الٰہی جاری ہو)۔

ذکر کے حلقے جنت کے باغات ہیں

۲۱۶۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم بہشت کے باغوں سے گزرو تو میوہ خوری کرو۔ صحابہ نے پوچھا جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا ذکرِ الٰہی کے حلقے۔ (ترمذی)

ذکر اللہ سے خالی وقت حسرت و ندامت کا باعث

۲۱۶۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَّمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ وَّمَنِ اضْطَجَعَ مُضْجَعًا لَّا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی مجلس میں بیٹھا اور اس نے وہاں اللہ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر افسوس اور ٹوٹا ہوگا اور جو شخص اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس پر (بھی) اللہ کی طرف سے افسوس اور ٹوٹا ہوگا۔ (ابو داؤد)

جس مجلس میں ذکر خدا نہ ہو

۲۱۶۶ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَّكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ)

فرمایا جب لوگ کسی جگہ بیٹھ کر اٹھیں اور اس نشست میں خدا کا ذکر نہ کریں تو ان کا وہاں سے کھڑا ہونا مُردار گدھے کی مانند ہوگا اور ان پر حسرت ہوگی۔ (احمد)

٢١٦٧/١٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اُس مجلس میں خدا کا ذکر نہ کریں اور نہ اپنے نبیؐ پر درود پڑھیں تو وہ مجلس ان پر حسرت ہوگی، چاہے خدا ان کو عذاب دے اور چاہے ان کو بخشے۔ (ترمذی)

کلام نافع

٢١٦٨/١٥ وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ام حبیبہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا ہر کلام (وہربات) اس پر وبال ہے اس کو نفع دینے والا نہیں مگر وہ کلام جس میں نیکی کرنے کی ہدایت ہو یا بُرائی سے منع کیا گیا ہو یا ذکر الٰہی کیا گیا ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

ذکر اللہ کے بغیر کلام کی کثرت دل کی سختی کا باعث

٢١٦٩/١٦ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ذکر سوا بہت سی باتیں نہ بنایا کرو اس لئے کہ خدا کے ذکر کے سوا کثرت سے باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے اور وہ لوگ جو خدا سے بہت دُور ہیں، سخت دل کے آدمی ہیں۔ (ترمذی)

بہترین سرمایہ

٢١٧٠/١٧ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَّقَلْبٌ شَاكِرٌ وَّزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهٗ عَلٰى اِيْمَانِهٖ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (یعنی وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں) ہم اُس وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ پس بعض اصحابؓ نے یہ کہا کہ یہ آیت صرف سونے چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کاش ہم کو یہ معلوم ہو جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے (یعنی سونے اور چاندی کے سوا کہ جن کا حکم اس آیت سے معلوم ہو گیا ہے) تو ہم اسی کو جمع کریں۔ آنحضرتؐ نے یہ سنا تو فرمایا بہترین مال خدا کا ذکر کرنے والی زبان ہے اور خدا کا شکر کرنے والا دل ہے اور وہ مومن بیوی ہے جو شوہر کے دین و ایمان کی مددگار رہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ذاکرین پر فخر کرتا ہے

٢١٧١/١٨ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ (ایک روز) حضرت معاویہؓ ایک

فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا اَجْلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ اٰللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالُوْا اٰللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُہْمَۃً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِّنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ ھٰہُنَا قَالُوْا اَجْلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدٰنَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ اٰللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُہْمَۃً لَّکُمْ وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰئِکَۃَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

مسجد میں پہنچے جہاں حلقہ جما ہوا تھا۔ انھوں نے پوچھا تم کو یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ انھوں نے کہا ہم ذکرِ الٰہی کے لئے یہاں بیٹھے ہیں۔ معاویہ رضؓ نے کہا خدا کی قسم نہیں بٹھایا ہے تم کو مگر اسی نے؟ انھوں نے کہا قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا ہے ہم کو سوائے اس کے کسی نے معاویہ رضؓ نے کہا خبردار ہو کہ میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تم کو قسم نہیں دی ہے (یعنی تم کو جھوٹا سمجھ کر میں نے قسم نہیں دی ہے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث کو کم نقل کرنے میں میرے مرتبہ کا کوئی شخص نہیں ہے (یعنی میں نہایت محتاط راوی حدیث ہوں) ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضؓ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا تم کو یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا ہم یہاں خدا کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم کو اس نے اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم پر اس کا احسان رکھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ خدا کی قسم نہیں بٹھایا تم کو مگر اسی نے۔ صحابہ رضؓ نے کہا قسم ہے خدا کی نہیں بٹھایا ہم کو مگر اسی نے۔ فرمایا خبردار ہو میں نے تم پر تہمت رکھنے کے لئے تم کو قسم نہیں دی ہے بلکہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور انھوں نے مجھ کو بتایا کہ خداوند تعالیٰ فرشتوں میں تم لوگوں پر فخر کر رہا ہے۔ (مسلم)

ذکرِ خدا محنت کے اعتبار سے آسان اور ثواب کے اعتبار سے کہیں افضل

۲۱۶۲/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت عبد اللہ بن بُسر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کے احکام (یعنی نوافل) مجھ پر بہت غالب آگئے ہیں (یعنی میں اُن کو ادا کرنے سے قاصر ہوں) کوئی ایسی چیز مجھ کو بتا دیجئے کہ میں اس پر بھروسہ کرلوں (یعنی میرے لئے کافی ہو) آپؐ نے فرمایا، تیری زبان ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے تر رہے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

ذاکر کی فضیلت

۲۱۶۳/۲۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ وَیَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاکِرَ لِلّٰہِ اَفْضَلُ مِنْہُ

حضرت ابو سعید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا قیامت کے دن خدا کے نزدیک کون سا بندہ افضل و ارفع ہوگا درجہ میں۔ آپؐ نے فرمایا خدا کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور بہت زیادہ یاد کرنے والی عورتیں۔ پھر پوچھا گیا یا رسول اللہ! کیا ذکرِ الٰہی کرنے والا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اگر (جہاد کرنے والا) اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں میں چلائے یہاں تک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خود (یعنی جہاد کرنے والا) یا تلوار خون سے رنگین

دَرَجَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

ہو جائے (یعنی وہ شہید ہو جائے) پھر بھی خدا کا ذکر کرنے والا مرتبہ میں اس سے بہتر ہے۔ (احمد۔ ترمذی یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

ذکر اللہ شیطان سے دل کا محافظ

۲۱۷۴/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کے دل (کی تاک) میں لگا ہوا ہے پس جس وقت آدمی خدا کا ذکر (حضورِ قلب کے ساتھ) کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب ذکرِ الٰہی سے غافل ہوتا ہے تو وسوسے پیدا کرتا ہے (بخاری)

ذکر کی مثال اور اس کی فضیلت

۲۱۷۵/۲۲ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَثَلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِيْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت مالک کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غافل لوگوں میں خدا کا ذکر کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو (میدان چھوڑ کر) بھاگنے والوں کے پیچھے دشمنوں سے لڑتا ہے اور غافل لوگوں میں ذکرِ الٰہی کرنے والا سبز ٹہنی کے مانند ہے خشک درخت میں۔ اور ایک روایت میں۔ الفاظ ہیں کہ اس سبز درخت کے مانند ہے جو درختوں کے درمیان ہو اور غافل انسانوں میں خدا کا ذکر کرنے والا چراغ کے مانند ہے تاریک گھر میں اور ذکرِ الٰہی کرنے والا غافلوں میں، دکھا دیتا ہے خدا اس کو زندگی ہی میں اس کی اس جگہ کو جو جنت میں ہے اور غافل انسانوں میں خدا کا ذکر کرنے والا، بخشش کی جاتی ہے اس کے گناہوں کی بقدر شمار ہر فصیح اور عجمی کے۔ اور فصیح سے مراد انسان اور عجمی سے مراد جانور ہیں۔ (رزین)

ذکر اللہ سب سے زیادہ نجات دلانے والا عمل

۲۱۷۶/۲۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بندہ جو عمل کرتا ہے اس میں ذکرِ الٰہی سے بہتر اور عذابِ الٰہی سے نجات دینے والا کوئی عمل نہیں ہے۔ (مالک۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)

ذاکر کی سعادت

۲۱۷۷/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اور اس کے دونوں ہونٹ میرے ذکر سے حرکت کرتے ہیں۔ (بخاری)

ذکرِ الٰہی، قلب کی صفائی کا باعث

۲۱۷۸/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

فرماتے تھے ہر چیز کی صفائی ہے اور دل کی صفائی خدا کا ذکر ہے اور کوئی چیز خدا کے عذاب سے بچانے والی ذکر الٰہی سے بہتر نہیں ہے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ کیا خدا کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں ؟ آپؐ نے فرمایا نہیں اگرچہ جہاد کرنے والے کی تلوار لڑتے لڑتے ٹوٹ جائے (بیہقی)

كِتَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى — خداوند تعالیٰ کے ناموں کا بیان

فصل اوّل

اسماء باری تعالیٰ کو یاد کرنے والے کے لیے بشارت

۲۱۷۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّهُوَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا وند تعالےٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ طاق ہے اور پسند کرتا ہے طاق کو (طاق: اکیلا، جفت کی ضد اسی معنی کی وجہ سے جب اس کو عدد کے ساتھ ترکیب دے کر پڑھیں یعنی "عدد طاق" تو مطلب ہوگا، اکیلا عدد، جو دو سے تقسیم نہ ہو)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

اللہ تعالےٰ کے ننانوے نام اور ان کی تفصیل و وضاحت

۲۱۸۰/۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا وند تعالےٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا (اور وہ ننانوے نام یہ ہیں) وہ اَللّٰهُ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں وہ بخشنے والا ہے وہ اَلرَّحِيْمُ ہے (یعنی مہربان) وہ اَلْمَلِكُ ہے (یعنی حقیقی بادشاہ)۔ وہ اَلْقُدُّوْسُ ہے (یعنی نہایت پاک) وہ اَلسَّلَامُ ہے (یعنی بے عیب اور سلامت) وہ اَلْمُؤْمِنُ ہے (یعنی امن دینے والا) وہ اَلْمُهَيْمِنُ ہے (یعنی محافظ و نگہبان) وہ اَلْعَزِيْزُ ہے۔ (یعنی غالب و بے مثل) وہ اَلْجَبَّارُ ہے (یعنی بگڑے ہوئے کاموں کا بنانے والا) وہ اَلْمُتَكَبِّرُ ہے (یعنی تکبر کرنے والا) وہ اَلْخَالِقُ ہے (یعنی پیدا کرنے والا) وہ اَلْبَارِئُ ہے (یعنی پیدا کرنے والا)۔ وہ اَلْمُصَوِّرُ ہے (یعنی صورت بنانے والا) وہ اَلْغَفَّارُ ہے (یعنی گنہگار بندوں کا بخشنے والا) وہ اَلْقَهَّارُ ہے (یعنی غالب کہ اس

الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ
الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ
الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ
الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ
الْبَاطِنُ الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ
الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ الضَّارُّ
النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ الْبَدِيْعُ الْبَاقِيْ
الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

کی قدرت کے سامنے سب عاجز و مغلوب ہیں) وہ اَلْوَهَّابُ ہے (یعنی بغیر بدلے کے دینے والا) وہ اَلرَّزَّاقُ ہے (یعنی رزق پیدا کرنے والا اور رزق پہنچانے والا) وہ اَلْفَتَّاحُ ہے (یعنی کھولنے اور حکم کرنے والا) وہ اَلْعَلِيْمُ ہے (یعنی ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے) وہ اَلْقَابِضُ ہے (یعنی روزی اور بندوں کے دل کو تنگ کرنے والا اور بندوں کی روح کو قبض کرنے والا) وہ اَلْبَاسِطُ ہے (یعنی بندوں کی روزی اور دلوں کا کشادہ کرنے والا) وہ اَلْخَافِضُ ہے (یعنی کافروں کو پست کرنے والا) وہ اَلرَّافِعُ ہے (یعنی مومنوں کو بلند کرنے والا یا اپنی بارگاہ سے قریب کرنے والا) وہ اَلْمُعِزُّ ہے (یعنی عزت دینے والا وہ اَلْمُذِلُّ ہے (یعنی ذلت دینے والا) وہ اَلسَّمِيْعُ ہے (یعنی سننے والا) وہ اَلْبَصِيْرُ ہے (یعنی دیکھنے والا) وہ اَلْحَكَمُ ہے (یعنی حکم کرنے والا۔ اور ایسا کہ اس کے حکم کو کوئی رد نہیں کر سکتا) وہ اَلْعَدْلُ ہے (یعنی انصاف کرنے والا) وہ اَللَّطِيْفُ ہے (یعنی اپنے بندوں پر لطف و مہربانی کرنے والا اور باریک بیں) وہ اَلْخَبِيْرُ ہے (یعنی دل کی باتوں کا جاننے والا) وہ اَلْحَلِيْمُ ہے (یعنی بردبار کہ بندوں کو عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا) وہ اَلْعَظِيْمُ ہے (یعنی بزرگ و برتر کہ ذات و صفات میں کوئی اس کا ہمسر نہیں) وہ اَلْغَفُوْرُ ہے (یعنی بہت بخشنے والا) وہ اَلشَّكُوْرُ ہے (یعنی قدردان اور تھوڑے عمل پر بہت ثواب دینے والا) وہ اَلْعَلِيُّ ہے (یعنی بلند مرتبہ) وہ اَلْكَبِيْرُ ہے (یعنی بڑا اور ایسا بڑا کہ کوئی اس سے زیادہ بڑا نہیں) وہ اَلْحَفِيْظُ ہے (یعنی محفوظ رکھنے والا عالم کو آفتوں سے) وہ اَلْمُقِيْتُ ہے (یعنی اجسام اور ارواح کو اور قوتوں اور توانائیوں کو پیدا کرنے اور دینے والا) وہ اَلْحَسِيْبُ ہے (یعنی حساب لینے والا اور کفایت کرنے والا ہر حال میں) وہ اَلْجَلِيْلُ ہے (یعنی بلند مرتبہ) وہ اَلْكَرِيْمُ ہے (یعنی بڑا سخی اور بہت دینے والا) وہ اَلرَّقِيْبُ ہے (یعنی نگہبانی کرنے والا ہر چیز کا اور جاننے والا احوال بندوں کا۔

وہ اَلْمُجِيْبُ ہے (یعنی قبول کرنے والا عاجزوں کی دعا کا اور جواب دینے والا پکارنے والوں کا) وہ اَلْوَاسِعُ ہے (یعنی العلم اور وسعت دینے والا اپنی نعمتوں کو) وہ اَلْحَكِيْمُ ہے (یعنی کاموں کو درست کرنے والا اور دانشمند) وہ اَلْوَدُوْدُ ہے (یعنی اطاعت گزاروں کو دوست رکھنے والا) وہ اَلْمَجِيْدُ ہے (یعنی بزرگ و شریف اپنی ذات اور اپنے افعال میں) وہ اَلْبَاعِثُ ہے (یعنی مُردوں کو قبروں سے اٹھانے اور زندہ کرنے والا اور غافلوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے والا) وہ اَلشَّهِيْدُ ہے (یعنی حاضر اور باطن و ظاہر پر اطلاع رکھنے والا) وہ اَلْحَقُّ ہے (یعنی شہنشاہی کے قابل اور خدائی کے لائق) وہ اَلْوَكِيْلُ ہے (یعنی لوگوں کے کام بنانے والا) وہ اَلْقَوِيُّ ہے (یعنی قوت والا۔) وہ اَلْمَتِيْنُ ہے (یعنی تمام کاموں کو درست و استوار کرنے والا) وہ اَلْوَلِيُّ ہے (یعنی مومنوں کو دوست رکھنے والا اور مددگار) وہ اَلْحَمِيْدُ ہے (یعنی اپنی ذاتِ اقدس اور صفاتِ اعلیٰ کا تعریف کرنے والا یا تعریف کیا گیا) وہ اَلْمُحْصِيْ ہے (یعنی ہر چیز کے علم کا احاطہ کرنے والا) وہ اَلْمُبْدِئُ ہے (یعنی پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا) وہ

الْمُعِیْدُ ہے (یعنی دوبارہ پیدا کرنے والا) وہ الْمُحْیِیْ ہے (یعنی زندہ کرنے والا جو زندہ کرتا ہے دلوں کو نورِ ایمان سے) وہ الْمُمِیْتُ ہے (یعنی مارنے والا اجسام کو اور دلوں کو) وہ الْحَیُّ ہے (یعنی زندہ سب سے پہلے اور سب کے بعد) وہ الْقَیُّوْمُ ہے (یعنی قائم ہے بذاتِ خود اور مخلوقات کا قائم رکھنے والا اور خبر گیری کرنے والا) وہ الْوَاجِدُ ہے (یعنی غنی کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں) وہ الْمَاجِدُ ہے (یعنی بزرگ و برتر) وہ الْوَاحِدُ ہے (یعنی ذات و صفات میں یگانہ و یکتا) وہ الْاَحَدُ ہے (یعنی یکتا ذات و صفات میں) وہ الصَّمَدُ ہے (یعنی بے پرواہ کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں) وہ الْقَادِرُ ہے (یعنی قوت و قدرت والا) وہ الْمُقْتَدِرُ ہے (یعنی قدرت کا ظاہر کرنے والا) وہ الْمُقَدِّمُ ہے (یعنی دوستوں کو آگے بڑھانے والا) وہ الْمُؤَخِّرُ ہے (یعنی دشمنوں کو اپنی مدد اور نصرت سے پیچھے دھکیلنے والا) وہ الْاَوَّلُ ہے (یعنی سب سے پہلے) وہ الْاٰخِرُ ہے (یعنی سب کے پیچھے) وہ الظَّاهِرُ ہے۔ (یعنی آشکار اور ظاہر کہ اپنے وجود کو کھلی نشانیوں سے ظاہر فرماتا ہے) وہ الْبَاطِنُ ہے (یعنی اس کی ذات مخفی ہے وہم و خیال سے) وہ الْوَالِیْ (یعنی کام بنانے والا اور مالک) وہ الْمُتَعَالِیْ ہے (یعنی مرتبہ کے لحاظ سے بہت بلند) وہ الْبَرُّ ہے (یعنی احسان کرنے والا) وہ التَّوَّابُ ہے (یعنی توبہ قبول کرنے والا) وہ الْمُنْتَقِمُ ہے (یعنی کافروں اور سرکشوں سے بدلہ لینے والا) وہ الْعَفُوُّ ہے (یعنی معاف کرنے والا گناہوں اور قصوروں کو) وہ الرَّؤُوْفُ ہے (یعنی بہت مہربان) وہ مَالِكُ الْمُلْكِ ہے (یعنی ساری دنیا کا مالک) وہ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ہے (یعنی بزرگی اور بخشش کا مالک) وہ الْمُقْسِطُ ہے (یعنی عدل و انصاف کرنے والا) وہ الْجَامِعُ ہے (یعنی قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرنے والا) وہ الْغَنِیُّ ہے (یعنی ہر چیز سے بے پروا) وہ الْمُغْنِیْ ہے (یعنی بے پرواہ کرنے والا) وہ الْمَانِعُ ہے (یعنی بندوں کو ہلاکت و نقصان سے باز رکھنے والا) وہ الضَّارُّ ہے (یعنی ضرر پہنچانے والا) وہ النَّافِعُ ہے (یعنی فائدہ پہنچانے والا) وہ النُّوْرُ ہے (یعنی روشن کرنے والا آسمان کو ستاروں سے اور روشن کرنے والا زمین کو انبیاءؑ وصلحاءؒ وعلماءؒ کی روشنی سے) وہ الْهَادِیْ ہے (یعنی بندوں کو راستہ دکھانے والا اور ہدایت فرمانے والا) وہ الْبَدِیْعُ ہے (یعنی عالم کو پیدا کرنے والا بے نظیر اور بغیر مثال کے) وہ الْبَاقِیْ ہے (یعنی ہمیشہ رہنے والا) وہ الْوَارِثُ ہے (یعنی موجودات کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا) وہ الرَّشِیْدُ (یعنی ہمہ خلائق کا رہنما) وہ الصَّبُوْرُ ہے (یعنی بردبار کہ گرفت کرنے اور عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا)۔

(ترمذی، بیہقی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

اسم اعظم

۲۱۸۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے سنا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (یعنی اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ تو اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو یکتا اور بے پروا ہے نہ کسی نے اس کو جنا اور نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے) یہ سن کر آپ نے فرمایا اس شخص نے خدا کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے وہ اسم اعظم کہ اس کے ذریعہ جب مانگا جائے اور جب دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۱۸۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُّصَلِّي فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِي اِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا (نماز کے بعد اس نے) یہ دعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ (یعنی اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس وسیلے سے کہ تیرے ہی لئے ہے ہر قسم کی تعریف، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بہت زیادہ دینے والا اور آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بخشش وبزرگی کے مالک اے زندہ اے خبرگیری کرنے والے میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں) (یہ سن کر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص نے خدا کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے وہ اسم اعظم کہ جب اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور جو مانگا جائے دیا جاتا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۲۱۸۳ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت اسماء بنت یزید رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اِن دو آیتوں میں ہے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اور سورۂ آل عمران کا شروع (یعنی) الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

دعا یونس کی برکت وتاثیر

۲۱۸۴ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذْ دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِي شَيْءٍ اِلَّا اسْتُجَابَ لَهُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت سعد رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مچھلی والے (یعنی حضرت یونس ع) کی وہ دعا جو انھوں نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پروردگار سے مانگی تھی یہ ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (یعنی کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں مگر تو۔ پاک ہے تو اور بلاشبہ میں ظالموں میں سے تھا) جو مسلمان کسی مقصد کے لئے اِس دعا کو مانگے اللہ اس کو قبول کرتا ہے۔ (احمد۔ ترمذی)

فصل سوم

اسم اعظم کی تحقیق

۲۱۸۵ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَاِذَا رَجُلٌ يَّقْرَاُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ هٰذَا

حضرت بریدہ رض کہتے ہیں کہ میں عشاء کے وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں گیا (دیکھا کہ) ایک شخص بلند آواز سے قرآن مجید پڑھ رہا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا اس شخص کو آپ ریا کار (یعنی

مُرَاءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ قَالَ وَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَائَتِهِ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لِيْ اَنْتَ الْيَوْمَ لِيْ اَخٌ صِدِّيْقٌ حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

منافق سمجھتے ہیں؟) آپؐ نے فرمایا مومن اور رجوع کرنے والا غفلت سے ذکر الٰہی کی جانب۔ حضرت بُریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری (یعنی معروف تلاوت شخص) برابر بلند آواز سے قرآن پڑھتے رہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی قرارت کو سُنتے رہے پھر حضرت ابو موسیٰؓ دُعا کے لئے بیٹھے اور کہنا شروع کیا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (یعنی اے اللہ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں (اپنے اس اعتقاد پر) کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو یکتا ہے بے نیاز ہے نہ کسی نے اس کو جنا نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے) رسُولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سُنکر) فرمایا۔ اس نے سوال کیا خدا کے اس نام سے کہ جب اس سے مانگا جائے تو دیا جائے اور جب اس کے ذریعہ دُعا کی جائے تو قبول ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ جو بات میں نے آپ سے سُنی ہے کیا اس سے ابو موسیٰؓ کو آگاہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں چنانچہ میں نے ابو موسیٰ رضؓ کو آپ کے ارشاد سے آگاہ کر دیا۔ ابو موسیٰؓ نے کہا تو آج سے میرا سچا بھائی ہے کہ تو نے مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے آگاہ کر دیا۔ (رزین)

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيْحِ وَ التَّحْمِيْدِ وَ التَّهْلِيْلِ وَ التَّكْبِيْرِ

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے ثواب کا بیان

فصل اول

سب سے بہتر کلام

۲۱۸۶/۱ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ فِيْ رِوَايَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سَمُرہ بن جُندبؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کے بہترین کلام چار ہیں (یعنی) سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خدا کے نزدیک پسندیدہ کلام چار ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ان میں سے جس کلام سے تو پڑھنا شروع کر دے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (مسلم)

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کی فضیلت

۲۱۸۷/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا میرے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ (مسلم)

تسبیح و تحمید کی فضیلت و برکت

۲۱۸۸/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ایک دن میں سو مرتبہ کہا اس کے گناہ دُور کئے جاتے ہیں اگرچہ ہوں وہ دریا کے جھاگ کے برابر۔ (بخاری و مسلم)

۲۱۸۹/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہے تو قیامت کے دن اس شخص کے عمل سے بہتر کسی کا عمل نہ ہوگا مگر وہ شخص جس نے اسی کے مانند یا اس سے زیادہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

۲۱۹۰/۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں زبان سے کہنے میں ہلکے لیکن اعمال کی ترازو میں بھاری اور بخشنے والے خدا کے نزدیک بہت پیارے (اور وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ (بخاری و مسلم)

۲۱۹۱/۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ كِتَابِهٖ فِيْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ اَوْ يُحَطُّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِلْبَرْقَانِيُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْعَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اِلْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اتنی قدرت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں حاصل کرے جو لوگ اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے کسی نے پوچھا۔ ہم میں سے کوئی شخص کیونکر ہزار نیکیاں روزانہ حاصل کرے ؟ آپؐ نے فرمایا سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھے اس کے حساب میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ہزار گناہ دور کئے جائیں گے (مسلم) صحیح مسلم کی تمام روایات میں موسیٰ الجہنی سے اَوْ يُحَطُّ کا لفظ ہے اور برقانی نے کہا کہ اس کو شعبہ۔ ابوعوانہ۔ یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے بغیر الف کے روایت کیا ہے یعنی اس میں وَيُحَطُّ کا لفظ ہے حمیدی کی کتاب میں اسی طرح ہے۔

بہترکلام تسبیح و تحمید!

۲۱۹۲/۷ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا کلام بہتر ہے ؟ آپ نے فرمایا وہ کلام جس کو خدا نے اپنے فرشتوں کے لئے چن لیا ہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔ (مسلم)

ذکر میں کیفیت کا اعتبار ہے کمیت کا نہیں

۲۱۹۳/۸ وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَ

حضرت جویریہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت نماز کے ارادے سے باہر نکلے اور وہ (یعنی جویریہ رضؓ آں حضرت کی بیوی) اپنے مصلے پر بیٹھی تھیں، پھر واپس آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چاشت

هِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے وقت (دن چڑھے) اور وہ بدستور اپنے مصلے پر تھیں۔ آپ نے پوچھا کیا جس حال میں میں تم کو چھوڑ کر گیا تھا اسی حال میں تم بیٹھی ہوئی ہو (یعنی مصلے پر بیٹھی ہوئی برابر اس وقت سے ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو) انھوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد تین مرتبہ چار ایسے کلمے کہے ہیں جن کو اگر تمہاری اس چیز سے جو تم نے شروع وقت سے اب تک پڑھی ہے وزن کیا جائے تو یہ چار کلمے بھاری نکلیں گے (یعنی ان کا ثواب تمہارے سارے وقت کے پڑھنے کے ثواب سے زیادہ ہوگا) وہ چار کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ (یعنی میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اس کی مرضی کے موافق، اور عرش کے وزن کے مطابق اور اس کے کلمات کی مقدار کے مانند)۔ (مسلم)

شیطان سے پناہ میں رہنے کا طریقہ

۲۱۹۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطٰنِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کو دن میں سو مرتبہ کہے اس کو سو غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا ڈالے جائیں گے اور وہ اس روز شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور (قیامت کے دن) کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئیگا مگر وہ شخص جس نے ان کلمات کو اس سے زیادہ پڑھا اور وہ کلمات یہ ہیں) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (یعنی خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں ملک اور بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری ومسلم)

لا حول ولا قوة الا باللہ جنت کا خزانہ ہے

۲۱۹۵/۱۰ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى وَأَنَا خَلْفَهُ أَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فِيْ نَفْسِيْ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ لوگوں نے پکار پکار کر اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا لوگو! اپنی جانوں پر رحم کرو تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اس ذات کو پکارتے ہو جو سمیع و بصیر ہے (یعنی ہر چیز اور ہر بات کو سننے اور دیکھنے والا) اور وہ (ہر وقت) تمہارے ساتھ ہے ہاں جس کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے چل رہا تھا اور دل میں کہہ رہا تھا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہ آپ نے فرمایا ابوموسیٰ کیا میں تجھ کو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلا دوں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور۔ آپ نے ارشاد

كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فرمایا وہ خزانہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

تسبیح و تحمید کا ثمرہ

۲۱۹۶/۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہا اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ (ترمذی)

ہر صبح ایک فرشتہ کی طرف سے تسبیح کی ندا

۲۱۹۷/۱۲ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مُنَادٍ يُّنَادِيْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزانہ صبح کے وقت ایک منادی (فرشتہ) پکار کر یہ کہتا ہے کہ پاکی بیان کرو پاک بادشاہ کی۔ (ترمذی)

بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ

۲۱۹۸/۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

خدا کی تعریف خدا کا شکر ہے

۲۱۹۹/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَاْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی تعریف شکر کی بنیاد ہے اور جس بندے نے خدا کی تعریف نہیں کی اس نے شکر ادا نہیں کیا۔ (بیہقی)

خوشی و مصیبت دونوں صورتوں میں اللہ کی تعریف کرنے والوں کی فضیلت

۲۲۰۰/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کو سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے خوشی، راحت اور تکلیف و غم دونوں حالتوں میں خدا کی تعریف کی ہے (یعنی ہر موقع پر الحمدللہ کہا ہے)۔ (بیہقی)

لا الٰہ الا اللہ کی عظمت

۲۲۰۱/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ وَاَدْعُوْكَ بِهٖ فَقَالَ يَا مُوْسٰى قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السّلام نے خدا سے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار تو مجھ کو کوئی ایسی چیز بتا دے کہ میں اس کے ذریعہ تجھ کو یاد کیا کروں اور اس کے ذریعہ تجھ سے دعا مانگا کروں۔ خداوند تعالےٰ نے فرمایا موسیٰ تو یہ کہا کر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار! تیرا ہر بندہ یہی کہتا ہے

بِہٖ قَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَ هُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِیْ کِفَّۃٍ وَّلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کِفَّۃٍ مَالَتْ بِھِنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

میں تو کوئی خاص چیز چاہتا ہوں جو میرے لئے مخصوص ہو خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ اگر تو ساتوں آسمانوں اور ان کی ساری آبادی سوائے میرے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑہ میں رکھی جائیں اور ایک پلڑے میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو رکھا جائے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا پلڑا ان تمام چیزوں سے بھاری رہے گا اور جھک جائے گا۔ (شرح السنہ)

۲۲۰۲/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ صَدَّقَہٗ رَبُّہٗ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ یَقُوْلُ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْکَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْکُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَھَا فِیْ مَرَضِہٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْہُ النَّارُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوسعیدؓ اور ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہے تو اُس کا پروردگار ان الفاظ کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ (یعنی عبادت (بندگی، تابعداری) کے لائق کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں (اپنی ذات وصفات کے لحاظ سے لاشریک اور) بہت ہی بڑا ہوں) اور جب وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْکَ لِیْ (یعنی عبادت کے لائق کوئی معبود نہیں مگر میں، میں یکتا ہوں کوئی میرا شریک نہیں) اور جب وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْکُ وَلِیَ الْحَمْدُ (یعنی کوئی معبود نہیں مگر میں۔ میرے ہی لئے بادشاہی ہے اور میرے لئے ہی حمد) اور جب بندہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہتا ہے تو خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِیْ (یعنی کوئی معبود نہیں مگر میں اور گناہ سے باز رہنا اور اطاعت کی قوت پانا میری ہی مدد سے ممکن ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص ان کلمات کو (یعنی جو اوپر مذکور ہوئے بندہ کی طرف سے) اپنی بیماری میں کہے اور پھر مر جائے تو آگ اس کو نہ کھائے گی (یعنی نہ جلائے گی)۔ (ترمذی ابن ماجہ)

تسبیح وتحمید کی فضیلت

۲۲۰۳/۱۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی امْرَاَۃٍ وَّبَیْنَ یَدَیْھَا نَوًی اَوْحَصًی تُسَبِّحُ بِہٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکِ بِمَا ھُوَ اَیْسَرُ عَلَیْکِ مِنْ ھٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے ہاں گئے جس کے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں یا کنکریاں پڑی ہوئی تھیں اور وہ ان کو شمار کرکے سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھ رہی تھی۔ آں حضرتؐ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو وہ چیز کہ وہ اس سے آسان ہو اور بہتر بھی (یعنی شمار کرکے تسبیح پڑھنے سے بہتر وافضل) اور وہ یہ ہے: سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ خَالِقٌ۔ پاکی بیان کرتی ہوں میں اس کی تعداد کے موافق جو آسمان میں ہے اور پاکی بیان کرتی ہوں میں مخلوق کی تعداد کے موافق جو زمین میں ہے اور پاکی بیان کرتی ہوں میں ا

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)۔

مخلوق کی تعداد کے موافق جو آسمان و زمین کے درمیان ہے اور پاکی بیان کرتی ہوں اس مخلوق کی تعداد کے موافق جو پیدا کی جانے والی ہے ابد تک اور اللہ اکبر کو بھی اسی طرح پڑھ اور الحمد للہ کو بھی اسی طرح اور لا الٰہ الا اللہ کو بھی اسی طرح، اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کو بھی اسی طرح۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کا ثواب

۲۲۰۴/۱۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَوْ زَادَ عَلٰى مَا قَالَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ سُبحان اللہ کہے اور سو مرتبہ شام کے وقت، اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جس نے سو حج کئے ہوں اور جو شخص صبح کو سو مرتبہ الحمد للہ کہے اور سو مرتبہ شام کو اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جس نے سو آدمیوں کو خدا کی راہ میں گھوڑوں پر سوار کیا ہو۔ اور جو شخص لا الٰہ الا اللہ سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو کہے اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جس نے سو غلام اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کئے ہوں اور جو شخص اللہ اکبر کہے سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو تو قیامت کے دن اس سے زیادہ ثواب کوئی شخص نہیں لائے گا مگر صرف وہ شخص جس نے ان کلمات کو کہا ہو اتنی ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

۲۲۰۵/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُبحان اللہ کہنا ترازو کے آدھے پلڑے کو بھرتا ہے (یعنی نامۂ اعمال کی ترازو کے پلڑے کو) اور الحمد للہ کہنا ساری ترازو کو بھرتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کے لئے خدا تک پہنچنے میں کوئی پردہ حائل نہیں ہے وہ سیدھا خدا تک پہنچتا ہے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد قوی نہیں ہے)۔

۲۲۰۶/۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ کہے اُس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

تسبیحات جنت کے درخت ہیں

۲۲۰۷/۲۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ

حضرت ابن مسعود رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے میں نے (ساتویں

يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّيْ السَّلَامَ وَ اَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَ اَنَّهَا قِيْعَانٌ وَ اَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا

آسمان پر) ملاقات کی تو انھوں نے فرمایا اے محمدؐ! اپنی امت کو میرا سلام پہنچا نا اور کہنا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے (یعنی خوشبودار ہے) اور جنت کا پانی شیریں ہے اور اس کا میدان درختوں سے بالکل خالی ہے اور اُس کے درخت سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ہیں۔ (ترمذی)

ترمذی نے کہا یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے غریب ہے۔

اوراد و اذکار کو انگلیوں پر پڑھنا افضل ہے

۲۲۰۸/۲۳ وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَ لَا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت یُسیرہؓ کہتی ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سُبْحَانَ اللّٰهِ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ یا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الرُّوْحِ پڑھنے کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور اپنی انگلیوں پر گنو اس لئے کہ انگلیوں سے پوچھا جائے گا اور یہ جواب دیں گی۔ اور اس میں غفلت نہ کرنا ورنہ خدا کی رحمت تم کو بھلا دے گی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

فصل سوم

بہترین ورد اور بہترین دعا

۲۲۰۹/۲۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ ۔ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ عَافِنِيْ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھ کو کوئی نیک کلام بتا دیجئے کہ میں اس کو پڑھتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ پڑھا کر۔ اُس نے عرض کیا یہ تو خدا کے لئے ہوا اب میرے لئے بتلایئے (کہ میں کس طرح دُعا کیا کروں) آپؐ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ پڑھا کر۔ (مسلم)

تسبیح وغیرہ سے گناہوں کا سقوط

۲۲۱۰/۲۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک تھے آپ نے اس کی ٹہنیوں پر لاٹھی ماری پتے جھڑ کر زمین پر گرے۔ آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے سے بندے کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے ہیں۔

(ترمذی۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

لاحول ولا قوۃ کی فضیلت

۲۲۱۱/۲۲ وَعَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَّمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ)۔

مکحولؒ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کر۔ اس لئے کہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔ مکحول کہتے ہیں کہ جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ کہے۔ اللہ تعالےٰ اس سے نقصان کی ستر قسمیں دور کر دیتا ہے اور افلاس اِن قسموں میں سے ایک معمولی قسم ہے۔ (ترمذی)

۲۲۱۲/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے معمولی بیماری غم ہے۔ (بیہقی)

۲۲۱۳/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک کلمہ جو اترا ہے عرش کے نیچے سے اور جنت کے خزانہ سے (اور وہ یہ ہے) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (جس وقت بندہ اس کو کہتا ہے تو) خداوند تعالےٰ فرماتا ہے (اس کے جواب میں) میرا بندہ اطاعت گزار ہوا، یا نجات پائی بندے نے اور فرمان بردار ہوا یا سپرد کر دیئے اس نے تمام کام میری طرف۔ (بیہقی)

۲۲۱۴/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هِيَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ سُبْحَانَ اللّٰہ عبادت ہے مخلوقات کی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کلمہ ہے شکر کا اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کلمہ ہے اخلاص کا (یعنی دوزخ سے نجات وخلاصی کا) اور اَللّٰہُ اَکْبَر کا ثواب بھر دیتا ہے اس چیز کو جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور جب بندہ کہتا ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو اللہ تعالےٰ اس کے جواب میں ارشاد فرماتا ہے۔ فرمان بردار ہوا میرا بندہ اور بہت فرمان بردار ہوا۔ (رزین)

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ — استغفار اور توبہ کا بیان

فصل اوّل

آنحضرتؐ کی توبہ واستغفار

۲۲۱۵/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے خدا کی میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں ستر بار سے زیادہ۔ (بخاری)

۲۲۱۶ وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اغرّ مزنی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ ڈالا جاتا ہے میرے دل پر اور میں استغفار کرتا ہوں دن میں سو بار۔ (مسلم)

۲۲۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَااَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اغرّ مزنی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو توبہ کرو خدا سے، میں توبہ کرتا ہوں خدا کی طرف دن میں سو مرتبہ۔ (مسلم)

رجوع الی اللہ کا حکم

۲۲۱۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ يَاعِبَادِيْ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا يَاعِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ يَاعِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ يَاعِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَاعِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ يَاعِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَاعِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَاعِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَاعِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

حضرت ابوذر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان حدیثوں کے سلسلہ میں جو آپ روایت کرتے تھے، خداوند بزرگ و برتر سے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام کیا ہے پس تم آپس میں ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر وہ شخص راہ راست پر ہے جس کو میں نے ہدایت دی۔ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر وہ شخص جس کو میں کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو مگر وہ شخص جس کو میں نے پہننے کے لئے دیا پس مجھ سے لباس مانگو میں تم کو پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم اکثر خطائیں کرتے ہو رات اور دن میں، اور میں تمہارے سارے گناہ بخشتا ہوں۔ پس بخشش مانگو تم مجھ سے میں تم کو بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم اگر گناہ کرکے مجھ کو ضرر پہنچانا چاہو گے تو ہرگز ضرر نہ پہنچا سکو گے۔ اور نیک کام کرکے فائدہ پہنچانا چاہو گے تو ہرگز نفع نہ پہنچا سکو گے (یعنی تمہارے گناہ کرنے اور اطاعت گزار بننے سے مجھ کو کوئی فائدہ اور ضرر نہ پہنچے گا۔) اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن ایک نہایت ہی پرہیزگار شخص کی مانند ہو جائیں تو میری سلطنت و ملکیت میں اس سے کچھ بھی زیادتی نہ ہوگی اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور انسان اور جن ایک نہایت بدتر اور فاجر شخص کی مانند ہو جائیں (جیسے شیطان) تو میری ملکیت میں اس سے کچھ کمی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، انسان اور جن سب کے سب ایک جگہ کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کے مانگنے کے موافق دوں تو میرا دینا اس چیز میں سے جو میرے پاس ہے اتنا بھی کم نہ کرے جتنا کہ ایک سوئی دریا میں گر کر اس کے پانی کو کم کرتی ہے۔ اے میرے بندو! میں

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ) تمہارے اعمال کو یاد رکھتا ہوں اور لکھتا ہوں اور میں تم کو ان کا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو کوئی بھلائی پائے اس کو خدا تعالیٰ کی تعریف کرنی چاہیے اور جو کوئی بھلائی کے سوا دوسری چیز پائے (یعنی برائی) پس ملامت کرے اپنے نفس کو کہ یہ اسی کا فعل ہے۔ (مسلم)

توبہ اور رحمت الٰہی کی وسعت

۲۲۱۹/۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْأَلُ فَاَتٰی رَاھِبًا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ اَلَہٗ تَوْبَۃٌ قَالَ لَا فَقَتَلَہٗ وَجَعَلَ یَسْئَلُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِہٖ نَحْوَھَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَھُمَا فَوُجِدَ اِلٰی ھٰذِہٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمی قتل کیے تھے، پھر وہ یہ پوچھتا ہوا بنی اسرائیل (کی بستی) سے نکلا کہ "کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں؟" وہ ایک عابد کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ "کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟" عابد نے کہا نہیں۔ اس نے عابد کو (بھی) مار ڈالا۔ اور پھر اسی طرح لوگوں سے پوچھتا پھرا۔ ایک شخص نے اس سے کہا تو فلاں آبادی میں جا اور نام و پتہ بتایا (چنانچہ وہ ادھر چل دیا) راستہ میں اس کو معلوم ہوا کہ موت قریب ہے (وہ آدھا راستہ طے کرچکا تھا اور موت کو قریب پاکر) اس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف بڑھا دیا (یعنی موت نے اس کو آلیا تو وہ لیٹ گیا اور سرک کر اپنے سینے کو اس آبادی کی طرف بڑھا لیا گویا اس نے آدھے راستے سے زیادہ طے کرلیا۔) موت کے فرشتے جن میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے دونوں تھے اس کی روح قبض کرنے آئے اور دونوں میں جھگڑا ہوا کہ کون اس کی روح قبض کرے (یعنی رحمت کے فرشتے قبض کریں یا عذاب کے فرشتے) خداوند تعالیٰ نے اس بستی کو جدھر وہ توبہ کے ارادہ سے جا رہا تھا، حکم دیا کہ وہ میت کو اپنے سے قریب کرلے یا میت کے قریب ہوجائے اور جس آبادی سے وہ چلا تھا اس کو حکم دیا کہ تو میت سے دور ہوجا پھر خداوند تعالیٰ نے جھگڑا کرنے والے فرشتوں سے کہا کہ تم دونوں کا فاصلہ ناپو (چنانچہ وہ فاصلہ ناپا گیا) ناپنے سے معلوم ہوا کہ جدھر وہ جا رہا تھا ادھر کا فاصلہ ایک بالشت کم ہے پس خدا نے اس کو بخش دیا۔ (بخاری ومسلم)

۲۲۲۰/۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو خدا تم کو ختم کردے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور خدا سے مغفرت چاہے اور پھر خدا ان کے گناہوں کو بخش دے (اس سے مقصود نعوذ باللہ گناہ کی ترغیب نہیں ہے بلکہ اپنی شانِ مغفرت کا اظہار مقصود ہے)۔ (مسلم)

۲۲۲۱/۷ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ دراز فرماتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دراز فرماتا ہے اپنا ہاتھ دن کو تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے (اور وہ اس کی توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی جانب سے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے

۲۲۲۲
۸
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۲۲۲۳
۹
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص توبہ کرے آفتاب کے مغرب سے نکلنے سے پہلے (یعنی قیامت سے پہلے) تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے

۲۲۲۴
۱۰
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَّاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ خدا سے توبہ کرتا ہے تو وہ اپنے بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اس قدر خوش کہ اتنا خوش تم میں سے وہ شخص بھی نہ ہوگا جو اپنی سواری پر ایک چٹیل میدان میں جا رہا ہو پھر وہ سواری گم ہوگئی ہو اور اس پر اس کا کھانا اور پانی بھی ہو اور وہ (کافی تلاش و تجسس کے بعد) ناامید ہو کر ایک درخت کے پاس آیا ہو اور اس کے سایہ میں لیٹ گیا ہو۔ بس وہ اسی مایوسی کی حالت میں خاموش و غمزدہ پڑا ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آکھڑی ہو، اس نے اس کی رسّی پکڑ لی ہو اور خوشی کی زیادتی کے سبب اس کے مُنہ سے یہ غلط الفاظ نکل گئے ہوں اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ بار بار توبہ قبول کرتا ہے

۲۲۲۵
۱۱
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بندہ نے گناہ کیا اور پھر کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے، تو اس کو معاف کر دے۔ یہ سُنکر (خداوند تعالیٰ فرشتوں سے) کہتا ہے کہ کیا میرا بندہ اس سے واقف ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے (جب اس کا جی چاہے) اور گناہوں پر پکڑتا ہے (جب اس کا جی چاہے) پس بخش دیا میں نے اپنے بندہ (کے گناہ) کو پھر باز رہا بندہ گناہ سے کچھ دن۔ یعنی جتنے دن خدا نے چاہا اس کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کر دے۔ پس خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا۔ کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہوں کو بخشتا ہے اور پکڑتا ہے گناہوں پر۔ بخش دیا میں نے اس کو۔ پھر بندہ گناہ سے باز رہتا ہے جب تک خدا چاہے اور اس کے بعد پھر گناہ کرتا ہے اور کہتا اے رب میں نے ایک اور گناہ کرلیا ہے تو اس کو بخش دے۔ پس خدا تعا

نے فرشتوں سے کہا. کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور گناہوں پر پکڑتا بھی ہے. پس میں نے اس کو بخش دیا اب وہ جو چاہے کرے۔ (بخاری و مسلم)

کسی گناہ گار کو دوزخی نہ کہو

۲۲۲۶/۱۲ وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلّٰى عَلَيَّ اَنِّيْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جُندُب رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ قسم ہے خدا کی فلاں شخص کو خدا نہیں بخشے گا۔ اور خدا تعالٰے نے فرمایا. کون ہے جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا. پس میں نے بخش دیا فلاں شخص کو اور ضائع کیا تیرے عمل کو۔ (مسلم)

دعاء استغفار

۲۲۲۷/۱۳ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت شداد بن اوسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین استغفار یہ ہے کہ تو (دعا میں) یہ الفاظ کہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (یعنی اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد پر ہوں (یعنی جو عہد تجھ سے کیا ہے اس پر قائم ہوں) اور تیرے وعدہ پر ہوں (یعنی تیرے وعدہ پر کامل یقین رکھتا ہوں) اپنی طاقت کے موافق پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس چیز کی برائی سے جو میں نے کی ہے (یعنی جو گناہ میں نے کئے ہیں ان سے پناہ چاہتا ہوں) میں تیری نعمتوں کا جو تو نے مجھ کو مرحمت فرمائی ہیں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں پس تو مجھ کو بخش دے کیوں کہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پڑھے ان کلمات کو دن میں اس کے مفہوم پر کامل یقین رکھ کر اور وہ اسی دن مر جائے شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جو شخص پڑھے اِن کلمات کو رات میں اور وہ ان کے معنی پر یقین رکھتا ہو اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

اللہ تعالٰے کی بخشش کی کوئی انتہا نہیں

۲۲۲۸/۱۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے اے آدمؑ کے بیٹے جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا (یعنی مجھ سے مانگتا رہے گا اور بخشش کی امید رکھے گا) میں بخشوں گا تجھ کو خواہ تو نے کتنا ہی برا کام کیا ہو اور مجھ کو اس کی پروا نہیں ہے (یعنی تیرا بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اے آدم

إِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے معافی مانگے اور بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پروا نہ ہوگی۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں سے زمین بھری ہوئی ہو اور میرے ساتھ تو کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھری ہوئی بخشش لے کر آؤں گا۔ (ترمذی)

مغفرت کا یقین رکھو

۲۲۲۹ [۱۵] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ أَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا أُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا. (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جس شخص نے اس بات کو جان لیا کہ میں گناہوں کے بخشنے کی پوری قدرت رکھتا ہوں، میں اس کو بخش دوں گا جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ (شرح السنہ)

استغفار کی فضیلت اور اس کا اثر

۲۲۳۰ [۱۶] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم قرار دے لے تو اللہ تعالےٰ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ اس کے لئے نکال دیتا ہے اور ہر غم و رنج سے اس کو نجات دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے، جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۲۳۱ [۱۷] وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ہر گناہ پر استغفار کی اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا یعنی ہمیشہ اس گناہ کو نہیں کیا اگرچہ اس نے دن میں ستر بار اس گناہ کو کیا ہو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

توبہ کرنے والوں کی فضیلت

۲۲۳۲ [۱۸] وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان خطا کار ہے (یعنی ہر شخص گناہ کرتا ہے) اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

گناہوں کی زیادتی قلب کو زنگ آلود کر دیتی ہے

۲۲۳۳ [۱۹] وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے پھر جب وہ توبہ و استغفار کرتا ہے تو اس کے دل کو صاف کر دیا جاتا ہے اور جب وہ زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ سارے دل پر چھا جاتا ہے پس یہ ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالےٰ

اللّٰہُ تَعَالٰی کَلَّا بَلْ سکنہ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

نے ان الفاظ میں کیا ہے: کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (یعنی ہرگز نہیں، بلکہ یہ ان کے دلوں پر زنگ ہے اس چیز کا جو وہ کرتے تھے یعنی گناہ)۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

قبولیت توبہ کا آخری وقت

۲۲۳۴/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے بندہ کی اس وقت تک جب تک کہ غرغرہ نہیں لگتا (یعنی جب تک موت کا گھرا نہیں لگتا)۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

مغفرت خداوندی کی وسعت

۲۲۳۵/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِكَ یَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَكَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کیا۔ قسم ہے تیری عزت کی، اے پروردگار! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسم میں ہیں۔ پروردگار بزرگ و برتر نے فرمایا اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزت و جلال کی اور اپنے بلند مرتبہ کی جب تک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں ہمیشہ ان کو بخشتا رہوں گا۔ (احمد)

باب توبہ

۲۲۳۶/۲۲ وَعَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِیْرَۃُ سَبْعِیْنَ عَامًا لِلتَّوْبَۃِ لَا یُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت صفوان بن عسالؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک آفتاب مغرب سے نہ نکلے (یعنی قیامت نہ آئے) اور یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (یعنی اس روز کہ ظاہر ہوں گی بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی، کسی متنفس کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جب تک کہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

انقطاع قبولیت توبہ؟

۲۲۳۷/۲۳ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَۃُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ التَّوْبَۃُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت موقوف نہیں ہوگی (یعنی گناہوں سے توبہ کی طرف رجوع کرنا) جب تک توبہ موقوف نہ ہوگی اور توبہ اس وقت موقوف ہوگی جب آفتاب مغرب سے نکلے گا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ دارمی)

کسی گناہ گار کو خدا کی رحمت سے مایوس نہ کرو

۲۲۳۸/۲۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَیْنِ کَانَا فِیْ بَنِیْ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو اسرائیل میں دو شخص تھے جو آپس میں بہت محبت کرتے تھے ان میں سے

إِسْرَائِيلَ مُتَحَابَّيْنِ أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ يَقُولُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُولُ خَلِّنِي وَرَبِّي حَتَّى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَحْظُرَ عَلَى عَبْدِي رَحْمَتِي فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ایک بے حد عبادت کرتا تھا اور دوسرا گنہگار و خطا کار تھا۔ عبادت گزار دوست اس سے کہا کرتا تھا کہ جس چیز میں تو مبتلا ہے اس کو چھوڑ دے (یعنی گناہوں سے باز آ) وہ جواب دیتا مجھ کو میرے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دو۔ حتیٰ کہ ایک روز عابد دوست نے اس گنہگار دوست کو ایک گناہ میں مبتلا پایا جو اس کی نظر میں بڑا گناہ تھا اور اس سے کہا کہ تو اس سے باز آ۔ اس نے کہا میرے معاملے کو میرے پروردگار پر چھوڑ دو کیا تم میرے نگہبان بنا کر بھیجے گئے ہو؟ عابد دوست نے (یہ سُنکر) کہا۔ خدا کی قسم اللہ کبھی تجھ کو نہیں بخشے گا اور نہ جنت میں داخل ہونے دے گا۔ پھر خدا تعالےٰ نے فرشتہ موت کو ان کی رُوحیں قبض کرنے بھیجا اور جب ان کی رُوحیں خدا کے حضور میں حاضر کی گئیں تو خدا تعالےٰ نے اس گنہگار رُوح سے کہا کہ تو میری رحمت کے ذریعہ جنت میں داخل ہوجا اور عابد کی رُوح سے فرمایا کیا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ میرے بندے کو میری رحمت سے محروم کر دے۔ اس نے عرض کیا میرے پروردگار میں اتنی طاقت نہیں رکھتا۔ خداوند تعالےٰ نے فرشتوں کو حکم دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ۔ (احمد)

گنہگار رحمت خداوندی سے مایوس نہ ہوں

۲۲۳۹/۲۵ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ يَقُولُ بَدَلَ يَقْرَأُ)۔

حضرت اسماء بنتِ یزید رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے سُنا: يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي۔ (یعنی اے میرے وہ بندو! جنھوں نے (گناہ کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہو تم خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور پروا نہیں کرتا۔) (احمد۔ ترمذی)

۲۲۴۰/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ شعر: إِنْ تَغْفِرْ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ اللہ تعالےٰ کے اس قول إِلَّا اللَّمَمَ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ اگر تو بخشے بندے کے بڑے گناہوں کو بخش دے اور تیرا کون سا بندہ ہے جس نے چھوٹے گناہ نہ کئے ہوں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)۔

بندہ کی عبادت اور معصیت سے خدا کی خدائی میں کوئی اثر نہیں پڑتا

۲۲۴۱/۲۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْأَلُونِي الْهُدَى أَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَاسْأَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ

حضرت ابو ذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے تم سب کے سب گمراہ ہو مگر وہ شخص (راہِ راست پر ہے) جس کو میں نے ہدایت دی۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا تم سب کے سب فقیر و محتاج ہو مگر وہ شخص جس کو مالدار کیا میں نے، پس طلب کرو تم مجھ سے رزق میں تم کو دوں گا، تم سب کے سب گنہگار ہو مگر وہ شخص جس کو بچایا میں نے گناہ سے۔ پس جس نے تم میں سے اس بات کو جان لیا کہ میں معاف کر دینے کی پوری قدرت رکھتا ہوں اور پھر مجھ سے معافی کا خواستگار

وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَّلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ہوا تو میں اس کو بخشش دوں گا اور مجھ کو اس کی ذرا بھی پروا نہیں اور اگر تمہارے اگلے اور تمہارے پچھلے اور تمہارے زندے اور تمہارے مُردے اور تمہارے تر اور تمہارے خشک (یعنی جوان اور بوڑھے ساری مخلوقات) میرے ایک بہت متقی دل بندے کے مانند (مثلاً نبی صلے اللہ علیہ وسلم) ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں مچھر کے بازو کے برابر بھی زیادتی نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے پچھلے تمہارے زندے اور مُردے اور تمہارے تر اور خشک سب کے سب میرے ایک بدترین دل بندے (یعنی شیطان) کے مانند ہو جائیں تو اس سے میرے ملک میں مچھر کے بازو کے برابر بھی کمی نہ ہوگی اور اگر تمہارے اگلے پچھلے تمہارے زندے اور مُردے اور تمہارے تر اور خشک سب کے سب ایک جگہ جمع ہو جائیں اور تم میں سے ہر شخص مجھ سے (جو اس کا جی چاہے) مانگے، پس میں ہر مانگنے والے کو اس کی خواہش کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میری ملکیت میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی کہ سُوئی کو پانی میں ڈبو کر اٹھا لینے سے دریا کے پانی میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں بہت سخی ہوں بہت دینے والا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں میرا دینا صرف حکم کرنا ہے اور میرا عذاب صرف میرا حکم دینا ہے اور جب میں کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو صرف یہ کہہ دیتا ہوں "ہو جا" اور وہ ہو جاتی ہے (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

شرک سے بچنے والے کو بخشش کی بشارت

۲۲۴۲/۲۸ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ (یعنی وہی ہے مالک تقویٰ کا اور وہی مالک ہے بخشش کا) اور پھر فرمایا تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ میں اس قابل ہوں کہ لوگ میرے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے بچیں، پس جو شخص اس سے بچتا ہے، میں اس قابل ہوں کہ اس کو بخش دوں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

آنحضرت ﷺ کا استغفار و توبہ

۲۲۴۳/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کہیں تشریف فرما ہوتے تو ہم آپ کے استغفار کو شمار کرتے۔ آپ ایک مجلس میں ان کلموں کو سو بار فرماتے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

استغفار صدقِ دل سے کرو

۲۲۴۴/۳۰ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهٗ سَمِعَ

بلال رضؓ بن یسار رضؓ بن زید کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور ان سے میرے دادا نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ غُفِرَ لَہٗ وَاِنْ کَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَلٰکِنَّہٗ عِنْدَ اَبِیْ دَاوٗدَ ھِلَالُ بْنُ یَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

جو شخص اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے بخش دیئے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ وہ بھاگا ہو جہاد سے۔ (ترمذی) لیکن ابوداؤد میں بلال کی جگہ ہلال ہے۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

فصل سوم

اپنے مرحومین کے لئے استغفار کرو

۲۲۴۵/۳۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَۃَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَنّٰی لِیْ ھٰذَا فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جنت میں اپنے نیک بندہ کا درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ بندہ پوچھتا ہے اے پروردگار مجھ کو یہ درجہ کیوں کر ملا؟ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے تیرے بیٹے کے استغفار کی بدولت۔ (احمد)

مُردوں کے لئے بہترین ہدیہ، استغفار

۲۲۴۶/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْہُ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیُدْخِلُ عَلٰٓی اَھْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَآءِ اَھْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ اِنَّ ھَدِیَّۃَ الْاَحْیَآءِ لِلْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں مُردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اپنے متعلقین (یعنی ماں باپ بھائی یا دوست) کی طرف سے دُعا کا منتظر رہتا ہے اور جس وقت اس کو دُعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے نزدیک اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ قبر والوں کو دنیا والوں کی دُعا کا اتنا بڑا ثواب پہنچاتا ہے جیسا پہاڑ اور زندوں کی طرف سے مُردوں کے لئے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔ (بیہقی)

استغفار کی فضیلت

۲۲۴۷/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لِمَنْ وَّجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی النَّسَآئِیُّ فِیْ عَمَلِ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ)

حضرت عبد اللہ بن بسر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا جائے۔ (ابن ماجہ۔ نسائی)

آنحضرت ﷺ کی ایک دُعا

۲۲۴۸/۳۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَآ اَسَآءُوْا اسْتَغْفَرُوْا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَآ اَسَآءُوا اسْتَغْفَرُوْا (یعنی اے اللہ! مجھ کو ان لوگوں میں سے بنا کہ جب وہ نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب بُرائی کریں تو معافی چاہیں)۔ اس کو ابن ماجہ نے روایت

الْکَبِیْرِ۔) کیا اور بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے

۲۲۴۹/۳۵ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثَیْنِ اَحَدُھُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَّفْسِہٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَرٰی ذُنُوْبَہٗ کَاَنَّہٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَخَافُ اَنْ یَّقَعَ عَلَیْہِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ یَرٰی ذُنُوْبَہٗ کَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰی اَنْفِہٖ فَقَالَ بِہٖ ھٰکَذَا اَیْ بِیَدِہٖ فَذَبَّہٗ عَنْہُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ عَبْدِہِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ نَزَلَ فِیْ اَرْضٍ دَوِیَّۃٍ مَّھْلِکَۃٍ مَّعَہٗ رَاحِلَتُہٗ عَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ فَنَامَ نَوْمَۃً فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَھَبَتْ رَاحِلَتُہٗ فَطَلَبَھَا حَتّٰی اِذَا اشْتَدَّ عَلَیْہِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَاشَاءَ اللّٰہُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰی مَکَانِیَ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ فَاَنَامُ حَتّٰی اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی سَاعِدِہٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُہٗ عِنْدَہٗ عَلَیْھَا زَادُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ ھٰذَا بِرَاحِلَتِہٖ وَزَادِہٖ۔ رَوَی الْمُسْلِمُ الْمَرْفُوْعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ فَحَسْبُ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَیْضًا۔)

حضرت حارث بن سوید رضؓ کہتے ہیں ہم سے عبداللہ بن مسعود رضؓ نے دو حدیثیں بیان کیں، ایک تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دوسری اپنی طرف سے چنانچہ انھوں نے کہا کہ مومن اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اور خوف زدہ ہے کہ پہاڑ اس پر نہ گرے اور فاجر و بدکار اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھتا ہے گویا وہ مکھی ہے جو اس کی ناک پر اُڑتی ہے۔ پس اشارہ کیا اس طرح ہاتھ سے اور مکھی کو اُڑا دیا۔ اس کے بعد عبداللہ بن مسعود رضؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے یعنی اس شخص سے زیادہ خوش کہ جو ایک بے آب و گیاہ اور ہولناک جنگل میں جا رہا ہو۔ اس کے ساتھ سواری بھی ہو اور سواری پر کھانا اور پانی ہو۔ بس ایک جگہ وہ لیٹا اور کچھ سو گیا، پھر جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اس کی سواری غائب ہے۔ وہ سواری کی تلاش میں نکلا اور جب سخت گرمی اور پیاس اور جو اذیتیں خدا کو منظور تھیں ان میں گرفتار ہوا تو اس نے کہا اسی جگہ واپس چلوں جہاں پہلے تھا اور وہاں پہنچ کر سو رہوں یہاں تک کہ موت مجھ سے ہمکنار ہو۔ چنانچہ اس نے اپنے بازو پر سر رکھ لیا اور موت کے انتظار میں لیٹ گیا۔ پھر جو اس کی آنکھ کھلی تو دیکھا اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اور کھانا پانی بھی اس پر موجود ہے اس شخص کو کھانا اور سواری اور پانی پانے سے جس قدر خوشی ہوتی ہوگی اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی بندہ کی توبہ سے ہوتی ہے (اس کو مرفوع طریقہ پر صرف مسلم نے روایت کیا۔ بخاری نے اس کو موقوفاً روایت کیا۔

۲۲۵۰/۳۶ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ اپنے مومن بندہ کو بہت دوست رکھتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے۔ (احمد)

آیت لاتقنطوا کی فضیلت

۲۲۵۱/۳۷ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰیَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ میں اس آیت کے مقابلہ میں اپنے لئے دنیا کو پسند نہیں کرتا یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا الخ ایک شخص نے پوچھا جس نے شرک کیا کیا وہ بھی اس آیت کے موافق بخشا

اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

جائے گا؟) آپ نے اس کا جواب نہیں دیا اور پھر کچھ توقف کے بعد کہا، خبردار ہو وہ شخص بھی جس نے شرک کیا۔ تین مرتبہ آپ نے یہی الفاظ فرمائے۔ (احمد)

شرک خدا کی رحمت اور بندہ کے درمیان پردہ ہے

۲۲۵۲/۳۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَالَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ (رَوَى اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)۔

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندے کے گناہوں کو بخشتا ہے جب تک بندے اور رحمتِ حق کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ صحابہ رضؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ پردہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا یہ کہ آدمی شرک کی حالت میں مرے۔ (احمد۔ بیہقی)

بارگاہ حق میں شرک کے علاوہ ہر گناہ قابلِ عفو ہے

۲۲۵۳/۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت ابوذر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالےٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے برابر کسی کو نہ مانتا ہو (یعنی شرک نہ کرتا ہو) تو اگر اس کے اوپر پہاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں گے خدا تعالیٰ ان کو بخش دے گا (اس کو بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں روایت کیا)

توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی مانند ہے

۲۲۵۴/۴۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا (پاک وصاف) ہوجاتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔ (ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور کہا نہرانی منفرد او مجہول ہے۔ شرح السنۃ میں اس سے موقوفاً مروی ہے جس کے الفاظ ہیں "النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ")

بَابٌ فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِهٖ — رحمتِ خداوندی اور اس کے غضب کا بیان

فصل اوّل

اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے

۲۲۵۵/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے جب اپنی مخلوقات کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک کتاب لکھی جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے اس کتاب میں یہ الفاظ ہیں کہ میری رحمت میرے غصہ پر سبقت لے گئی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب آگئی۔ (بخاری ومسلم)

رحمت خداوندی کی وسعت

۲۲۵۶/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں۔ ان میں سے ایک رحمت اس نے جن وانسان، چارپایوں اور زہریلے جانوروں میں نازل کی ہے اسی رحمت کے سبب سے وہ آپس میں میل رکھتے اور مہربانی کرتے ہیں اور اسی کے باعث وہ آپس میں رحمدل ہیں اور اسی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچوں پر رحم کرتے ہیں۔ اور ننانوے رحمتوں کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے لئے اٹھا رکھا ہے کہ وہ ان سے اپنے بندوں پر رحم کریگا (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب قیامت کا دن آئے گا تو پورا کرے گا اللہ ان ننانوے رحمتوں کو اس رحمت کے ساتھ۔

بندہ کو بین الخوف والرجاء رہنا چاہئیے

۲۲۵۷/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مومن بندہ کو یہ معلوم ہوجائے کہ خدا کے پاس کس قدر عذاب ہے تو پھر کوئی شخص جنت کی آرزو نہ کرے اور اگر کافر کو یہ معلوم ہوجائے کہ خدا تعالےٰ کے پاس کس قدر رحمت ہے تو پھر کوئی شخص جنت سے مایوس نہ ہو۔ (بخاری ومسلم)

جنت ودوزخ ہر شخص کے بالکل قریب ہی ہے

۲۲۵۸/۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تمہاری جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی کے مانند ہے۔ (بخاری)

اللہ تعالےٰ کی نکتہ نوازی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَّا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا، اپنے گھر والوں سے کہا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زیادتی کی تھی ایک شخص نے اپنی جان پر (یعنی اس نے بہت گناہ کئے تھے) پس جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مرجائے تو اس کو جلا دینا اور اس کی آدھی راکھ کو جنگل میں اڑا دینا اور آدھی دریا میں بہا دینا۔ پس قسم ہے خدا کی اگر اللہ کو اس پر قابو حاصل ہوگیا تو وہ اس کو ایسا عذاب دے گا کہ دنیا میں (آج تک) کسی کو نہ دیا ہوگا۔ پس جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ پھر خدا نے حکم دیا دریا کو اور اس نے اس راکھ

نَغْفَرَ لَهٗ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو جمع کر دیا جو اس کے اندر تھی۔ اور جنگل کو حکم دیا اور اس نے وہ راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی۔ پھر خدا تعالےٰ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا۔ پروردگار! تیرے خوف سے اور تو خوب جانتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے اس کو بخش دیا۔ (بخاری ومسلم)

رحمتِ الٰہی کی وسعت

۲۲۶۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن الخطابؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ان قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ بہہ رہا تھا اور وہ اِدھر سے اُدھر گھبرائی ہوئی دوڑ رہی تھی (یعنی اپنے بچہ کی تلاش میں جو اُس کے ساتھ نہ تھا) قیدیوں میں جب وہ کسی بچہ کو پاتی، گود میں اُٹھالیتی اپنے پیٹ سے لگاتی اور دودھ پلاتی تھی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ کیا تمہارے خیال میں یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی (یعنی جب اس کو غیر کے بچوں سے اتنی محبت ہے تو کیا یہ اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ نہیں بشرطیکہ وہ نہ ڈالنے پر قدرت رکھتی ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔ (بخاری ومسلم)

میانہ روی اختیار کرنے کا حکم

۲۲۶۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنْجِيَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا رسول اللہؐ کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا ہاں مجھ کو بھی نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت مجھ کو اپنی آغوش میں لے لے۔ پس تم کر راست و درست کرو اپنے اعمال کو اور میانہ روی کرو اعمال میں۔ اور صبح وشام اور کچھ رات گزرے اور ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو اور متوازن رہو اپنے ارادہ وعمل میں (کہ) مقصد کو حاصل کر لوگے۔ (بخاری)

رحمتِ الٰہی کے بغیر صرف عمل جنت کی سعادت کا ضامن نہیں

۲۲۶۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ دوزخ سے بچائے گا اور مجھ کو بھی نہیں مگر خدا تعالےٰ کی رحمت (مسلم)

جزا اور سزا میں رحمتِ الٰہی کا ظہور

۲۲۶۳ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَ

حضرت ابوسعید رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام قبول کرے کوئی بندہ اور اچھا ہو اسلام اس کا (ظاہر وباطن یکساں ہو) تو خداوند تعالیٰ اس کے اسلام سے پہلے کے

كَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

معاف کر دیتا ہے اور اس کے بعد اس کے اعمال کا اس کو بدلہ دیتا ہے۔ یعنی جو نیکی وہ کرتا ہے وہ دس گنی لکھی جاتی ہے بلکہ سات سو تک اور اس سے بھی زیادہ۔ برائی کا بدلہ برائی کے موافق ملتا ہے مگر یہ کہ اللہ اس سے درگزر کرے (یعنی معاف کرے)۔ (بخاری)

۲۲۶۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فرشتوں کو نیکیاں اور برائیاں لکھنے کا حکم دیا۔ اس طرح پر کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کر سکے تو اللہ تعالےٰ اس کو ایک پوری نیکی شمار کر لیتا ہے اور جو شخص نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل کرے اس کے حساب میں ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکیاں بلکہ سات سو نیکیاں اور اس سے بھی زیادہ لکھی جاتی ہیں اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے اور برائی کو عمل میں نہ لا سکے (خدا کے خوف سے یا کسی اور وجہ سے) تو خداوند تعالےٰ اپنے ہاں اس کے حساب میں ایک پوری نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور جو شخص برائی کا ارادہ کر کے اس کو عمل میں بھی لائے تو صرف ایک برائی اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

برائیوں سے تائب ہو کر نیکیاں کرنے والے کی مثال

۲۲۶۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرٰى فَانْفَكَّتْ أُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کا حال جو برائیاں کرتا ہے اور پھر نیکیاں کرنے لگے۔ اس شخص کی مانند ہے جس کے جسم پر ایک تنگ زرہ ہو جس کے حلقوں نے اس کے جسم کو دبا رکھا ہو پھر وہ نیکی کرے اور اس کی زرہ کا ایک حلقہ کھل جائے اور پھر دوسری نیکی کرے اور دوسرا حلقہ کھل جائے۔ یہاں تک کہ حلقہ کھل کھل کر اور زرہ ڈھیلی ہو کر زمین پر گر پڑے۔ (شرح السنۃ)

قیامت کے دن خدا سے ڈرنے والے کیلئے بشارت

۲۲۶۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَ

حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر نصیحت فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (یعنی جو کوئی اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہونے سے ڈرا، (یعنی قیامت کے دن) اس کو دو جنتیں ملیں گی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپ نے

اِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ الثَّالِثَۃَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ فَقُلْتُ الثَّالِثَۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

(یہ سُنکر) پھر یہ آیت پڑھی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ میں نے پھر پوچھا یارسُول اللہ! اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپؐ نے پھر وہ آیت پڑھی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ میں نے تیسری دفعہ پھر پوچھا۔ یارسُول اللہ! اگرچہ اُس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپؐ نے فرمایا۔ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابودرداء رضی کی۔ (احمد)

اللہ تعالےٰ اپنے بندہ پر رحم دل ماں سے زیادہ رحم کرتا ہے

۲۲۶۷ وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَہٗ یَعْنِیْ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَیْہِ کِسَاءٌ وَفِیْ یَدِہٖ شَیْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَرَرْتُ بِغَیْضَۃِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِیْھَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُھُنَّ فَوَضَعْتُھُنَّ فِیْ کِسَائِیْ فَجَاءَتْ اُمُّھُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰی رَأْسِیْ فَکَشَفْتُ لَھَا عَنْھُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَیْھِنَّ فَلَفَفْتُھُنَّ بِکِسَائِیْ فَھُنَّ اُولَاءِ مَعِیْ قَالَ ضَعْھُنَّ فَوَضَعْتُھُنَّ وَاَبَتْ اُمُّھُنَّ اِلَّا لُزُوْمَھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَھَا فَوَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ اَللّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِھَا اِرْجِعْ بِھِنَّ حَتّٰی تَضَعَھُنَّ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَھُنَّ وَاُمُّھُنَّ مَعَھُنَّ فَرَجَعَ بِھِنَّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عامر رامی رضہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا جو کملی اوڑھے ہوئے تھا اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس نے اس پر کمبل لپیٹ رکھا تھا۔ اس نے عرض کیا یارسُول اللہ میں درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس سے گزرا جہاں سے میں نے پرندوں کے بچوں کی آواز سُنی میں نے ان کو پکڑلیا اور اپنی کملی میں رکھ لیا۔ پھر ان کی ماں آئی میرے سر پر گھومنے لگی۔ میں نے اس کے سامنے ان بچوں کو کھول دیا اور وہ ان پر آپڑی۔ میں نے ان سب کو لپیٹ لیا۔ پس اب وہ سب میرے پاس ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان کو (زمین پر) رکھدے۔ چنانچہ میں نے سب کو رکھ دیا۔ بچوں کی ماں نے سب باتوں کو چھوڑ دیا اور بچوں سے لپٹنے لگی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ ماں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ اللہ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے۔ اچھا اب تم ان بچوں کو لے جاؤ اور جہاں سے لائے ہو ان کی ماں کے ساتھ ان کو وہیں رکھ آؤ۔ چنانچہ وہ شخص ان کو لے گیا۔ (ابو داؤد)

فصل سوم

۲۲۶۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ غَزَوَاتِہٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَأَۃٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِھَا وَمَعَھَا ابْنٌ لَھَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَھَجٌ تَنَحَّتْ بِہٖ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ بِاَبِیْ وَاَنْتَ وَاُمِّیْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ قَالَ بَلٰی قَالَتْ اَلَیْسَ اللّٰہُ اَرْحَمَ بِعِبَادِہٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِھَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضہ کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ ایک جماعت کے قریب سے گزرے اور پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے کہا ہم مسلمان ہیں۔ اس جماعت میں ایک عورت ہانڈی پکا رہی تھی اور اس کا بیٹا اس کے پاس تھا جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا تو عورت لڑکے کو پیچھے ہٹا لیتی۔ پھر وہ عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ کیا آپ خدا کے رسول ہیں؟ فرمایا ہاں۔ عورت نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا اللہ بہت رحم کرنے والا نہیں؟ فرمایا، ہاں۔ عورت نے کہا۔ کیا اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے

قَالَ بَلٰى قَالَتْ اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَاَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

فرمایا ہاں عورت نے کہا۔ ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا اور روتے رہے۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا خداوند تعالےٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں کرتا مگر صرف ان لوگوں پر جو سرکش ہیں (یعنی اللہ جل جلالہ سے سرکشی کرتے ہیں) اور اس کا حکم نہیں مانتے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے انکار کرتے ہیں۔

(ابن ماجہ)

اللہ تعالےٰ کی خوشنودی چاہنے والے بندہ پر اللہ تعالےٰ کی رحمت

۲۲۶۹/۱۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ اَنْ يُّرْضِيَنِيْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا اَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهٗ اِلَى الْاَرْضِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نیک بندہ) خدا کی رضامندی کی جستجو میں رہتا ہے (یہ کوئی عارضی کیفیت نہیں ہوتی بلکہ وہ) ہمیشہ اسی حالت میں رہتا ہے۔ پس خداوند تعالیٰ جبرئیلؑ سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری رضامندی کی تلاش میں رہتا ہے خبردار ہو کہ میری رحمت اس پر ہے پھر جبرئیلؑ کہتے ہیں کہ خدا کی رحمت فلاں شخص پر ہے پھر یہی بات عرش کو اٹھانے والے فرشتے کہتے ہیں اور وہ فرشتے بھی کہتے ہیں جو ان کے قریب ہیں حتّٰی کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے یہی کہتے ہیں۔ پھر رحمت اس شخص کے لئے زمین پر اترتی ہے۔ (احمد)

مومن بہر صورت جنتی ہے خواہ وہ نیکوکار ہو یا گنہگار

۲۲۷۰/۱۶ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ یہ سب لوگ جنتی ہیں۔

(بیہقی نے اس کو کتاب البعث والنشور میں روایت کیا)۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح وشام اور سونے کے وقت پڑھنے کی دُعاؤں کا بیان

فصل اوّل

صبح وشام کے وقت آپؐ کی دعا

۲۲۷۱/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرماتے: اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهٖ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (یعنی اے اللہ! داخل ہوئے ہم شام (کے وقت) میں اور داخل ہوا شام میں ملک اس حال میں کہ اللہ کی ملک ہیں۔ ہر قسم کی تعریف خدا ہی کے لئے ہے۔ کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ۔ وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی ہے اور اسی کے لئے تعریف، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی اس چیز کی جو اس رات میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس رات کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس رات کے اندر ہے۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں سستی و کاہلی اور بڑھاپے سے اور اس چیز سے کہ اس کے سبب برا ہو حال اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔ اور جب صبح ہوتی تو آپ اسی طرح کہتے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ الخ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ پروردگار! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس عذاب سے جو دوزخ میں ہے اور اس عذاب سے جو قبر میں ہے۔ (مسلم)

سونے اور جاگنے کے وقت کی دعا

٢٢٤٢/٢ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ)

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر جاتے تو اپنے رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ لیتے اور فرماتے اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى (اے اللہ تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں) اور جب جاگتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہم کو زندہ کیا مارنے کے بعد اور اسی کی طرف رجوع ہے)۔ (بخاری و مسلم)

سوتے وقت بستر کو جھاڑ لینا چاہیے

٢٢٤٣/٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ پہلے اپنے بستر کو جھاڑ لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس کے بستر میں کوئی چیز آ پڑی ہو (یعنی کیڑا وغیرہ) پھر (جب لیٹ جائے) تو کہے بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ (یعنی اے میرے پروردگار تیرے نام سے میں نے پہلو کو بستر پر رکھا ہے۔ اور تیری ہی مدد سے اٹھاؤں گا۔ اور اگر روک لے تو (نیند میں) میری جان (یعنی میری روح کو قبض کرلے) تو اس پر رحم فرما اور اگر چھوڑ دے تو روح کو بس حفاظت کر اس روح کی اس چیز کے ذریعہ جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب اپنے بستر پر جائے تو دائیں کروٹ لیٹے اور یہ دعا پڑھے بِاسْمِكَ الخ۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۷۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ إِلٰى قَوْلِهٖ أَرْسَلْتَ وَقَالَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو داہنی کروٹ پر لیٹتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ۔ (اے اللہ! متوجہ کیا میں نے اپنی ذات کو تیری طرف اور متوجہ کیا میں نے اپنا منہ تیری طرف (یعنی قبلہ کی طرف) اور سونپا اپنا کام تیرے حوالے کیا اور میں نے تکیہ کیا تجھ پر اور پناہ کا طالب ہوا تجھ سے ثواب پانے کی خواہش سے اور تیرے عذاب کے خوف سے۔ اور نہ کوئی جائے پناہ ہے نہ نجات کی صورت تیرے عذاب سے مگر تیری رحمت کی طرف۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری ہے اور اس نبی پر ایمان لایا جن کو تو نے بھیجا ہے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے ان کلمات کو کہا اور مرگیا اسی رات میں، تو اس کی موت دین اسلام پر واقع ہوئی۔ اور ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے کہ اے فلاں! جب تو بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو کی مانند وضو کر اور پھر داہنے پہلو پر لیٹ اور پھر کہہ: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ أَرْسَلْتَ تک۔ اور پھر فرمایا اگر تو مرجائے اس رات میں تو مرے گا دین فطرت (یعنی اسلام) پر اور اگر زندہ رہا تو پہنچے گا بھلائی کو۔ (بخاری ومسلم)

۲۲۷۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ جب بستر پر جاتے تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ (یعنی تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں وہ اللہ جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور پورا کیا تمام مہمات کو اور ٹھکانا دیا ہم کو، پس بہت سے لوگ ہیں ان میں سے کہ نہیں پورا کیا ان کی مہمات کو نہ ٹھکانا دیا ان کو۔ (مسلم)

۲۲۷۶ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ إِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا أَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چکی پیسنے کی محنت اور ہاتھوں کی تکلیف کی شکایت کرنے کے لئے حاضر ہوئیں کیونکہ ان کو یہ معلوم ہوا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام آئے ہیں آپ گھر میں نہ ملے تو حضرت فاطمہؓ نے اپنی شکایت کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کر دیا پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے حضرت فاطمہؓ کا واقعہ بیان کر دیا حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اس وقت جب کہ ہم بستروں پر لیٹ چکے تھے پس ہم نے ارادہ کیا اٹھنے کا۔ آپ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ لیٹے رہو۔ پھر آپ میرے اور فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدم مبارک کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر

وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محسوس کی۔ پھر آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو اس چیز سے بہتر ہے جو تم نے طلب کی ہے (یعنی غلام) اور وہ یہ ہے کہ جب تم بچھونوں پر جاؤ تو تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہ اور تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللہُ اَکْبَرُ کہو۔ پس یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۲۷۷ / ۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ اللهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غلام مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتلا دوں جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار سُبْحَانَ اللہ پڑھو ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھو اور ۳۴ بار اَللہُ اَکْبَرُ کہو ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت۔ (مسلم)

فصل دوم

صبح وشام کے وقت کی دعا

۲۲۷۸ / ۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت کہتے اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (یعنی اے اللہ تیری قدرت سے صبح کی ہم نے اور تیری قدرت سے شام کی ہم نے اور تیرے نام سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی نام کے ساتھ مرتے ہیں ہم اور تیری ہی طرف رجوع ہے) اور شام کو فرماتے اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۲۷۹ / ۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ کوئی چیز بتا دیجئے جس کو میں صبح وشام پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ۔ (یعنی اے اللہ! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں اعتراف کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے ذریعہ اپنے نفس کی برائیوں سے اور شیطان کی شرارتوں اور شرک کرانے سے شیطان کے) ان کلمات کو صبح وشام اور سوتے وقت کہہ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۲۲۸۰ / ۱۰ وَعَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا

حضرت ابان بن عثمان کہتے ہیں میں نے اپنے باپ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بندہ روزانہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کہے: بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْ

يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَفِي رِوَايَتِهٖ لَمْ تُصِبْهُ فَجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فَجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ۔

السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (یعنی صبح کی میں نے اس خدا کے نام سے جس کے نام سے کوئی چیز آسمان وزمین کی ضرر نہیں پہنچاتی اور (وہ خدا) سننے اور جاننے والا ہے) تو کوئی چیز اس کو ضرر نہ پہنچائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اَبان کو فالج کی ایک قسم نے ستا رکھا تھا پس جس شخص سے اَبان نے یہ روایت بیان کی اس نے ان کی طرف تعجب سے دیکھا (اس خیال سے کہ وہ اس روایت کو بیان کر رہے اور خود بیماری میں مبتلا ہیں) اَبان نے کہا تم میری طرف کیا دیکھتے ہو حدیث تو اسی طرح ہے جس طرح میں نے بیان کی (یعنی صحیح ہے) لیکن اس روز (جس روز یہ کہ یہ بیماری مجھ کو لگی ہے) میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تاکہ خدا نے جو کچھ میرے مقدر میں لکھا ہے وہ پورا ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو کوئی ان کلمات کو صبح کے وقت کہے تو شام تک اس کو ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔

۲۲۸۱/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسٰى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَتِهٖ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ۔)

حضرت عبد اللہ رض کہتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے: أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ اور ایک روایت میں اسی طرح ہے مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ اور جب صبح ہوتی تو یہ بھی فرماتے وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔ (اس کو ابوداؤد نے روایت کیا۔ اور ترمذی کی روایت میں مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ نہیں ذکر کیا گیا۔

۲۲۸۲/۱۲ وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِي حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَإِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِي حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض بیٹیوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو یہ سکھایا کرتے تھے کہ جب صبح ہو تو تم یہ کہا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (یعنی پاکی صرف خدا کے لئے ہے اور ہر قسم کی تعریف اسی کو زیبا ہے اور حمد و تسبیح کی قوت نہیں ہے (ہم میں) مگر اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے، جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے اس لئے کہ جو شخص ان کلمات کو

صبح کے وقت کہتا ہے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص شام کو کہتا ہے صبح تک محفوظ رہتا ہے۔ (ابوداؤد)

۲۲۸۳/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت یہ کہے فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ۔ تو وہ اس چیز کو پالے جو فوت ہو گئی اُس سے اُس دن اور جو کوئی اِن کلمات کو شام کے وقت کہے تو وہ اُس چیز کو جو رات میں فوت ہو گئی ہے اس کو پالے گا۔ (ابوداؤد)

۲۲۸۴/۱۴ وَعَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ فِيْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّيْطٰنِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوعیاش رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس کو اتنا ثواب ملتا ہے گویا اس نے حضرت اسماعیل ؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کیا اور لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں اور دُور کی جاتی ہیں اس کی دس بُرائیاں اور بلند کئے جاتے ہیں اس کے دس درجے اور شام تک وہ شیطان سے امن میں رہتا ہے۔ اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہے اس کو بھی یہی اجر ملتا ہے (اس حدیث کے راوی حماد بن سلمہ کا بیان ہے کہ) ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ؐ ابوعیاش رضہ آپ سے اِس قسم کی حدیث بیان کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ابوعیاش نے سچ کہا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مغرب اور فجر کی نماز کے بعد کی دعا

۲۲۸۵/۱۵ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ نِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَازٌ مِّنْهَا وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَاِنَّكَ اِذَا مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَازٌ مِّنْهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حارث بن مسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے چپکے سے فرمایا۔ جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے یہ کلمات کہہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ (اے اللہ مجھ کو آگ سے بچا) سات مرتبہ ان کلمات کو کہے اور رات میں مرجائے تو لکھی جائے گی تیرے لئے نجات دوزخ کی آگ سے۔ اور جب تو صبح کی نماز پڑھے اور یہی کلمات کہے اور دن میں مرجائے تو تیرے لئے آگ سے نجات لکھی جائے گی۔ (ابوداؤد)

صبح وشام کے وقت آنحضرت ؐ کی دعا

۲۲۸۶/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزانہ ان کلمات کو صبح وشام کہتے تھے اور کبھی ناغہ نہ کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ

وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ مِنْ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ يَعْنِی الْخَسْفَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَّمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ مِنْ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ يَعْنِی الْخَسْفَ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی عافیت چاہتا ہوں، اے اللہ! تجھ سے میں چاہتا ہوں معافی، دین اور دُنیا اپنے گھر والوں اور اپنے مال کی سلامتی۔ اے اللہ! میرے عیب کو ڈھانک اور امن میں رکھ ہر قسم کے خوف سے، اے اللہ! حفاظت کر تو میری آگے سے پیچھے سے داہنے سے بائیں سے اور اوپر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری عظمت کے ذریعہ اس سے کہ ہلاک کیا جاؤں میں اچانک نیچے کی جانب یعنی زمین میں دھنس جانے سے)۔ (ابوداؤد)

صبح و شام کی دعا

۲۲۸۷/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا.... نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِیْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَّاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِیْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِیْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)۔ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ان کلمات کو صبح کے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ (یعنی اے اللہ! صبح کی ہم نے اس حال میں کہ گواہ بناتے ہیں ہم تجھ کو اور تیرے عرش کے اُٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوقات کو کہ تو اللہ ہے کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں مگر تو۔ تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں) تو بخش دیتا ہے اس کے وہ گناہ جو اس سے اس دن میں ہوئے ہوں اور اگر ان کلمات کو شام کے وقت کہے تو بخشتا ہے اللہ ان گناہوں کو جو رات میں کئے ہوں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۸۸/۱۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَّقُوْلُ اِذَا اَمْسٰی وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلٰثًا رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان صبح و شام ان کلمات کو تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ لازمی طور پر اس مسلمان بندہ کو قیامت کے دن راضی کرے گا (یعنی اس کو خوش کر دیگا) اور وہ کلمات یہ ہیں: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا۔ (احمد۔ ترمذی)

۲۲۸۹/۱۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَآءِ)

حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور پھر کہتے اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ (یعنی اے اللہ! تو بچا مجھ کو اپنے عذاب سے اس روز جب کہ تو اپنے بندوں کو جمع کرے (قیامت کے دن) یا اس دن کہ تو بندوں کو قبروں سے اُٹھائے)۔ (ترمذی۔ احمد)

۲۲۹۰/۲۰ وَعَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حفصہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ

وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

فرماتے تو داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور کہتے اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ تین مرتبہ یہ کلمات فرماتے۔ (ابوداؤد)

۲۲۹۱/۲۱ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ (یعنی اے اللہ میں تیری بزرگ و برتر ذات اور تیرے کامل کلمات کے ذریعہ اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کے بال تو پکڑے ہوئے ہے (یعنی بدی اور بدانجامی سے بچانے پر تو ہی قدرت رکھتا ہے) اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ کو دور فرماتا ہے۔ اے اللہ! شکست نہیں پاتا تیرا لشکر اور نہیں خلاف ہوتا تیرا وعدہ اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے بچانے میں۔ پاک ہے تو، میں تیری پاکی تیری تعریف کے ساتھ بیان کرتا ہوں)۔ (ابوداؤد)

۲۲۹۲/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔)

حضرت ابوسعید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت تین مرتبہ ان کلمات کو کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اگرچہ وہ دریا کے جھاگ عالج (ایک جنگل کا نام جہاں کثرت سے ریت ہے) کے ریت کے ذروں کے برابر یا درختوں کے پتوں کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ (ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

سوتے وقت قرآن کی کوئی سورت پڑھنے کی برکت

۲۲۹۳/۲۳ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت شداد بن اوس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان سوتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھ لے تو خداوند تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ کو متعین کر دیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے اور کوئی تکلیف دینے والی چیز اس کے پاس نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ وہ جاگے جس وقت جاگے۔ (ترمذی)

ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت تسبیح، تحمید، تکبیر پڑھنے کی فضیلت

۲۲۹۴/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُّسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَّيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا

حضرت عبداللہ رض بن عمرو بن العاص کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو عادتیں (چیزیں) ہیں جن کو اگر مرد مسلمان اختیار کرے تو جنت میں داخل ہوگا۔ خبردار وہ چیزیں بہت آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں (ان میں سے ایک یہ) سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے دس مرتبہ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے دس مرتبہ۔ ابن عمرو رض کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول اللہ

قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَكَذَا فِيْ رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ.

صلی اللہ علیہ وسلم کو گنتے تھے ان کلمات کو انگلیوں پر۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سب ڈیڑھ سو ہیں زبان سے ان کو ڈیڑھ سو مرتبہ ادا کیا گیا اور اعمال کی ترازو میں یہ ڈیڑھ ہزار رکھی گئیں۔ (اور دوسری چیز یہ ہے کہ) جب آدمی سونے کا ارادہ کرے تو ایک سو مرتبہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے۔ زبان سے ان کو سو مرتبہ ادا کیا گیا اور میزان میں یہ ہزار شمار ہوئیں پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ہے جو رات اور دن میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہوگا (یعنی ڈھائی ہزار نیکیاں حاصل کرنے کے بعد اتنی برائیاں کہاں باقی رہ سکتی ہیں) صحابہ رضہ نے عرض کیا ہم کیوں کر ان چیزوں کی حفاظت نہ کریں گے (یعنی ضرور کریں گے) آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھتے ہو تو شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے یاد کر فلاں چیز اور یاد کر فلاں بات (یعنی دنیا کی باتیں یاد دلاتا ہے) یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ کر واپس ہوتا ہے پس بہت ممکن ہے وہ ان کلمات کو محفوظ نہ رکھ سکے۔ اور اسی طرح شیطان خوابگاہ میں آتا ہے اور اس کو سُلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے (ابوداؤد۔ نسائی۔ ترمذی) ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ فرمایا خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ اور اسی طرح ان کی روایت میں اَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ کے بعد وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ کے الفاظ ہیں اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمر رضہ سے مروی ہے۔

دن اور رات میں حاصل ہونے والی نعمتوں کے شکر کی ادائیگی

۲۲۹۵/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن غنام رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت ان کلمات کو کہے اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ (یعنی اے اللہ جو چیز کہ حاصل ہوئی مجھ کو صبح کے وقت (تیری) نعمتوں میں سے یا کسی (دوسرے) کو تیری مخلوقات میں سے پس وہ صرف تیری طرف سے ہے۔ کوئی تیرا شریک نہیں ہے ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لئے ہے اور تیرے ہی لئے شکر ہے) اُس نے اُس دن کے شکر کو ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت ان کلمات کو کہا اُس نے رات کا شکر ادا کر دیا (ابوداؤد)

سوتے وقت کی دعا

۲۲۹۶/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو کہتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ

فَالِقَ الْحَبِّ وَ النَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرٰیۃِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَ الْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ یَسِیْرٍ)۔

شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ (یعنی اے اللہ! اے پروردگار آسمانوں اور زمین کے اے پروردگار ہر چیز کے، اے پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے، اے اتارنے والے توراۃ، انجیل اور قرآن کے۔ پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ ہر اس شر والی چیز کے شر سے جس کی پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں تو ہی سب سے پہلے ہے کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں تو ہی ظاہر ہے تیرے ظہور کے اوپر کوئی چیز نہیں۔ تو ہی باطن ہے تجھ سے زیادہ باطن (پوشیدہ) کوئی چیز نہیں۔ مجھ پر جو قرض ہے اس کو ادا کردے اور افلاس سے مجھ کو بے پروا بنادے یعنی مجھ کو کسی کا محتاج نہ بنا (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور اس کو مسلم نے بھی قدرے اختلاف کے ساتھ روایت کیا)۔

۲۲۹۷/۲۷ وَعَنْ اَبِی الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَ فُكَّ رِهَانِیْ وَ اجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی۔

حضرت ابوالازہر انماری رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر جاتے تو کہتے بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَ فُكَّ رِهَانِیْ وَ اجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی (یعنی خدا کے نام سے اپنے پہلو کو بستر پر رکھتا ہوں۔ یعنی سوتا ہوں اے اللہ بخش دے میرے گناہ اور دور کر مجھ سے بُرے شیطان کو اور آزاد کر میرے نفس کو (بندگی حق سے) اور مجلس اعلیٰ میں مجھ کو شامل کر دے۔) (ابوداؤد)

۲۲۹۸/۲۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَ اٰوَانِیْ وَ اَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَ مَلِیْكَهٗ وَ اِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (رات کو) جب اپنے بستر پر جاتے تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَ اٰوَانِیْ وَ اَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَ مَلِیْكَهٗ وَ اِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کو ہیں جو کافی ہے مجھ کو اور جس نے جگہ دی ہے مجھ کو اور جس نے کھلایا مجھ کو اور جس نے پلایا مجھ کو اور وہ خدا جس نے احسان کیا مجھ پر اور زیادہ دیا اور وہ خدا جس نے دیا مجھ کو اور بہت دیا۔ ساری تعریف خدا ہی کے لئے ہے ہر حال میں۔ اے پروردگار ہر چیز کے مالک ہر چیز کے اور معبود ہر چیز کے میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی آگ سے۔ (ابوداؤد)

بے خوابی دور کرنے کی دعا

۲۲۹۹/۲۹ وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ شَكٰی خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرَضِیْنَ

حضرت بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضؓ نے بر سبیل شکایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ کو بے خوابی کے سبب رات کو نیند نہیں آتی؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے بستر پر جائے تو یہ کلمات کہہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ

وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَالْحَكِيْمُ بْنُ ظُهَيْرٍ الرَّاوِيْ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ)۔

اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (یعنی اے پروردگار ساتوں آسمانوں اور اس چیز کے جس پر ساتوں آسمان سایہ کئے ہوئے ہیں اور اے پروردگار زمینوں کے اور اس چیز کے جس کو زمینیں اٹھائے ہوئے ہیں (مخلوقات)۔ اور اے پروردگار شیطانوں اور اُن لوگوں کے جن کو گمراہ کیا ہے شیطانوں نے تو مجھ کو پناہ دینے والا بن جا اپنی ساری مخلوقات کے شر سے یعنی بچا تو مجھ کو اس سے کہ تیری مخلوقات میں سے مجھ پر کوئی زیادتی کرے یا ظلم کرے۔ تیرا پناہ مانگنے والا غالب ہے اور تیری تعریف گرانقدر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود بندگی کے لائق نہیں)۔ ترمذی نے اس کو روایت کیا اور کہا اس کی اسناد قوی نہیں ہے حکیم بن ظہیر راوی کی حدیثیں بعض محدثین نے چھوڑ دی ہیں۔

فصل سوم

صبح و شام کی دعا

۲۳۰۰/۳۰ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابو مالک رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب صبح کرے تم میں سے کوئی شخص تو یہ کہے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ (یعنی صبح کی ہم نے اور صبح کی ملک نے خاص خدا کے واسطے جو پروردگار ہے دونوں جہان کا اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس دن کی یعنی کشادگی اس دن کی، مدد اس دن کی، نور اس دن کا، برکت اس دن کی اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس چیز کی برائی سے جو اس دن میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جو اس دن کے بعد ہے) اور اسی طرح شام کو کہے۔ (ابوداؤد)

۲۳۰۱/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلٰثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِيْنَ تُمْسِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکرہ رض کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا میں نے سنا ہے کہ آپ روزانہ یہ پڑھتے ہیں اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (یعنی اے اللہ! عافیت دے میرے بدن میں اے اللہ عافیت دے میری سماعت میں اے اللہ عافیت دے میری بصارت میں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے) آپ تین مرتبہ ان کلمات کو صبح کے وقت پڑھتے ہیں اور تین بار شام کو؟ حضرت ابوبکرہ رض نے فرمایا۔ بیٹا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے دعا کرتے سُنا ہے پس میں نے آپ کی پیروی کو پسند کیا۔

صبح کے وقت آنحضرت ؐ کی دعا

۲۳۰۲/۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ ... الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ پڑھتے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا

سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّ اٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ۔

النَّهَارِ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّ اٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (یعنی صبح کی ہم نے اور صبح کی ملک نے خدا کے لئے اور تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں اور بزرگی ذات وصفات کی خدا ہی کے لئے ہے اور حکم اور رات اور دن اور جو چیزیں آرام پاتی ہیں رات اور دن میں سب خدا ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ اس دن کے آغاز کو نیکی کا سبب بنا اور اس دن کے درمیان کو کامیابی اور فلاح کا ذریعہ قرار دے اور اس دن کے آخر کو خلاصی اور نجات کا وسیلہ بنا۔ اے بڑے رحم کرنے والے)۔ (نوویؒ نے اس کو کتاب الاذکار میں ابن سنی سے روایت کیا۔)

۲۳۰۳/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو یہ پڑھا کرتے تھے اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (یعنی صبح کی ہم نے دین اسلام پر اور کلمۂ توحید پر اور اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کے دین پر جو باطل سے بیزار تھا اور دین حق کی طرف متوجہ تھا اور شرک کرنیوالوں میں سے نہ تھا) (احمد، دارمی)

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْاَوْقَاتِ — مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان

فصل اوّل

اولاد کو شیطان سے کیسے محفوظ رکھا جا سکتا ہے

۲۳۰۴/۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطٰنٌ اَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا۔ (یعنی مدد چاہتے ہیں ہم اللہ کے نام سے اے اللہ دور رکھ شیطان کو اس سے جو ہم کو عطا فرمائے) پس اگر مقدر ہوا مرد وعورت کے لئے بچہ اس جماع میں تو اس کو شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (بخاری ومسلم)

شدّت فکر وغم کے وقت آپؐ کی دعا

۲۳۰۵/۲ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سخت بے چینی اور فکر وغم کے وقت کہا کرتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ (یعنی کوئی معبود نہیں مگر اللہ جو بزرگ اور بردبار ہے پروردگار ہے عرش عظیم کا کوئی معبود اس کے سوا نہیں پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا اور پروردگار ہے عرش کریم کا۔ (بخاری ومسلم)

غصہ فرو کرنے کی ترکیب

۲۳۰۶/۲ وَعَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ جُلُوْسٌ وَّ اَحَدُھُمَا یَسُبُّ صَاحِبَہٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْھُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَوْ قَالَھَا تَذْھَبُ عَنْہُ مَا یَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سلیمان بن صرد رضؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو شخصوں نے آپس میں گالیاں دیں۔ ان میں ایک شخص دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سُرخ تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اس کو کہے تو سارا غصہ جاتا رہے (اور وہ کلمہ یہ ہے) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ شیطان رجیم سے) صحابہ رضؓ نے اس شخص سے کہا تو نے سُنا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس شخص نے کہا میں دیوانہ نہیں ہوں (یعنی یہ کلمہ دیوانہ سے پڑھنے کو کہا جاتا ہے اور میں دیوانہ نہیں ہوں یہ شخص کوئی گنوار یا منافق یا دین میں پختہ نہ ہوگا۔) (بخاری و مسلم)

مرغ فرشتے کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے اور گدھا شیطان کو دیکھ کر رینکتا ہے

۲۳۰۷/۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَۃِ فَسَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا وَّ اِذَا سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّہٗ رَاٰی شَیْطَانًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرغ کے بولنے کی آواز سنو تو خدا سے اس کا فضل طلب کرو اس لئے کہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سُنو تو خدا کے ذریعہ پناہ مانگو شیطان سے اس لئے کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

سفر کے وقت کی دعا

۲۳۰۸/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَادَ فِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانے کے لئے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ دُعا کرتے سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ (یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے فرمان بردار کی ہماری یہ سواری اور ہم کو اس کی طاقت حاصل نہیں تھی اور البتہ ہم اپنے پروردگار کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنے سفر میں نیکی اور تقوٰی اور وہ عمل جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! آسان کر ہم پر ہمارے سفر کو اور لپیٹ دے تو اس کی درازی کو ہمارے واسطے۔ اے اللہ! تو ہی ہمارا نگہبان ہے اس سفر میں اور خبر گیراں ہے ہمارے گھر کے آدمیوں کا۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ سفر کی مشقت سے اور بُری حالت یا بُری خبر دل کے دیکھنے سے اور واپسی کی بُرائی سے اپنے اہل و عیال میں) اور جب آپ سفر سے واپس آتے تب بھی یہ

کلمات کہتے اور واپسی پر یہ الفاظ زیادہ کہتے اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (یعنی پھر لوٹنے والے (سفر سے) سلامتی کے ساتھ اپنے وطن کو، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں اور تعریف کرنے والے ہیں۔ (مسلم)

آنحضرتؐ سفر کے وقت کن چیزوں سے پناہ مانگتے تھے

۲۳۰۹/۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن سرجسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو پناہ مانگتے سفر کی صعوبت اور تکلیف سے اور بُری حالت میں واپسی سے اور حالت کے بدل جانے سے اور مظلوم کی بد دعا سے اور اہل وعیال کو بُری حالت میں دیکھنے سے۔ (مسلم)

کسی نئی جگہ ٹھہرتے وقت کی دُعا

۲۳۱۰/۷ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت خولہ بنت حکیمؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے جو شخص کسی مکان میں جاکر اُترے تو یہ کہے أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلموں کے ذریعہ اس چیز کی بُرائی سے جو پیدا کی ہے) تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس مکان سے کوچ کرے۔ (مسلم)

رات میں ضرر و نقصان سے بچانے والی دعا

۲۳۱۱/۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ! اذیت پائی میں نے ایک بچھو کے کاٹنے سے جس نے کل رات مجھ کو کاٹا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو شام کے وقت ان کلمات کو کہتا أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو (بچھو) تجھ کو ضرر نہ پہنچاتا۔ (مسلم)

حالت سفر میں صبح کے وقت کی دعا

۲۳۱۲/۹ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سحر کا وقت ہوتا تو یہ کہتے سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ (یعنی سُنا سُننے والے نے میری (خدا کی) تعریف کرنے کو اور اس کی نعمتوں کی خوبی کے اقرار کو۔ اے ہمارے رب! ہماری نگہبانی کر اور ہم پر احسان کر (ہم یہ عرض کرتے ہیں) خدا کے ذریعہ پناہ مانگتے ہوئے دوزخ کی آگ سے)۔ (مسلم)

جہاد، حج اور عمرہ سے واپسی کے وقت آپؐ کی دعا

۲۳۱۳/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ

وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (متفق علیہ)

یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو ہر اونچی زمین پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ کہتے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ (بخاری ومسلم)

غزوۂ احزاب کے موقع پر مشرکین کے حق میں آپؐ کی بددعا

۲۳۱۴/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رض کہتے ہیں کہ احزاب کی لڑائی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے لئے بددعا کی اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ (اے اللہ! نازل کرنے والے کتاب کے اور جلد لینے والے حساب کے اے اللہ شکست دے کافروں کے گروہ کو، اے اللہ شکست دے ان کو اور ہلا دے ان کو)۔ (بخاری ومسلم)

مہمان اور میزبان کے لئے کچھ مسنون باتیں

۲۳۱۵/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَّوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِيْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن بسر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں مہمان ہوئے ہم آپ کی خدمت میں کھانا لے گئے اور وہ مالیدہ کی ایک قسم تھی۔ آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر آپ کے سامنے خشک کھجوریں لائی گئیں۔ پس آپ خشک کھجوریں تناول فرماتے اور اور گٹھلیوں کو ہاتھ میں جمع کرتے جاتے پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ نے پانی پیا (پھر جب آپ چلنے لگے) تو میرے باپ نے جو حضور کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے عرض کیا، خدا سے ہمارے لئے دعا فرمایئے تو آپ نے یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ اے اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور ان پر بخشش و رحم کر۔ (مسلم)

فصل دوم

ہلال دیکھنے کے وقت کی دعا

۲۳۱۶/۱۳ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت طلحہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو کہتے اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ (یعنی اے اللہ طلوع فرما اور دکھا ہم کو یہ چاند امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ (اے چاند) میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ ہی) (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

مبتلاء مصیبت کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا

۲۳۱۷/۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا

حضرت عمر بن خطاب رض اور حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَّا كَانَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِىُّ لَيْسَ بِالْقَوِىِّ)۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو مبتلائے مصیبت دیکھے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ عَافَانِىْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِىْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا (یعنی تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے بچایا مجھ کو اس چیز سے جس میں مبتلا کیا تجھ کو اور فضیلت دی مجھ کو اپنی بہت سی مخلوقات پر) تو اس کو وہ مصیبت کبھی نہ پہنچے گی خواہ کوئی مصیبت ہو۔ (ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن دینار قوی راوی نہیں ہے)۔

بازار میں پڑھنے کی دعا اور اس کی فضیلت

$\frac{2318}{15}$ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَىٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَّبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِىْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُّبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ۔)

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار جائے اور کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَىٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اور دور کرتا ہے اُس سے دس لاکھ بُرائیاں اور بلند کرتا ہے اس کے دس لاکھ درجے اور بناتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک گھر۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)
ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنہ میں مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ کے بدلے مَنْ قَالَ فِىْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُّبَاعُ کے الفاظ ہیں۔

دنیا کی نعمت پوری نعمت نہیں

$\frac{2319}{16}$ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَىُّ شَىْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْ بِهَا خَيْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دُعا مانگتے دیکھا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں) آپ نے اس شخص سے پوچھا۔ پوری نعمت کیا چیز ہے اس نے کہا یہ دُعا ہے اور میں امید رکھتا ہوں زیادہ مال کی۔ آپ نے فرمایا پوری نعمت بہشت میں داخل ہونا اور دوزخ سے نجات پانا ہے۔ پھر آپ نے اُس شخص کو یہ کہتے سُنا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (یعنی اے بزرگی اور بخشش کے مالک) آپ نے فرمایا تیری دُعا قبول کی گئی، پس مانگ تو۔ اور آپ نے ایک شخص کو یہ کہتے سُنا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ (اے اللہ میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں) آپ نے فرمایا تو نے خدا تعالےٰ سے بلا مانگی تو اس سے عافیت کو مانگ۔ (ترمذی)

کفارۃ المجلس

$\frac{2320}{17}$ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

کسی ایسی جگہ بیٹھے جہاں بے فائدہ باتیں زیادہ ہوں اور وہاں سے اُٹھنے سے پہلے یہ کہے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ تو بخشا جاتا ہے اس کے لئے جو کچھ اس مجلس میں ہوا۔

(ترمذی۔ بیہقی)

سوار ہونے کی دعا

۲۳۲۱/۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيْلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ ان کی سواری کے لئے جانور لایا گیا انھوں نے جب رکاب میں پاؤں رکھا تو کہا بسم اللہ اور جب پشت پر سوار ہوئے تو کہا الحمد للہ اور اس کے بعد کہا سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پھر تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور پھر کہا سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (یعنی پاک ہے (تو اے اللہ) میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر پس بخش دے تو مجھ کو اس لئے کہ گناہوں کو تو ہی بخشتا ہے اس کے بعد وہ ہنسے پوچھا گیا امیر المومنین آپ کیوں ہنسے؟ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا۔ پھر آپ ہنسے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو بخش دے اور اللہ تعالےٰ یہ کہتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

دعاء رخصت و وداع

۲۳۲۲/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا لَمْ يَذْكُرْ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے اور اُس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک کہ وہ خود آپ کے ہاتھ کو نہ چھوڑتا اور پھر فرماتے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ (یعنی سُپرد کیا میں نے اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور آخری عمل تیرا) اور ایک روایت میں وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں لفظ واٰخر عملک مذکور نہیں)۔

۲۳۲۳/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ خطمی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو کہتے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ۔

(ابوداؤد)

۲۳۲۴/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں مجھ کو کوئی توشہ مرحمت فرمایئے (یعنی میرے لئے دعا کیجئے) آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ تجھ کو تقویٰ کا توشہ مرحمت فرمائے۔ اس نے عرض کیا کچھ اور آپ نے فرمایا اور اللہ تیرے گناہوں کو بخش دے۔ اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کچھ اور فرمایئے آپ نے فرمایا اور اللہ تجھ کو توفیق دے بھلائی کی جہاں کہیں تو ہو۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

۲۳۲۵/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرا سفر کا ارادہ ہے مجھ کو نصیحت فرمایئے۔ فرمایا لازم کرلے اپنے اوپر خدا سے ڈرنے کو اور (سفر میں) ہر بلندی پر اللہ اکبر کہہ۔ جب وہ شخص واپس ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے اللہ! اس کے سفر کی درازی کو لپیٹ دے اور آسان کر اس کے سفر کو۔ (ترمذی)

سفر میں رات کے وقت آپؐ کی دعا

۲۳۲۶/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات آتی تو کہتے يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (یعنی اے زمین! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ تیرے اور اس چیز کے شر سے جو تیرے اندر ہے اور اس چیز کی برائی سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو تجھ پر چلتی پھرتی ہے اور پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ شیر سے، کالے سانپ سے اور ہر قسم کے دوسرے سانپوں اور بچھو سے اور شہر کے باشندوں کے شر سے اور جننے والی چیز کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کو جنا گیا۔ (ابوداؤد)

جہاد کے وقت آپؐ کی دعا

۲۳۲۷/۲۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ جب جہاد کرتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ (اے اللہ! تو ہی میرا معتمد علیہ ہے تو ہی میرا مددگار ہے۔ میں تیری ہی قوت سے لڑتا ہوں اور تیری ہی قوت سے حملہ کرتا ہوں (ترمذی۔ ابوداؤد)

دشمن کے خوف کے وقت کی دعاء

۲۳۲۸/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم سے خوف و اندیشہ ہوتا تو کہتے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ

فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ)

نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (اے اللہ ہم تجھ کو کافروں کے مقابل کرتے ہیں اور تیرے ذریعہ ان کی برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں (احمد۔ ابوداؤد)

گھر سے نکلتے وقت آپؐ کی دعا

۲۳۲۹/۲۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیْنَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوُدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِیْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر نکلتے تو کہتے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیْنَا (یعنی گھر سے نکلتا ہوں اللہ تعالے کے نام سے، میں نے بھروسہ کیا اللہ پر ہم پناہ مانگتے ہیں تیرے ذریعہ اس سے کہ پھسلیں ہم یا گمراہ ہوں ہم یا ظلم کریں ہم یا ظلم کئے جائیں یا جہالت کریں ہم یا جہالت کی جائے ہم پر۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی) اور ابوداؤد و ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی گھر سے باہر نکلتے تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ۔

۲۳۳۰/۲۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَیْتِهٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یُقَالُ لَهٗ حِیْنَئِذٍ هُدِیْتَ وَكُفِیْتَ وَوُقِیْتَ فَیَتَنَحّٰی لَهُ الشَّیْطٰنُ وَیَقُوْلُ شَیْطَانٌ اٰخَرُ كَیْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِیَ وَكُفِیَ وَوُقِیَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ لَهُ الشَّیْطٰنُ)۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی جب گھر سے باہر نکلے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ جب وہ یہ کلمات ادا کرتا ہے تو فرشتہ اس کے جواب میں کہتا ہے هُدِیْتَ وَكُفِیْتَ وَوُقِیْتَ (یعنی اے اللہ کے بندے ہدایت دیا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو اور محفوظ رہا تو (پس یہ سنکر) شیطان ہٹ جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تو کیونکر اس شخص پر قابو پاسکتا تھا جو ہدایت کیا گیا، کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا برائیوں سے۔ (ابوداؤد اور ترمذی نے اسے لہ الشیطٰن تک روایت کیا ہے)

گھر میں داخل کے وقت کی دعا

۲۳۳۱/۲۸ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَیْتَهٗ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِیُسَلِّمْ عَلٰی اَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (اے اللہ میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں (گھر میں) داخل ہونے کی اور بھلائی (گھر سے) باہر نکلنے کی، اللہ کے نام سے داخل ہوئے ہم گھر میں اور اللہ ہی پر جو ہمارا رب ہے بھروسہ کیا ہم نے) اس کے بعد گھر والوں کو سلام علیک کرے۔ (ابوداؤد)

دولہا اور دلہن کے لئے دعا

۲۳۳۲/۲۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی نکاح کرنے والے کے لئے دعا کرتے تو یہ فرماتے بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْكُمَا وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

خَیْرٍ (یعنی اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے اور تم دونوں (میاں بیوی) کو برکت دے اور جمع کرے تم دونوں میں بھلائی کو۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

نکاح کرنے والے کی دعا

۲۲۳۳/۳۰ وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَأَةً اَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَاْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی کسی سے نکاح کرے یا کوئی غلام خریدے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ (یعنی اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے اُس کی بھلائی اور اس کے اخلاق کی خوبی کو اور پناہ چاہتا ہوں تیرے ذریعہ اس کی بُرائی اور اس کے اخلاق کی بُرائی سے) اور جب اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کو پکڑ کر یہی کلمات کہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عورت اور غلام کی پیشانی کے بال پکڑے اور برکت کی دُعا کرے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

غم دور کرنے کی دعا

۲۲۳۴/۳۱ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوبکرہ رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ غم زدہ کی دُعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (یعنی اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس نہ حوالہ کر مجھ کو میرے نفس کے (کہ وہ میرا سخت دشمن ہے) ایک لمحہ کے لئے بھی اور میرے سارے کاموں کو درست کر دے تیرے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں۔ (ابوداؤد)

ادائیگی قرض کی دعا

۲۲۳۵/۳۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ وَدُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نہایت غم زدہ انسان ہوں رنج و غم نے مجھ کو گھیر رکھا ہے اور قرض دار بھی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں تجھ کو ایک ایسی دُعا بتلاؤں جس کو تو پڑھے تو خداوند تعالےٰ تیرے رنج و غم کو دُور کر دے اور تیرے قرض کو ادا کر دے۔ اس شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا تو صبح و شام یہ پڑھا کر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہوں بخل اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ

سے اور آدمیوں کے غلبہ سے (اس شخص کا بیان ہے کہ پس میں نے اس پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے فکر و غم کو دور کر دیا اور قرض کو ادا کر دیا۔ (ابوداؤد)

۲۳۳۶/۳۳ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَاءَهُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرٍ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِي بَابِ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى۔

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ ایک مکاتب[1] ان کے پاس آیا اور کہا کہ میں اپنا زرِ کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں آپ میری مدد فرمائیے۔ انھوں نے کہا کیا میں تجھ کو وہ کلمات نہ سکھا دوں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سکھائے تھے اگر تجھ پر بڑے پہاڑ کے مانند بھی قرض ہوگا تو خدا اس کو ادا کر دے گا تو ان کلمات کو پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ (یعنی اے اللہ کفایت کر میرے لئے اپنے حلال کو حرام سے اور بے پروا بنا دے مجھ کو اپنے فضل سے اپنے سوا سے)۔ (ترمذی۔ بیہقی) اور عنقریب جابر رض کی حدیث اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْکِلَابِ تَغْطِیَۃِ الْاَوَانِی کے باب میں بیان کریں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل سوم

کسی مجلس سے اٹھتے ہوئے پڑھی جانے والی دعا

۲۳۳۷/۳۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنْ تُكُلِّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنْ تُكُلِّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات زبان سے ادا فرماتے۔ میں نے آپ سے ان کلمات کو دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اگر ان کلمات سے (جو آگے بیان کئے جائیں گے) پہلے نیک باتیں کی جائیں تو یہ کلمات ان پر مہر ہو جائیں گے قیامت کے دن تک۔ اور اگر بری باتیں کی جائیں تو یہ کلمات ان کا کفارہ ہوں گے (اور وہ کلمات یہ ہیں) سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ (یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم تیری نہیں کوئی معبود مگر تو۔ بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیری)۔ (نسائی)

ہلال دیکھ کر کہے جانے والے کلمات

۲۳۳۸/۳۵ وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت قتادہ رض کہتے ہیں کہ ان کو معلوم ہوا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ کہتے ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ ھِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ۔ (یعنی چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا۔ میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھ کو پیدا کیا) تین مرتبہ آپ یہ کلمات فرماتے اور اس کے بعد کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَھَبَ بِشَھْرِ کَذَا وَجَاءَ بِشَھْرِ کَذَا (تمام تعریفیں خدا کے لئے ہیں جو لے گیا اس مہینہ کو اور لایا اس مہینہ کو)۔ (ابوداؤد)

فکر دور کرنے کی دعا

۲۳۳۹/۳۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

[1] مُکاتَب، وہ غلام جو مالک کی مرضی سے رقم مقرر کر کے آزادی کا پروانہ لکھا لے

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَاءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَأَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَحًا۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

شخص فکر و غم میں مبتلا ہو تو ان کلمات کو کہے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَاءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ۔ (یعنی اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندہ کا بیٹا ہوں تیری لونڈی کا بیٹا ہوں تیرے قبضہ میں ہوں میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے تیرا فیصلہ میرے حق میں انصاف ہے میں تیرے نام سے مانگتا ہوں ہر اس نام کے وسیلہ سے جو تو نے اپنے لئے اختیار و مقرر کیا ہے یا اپنی کتاب میں اس کو نازل کیا ہے یا اپنی مخلوقات میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اختیار کیا ہے اس کو تو نے اپنے خزانہ غیب میں یہ کہ بنادے تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور کردے قرآن کو میرے غم و فکر کا زائل کرنے والا۔ جو بندہ ان کلمات کو کبھی کہے گا خداوند تعالیٰ اس کے فکر و غم کو دُور کر دے گا اور اس کے بدلے خوشی عطا فرمائے گا۔ (رزین)

بلندی پر چڑھتے اور اترتے وقت تکبیر و تسبیح پڑھنا

۲۳۴۰/۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اُترتے تو سُبحان اللہ کہتے۔ (بخاری)

غم دور کرنے کی دعا

۲۳۴۱/۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَرَبَهٗ أَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بات سے رنجیدہ ہوتے تو کہتے يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ (یعنی اے زندہ، اے قائم رکھنے والے (مخلوق کے) ! میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں)۔ (ترمذی اور انھوں نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

۲۳۴۲/۳۹ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهٗ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ أَعْدَائِهٖ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے خندق کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ! کیا کوئی دُعا ہے جس کو ہم پڑھا کریں؟ (اب تو) ہمارے دل گردن تک پہنچ گئے ہیں (یعنی سخت دشواریاں لاحق ہوگئی ہیں) آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو (یعنی اے اللہ ہمارے عیوب کو چُھپالے اور خوف سے ہم کو امن میں رکھ) راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سخت ہوا سے دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اللہ تعالیٰ نے جھکڑ ہوا سے اُن کو شکست دی۔ (احمد)

بازار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۲۳۴۳/۴۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار تشریف لے جاتے تو کہتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔
(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا صَفْقَةً خَاسِرَةً (یعنی اللہ کے نام کے ساتھ میں (بازار میں) آیا۔ اے اللہ میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ بازار کے اندر ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور تیرے ذریعہ اس کی اور جو چیزیں اس کے اندر ہیں ان کی برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ اس (بازار کے) معاملہ میں نقصان اور ٹوٹے کو پہنچوں۔ (بیہقی)

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ پناہ مانگنے کا بیان

فصل اوّل

بلا، بدبختی، بری تقدیر اور دشمن کی خوشی سے خدا کی پناہ مانگو

۲۳۴۴ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جُھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پناہ مانگو خدا کے ذریعہ مشقت کی بلا سے اور بدبختی کے پہنچنے سے، بری تقدیر سے، اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ کن چیزوں سے پناہ مانگتے تھے

۲۳۴۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں آنے والی مصیبت کے غم اور پیش آمدہ تکلیف سے، عاجزی سے، سستی اور کاہلی سے اور بزدلی وبخل سے، قرض کے بوجھ سے اور آدمیوں کے غلبہ سے۔) (بخاری ومسلم)

۲۳۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں سستی سے بڑھاپے سے قرض سے اور گناہ سے۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے آگ کے فتنہ سے قبر کے عذاب سے دولت کے فتنہ سے افلاس کے فتنہ کی برائی سے اور مسیح دجال کے فتنہ

سے اَے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو ایسا پاک و صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ اور میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری ڈال دے جتنی کہ مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے)۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۴۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن ارقم رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ عاجزی سے پناہ مانگتا ہوں اور کاہلی، نامردی، بخل، بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے۔ اَے اللہ میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرما اور پاک کر دے تو (مجھ کو، کیوں کہ) پاک کرنے والوں میں تو بہترین ذات ہے تو میرا کارساز ہے اور مالک ہے۔ اَے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اُس علم سے جو نفع نہ دے اور اُس قلب سے جو خدا کے ذکر سے تسکین نہ پائے اور اُس نفس سے جو حرص کی زیادتی کی وجہ سے کبھی سیر نہ ہو اور اُس دُعا سے جو قبول نہ کی جائے)۔ (مسلم)

۲۳۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی ہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے تیری عافیت کی تبدیلی سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے غصوں سے)۔ (مسلم)

۲۳۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس کام کی بُرائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی بُرائی سے جو میں نے نہیں کیا۔) (مسلم)

۲۳۵۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ (دعا) کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ (یعنی تیری اطاعت کی میں نے تجھ پر ایمان لایا میں، تجھ پر بھروسہ کیا میں نے اور تیری طرف رجوع کی میں نے اور تیری مدد سے لڑتا ہوں میں۔ اے اللہ! تیری عزت کے ذریعہ میں پناہ چاہتا ہوں۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھ کو، تو زندہ ہے ایسا زندہ کہ نہ مرے گا اور جن و انسان مریں گے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۲۳۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا

عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ۔ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَ النَّسَائِيُّ عَنْهُمَا۔)

يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس علم سے جو نفع نہ دے۔ اس دل سے جو عاجزی نہ کرے۔ اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ اس دعا سے جو سنی نہ جائے)۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے اسے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور نسائی نے دونوں سے روایت کیا ہے)۔

۲۳۵۲/۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے (جو یہ ہیں) نامردی، بخل، عمر کی برائی، سینہ کے فتنہ (یعنی بد اندیشی، بدعقیدگی وغیرہ) اور عذاب قبر سے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۳۵۳/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (دعا میں) یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں افلاس سے، نیکیوں کی کمی سے یا مال کی کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۳۵۴/۱۱ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (دعا میں) یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں خلاف اور نفاق سے اور بداخلاقی سے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۳۵۵/۱۲ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں بھوک اور فاقہ سے کہ وہ بدترین ہم خواب ہے اور پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کہ وہ بد باطنی (کی وجہ سے سرزد ہوتی) ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۲۳۵۶/۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں برص، جذام اور دیوانگی سے اور تمام بری بیماریوں سے)۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۳۵۷/۱۴ وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں برے اخلاق برے اعمال اور بری خواہشات (یعنی عقائد) سے۔ (ترمذی)

پناہ مانگنے کے سلسلہ میں ایک جامع دعا کی تعلیم

۲۳۵۸/۱۵ وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

شتیر بن شکل بن حُمید اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسا تعویذ (یعنی دعا) مرحمت فرمائیے کہ میں اس کے ذریعہ پناہ مانگوں۔ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ (یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اپنی سماعت کی برائی، اپنی بصارت کی برائی، اپنی زبان کی برائی، اپنے دل کی برائی اور اپنی منی کی برائی سے)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

آنحضرت مہلک حادثات سے پناہ مانگتے تھے

۲۳۵۹/۱۶ وَعَنْ اَبِي الْيُسْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَالْغَمِّ)۔

حضرت ابوالیسر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔ (یعنی اے اللہ میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اپنے اوپر مکان گرنے سے اور اونچی جگہ سے گرنے سے اور غرق ہونے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ پریشان کرے مجھ کو شیطان مرتے وقت اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیری راہ میں لڑتے لڑتے بھاگ کھڑا ہوں اور مارا جاؤں اور پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مروں میں سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے۔ (ابوداؤد و نسائی۔ اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں غم سے)۔

طمع سے پناہ مانگنے کا حکم

۲۳۶۰/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ عائشہ رضہ خدا کے ذریعہ اس کے شر سے پناہ مانگ۔ اس لئے کہ یہ تاریکی پھیلا دینے والا ہے جب کہ بے نور ہو جائے۔ (ترمذی)

چاند کے بے نور ہونے سے پناہ مانگو

۲۳۶۱/۱۸ وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ اِلٰى طَبَعٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)۔

حضرت معاذ رضہ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پناہ مانگو تم اللہ اللہ کے ذریعہ طمع سے جو عیب دار بنا دے (یعنی جس کی وجہ سے حلال و حرام کی تمیز اٹھ جائے)۔ (احمد۔ بیہقی)

نفس کی برائی سے پناہ مانگو

۲۳۶۲/۱۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِيْ سَبْعَةً سِتًّا فِي الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَاَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ

حضرت عمران بن حُصین رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے والد حصین رضہ سے اُن کے اسلام لانے سے پہلے کہ اے حصین آج کل تو کتنے خداؤں کی عبادت کرتا ہے؟ میرے والد نے کہا۔ سات زمین کے معبودوں (یعنی بتوں) کی اور ایک آسمان کے معبود کی۔ آپ نے فرمایا۔ اے حصین!

الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ قَالَ یَا حُصَیْنُ اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُکَ کَلِمَتَیْنِ تَنْفَعَانِکَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَیْنٌ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیَ الْکَلِمَتَیْنِ اللَّتَیْنِ وَعَدْتَّنِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

ان معبودوں میں سے تو کس سے بھلائی کی امید رکھتا ہے؟ اور کس سے ڈرتا ہے؟ میرے والد نے کہا۔ اُس سے جو آسمان پر ہے۔ آپ نے فرمایا اے حصین اگر تو اسلام قبول کرلیتا تو میں تجھ کو دو کلمے سکھا دیتا جو تجھ کو فائدہ پہنچاتے۔ عمران کا بیان ہے کہ جب حصینؓ نے اسلام قبول کرلیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ کو وہ دو کلمے سکھا دیجئے جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تو یہ پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ (یعنی اے اللہ میرے دل میں ڈال دے ہدایت اور بچا مجھ کو میرے نفس کی برائی سے۔) (ترمذی)

نیند میں ڈرنے سے خدا کی پناہ مانگنے کا حکم

۲۳۶۳/۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُکُمْ فِی النَّوْمِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو یُعَلِّمُھَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِہٖ وَمَنْ لَّمْ یَبْلُغْ مِنْھُمْ کَتَبَھَا فِیْ صَکٍّ ثُمَّ عَلَّقَھَا فِیْ عُنُقِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ)۔

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جو شخص نیند میں ڈرے تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ خدا کے غضب سے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کی شرارتوں سے اور شیطان کے وسوسوں سے اور اس سے کہ میرے پاس شیطان آئیں۔) پس شیطان اُس کو ہرگز ضرر نہ پہنچائیں گے۔ عبد اللہ بن عمروؓ ان کلمات کو اپنے بیٹوں کو سکھاتے تھے یعنی بالغ لڑکوں کو یاد کرا دیتے تھے اور نابالغوں کے لئے لکھ کر گلے میں ڈال دیتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

جنت مانگنے اور آگ سے پناہ چاہنے والوں کے لئے جنت و آگ کی سفارش

۲۳۶۴/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّۃُ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا سے جنت مانگے تین بار تو جنت کہتی ہے اے اللہ اس شخص کو جنت میں داخل کردے اور جو شخص دوزخ کی آگ سے تین بار پناہ مانگے تو دوزخ کہتی ہے اے اللہ محفوظ رکھ اس کو آگ سے۔ (ترمذی۔ نسائی)

فصل سوم

سحر وغیرہ سے بچنے کی دعا

۲۳۶۵/۲۲ عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ کَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا کَلِمَاتٌ اَقُوْلُھُنَّ لَجَعَلَتْنِیْ یَھُوْدُ حِمَارًا فَقِیْلَ لَہٗ مَا ھُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ

حضرت قعقاعؓ کہتے ہیں کہ کعب احبارؓ نے بیان کیا ہے کہ اگر میں ان کلمات کو نہ کہتا تو یہودی مجھ کو گدھا بنا دیتے۔ ان سے پوچھا گیا وہ کلمات کیا ہیں تو انھوں نے کہا اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ اَعْظَمُ مِنْہُ وَبِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ

اللہِ الحُسْنیٰ مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ۔ (رَوَاہُ مَالِكٌ)

شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَاَ۔ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی بڑی ذات کے ذریعہ جس سے عظیم کوئی ذات نہیں ہے اور اس کے پاک ناموں کے ذریعہ جن کو میں جانتا ہوں اور جن سے میں واقف نہیں اس چیز کی برائی سے جو پیدا کی اور پراگندہ کی اور برابر کی (یعنی جو چیزیں مثناسب کامل کلمات کے ذریعہ کر ان سے کوئی نیکی اور کوئی بدہ آگے نہیں جاتی اور خدا کے ان الاعضا ء بنائیں)۔ (مالک)

کفر سے پناہ مانگنی چاہیئے

۲۳۶۶/۲۳ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَکُنْتُ اَقُوْلُھُنَّ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ ھٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُھُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت مسلم بن ابی بکرہؓ کہتے ہیں کہ میرے والد ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (یعنی اے اللہ تعالیٰ میں تیرے ذریعہ کفر سے پناہ مانگتا ہوں اور افلاس اور قبر کے عذاب سے) میں بھی ان کلمات کو پڑھنے لگا۔ میرے باپ نے پوچھا بیٹا تونے یہ کلمات کس سے سیکھے؟ میں نے عرض کیا آپ سے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو ہر نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ (نسائی۔ ترمذی)

اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ وَرَوٰی اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِیْثِ وَعِنْدَہٗ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

۲۳۶۷/۲۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللہِ اَتَعْدِلُ الْکُفْرَ بِالدَّیْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَیَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابو سعید رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ (یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ذریعہ کفر سے اور قرض سے) ایک شخص نے پوچھا۔ یا رسول اللہؐ! کیا آپ کفر کو قرض کے برابر خیال فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ ایک شخص نے کہا کیا کفر اور فقر دونوں برابر ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (نسائی)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ جامع دعاؤں کا بیان

فصل اوّل

آنحضرتؐ کی دعائے بخشش

۲۳۶۸/۱ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (یعنی اے اللہ بخش دے میری خطا کو میری نادانی کو کاموں میں میری زیادتی کو اور اس گناہ کو جس کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے۔ یا اللہ بخش دے میری اس بات کو

وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

جس کو میں نے ارادہ اور سنجیدگی کے ساتھ کیا ہو اور اس بات کو جو ہنسی دل لگی میں کی ہو اور ان باتوں کو جو دانستہ کی ہوں اور یہ تمام باتیں مجھ میں ہیں۔ اے اللہ بخش دے میرے پہلے گناہوں کو پچھلے گناہوں کو مخفی گناہوں ظاہر گناہوں اور ان گناہوں کو جن کا علم مجھ سے زیادہ تجھ کو ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔) (بخاری و مسلم)

اصلاح دنیا و آخرت کی دعا

۲۳۶۹/۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔ (یعنی اے اللہ درست کر دے میرا دین، وہ دین جو میرے کاموں کا محافظ ہے اور درست کر دے میری دنیا وہ دنیا جس میں میری زندگانی ہے اور درست کر دے میری آخرت جس کی طرف مجھ کو جانا ہے اور میری زندگی کو زیادہ کر دے جو سبب ہے نیکی کا اور بنا میرے لئے موت کو ہر بُرائی سے راحت و آرام کا سبب۔) (مسلم)

دعاء ہدایت

۲۳۷۰/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (اے اللہ میں طلب کرتا ہوں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور بے پروائی) (مسلم)

۲۳۷۱/۴ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو یہ پڑھا کر اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ (یعنی اے اللہ ہدایت دے مجھ کو اور سیدھا کر مجھ کو) جب تو ہدایت طلب کرے تو سیدھا راستہ چلنے کو تصور میں رکھ اور جب سوال کرے تو راستی کا تصور کر راستی تیر کا۔ (مسلم)

نو مسلم کی دعا

۲۳۷۲/۵ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مالک اشجعیؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھاتے اور پھر حکم دیتے کہ ان کلمات سے دعا مانگا کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھ کو ہدایت دے مجھ کو عافیت سے رکھ اور رزق عطا فرما)۔ (مسلم)

دنیا و آخرت کے تمام مقاصد کی جامع دعا

۲۳۷۳/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ

وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

النَّارِ۔ (یعنی اے اللہ عطا فرما ہم کو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے)۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

ایک جامع دعا

۲۳۷۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ ذَاکِرًا لَّکَ رَاھِبًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا مانگتے تھے رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ ذَاکِرًا لَّکَ رَاھِبًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ (یعنی اے میرے پروردگار میری مدد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور مجھ کو فتح عنایت فرما اور میرے مقابلہ پر کسی کو فتح نہ دے اور تدبیر فرما میرے لئے اور میرے خلاف کسی کے لئے تدبیر نہ کر اور مجھ کو ہدایت فرما اور آسان کر میرے لئے راہ راست پر چلنا اور میری مدد فرما اس کے خلاف جس نے مجھ پر زیادتی کی ہو۔ اے پروردگار مجھ کو اپنا شکر گزار بنا اپنا ذکر کرنے والا بنا اپنے سے ڈرنے والا بنا اپنا فرماں بردار بنا اپنی طرف عاجزی کرنیوالا زاری کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔ اے پروردگار میری توبہ قبول فرمالے میرے گناہوں کو دھول ڈال میری دعا قبول کرلے میری حجت و دلیل کو باقی رکھ میری زبان کو سچا بنا میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینہ کی سیاہی نکال دے۔) (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ایمان کے بعد عافیت سے بہتر کوئی دولت نہیں

۲۳۷۵ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا

حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے پھر روئے اور اس کے بعد فرمایا۔ خدا تعالےٰ سے بخشش اور عافیت کو مانگو اس لئے کہ ایمان لانے کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز کسی کو نہیں دی گئی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے حسن غریب ہے)۔

سب سے بہتر دعا طلب عافیت ہے

۲۳۷۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّکَ الْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ثُمَّ اَتَاہُ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اَتَاہُ فِی الْیَوْمِ الثَّالِثِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! کونسی دعا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا اپنے پروردگار سے عافیت اور دنیا و آخرت میں معافات[1] کو مانگو دوسرے روز وہ پھر آیا اور کہا یا رسول اللہؐ! کونسی دعا بہتر ہے؟ آپ نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ تیسرے دن وہ شخص پھر آیا اور یہی سوال

[1] "معافات"، دنیا و آخرت خدا کا عافیت سے رکھنا فرد کو معاشرہ سے اور معاشرہ کو فرد سے۔ ۱۲

فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

کیا آپ نے وہی جواب دیا اور فرمایا جب تجھ کو عافیت اور دین و دنیا کی معافات مل جائے تو تو نے نجات پائی۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

محبت الٰہی کی طلب کے لئے دعا۔

۲۳۷۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ۔ (یعنی مجھ کو اپنی محبت عطا فرما اور اس شخص کی محبت عنایت کر جس کی محبت مجھ کو نفع دے۔ اے اللہ تو جو کچھ تو نے مجھ کو اس چیز میں سے دیا ہے جس کو میں پسند کرتا ہوں تو تو اس کو میری قوت کا ذریعہ بنا اس چیز میں جس کو تو پسند فرماتا ہے اے اللہ جو کچھ تو نے اس چیز میں سے جس کو میں پسند کرتا ہوں روک رکھا ہے تو تو اس چیز کو میری فراغت کا سبب قرار دے اس چیز میں جس کو تو پسند کرتا ہے)۔ (ترمذی)

ایک عمدہ دعا

۲۳۷۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی کسی مجلس سے اٹھتے تو ان کے لئے ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔ (یعنی اے اللہ دے ہم کو اپنا خوف اتنا جو حائل ہو جائے ہمارے اور گناہوں کے درمیان، اور دے ہم کو اطاعت اتنی جو پہنچا دے ہم کو تیری جنت میں اور عنایت فرما ہم کو اتنا یقین جو آسان کر دے ہم پر مصیبتیں دنیا کی اور فائدہ اٹھانے کا موقع دے ہم کو اپنی سماعتوں سے اور بصارتوں سے اور قوتوں سے جب تک زندہ رکھے تو ہم کو اور اس نفع کو ہمارا وارث قرار دے یعنی ہمیشہ باقی رکھ اور ہمارے کینہ اور انتقام کو اس شخص تک محدود رکھ جس نے ہم پر ظلم کیا۔ اور ہماری مدد کر اور فتح عنایت فرما اس شخص پر جو ہم سے دشمنی رکھے اور دین کی مصیبت میں ہم کو مبتلا نہ کر اور نہ دنیا کو ہماری فکروں کا مرکز قرار دے اور نہ ہمارے مبلغ علم کو ہمارا مطمح نظر بنا اور نہ ہم پر ان لوگوں کو مسلط کر جو رحم کرنے والے نہ ہوں)۔ (ترمذی یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

علم و عمل کی دعا

۲۳۷۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

(وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔)

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ (یعنی اے اللہ جو چیز تو نے مجھ کو سکھائی ہے اس سے مجھ کو نفع پہنچا وہ چیز سکھا جو نفع دے مجھ کو اور میرے علم کو زیادہ کر۔ خدا تعالیٰ کی تعریف ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں خدا کے ذریعہ دوزخیوں کے حال سے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے غریب ہے۔

نعمت و عزت کی دعا

۲۳۸۰/۱۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کے منہ کے قریب شہد کی مکھی کی مانند آواز سنی جاتی۔ پس ایک روز (ہمارے سامنے) وحی نازل ہوئی تو ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے (تاکہ آپ کی یہ تکلیف دور ہو جائے) جب یہ سختی دور ہو گئی (یعنی آپ کو افاقہ ہوا) تو آپ نے اپنا منہ قبلہ کی طرف کر لیا اور کہا اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا (یعنی اے اللہ زیادہ کر (دنیا اور آخرت کی نعمتیں) اور ان میں کمی نہ کر اور عزت سے رکھ ہم کو (دنیا اور آخرت میں) اور ذلیل نہ کر ہم کو اور عطا کر ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی) اور نہ محروم رکھ (اس سے) اور مخصوص کر ہم کو (اپنی رحمت و عنایت کے ساتھ) اور مخصوص نہ کر ہمارے مقابلہ میں غیر کو اور راضی کر ہم کو اور راضی ہو ہم سے) اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ ابھی مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ دس آیتوں تک (احمد۔ ترمذی)

فصل سوم

بینائی کے لئے دعا

۲۳۸۱/۱۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عثمان بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ ایک کمزور نگاہ والے شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھ کو عافیت مرحمت فرمائے (یعنی ضعفِ نظر دور ہو جائے) آپ نے فرمایا اگر تو دعا چاہے تو میں تیرے لئے دعا کر دوں اور اگر تو صبر (اور خدا تعالیٰ کی رضا مندی) کا خواستگار ہو تو صبر کر اور صبر تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے کہا دعا کر دیجئے۔ آپ نے اس کو حکم دیا کہ وضو کرو اور اچھی طرح سے وضو کر اور ان کلمات کے ساتھ دعا کر اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور متوجہ ہوتا ہوں تیری طرف تیرے نبیؐ کے وسیلہ جن کا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور جو نبی رحمت ہیں۔ میں متوجہ ہوتا ہوں تمہارے وسیلہ سے۔ اے نبیؐ اپنے پروردگار

کی طرف تاکہ وہ حکم دے میری اس حاجت کے بارے میں۔ اے اللہ تعالیٰ شفاعت قبول فرما اپنے نبیؐ کی میرے حق میں۔ (یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)۔

داؤد علیہ السلام کی دعا

۲۳۸۲/۱۵ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

حضرت ابودرداءرضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے اُس عمل کا طالب ہوں جو مجھ کو تیری محبت تک پہنچادے اے اللہ تو میرے لئے اپنی محبت کو میری جان، میرے مال اور میرے اہل وعیال سے بھی زیادہ عزیز بنادے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کردے۔) راوی کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب داؤد علیہ السلام کا ذکر فرماتے اور ان سے حدیث نقل کرتے تو فرماتے کہ وہ سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔ (ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

ایک جامع دعا

۲۳۸۳/۱۶ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَمَا عَلَیَّ ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ اُبَیٌّ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنّٰى عَنْ نَفْسِهٖ فَسَاَلَهٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّیْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِی الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَاَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِیْ

عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ نے ہم کو ایک نماز پڑھائی۔ اور انھوں نے نماز میں اختصار سے کام لیا (یعنی نہ تو قرارت کو طویل کیا نہ دُعا وغیرہ زیادہ پڑھی) بعض لوگوں نے ان سے کہا آپ نے ہلکی نماز پڑھی اور اس کو اختصار سے ادا کیا۔ عمار بن یاسرؓ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ تخفیف مضر نہیں اِس لئے کہ میں نے اِس نماز میں کئی وہ دُعائیں پڑھیں جن کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ پھر جب عمارؓ کھڑے ہوئے تو ان کے پیچھے ان کی قوم کا ایک آدمی ہولیا، اور وہ میرے والد تھے اور حضرت عمار سے وہ دُعا پوچھی۔ پھر دعا کو دریافت کرنے کے بعد قوم میں واپس آئے اور اس دعا کو لوگوں کو بتادیا (جو یہ ہے): اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّیْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِی الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَاَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِیْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا

غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مَّھْدِیِّیْنَ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مَّھْدِیِّیْنَ (یعنی اے اللہ! بحق اپنے علم غیب کے اور بحق اپنی قدرت کے مخلوق پر مجھ کو زندہ رکھ اس وقت تک جب تک کہ میری زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دے تو مجھ کو اُس وقت جب کہ تو میرے لئے موت کو بہتر جانتا ہو۔ اور اے اللہ! مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرا خوف ظاہر و باطن میں اور مانگتا ہوں میں تجھ سے کہنا کلمہ کا خوشی اور ناراضی میں اور مانگتا ہوں تجھ سے میانہ روی افلاس اور خوش حالی کی حالت میں اور مانگتا ہوں تجھ سے ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو اور مانگتا ہوں میں تجھ سے ٹھنڈک آنکھ کی جو کبھی ختم نہ ہو اور مانگتا ہوں میں تجھ سے رضامندی تیری قضا (یعنی حکم) کے بعد اور مانگتا ہوں تجھ سے ٹھنڈک زندگی کی مرنے کے بعد (یعنی دائمی راحت) اور مانگتا ہوں تجھ سے لذت دیکھنے کی تیرے چہرے کی طرف اور مانگتا ہوں تجھ سے شوق تیری ملاقات کا ایسا شوق کہ ضرر نہ پہنچائے اور نہ گمراہی کے فتنہ میں ڈالے۔ اے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت کے ساتھ زینت دے اور دکھا ہم کو سیدھی راہ، وہ سیدھی راہ جس پر چلنے والے لوگ چلتے ہیں۔ (نسائی)

علم نافع و عمل مقبول و حلال رزق کی دعا

۲۳۸۴/۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الْفَجْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد کہا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا ہوں اور عمل مقبول اور پاک و حلال رزق)۔ (احمد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی)

شکر گزار ہونے کی دُعا

۲۳۸۵/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں یہ ایک دُعا ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے اور اس کو ہمیشہ پڑھتا ہوں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نُصْحَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ (یعنی اے اللہ! مجھ کو ایسا بنا دے کہ میں تیرا بڑا شکر کروں اور بہت ذکر کروں تیرا اور تیری نصیحت پر عمل کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں۔) (ترمذی)

صحت وغیرہ کی دُعا

۲۳۸۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعِفَّۃَ وَالْاَمَانَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدَرِ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعِفَّۃَ وَالْاَمَانَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضٰی بِالْقَدَرِ (اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے صحت اور بچنا (حرام سے) اور امانت اور خوش اخلاقی اور تقدیر پر رضامندی) (بیہقی)

خصائل بد سے بچنے کی دُعا

۲۳۸۷/۲۰ وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ۔ (رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)۔

حضرت ام معبدؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ۔ (یعنی اے اللہ پاک کر میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریا سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے، بے شک تو آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اُس

چیز کو بھی جن کو دل پوشیدہ کر لیتے ہیں۔) (بیہقی)

دنیا و آخرت کی عافیت اور عذاب سے نجات کی دعا مانگو

۲۳۸۸/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ کُنْتَ تَدْعُوْ اللّٰہَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْاَلُہٗ اِیَّاہُ قَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَقُوْلُ اللّٰھُمَّ مَاکُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا تُطِیْقُہٗ وَلَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰہَ بِہٖ فَشَفَاہُ اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان شخص کی عیادت کی جو پرندے کے بچے کی مانند کمزور و ضعیف ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ کیا تو اللہ تعالےٰ سے کچھ مانگتا تھا؟ اس نے عرض کیا (ہاں) یہ دعا مانگتا تھا اَللّٰھُمَّ مَاکُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا۔ (اے میرے اللہ جو سزا تو مجھ کو آخرت میں دینے والا ہے پس جلد (نافذ کر دے) تو اس سزا کو میرے لئے دنیا میں) آپ نے کہا اللہ تعالیٰ پاک ہے (تو نے عجیب دعا مانگی) تو اللہ کے عذاب کی طاقت نہیں رکھتا (دنیا میں) اور تو اس کو (آخرت میں بھی) برداشت نہ کر سکے گا۔ تو نے اس طرح کیوں نہ کہا اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس شخص نے خدا سے یہی دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دی۔ (مسلم)

غیر متحمل چیزوں کی دعا نہ مانگو۔

۲۳۸۹/۲۲ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَہٗ قَالُوْا وَکَیْفَ یُذِلُّ نَفْسَہٗ قَالَ یَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا یُطِیْقُ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ مومن اپنے آپ کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اُن بلاؤں میں خود مبتلا ہو جائے جن کی طاقت نہیں رکھتا۔ (بیہقی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

باطن کی ظاہر سے بہتری اور ظاہر کی شائستگی کی دعا

۲۳۹۰/۲۳ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا سکھائی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَیْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ (یعنی اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرے باطن کو صالح و شائستہ بنا۔ اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس چیز کی جو دیتا ہے تو لوگوں کو، یعنی بیوی مال اور اولاد، نہ وہ گمراہ ہوں اور نہ (دوسروں کو) گمراہ کریں) (ترمذی)

کِتَابُ الْمَنَاسِکِ

فصل اوّل افعال وارکانِ حج کا بیان

حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے

۲۳۹۱/۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا۔ لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہؐ! کیا ہر سال حج کریں؟ آنحضرتؐ یہ سنکر خاموش رہے۔ حتیٰ کہ اس شخص نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔ پھر آپؐ نے یہ فرمایا۔ اگر میں کہتا ہوں کہ ہاں تو البتہ حج فرض ہو جاتا ہر سال اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم چھوڑ دو مجھ کو جب تک کہ چھوڑ دوں میں تم کو (یعنی مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ فلاں فریضہ کب اور کتنی بار انجام دیا جائے۔ جب تک میں خود بیان نہ کروں) اس لئے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے کثرتِ سُوال اور اپنے انبیاءؑ کے متعلق باہمی اختلاف کے سبب ہی ہلاک ہوتے ہیں جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں تو اپنی قوت کے موافق اس کو ادا کرو اور جب میں تم کو کسی بات سے منع کروں تو تم اس کو چھوڑ دو۔ (مسلم)

کون سا عمل بہتر ہے

۲۳۹۲/۲ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ پھر پوچھا گیا اس کے بعد؟ فرمایا حج مقبول۔ (بخاری و مسلم)

صرف اللہ تعالیٰ کے لئے حج کرنے والے کی سعادت

۲۳۹۳/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے حج کرے اور اس میں (اپنی بیوی سے) صحبت نہ کرے یا بیہودہ کلام نہ کرے اور فسق (یعنی گناہ کبیرہ) نہ کرے تو وہ (حج کرکے پاک و صاف) آتا ہے گویا آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے (بخاری و مسلم)

حج کا ثمرہ جنت ہے

۲۳۹۴/۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان میں عمرہ کا ثواب

۲۳۹۵/۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

نابالغ کو بھی حج کا ثواب ملتا ہے

۲۳۹۶/۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ مقام روحا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک قافلہ ملا۔ آپؐ نے پوچھا تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے کہا ہم مسلمان

الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَفَعَتْ اِلَیْہِ امْرَأَۃٌ صَبِیًّا فَقَالَتْ اَلِھٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ہیں۔ پھر قافلہ والوں نے پوچھا تم کون ہو؟ فرمایا اللہ کا رسولؐ۔ پھر قافلہ کی ایک عورت نے اپنے بچہ کو دکھا کر آپؐ سے پوچھا۔ کیا اس بچہ پر بھی حج (فرض) ہے آپ نے فرمایا ہاں اور تجھ کو (بھی) ثواب ہے۔ (مسلم)

دوسرے کی طرف سے حج کرنے کا مسئلہ

۲۳۹۷/۷ وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ امْرَأَۃً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَثْبُتُ عَلَی الرَّاحِلَۃِ اَفَاَحُجُّ عَنْہُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے فرض حج نے میرے بوڑھے باپ کو پایا (یعنی خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج کو فرض کیا ہے اور وہ فرض میرے باپ پر اس وقت عائد ہوا ہے کہ جب وہ بوڑھا ہو چکا ہے اور) سواری پر نہیں چل سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اور یہ آپؐ کے (آخری حج) حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۳۹۸/۸ وَعَنْہُ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّھَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْھَا دَیْنٌ اَکُنْتَ قَاضِیَہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَیْنَ اللّٰہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی (اور نذر پوری کرنے سے پہلے) وہ مر گئی۔ آپؐ نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تو اس کو ادا نہ کرتا؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر خدا تعالیٰ کا قرض بھی ادا کرو اور اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔ (بخاری و مسلم)

عورت، خاوند یا محرم کے بغیر حج کو نہیں جا سکتی۔

۲۳۹۹/۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَۃٌ اِلَّا وَمَعَھَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُکْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَۃِ کَذَا وَکَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِیْ حَاجَّۃً قَالَ اذْھَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے (یعنی غیر مرد و عورت تنہائی میں یکجا نہ ہوں) اور عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ (محرم وہ شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرا میرا نام فلاں فلاں غزوہ (آنحضرتؐ کی قیادت میں جہاد) میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج کو جانے والی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو اپنی عورت کے ساتھ جا اور اس کے ساتھ حج کر۔ (بخاری و مسلم)

عورت کا جہاد حج ہے

۲۴۰۰/۱۰ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتِ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجِھَادِ فَقَالَ جِھَادُکُنَّ الْحَجُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (بخاری و مسلم)

خاوند یا محرم کے بغیر عورت کے سفر کی حد

۲۴۰۱/۱۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَۃٌ مَسِیْرَۃَ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ایک رات اور ایک دن کی مسافت کا سفر نہ کرے مگر اس وقت جب کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔ (بخاری و مسلم)

مواقیتِ حج

۲۴۰۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ذَا الْحُلَیْفَۃِ وَ لِاَھْلِ الشَّامِ الْجُحْفَۃَ وَلِاَھْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَ لِاَھْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ فَھُنَّ لَھُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَیْھِنَّ مِنْ غَیْرِ اَھْلِھِنَّ لِمَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَۃَ فَمَنْ کَانَ دُوْنَھُنَّ فَمُھَلُّہٗ مِنْ اَھْلِہٖ وَکَذٰلِکَ وَکَذٰلِکَ حَتّٰی اَھْلُ مَکَّۃَ یُھِلُّوْنَ مِنْھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کی جگہ مقرر کر دی ہے (میقات) مدینہ والوں کے لئے، ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ تمام مقامات احرام باندھنے کے ہیں اور جو شخص ان شہروں کا نہ ہو یعنی دوسرے شہروں کا رہنے والا ہو اور ان مقامات میں سے کسی مقام سے گزرے وہ اسی مقام سے احرام باندھے اور یہ احرام ان لوگوں کے لئے ہے جو حج وعمرہ کے ارادہ سے ادھر سے گزریں اور جو لوگ ان مقامات پر رہتے ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اور اسی طرح یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں (بخاری ومسلم)

۲۴۰۳ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُھَلُّ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَالطَّرِیْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَۃُ وَمُھَلُّ اَھْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُھَلُّ اَھْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُھَلُّ اَھْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور دوسری جگہ احرام باندھنے کی (مدینہ والوں کے لئے) جحفہ ہے اور عراق والے ذات عرق سے احرام باندھیں اور نجد والے قرن سے اور یمن والے یلملم سے۔ (مسلم)

آنحضرتؐ کے حج وعمرہ کی تعداد

۲۴۰۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ کُلُّھُنَّ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ اِلَّا الَّتِیْ کَانَتْ مَعَ حَجَّتِہٖ عُمْرَۃً مِّنَ الْحُدَیْبِیَۃِ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ وَعُمْرَۃً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ وَعُمْرَۃً مِّنَ الْجِعِرَّانَۃِ حَیْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَیْنٍ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ وَعُمْرَۃً مَّعَ حَجَّتِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور چاروں ذی قعدہ کے مہینہ میں مگر وہ عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا (وہ ذی الحجہ کے مہینہ میں کیا تھا اور وہ تینوں عمرے جو ذیقعدہ میں کئے تھے یہ ہیں) ایک عمرہ آپ نے حدیبیہ سے کیا ذیقعدہ کے مہینہ میں اور دوسرا عمرہ آئندہ سال آپ نے کیا اور وہ بھی ذیقعدہ میں اور تیسرا عمرہ آپ نے جعرانہ سے کیا جہاں غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا تھا اور وہ بھی ذی قعدہ میں اور چوتھا عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا وہ ذی الحجہ میں کیا تھا۔ (بخاری ومسلم)

حج سے پہلے آپ نے دو عمرے کئے یا نہیں

۲۴۰۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّحُجَّ مَرَّتَیْنِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت براء بن عازب رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے دو عمرے کئے اور وہ دونوں ذیقعدہ کے مہینے میں کئے۔ (بخاری)

فصل دوم

حج صرف ایک مرتبہ فرض ہے

۲۴۰۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْأَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ فَقَالَ أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ اَقرَع بن حابس نے کہا یا رسول اللہؐ ہر سال؟ آپؐ نے فرمایا اگر میں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہوتا (یعنی ہر سال حج کرنا فرض ہوجاتا) اور ہر سال واجب ہوتا تو اس کو اَدا نہ کرسکتے اور نہ اَدا کرنے کی طاقت رکھتے۔ حج ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اور جو شخص اس سے زیادہ کرے وہ نفل ہے۔ (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

باوجود قدرت کے حج نہ کرنے والے کے لئے وعید

۲۴۰۷/۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِي إِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَهِلَالُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ)۔

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خورو نوش کے خرچ اور بیت اللہ تک پہنچانے والی سواری کے مصارف کا مالک (اور اہل) ہو۔ اور پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو اس کے یہودی یا نصرانی ہوکر مرنے میں کوئی فرق نہیں ہے اور اس لئے کہ خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا یعنی اللہ تعالےٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر فرض ہے جب کہ وہ زاد و راحلہ کی قوت رکھتا ہو (یعنی حج کے تمام ضروری مصارف کرنے کی استطاعت رکھتا ہو) (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند پر اعتراض ہے کیونکہ ہلال بن عبد اللہ مجہول اور حارث حدیث میں ضعیف ہے)۔

۲۴۰۸/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَةَ فِي الْإِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرورت (یعنی حج اور نکاح کا ترک کردینا) اسلام میں نہیں ہے (یعنی جو کوئی حج اور نکاح نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے) (ابو داؤد)

حج علی الفور واجب ہے یا علی التراخی

۲۴۰۹/۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حج کا ارادہ کرے تو پھر جلدی سے اُس کو پورا کرے۔ (ابو داؤد۔ دارمی)

حج و عمرہ ساتھ کرنے کا حکم

۲۴۱۰/۲۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ إِلٰى قَوْلِهٖ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)۔

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرے کو یکے بعد دیگر اَدا کرو (یعنی حج قران کا احرام باندھو کر اس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں) اس لئے کہ یہ دونوں افلاس اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے چاندی اور سونے کے میل کو دُور کردیتی ہے۔ اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے (ترمذی۔ نسائی۔ اور احمد اور ابن ماجہ نے اسے حضرت عمر رضؓ سے لفظ خَبَثَ الْحَدِيْدِ تک روایت کیا ہے)۔

حج کی شرائط

۲۴۱۱/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ فَقَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا۔ یا رسول اللہ! حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ فرمایا زاد اور راحلہ (یعنی آمد و رفت کا کرایہ دورانِ سفر کھانے کا خرچ اور تمام اہل و عیال کے خور و نوش کا بند و بست)۔ (ترمذی ابن ماجہ)

حاجی کی صفت و کیفیت

۲۴۱۲/۲۲ وَعَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَّرَاحِلَةٌ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حاجی کی صفت کیا ہے؟ فرمایا غبار آلود سر اور پریشان بال۔ دوسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ حج (کے امور) میں کونسی باتیں زیادہ ثواب کا باعث بنتی ہیں؟ فرمایا لبیک کے ساتھ آواز بلند کرنا اور قربانی کے خون کا بہانا۔ تیسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ سبیل سے کیا مراد ہے (یعنی مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا میں)؟ فرمایا سارے سفر کے لئے سامانِ خور و نوش اور آمد و رفت کی سواری۔ (شرح السنۃ)

باپ کی طرف سے حج کرنے کی اجازت

۲۴۱۳/۲۳ وَعَنْ اَبِي رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابو رزین عقیلی رضہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا بوڑھا باپ (اتنا کمزور ہے کہ) حج و عمرہ کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ سواری پر سفر کرنے کی اس میں قوت ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرلے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)
ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دوسرے کی طرف سے حج کرنے سے پہلے کیا اپنا حج کئے ہونا ضروری ہے

۲۴۱۴/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِيْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے سُنا۔ "لبیک شبرمہ کی طرف سے" آپ نے پوچھا شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا میرا بھائی یا یہ کہا کہ "میرا عزیز" آپ نے فرمایا کیا تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کر اور پھر شبرمہ کی جانب سے۔ (شافعی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

مشرق والوں کی میقات

۲۴۱۵/۲۵ وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مشرق کے لئے احرام باندھنے کی جگہ عقیق مقرر کی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۴۱۶/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ عرق مقرر کی ہے۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

میقات سے پہلے احرام باندھنا افضل ہے

۲۴۱۷/۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص احرام باندھے حج اور عمرہ کا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) سے مسجد حرام (یعنی مکہ) تک اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں یا جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔ (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

فصل سوم

حج میں لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے اجتناب کرو

۲۴۱۸/۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یمن کے لوگ کھانے پینے کا سامان ساتھ نہ لیتے اور حج کرنے چلے آتے اور کہتے ہم تو متوکل لوگ ہیں۔ پھر جب وہ مکہ آتے تو لوگوں سے سوال کرتے۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى (یعنی سامانِ خورد و نوش ساتھ لو، اور بہترین توشہ تقویٰ ہے (بخاری)

عورتوں کا جہاد حج و عمرہ ہے

۲۴۱۹/۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا عورتوں پر بھی (جہاد) فرض ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں خون ریزی نہیں ہے اور وہ حج اور عمرہ ہے۔ (ابن ماجہ)

بغیر عذر فرض حج نہ کرنے والے کے لئے وعید

۲۴۲۰/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو حج سے نہ روک رکھا ہو ظاہری حاجت نے یا ظالم بادشاہ نے یا خطرناک مرض نے اور وہ مرگیا اور حج نہ کیا پس اس کو اختیار ہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی)

حج و عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں

۲۴۲۱/۳۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے خدا تعالےٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالےٰ سے تو وہ قبول فرماتا ہے اور مغفرت چاہتے ہیں تو بخش دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۲۴۲۲/۳۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ اَلْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ تین اشخاص خدا کے مہمان ہیں۔ جہاد کرنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔ (نسائی۔ بیہقی)

حج کر کے واپس آنے والے سے سلام ومصافحہ کرو

۲۴۲۳/۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو کسی حاجی سے ملے تو اس کو سلام کر اور مصافحہ کر اور اس سے درخواست کر کہ وہ تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس لئے کہ وہ بخشش کیا گیا ہے۔ (احمد)

حج وعمرہ کی راہ میں مرجانے والے کو پورا ثواب ملتا ہے

۲۴۲۴/۳۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِيْ طَرِيْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِيْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ ہی میں مرگیا تو اللہ تعالے اس کے لئے مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (بیہقی)

بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

احرام باندھنے اور لبیک کہنے کا بیان

فصل اوّل

احرام میں خوشبو لگانے کا مسئلہ

۲۴۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام میں آپ کے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور احرام باندھنے سے پہلے جب آپ بیت اللہ کے طواف کو جاتے اس وقت بھی خوشبو لگاتی اور اس خوشبو میں مشک بھی ہوتا تھا گویا میں اب بھی آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں اس حال میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

تلبید وتلبیہ

۲۴۲۶/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے اس طرح تلبیہ کہتے سُنا جب آپ تلبید کئے ہوئے تھے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ

اَلْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اَلْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ (یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے اللہ! حاضر ہوں تیری خدمت میں، حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں تیری خدمت میں ساری تعریفیں اور نعمت تیرے ہی لئے ہیں اور بادشاہت بھی تیرا کوئی شریک نہیں) آپ اِن کلمات سے زیادہ نہ کہتے۔ (بخاری و مسلم)

تلبیہ کب کیا جائے

۲۴۲۷/۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهٗ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے پاؤں کو رکاب میں داخل کر لیتے (یعنی سواری پر بیٹھ جاتے) اور اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تو آپ مسجد ذو الحلیفہ کے قریب ٹھہرتے اور وہاں سے احرام باندھتے۔ (بخاری و مسلم)

تلبیہ کا ذکر اور حج کی قسمیں

۲۴۲۸/۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کو) چلے اس حال میں کہ ہم حج کے لئے چلاّتے تھے۔ (مسلم)

۲۴۲۹/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا اَلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ میں (سواری پر) ابوطلحہ رضؓ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور صحابہؓ حج و عمرہ دونوں کے لئے چلا چلا کر تلبیہؐ کہتے تھے۔ (بخاری)

۲۴۳۰/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری حج) میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے پس ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا پھر جس نے ہم میں سے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو حلال ہو گیا اور جس نے صرف حج کا یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ حلال نہ ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آگیا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

۲۴۳۱/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا (یعنی عمرہ کا احرام باندھ کر حج کا احرام باندھا) اول آپؐ نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر حج کا احرام باندھ لیا۔ (بخاری و مسلم)

لہ تلبید کرنا یہ ہے کہ احرام باندھنے والے اپنے سر کے بالوں میں گوند یا خطمی یا اور کوئی شے لگا لیتے ہیں کہ بال چپک جائیں اور مل جائیں، اور اُن پر گرد و غبار کا اثر نہ ہو اور جوئیں نہ پڑیں۔ ۱۲ مترجم

فصل دوم

احرام کے کپڑے

۲۴۳۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لئے کپڑے اتارے اور غسل کیا اور پھر احرام باندھا۔ (ترمذی۔ دارمی)

تلبید کا ذکر

۲۴۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَهٗ بِالْغَسْلِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جمائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال ان چیزوں سے جن سے سر دھویا جاتا ہے (ابوداؤد)

تلبیہ میں آواز بلند کرنے کا حکم

۲۴۳۴ وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

خلاد بن سائب رضؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے صحابہؓ کو اس کا حکم دوں کہ وہ احرام باندھتے وقت یا لبیک کہتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کریں (یعنی چلا چلا کر لبیک کہیں)۔ (ترمذی۔ مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

لبیک کہنے والے کی فضیلت وعظمت

۲۴۳۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب لبیک کہتا ہے تو دائیں بائیں کے پتھر، درخت اور مٹی کے ڈھیلے سب لبیک کہتے ہیں یہاں تک کہ ادھر کی ساری اور ادھر کی ساری زمین۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

احرام کے لئے دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے

۲۴۳۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر مسجد ذوالحلیفہ کے قریب پہنچکر آپ ان کلمات کے ساتھ تلبیہ کہتے: اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ (یعنی اے اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور نیک بختی حاصل کرتا ہوں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے حاضر ہوں تیری خدمت میں اور رغبت اور توجہ تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لئے ہے) (بخاری ومسلم)

تلبیہ کے بعد درود و دعا

۲۴۳۷ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لبیک کہنے سے فارغ ہوتے تو خدا تعالےٰ سے اس کی خوشنودی

تَلْبِيَتِهٖ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهٗ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

اور جنت مانگتے اور اس کی رحمت کے ذریعہ اس سے دوزخ کی آگ سے معافی طلب کرتے۔ (شافعی)

فصل سوم

حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان عام

۲۴۳۸/۱۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حج کا ارادہ فرمایا تو اعلان کرا دیا اور لوگ جمع ہوگئے پھر میدانِ بیدا میں پہنچ کر احرام باندھا۔ (بخاری)

مشرکوں کا تلبیہ

۲۴۳۹/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ مشرک لوگ جب تلبیہ کہتے تو اس طرح کہتے لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ سُنکر فرماتے افسوس ہے تم پر بس بس (اتنا کہو۔ اس سے زیادہ نہ کہو۔ مگر وہ اس کے بعد کہتے اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ (مشرکین کے تلبیہ کا ترجمہ یہ ہے۔ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ شریک جو تیری ملک ہے تو اُس کا مالک ہے اور وہ شریک تیرا مالک نہیں) مشرکین ان کلمات کو کہتے اور بیت اللہ کا طواف کرتے۔

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حجۃ الوداع کے واقعہ کا بیان

فصل اوّل

حجۃ الوداع کی تفصیل حضرت جابر رضؓ کی زبانی

۲۴۴۰/۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِيْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (ہجرت کے بعد) مدینہ میں نو برس رہے اور اس عرصہ میں حج نہیں کیا۔ دسویں سال آپؐ نے حج کی عام اطلاع دی اور ان الفاظ میں مُنادی کرا دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اِس اعلان کو سُنکر کثرت سے آدمی جمع ہوگئے (بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نوّے ہزار آدمی تھے بعض ایک لاکھ چودہ ہزار اور بعض ایک لاکھ چوبیس ہزار بتاتے ہیں) مسلمانوں کی ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئی جب ہم ذو الحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس کے بطن سے محمد بن ابوبکر رضؓ پیدا ہوئے۔ اسماء رضؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آدمی بھیجکر دریافت کیا کہ میں کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ غسل کر، لنگوٹ باندھ اور پھر احرام باندھ۔ پھر رسول اللہ

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ
قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَۃَ
حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا الْبَیْتَ مَعَہٗ اسْتَلَمَ الرُّکْنَ
فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰی
مَقَامِ اِبْرٰھِیْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ
الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَرَأَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ
ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الرُّکْنِ فَاسْتَلَمَہٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ
اِلَی الصَّفَا فَلَمَّا دَنٰی مِنَ الصَّفَا قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَ
الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ
بِہٖ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقٰی عَلَیْہِ حَتّٰی رَاَی الْبَیْتَ فَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَۃَ فَوَحَّدَ اللّٰہَ وَکَبَّرَہٗ وَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَہٗ ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِکَ قَالَ مِثْلَ ھٰذَا ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰی اِلَی الْمَرْوَۃِ حَتّٰی انْصَبَّتْ
قَدَمَاہُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ سَعٰی حَتّٰی اِذَا صَعِدَتَا
مَشٰی حَتّٰی اَتَی الْمَرْوَۃَ فَفَعَلَ عَلَی الْمَرْوَۃِ کَمَا
فَعَلَ عَلَی الصَّفَا حَتّٰی اِذَا کَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ عَلَی
الْمَرْوَۃِ نَادٰی وَھُوَ عَلَی الْمَرْوَۃِ وَالنَّاسُ تَحْتَہٗ
فَقَالَ لَوْ اَنِّی اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ
لَمْ اَسُقِ الْھَدْیَ وَجَعَلْتُھَا عُمْرَۃً فَمَنْ کَانَ
مِنْکُمْ لَیْسَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیَحِلَّ وَلْیَجْعَلْھَا
عُمْرَۃً فَقَامَ سُرَاقَۃُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِعَامِنَا ھٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ
فَشَبَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَہٗ
وَاحِدَۃً فِی الْاُخْرٰی وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَۃُ فِی
الْحَجِّ مَرَّتَیْنِ لَا بَلْ لِاَبَدٍ اَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِیٌّ

صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھی پھر (اپنی اونٹنی)
قصوا پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر میدانِ بیداء
میں پہنچی تو آپ نے بلند آواز سے (اس طرح) لبیک کہی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ
لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکُ
لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ ہم پہلے (یعنی اس مہینہ
میں) صرف حج کی نیت کیا کرتے تھے اور عمرے کو ہم جانتے بھی نہ تھے پھر جب
ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں پہنچے تو بوسہ دیا حجرِ اسود
کو اور سات مرتبہ طواف کیا (بیت اللہ کا) تین مرتبہ دوڑ کر اور چار مرتبہ
اپنی مناسب رفتار سے۔ پھر آگے بڑھے مقامِ ابراہیم کی طرف اور
پڑھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے) یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ
مُصَلًّی (اور بناؤ تم مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ) اور وہاں دو رکعت نماز مقامِ
ابراہیم اور بیت اللہ کے درمیان پڑھی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ ان دونوں رکعتوں میں "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" اور "قُلْ یٰاَیُّھَا
الْکٰفِرُوْنَ" پڑھیں۔ پھر لوٹے حجرِ اسود کی طرف اور اس کو بوسہ دیا پھر
مسجد کے دروازہ باب الصفا سے باہر نکلے اور جب صفا کے قریب پہنچے
تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ (یعنی صفا
و مروہ (دونوں پہاڑیاں) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں) پھر
حضور نے فرمایا۔ شروع کرتا ہوں (اس پہاڑی سے) جس سے اپنے کلام
میں خدا تعالیٰ نے شروع کیا۔ پس شروع کیا صفا سے اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ
دیکھا خانۂ کعبہ کو اور پھر بیت اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر خدا کی وحدانیت
بیان کی اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی کی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا
پھر فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ
الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ
وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ یعنی کوئی معبود
نہیں مگر اللہ تعالیٰ وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت
اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر
اللہ تعالیٰ واحد و یکتا پورا کیا اس نے اپنا وعدہ اور مدد کی اپنے بندے کی
اور شکست دی کافروں کے گروہ کو تنہا پھر دعا کی اس کے درمیان اور تین
مرتبہ اسی طرح کہا اور دعا کی میدان میں۔ پھر آپ نیچے اترے اور مروہ کی
جانب بڑھے یہاں تک کہ جب آپ دونوں پہاڑیوں کے درمیانی نشیب
(وادی) میں پہنچے تو وہاں سے دوڑنا شروع کیا اور جب مروہ کے

مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهٖ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَ

اوپر چڑھنے لگے تو آہستہ چلے یہاں تک کہ وہ مروہ کے اوپر پہنچ گئے اور وہاں پر بھی وہی کیا جو صفا پر کیا تھا۔ جب آپ آخری مرتبہ مروہ پر پہنچے تو آپ نے لوگوں سے پکار کر کہا۔ اس وقت آپ مروہ پر تھے اور لوگ نیچے کھڑے تھے (آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا) اگر پہلے سے مجھ کو وہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو ہدی کو اپنے ساتھ نہ لاتا (یعنی قربانی کے جانور کو) اور اپنے حج کو عمرہ میں منتقل کر دیتا۔ پس تم میں سے جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے اور حج کو عمرہ کر دے۔ یہ سنکر سُراقہ بن مالک بن جُعشُم رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کے لئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالیں اور فرمایا داخل ہوا عمرہ حج میں۔ دو بار یہ الفاظ فرمائے اور پھر فرمایا یہ حکم صرف اسی سال کے لئے نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ اور حضرت علی رضہ یمن سے آں حضرت کے لئے قربانی کے جانور لائے (اس زمانہ میں حضرت علی رضہ یمن کے عامل تھے) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رضہ سے پوچھا جب تم نے احرام باندھا تھا تو کیا نیت کی تھی؟ انھوں نے کہا میں نے اس طرح نیت باندھی تھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُھِلُّ بِمَا اَھَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ۔ (یعنی اے اللہ میں احرام باندھتا ہوں اس چیز کا جس کا احرام تیرے رسول نے باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی کا جانور ہے پس تم بھی (میری طرح) حلال نہ ہو (اور جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤ (احرام باندھے رہو) راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانی کے جانور جو حضرت علی رضہ یمن سے لائے تھے اور وہ جانور جو خود آپ اپنے ہمراہ لائے تھے سب کی مجموعی تعداد سو تھی جابر رضہ کہتے ہیں کہ تمام لوگ (عمرہ کے) احرام سے باہر نکل آئے اور اپنے سروں کے بال کٹوا ڈالے مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جن کے ساتھ قربانی کے جانور تھے احرام سے حلال نہ ہوئے۔ پھر جب ترویہ کا دن آیا (یعنی ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی) تو منیٰ کی طرف چلنے کا انتظام کیا اور صحابہ نے حج کا احرام باندھا۔ (یعنی ان لوگوں نے جو عمرہ کر کے حلال ہو گئے تھے) اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (طلوع آفتاب کے بعد اپنی اونٹنی پر میدان منیٰ میں پہنچے) اور وہاں (یعنی منیٰ کی مسجد خیف میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی (پانچ) نمازیں پڑھیں پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتیٰ کہ آفتاب نکل آیا اور حکم دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ کے لئے وادیٔ نمرہ (واقع عرفات) میں خیمہ کھڑا کیا جائے یہ خیمہ بالوں کا بنا ہوا تھا اور پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ
تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ
تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ
أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ
السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى
النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ. اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ
أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ
حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى
الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى
غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى
غَابَ الْقُرْصُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى
أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا
شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ
تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ
حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ
وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا
حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ
فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ
عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ
فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا
مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ
إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ
ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي
هَدْيِهٖ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ
فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ
مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتٰى

منیٰ سے روانہ ہوئے قریش کا خیال تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مشعرِ حرام (یعنی
مزدلفہ) کے قریب حج کے لئے کھڑے ہوں گے جیسا کہ قریش جاہلیت کے ایام
میں کرتے تھے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑھ گئے اور میدانِ
عرفات میں پہنچ گئے۔ وادیٔ نمرہ میں آپ کا خیمہ لگا تھا آپ خیمہ میں جا اُترے
اور تھوڑی دیر قیام فرمایا جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ نے اپنی اونٹنی قصواء
کو لانے کا حکم دیا۔ آپ کے لئے قصواء پر زین ڈالی گئی اور آپ اس پر سوار ہو کر وادیٔ
نمرہ میں تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیا (جس میں) آپ نے فرمایا۔
(لوگو!) تمہارے خون اور تمہارے مال حرام ہیں تم پر اسی طرح، جس طرح
تم اس دن میں اس مہینہ میں اور اس شہر میں قتل و غارت گری کو حرام سمجھتے
ہو (جس طرح تمہارے نزدیک عرفہ کے دن ذی الحجہ کے مہینے اور مکہ کے اندر
قتل و غارت گری حرام ہے۔ اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور ہر جگہ خون
کرنا اور مال لینا آپس میں حرام ہے) خبردار ہو کہ ایامِ جاہلیت کی ہر چیز (یعنی
ہر رسم اور ہر طریقہ) میرے قدم کے نیچے پڑی ہوئی ہے (یعنی وہ ایسی قدر
چیزیں ہیں) اور دورِ جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے ہیں اور پہلا خون
جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے (یہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) جس نے قبیلۂ بنی سعد میں دودھ پیا تھا۔
اور اس کو ہذیل نے قتل کیا تھا اور جاہلیت کا سود معاف کیا گیا اور سب سے پہلا
سود جو میں معاف کرتا ہوں اپنے سودوں میں سے وہ عباس بن عبدالمطلب
کا ہے پس اس کو معاف کر دیا گیا اور اے لوگو! عورتوں کے معاملہ میں
اللہ سے ڈرو۔ تم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ لیا ہے (یعنی خدا تم
سے ان کو امن میں رکھنے کا عہد کیا ہے۔ یا خود عورتوں سے امان میں
رکھنے کا تم نے عہد کیا ہے) اور حلال کیا ہے تم نے اپنے لئے ان کی شرم
گاہوں کو، اللہ کے حکم سے۔ اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے
بچھونے پر کسی کو نہ آنے دیں (یعنی تمہاری اجازت کے بغیر اپنے پاس کسی مرد
یا عورت کو کسی وقت نہ آنے دیں) پھر اگر وہ اس معاملہ میں تمہارا
کہنا نہ مانیں (یعنی ایسے لوگوں کو گھر میں آنے دیں) تو تم ان کو مارو
لیکن زیادہ نہ مارو۔ اور تم پر عورتوں کا حق یہ ہے کہ ان کو کھانا دو
اور مقدور کے موافق کپڑا دو اور (اے لوگو!) میں نے تمہارے پاس
ایسی چیز چھوڑی ہے جس کو تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد
کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ خدا کی کتاب ہے اور (اے لوگو) تم سے پوچھا
جائے گا میری بابت (یعنی میں نے دین کے احکام تمہارے پاس پہنچائے یا

عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں) تو تم کیا جواب دوگے؟ حاضرین نے عرض کیا ہم اس امر کی شہادت دیں گے کہ آپ نے ہم تک احکامِ دین کو پہنچا دیا، اپنا فرض ادا کردیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے شہادت کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر کہا۔

"اے اللہ! تو گواہ رہ، یا الٰہی تو گواہ رہ" تین بار آپ نے یہ کلمہ کہا۔ اس کے بعد بلال رضؓ نے اذان دی۔ پھر تکبیر کہی۔

اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر دوسری تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی چیز نہیں پڑھی۔ پھر آپ سوار ہوئے اور میدانِ عرفات میں داخل ہوئے۔ پس آپ نے اپنی اونٹنی قصوا کا پیٹ پتھروں کی طرف کیا اور جَبَلِ مُشَاۃ جو ایک جگہ کا نام ہے اپنے سامنے رکھا اور قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوگئے اور اسی طرح کھڑے رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا اور زردی میں کچھ کمی ہوگئی اور آفتاب کی ٹکیہ بالکل غائب ہوگئی۔ آپؐ نے حضرت اُسامہ رضؓ کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور تیزی سے چلے یہاں تک کہ مزدلفہ میں داخل ہوئے۔ یہاں آپؐ نے مغرب وعشا کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں سے پڑھیں اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی تسبیح یا نفل وغیرہ کچھ نہ پڑھی پھر آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی۔ آپؐ نے صبح کی نماز اس وقت پڑھی کہ جب صبح خوب روشن ہوگئی تھی۔ اور ایک اذان اور ایک تکبیر کہی گئی۔ پھر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور مشعرِ حرام پر پہنچے جو مزدلفہ میں ایک پہاڑی ہے یہاں آپ نے قبلہ رُخ کھڑے ہوکر دعا مانگی، اَللّٰہُ اکبر کہا۔ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اللہ تعالےٰ کی وحدانیت بیان کی (یعنی وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ کہا) اور اس وقت تک جب تک کہ صبح کی روشنی خوب نہ پھیل گئی، آپ اسی شغل میں مصروف رہے۔ پھر آفتاب کے نکلنے سے پہلے یہاں سے روانہ ہوئے اور فضل بن عباسؓ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا اور وادیٔ مُحَسِّر میں داخل ہوئے۔ یہاں اپنی سواری کو ذرا تیز کردیا اور اس درمیانی راہ پر گئے جو جمرۂ کبریٰ کو جاتی ہے اور اس جمرہ کے پاس پہنچکر جس کے پاس درخت ہے سات کنکریاں پھینکیں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی۔ اور یہ کنکریاں باقلا کے دانہ کے برابر تھیں۔ اور نشیب کے درمیان (نالے میں) سے پھینکی گئی تھیں۔ پھر قربانی کی جگہ کی طرف بڑھے اور ذبح کئے آپؐ نے تریسٹھ جانور اپنے ہاتھ سے۔ پھر نیزہ حضرت علی رضؓ کو دے دیا اور باقی جانوروں کو (جو سینتیس تھے) انہوں نے ذبح کیا اور شریک کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں میں حضرت علی رضؓ کو بھی پھر آپ نے حکم دیا کہ ہر جانور میں سے تھوڑا سا گوشت لے لیا جائے۔ چنانچہ وہ گوشت لایا گیا اور ہانڈی میں پکایا گیا اور دونوں نے (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضؓ نے) اس کو کھایا اور شوربے کو پی لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور خانۂ کعبہ کی طرف روانہ ہوئے اور مکہ میں داخل ہوئے۔ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر عبد المطلب کی اولاد (یعنی اپنے چچا حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد) کے پاس تشریف لے گئے جو زمزم پر لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا۔ اے اولادِ عبد المطلب پانی کھینچو (اور لوگوں کو پلاؤ) اگر مجھ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ تم پر ٹوٹ پڑیں گے تو میں خود تمہارے ساتھ پانی کھینچتا۔ پھر عبد المطلب کی اولاد نے آپ کو پانی کا ایک ڈول دیا اور اس میں سے آپ نے پانی پیا۔ (مسلم)

احرام کے طریقے اور حج کی اقسام

۲۴۴۱/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحِلَّ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّاَهْدٰى فَلْيُهِلَّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ جب ہم مکہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی کا جانور ساتھ نہیں لایا ہے اسے چاہئے کہ وہ حلال ہوجائے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی کا جانور

بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَأْسِي وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِي بَكْرٍ وَاَمَرَنِي اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ساتھ لایا ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے اور حلال نہ ہو اس وقت تک جب تک کہ عمرہ اور حج دونوں سے فارغ نہ ہو جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "وہ حلال نہ ہوں جب تک اپنے قربانی کے جانور کو ذبح نہ کرلے۔ اور جس شخص نے صرف حج کا احرام باندھا ہے" وہ اپنا حج پورا کرلے۔ حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ مجھ کو حیض آنے لگا اور میں نے ابھی تک نہ تو بیت اللہ کا طواف کیا تھا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی۔ عرفہ تک مجھ کو خون آتا رہا اور میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھ رکھا تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے سر کو کھول ڈالوں اور سر میں کنگھی کرلوں (یعنی عمرہ کے احرام کو کھول دوں اور حلال ہو جاؤں) اور عمرہ کو چھوڑ کر صرف حج کا احرام باندھوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اپنے حج کو پورا کرلیا۔ پھر آپ نے میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمن بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے عمرے کی جگہ (یعنی بدلے میں) عمرہ کروں مقام تنعیم سے۔ حضرت عائشہ رضہ کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا انھوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور پھر حلال ہوگئے اس کے بعد انھوں نے ایک طواف اور کیا جب کہ وہ منیٰ سے واپس آئے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا۔ انھوں نے صرف ایک طواف کیا۔ (بخاری و مسلم)

۲۴۴۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعًا

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فائدہ اٹھایا حجۃ الوداع میں عمرہ سے حج کی طرف (یعنی اول آپ نے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا) چنانچہ آپ ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے کر چلے اور (اس طرح) شروع کیا کہ پہلے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا۔ پس فائدہ اٹھایا لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج اور عمرہ کو ملا کر۔ لوگوں میں کچھ ایسے تھے جو قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے اور بعض ایسے تھے جو جانور ساتھ نہ لائے تھے۔ پس جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں پہنچے تو لوگوں سے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور لایا ہو وہ حلال نہ ہو کسی چیز سے جو اس پر حرام ہے احرام کے بعد جب تک کہ وہ اپنے حج کو پورا نہ کرلے اور جو شخص قربانی کا جانور نہ لایا ہو وہ بیت اللہ کا طواف کرے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے سر کے بال کٹوالے اور حلال ہو جائے۔ پھر دوبارہ حج کا احرام باندھے اور قربانی کے جانور کو ذبح کرے اور جس کو قربانی میسر نہ ہو وہ تین دن حج کے ایام میں

فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور سات دن گھر پہنچکر روزے رکھے مکہ میں داخل ہوکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو سب سے پہلے اور طواف کے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں معمولی رفتار سے چلے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اور سلام پھیر کر صفا کی جانب گئے اور صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے کئے۔ پھر کسی چیز سے حلال نہ ہوئے جو احرام نے اُن پر حرام کی تھیں یہاں تک کہ حج کو پورا کیا اور قربانی کے دن اپنی قربانی کے جانور ذبح کئے پھر بیت اللہ کا طواف کیا اور اُس کے بعد ہر اس چیز سے حلال ہو گئے جو آپ پر حرام تھی اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے گئے تھے انھوں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ (بخاری و مسلم)

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے

۲۴۴۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اِسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حجۃ الوداع میں) یہ عمرہ ہے کہ فائدہ اٹھایا ہم نے اس سے پس جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ حلال ہو جائے ہر چیز سے اس لئے کہ عمرہ کرنا حج میں داخل ہوا قیامت تک۔ (مسلم)

فصل دوم

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ۔

اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

فصل سوم

تبدیل احرام کے حکم پر صحابہ کا تردد و تامل

۲۴۴۴ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَّعِيْ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَّلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَاءِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا

عطاءؒ کہتے ہیں کہ آدمیوں کی ایک جماعت میرے ساتھ تھی، میں نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ کو یہ کہتے سُنا کہ احرام باندھا ہم نے یعنی صحابہؓ نے صرف حج کا۔ عطاء کا بیان ہے کہ جابرؓ نے ہم سے کہا ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم کو حکم دیا کہ حلال ہو جائیں۔ عطاءؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ حلال ہو جاؤ، اور عورتوں کے پاس جاؤ۔ عطاءؒ کا خیال ہے کہ آں حضرتؐ نے عورتوں کے پاس جانے کا حکم وجوب کے طور پر نہیں دیا۔ یعنی عورتوں کے پاس جانے کو واجب قرار نہ دیا تھا بلکہ بطور اباحت و اجازت تھا۔ یعنی عورتیں حلال کر دی گئی ہیں۔ ہم نے یہ حکم سُنکر تعجب کے طور پر ایک دوسرے سے کہا کہ جب ہمارے اور عرفات کے دن کے مابین صرف پانچ دن باقی ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا

فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّیْ اَتْقَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَصْدَقُکُمْ وَاَبَرُّکُمْ وَلَوْ لَا ھَدْیِیْ لَحَلَلْتُ کَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْھَدْیَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِیٌّ مِّنْ سِعَایَتِہٖ فَقَالَ بِمَ اَھْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَھَلَّ بِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَھْدِ وَامْکُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَھْدٰی لَہٗ عَلِیٌّ ھَدْیًا فَقَالَ سُرَاقَۃُ بْنُ مَالِکِ ابْنِ جُعْشُمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِعَامِنَا ھٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

ہے کہ ہم اپنی عورتوں سے جماعت کریں اور پھر اس حال میں ہم عرفات[له] میں پہنچیں کہ ہمارے عضوِ مخصوص سے منی کے قطرے ٹپکتے ہوں عطاءؒ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضؓ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر عضوِ مخصوص سے قطرات ٹپکنے کی طرف اشارہ کیا اور یہ منظر اب تک میری نگاہوں میں ہے۔ حضرت جابر رضؓ نے کہا کہ جب ہمارے اظہارِ تعجب کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو) آپ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم کو معلوم ہے کہ میں تم سب لوگوں میں خدا تعالےٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ نیک ہوں۔ اگر میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی حلال ہو جاتا جس طرح تم حلال ہوئے ہو۔ اور اگر مجھ کو اس بات کا پہلے سے علم ہوتا جس کا علم مجھ کو بعد میں ہوا تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا (یعنی اگر مجھ کو اس کا علم پہلے سے ہو جاتا کہ احرام سے نکلنا تم کو اس قدر بُرا معلوم ہوگا تو میں جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور تمہارے ساتھ حلال ہو جاتا) پس تم حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور حلال ہوگئے اور آپ کے حکم کو ہم نے سُنا اور اطاعت کی۔ عطاءؒ کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضؓ اپنے مفوضہ کام پر سے آئے۔ یعنی جہاں آپ کا تقرر ہوا تھا وہاں سے آئے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا۔ تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انھوں نے عرض کیا جس چیز کا احرام نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس تم (قربانی کے دن) جانور ذبح کرنا اور اس وقت تک احرام میں رہو۔ حضرت جابر رضؓ نے کہا کہ حضرت علی رضؓ اپنے لئے یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے ساتھ قربانی کے جانور لائے تھے۔ سُراقہ بن مالک بن جُعشم رضؓ نے (احرام سے حلال ہو جانے کا حکم سُن کر) پوچھا یا رسول اللہؐ! یہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے۔ (مسلم)

صحابہ رضؓ کے تردد پر آنحضرتؐ کی برہمی

۲۴۴۵ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَّضَیْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَیَّ وَھُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّیْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا ھُمْ یَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَنِّی اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْھَدْیَ مَعِیَ حَتّٰی اَشْتَرِیَہٗ ثُمَّ اَحِلَّ کَمَا حَلُّوْا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ چوتھی یا پانچویں تاریخ ذی الحجہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت آپ سخت غصہ کی حالت میں تھے۔ میں نے آپ کو غضب ناک پاکر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ جس نے آپ کو غضبناک بنایا خدا تعالےٰ اس کو دوزخ میں ڈالے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم کو معلوم نہیں، میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا وہ اس حکم سے تردد میں ہیں (یعنی احرام سے حلال ہو جانے کا حکم) اگر مجھ کو اس امر کا حال پہلے سے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا، اور نہ ہی ان کی خریداری کرتا، اور پھر اسی طرح حلال ہو جاتا جس طرح اور لوگ حلال ہوئے۔ (مسلم)

له ایامِ جاہلیت میں لوگ حج کے دنوں میں جماعت کو بُرا خیال کرتے تھے صرف بُرا ہی نہیں بلکہ عیب جانتے تھے اور نقصان کا موجب سمجھتے تھے اس لئے اس حکم پر لوگوں کو تعجب ہوا تھا۔ ۱۲ مترجم

بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

شہر مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان!

فصل اوّل

مکہ کا مدخل اور مخرج

۲۴۴۶ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَإِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جب مکہ آتے تو رات کو مقام ذی طویٰ میں قیام کرتے اور جب صبح ہوتی تو غسل کرتے اور نماز پڑھتے۔ پھر دن میں مکہ میں داخل ہوتے۔ اور جب مکہ سے واپس جاتے تب بھی رات ذی طویٰ میں گزارتے اور صبح تک وہاں رہتے اور بیان کرتے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

۲۴۴۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے (یعنی حجۃ الوداع میں) تو مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے (یعنی مقام ذی طویٰ کی جانب سے) اور واپسی میں مکہ سے نشیب کی جانب سے نکلے۔ (بخاری ومسلم)

طواف کے لئے پاکی واجب ہے

۲۴۴۸ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور حج کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے مجھ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ مکہ میں داخل ہو کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا یہ کام کیا کہ وضو فرمایا پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر عمرہ نہیں ہوا (یعنی آپ نے حج کو موقوف کر کے عمرہ نہیں کیا) بلکہ حج اور عمرہ (دونوں کو ساتھ رکھا) پھر آپ کے بعد) حضرت ابوبکرؓ نے حج کیا اور آپ نے (مکہ میں داخل ہو کر) سب سے پہلے طواف کیا۔ پھر عمرہ نہیں ہوا۔ آپ کے بعد حضرت عمرؓ نے بھی اسی طرح کیا اور پھر حضرت عثمانؓ نے اسی طرح کیا۔ (بخاری ومسلم)

طواف میں رمل کا ذکر

۲۴۴۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو اوّل کے تین پھیروں میں تیز قدم چلتے اور چار پھیرے معمولی رفتار سے کرتے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھتے (مقام ابراہیم میں) اور صفا و مروہ کی سعی کرتے۔ (بخاری ومسلم)

صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے

۲۴۵۰/۵ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا وَّكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک جلدی کی، تین پھیروں میں اور معمولی چال سے چلے، چار پھیروں میں اور آپ صفا و مروہ کو سعی کرتے تو دوڑتے وادی مسیل میں۔ (مسلم)

حجرِ اسود کا بوسہ

۲۴۵۱/۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کہ میں تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا۔ پھر داہنے ہاتھ کی طرف چلے (طواف کرنے کے لئے) پس تین مرتبہ تیز قدم چلے اور چار مرتبہ معمولی رفتار سے۔ (مسلم)

۲۴۵۲/۷ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زبیر بن عربیؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں سوال کیا۔ آپؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے دیکھا ہے (بخاری)

استلام رکن یمانی

۲۴۵۳/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے اس طرف ہاتھ لگاتے دیکھا ہے جہاں دونوں یمانی رکن ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنے کا مسئلہ

۲۴۵۴/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کیا اور حجر اسود کو لکڑی یا لاٹھی سے جس کا سر خمدار تھا، بوسہ دیا۔ (بخاری و مسلم)

طریق استلام حجر اسود

۲۴۵۵/۱۰ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر کیا جب حجر اسود پر آتے تو اس چیز (لاٹھی) سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی حجر اسود کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (بخاری)

۲۴۵۶/۱۱ وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَّعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو الطفیلؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا۔ آپ ایک لکڑی جس کا سر خمدار تھا حجر اسود کو لگاتے اور اس کو بوسہ دیتے۔ (مسلم)

حائضہ طواف و سعی نہ کرے

۲۴۵۷/۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو) چلے اور ہم صرف حج کا ذکر کرتے تھے (یعنی لبیک وغیرہ میں) پھر جب ہم مقام سَرِف میں پہنچے تو مجھ کو حیض آنے لگا۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لانے اور میں رو رہی تھی (یعنی اس خیال سے کہ حیض کے سبب میرا حج نہ ہو سکے گا) آپ نے پوچھا تم کو خون آنے لگا؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو مقرر کر دیا اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر، بس تم وہ افعال ادا کرو جو حاجی کرتے ہیں مگر بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک پاک نہ ہو جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

مشرکین کو طواف کعبہ کی ممانعت

۲۴۵۸/۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ جس حج میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضؓ کو امیرِ حج مقرر کرکے بھیجا تھا، حجۃ الوداع سے پہلے، اس سال حضرت ابوبکر رضؓ نے مجھ کو قربانی کے دن یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ اس سال کے بعد نہ کوئی مشرک حج کرے اور نہ کوئی برہنہ شخص کعبہ کا طواف کرے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

خانہ کعبہ کو دیکھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے کا مسئلہ

۲۴۵۹/۱۴ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت مہاجر مکی رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضؓ سے پوچھا گیا اُس شخص کے بارے میں جو بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھوں کو بلند کرے (یعنی یہ کہ ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟) حضرت جابر رضؓ نے کہا ہم نے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے ہم تو ایسا نہ کرتے تھے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

سعی کے دوران کعبہ کو دیکھنا اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۲۴۶۰/۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُو۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہو کر حجرِ اسود کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بوسہ دیا۔ بیت اللہ کا طواف کیا۔ اس کے بعد صفا و مروہ پر چڑھے اور وہاں سے بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھ دعا کے لئے اُٹھائے اور اللہ کا ذکر کیا جس قدر چاہا اور دُعا مانگی۔ (ابوداؤد)

نماز و طواف میں مماثلت

۲۴۶۱/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔

وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ)۔

بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مانند ہے لیکن تم طواف کی حالت میں بات چیت کرتے ہو۔ پس آیندہ جو شخص کوئی بات کرے نیکی کی بات کرے (ورنہ خاموش رہے) (ترمذی)

نسائی، دارمی اور ترمذی کہا کہ ایک جماعت نے اس کو ابن عباسؓ تک موقوفاً روایت کیا ہے۔

حجر اسود کی حقیقت اور ماہیت

۲۴۶۲/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود جنت سے آیا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا آدم کے بیٹے کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔

(ترمذی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

قیامت کے دن حجر اسود کی گواہی

۲۴۶۳/۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حجر اسود کے بارے میں کہ، خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور سچائی کے ساتھ اس شخص کی گواہی دیگا جس نے اس کو بوسہ دیا ہوگا۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں

۲۴۶۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَأَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے حجر اسود اور مقام ابراہیم دو یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں میں سے اللہ تعالیٰ نے ان کا نور ماند کر دیا ہے اور اگر ان کی روشنی قائم رہتی تو مشرق و مغرب کے درمیان ساری چیزوں کو روشن کر دیتی۔ (ترمذی)

استلام حجر اسود اور طواف کی فضیلت

۲۴۶۵/۲۰ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَّا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوْعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ

حضرت عبید ابن عمیر رضؓ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضؓ دونوں رکنوں (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی) کو بوسہ دیتے وقت لوگوں پر ہجوم کرتے اس قدر کہ اصحاب رسول اللہؐ میں سے میں نے کسی کو اتنا ہجوم کرتے نہیں دیکھا (یعنی ابن عمر ان دو رکنوں کو بہت اہتمام کے ساتھ بوسہ دیتے تھے اور لوگوں کے ہجوم میں گھس جاتے تھے) ابن عمرؓ نے (لوگوں کو اپنے اس فعل پر متعجب دیکھ کر) فرمایا اگر میں ایسا کروں تو تعجب نہ کرو اس لئے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ ان دونوں کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ

يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَّلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَّكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ہے اور میں نے آپ کو ایسا فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جو شخص اس بیت کا (یعنی بیت اللہ کا) سات مرتبہ طواف کرے اور اس کے واجبات اور دغیرہ کی حفاظت کرے تو اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا ایک غلام آزاد کرنے کا۔ اور آپ کو یہ بھی فرماتے سُنا ہے کہ جو قدم (طواف میں) رکھا جائے اور جو قدم اٹھایا جائے ہر قدم پر خداوند تعالیٰ ایک گناہ دور کرتا ہے اور ایک نیکی لکھتا ہے۔ (ترمذی)

حجرِ اسود اور رکن یمانی کے درمیان آپؐ کی دعا

۲۴۶۶/۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن سائب رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ کہتے سُنا ہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (ابوداؤد)

سعی کا حکم

۲۴۶۷/۲۲ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تَجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهٗ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهٗ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ۔)

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضؓ کہتی ہیں کہ تجراۃ کی بیٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ ابوحسین کے گھر والوں کے گھر اس غرض سے گئی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھوں۔ پس میں نے آپ کو سعی کرتے دیکھا۔ آپ کا تہبند دوڑنے میں تیزی سے گھوم رہا تھا۔ پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے سُنا۔ سعی کرو، اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے تم پر سعی کو واجب کیا ہے۔ (شرح السنہ)

پیادہ پا سعی کرنا واجب ہے

۲۴۶۸/۲۳ وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَّلَا طَرْدَ وَّلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان اونٹ پر سعی کرتے دیکھا، نہ تو آپ نے اونٹ کو مارا نہ ہانکا اور نہ بچو بچو کہا۔ (شرح السنہ)

طواف میں اضطباع

۲۴۶۹/۲۴ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سبز چادر کے ساتھ اضطباع کیا (یعنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کاندھے پر ڈال لیا)۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

طواف میں اضطباع سنت ہے

۲۴۷۰/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَّجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے مقام جعرانہ سے عمرہ کیا اور بیت اللہ کے طواف میں تین مرتبہ تیز قدموں سے چلے اور اپنی چادروں کو اپنی بغلوں کے نیچے سے نکا

اِبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

کر اپنے بائیں کاندھوں پر ڈال لیا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

استلام حجر اسود اور رکن یمانی کی اہمیت

۲۴۷۱/۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُّنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دیتے دیکھا ہے کبھی میں ان کو بوسہ دینے سے باز نہ رہا خواہ کتنا ہی ہجوم ہو یا نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)۔ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نافع نے بیان کیا۔ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو حجر کو لگاتے اور پھر ہاتھوں کو بوسہ دیتے دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے کبھی رکن یمانی اور حجر اسود کے بوسہ کو ترک نہیں کیا جب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے دیکھا ہے۔

بسبب عذر سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہے

۲۴۷۲/۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ (حج کے دنوں میں) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی علالت کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں کے پیچھے یا لوگوں سے دور دور سواری پر طواف کر لو۔ چنانچہ میں نے سواری پر طواف کیا اور دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے ہیں اور اس میں وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ پڑھ رہے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

بوسہ دیتے ہوئے حجر اسود سے حضرت عمرؓ کا خطاب

۲۴۷۳/۲۸ وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ مَا قَبَّلْتُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے دیکھا اور یہ کہتے سنا۔ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے تجھ پر رسول اللہ کو بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی تجھ پر بوسہ نہ دیتا۔ (بخاری و مسلم)

رکن یمانی پر دعا اور وہاں متعین فرشتوں کی آمین

۲۴۷۴/۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے متعین ہیں پس جو شخص کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ تو یہ فرشتے کہتے ہیں آمین (یعنی اے رب کریم اس دعا کو قبول فرما)۔ (ابن ماجہ)

طواف کی حالت میں تسبیح و تہلیل وغیرہ کی فضیلت

۲۴۷۵/۳۰ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّ لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّ رُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّ مَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَ هُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کہ جو شخص سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرے اور ان پھیروں میں بجز سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کے کچھ نہ کہے تو اس کے دس گناہ محو کئے جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کئے جاتے ہیں اور جو شخص طواف کرے اور کلام کرے اسی کے مانند (یعنی کچھ دوسرے کلمات اسی قسم کے پڑھے) تو وہ رحمت کے دریا میں اس طرح داخل ہوجاتا ہے جس طرح تم دریا میں اپنے پاؤں سے داخل ہوتے ہو۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

میدانِ عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

فصلِ اوّل

عرفہ کے دن تکبیر و تلبیہ کا مسئلہ

۲۴۷۶ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّ هُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَ يُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمد بن ابوبکر ثقفی رضہ کہتے ہیں کہ انھوں نے انس بن مالک رضہ سے دریافت کیا جب ہم دونوں منیٰ سے عرفات کی طرف صبح کے وقت جا رہے تھے کہ تم آج کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ انس رضہ نے کہا لبیک کہتا تھا ہم میں سے لبیک کہنے والا اور اس کو اس سے منع نہ کیا جاتا تھا اور اللہ اکبر کہتا تھا ہم میں سے اللہ اکبر کہنے والا اور منع نہیں کیا جاتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

منیٰ میں قربانی اور عرفات و مزدلفہ میں وقوف کی جگہ

۲۴۷۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِي رِحَالِكُمْ وَ وَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَ وَقَفْتُ هٰهُنَا وَ جَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اِس جگہ قربانی کی ہے اور سارا منیٰ قربانی کی جگہ ہے۔ پس قربانی کرو تم اپنے خیموں پر۔ اور میں اس جگہ پر ٹھہرا اور سارا عرفات کا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور قیام کیا میں نے (مزدلفہ میں) اس جگہ اور مزدلفہ کی تمام جگہ قیام کرنے کی ہے۔ (مسلم)

عرفہ کے دن کی فضیلت

۲۴۷۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَّوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ وَ إِنَّهُ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالے کسی دن میں اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد نہیں کرتا اور اس روز اللہ تعالے

لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(بندوں سے) قریب ہوتا ہے اپنی رحمت و مغفرت کے ساتھ۔ اور فخر کرتا ہے حج کرنے والوں پر ملائکہ کے سامنے اور فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں (یعنی جو کچھ یہ چاہتے ہیں میں ان کو وہی دوں گا) (مسلم)

فصل دوم

امام کے موقف سے بعد میں کوئی مضائقہ نہیں

۲۳۷۹/۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ قِفُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)۔

عمرو بن عبد اللہ بن صفوان اپنے ماموں یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ عرفات میں اپنی جگہ پر ٹھہرے ہوئے تھے جو امام کے ٹھہرنے کی جگہ سے بہت دُور تھی کہ مربع انصاری کا بیٹا ہمارے پاس آیا اور کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیامبر ہوں اور تمہارے پاس یہ پیام پہنچانے آیا ہوں کہ تم عرفات میں جہاں ٹھہرے ہو وہیں ٹھہرو تم اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی میراث پر ہو۔ عرب میں دستور تھا کہ ہر قبیلہ کی جگہ مقرر تھی۔ یزید بن شیبان کی جگہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ٹھہرنے کی جگہ سے اِس دستور کے موافق بہت دُور تھی۔ اس نے خواہش کی کہ رسول اللہ صلعم کے قریب جگہ مل جائے مگر آپ نے نزاع ہو جانے کے خیال سے ان کی خواہش کو قبول نہیں کیا۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ تم اپنی جگہ پر ٹھہرو۔ امام سے قربت تفوق کا موجب نہیں۔ پھر ان کی تسکین کے لئے یہ بھی کہلا بھیجا کہ تم اپنے باپ ابراہیمؑ کی جگہ کے وارث ہو۔ اپنے باپ کی اطاعت کرو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حدودِ حرم میں ہر جگہ قربانی کی جاسکتی ہے

۲۳۸۰/۵ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرفات کا سارا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارا منیٰ قربانی کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور مکہ کا ہر راستہ اور ہر گلی قربانی کی جگہ ہے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

آپؐ نے خطبہ کس طرح ارشاد فرمایا!

۲۳۸۱/۶ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت خالد بن ہَوذہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرفہ کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر لوگوں کے درمیان خطبہ فرماتے دیکھا اس حال میں کہ آپ رکابوں میں پاؤں ڈالے کھڑے تھے۔ (ابوداؤد)

یوم عرفہ کی دعا

۲۳۸۲/۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عرفہ کے دن کی دُعا بہترین دُعاؤں میں سے ہے اور بہترین ان چیزوں کی جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے (یہاں) کہی ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیء قدیر ہے۔ (ترمذی)

وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔

اور مالک نے اسے طلحہ بن عبید اللہ سے لَا شَرِیْكَ لَهٗ تک روایت کیا ہے۔

یوم عرفہ شیطان کی سب سے زیادہ ذلت وخواری کا دن ہے

۲۴۸۳ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِيَ الشَّيْطٰنُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ أَصْغَرُ وَلَا أَدْحَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذٰلِكَ إِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ قِيْلَ وَمَا رَأٰى يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهٗ قَدْ رَأٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰئِكَةَ ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ) ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شیطان کو عرفہ کے دن سے زیادہ ذلیل، بہت راندہ (دھتکارا) ہوا بہت حقیر اور نہایت غضبناک، کسی دن نہیں دیکھا گیا اور یہ اس لئے کہ اس دن شیطان خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو اُترتے دیکھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس روز بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرماتا ہے مگر ہاں بدر کا دن (کہ اس روز بھی شیطان، عرفہ کے دن کی طرح ہی اسلام کی شوکت کو دیکھ کر ذلیل ہوا ہے) بدر کے دن شیطان نے دیکھا کہ حضرت جبرئیل (کافروں سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے ہیں (مالک نے مُرسلاً روایت کیا۔ شرح السنۃ)

یوم عرفہ کی فضیلت

۲۴۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا إِلٰى عِبَادِيْ أَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرُ عَتِيْقًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں کے درمیان حج کرنے والوں پر فخر کرتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو جو پریشان بال گرد آلود اور راستوں میں چلاتے اور مجھ کو پکارتے میرے پاس آئے ہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ فرشتے یہ سُن کر کہتے ہیں، اے پروردگار! ان میں تو فلاں شخص بھی ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ گنہگار رہے۔ اور فلاں شخص اور فلاں عورت بھی ہے جو گنہگار رہیں، خداوند تعالیٰ فرماتا ہے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن سے زیادہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو کسی دن آگ سے نجات نہیں دیتا۔ (شرح السنۃ)

فصل سوم

عرفات میں وقوف کا حکم

۲۴۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ قریش اور ان کے ہم مذہب لوگ (ایام جاہلیت میں حج کے دنوں میں) مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور ان کو شجاع وبہادر کہا جاتا تھا اور عرب کے باقی قبائل عرفات میں ٹھہرتے تھے پھر اسلام آنے کے بعد خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ (سب

فَيَقِفُ بِهَا ثُمَّ يُفِيضُ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لوگ) عرفات میں آئیں اور قیام کریں اور پھر وہاں سے لوٹیں اور خدا تعالےٰ کے اِس ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔ (بخاری و مسلم)

مزدلفہ میں آنحضرتؐ کی دعا کی قبولیت اور ابلیس کا واویلا

۲۴۸۶ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيبَ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمَ فَإِنِّي آخِذٌ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِأُمَّتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

حضرت عباس بن مرداس رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی امّت کی بخشش کی دُعا مانگی خدا وند تعالےٰ نے آپ کی دُعا کو قبول فرماتے ہوئے کہا۔ میں نے سب کو بخش دیا لیکن ظالم کو نہیں بخشوں گا اور مظلوم کا حق اس سے ضرور لوں گا۔ رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا۔ اے پروردگار! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرما دے اور ظالم کو بخش دے لیکن یہ درخواست عرفہ کی شام کو قبول نہیں کی گئی۔ پھر جب مُزدلفہ میں صبح ہوئی تو رسُولؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی دعا مانگی اور آپ کی خواہش کے مطابق آپ کی دُعا قبول کرلی گئی (یعنی خدا وند تعالےٰ نے ظالم کو بھی بخش دیا) راوی کا بیان ہے (کہ قبولیتِ دُعا کے بعد) رسُول اللہؐ ہنسے یا مُسکرائے۔ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ نے عرض کیا۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ وقت آپ کے ہنسنے کا نہیں ہے کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ خدا وند تعالےٰ ہمیشہ آپ کو ہنساتا رہے۔ آپ نے فرمایا خدا وند تعالےٰ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ خدا وند بزرگ و برتر نے میری دُعا کو قبول فرما لیا ہے اور میری امّت کو بخش دیا ہے تو وہ سر پر خاک ڈالتا اور افسوس و واویلا کہتا ہوا بھاگ نکلا۔ اس کو پریشان و بدحواس دیکھ کر مجھ کو ہنسی آگئی۔ (بیہقی۔ ابنِ ماجہ)

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان

فصل اوّل

عرفات سے آنحضرتؐ کی واپسی

۲۴۸۷ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ہِشام بن عُروہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ اُسامہ بن زیدؓ سے پوچھا گیا کہ عرفات سے واپسی میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسُول اللہؐ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح چلے۔ انھوں نے کہا کہ آپ درمیانہ رفتار سے چلے اور جہاں کہیں کشادہ راستہ ملا تو آپ نے اپنی سواری کو دوڑایا (بخاری ومسلم)

۲۴۸۸/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهٗ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ عرفات کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ واپس ہوئے۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے جانوروں کو سختی کے ساتھ مارنے اور تیز ہانکنے کا شور سنا تو آپ نے اپنے چابک کو حرکت دے کر اشارہ کیا اور لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا۔ لوگو! تم پر آرام سے چلنا واجب ہے اور (جانور کو بلا وجہ) دوڑانا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری)

رمی جمرہ عقبہ تک برابر تلبیہ میں مصروف رہنا سنت ہے

۲۴۸۹/۳ وَعَنْهُ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ عرفات سے مزدلفہ تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ردیف رہے (حضور کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے) پھر مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباس رضی اللہ عنہ آپ کے ردیف رہے۔ دونوں کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سفر میں برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبی پر رمی کی (بخاری ومسلم)

مزدلفہ میں جمع بین الصلوٰتین

۲۴۹۰/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جمع کیا (مزدلفہ میں) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نمازوں کو اور ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ تکبیر کہی اور ان کے درمیان میں نہ سنتیں پڑھیں نہ نفل اور نہ ان کے پیچھے کچھ پڑھا۔ (بخاری)

۲۴۹۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نا وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر دو نمازوں کو، مغرب اور عشا کی آپ نے (مزدلفہ) میں جمع کیا اور اس روز نماز فجر وقت سے پہلے پڑھی۔ (بخاری ومسلم)

مزدلفہ سے عورتوں اور بچوں کو پہلے ہی منیٰ روانہ کر دینا جائز ہے

۲۴۹۲/۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کو کمزور سمجھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات میں سب سے پہلے روانہ کیا تھا۔ (بخاری ومسلم)

رمی جمار کے واسطے کنکریاں مزدلفہ یا راستہ سے لے لی جائیں

۲۴۹۳/۷ وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے بیان کیا کہ عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو جب

عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهٗ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَّهُوَ مِنْ مِّنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

لوگوں نے سواریوں کو تیزی سے ہانکا اور مارا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا تم پر آہستہ آہستہ اور آرام سے چلنا لازم ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اونٹنی کو روک لیا پھر جب آپ آگے بڑھے اور وادیٔ محسّر میں داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا تم پر لازم ہے یہاں سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں اٹھالینا تاکہ تم ان کو جمرہ پر مارو۔ فضل بن عباس کا بیان ہے کہ آپ رمی جمرہ تک برابر لبیک کہتے رہے

آپؐ کی طرف سے اپنے وصال کی اطلاع

۲۴۹۴/۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَّعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا لَمْ اَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اِلَّا فِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَّتَاْخِيْرٍ۔

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے روانہ ہوئے تو سکون و طمانیت سے چلے اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ بھی سکون سے چلیں اور وادیٔ محسّر میں آپ تیز چلے اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ چھوٹی چھوٹی (چنےکے برابر) کنکریوں سے رمی جمار کریں۔ اور ایک موقع پر حضرت نے فرمایا شاید میں تم کو آئندہ سال نہ دیکھوں گا۔ (میں نے یہ حدیث صحیحین میں نہیں پائی صرف جامع ترمذی میں کچھ تقدیم و تاخیر کے ساتھ مروی ہے)

فصل دوم

عرفات سے واپسی اور مزدلفہ سے روانگی کا وقت

۲۴۹۵/۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ خَطَبَنَا وَسَاقَ نَحْوَهٗ۔)

حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایام جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) لوگ عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب کہ آفتاب آدمیوں کے سروں پر اس طرح نظر آتا تھا گویا وہ ان کے چہروں پر عمامہ ہے۔ یعنی آفتاب غروب ہونے سے پہلے۔ اور مزدلفہ سے اس وقت روانہ ہوتے تھے کہ جب سورج اتنا بلند ہوجاتا تھا گویا وہ لوگوں کے چہروں پر عمامہ ہے اور ہم عرفات سے اس وقت تک روانہ نہ ہوں گے جب تک کہ آفتاب غروب نہ ہوجائے اور ہم مزدلفہ سے آفتاب کے نکلنے سے پہلے چلیں گے اور ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقے کے خلاف ہے۔ (بیہقی)

رات میں رمی جائز نہیں

۲۴۹۶/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ مزدلفہ کی رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بنو عبد المطلب کے بچوں کے ساتھ آگے بھیجدیا تھا اور ہم گدھوں پر سوار تھے اور آپ نے ہم کو رخصت کرتے وقت ہماری رانوں پر (ازراہ محبت) ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا۔ میرے چھوٹے بیٹو! جمرہ پر کنکریاں اس وقت تک نہ مارنا جب تک کہ سورج نہ نکل آئے۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ) (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

امام شافعی کی مستدل حدیث اور اس کی تاویل

۲۴۹۷/۱۱ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَۃَ لَیْلَۃَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَۃَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَکَانَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ یَکُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضؓ کو عید قربان کی رات میں منیٰ روانہ کر دیا تھا۔ پھر انھوں نے فجر سے پہلے جمرہ پر کنکریاں ماریں پھر آگے بڑھیں اور طواف کیا اور یہ وہ دن تھا جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس رہا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

عمرہ میں تلبیہ کب موقوف کیا جائے

۲۴۹۸/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ یُلَبِّی الْمُقِیْمُ اَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰی یَسْتَلِمَ الْحَجَرَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ وَرُوِیَ مَوْقُوْفًا عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ لبیک کہے مقیم (مکہ کا رہنے والا) اور عمرہ کرنے والا اس وقت تک جب تک کہ حجرِ اسود کو بوسہ دے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

آنحضرت ؐ نے عرفات و مزدلفہ کا پورا درمیانی راستہ سواری پر طے کیا

۲۴۹۹/۱۳ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ الشَّرِیْدَ یَقُوْلُ اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاہُ الْاَرْضَ حَتّٰی اَتٰی جَمْعًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت یعقوب بن عاصم بن عروہ کہتے ہیں کہ انھوں نے شرید کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں (عرفات سے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس ہوا۔ تو حضور ؐ نے زمین پر قدم نہیں لگایا یہاں تک کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ (ابوداؤد)

عرفات میں جمع بین الصلوٰتین

۲۵۰۰/۱۴ وَعَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ یُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَیْرِ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰہِ کَیْفَ نَصْنَعُ فِی الْمَوْقِفِ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ السُّنَّۃَ فَھَجِّرْ بِالصَّلٰوۃِ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّھُمْ کَانُوْا یَجْمَعُوْنَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فِی السُّنَّۃِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَھَلْ یَتَّبِعُوْنَ ذٰلِکَ اِلَّا سُنَّتَہٗ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن شہاب ؒ کہتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ بن عمر رضؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ حجاج بن یوسف نے جس سال عبداللہ بن زبیر رضؓ کو قتل کیا ہے اسی سال حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے پوچھا کہ عرفہ میں ٹھہرنے کے دن ہم کیا کریں؟ سالم بن عبداللہ نے جواب دیا۔ اگر تو سنّت پر عمل کرنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن ظہر و عصر کو پہلے پڑھ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا سالم نے سچ کہا۔ صحابہ طریق سنّت کو ادا کرنے کے لئے ظہر و عصر کو جمع کیا کرتے تھے (یعنی دونوں نمازیں ساتھ پڑھتے تھے) ابن شہاب ؒ کہتے ہیں میں نے سالم سے پوچھا کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے؟ سالم نے جواب دیا۔ صحابہ رضؓ حضور ؐ کی سنّت کے علاوہ اور کس چیز کا اتباع کرتے تھے؟ (بخاری)

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ — جمروں پر کنکریاں مارنے کا بیان

فصل اوّل

رمی جمرہ عقبیٰ سواری پر بھی جائز ہے

۲۵۰۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار قربانی کے دن کنکریاں مارتے دیکھا۔ آپ کنکریاں مارتے جاتے اور کہتے جاتے تھے۔ حج کے ارکان وافعال سیکھ لو اس لئے کہ میں نہیں جانتا، شاید کہ اس حج کے بعد مجھ کو دوسرے حج کا موقع نہ ملے۔ (مسلم)

کنکریوں کی تعداد اور اس کو پھینکنے کا طریقہ

۲۵۰۲ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارتے دیکھا۔ (مسلم)

رمی جمار کا وقت

۲۵۰۳ وَعَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمرہ پر کنکریاں ماریں چاشت کے وقت یعنی دن چڑھے اور اس کے بعد دن ڈھلے۔ (بخاری و مسلم)

رمی جمار کے وقت تکبیر

۲۵۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ وہ جمرۂ عقبہ پر پہنچے اور اس طرح کھڑے ہوئے کہ بیت اللہ کو بائیں جانب کیا اور منیٰ کو داہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہا اور پھر لوگوں سے کہا۔ اسی طرح کنکریاں ماری ہیں اس شخص نے جس پر نازل ہوئی "سورۂ بقرہ"۔ (بخاری و مسلم)

جمرات پر سات سات کنکریاں پھینکنا واجب ہے

۲۵۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَّرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَّالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَّالطَّوَافُ تَوٌّ وَّإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استنجا طاق ہے (یعنی استنجے کے لئے طاق ڈھیلے لینے چاہئیں، تین، پانچ یا سات) اور رمی جمار بھی طاق ہے اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا بھی طاق ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص اگر وغیرہ کی دھونی لے تو طاق مرتبہ لے۔ (مسلم)

فصل دوم

سواری پر رمی جمار

۲۵۰۶ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ وَّلَيْسَ قِيْلُ إِلَيْكَ إِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمارؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے دن صہبا (سرخ وسفید) اونٹنی پر سوار کنکریاں مارتے دیکھا۔ نہ تو وہاں مارنا تھا نہ ہانکنا اور نہ ہٹو بچو۔ (شافعی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ دارمی)۔

سعی اور رمی جمار ذکر اللہ کا ذریعہ

۲۵۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمروں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا صرف ذکر الٰہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (ترمذی دارمی)

ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

منیٰ میں کسی کے لئے کوئی جگہ متعین نہیں ہے

۲۵۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)۔

حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا آپ کے لئے منیٰ میں کوئی سایہ دار عمارت بنا دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ منیٰ اس شخص کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

فصل سوم

جمرات پر وقوف

۲۵۰۹ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ وُقُوْفًا طَوِيْلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُسَبِّحُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُو اللّٰهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جمرۂ اُولےٰ اور جمرۂ وسطےٰ پر بہت دیر تک ٹھہرتے۔ اور اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ کہتے رہتے تھے اور پھر خدا سے دعا کرتے تھے اور جمرۂ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے تھے۔ (مالک)

بَابُ الْهَدْيِ قربانی کے جانوروں کا بیان

فصل اوّل

اشعار اور تقلید کا مسئلہ

۲۵۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَأَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز پڑھی پھر اپنی قربانی کی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان کے داہنی جانب کے کنارے پر زخم کیا۔ اس کا خون پونچھا اور

الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُس کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالا پھر اپنی سواری کی اونٹنی پر جس کا نام قصوا تھا سوار ہوئے پس جب اونٹنی آپ کو لے کر بیداء سے چلی تو آپ نے حج کی لبیک کہی۔ (مسلم)

۲۵۱۱/۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بکریوں کو قربانی کے لئے بیت اللہ کی طرف بھیجا اور ان کے گلے میں ہار ڈالا۔ (بخاری ومسلم)

دوسرے کی طرف سے قربانی

۲۵۱۲/۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن حضرت عائشہ رضہ کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی۔ (مسلم)

۲۵۱۳/۴ وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی۔ (مسلم)

خود حج کو نہ جائے اور ہدی بھیجنے کا مسئلہ

۲۵۱۴/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَاَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَهُ۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہاروں کی رسّی میں نے اپنے ہاتھوں سے بٹی۔ پھر اپنے ہاروں کو ان کے گلے میں ڈالا۔ ان کے کوہان کو زخمی کیا اور قربانی کے جانور تیار کر کے ان کو مکہ کو روانہ کر دیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ان جانوروں کے بھیجنے سے کوئی حلال چیز حرام نہیں ہوئی۔ (بخاری ومسلم)

۲۵۱۵/۶ وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے ہاروں کی رسّی بٹی اس رنگین اون کی جو میرے پاس تھا۔ آپ نے میرے والد کے ساتھ بھیجا۔ (بخاری ومسلم)

ہدی پر سوار ہونے کا مسئلہ

۲۵۱۶/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو ہنکا کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے۔ فرمایا سوار ہو جا۔ اس نے پھر یہی کہا کہ قربانی کا جانور ہے۔ فرمایا سوار ہو جا اس نے پھر یہی کہا کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا افسوس ہے تجھ پر۔ (بخاری ومسلم)

۲۵۱۷/۸ وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ

حضرت ابو الزبیر رضہ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضہ سے سنا کہ ان سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا مسئلہ پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ سوار ہو اس پر

إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

احتیاط سے (کہ اس کو تکلیف نہ ہو) اور جب تو سوار ہونے پر مجبور ہو یہاں تک کہ تجھ کو کوئی اور سواری مل جائے۔ (مسلم)

راستہ میں قریب المرگ ہو جانے والی ہدی کا مسئلہ

۲۵۱۸/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَّ اَمَّرَهُ فِيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبِغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سولہ[۱۲] اونٹ ایک شخص کے ہمراہ مکہ کو روانہ فرمائے اور ان اونٹوں پر اس کو نگہبان مقرر کیا اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یا رسول اللہ! اگر ان اونٹوں میں کوئی نہ چل سکے کسی بیماری وغیرہ کے سبب یا تھک جانے کی وجہ سے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ اس کو ذبح کرکے اور اس کے خون میں ان جوتیوں کو جو اس کے گلے میں پڑی ہیں ڈبو کر اس کے کوہان پر نشان لگا دے اور اس کا گوشت نہ تو کھا اور نہ تیرے ساتھی۔ (مسلم)

ہدی اور قربانی کے حصے

۲۵۱۹/۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال میں ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ کی قربانی کی اور گائے کی سات آدمیوں کی طرف سے۔ (مسلم)

اونٹ کے نحر کا طریقہ

۲۵۲۰/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهٗ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کے پاس پہنچے جو اپنے اونٹ بٹھا کر ذبح کر رہا تھا۔ انھوں نے اس سے کہا اونٹ کو کھڑا کرکے اور اس کے پاؤں باندھ کر ذبح کر کہ یہ طریقہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ (بخاری ومسلم)

ہدی کے بارہ میں کچھ ہدایات

۲۵۲۱/۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آپ کے اونٹوں کی خبرگیری کروں اور ان کے گوشت کو خیرات کر دوں اور چمڑہ اور جھولیں بھی صدقہ کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔ (بخاری ومسلم)

کس ہدی کا گوشت مالک کو کھانا جائز ہے؟

۲۵۲۲/۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاتے تھے۔ پھر ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (یعنی تین دن کے بعد بھی) پس کھایا ہم نے اور توشہ بنایا ہم نے۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

دشمنانِ خدا کو رنج پہنچانا مستحب ہے

۲۵۲۳/۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِیْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِیْ جَهْلٍ فِیْ رَاْسِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَفِیْ رِوَايَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ حدیبیہ کے سال نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے قربانی کے جانوروں میں ابوجہل کا اونٹ بھی لے گئے (یہ اونٹ غزوۂ بدر میں مالِ غنیمت کے طور پر ہاتھ آیا تھا) جس کی ناک میں چاندی کی نتھنی پڑی تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کی نتھنی تھی اور اس سے مقصد مشرکوں کو غیظ وغضب میں لانا تھا۔ (ابوداؤد)

قریب المرگ ہدی کا حکم

۲۵۲۴/۱۵ وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِیِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِیْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْنَهَا۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِیِّ)

حضرت ناجیہ خزاعی رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں ان بیماروں کی نسبت کیا کروں جو مرنے کے قریب ہیں قربانی کے جانوروں میں سے؟ آپ نے فرمایا ان کو ذبح کرلے اور ان کے خون میں ان کو ڈبو کر جو ان کی گردن میں ہیں، ان کی گردنوں پر نشان لگا دے اور پھر ان کو لوگوں میں چھوڑ دے تاکہ وہ اس میں سے کھائیں۔
(مالک۔ ترمذی۔ ابن ماجہ) ابوداؤد اور دارمی نے اسے ناجیہ اسلمی سے روایت کیا ہے۔

قربانی کے دن کی فضیلت

۲۵۲۵/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِیْ وَقَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَءُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)
وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ فِیْ بَابِ الْاُضْحِيَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن قُرط کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک تمام دنوں میں بڑا دن قربانی کا دن ہے اور پھر قَرّ کا دن۔ اس حدیث کے راوی ثورؒ نے کہا کہ قرّ کا دن گیارھویں تاریخ ذی الحجہ کی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پانچ یا چھ قربانی کے جانور رسول اللہؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب لائے گئے۔ پس یہ جانور آپ کے پاس آنے لگے تاکہ ان میں سے جس کو چاہیں پہلے ذبح کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب یہ جانور پہلو پر گر پڑے (یعنی ان کو ذبح کر دیا گیا) تو آنحضرتؐ نے آہستہ سے کچھ کہا جس کو میں نہ سمجھا۔ میں نے (قریب کے آدمی سے) پوچھا حضورؐ نے کیا فرمایا؟ اس نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا جو کوئی چاہے ان جانوروں میں سے (گوشت کا) ٹکڑا لے جائے۔ (ابوداؤد)
ابن عباسؓ اور جابرؓ کی حدیث باب الاضحیہ میں بیان کی گئی۔

فصل سوم

قربانی کا گوشت

۲۵۲۶/۱۷ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ

حضرت سلمہ بن اکوع رضؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوْا وَ اَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تم میں سے جو کوئی قربانی کرے پس تیسرے دن کے بعد اپنے گھر میں کچھ نہ رکھے (یعنی گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھے) پھر جب دوسرا سال آیا تو لوگوں نے پوچھا۔ یارسول اللہ! کیا اِس سال بھی ہم ایسا کریں کہ جیسا گزشتہ سال ہم نے کیا تھا؟ آپؐ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع رکھو اور گزشتہ سال میں نے اِس لئے منع کر دیا تھا کہ وہ سال محنت و مشقت اور افلاس کا سال تھا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اس طرح تم غریبوں کی مدد کر سکو گے (اور گوشت تقسیم کر دو گے۔ (بخاری ومسلم)

۲۵۲۷/۱۸ وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَ اْتَجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ ذِكْرِ اللهِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت نبیشہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم کو منع کرتے تھے کہ اپنی قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ نہ کھاؤ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وسعت ہو (یعنی غرباء کو اس سے مدد مل جائے) اَب خداوند تعالےٰ نے وسعت بخش دی ہے اب تم جب تک جی چاہے کھاؤ، جمع رکھو اور صدقہ دو خبردار ہو کہ یہ دن کھانے پینے اور ذکرِ الٰہی کے دن ہیں۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْحَلْقِ سَر مُنڈانے کا بیان

فصل اوّل

سر منڈانا افضل ہے

۲۵۲۸/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ اُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا اور صحابہ رضؓ میں سے بھی بعض لوگوں نے سر منڈایا اور بعض نے بال ترشوائے۔ (بخاری ومسلم)

آنحضرتؐ کا بال کتروانا؟

۲۵۲۹/۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ اِنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَّاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ معاویہ رضؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال تراشے مروہ کے قریب بڑی قینچی سے۔ (بخاری ومسلم)

سر منڈانے والوں کے لئے آنحضرتؐ کی دعائے رحمت

۲۵۳۰/۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ "اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما" صحابہ رضؓ نے عرض کیا اور سر کے بال ترشوانے والوں پر یارسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ رضؓ نے پھر پوچھا اور ترشوانے والوں پر یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا اور بال ترشوانے والوں پر بھی۔ (بخاری ومسلم)

۲۵۳۱ وَعَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَّ لِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یحییٰ بن حُصَین اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حجۃ الوداع میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سرمنڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ دُعا کرتے سُنا اور بال ترشوانے والوں کے لئے ایک مرتبہ۔ (مسلم)

سرمنڈانے میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا سنت ہے

۲۵۳۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَّنَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تشریف لائے پھر جمرۂ عقبہ کے پاس آئے اور وہاں کنکریاں ماریں پھر منے میں اپنی قیام گاہ پر آئے اور اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا۔ پھر مونڈنے والے کو طلب فرمایا اور اپنے سر کی داہنی سمت اس کے سامنے کی اور اس نے سر مونڈ دیا۔ پھر ابوطلحہ رضی انصاری کو بلایا اور مُونڈے ہوئے بال ان کو دیئے پھر اپنے سر کو بائیں طرف مُونڈنے والے کے سامنے کیا اور فرمایا مونڈ اس نے مونڈ دیا۔ یہ بال بھی آپ نے ابوطلحہ رضی کو دے دیئے اور فرمایا ان کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔ (بخاری ومسلم)

قربانی کے دن خوشبو کا استعمال

۲۵۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی خوشبو لگاتی جس میں مشک بھی ہوتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

نحر کے دن آنحضرتؐ نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟

۲۵۳۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن مکہ میں تشریف لائے پھر منے واپس چلے گئے اور وہاں جاکر ظہر کی نماز پڑھی۔ (مسلم)

فصل دوم

عورت کو سر منڈانے کی ممانعت

۲۵۳۵ عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اور (امّ المؤمنین) حضرت عائشہ رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے عورتوں کو سر مُنڈانے سے۔ (ترمذی)

عورت کو صرف بال کترولنے چاہئیں

۲۵۳۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ

حضرت ابن عباس رضی نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرمنڈانا عورتوں کے لئے نہیں بلکہ سر کے بال ترشوانا ان پر واجب

اَلْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَی النِّسَاءِ التَّقْصِیْرُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)۔ ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی)

فصل سوم

وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔ اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے۔

بَابٌ

افعالِ حج میں تقدیم وتاخیر کا بیان

فصلِ اوّل

افعالِ حج میں تقدیم وتاخیر؟

۲۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ یَسْاَلُوْنَہٗ فَجَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَاحَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَقَالَ اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منےٰ کے اندر قیام پذیر ہوئے تاکہ لوگ آپ سے مسائل دریافت کریں۔ پس ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ ناواقفیت کے سبب میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈا لیا؟ آپ نے فرمایا ذبح کر - - - - - - کوئی حرج نہیں۔ دوسرا شخص آیا اور اس نے عرض کیا۔ ناواقفیت کے سبب میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی ہے؟ آپ نے فرمایا اب قربانی کرلے کوئی حرج نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ تقدیم وتاخیر کے جو مسائل آپ سے دریافت کئے گئے آپ نے سب کے جواب میں یہی کہا کہ اب کرلے کوئی حرج نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کنکریاں مارلے کوئی گناہ نہیں ہے۔ ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا۔ کنکریاں مارنے سے پہلے میں نے طواف کرلیا ہے؟ آپ نے فرمایا اب کنکریاں مارلے کوئی گناہ نہیں۔

۲۵۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْاَلُ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی فَیَقُوْلُ لَاحَرَجَ فَسَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَیْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَیْتُ فَقَالَ لَاحَرَجَ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ قربانی کے دن منےٰ میں لوگ آپ سے مسائل دریافت کررہے تھے اور آپ ہر ایک کے جواب میں یہ فرماتے تھے، کوئی حرج نہیں۔ پس ایک شخص نے پوچھا میں نے شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں؟ آپ نے فرمایا کوئی گناہ نہیں۔ (بخاری)

فصل دوم

۲۵۳۹ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ اَوْقَصِّرْ وَ

حضرت علی رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سر منڈانے سے پہلے فرض طواف کرلیا۔ آپ نے فرمایا سر منڈا لے یا

لَا حَرَجَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

بال ترشوا لے کوئی حرج نہیں۔ دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کرلی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کنکریاں مار لے کوئی حرج نہیں۔ (ترمذی)

فصل سوم

۲۵۴۰ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَاْتُوْنَهٗ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اِقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِیْ حَرَجَ وَهَلَكَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت اسامہ بن شریکؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے چلا۔ پس لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور مسائل پوچھتے تھے بعض یہ کہتے تھے کہ اے اللہ کے رسولؐ! میں نے طواف سے پہلے صفا و مروہ کی سعی کرلی۔ بعض کہتے یہ کام میں نے بعد میں کیا اور بعض کہتے یہ کام میں نے پہلے کرلیا۔ آپؐ جواب میں کہہ دیتے کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ اس شخص پر ہے جو ظالم ہو اور کسی مسلمان کی آبرو ریزی کرے، ایسا شخص ہلاک ہوا (ابوداؤد)

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْیِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ

قربانی کے خطبہ، کنکریوں کے مارنے اور طوافِ رخصت کا بیان

فصل اوّل

قربانی کے دن خطبہ؟

۲۵۴۱ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَيْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ ذُوالْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَیُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا

حضرت ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ خطبہ دیا۔ سال گھوم گیا ہے اپنی اس وضع کے موافق جس پر کہ تھا وہ اس روز کہ پیدا کیا ہے اللہ تعالےٰ نے آسمانوں اور زمین کو (یعنی جس دن اللہ تعالےٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا پھر اسی دن پر آگیا اور سال پورا ہوگیا) سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے جس میں سے چار مہینے با حرمت ہیں۔ تین تو مسلسل ہیں یعنی ذی قعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا مُضَر کا رجب، جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں (یہ سنکر آپ خاموش رہے) ہم نے خیال کیا کہ آپ اس مہینے کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا کیا ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے پھر سکوت فرمایا اور ہم نے سمجھا کہ آپ کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر فرمایا کیا

بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بلدہ (مکہ) نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا ہاں۔ پھر پوچھا یہ کون سا دن ہے۔ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم نے گمان کیا کہ آپ اس دن کا نام اور رکھیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا یہ دن قربانی کا نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا (آج کے دن سے) تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر حرام ہے۔ جس طرح تمہارے اس دن۔ اس شہر اور اس مہینہ میں قتل و غارت گری اور آبرو ریزی حرام ہے۔ اور (اے لوگو!) عنقریب تم اپنے پروردگار سے ملوگے وہ تم سے تمہارے اعمال کو پوچھے گا۔ خبردار ہو کہ میرے بعد (یعنی میری وفات کے بعد) تم گمراہ نہ ہو جانا کہ تم میں سے بعض لوگ تمہارے بعض لوگوں کی گردنیں مارنے لگیں۔ خبردار ہو کیا میں نے اپنا فرض ادا کر دیا (یعنی احکامِ الٰہی تم کو پہنچا دیئے) ہم نے عرض کیا ہاں (یا رسول اللہ آپ نے احکامِ خداوندی کو اپنی امت کو پہنچا کر اپنا فرضِ رسالت پورا کر دیا) پھر آپ نے فرمایا اے اللہ! تو گواہ رہ۔ تم میں سے جو لوگ یہاں موجود ہوں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں اس لئے کہ بعض وہ لوگ جن کو پیام پہنچایا جائے، وہ (براہِ راست) پیام کو سننے والوں سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

گیارہویں اور بارہویں کو رمی کا وقت

۲۵۴۲/۲ وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهْ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت وبرہ رض کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رض سے پوچھا۔ میں کنکریاں کب ماروں؟ انھوں نے جواب دیا جب تیرا امام کنکریاں مارے اُس وقت تو بھی مار۔ میں نے دوبارہ پھر یہی کہا۔ تو انھوں نے جواب دیا ہم انتظار کرتے تھے۔ جب دن ڈھل جاتا تھا تو ہم کنکریاں مارتے تھے (بخاری)

رمی جمرات کی ترتیب

۲۵۴۳/۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سالم، ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رض نزدیک کے جمرہ پر (جو مسجد خیف کے قریب واقع ہے اور جس کا نام جمرۂ اُولیٰ ہے) سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے، پھر آگے بڑھتے، اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رُخ کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور دُعا مانگتے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے پھر بائیں جانب بڑھتے اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رُخ کھڑے ہوتے اور دعا کرتے اور ہاتھ اٹھاتے اور دیر تک کھڑے رہتے۔ پھر جمرۂ ذات العقبہ پر نالے میں کھڑے ہو کر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے اور اُس کے قریب دیر تک نہ ٹھہرتے۔ پھر واپس آتے اور کہتے کہ اسی طرح میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

منیٰ میں رات ٹھہرنا واجب ہے یا سنت؟

۲۵۴۴/۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ

حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں کہ عباس رض بن عبد المطلب نے رسول اللہ صلے اللہ

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْتَ بِمَکَّۃَ لَیَالِیَ مِنًی مِّنْ اَجْلِ سِقَایَتِہٖ فَاَذِنَ لَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

علیہ وسلم سے اِس امر کی درخواست کی کرمنٰے کے قیام کی راتوں میں ان کو مکہ رہنے کی اجازت دیدی جائے تاکہ وہ زمزم پر لوگوں کو پانی پلائیں آپ نے اجازت دیدی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبیلِ زمزم پر

۲۵۴۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ اِلَی السِّقَایَۃِ فَاسْتَسْقٰی فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا فَضْلُ اذْھَبْ اِلٰی اُمِّکَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِھَا فَقَالَ اَسْقِنِیْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھُمْ یَجْعَلُوْنَ اَیْدِیَھُمْ فِیْہِ قَالَ اَسْقِنِیْ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ اَتٰی زَمْزَمَ وَھُمْ یَسْقُوْنَ وَیَعْمَلُوْنَ فِیْھَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَاِنَّکُمْ عَلٰی عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰی ھٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلٰی عَاتِقِہٖ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زمزم کی سبیل پر تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ابن عباس رضؓ نے اپنے بھائی فضل سے کہا تو اپنی ماں کے پاس جا اور ان کے پاس سے رسول اللہؐ کے لئے پانی لا۔ حضورؐ نے فرمایا مجھ کو یہی پانی پلاؤ۔ ابن عباس رضؓ نے کہا: یا رسول اللہ لوگ اِس پانی میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسی میں سے پلاؤ۔ پس آپ نے پانی پیا اس کے بعد آپ چاہِ زمزم پر تشریف لائے اور آلِ عبدُالمطلب (اس وقت) پانی پلانے میں کوشش اور محنت سے مصروف تھے۔ حضورؐ نے ان کو دیکھ کر فرمایا۔ کام میں مشغول رہو تم ایک کارِ خیر انجام دے رہے ہو۔ پھر فرمایا اگر مجھ کو اِس کا خوف نہ ہوتا کہ میرے ہاتھ لگاتے ہی تم پر لوگ ٹوٹ پڑیں گے (پانی بھرنے کے لئے) تو میں اونٹنی سے اُترتا اور، اپنے مونڈھے کی طرف اشارہ فرما ہوئے کہا، رسّی کو اِس پر رکھتا (یعنی زمزم سے پانی کھینچنے کے لئے رسّی کو مونڈھے سے سہارا دے کر چلتا)۔ (بخاری)

آنحضرتؐ کا طوافِ وداع

۲۵۴۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَۃً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَکِبَ اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ بِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی اور مقامِ محصّب میں کچھ دیر سو رہے پھر سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف چلے اور طواف کیا۔ (بخاری)

آنحضرتؐ نے ترویہ اور نفر کے دن ظہر و عصر کی نماز کہاں پڑھی؟

۲۵۴۷ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ قَالَ بِمِنًی قَالَ فَاَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ کَمَا یَفْعَلُ اُمَرَآؤُکَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضؓ سے کہا۔ مجھ کو وہ بات بتایئے جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے یا معلوم کی ہے۔ آٹھویں تاریخ کو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی؟ انھوں نے جواب دیا منیٰ میں۔ پھر میں نے پوچھا کہ واپسی کے دن (تیرھویں تاریخ کو) آپ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انھوں نے جواب دیا مقام ابطح میں۔ پھر انس رضؓ نے کہا تو اسی طرح کر جس طرح تیرے سردار کرتے ہیں (بخاری و مسلم)

ابطح میں قیام سنّت ہے یا نہیں

۲۵۴۸ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَیْسَ بِسُنَّۃٍ اِنَّمَا نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ کَانَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ مقام ابطح میں اترنا سنت نہیں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں صرف اِس لئے اترے تھے کہ وہاں سے واپسی میں